زیرِ سرپرستیِ حکومتِ ہند

मुहज़्ज़बुल्लुग़ात

مرتبہ

مہذب اللغات کی پانچویں شاہکار خدمت کو محسن زبان و ادب عالیجناب پدم شری لفٹیننٹ کرنل وی آر موہن کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔

مہذب لکھنوی
فروری سنہ ۶۹۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہذب اللغات

جلد پنجم

د ڈ ذ ر

مؤلفہ
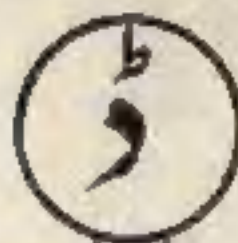
حضرت مہذب لکھنوی صدر کل ہند انجمن محافظ اردو لکھنؤ

سکریٹری

سید حسن الکمال لکھنوی

ناشر

مقرب لکھنوی

باہتمام

انوار الحسن انور رائے بریلوی

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت مجلد [illegible] روپے آٹھ آنے

پتہ: محافظ اردو بکڈپو منصور نگر نیا محل لکھنؤ

مقدمہ

ہے زمانے میں اصول و قاعدہ ہر بات کا — فرق ہے ہر لفظ کے حرفوں میں پنہاں ذات کا
رہروِ راہِ ادب کی رہنمائی کے لیے — سامنے یہ پانچواں دفتر ہے تحقیقات کا

شکر اس کریم و کارساز کا جس کے سوا کوئی بے مثل و یکتا نہیں، جس کی مثال کسی شے سے نہیں دی جا سکتی، جو نہ اونگھتا ہے نہ سوتا ہے جس کا علم جملہ معلومات پر حاوی ہے، جس کی قدرت جمیع موجودات کو گھیرے ہوئے ہے، جس کے کلام کا کوئی جواب نہیں، جس کی رحمت کا کوئی حساب نہیں، جس پر کسی کی نافرمانی کا کوئی اثر نہیں، جس کو کسی کی روگردانی سے کوئی ضرر نہیں، جو کسی کے نیک و بد سے بے خبر نہیں، جو فاعلِ خیر ہے فاعلِ شر نہیں، جس کے حکم کو کوئی بدل نہیں سکتا، جس کے احاطۂ اختیار سے کوئی نکل نہیں سکتا، جس کا مقرر کیا ہوا وقت کوئی ٹال نہیں سکتا، جس کے گرائے ہوئے کو کوئی سنبھال نہیں سکتا، جس کی عظمت رسائیِ ذہن سے بالاتر ہے، جس کی حکمت حدودِ خیال سے باہر ہے، جس کی کوئی ابتداء کوئی انتہا نہیں، جس کے ارادے کو کسی کا آسرا نہیں، کسی کا بنا ہوا کام بگاڑنا جس کے شایانِ شان نہیں، کوئی بگڑا ہوا کام بنا دینا جس کے لیے بعید از امکان نہیں۔

اسی رحیم و کریم کی مدد کے بھروسے پر مجھ ضعیف و نحیف نے تالیف مہذب اللغات کا کام شروع کیا تھا اور اس وقت تک اس کو جاری بھی رکھا اور جب تک اس کی مدد شاملِ حال رہے گی اس کام کو انجام تک پہونچانے میں ہر امکانی کوشش جاری رہے گی۔ تاہم مجھ سے بے بضاعت و کم استطاعت انسان کا ایک وسیع زبان کا کافی ضخیم لغت مرتب کرنے کی خدمت تنہا اپنے سر لے لینا بغیر غور کیے بڑی ہمت کا کام ماننا پڑے گا، مزید برآں زمانے کے نامساعد حالات و روز افزوں مشکلات سے طے منازل کی دشواریوں میں جو ناقابلِ انکار اضافہ ہوتا رہا ہے وہ کسی واقفِ روزگار کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں۔ ہمت شکن اسباب میں بار بار گھرنا، و شکن پیچیدگیوں میں بار بار الجھنا اور دامنِ استقلال کی گرفت کو مضبوط رکھنا میرے لیے یقیناً ناممکن ہو جاتا اگر اسی ذاتِ واحد کی مدد شاملِ حال نہ ہوتی جو سب کی مدد کرتا ہے اور خود کسی کی مدد کا محتاج نہیں۔

اندازہ کی ہوئی سولہ جلدوں میں سے یہ پانچویں جلد پیش کی جا رہی ہے جو حرف د سے حرف ر تک کے الفاظ کی حامل ہے۔ اور اپنی بساط بھر ادبی ضرورت کو پورا کرے گی۔

مہذب اللغات کی شائع شدہ پانچوں جلدوں میں جو ذخیرہ الفاظ و محاورات کا جمع کر دیا گیا ہے وہ اس وقت تک کے مطبوعہ کسی اردو لغت کے ذخیرے سے کم نہیں ہے، بلکہ زیادہ اور بہت زیادہ ہے۔ نور اللغات اور فرہنگِ آصفیہ دیگر لغات سے زیادہ ضخیم ہیں، چنانچہ اگر ان دونوں کے مقابلے میں مہذب اللغات کی جامعیت کا اندازہ لگایا جائے تو ہمارا لغت چوگنے سے زیادہ وزنی ٹھہرے گا۔ تاہم یہ بات کسی برتری کے جذبے میں نہیں کہی جا رہی ہے چونکہ یہ منظرِ عام پر آئی ہوئی چیز ہے لہٰذا ہر شخص خود ان ادبی خدمات کو پیشِ نظر رکھ کے فیصلہ کر سکتا ہے۔ یہ فخر نما حقیقت صرف اس غرض سے ذکر کی گئی کہ مطالعہ کرنے والے حضرات ہم کو حوصلہ افزائی کا مستحق سمجھیں اور اگر ہم اُن سے اپنی شکووں کا ذکر کریں تو وہ اس کو قابلِ توجہ سمجھیں۔

کمترین نے اوپر کی سطروں میں اپنے تنہا اس خدمت کو انجام دینے کا ذکر کیا ہے، چنانچہ اس مسئلے کی اہمیت کا احساس اہلِ انصاف کو اس واقعے سے ہوگا کہ ابھی چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ محبی جناب جوشؔ ملیح آبادی کراچی سے لکھنؤ آئے ہوئے تھے، دورانِ قیام میں سرکار سعید الملت اعلی اللہ مقامہ کے شریعتکدہ پر ناچیز سے ملاقات ہوئی اور آپ نے مہذب اللغات کے حدود و منازل و شقوق مراحل کے بارے میں مشفقانہ استفسار فرمایا، کمترین نے بلا شرم و لحاظ اپنے مشکلات دہرائے، فراہمی سرمایہ میں تاخیر کے اسباب بتائے، رفقاء کار کے قلیل اعداد گنوائے، اپنی ظاہری و باطنی ذمہ داریوں کے تفصیلات سنائے، چنانچہ یہ سب کچھ سننے کے بعد موصوف تھوڑا سا گھبرائے تاہم باندازِ قدردانی فرمایا کہ تنہا ایک انسان کے لیے اتنے بڑے کام کو انجام دینا بیشک دادطلب ہونے کا مستحق ہے، اس کے بعد پاکستان کے زیرِ تجویز و ترتیب اردو لغت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ باوجود اس کے کہ ہم کو حکومت کی سرپرستی بھی حاصل ہے، روپیہ بھی خاطر خواہ صرف ہو چکا اور ہو رہا ہے، سارے علمی معاونین برسرِ عمل ہیں، پھر بھی تقریباً دس سال کی خامہ فرسائی میں ابھی صرف ب کے حرف تک پہونچ سکے ہیں۔ اس واقعے کے چند روز بعد موصوف الصدر کا ایک بیان مقامی اخبار 'قومی آواز' میں شائع ہوا جس میں ظاہر کیا گیا کہ پاکستان کے زیرِ ترتیب لغت میں لفظ 'اثر' کا صرف اسّی طریقوں سے جمع کیا گیا ہے۔ نیز 'آنکھ' کا صرف دو سو چھپن صورتوں سے مرقوم ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس مضمون پر نظر کرنے کے بعد جب ہم نے اپنے عمل کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ مہذب اللغات کے مطبوعہ حصوں میں ایک 'اثر' ایک سو اٹھائیس متعلقہ تصرفات کے ساتھ قلمبند ہے اور 'آنکھ' اپنی بعض خصوصیتوں کو چھوڑ کر بھی چھ سو چھپن راہوں میں ضوفگن ہے۔

بہرحال قطعِ نظر اس بات کے کہ ہمارا تیار کردہ لغت کیسا ہے اور ان کا جمع کردہ کیسا، ہم نے کس ماحول میں تیار کیا اور انھوں نے کن حالات میں جمع کیا، ہم کو اس کا بالکل اعتراف ہے کہ وہ بھی ایک قابلِ قدر ادبی خدمت ہے اور اس کی بھی بے انتہا ضرورت تھی، خاص کر اس بات کے پیشِ نظر کہ ہماری خدمت سے وہاں خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا تھا اور نہ اس چشمۂ فیض سے ہماری پیاس بجھ سکتی تھی، لہٰذا اپنی اپنی منزل پر دونوں گرانقدر ہیں اور اپنے اپنے عمل پر دونوں ایک بڑی حد تک ضرورتِ وقت کو پورا کریں گے۔

کسی لغت کا وقار بڑھانے اور اس کی شہرت میں استحکام پیدا کرنے کے لیے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اس کے الفاظ و محاورات و مخصوص تصرفات وغیرہ کی تعداد اس کی مکمل اشاعت کے قبل یا بعد مختلف صورتوں میں سے کسی نہ کسی صورت میں عوام تک پہونچائی جاتی ہے۔ چنانچہ ممکن ہے کہ ہمارے احباب بھی ہم سے اسی قسم کی توقع رکھتے ہوں، لیکن فی الوقت ہم اس اقدام کی مصلحت نہیں سمجھتے ہیں، آئندہ کسی مناسب موقع پر اگر ضرورت پڑی تو پیش کریں گے۔ نیز وہ باقیات جو کسی جلد کے طبع ہونے کے بعد ہاتھ لگے ہیں ان کا مجموعہ بھی اگر ہو سکا تو دورانِ تکمیل میں ورنہ بعد تکمیل بصورتِ ضمیمہ شائع کردیں گے۔ فی الحال کمترین کے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنی مجوزہ سولہ جلدوں کی تعداد کو کچھ کم کرکے لغت کی تکمیل اشاعت میں تعجیل و سہولت پیدا کرے اور کسی نہ کسی طرح وہ اسباب فراہم کرے جن کی بدولت سال میں کم سے کم دو جلدیں شائع ہو سکیں تاکہ اس بارِ گراں سے کمترین کو سبکدوشی حاصل ہو اور اہلِ ذوق کا انتظار جلد اپنی حد پر پہونچ جائے۔ ابتک اپنی کوششوں پر کامیابی کے بھروسے پر ہر چھٹے مہینے ایک جلد شائع کرنے کا وعدہ کرتا رہا لیکن یہ وعدہ وفا نہ ہو سکا جس کا سخت احساس ہے۔ اور باوجود فاعل مختار ہونے کے اپنی مجبوریوں کے پیشِ نظر اس کی تلافی کا وعدہ کرتے ہوئے بھی جیسے دل ڈرتا ہے۔

تصنیف و تالیف کے سلسلے میں اس بات سے شاید کسی کو اختلاف نہ ہوگا کہ جس طرح کسی دستکاری میں ہنرمندی ظاہر کرنے کے لیے اعضاء ظاہری کی صحتمندی درکار ہے اور آنکھوں میں بصارت، کلائیوں میں طاقت اور پنجے میں گرفت کی صلاحیت کے بغیر ہر کوشش بیکار ہے اسی طرح کاوشِ علمی اور قلمی کا ذوق رکھنے والے کسی مفکر و اہلِ قلم کے لیے اپنے اظہارِ فن میں حسنِ ادا کی خاطر صحتِ جسم و قرارِ جان، دماغی سکون و قلبی اطمینان کے اسباب و سامان مہیا ہونا نہایت ضروری ہیں، جن کے بغیر تخیل میں بلندی، عبارت میں رنگینی، مذاق میں شوخی، لفظوں میں دلکشی، جملوں میں برجستگی، صورت میں جاذبیت، معنی میں واقعیت، زبان میں شستگی، بیان میں شگفتگی نہیں پیدا ہو سکتی۔ برخلاف اس کے اگر کسی کے لیے اوقاتِ فرصت بالکل مفقود، دکھ آزار زحمت ہر دم موجود ہوں اور وہ اپنی ہمت نیز قدرت کی مدد کے بھروسے پر کوئی ایسا کام شروع کرے اور اس کو انجام تک پہونچانے کی کوشش

جاری رکھے جس میں فلاحِ خاص سے زیادہ رفاہِ عام کا پہلو نمایاں ہو تو اُس کا جذبۂ خدمت بجائے حرف گیری کے ہمت افزائی کا مستحق ہونا چاہیئے۔

مہذب اللغات کی پہلی جلد منظرِ عام پر لانے کے وقت جس نقشے کا خاکہ منزلِ مقصود تک پہونچنے کے لیے ناچیز نے بنایا تھا اس کو روز افزوں تغیراتِ زمانہ نے ایسا بدلا کہ ہم اپنے ارادے نیز وعدے کے مطابق راستہ طے نہ کر سکے اور گرانی کے مشکلات سے دوچار رہنے کی وجہ سے باوجود امکانی کوششوں کے بھی اپنے جذبۂ خدمت کی دلآویزیوں کو حسبِ دلخواہ وسعت نہ دے سکے جس کے لیے دل بیقرار اور مساعدتِ زمانہ کا انتظار ہے۔

بہرحال ہمارے لغت کو کسی بھی زاویۂ نگاہ سے دیکھا جائے اور اس کی کوئی بھی حیثیت قائم کی جائے لیکن موجودہ دور میں ادبی تغیرات کی خلافِ امید تیز رفتاری کے پیشِ نظر اس کو جو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی ہے اس کی بنا پر آج بھی اس کی شدید ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئندہ روز بروز بڑھتی ہی جائے گی۔

ہر لغت کے جمع کرنے والے شائقینِ تحقیق کی وقتی مشکل کو حل کرنے کے خیال سے اپنے امکان بھر کوشش کی اور اس سے ہر خاص و عام کو فائدہ پہونچایا۔ امیر نے اپنے امکان بھر سعی کی، جلال نے جو کچھ عوام کے لیے دریافت طلب سمجھا اتنا جمع کر دیا، آسی کی زندگی نے جتنا ساتھ دیا وہ اسی حد تک پہونچ سکے، لیکن سب نے اسی خیال سے محنت کی کہ ادبی جواہرات کو ایک جگہ ذخیرہ کر دیا جائے تاکہ مشکل کے وقت اس کے مطالعے سے ذہنی تردد رفع ہو جائے، اور لغت نویسی کی یہی علتِ غائی ہمیشہ کارفرمائی کرتی رہی ہے۔ لیکن ہم جس دور میں یہ خدمت انجام دے رہے ہیں وہ گزشتہ مؤلفین کے زمانے سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ قابلِ غور ہے۔ ہم کو اپنے زمانے میں اس بات کے آثار صاف نظر آ رہے ہیں کہ مستقبل قریب ہی میں عاشقانِ ادب کو الفاظ کا صحیح تلفظ، اضافتوں کا صحیح استعمال، محاوروں کا صحیح محلِ صرف جاننے، تذکیر و تانیث کا فیصلہ کرنے، فصیح و غیر فصیح کو سمجھنے، عوام و خواص کی زبان پر چڑھنے نیز حدود و قیودِ املا کا وقار قائم رکھنے کیلئے کسی نہ کسی مرکزِ تحقیق کی طرف رخ کرنا پڑے گا، اس وقت ہمارا لغت ہی سکونِ خاطر کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگا۔ چنانچہ اگر ہم اس کو اس کی جامعیت کے لحاظ سے بہترین اور اشد ضروری ہونے کے اعتبار سے اہم ترین کہہ کے پیش کریں اور نگاہِ قدر سے دیکھے جانے کی اُمید رکھیں تو چنداں بے محل نہ ہوگا۔

ہم کو اس بات کا اعتراف ہے کہ ہمارا لغت انتہائی ضخیم ہونے کی وجہ سے عوام کی توجہ خاص سے محروم ضرور ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ اس بات کا فخر بھی ہو کہ مقتدر اربابِ ذوق نے امید سے زیادہ دلچسپی لی اور بہ تقاضائے وقت جتنی گنجائش دیکھی سرپرستی فرمائی، ہمارے صوبے کی حکومت نیز مرکزی حکومت نے کافی عرصہ تک ہماری ہمت افزائی کی لیکن حکومت کے بعض افراد جن کی ہمدردیوں سے ہم کو فائدہ پہونچا اور ہماری آئندہ امیدیں بھی اُن کے دم سے وابستہ تھیں آج ہمیشہ کے لیے ہم سے دور ہو گئے۔ اس سلسلے میں ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مقتدر ارکانِ حکومت مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو، پنڈت گوبند ولبھ پنتھ، مولانا آزاد اور حافظ محمد ابراہیم بالعموم ہماری رسائیِ فہم سے بھی زیادہ دور ہو گئے اور اب ہم ان کی ادب نوازی و حقیقت پسندی کا صرف ذکر کر کے اپنے دل کو تسکین دے سکتے ہیں۔ اور اگرچہ ہم خود کبھی ایسی سربرآوردہ ہستیوں کی کسی ذاتی خدمت کے قابل نہ تھے لیکن ان کے سامنے ہمیشہ ہمارا دامنِ امید کشادہ و حصولِ مقصد کی توقع ہمیشہ ان کے دم سے وابستہ تھی جس سے محروم ہو جانے کا جو قلق ہمارے دل کو ہے اور ہونا چاہیئے تھا اس کا صحیح احساس ہندوستان کے ہر اہلِ غرض باشندے کو ہو سکتا ہے۔

بہر تقدیر چونکہ قدرتی انتظامات میں کسی کے پیدا کرنے سے رکاوٹ پیدا نہیں ہوتی لہذا ہمارے لیے بھی کچھ قبل کے سہارے باقی رہ گئے اور کچھ نئے پیدا ہو گئے جن کی بدولت منزلِ مقصود تک پہونچ جانے کی قوی امید ہو۔ حیدرآباد کے سرپرستانِ لغت میں نواب سالار جنگ بہادر اور نواب تراب یار جنگ بہادر کے انتقال سے صدمہ پہونچا لیکن نواب محمود علی خاں صاحب بالقابہٗ سے دل کو تقویت بھی ہے۔

حکومت کے بعض ارکانِ حق شناس کی سرپرستی سے اگر لغت محروم ہو گیا تو عالیجناب معلّی القاب جناب ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب (موجودہ صدر جمہوریۂ ہند) کی مخصوص نظرِ التفات سے دامنِ امید بھرا ہوا ہے اور کیا عجب ہو کہ ایسے ہی چند سہاروں سے ہم ساحلِ مراد تک پہونچ جائیں اور تکمیلِ خدمت کا شرف حاصل کر سکیں۔

خادمِ ادب و اربابِ ادب سید محمد میرزا مہذب عفی عنہ

مہذب اللغات

جلد پنجم

در گزرنا ۔ باز رہنا، باز آنا، ترک کرنا، چھوڑ دینا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گھانس کو بھی مثل سبزہ اپنی نکلوں گی کھائیں
حق سے در گزرے نہ ہم خدمت گزار اسپ رنگ کچھ

ظالم یہ کہہ رہا تھا کہ اس خوں سے درگزر
سودا کا قتل ہے یہ چھپایا نہ جائے گا — سودا

قول فیصل :۔ تذکیر کے ساتھ "درگزرا یا درگزرے" اور تانیث کے ساتھ "درگزری" مستعمل ہے۔ انھیں تین صورتوں سے اس کا استعمال زیادہ ہے۔

در گور ۔ (دعائے بد اور کلمۂ تنفّر) قبر میں جائے، مرے، غارت ہو۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

بولی در گور کوئی مردہ ہے
آ ذرا بھی اس کا دیکھا گیا ہے — تعلق

قول فیصل :۔ زائد بطور تکیہ کلام بھی عورتیں بولتی ہیں۔

کس کے تم غم میں بن گئیں مردہ
آ ذرا بھی در گور کیا یہ حال ہوا — جان صاحب

در گور ۔ دور ہو، منہ نہ دکھا۔ غصّہ کے محل پر کہتی ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

بعد مُردن آ چکے رونے کو سن کر گور دور
جیتے جی ہی کہتے ہو صورت تری کا در گور دور — ذوق

قول فیصل :۔ اب بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

در گور کرنا ۔ دور دفان کرنا۔ کوسنے کے محل پر۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

قدم سے سوت کے آباد کرنا سیج تم اپنی
کروں در گور مجھ کو اب جنازہ چارپائی کو — جان صاحب

قول فیصل :۔ کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

درگہ سالار ۔ محافظین قلعہ کا سردار۔ فارسی الفاظ، اردو مصرف۔ متروک۔

دِرَم ۔۱۔ (بکسر اول و فتح دوم) چاندی کے سکّے کا نام۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نشانہ تیر تہمت کا ہے میرا اختر طالع
اٹھاؤں داغ میں تو آسمان مجھے درم پایا — آتش

قول فیصل :۔ یہ لفظ عربی درہم کا مفرّس ہے۔

دِرَم ۔۲۔ دو ماشے اور ڈیڑھ رتی کا وزن۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دِرَم ۔۳۔ ہتھیلی کے درمیان جو گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اسے درم کہتے ہیں۔ فارسی، علم فقہ کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ زیادہ تر "دِرہم بغلی" (بَغلی، بہ تشدید لازم نیز بہ تخفیف) کہتے ہیں۔

جناب شیخ زین العابدین مازندرانی نے اپنی کتاب فتاویٰ مسمّیٰ "ذخیرۃ العباد" (بزبان فارسی) میں بغلی کی توجیہ لکھی ہے۔ کہ بغل یا تو لوہار کا نام ہے جس نے درہم بنایا تھا۔ یا اس محلہ کا نام ہے جس میں درہم بنا تھا۔ اسی سے نسبت کی ہے۔

دَرمان ۔ (بفتح اول و سکون دوم) علاج، معالجہ، دوا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر! ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا — مومن

دَرماندگی ۔۱۔ (ماندگی بروزن عمدگی) مجبوری، عاجزی، تھکن، خستگی، کسلمندی۔ فارسی۔ مؤنث، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

درماندگی ۔۲۔ بلا، مصیبت۔ آفت۔ شامت۔ فارسی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

درماندہ۔ عاجز، مجبور، بیکس۔

جیسے پیر آپ درماندے شفاعت کس کی کریں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

دَرماہہ۔ ماہواری تنخواہ، مشاہرہ، ماہانہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

الغرض نوکر انکو شہ نے رکھا
اور درماہہ بھی کیا عہد — ہشت گلزار

قول فیصل:۔ فارسی میں اس جگہ ماہوار ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انکو فارسی لکھا ہے۔

دَرمتی۔ کوڑھ مغز، بیوقوف، نادان، احمق، بُری سمجھ کا۔ ہندی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس لفظ کا اردو سے کوئی تعلق نہیں۔

دُرمُٹ۔ (بضم اول و سوم) کنکر اور بجری وغیرہ کو کوٹ کے برابر کرنے کا آلہ، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ہندی میں بفتح میم درمٹ ہے۔ یہ ختر کے پیندے کی وضع کا ٹھوس لوہے کا بنایا جاتا ہے جو بہت وزنی ہوتا ہے اس میں بانس لگاتے ہیں اور اسی بانس کے ذریعہ سے اٹھا اٹھا کے سڑک وغیرہ کوٹتے ہیں۔

دَرمَن۔ درماں کا مخفف ہے۔ علاج، معالجہ (مرکب کرکے دوا درمن بولتے ہیں) اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں "دوا درمت" کہتی ہیں مرد نہیں بولتے۔

دُرموئے۔ ذکر تنفر، ہٹ، کمبخت۔ چل یہاں سے، چل دور ہو۔ غصہ اور نفرت کی جگہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ لڑکا: (ماں سے) اماں آج ہمیں دس روپیہ اور دے دو گھوڑدوڑ ہے جیت گئے تو دو روپیہ ہی روپیہ ہو جائے گا۔

ماں: دُرموئے! بُری صحبت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے جیسا تو کمبخت بیٹا ہے۔ خدا کسی دشمن کی اولاد کو نہ سنائے۔

دُرمیان۔ بیچ میں۔ وسط میں، اندر، مابین۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

منعقد کاش مجلس ہو
درمیاں تو ہو سامنے محل ہو — میر

سُنی حکایت ہستی تو درمیاں سے سُنی
نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم — شاد عظیم آبادی

قول فیصل:۔ اس لفظ کے بعد "میں" زائد حسن کلام کے لئے بولتے ہیں۔

زلف سے ہم الجھتے لے رخِ یار
کیا کریں درمیان میں تو ہے — وزیر

درمیان پڑنا۔ بیچ میں پڑنا۔ اردو، صرف، متروک۔

آزردہ دل سے جاکے دل جان سے رکا ہے
تم درمیان پڑ کر رنج ملال کرتے — آتش

قول فیصل:۔ اب اس جگہ "درمیان میں پڑنا" بولتے ہیں جیسے تم درمیان میں پڑ کر صلح کرا دیتے تو اچھا تھا۔

درمیان دینا۔ بیچ میں ڈالنا، ضامن دینا۔ اردو، صرف۔ (فقرہ) خدا کو درمیان دے کے کہتا ہوں (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

دل کو مجھ کو کس کو اب درمیان دے گا
نالہ ہمارا ہر شب گزرے ہے آسماں سے — میر

قول فیصل:۔ "درمیان دینا" کا صرف خدا یا بزرگان دین کے علاوہ اور کسی نام کے ساتھ قلیل الاستعمال ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنوں میں درمیان لانا بھی لکھا ہے۔ جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

درمیان لانا۔ شامل کرنا۔ پیش کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر "درمیان میں لانا" بولتے ہیں۔

درمیانہ۔ درمیان کا مزید علیہ۔ اسم۔ اردو، متروک۔

یوں درمیاں چمن کے پینے گئے تھے ہم کو
پر فرط بیخودی سے ہم تھے نہ درمیانہ — میر

درمیانی صفت۔ بیچ کا، متوسط۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کوئی کہتا ہے صلح کر لیجئے، کوئی کہتا ہے مقدمہ لڑیئے۔ آپ خود غور کرکے کوئی درمیانی صورت ایسی نکالئے کہ آپ کی بات رہ جائے۔

درمیانی مذکر۔ ثالث، حکم۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔ اس کا صرف جنا کے ساتھ ہے۔

قول فیصل:۔ شادی بیاہ طے کرانے والے کے معنی میں فصیح ہے جیسے جب میاں بیوی میں لڑائی ہوتی ہے تو درمیانی شخص جس نے شادی ٹھہرائی ہمیشہ مصیبت میں پڑتا ہے۔ مندرجہ بالا معنوں میں، فصحا "ثالث" بولتے ہیں۔

دُرِ ناسُفتہ۔ موتی جس میں سوراخ نہ کیا گیا ہو۔ بے چھد موتی۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل:۔ (مجازاً) کنواری عورت کو بھی کہہ دیتے ہیں مگر ان معنی میں اس کا استعمال عام نہیں ہے۔

دُرِ نایاب مذکر۔ بے مثل و بے بہا موتی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ نظماً فرزند کے معنی میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دُرِ نجف مذکر۔ ایک قسم کا پتھر ہے جس میں بال نظر آتے ہیں اور چونکہ ان بالوں کو حضرت علی سے منسوب کرتے ہیں اس لئے پتھر کی تعظیم کرتے ہیں۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ دُرِ نجف ایک قسم کا سفید پتھر ہے جو وادی السلام قرب نجف میں ملتا ہے اصلی حالت میں بال کیسے اس میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ترشنے جلنے کے بعد بلور کی طرح چمکتا ہے۔ پتھر چونکہ نواح نجف میں ملتا ہے اور نجف سے منسوب ہے اس لئے متبرک سمجھا جاتا ہے

اور اسکی انگوٹھیاں بنوا کر پہنتے ہیں۔

دُرِّ نجف ۔ (کنایۃً) اولادِ علیؓ و فاطمہؓ، گوہر اسنید، نجیب الطرفین سید۔ فارسی ترکیب، مذکر (قلیل الاستعمال)

جب شام کے بازار میں دُرِّ نجف آئے ۔ دبیر

دَرِندگی ۔ حیوانیت، فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دَرِندَہ ۔ پھاڑنے والا۔ خونخوار۔ پھاڑ کھانے والا جانور جیسے شیر بھیڑیا وغیرہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عمل صرف ۔ منصفدار صاحب شکار کر گئے تھے کسی درندے نے انکو پھاڑ کھایا بجائے اسکے کہ شکار کرتے خود شکار ہو گئے۔

دَرِندہ خَصلَت ۔ بے رحم، سنگدل۔ ظالم، قسی القلب، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل ۔ انھیں معنوں میں "درندہ صفت" بھی مستعمل و فصیح ہے۔

دِرَنگ ۔ دیر۔ وقفہ، فرصت، آہستگی۔ فارسی، مؤنث

گیا ہے بھول مری بیقراریاں قاصد
درنگ کی نے جو خط کے جواب میں کی ہو ۔ ظفر

قول فیصل ۔ صاحب برہان و لطائف نے بکسر اول (دِرنگ) لکھا ہے۔ صاحب غیاث و مدار و کشف نے بفتحتین (دَرَنگ) لکھا ہے۔

اردو میں صورت اول رائج ہے اور اسکا استعمال نظماً ہے۔ نثر و تقریر آ مستعمل نہیں۔

دَرَو ۔ کاٹنا۔ فارسی۔

قول فیصل ۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دَروازہ ۔ پھاٹک۔ در۔ پٹ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

عمل صرف ۔ نواب صاحب بھی عجیب المزاج کے انسان ہیں صدر دروازے سے آمد و رفت ترک کرکے چور دروازے سے آتے جاتے ہیں۔

قول فیصل ۔ مکان وغیرہ میں آمد و رفت کے لئے جو در ہوتا ہے اگر چھوٹا ہو تو دروازہ اور بڑا ہو تو پھاٹک کہتے ہیں۔ چند بڑے دَر یا پھاٹک ایسے ہیں جن کے ساتھ "دروازہ" کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے اکبری دروازہ، اگول دروازہ، رومی دروازہ، فتح پور سیکری کا بلند دروازہ وغیرہ۔

دروازہ بند کرنا ۔ دروازے کے دونوں پٹ بھیڑ کے کنڈی چڑھا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دروازہ میکدے کا نہ کر بند محتسب
ظالم خدا سے ڈر کہ درِ توبہ باز ہے ۔ ذوقؔ

دروازہ بھیڑنا ۔ دروازے کے پٹ بند کرنا مگر کنڈی نہ چڑھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تدبیر سے تو کام نہ تقدیر کا ہوا
تکیہ خدا پہ کیجیے دروازہ بھیڑیئے ۔ آتشؔ

قول فیصل ۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اسکے معنی "کنڈی دینا" بھی لکھے ہیں۔ جو دہلی کی زبان ہے۔

جو سوتی بھیڑ اپنے شر و شور سے جگائے
دروازہ گھر کا اس سگ دنیا سے بھیڑ تو ۔ ذوقؔ

دروازہ توڑنا ۔ دیوار کو درمیان سے توڑ کے آمد و رفت کے لئے راستہ بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دروازہ ٹھوکنا ۔ دروازے پر ہاتھ مارنا تاکہ وہ کھل جائے (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "ٹھوکنا" کی جگہ "پیٹنا" بولتے ہیں مگر بہت کم کسی کے ساتھ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کسی کا دروازہ دھڑ دھڑانا ناگوار معلوم ہو۔ جیسے دیکھو تو یہ کون دروازہ پیٹ رہا ہے؟

دروازہ چننا ۔ اینٹوں کی چنائی کرکے دروازہ بند کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گلچیں کو قید کرکے جو دم ہٹتا ہے گرد
پھولوں سے چن دیا ہے دروازہ گلستاں کا ۔ شعور

دروازہ زنجیر کرنا ۔ دروازہ بند کرنا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب نہیں بولتے۔

دروازہ کھولنا ۔ دروازے کے بھڑے ہوئے پٹوں کو کھولنا۔ کنڈی کھولنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمل صرف ۔ شاید تمہارے دولہا بھائی آئے ہیں کب سے پکار رہے ہیں دروازہ کھول دو۔

دروازہ معمور کرنا ۔ (متعدی) تفعلاً دروازہ بند کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ "معمور" کی جگہ "معمول" بولتے ہیں (یعنی دروازہ معمول کرنا) جیسے رات کے بارہ بج چکے ہیں اب دروازہ معمول کر دو۔ بہر حال اب یہ صرف قریب بہ متروک ہے۔

دروازہ معمور ہونا ۔ دروازہ بند ہونا۔

چپکے آتا ہے تو آ رات چلی جاتی ہے
لوگ سب سو گئے دروازے بھی معمور ہوئے ۔ جراتؔ

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ پرانا محاورہ ہے۔ کسی کے ساتھ اہل لکھنؤ "دروازہ معمول ہونا" بولتے ہیں۔

دروازے پر ہاتھی جھومنا (یا جھولنا) اسقدر دولتمند ہونا کہ دروازے پر ہاتھی بندھا رہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "دروازے پر ہاتھی جھولنا" ہی بولتے ہیں جھومنا نہیں۔

دروازے کا بازو ۔ دروازے کے دونوں پہلوؤں کی لکڑیاں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پاؤں اپنے جم گئے پہنچے جو کوئے یار میں
ہاتھ شل ہو ہو کے دروازے کا بازو ہو گیا ۔ امیرؔ

دروازے کی مٹی لے ڈالنا ۔ (کنایتاً) پھیرے کرنا

بار بار آنا۔ سخت تقاضا کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں "دھنیز کی خاک لے ڈالی" بولتی ہیں۔

درو بست، دربست ۔ کل۔ تمام۔ فارسی۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دُرُود ۔ صلوات۔ حق تعالیٰ کی طرف سے بمعنی رحمت اور ملائکہ کی طرف سے بمعنی استغفار اور انسان کی طرف سے بمعنی دعا اور سلام و محمد اور پیامبر و علیہ و کی طرف سے بمعنی تسبیح بولا جاتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سونے میں بھی شغل طاعت رب درود تھا
دل میں خدا کی یاد تھی لب پر درود تھا — انیس

قول فیصل:۔ شیعہ حضرات یوں درود بھیجتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ۔ اہلسنت حضرات محمد و آلِ محمد کی جگہ محمد و علیٰ آل محمد کہتے ہیں۔ دہلی میں مؤنث ہے۔

پھر دل پڑھی ہے حضرت داؤد پر درود
جب آ گیا ہے داغ کوئی خوش گلو پسند — داغ

درود بھیجنا ۔ محمدؐ اور آل محمدؐ پر صلوات بھیجنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یا نبی آپ پہ اللہ نے بھی ہے درود
لائق صلِّ علیٰ ہے بخدا کون کہ آپ — داغ دہلوی

درود پڑھنا ۔ (کنایۃً) کسی خوبصورت شخص یا چیز کو دیکھ کے صنعت الٰہی کی تعریف میں صلوات پڑھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پھیلی ہوئی تھی رُخ کی تجلی بدن کی بو
تھے شہ کے پاس اکبرؓ ذیقعدہ ماہ رو
تھا اجتماع اہل زراعت کا چار سو
سب نے پڑھا درود بہم کی یہ گفتگو
ہے ماہ برج حسن قریب آفتاب کے
یوسف کھڑے ہیں پاس رسالت مآب کے — عشق

درود پڑھنے کے قابل ۔ نہایت نفیس، تعریف کے قابل۔ نہایت عمدہ۔ بہت لاجواب، اردو صفت، فصیح، رائج۔

درود زباں جناب محمدؐ کا نام ہے
قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہے — آتش

در و دیوار ۔ مکان کے دروازے اور اس کی دیواریں، پورا مکان۔ گوشہ گوشہ۔ عالم امکان کی ہر شے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جنبش کی جا نہیں در و دیوار بنے تھے
جھنجلائے ہوئے حضرت شبیر کھڑے تھے — عشق

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں — اختر (شاہ اودھ)

در و دیوار سے ۔ ہر طرف سے۔ ہر جگہ سے۔ ہر مقام سے گوشے گوشے سے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

در و دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے — مؤلف

در و دیوار سے باتیں کرنا ۔ دیوانے کی طرح آپ ہی آپ بکنا۔ مجنوں کی طرح چار دیوارت دیکھ دیکھ کے آپ ہی آپ باتیں کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بخت ایسے کہاں ہیں جو کریں یار سے باتیں
کرتا ہوں میں شب بھر در و دیوار سے باتیں — امیر

در و دیوار کان رکھتے ہیں ۔ بہت احتیاط سے گفتگو کرو، بھید کے چھپانے میں بہت کوشش کرنا چاہیے، غماز دیوار پشت سے لگا کر باتیں سنتے ہیں۔

ہر رنگ گل در و دیوار باغ رکھتے ہیں کان
ان کا کان گے ہے روس بعد زبان خاموش — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام بول چال میں "دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں" مستعمل ہے۔

دُروغ ۔ (بفتح اول و واؤ مجہول) کذب، جھوٹ، وہ بات جو خلاف واقع ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دروغ مصلحت آمیز سے انساں نہ کاذب ہو
تکانی معزز ہیں یوسف نے چوری اپنے بھائی کو — شعور

قول فیصل:۔ بعضیں (دُرُوغ) بھی کہا ہے۔

دُرُوغ بیانی ۔ جھوٹ بولنا۔ فارسی ترکیب۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دروغ بیانی سے آدمی ذلیل ہو جاتا ہے۔

دُرُوغ حلفی ۔ جھوٹی قسم۔ فارسی ترکیب۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے عدالت میں جھوٹی قسم کھائی ہے اگر دروغ حلفی چل نکلی تو سزایاب ہو جاؤ گے۔

دُرُوغ گو ۔ کاذب۔ جھوٹا۔ جھوٹ بولنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کہتے ہیں کہ دروغ گو کے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔

قول فیصل:۔ جھوٹ کہنے کو "تانیث کے ساتھ دروغگوئی" کہتے ہیں۔ وہ بھی فارسی ہے۔

دروغ گو را حافظہ نباشد ۔ جھوٹ بولنے والے کو بات یاد نہیں رہتی پہلے کیا کچھ کہہ چکا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یا فتہ طبقے کی زبان۔

دروغ گویم بر روے تو ۔ تیرے منہ پر جھوٹ بولتا ہوں۔ جب کوئی شخص دوسرے کے سامنے اسی کے ملک میں کوئی جھوٹ بات کہتا ہے تو وہ دوسرا شخص یہ جملہ کہتا ہے۔ فارسی مثل۔ تعلیم یا فتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ شہزادے نے دو آدمیوں کو اشارے سے پاس بلایا.... اور کہا بھائیو! انہیں رات کو کیا ہوا تھا جو اندھے منہ گرتے تھے چلے بیٹھے بیان کرو۔ یہ تو سفری ساری کرو ہم تو پہلے دن کو دیکھ ہی رات کو .... شہزادے نے کہا ابھی رات بھر تم کا غسل کی

تصویر یں بنے رہے بالکل مردہ تھے اور ہم سے کہتے ہو کفر نہ بولو۔ بتوں نے کہا کیوں طوفان برپا کرتے ہو۔ دروغ گو ہم ہوتے تو۔ ہم تو مردہ تھے (طلسم ہوشربا)

دَروغِ مصلحت آمیز۔ وہ جھوٹ جو موقع و محل کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے بولا گیا ہو۔ فارسی ترکیب۔

میرے سوال پہ ظاہر نہیں وہ رد کرتے
دروغِ مصلحت آمیز ہر جواب میں ہے — امیر

قول فیصل:۔ یہ شیخ سعدی کا پورا مقولہ یوں ہے۔ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستیٔ فتنہ انگیز" یعنی جس جھوٹ سے فساد رک جائے وہ اس سچ سے بہتر ہے جو فتنہ و فساد کا باعث ہو۔ تعلیم یافتہ طبقہ عام بول چال میں اسی صورت سے استعمال کرتا ہے۔

دَرُود کرنا فعل کاٹنا۔ اردو متروک قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ بصورت لازم (درو ہونا) بھی استعمال ہوا ہے۔

انگلی نہ ایک ضرب سے اعدا کے وار سے
کشتِ حیات اہلِ ستم ہو گئی درو — انیس

دَرُون۔ (بفتح اول، واؤ معروف) دل، باطن۔ فارسی، مذکر

کرتے ہیں شکر ابھی کہاں تلک آتش
درونِ صاف دیا، پاک اعتقاد دیا — آتش

قول فیصل:۔ اردو میں زبانوں پر بفتحتین (درون) ہے۔ مذکورہ بالا معنوں میں اب بالکل مستعمل نہیں۔ اندر یا بیچ کے معنی میں کی کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے:۔ درونِ خانہ یعنی گھر کے اندر۔

دَرُونا۔ وہ زخم یا پھوڑا جس کا منہ اندر ہو، جب آبلہ چھل کر یا کسی اور طرح بیٹھ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ درونا ہو گیا۔ اردو صفت۔

رنج خار دشت غربت کیا کہوں
آبلہ میرا درونا ہو گیا — رشک

(نوراللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

دَرْوِیش:۔ غریب، سائل، گدا۔ دروازے دروازے بھیک مانگنے والا۔ فارسی: مذکر، فصیح، رائج۔

آپس میں کچھ تھا ہی درویش و غنی کا
ویران ہوا جاتا ہے شہر بھی کا — عشق

قول فیصل:۔ بعض کا خیال ہے کہ اسکی اصل "درویز" تھی "ز" کو "ش" نے بدل دیا۔ اور "درویز" کی اصل "درآویز" تھی آویز نرمہ کے معنی میں۔ چونکہ فقیر یا گدا سوال کرتے وقت در میں گویا لٹک جاتا ہے یا چپک جاتا ہے اور در کو نہیں چھوڑتا اس لئے اسکو درویش کہنے لگے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ اسکی اصل "دریوزہ" تھی "ی" کو "واؤ" کی جگہ اور "واؤ" کو "ی" کی جگہ کر دیا۔ درویز ہو گیا۔ بعد اس کے "ز" کو "ش" سے بدل دیا درویش ہو گیا۔

چونکہ یہ لفظ اپنے ان معنی کے ساتھ خدا رسیدہ بزرگوں اور پہونچے ہوئے حضرات پر صادق نہیں آتا اور انکے لئے مناسب نہیں ہے لہذا صاحبان معرفت فقیروں کو دُرویش (بضم اول) کہنے لگے۔ تاکہ سائلوں اور گوشہ نشین فقرا میں امتیاز ہو جائے۔ ایسی صورت میں لفظ دُرویش (بضم اول) مرکب ہے۔ "دُر" (یعنی مروارید) اور "ویش" سے کہ جس کی اصل "واش" تھی اور جو کلمہ تشبیہ ہے واؤ کو زیر دیا الف کو امالہ کے قاعدے سے یائے مجہول کیا۔ دُرویش (بضم اول) ہو گیا۔

مقبول ہوئی عرض سفر کر گیا درویش
تعویذ پہ منہ رکھ دیا اور مر گیا درویش — مونس

اب عام طور سے دونوں کے لئے بضم اول ہی اسکا استعمال ہے۔

درویشانہ۔ (یائے مجہول) فقیرانہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

دَرویش صفت باش و کلاہ تتری دار۔ اپنی ذات میں درویشوں کے اوصاف پیدا کرے اور کلاہ تاتاری پہن۔ یعنی انسان کو اپنی ذات میں عمدہ صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ صرف اچھے لوگوں کی سی پوشاک پہن لینا بے سود ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ کلاہ تاتاری ایک قسم کی قیمتی ٹوپی ہے جسے دنیادار امیر پہنتے تھے۔

درویش مزاج۔ وہ شخص جس کے مزاج میں سادگی ہو تکلف نہ ہو۔ فقیر منش۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

(نوراللغات)

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست۔ فقیر کو جہاں رات ہو جائے وہی اس کا گھر ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست
کیسے نکو ز زلف یار میں ہوتا قرار دل — قدر بلگرامی

دَروِیشی۔ فقیری۔ گداگری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دُرّہ۔ تازیانہ۔ چمڑے کا چابک۔ وہ چمڑے کا تسمہ جس سے حد شرعی جاری کی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہمسری گر یار کے رخسار روشن کی کرے
ہر شعاع شمس ہو دُرّہ پئے تعزیر صبح — صبا

قول فیصل:۔ عربی دِرَّت یعنی تازیانہ کو فارسیوں نے دُرّہ (بضم اول) کر لیا۔ پڑنا، لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دعویٰ کیا جو تم سے تو موج نسیم نے
دُرّے لگائے یہ کہ بدن گل کا پھٹ گیا — امیر

عربی میں دُرّہ بڑے موتی کو کہتے ہیں۔ اور اسی کو دُرّۃ التاج (تاج کا بڑا موتی) بھی کہتے ہیں۔

دَرّہ۔ (بفتح اول و فتح دوم مشدد و نیز بفتح دوم بغیر تشدید)

دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ، گھاٹی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قاف میں بھی اس پری کے ہجر میں جلتے رہے
جو درہ تھا کوہ کا باب جہنم ہو گیا — عاشق

دِرَاہَم۔ درم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کی جمع "دراہم" ہے۔

دَرْہَم وَبَرْہَم۔ (ہر دو الفاظ بفتح اول) زیر و زبر، تہ و بالا۔ اُلٹ پلٹ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

شعر تو سمجھ کیوں درہم و برہم ہے کہ برہم ہے تو — انیس

صاحب فرہنگ آصفیہ نے درہم برہم (بغیر واو عاطفہ) لکھا ہے۔ اور ان معنوں کے علاوہ "خفا اور ناراض" بھی اس کے معنی لکھے ہیں۔ لکھنؤ میں بغیر واو عاطفہ مستعمل نہیں خفا اور ناراض کے معنی میں صرف "برہم" بولتے ہیں جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

دَرِی۔ دو کا پتا۔ دو کا پانسا۔ ہندی، مؤنث۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں دو کے پتے کو "دُگی" اور دو کے پانسہ کو "دُری" کہتے ہیں (دُری دال ثقیلہ سے)

دَرِی۔ موٹے اور بنے ہوئے سوت کے کپڑے کا فرش۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھیلے چاندنی اور سے دری کا وہ چھپکے پڑتے ہیں
گئے ہیں سر پہ کمبل پڑ جو ٹیہیں چارپائی میں — لاام

دَرِی۔ فارسی زبان کی ایک قسم جو بہت فصیح ہے۔ فارسی۔

دَرِی۔ دَر سے منسوب۔ جیسے کبک دری۔ فارسی۔

دُرِّی (بضم اول و کسر دوم مشدد) بڑا روشن ستارہ جیسے کوکب دُرّی۔ عربی۔ صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ دَراری اس کی جمع ہے جو اردو میں بالکل مستعمل نہیں۔

دَرْیَا۔ (بفتح اول) بحر۔ ندی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دریائے رود۔ سیلاب۔ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دم بسمل کسی کے خوف سے ہم پی گئے آنسو
کہ ہر زخم دہن سے خون کا دریا نکل آیا — مومن

دریا اُترنا (اتر جانا)۔ دریا کے پانی کا گھٹ جانا۔ دریا کی طغیانی کم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دکھا نہ جوش و خروش اپنا زور پر چڑھ کر
(اترنا) گئے جہاں میں دریا بہت اتر چڑھ کر — ذوق

دریا ہزار بار چڑھا اور اتر گیا
(اتر جانا) رنگ گل بہار چڑھا اور اتر گیا — عشق

دریا اُمنڈنا۔ دریا کے پانی کا جوش میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مژۂ دیدہ مرے مستعد گریہ ہوئے
یا اٹھا ابر سیہ کوہ سے امڈا دریا — جلال

دریابار۔ بہت برسنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شعر چشم دریا بار جب برسی تو جل تھل بھر گئے — داغ

قول فیصل۔ مجازاً سخی کو بھی کہتے ہیں۔

دریا باندھ دینا۔ دریا کے پانی کو روحانی قوت سے یا زور سحر اپنے تابع کر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دریا کو باندھ دیتے ہیں اللہ والے لوگ
پانی میں ڈوبتی نہیں کشتی فقیر کی — تیر

دریا برآر۔ دریا برآمد۔ وہ زمین جو دریا ہٹ جانے سے نکل آتی ہو۔ اردو مصدر۔ جغرافیہ دانوں کی اصطلاح

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "دریا برآر" زیادہ مستعمل ہے۔

دَرْیَا بُرْد۔ دریا کے کنارے کی وہ زمین جو طغیانی کی وجہ سے پانی میں ڈوب جائے یا باڑھ سے کٹ جائے۔ اردو مصدر، مؤنث، فصیح، رائج۔

دریا بُرد کر دینا۔ دریا میں ڈبو دینا۔ غرق کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جو کتابیں دین حق کے خلاف ہوں ان کا دریا برد کر دینا ہی بہتر ہے۔

قول فیصل۔ کنایۃً مٹا دینے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے۔ تم نے جو کچھ تعلیم حاصل کی مطالعہ نہ کر کے سب دریا برد کر دی۔

دریا بُرد ہونا۔ دریا میں غرق ہونا (کنایۃً) نیست و نابود ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گڑ دی تھی دل میں اس مضطر کی یہ بات
ہوئی معشوقہ دریا برد ہیہات — [illegible]

ترے حکم شرع سے جب کفر دریا برد ہو
غرق ہوئے تابہ اشنائے برہمن آب میں — ذوق

دریا بڑھنا۔ دریا کے پانی کا اپنی سطح سے بلند ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب سبزۂ ساحل چڑھا ہوا دریا
بہر زیارت ہوا بڑھا ہوا دریا — عشق

دریا بہانا۔ بہت پانی بہانا۔ بہت رونا۔ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کمبخت چند برتن کیا دھوئے کہ دریا بہا دیا انگنائی میں پانی ہی پانی ہے۔

غربت میں ہم کو آئی ہے جب یاد وطن کی لہر
دریا بہا دیئے ہیں میان دو آب میں — رشک

قول فیصل۔ اس کا لازم دریا بہنا بھی مستعمل ہے۔

دریا پار۔ دریا کے اس پار۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں دریا پار رہتا ہوں روزانہ وقت سے حاضری نہیں دے سکتا۔

قول فیصل۔ دریا کو عبور کرنے کے معنوں میں "دریا پار کرنا"

یا "دریا کو پار کرنا" عبور ہونے کے معنی میں "دریا پار ہونا" یا "دریا کے پار ہونا" بولتے ہیں ہر صورت سے فصیح و رائج ہے۔

دریا پر جانا اور پیاسا آنا۔ بدقسمت کی نسبت بولتے ہیں یعنی جہاں سب کو فیض ہو وہاں سے بھی محروم پھرنا کی جگہ

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں یوں بھی بولتے ہیں۔ دریا پر گئے پیاسے پھرے۔

دریا پری۔ عورتوں کی ایک فرضی پری کا نام

سا تی کا فیض جاری ہے کنے بڑے چھوٹے
کشتی پر سے جو آئی دریا پری ہوئی ہے — بلگرامی

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بالعموم "جل پری" بولتے ہیں۔

دریا ٹھہرنا (ٹھہر جانا) شام کے وقت دریا کی روانی میں کمی آ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

(ٹھہر جانا) طوفان آب تیغ و دم کا ٹھہر گیا
وہ زوروں وقت ملتے ہی دریا ٹھہر گیا — عشق

(ٹھہرنا) جھپٹا وقت ہو بہتا ہوا دریا ٹھہرا
سانجھ سے شام ہوئی دل بھی ہمارا ٹھہرا — شرف

دریا جوش میں آنا۔ دریا کے پانی کا متلاطم ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہ تمکن ہوں لب ساحل ہی آسمان و زمیں
کبھی جو جوش میں دریائے اضطراب آیا — آتش

دریا چڑھنا۔ دریا کا طغیانی پر آنا۔ دریا کے پانی کا اپنی سطح سے بڑھ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بلند سبزہ و ساحل چڑھا ہوا دریا
پئے زیارت مولا چڑھا ہوا دریا — عشق

دریا دل۔ (کنایۃً) سخی۔ فیاض۔ فارسی، صفت فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لطف یہ کہ دریا دل نواب۔ طبیعت پر اصلا میل نہ لائے (ذکب حیات)

دریا دلی۔ سخاوت۔ فیاضی۔ فارسی۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

دنیا کو ہیچ پوچ سراپا سمجھتے ہیں
دریا دلی سے بحر کو قطرہ سمجھتے ہیں — انیس

دریا رواں ہونا۔ دریا جاری ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دریا رواں ہے آنسوؤں کا آستین پر
دونوں کے اشک گرتے ہیں ٹپ ٹپ زمین پر — مؤلف

دریا سے اترنا۔ دریا کو عبور کرنا۔ دریا پار کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کھویا ہے آب تیغ میں نقد حیات کو
اترا ہوں یوں جھومتے دریائے رات کو — عشق

دریا سے پار ہونا۔ دریا کے اس کنارے سے اس کنارے پر پہنچنا۔ دریا کو عبور کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دریافت۔ (بفتح اول و سکون تحتانی) جانچ۔ تحقیق۔ تفتیش فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مرزا شبیہ ثالث علیہ الرحمہ فردوس مآب نانا حامد حسین صاحب قبلہ کی دریافت کا نتیجہ ہے۔

قول فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے:۔ آپ کا حال دریافت کرنا میرا فرض تھا سو جب سے حاضر ہوا۔

دریا کا پاٹ۔ دریا کی چوڑائی۔ اردو، فصیح، رائج۔

جو گیا پانی مرے نالوں کی گرمی سے جو خشک
پاٹ دریا کا تھا صحرا کا دامن بن گیا — بہادر شاہ ظفر

دریا کا پھیر کس نے پایا ہے۔ دانا آدمی کی بات کی تہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہت کم کے ساتھ مستعمل ہے۔

دریا کوزے میں بند کرنا۔ کسی بڑی شے کو کسی چھوٹی چیز میں اس طرح تبدیل کرنا کہ اس بڑی شے کی بزرگی میں کوئی فرق نہ آئے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہم بحر اشک روک کے رکھتے ہیں آنکھوں میں
کوئی کرے تو کوزے میں دریا تجھ بند — داغ

قول فیصل:۔ اس کا لازم (دریا کوزے میں بند ہونا) بھی مستعمل ہے۔

دل تصور کا ترے مسکن ہوا اے بحر حسن
بند جذب عشق سے کوزے میں دریا ہو گیا — آتش

"دریا کوزے میں کرنا" بھی اسی محل پر استعمال ہوا ہے جو اب متروک ہے۔

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے میں
کبھی دل کھول کے رویا تو آیا جوش میں دریا — آتش

کسی بڑے مضمون کو مختصر لفظوں میں بیان کرنے کے معنی میں بھی "دریا کوزے میں بند کرنا" بولتے ہیں۔

دریا کی تہ۔ دریا کی گہرائی کی حد۔ دریا کی تھاہ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دریا لہرانا۔ دریا کا موجیں مارنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جب سرسے یہاں گزر رہی ہے تر دامنی اپنی
دریا تری رحمت کے بھی لہرائے ہیں کیا کیا — جلال

دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔ جہاں انسان ہر وقت رہتا ہے وہاں کے بڑے بڑے لوگوں سے بگاڑ رکھے یا جس افسر کی ماتحتی میں رہے اس سے بگاڑ رکھے تو کہتے ہیں۔

ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر
رہیں دریا میں اور مگر سے بیر — ذوق

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مختلف صورتوں سے رائج ہے۔ "دریا میں رہیں مگرمچھ سے بیر"۔ "دریا میں رہ کے مگرمچھ سے بیر"۔ "رہیں دریا میں مگرمچھ سے بیر"۔ مذکورہ بالا شعر میں "مگر سے بیر" کہا گیا ہے جو ممکن ہے ضرورت شعری کی وجہ سے ہو۔ اصل "مگرمچھ سے بیر" ہے۔

صاحب نور اللغات نے جو صورت درج کی ہے شاید یہی کہیں ہوتی ہو۔

دریا میں عریضہ دینا - حضرت خاکی خواجہ خضر یا پیروں کے نام کی عرضی لکھ کر اس میں کوئی مراد مانگ کر دریا میں بہا دیتی ہیں۔

کیا مزے ہیں اشک نامے کی انشا میں
یہ جوشش دو گنگا میں ہے نہ جمنا میں
یوں قلزم اشک میں ہے نامہ میرا
دیتے ہیں عریضہ جس طرح دریا میں
ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل - بقول صاحب فرہنگ اثر لکھنؤ میں یہ رسم حضرت صاحب الامر علیہ السلام (بارہویں امام) تک محدود ہے اور منہ اندھیرے نیمۂ شعبان کو ادا کی جاتی ہے عورتوں کی قید نہیں مرد بھی شریک ہوتے ہیں۔ عریضہ دینے کے علاوہ عریضہ ڈالنا بھی کہتے ہیں، جہاں دریا نہیں ہوتا عریضہ کنوئیں میں ڈال دیا جاتا ہے۔ مؤلف مہذب اللغات کو صاحب فرہنگ اثر کی تحریر سے اتفاق ہے۔

دریاؤ - دریا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - مؤلف فرہنگ اثر نے دریا کے معنی دریاؤ لکھے ہیں عوام لکھنؤ اب اس لفظ کو صرف مثل میں استعمال کرتے ہیں۔ سنسی علم دریاؤ کسی اور محل پر اس کا استعمال نہیں۔

دریاؤ پری - دریا کی پری۔ اردو، مؤنث - عورتوں کی زبان۔

دھڑکا مجھے اس بات کا دن رات ہے رہتا
ہو جائے نہ سایہ کہیں دریاؤ پری کا جالندھا

(نور اللغات)

قول فیصل - اب عموماً جل پری کہتی ہیں۔

دریائی - دریا سے منسوب جیسے دریائی گھوڑا۔ دریائی کتا وغیرہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

دریائی - ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ سانٹن۔ اردو، متروک۔

قول فیصل - یہ لفظ فارسی دارائی کا بگڑا ہوا ہے۔

دریائی - پتنگ کو دور لیجا کر ہوا میں چھوڑنا۔ چھوڑائی۔

گُرگے خدا کو اڑایا اس پری نے جوں پتنگ
ایک دست غیب سے لینا تھا دریائی کیا
محبت
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل - لکھنؤ میں "چھڑایا" کہتے ہیں۔

دریائی آدمی - جل مانس، آدمی کی صورت کا بحری جانور۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محاورہ - میں نے آج تک کوئی دریائی آدمی نہیں دیکھا۔

قول فیصل - اسی کو "مردم آبی" بھی کہتے ہیں۔

دریائی آدمی - دریا میں رہنے والا آدمی جیسے ماہی گیر۔ مچھوا (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دریائی تال کھانا - ایک دوا کا نام۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محاورہ - دریائی تال کھانا جریان کے لئے مفید ہے۔

دریائی دینا - (متعدی) پتنگ کو جو لی دینا۔ کنکوے کو دور لیجا کر ہاتھوں سے چھوڑنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

گُرگے خدا کو اڑایا اس نے جوں پتنگ (محبت)
ایک دست غیب سے لینا تھا دریائی کیا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - مثال میں دریائی لینا ہے نہ کہ دریائی دینا۔ دریائی دینا کی جگہ اہل لکھنؤ "چھڑایا دینا" بولتے ہیں۔

دریائی گھوڑا - دریا میں رہنے والا گھوڑے کی شکل کا جانور۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محاورہ - دریائی گھوڑا جب منہ کھولتا ہے تو دیکھنے کے لائق معلوم ہوتا ہے۔

دریائی ناریل - سمندری ناریل۔ ایک دوا کا نام جو اکثر بچوں کو گھس کر پلاتے ہیں۔ اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل - اطبا عام طور سے "نارجیل دریائی" لکھتے ہیں۔

دریائے مواج - جو بہت بڑا ہو اور بہتا ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

یہ دنیا بھی ہے اک دریائے مواج
ہوئی ہیں کشتیاں لاکھوں کی تاراج (معراج المضامین)

دریبہ - (بفتح اول دیائے معروف) پانوں کا بازار جہاں سب تنبولی اکٹھا ہو کے پانوں کی ڈھولیاں بیچتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل - مولف نور اللغات نے دریبا بھی لکھا ہے مگر غلط ہے۔ دریبہ ہی صحیح ہے۔

دُرّے پڑنا - کسی پر دُرّوں کی مار پڑنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محاورہ - قیدی جب بہت بیگناہی پر فریاد کرتا ہے تو دُرّے پڑتے ہیں۔

قول فیصل - دُرّوں کی مار کھانے کو "دُرّے کھانا" کہتے ہیں جیسے دُرّے کھاتے کھاتے پشت کی کھال ادھڑ گئی۔

دریچی - (دیائے اول مجہول) چھوٹی کچی جس میں بچے وغیرہ دیئے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دُرِّ یتیم - دُرِّ یکدانہ - وہ موتی جو سیپی میں تنہا ہو۔ جس بہلوتی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کا صدف کعبہ کا وہ دُرِّ یتیم
قدر نکھنوی

قول فیصل - اسی کو "دُرِّ یکتا" بھی کہتے ہیں۔ "دُرِّ یکدانہ" کی جگہ "گوہر یکدانہ" زیادہ بولتے ہیں۔

دُرِّ یتیم را نمی کس مشتری نبود - مروہ موتی کے سب خریدار ہوتے ہیں۔ یعنی اچھی چیز کی سبھی قدر کرتے ہیں۔ فارسی مقولہ، قلیل الاستعمال۔

دریچہ - کھڑکی۔ چھوٹا دروازہ۔ فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

وا تھے دریچے باغ بہشت نعیم کے
ہر سو رواں تھے رفت پتے نسیم کے
انیس

قول فیصل - اصل میں در ہے نیرہ تھا (نیرہ یعنی چھوٹا) حالت ترکیب میں شین ساکن مکے ہی کو ساکن کر لیا۔ واو۔ ز۔ کو۔ چ۔ سے بدل لیا۔

دریچی - (بیائے معروف) دریچہ کی تصغیر۔ اردو

مؤنث۔ متروک

تم کو خواب میں راہیں جو ہیں بند
دریچی چشم حسرت کی کھلی ہے — شاد

دریچی۔ (۱) وہ چھوٹی دری یا چاندنی جو در میں بچھائی جاتی ہے۔ اردو۔ مؤنث فصیح و رائج۔

محل صرف۔ تم نے پوری بارہ دری میں فرش تو کر دیا لیکن دریچیاں نہیں بچھائیں، کتنا برا معلوم ہوتا ہے۔

دریچہ خانہ۔ (فارسی۔ درخانہ) درگاہ، بادشاہ کا دربار۔ اردو۔ مذکر، عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب متروک ہے۔

دریدہ۔ پھٹا ہوا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ ترکیب میں مستعمل ہے۔ جیسے۔ "دامن دریدہ" یا "دریدہ دامن" وغیرہ۔

دریدہ دہن۔ بدزبان، زباں دراز۔ منہ پھٹ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

تو بولی ہے بہت دریدہ دہن
چل ترے منھ لگیں مرے دشمن — قلق

دریدہ دہنی۔ بدزبانی۔ زبان درازی۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ یاد رکھو تمہاری دریدہ دہنی ایک دن تمہیں سخت نقصان پہونچائے گی۔

دریز۔ ایک قسم کی باریک چھینٹ جس کے دوپٹے بنتے ہیں۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دریس۔ (۱) (بیائے مجہول) لیس، تیار، آراستہ، چوکس، ہوشیار۔ اردو، صفت۔ لشکری زبان۔

لفظ انگریزی ڈریس سے لیا گیا ہے (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دریس۔ (۲) ایک قسم کی باریک چھینٹ جو ململ پر ہو۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے اسی کو "دریز" لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

دریسی کرنا۔ ناہموار زمین کو خاص طریقے سے ہموار کرنا، زمین برابر کرنا۔ اردو مصرف، معماروں اور مزدوروں کی اصطلاح۔

دریغ۔ (۱) (بکسر اول و یائے مجہول) افسوس کے مقام پر بولا جاتا ہے۔ فارسی

ع گردوں نشیں ہو خاک نشیں لے فلک دریغ — مومن

قول فیصل۔ صاحب برہان نے "دریغ" (بضم اول) بھی لکھا ہے۔ اردو میں "دَریغ" (بفتح اول) زبانوں پر ہے بکسرہ بالاعلانوں میں۔ قلیل الاستعمال ہے اس جگہ اب "دریغا" زیادہ مستعمل ہے۔ غالب نے "اے دریغا" بھی کہا ہے۔

اسد اللہ خاں تمام ہوا
اے دریغا! وہ رند شاہد باز — غالب

دَریغ۔ (۲) تامل، بخل، مضائقہ کی جگہ

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اب کلمے کے ساتھ مستعمل ہے جیسے مرزا میں "بلا" کا اضافہ کر کے بولتے ہیں۔ جیسے میں جو رائے دے رہا ہوں بلا دریغ اس پر عمل کرو خدا نے چاہا تو فائدے میں رہو گے۔

دریغا۔ ہائے افسوس۔ فارسی۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ قطعہ میں مصرعہ "احمد علی دریغا" کا فقرہ مادۂ تاریخ ہے۔ پورا مصرعہ اچھا ہے۔

دریغ کرنا۔ کنجوسی کرنا، بخل کرنا، کوتاہی کرنا۔

وہ جو آئے مرے گھر میں تو مجھے جانے لوٹ جاؤں گھر رُکے تو وہ مجھ سے کہے پان دریغ — رنگین

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر "عزیز کرنا" بولتے ہیں۔ البتہ کمی کرنے کے معنی میں (دریغ کرنا) عام طور سے بولتے ہیں جیسے۔ میں آپ کے کہنے پر پورے طور سے عمل کروں گا اس کام میں دریغ نہیں کروں گا۔

دُرّے لگانا۔ کوڑے مارنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خطا ہوئی ہے کہ بوسے لئے ہیں زلفوں کے
لگائیں دُرّے وہ بندھوا کے میاں سے ہیں — انیس

دَریوزہ۔ بھیک مانگنا۔ بھیک مانگنے والا فارسی مذکر۔ (بہار عجم)

قول فیصل۔ اردو والے حضرت معنی نمبر ۱ میں دریوزہ گری، اور معنی نمبر ۲ میں "دریوزہ گر" کہتے ہیں۔ تنہا دریوزہ، کسی معنی میں نہیں بولتے۔

دَریوزہ گر۔ (بواو معروف) فقیر، بھکاری، فارسی ترکیب، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

فلک کو ذرّہ نما فیض احمد سے
ملک دریوزہ گر خوان کرم سے — (معراج المضامین)

قول فیصل۔ بھیک مانگنے کو "دریوزہ گری" اور بہت کمی کے ساتھ "دریوزگی" کہتے ہیں۔ دونوں فارسی ہیں

دڑاڑ۔ دراز، ہندی، مؤنث،

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ اب "دَرار" (بمعنی شگاف) بولتے ہیں۔ نہ "دڑاڑ" مستعمل ہے نہ "دراڑ"۔

دڑبا۔ مٹی کی بنی ہوئی ڈھابلی جس میں مرغیاں بند ہوتی ہیں۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رات تم نے دڑبا کھلا چھوڑ دیا تھا۔

دڑبا پھونک دینا۔ کسی چیز کا خاتمہ کر دینا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جو جو تہذیب کا ڈھنگ تیرہویں صدی کے جغرزٹلیوں نے ایجاد کیا ہے اُس کا دڑبا پھونک دیا جائے۔

(افسانۂ آزاد)

دڑبا کھلا ہونا۔ کسی مقام پر احمقوں کی کثرت ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف، بختیارک حسبِ قہقہہ مار کر ہنسا :۔ کہا وہ مارا! جو تم نے کہا تھا وہی ہوا۔ ابھی الّو کے پٹھوں کا دڑبا کھلا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر احمقوں کا دڑبا کھلا ہے بولتے ہیں۔

دڑبا کھول دینا۔ کسی بات کی آزادی دینا۔ کسی کام کو بے روک ٹوک دینا۔

محلِ صرف۔ ابن الوقت نے جو خرچ کا دڑبا کھول دیا

(ابن الوقت)

قول فیصل:۔ یہ دلی کی زبان ہے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دڑبڑانا۔ (بفتح اوّل و سوم) بجوٹا ٹھہرانا۔ ڈرا کر گھبرا دینا، جھڑکنا، دبانا۔ مغلوب کرنا۔ الزام کی باتوں سے کسی کو عاجز کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر نے "دڑبڑانا" کے لئے لکھا ہے کہ جہاں تک مجھے علم ہے دکم از کم لکھنؤ میں، رائج نہیں۔ یہ مفہوم عورتیں "ڈرڈرانا" سے ادا کرتی ہیں۔

مؤلف تہذیب اللغات کے نزدیک لکھنؤ کی عورتیں دڑدڑانا نہیں بولتیں، "دڑبڑانا" ہی کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

دڑبے دڑبے۔ جب مرغیوں کو ڈربے میں بند کرنا ہوتا ہے تو عورتیں مرغیوں کو ڈربے کی طرف ہنکاتے ہوئے بار بار یہ کلمہ زبان پر لاتی ہیں۔

قول فیصل، رکنا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔

دڑکنا۔ (لازم) کھانا، ڈکارنا، نوش کرنا، چٹ کرنا، اڑانا، بھکنا، بہت کھانا۔ ہندی، عوام کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ دڑکنا نہیں بولتے اب عوام لکھنؤ اس محل پر "دلنا" بولنے لگے ہیں۔

دڑنگے لگانا۔ کودنا، آوارہ پھرنا، اچھلنے کودتے پھرنا۔

(فقرہ) ماما کام نہیں کرتی دڑنگے لگاتی پھرتی ہے۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ "ہڑدنگے کرنا" بولتی ہیں۔

دڑوکنا۔ شیر کا بولنا، چنگھاڑنا، سانڈ کا بولنا۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، لکھنؤ میں دڑوکنا کسی معنی میں مستعمل نہیں شیر کے منہ میں بولنے کو دھاڑ مارنا کہتے تھے جو اب قریب بہ متروک ہے۔

دڑھ منڈا۔ داڑھی منڈانے والا۔ ہندی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل، لکھنؤ میں "داڑھی منڈا" کہتے ہیں۔

؎ داڑھی منڈے وہاں پہ اکڑیں گے لا علم

دڑھیل، دڑھیالا۔ بڑی داڑھی والا۔ ہندی، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب (دال ہندی سے) "ڈڑھیل" یا "ڈڑھیالا" بولتے ہیں۔

دزِ دیرا۔ (بفتح اول و یائے مجہول) زور کا صیغہ، دریا کے بہاؤ کا زور۔ اردو، مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

کہیں تنکے نے بھی روکا ہے دریا کے دزیڑوں کو
بہائے جائے تھا مجھ کو پسینہ ناتوانی کا — ہجر

دُزد۔ (بضم اول و سکون دوم) چور۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دزد نگہ ترا ہے وہ شاطر کی آنکھ سے
کاجل اڑائے اور نہ ہو دل کو اطلاع — جلیل

دُزدِ حنا۔ مہندی لگانے کے بعد ہاتھ کی لکیروں میں جو سفیدی رہ جاتی ہے اُسے "دزد حنا" کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

پہونچا سزا کو اپنی ہے بیداد گر کہاں
دزد حنا چڑھا گیا دار پر کہاں — آتش

دُزدی۔ سرقہ۔ چوری، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خار صحرا پر کسی نے بہت دزدی نہ دی
پاؤں سے مجنوں کے کیا کیا آبلہ جاتا رہا — آتش

دُزدیدہ نظر، دُزدیدہ نگہ۔ کنکھیوں سے دیکھنے کو کہتے ہیں۔ اردو مصرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

(نظر) دزدیدہ اک نظر سے سپر ہے پہ ڈال کے
آنکھوں کی راہ سے گئے دل کو نکال کے — مؤلف

(نگہ) ہوتا ہے یہ ثابت مجھے دزدیدہ نگہ سے
دل بھی وہیں میرا ہے جہاں ہیں تری آنکھیں — شوق

(نگاہ) نرے عیار ہیں وہ جنگلی بڑی آنکھیں ہیں
دل کو دزدیدہ نگاہوں سے چرا لیتے ہیں — ہجر

دس ۱ ۔ ۱۰۔ عشرہ نو اور ایک کا مجموعی عدد۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل، سنسکرت میں "دش" ہے۔

دس ۲ (کنایۃً) چند، تھوڑے، کچھ، اردو،

فصیح، رائج۔

ہے لاکھ لاکھ شکر خدا کی جناب میں
دس بیس برس تو میں بے اچھی گزر گئی — اسیر

دُسّا۔ ایک قسم کا اونی گرم کپڑا، ایک قسم کی چادر شبیہہ جیسے کابلی یا کشمیری دُسّا وغیرہ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "دُھسّا" کہتے ہیں۔

دَسا:۔ حال، حالت۔ ہندی۔ مؤنث۔ دیہاتیوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ سنسکرت میں "دَشا" ہے۔

دَسانہ:۔ دشنو کی ایک ادنیٰ قوم کا نام، بنیوں کی ایک قوم جو داس سے پیدا ہوئی۔ باپ اصل ماں غیر۔ ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دِسا (دِشا) طرف، جانب، سمت، جیسے پورب دِسا۔ دکھن دِسا وغیرہ۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دِسا۔ پچھاڑ، قلعی، ہندی، مؤنث، دیہاتیوں کی زبان۔

دِسا پھرنا۔ پچھاڑے جانا، پچھاڑ پھرنا، ہندی فعل، دیہاتیوں کی زبان۔

دَساتیر:۔ (دیائے معروف) پارسیوں کی مذہبی کتاب کا نام۔ فارسی، مؤنث۔

دساتیر:۔ دستور کی جمع۔ یہ قوانین کے مجموعے۔ سکہ بہت سے وزیر۔ وہ رجسٹر جن میں فوجیوں کے نام اور ان کے وظیفے لکھے ہوں۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ یہ لفظ اب کسی کے ساتھ زبانوں پر آتا ہے۔

دِسا جانا۔ پچھاڑ پھرنا۔ ہندی، دیہاتیوں کی زبان۔

دِساد۔ ہندوؤں کی ایک نیچ ذات جو سور پالتی ہے ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

دِساسول۔ دسول بواؤ معروف، رجال الغیب، مردان غیب، وہ فرشتے اور غائب وجود جو دنیا کے دائرے میں حرکت کرتا رہتا ہے۔ یا یوں کہو کہ آسمان کے وہ نشان کہ جن میں ستارے واقع ہوں اور ان دنوں میں احکام نجوم کے موافق سفر کرنا منحوس ہے چنانچہ فارسی کے اس شعر سے انکی کیفیت بخوبی ظاہر ہے کہ اس جانب ان دنوں میں سفر نہ کرے ؎

شرق در شنبہ و دو شنبہ سہ شنبہ غروب
سہ چہار اندر شمال و پنجشنبہ در جنوب

(بقول اہل نجوم ان کا اثر ہر روز اور علی الخصوص نو گھڑی تین گھنٹے ۲۴ منٹ تک دن کے غروب ہونے وقت رہا کرتا ہے۔ اس صورت میں جو لائٹ یہ ہو باعث نقصان ہے۔ ہاں اگر بائیں طرف ہو تو مضائقہ نہیں پشت پر ہونا نہایت مناسب ہے۔ لیکن سامنے پڑنا یا دائیں ہاتھ پر ہونا از حد منحوس خیال کیا جاتا ہے، ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ سنسکرت میں دشا شول ہے۔ اردو میں بہت کم مستعمل ہے۔

"چونکہ قسمت میں زحمت ہی زحمت تھی اور قرینے معلوم ہوتا تھا جہاں پاؤں میں سنیچر اتر آیا تھا وہاں دو انگلی کے دن دساسول بھی سامنے تھا۔"

(حاجی بغلول)

دس انگلی دس چراغ۔ نہایت ہنرمند خوش نصیب اور خوبصورت عورت۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "دسوں انگلیاں دسوں چراغ" لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں "انگلیاں دس چراغ" بولتی ہیں۔

دِساور۔ (بالکسر) وہ جگہ جہاں ہر چیز بکثرت بکتی ہو اور بکثرت جمع ہو۔ اردو، مؤنث، بیوپاریوں اور تاجروں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ بارہ بنکی کی دساور سے سیتاپور کی دساور کا مال کہیں اچھا نکلا۔

قول فیصل:۔ شہر میں جہاں تھوک فروشوں کی بہت سی دوکانیں ہوتی ہیں اسے منڈی کہتے ہیں۔ اور اگر کسی دوسرے شہر سے مال آئے تو کہتے ہیں دساور سے آیا۔ بیرون ملک کے مال کو بھی "دساور کا مال" کہتے ہیں

نہ تھا دکان پہ میری خارشی مال
بھرا سوتی دساور کا بھی مال — ادیب لکھنوی

دساور آنا۔ باہر کا سوداگری مال کسی شہر یا ملک میں داخل ہونا۔ اردو مصدر، سوداگروں کی اصطلاح

دِساور بھرنا۔ مال کا باہر بھیجنا، اردو مصدر، تاجروں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ چرٹ کی دساور بھری جا رہی ہے یہ جہاز روس جانے والا ہے۔

دساور چڑھنا۔ باہر سے کسی چیز کی مانگ ہونا۔ اردو مصدر۔ تاجروں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ دساور چڑھ جانے کی وجہ سے کپڑا بہت مہنگا ہو گیا ہے۔

دساور چڑھانا۔ (متعدی) سوداگری مال کا دوسرے ملک کو جہاں اسکی کھپت یا مانگ ہو روانہ ہونا۔ دساور کو مال لادنا، مال بھرنا۔ اردو مصدر، تاجروں اور بیوپاریوں کی اصطلاح۔

دساور چڑھنا :- (کنایۃً) گراں ہونا۔ مہنگی ہونا۔ اشیا کی قیمت میں اضافہ ہو جانا۔ اردو مصدر۔ اصطلاح سوداگراں۔

محل صورت :- مال کی کمی سے کبھی دساور چڑھ جاتی ہے۔

دساوری :- ایک قسم کا عمدہ پان جو لکھنؤ اور مضافات لکھنؤ میں پیدا ہوتا ہے۔ اردو، صفت۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اہل لکھنؤ اس کا تلفظ اس صورت سے کرتے ہیں کہ "دسوری" معلوم ہوتا ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا تلفظ دِساوَری (بفتح واؤ) لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

دِساوَری ١ :- وہ مال تجارت جو باہر جائے دوسرے شہر یا ملک میں جانے والا سوداگری اسباب۔ اردو، صفت۔ تاجروں اور بیوپاریوں کی اصطلاح۔

دِساوَری ٢ :- ایک قسم کا کبوتر (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دِساوری مال :- باہر جانے والا سوداگری مال۔ اردو، تاجروں کی اصطلاح۔

دس آئے دس گئے :- یعنی آنے جانے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اردو مقولہ۔ فصیح، رائج۔

مہماں سرائے دہر میں دس آئے دس گئے
اتنا سمجھ ہے فرق کہ کچھ بیش دس گئے — داغ

دس باتیں سنانا :- برا بھلا کہنا۔ سخت سست کہنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

محل صورت :- میں وہاں گئی انھوں نے دس باتیں سنا کے رکھ دیں اسی لئے تو میں جا نہیں رہی تھی۔

دس بیس :- چند۔ کمی ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

میکشو ماہ مبارک کی نہ پوچھو کیفیت
بادہ خواری کا تکلف ہے انھیں دس بیس دن — رشک

قول فیصل :- دس بیس دن کی جگہ دس دن بیس دن بھی بول چال میں ہے۔

خود غرض رہتے ہیں تیرے گرد دس دن بیس دن
ہم ترے وارفتہ ہیں بارہ مہینے تیس دن — رشک

دس پانچ :- چند۔ کچھ، تھوڑے۔ اردو، فصیح، رائج۔

اکثر ترے دیئے ہوئے داغوں کو گنا
دس پانچ بڑھ گئے کبھی دو چار گھٹ گئے — جلال

دَستِنا :- آتشگیر، چمٹا، آگ پکڑنے کا آلہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کی اصل 'دست پناہ' ہے۔ فارسی میں آتشگیر کہتے ہیں۔

دَسْت ١ :- (بفتح اول و سکون دوم) ہاتھ، پنجہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دامن اس کا جو ہے دراز تو ہو
دست عاشق رسا نہیں ہوتا — مومن

قول فیصل :- اردو میں تنہا نہیں بولتے ہمیشہ ترکیب سے اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

دست ٢ :- نوبت۔ دفعہ۔ جیسے سردست، فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں سردست وغیرہ کی ترکیب سے بولتے ہیں۔

دست ٣ :- قدرت، طاقت، قابو، غلبہ، نصرت، فتح، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے دست رس۔

دست ٤ :- اطبائے ہند کی اصطلاح میں اجابت یعنی مادہ ثفل کے بار بار دفع ہونے سے مراد ہے۔ پتلا پاخانہ۔ اسہال۔ اردو، مذکر (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- یہ اصطلاح اطباء ہی سے مخصوص نہیں ہے عوام و خواص سبھی بولتے ہیں۔

دست ٥ :- عدد، تعداد۔ مرغان شکاری کے واسطے جیسے یکدست جرہ، یکدست باز۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

دست ٦ :- چوپایہ کے اگلے پاؤں میں سے ہر ایک کو دست کہتے ہیں۔ اردو، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل :- ان معنوں میں ذبح کئے ہوئے جانور کے لئے زیادہ مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے میں ہمیشہ بقر عید کے دن ایک ران اور ایک دست یتیم خانہ بھیجا کرتا ہوں۔

دست ٧ :- (ف۔ یک کے ساتھ) سر سے پاؤں تک جیسے یکدست خلعت۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔ فارسی میں بھی یکدست خلعت سے مراد ہے۔ پورا خلعت اسلئے کہ خلعت میں فرس، قلمدان، ہاتھی وغیرہ بھی دیئے جاتے تھے۔

دست ٨ :- تمام، بالکل، پوری چیز، فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- پہلے برابر مستعمل تھا مگر اب قریب قریب ترک ہو چکا ہے۔

وصل کیسا ہی ہو ملتا نہیں یکدست مزہ
دست بازی سے جو وہ ہاتھ اٹھا لیتے ہیں — رشک

دستا :- ایک قسم کی دھات، جست۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ 'جستہ' اور کسی کے ساتھ 'جست' کہتے ہیں۔

دستار :- پگڑی، عمامہ۔ فارسی، مؤنث۔

ہو گیا تا شرق و غرب اپنا زمانے میں فروغ
صورتِ خورشید جب دستار سر سے دور کی — برق

(نور اللغات)

قول فیصل۔۔ لکھنؤ میں عمامے کو عمامہ ہی کہتے ہیں دستار نہیں کہتے۔ حیدرآباد میں ایک خاص قسم کی پگڑی بنتی ہے جس کو زیادہ تر زمیندار و عہدہ دار استعمال کرتے ہیں اس کو بھی دستار کہتے ہیں لکھنؤ میں پڑھا لکھا طبقہ 'پگڑی' کو 'دستار' کہتا ہے۔ عوام پگڑی ہی بولتے ہیں۔

کھل گیا جب دم نظر کی کج کلاہ یار پر
گل بہت پھولا تھا اپنی لٹ پٹی دستار پر — شاد لکھنوی

دستار باندھنا۔ پگڑی باندھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صاف ہو قتل جنازہ گشت پائے عیاں
سُرخ دستار جو تم باندھے ہو جاناں سر پر — وزیر

قول فیصل۔۔ ایک رسم ہے کہ جب کسی کو کسی کا قائم مقام و خلیفہ بناتے ہیں تو اس کے سر پر پگڑی باندھتے ہیں۔ اسی کو پگڑی باندھنا بھی کہتے ہیں۔

دستار بدل۔ بھائی جو دستار بدل کے ہوتے ہیں۔

ہم کو معلوم ہے پیچ ہم سے نہ لے یار بدل
اب ہوا ہے کسی بانکے سے تو دستار بدل — جرأت

(نور اللغات)

قول فیصل۔۔ دستار بدل متروک ہے۔ اب اس رسم کو 'ٹوپی بدلنا' کہتے ہیں۔

دستار بند۔ وہ شخص جو پگڑی باندھنے یا شملہ کی بندش کرنے کا پیشہ کرے۔ فارسی، مذکر

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔۔ اب یہ پیشہ متروک ہو گیا ہے۔ اس لئے لفظ بھی متروک ہے۔

دستار بندی۔ پگڑی باندھنے کی رسم۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔۔ اسلامی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کے دستار باندھی جاتی ہے۔ اس رسم کو بھی دستار بندی کہتے ہیں۔ اور جب کوئی پہلوان مر جاتا ہے اس کی جگہ کوئی اس کا شاگرد یا بیٹا اس کی قائم مقامی کے لئے منتخب ہوتا ہے اس وقت اس کے سر پر پگڑی باندھی جاتی اسے بھی دستار بندی کہتے ہیں۔

دستار جمانا۔ (مزاح سے) پگڑی باندھ لینا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صورت۔۔ دو بار دو لعابنے پرانے سر پر ٹھی دستار جمائی، ہنگامہ آرزو و زبر آئی (فسانۂ آزاد)

دستارچہ۔ رومال، دستی۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔۔ اردو میں رائج نہیں۔

دستار خوان۔ دستر خوان۔ فارسی ترکیب، متروک۔

جو ساز و سامانِ دستار خوان — اختر
نماز امام شہ انس و جان (شاہ اودھ)

دستار فضیلت۔ وہ پگڑی یا عمامہ جو عربی اور دینی تعلیم سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد طلبا کے باندھا جاتا ہے فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح۔ رائج۔

قول فیصل۔۔ اسی کو 'فضیلت کی دستار' بھی کہتے ہیں۔

مجھے عالم جب اے عقل و دبستان معقول
گر فضیلت کی نہیں باندھی ہے دستار ابھی — شفق

دستار کے پیچ۔ دستار کی بندش جو پیچ در پیچ ہوتی ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید۔ جب تک میرا مقصد حاصل نہ ہو جائے گا میں طلب سے ہاتھ نہ اٹھاؤں گا۔ اس مصرعے سے مستقل ارادے کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ، قلیل، اور جملے کی زبان۔

محل صورت۔۔ دنیا کو بتاؤں گا کہ ثابت قدمی کیا ہے جس حوصلے کی بنیاد ڈالی ہے تو آخر دم تک چلاؤں گا۔ دست از طلب ندارم تا کام من بر آید۔

دست افسوس ملنا۔ (کنایۃً) پچھتانا، افسوس کرنا ہاتھ ملنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ملتی تھی ادھر وہ دست افسوس — میر تقی ہوس
کرتا تھا یہ دور سے قدم بوس (زہر عشق لیلیٰ مجنوں)

قول فیصل۔۔ اب اس جگہ 'کف افسوس ملنا' زیادہ رائج ہے۔ نظم 'دست' تاسف ملنا بھی کہتے ہیں۔

دست افشار۔ ہاتھ سے دب جانے والا۔ فارسی صفت (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُستاق۔ قید (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔۔ اردو میں رائج نہیں۔

دُستاق خانہ۔ قید خانہ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔۔ اردو میں رائج نہیں۔

دَستاں۔ (بفتح اول) نغمہ و آواز۔ جیسے بلبل ہزار دستاں۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ بلبل ہزار دستاں (و داستاں) دونوں صورتوں سے فارسی ہے۔ اردو میں دوسری صورت (بلبل ہزار داستاں) رائج ہے۔ البتہ 'رستم' کو 'رستم دستاں' اور بہت کم کے ساتھ رستم داستاں کہتے ہیں۔ دستاں رستم کے باپ زال کا نام تھا۔

جو لکاروں تو دم رستم دستاں کا نکل جائے — عشق
کروں گر شجاعت کا اپنی بیاں

ظلم ہو مرا رستم داستاں — میر حسن

فارسی جدید میں دستاں بمعنی مکر و حیلہ بولتے ہیں۔

دست انداز۔ کسی کام کے لئے ہاتھ کو حرکت دینا فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ہیں۔ فارسی جدید میں

میں بھیت، اور بیر جیوں سے اثرات کے جھٹکے کو بھی کہتے ہیں۔

دست انداز :- خلل انداز، مانع، مزاحم، مخل، فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

شعور جنہ گوہر اشک کے یہ بجو نظر آئیں
جو ہو رہ دو حباب بار دست انداز آنکھیں — *شعور*

دست اندازی :- ہاتھ ڈالنا، مداخلت، مزاحمت، دخل۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ملکہ صنعت سحر ساز کرنیں نے اور وہ تو بڑی ہوشیار تھی، اب پر دست اندازی پر کس دنا کس کی دخوار تھی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل :- کرنا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔

دستانہ :- اسلحہ جنگ میں لوہے کی چیز تھی جسے ہندوستانی بہادر لڑائی میں ہاتھوں پر پہنتے تھے تاکہ کہنیوں تک تم سے حفاظت رہے۔ ایران میں اسکو تلخات کہتے ہیں۔ فارسی فصیح، رائج۔

قول فیصل :- رزمیہ شاعری میں زیادہ مستعمل ہے۔

دستانوں کو پہن کے یہ کہتا تھا کوئی بات
بھرنے ہیں خون آل محمد میں آج ہات — *انیس*

دستانہ :- ہاتھ میں پہننے کا بنا ہوا کپڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میرے لئے اونی دستانے منگوا دیجئے اس لئے کہ صبح سویرے جب اپنی ڈیوٹی پر جاتا ہوں تو ہاتھ بالکل برف ہو جاتے ہیں سائیکل چلانے میں دشواری ہوتی ہے۔

دستانہ :- بڑی کرپا کا قبضہ، تلوار کا قبضہ۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں۔

دستاویز :- (ریاست بھوپال) وہ سند جس سے اپنے مطلب کو ثابت کریں۔ کسی چیز کا تحریری ثبوت، تمسک، قبالہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کی اصل دست آویز ہے۔ مگر اب دستاویز ہی لکھتے اور بولتے ہیں۔ جیسے :- اس جائداد کے متعلق مرحوم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ایک بہت بڑی دستاویز میرے پاس ابتک موجود ہے۔

دستاویز :- کسی چیز کا ثبوت۔ کسی امر کی دلیل، اردو، مؤنث، متروک۔

بھیے کی ناگو ٹی ڈھیلی پائی
دستاویز اس کے ہاتھ آئی — *گلزار نسیم*

قول فیصل :- فارسی جدید میں بمعنی حیلہ وبہانہ بھی رائج ہے۔

دستاویز انتقال :- وہ نوشتہ جس سے جائداد دو اشخاص کے مابین منتقل ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔

(اردو قانونی لغت)

دستاویز بیع بالوفا :- شرطیہ فروخت کی دستاویز۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ (اردو قانونی لغت)

دستاویز جعلی :- بناوٹی دستاویز۔ فارسی ترکیب، مؤنث۔ (اردو قانونی لغت)

دستاویز لادعویٰ :- بے دعویٰ ہونے کی دستاویز۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قانون کی اصطلاح۔

(اردو قانونی لغت)

دستاویز مشتبہ :- مشکوک یا احتمالی سند۔ فارسی ترکیب، مؤنث، اصطلاح قانون۔ (اردو قانونی لغت)

دست آموز :- ہلایا ہوا، پالو، جیسے مرغ دست آموز۔ فارسی، (نور اللغات۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

دست آنا :- (لازم) اسہال ہونا۔ پتلا پیخانہ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ اسیری آدمی کے لئے دست آنا زہر ہے۔

دست آور :- وہ مفرد یا مرکب دوا جس سے پتلے پاخانے آئیں۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :- بیش سے پہلے اپنے مریض کو حکیم اور ڈاکٹر دست آور دوا دینے سے احتیاط کرتے ہیں۔

قول فیصل :- یہ اطبائے ہند کی اصطلاح ہے۔

دست بازی :- ہاتھا پائی، زور آزمائی، معشوق سے بوس و کنار کرنا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

وصل کیا ہی ہو سکتا نہیں بجز دست حزہ
دست بازی سے جو وہ ہاتھ اٹھا لیتے ہیں — *رشک*

دست بالا :- (بہ اضافت) غالب و مسلط۔ فارسی۔

ہاتھ کر منہ اور بیت :- وہ دست بالا — *ملا خیالی*

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ تعلیم یافتہ طبقہ بول دیتا ہے۔

دست بخیر :- (کلمہ دعا) جب کسی کے مرض کو اپنا کسی دوست کے ہاتھ میں اسکی جگہ بتلاتے ہیں تو اول یہ لفظ زبان پر لاتے ہیں جیسے دست بخیر ان کے بھی اسی جگہ پھوڑا تھا۔

مل گیا گل تو اس نے دست بخیر
میرے اک چٹکی قبض گردانی — *عشق*

اس جگہ "دستم بخیر" بھی کہتے ہیں۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب ہاتھ کی قید نہیں رہی۔ جسم کے کسی حصہ میں کوئی تکلیف رہ چکی ہو تو "دست بخیر" ہی کہتے ہیں تعلیم یافتہ طبقہ "دستم بخیر" بھی کہتا ہے۔

دست بدست :- جلد، ہاتھوں ہاتھ، تیزی سے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دسترخوان بچھ چکا ہے لوگ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ چکے ہیں زردہ کی طشتریاں دست بدست پہنچا دو۔

قول فیصل :- آنا دینا، ملنا کے ساتھ اسکا صرف ہے۔ نظیر اکبر آبادی نے "دست بدستی" بھی کہا ہے۔ جو غلط ہے۔

میں مستعمل نہیں۔

؎ اس ہاتھ کرو اس ہاتھ ملے یاں سودا دست بدست ہے نظیر

دست بدست آنا۔ (لازم) پشت بہ پشت پہنچنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سلطنت دست بدست آئی ہے
جام مے خاتم جمشید نہیں غالب

دست بدست جنگ۔ تلوار کی لڑائی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ترکوں اور روسیوں میں دست بدست جنگ چھڑ گئی۔

دست برد ۔ غلبہ، فیروزی۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دست برد ۔ چھین، خیانت، بیجا تصرف، فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

خاتم تھی نام کی نشانی
انسان کی دست برد جانی گلزار نسیم

دست بردار۔ باز آنے والا، چھوڑنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دست بردار ہونا (لازم) ہاتھ اٹھانا، باز آنا۔ چھوڑنا، ترک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دست بردار ہونا تھا تمہیں عاشق سے
ہاتھ مارے اسے رشک مسیحا کھینچا قبا

دست برداری ۔ علیحدگی، ترک کرنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ کی دست برداری اس کام کو تباہ کر کے رکھ دے گی کہیں ایسا غضب نہ کیجیے گا۔

دست برد کرنا۔ غبن کرنا۔ چرانا۔ اڑانا، ہاتھ مارنا۔ تغلب و تصرف کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ امانت میں دست برد کرنے والے کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ قرآن نے جابجا خائن کی مذمت کی ہے۔

دست بردل ہونا۔ دل پر ہاتھ رکھے ہونا۔ دل تھامے ہوئے ہونا۔ اردو محاورہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

داں وہ دے تھا وہ دست بردل (میر تقی میر)
یاں عشق سے تھی شکست بردل (از میر حسن)

دست بردی کرنا چرانا۔ ہاتھ مارنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ اس نے دیکھا اور سمجھا فرد پر نظر کی بنگاہ اولیٰ سمجھا کہ یہ کوئی عیار ہے اور اپنوں کے ہمراہ آیا ہے۔ دست بردی کیا چاہتا ہے (طلسم ہوشربا)

قول فیصل۔ فارسی جدید میں دست بردی بھی دعویٰ رائج ہے مگر اردو میں نہیں بولتے۔

دست برنجن۔ کنگن۔ عورتوں کا مشہور زیور۔ فارسی، مذکر، متروک۔

رانگا ہو اگر دست برنجن تو ہے چاندی
وہ گل جو نہ پہنے تو ہے گہنے کے لئے پھول بحر

دست بستہ ۔ (کنایۃً) بخیل، مغلوب، عجیب و غریب۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دست بستہ ۔ ہاتھ باندھ کے۔ ہاتھ جوڑ کے۔ نہایت عاجزی و انکسار کے ساتھ، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس کنیز نے دست بستہ عرض کیا کہ اے ملکہ آپ نے کروڑوں روپے صرف کئے۔ (طلسم ہوشربا)

دست بقبضہ ہونا۔ قبضہ پر ہاتھ ڈالنا۔ آمادہ جنگ ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف۔ شہزادہ دیو مرز مینہ پر اور عجائبات طلسمات جاتا تھا اس کے نکلنے کا دست بقبضہ ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

دست بقچہ ۔ سینے پرونے کی گٹھری۔ چھوٹی سی بقچی جو ہر وقت ساتھ رہے۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

میں سمجھا تھا نہیں سامان فنا کی وسعت
دست بقچہ ہے کفن میرے لباس تن کا رشک

قول فیصل۔ "بقچہ" کی جگہ "بغچہ" بھی کہا ہے جو عام طور سے نہیں بولتے۔

کیوں نہ ہو خوشبو کہ تیرا جامہ خانہ ہے چمن
غنچۂ گل دست بغچہ ہے تری پوشاک کا امیر

دست بکار و دل بہ یار ۔ ہاتھ کام میں اور دل دوست میں۔ یہ فقرہ ایسے محل پر استعمال کیا جاتا ہے جب کوئی شخص ہاتھ سے کچھ کام کر رہا ہو مگر اس کی طرف متوجہ نہ ہو۔ دل میں کچھ اور سوچ رہا ہو۔ فارسی فقرہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دست بند ۔ موتی اور جواہرات کا بنا ہوا زیور جو عورتیں کلائی پر باندھتی ہیں۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ہوئے رونق دست جب دست بند
رکھلے یہ کہ عالم کو آئے پسند آغر (شاہ اودھ)

قول فیصل۔ گھوڑے کے ایک زیور کو بھی کہتے ہیں۔

تھے دست بند رخش زری زاد فرد کے
صدقے کئے گئے تھے گرد دست خود کے عشق

فارسی جدید میں "ہتھکڑی" اور "ہینجی" کو کہتے ہیں۔

دست بند ۔ محصول آب پاشی، محاصل آبپاشی زیر پرمٹ تالاب کے معاوضے میں فی صد دس روپیہ کی رقم جو تولدار کو ادا ہوتی ہے۔ فارسی ترکیب، دکن کی زبان۔ (اردو قانونی لغت)

دست بند عاک ۔ امانت، دھروڑ، گرو، رہن۔ گرو کی چیز۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دست بوس ہونا ۔ ہاتھ چومنا۔ (کنایۃً) ملاقات کرنا تسلیم بجا لانا۔ (نور اللغات ۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ صرف ہاتھ چومنے کے معنی میں بولتے ہیں۔ معزز ہستیوں سے ملاقات کے معنوں میں تعظیماً قدمبوسی مستعمل ہے۔

دست بوسی کرنا ۔ ہاتھ چومنا ۔ اردو ۔ مشترک، فصیح ، رائج۔

محل صرف ۔ اگلے زمانے میں جب کسی عالم کو دیکھ لیتے تھے تو دست بوسی کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے تھے۔

دست بہ دعا ہونا ۔ دعا مانگنے کی حالت میں ہونا ہاتھ اٹھا کے دعا کرنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محل صرف ۔ ایک تربیت یافتہ آدمی دست بہ دعا تھے کہ فلاں جہاز جس پر فلاں شخص سوار ہے غرقاب ہو جائے۔ (فسانۂ آزاد)

دست بیع ہونا ۔ مرید ہونا ۔ چیلا ہونا ۔ اردو صرف حضرت اہل سنت کی اصطلاح۔

ہوں دست بیع صبر یہی ہے سرشت میں
لکھا ہے قطع پائے طلب سرنوشت میں رشک

دست بے ہنر کفچۂ گدائی است ۔ جس ہاتھ میں کوئی ہنر نہ ہو وہ گدائی کا کفچہ (بھیک کا پیالہ) ہے ۔ جس شخص کو کوئی ہنر نہیں آتا اُسے بھیک مانگنا پڑتی ہے۔ فارسی مقولہ ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دست پاچگی ۔ آشفتگی ، گھبراہٹ۔
(فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل ۔ اردو میں رائج نہیں۔

دست پاچہ ہونا ۔ سٹپٹانا ، گھبرا جانا ، بدحواس ہو جانا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج۔

محل صرف ۔ ہاتھ کٹنے سے وہ غیرہ مردست پاچہ ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل ۔ "دست پاچہ" فارسی ہے۔

دست پاک ۔ رومال ، وہ کپڑا جس سے کھانا کھا کر ہاتھ پونچھتے ہیں ۔ فارسی ، مذکر ۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف ۔ کوئی مور چھل جھلتی کوئی اگالدان کوئی مجمر سنبھالے کوئی دست پاک لیے (طلسم ہوشربا)

دست پانا ۔ دسترس پانا ۔ اختیار ملنا ۔ اردو صرف ، متروک۔

اڑی ریگی فناک جنوں کرتی دشت دشت
کچھ دست اگر یہ بے سروسامان پائے گا میر

دست پر ۔ پرندہ جو شکاریے کے واسطے بطور طعمہ چھوڑا جاتا ہے ، بادلی ۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل ۔ اردو میں رائج نہیں۔

دست پرور ۔ دست پروردہ ، ہاتھ کا پلا ہوا ، نازو نعم کا پلا ہوا ۔ فارسی ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دست پناہ ۔ دستپنا ۔ آتشگیر ۔ اردو ، مذکر ، متروک۔

چولھا بھی تھا انگیٹھی بھی ہمراہ آ گئی تھی
بھکی تو اٹھا دست پناہ اور گڑھائی گئی ذائق لکھنوی

قول فیصل ۔ یہ لفظ جس زمانے میں وضع کی گئی تھی یونہی بولی جاتی تھی اور تحریر میں بھی یونہی آتی تھی اب بول چال میں "دستپنا" ہے مگر تحریراً "دست پناہ" ہے صاحب فرہنگ اثر نے نہ معلوم کس خیال سے تحت دست پناہ ، کو حد سے باہر لکھا ہے۔

دست پیماں ۔ وہ مہر جو وقت نکاح ادا کر دیا جائے۔ فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بچھڑ جائے غرار دو دست پیماں ناظم ہردوئی

دست تاسف ملنا ۔ (کنایۃً) افسوس کرنا ۔ پچھتانا۔ کف افسوس ملنا ۔ اردو صرف ، قلیل الاستعمال۔

دل برا کر کے وہ پامال چلے جاتے ہیں
لے کر دست تاسف بھی ملے جاتے ہیں جلال

قول فیصل ۔ اب اس جگہ زیادہ تر "کف افسوس ملنا" یا "ہاتھ ملنا" بولتے ہیں۔

دست چپلو ۔ حکومت ، فرماں روائی
(فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل ۔ اردو میں رائج نہیں۔

(قاعدہ) فارسی قدیم کے محاورات ہوں یا جدید کے دیکھنا یہ ہے کہ ہندی نثر لکھنے والوں یا شعراء نے ان کو صرف کیا ہے یا نہیں ۔ جب تک کوئی مثال نہ ملے اردو میں داخل نہ سمجھنا چاہیئے۔

دست چالاک ۔ ہاتھ چالاک ، چور ، وہ شخص جسے چوری کا لپکا ہو ، آنکھ بچا کر چرا لینے والا ۔ اردو ، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس جگہ "ہاتھ چالاک" بولتے ہیں۔

دست چالاکی ۔ ہاتھ چالاکی ، چوری ، داؤں کرنے کی پھرتی ۔ اردو ، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں ہاتھ کا چالاک کہتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر نے جو لکھا ہے کہ "یہ (دست چالاکی) اردو نہیں" بالکل غلط لکھا کیا ۔ فرہنگ آصفیہ دہلی کا مستند لغت نہیں ہے جس میں صاف صاف "دست چالاکی" تحریر ہے ۔ لکھنؤ میں نہ بولنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ لفظ اردو سے نکال دیا جائے ۔ بہت سے لغات و محاورات ایسے ہیں جو کسی زمانے میں دہلی میں رائج تھے بعد کو متروک ہو گئے بعض لغات و محاورات لکھنؤ و دہلی میں مشترک ہیں بعض وہ جو دہلی تک محدود ہیں۔

دست چپی ۔ بائیں ہاتھ سے کام کرنے والا۔
(فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں ہے۔ امیر حمزہ کی داستان میں امیر حمزہ کے درباریوں کی اُس جماعت کو کہتے ہیں جو بائیں طرف بیٹھتی تھی۔

دست چھوٹنا۔ دست آنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔
(نور اللغات)

دستِ حنا بستہ۔ وہ ہاتھ جس میں مہندی لگا کے حنابند باندھ دیا جائے۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

گرچہ دستِ حنا بستہ ہوں ان ہاتھوں سے
کبھی دو پھول تو لا کر تو مری جان چڑھا — ذوق

دستِ حنائی۔ وہ ہاتھ جس میں مہندی لگی ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

بیخود مہر کو بھی خونِ شفق میں ہے پسیج
خوب کیا کیا ہے ترا دستِ حنائی رنگا — ذوق

دستخط۔ اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا اپنا نام۔ کسی کے نام کی علامت یا نام جو اسی کے قلم سے ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بعض جگہ جمع مستعمل ہے بطور واحد نہیں بولتے۔

گفتگو میرزا سے ہے دعویٰ اس سے
دستخط آپ کے جو پاس ہے — سودا

مؤنث بھی استعمال ہوا ہے جو اب نہیں بولتے۔

دستخط فرد تو قسمت کی ہوئی تھی لیکن
ہو گئے رہ گئی ہے سند سلطاں کیلئے — آتش

زیادہ تر زبانوں پر دستخط ہے جو غیر فصیح ہے۔

یہ ہر کارے جلدی مچانے لگے
کہ احکام بے دستخط آنے لگے — محسن کاکوروی

دستخط کرنا۔ اپنے ہاتھ سے اپنا نام لکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ بجائے [illegible] فوقانی دستخط کرنا بھی بولتے ہیں جو فصیح نہیں

کو افسر ملک کے دستخط کے سبب
تصور دل کو تھا ہو جلد تر شب — [illegible]

دستخط ہونا۔ کسی تحریر کے آخر میں لکھنے والے کا نام اسی کے قلم سے لکھا ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ معاہدۂ تاشقند کے بموجب شاستری جی اور صدر ایوب کے دستخط ہوئے اس وقت سے دونوں معاہدہ کے پابند ہوئے۔

دستخطی۔ ہاتھ کا لکھا ہوا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

آشنا اسکو نہیں دستخطی پرچوں سے
کان کیا ہو تجھے تنزل کی خبر سے واقف — سحر

قول فیصل۔ دستخطی بھی کہاں ہے جواب فصیح نہیں ہے

دستخطی فرد کا سنو احوال
بے دماغی سے میں تو دی تھی دل — میر

دستِ خود دہانِ خود گر نہ خورد زیانِ خود۔ خود مختار کا مطلب خوب حاصل ہوتا ہے اب بھی اگر فائدہ نہ حاصل کرے تو اسی کا نقصان ہے۔ فارسی مثل
(نور اللغات)

قول فیصل۔ جہاں تک اردو کا تعلق ہے "دستِ خود دہانِ خود" بولتے ہیں آخری ٹکڑا "اگر نہ خورد زیانِ خود" مستعمل نہیں پہلا فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب کسی بے تکلف مہمان سے یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ فلاں چیز تم خود اپنے ہاتھ سے نکالو اور کھاؤ۔

دست خوردہ۔ مستعمل، بسکندہ، جھوٹا۔ (فرہنگ فارسی عمید)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

دست خوش۔ محکوم و زیر دست (فرہنگ فارسی عمید)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دست دراز۔ ہاتھ چالاک، ہاتھ لپک، فارسی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دست دراز۔ ہاتھ چھٹ، مار بیٹھنے کی عادت رکھنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ ماں باپ کے زیادہ لاڈ پیار نے حامد کو ضدی بنا دیا ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ کیا مجال کہ گھر میں اس کے خلاف کوئی چوں بھی کر سکے۔ ایسا دست دراز ہے کہ چھوٹتے ہی مار بیٹھتا ہے۔

دست دراز۔ چور، ہاتھ چالاک۔ اردو۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے ہیں۔

دست دراز۔ غالب۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اب ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

دست دراز۔ بیباک۔ نڈر (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ ان معنوں میں نہیں بولتے۔

دست درازی۔ ہاتھ چالاکی۔ فارسی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دست درازی۔ مارنا، پیٹنا، بے سمجھے بوجھے مار بیٹھنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ تمہاری یہ دست درازی کسی دن نہیں مار کھلوائے گی کسی زبردست سے سابقہ پڑا تو ساری ہیکڑی نکل جائے گی۔

دست درازی۔ بیباکی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دست درازی۔ مداخلت بیجا، زیادتی، عہد شکنی۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ صرف "زیادتی" کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

دست درازی کرنا۔ (متعدی) ہاتھ اٹھانا، زیادتی کرنا، مارنا، پیٹنا، دبانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صورت۔ محلے والوں کے ساتھ دست درازی کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب برا وقت پڑتا ہے تو کوئی ساتھ نہیں دیتا

دستِ دعا ۔ دعا کا ہاتھ ۔ فارسی ترکیب، فصیح و رائج۔

ہے شام و سحر آہ و بکا کی صورت
اس بزمِ عزا میں ہے عزا کی صورت
(رباعی) ہو کیوں نہ الم دور دیساں آنے سے
ہیں سارے علم دستِ دعا کی صورت — عشق

قولِ فیصل ۔ اٹھانا، اٹھنا، بلند کرنا، بلند ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف مشترک ہے۔

دستِ دعا جنابِ الٰہی میں ہے بلند
ہے آستیں امیر کی دامن فقیر کا — رشک

دستِ راست ۱۔ سیدھا ہاتھ، داہنا ہاتھ ۔ فارسی ترکیب ۔ فصیح و رائج۔

دستِ راست ۲۔ حامی، مددگار، بازو کی قوت، زور ہے، ہاتھ بٹانے والا ۔ فارسی ترکیب، فصیح و رائج۔

محلِ صرف ۔ عام طور سے مشہور ہے کہ [illegible] صاحب جواہر لال جی کے دستِ راست تھے۔

دستِ راست ۳۔ (کنایۃً) وزیرِ اعظم ۔ فارسی ترکیب، فصیح و رائج۔

محلِ صرف ۔ اورنگ زیب کے یوں تو کئی وزیر تھے لیکن حقیقت یہ ہے کہ نعمت خانِ عالی بادشاہ کے دستِ راست تھے۔

دسترخوان ۔ (دستارخوان کا مخفف ہے) کھانا کھانے کی چادر یا کپڑا ۔ اردو، مذکر، فصیح و رائج۔

قولِ فیصل ۔ یہ لفظ ہندوستان کے فارسی دانوں کا بنایا ہوا ہے ۔ دسترخوان بچھنا، بچھانا، بڑھانا، دسترخوان پر چن دینا ۔ دسترخوان پر لگا دینا وغیرہ اس کے صرف ہیں۔

دسترخوان بڑھانا ۔ کھانا کھا چکنے کے بعد دسترخوان اور دسترخوان پر رکھی ہوئی چیزیں اٹھا لینا ۔ اردو مصدر، فصیح و رائج۔

محلِ صرف ۔ کھانا کھانے کے بعد مہمانوں کے سامنے سے دسترخوان بڑھا دیا۔

قولِ فیصل ۔ اس کا لازم (دسترخوان بڑھنا) بھی مستعمل ہے۔ جیسے ۔ اب تشریف لائے ہیں آپ جب دسترخوان بڑھ گیا۔

دسترخوان بچھنا ۔ کھانا کھانے کا مخصوص کپڑا بچھایا جانا ۔ اردو مصدر، فصیح و رائج۔

محلِ صرف ۔ ابھی کے جو دسترخوان بچھا منشی صاحب نے اور امراؤ جان نے کھانا کھایا ۔ (امراؤ جان ادا)

قولِ فیصل ۔ اس کا متعدی (دسترخوان بچھانا) بھی مستعمل ہے۔

دسترخوان پر بیٹھی سیج پر تھی ۔ ہر چیز موقع وقت سے اچھی معلوم ہوتی ہے ۔ بازاری مثل ۔ (مثل الامثال)

دسترخوان کا توبہ توبہ کرنا ۔ جب دسترخوان پر کھانا چنا ہوا رکھا ہو اور کھانے کو نہ بیٹھے تو کہتی ہیں ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) تمہارا دماغ نہیں پہنچتی یہاں دسترخوان توبہ توبہ کر رہا ہے (یا) ہاتھ لئے بیٹھے ہیں دسترخوان توبہ توبہ کر رہا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دسترخوان کرنا ۔ بزرگانِ دین کی نذر و نیاز کرنا ۔ شہدائے کربلا کے فاتحہ کا کھانا کھلانا۔

یاد نے مجھ کو کھلایا ہے ساتھ
بحر اب گھر چل کے دسترخوان کر — بحر

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں منت مانتی ہیں کہ جب میری مراد بر آئے گی تو دسترخوان کروں گی اور جب مراد آجاتی ہے نہایت صفائی اور طہارت کے ساتھ حسبِ حیثیت مختلف قسم کے کھانے یا پھل وغیرہ دسترخوان پر چن کے جس سے مراد مانگی ہیں اس کی نذر دلاتی ہیں۔

دسترخوان کی بلی ۔ وہ بلی جو کھانا کھانے کے وقت آموجود ہو (کنایۃً) کام چور، نوالے حاضر، اردو۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مکھی کے ساتھ مستعمل ہے۔

دسترخوان کی مکھی ۔ کسی کا کاسہ لیس، فائدے کی ہوس میں ہر وقت کسی کے ساتھ رہنے والا، ہر طرح کا نفع حاصل کرنے والا ۔ اردو صرف، غیر فصیح و رائج۔

یوں حریصِ منتِ دنیا ہوں شاد
ہم نہیں مکھی ہیں دسترخوان کی — شاد لکھنوی

دسترخوان نہ بچھانا ایک عیب، بچھانا سو عیب ۔ ایسا کام کرنا جس میں لوگوں کو شکایت ہو اس سے بہتر ہے کہ وہ کام نہ کیا جائے ۔ اردو مثل، فصیح و رائج۔

محلِ صرف ۔ جب کبھی میں تمہیں کوئی چیز کھلاتا ہوں تم اس میں سیکڑوں عیب نکالتے ہو ۔ یہ میری ہی غلطی ہے نہ کھلاؤں۔ سنو بقول شخصے دسترخوان نہ بچھانا ایک عیب، بچھانا سو عیب۔

دسترس ۔ طاقت، قدرت، مقدور، قابو، رسائی، پہنچ ۔ فارسی، مذکر، فصیح و رائج۔

دسترس اتنا تو ہو مجھ کو جو وہ غیروں کے پاس جا
اپنے پہلو میں انہیں دے دے کے قسمیں کھینچ لیں

قولِ فیصل ۔ یہ لفظ مرکب ہے "دست بمعنی ہاتھ اور رس بمعنی پہنچ (رسیدن مصدر سے) لفظی معنی ہوئے ہاتھ کی پہنچ" امیر نے اس لفظ کو مؤنث بھی کہا ہے

نہ قدموں تک اس کی ہوئی دسترس
عطا دستِ افسوس ملتی رہی — امیر مینائی

صاحبِ فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق یہ لفظ دلی میں مؤنث ہے ۔ مثال میں یہ شعر درج کیا ہے۔

کب دسترس سے تیرا اقبال بچا ہوا تھا
آخر کو دل کو دے کے پر کا لگا کے چھوڑا — خواجہ حالی

فقیر ہیں بظاہر کوئی آمدنی نہیں مگر جتنا روپیہ چاہتے ہیں ٹھاٹ اٹھاکے نکال کے دے دیتے ہیں یہ سر ساروں کا ضرور دست غیب ہے۔

کچھ عرصے سے رشوت ستانی کو بھی دست غیب کہنے لگے ہیں جیسے :۔ ان کی سو روپیہ مہینہ تنخواہ اور انکا گرانی میں اتنا بڑا خرچ وہ ڈھائی سو روپیہ مہینہ ضرور دست غیب پیدا کرتے ہیں۔

دستِ فروش ۔ وہ شخص جو چیزوں کو ہاتھ میں لے کر بازار میں بیچتا ہے۔ خردہ فروش، فارسی۔

(نور اللغات و نفائس)

قول فیصل :۔ خصوصیت سے شال وغیرہ بیچنے والے کو کہتے ہیں جیسے :۔ خدا بخشے میر نواب علی صاحب دست فروشوں میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔

دستِ فروشی ۔ نقد بیچنا۔ خردہ فروشی، فارسی، مؤنث۔

پھولے پھلواری میں سنسان ہیں تری آنکھیں
کیا دست فروشی کی دکان ہیں تری آنکھیں شفق

قول فیصل :۔ اب اہل لکھنؤ صرف شالی چیزوں کے بیچنے کو 'دست فروشی' کہتے ہیں۔

دستِ قدرت (کنایۃً) طاقت، قابو، اختیار مقدور، فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

تمول کے دست قدرت میں دیکھ کر دل ہم اس کا کہ ہر ناخن نگینہ بن گیا مہر سلیماں کا ذوق

دستِ قلم (یا) دست و قلم ۔ خواندہ، لکھا پڑھا، تعلیم یافتہ، عالم، فاضل، فارسی ترکیب متروک۔

قول فیصل، لکھنؤ میں اس جگہ 'اہل قلم' کہتے ہیں جو اردو ہے

دستک ۱؎ تالی، ہاتھ پر ہاتھ مارنا۔ کواڑ پر ہاتھ مارنا مجازاً زنجیر در کو کھڑکھڑانا۔ بجانا۔ فارسی ۲؎

دھونس، کرّسی، ٹیکس ۔ اردو ۳؎ پروانۂ راہداری نمائش کی چٹھی۔ اردو، مؤنث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ صرف معنی نمبر ۱ میں بولتے ہیں

تاب رفتار کہاں پاؤں میں باقی ہے جنوں
کس لئے بیڑیوں کی اتنی کڑی دستک ہے امیر

دستک ۲؎ محصول، فارسی، متروک۔

چل سکے ہے نہ کسی امر میں تو بیر حکیم
مہر سے دل کے تیرے وہ نہ لے تا دستک سودا

دستک ۳؎ مہری کاغذ جو حاکم کے حکم سے لکھا جائے فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے بھی لکھا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ فارسی جدید میں لائسنس کو بھی کہتے ہیں۔

دستک ۴؎ قرقی۔ اردو، مؤنث، متروک

کب حسن کے عامل کی نہ دستک ہوئی ہم پر
کب محکمۂ عشق سے اعلام نہ آیا شفق

دستکار ۱؎ ماہر۔ فارسی، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دستکار ۲؎ ہاتھ کا کاریگر، وہ شخص جس کے ہاتھ میں کوئی ہنر ہو۔ ہنر مند، فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ چکن سازی کے بہت اچھے دستکار ہیں

دستکار ۳؎ وہ چیز جس پر ہاتھ کا کام بنا ہو۔ اردو صفت، متروک۔

محل صرف :۔ اوپر ایک دستکار جالی کا نفیس غلاف سادگی میں تکلف غرض جو چیز تھی صفائی کا نمونہ تھی

(نبات النعش)

دستکاری ۱؎ تزئین کرنا، آراستہ کرنا۔ فارسی مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دستکاری ۲؎ کاریگری، ہاتھ کی کاریگری، ہاتھ کا کام فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دنیا کے عزت دار پیشوں میں دستکاری کا بھی شمار تھا لیکن اب دنیا اسے ذلیل سمجھنے لگی ہے۔

قول فیصل :۔ فارسی جدید میں عرصت اور درستی کو 'دستکاری' کہتے ہیں۔

دستک آنا ۔ قرقی آنا۔ اردو مصدر، متروک۔

دستک باندھنا ۔ محصول مقرر کرنا۔ بے فائدہ خرچ لگا لینا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دستک پیادہ۔ دستک سوار ۔ وہ چپراسی یا سوار جو مالگذاری وصول کرنے یا قرقی کرنے کے واسطے کسی حاکم کی طرف سے بھیجا جائے۔ مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

دستک چلنا ۔ تالی بجانا۔ بلانا، پکارنا۔ اردو مصدر متروک۔

جو حضور ہیں صاحب اقبال
دستکیں ان سے چلتی ہیں ہر سال سودا

دستک دینا ۱؎ دروازے پر کسی کو بلانے کے لئے تالی بجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سوال اصلا نہ کرتا تھا وہ مرد کہ
فقط دیتا تھا دروازے پہ دستک الف لیلہ منظوم

قول فیصل :۔ حیدرآباد دکن میں اس کا عام رواج ہو

دستک دینا ۲؎ کچھ دعائیں یا سورے وغیرہ پڑھ کے تالی بجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہیے باغ سے ٹل جائے خزاں کی آفت
دستکیں پڑھ کے دعا برگ شجر دیتے ہیں امیر

قول فیصل :۔ سحر پڑھ کے تالی بجانے کو بھی کہتے ہیں

جیسے صبا جادو نے سحر پڑھ کر دستک دی چند پتلے
صندوق بلور کا ندھے پر رکھے حاضر ہوئے
(طلسم ہوشربا)

دستکش - نابینا کا ہاتھ پکڑ کر چلانے والا
سائل - فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دستکش صفت :- کسی امر سے قطع تعلق کر لینے والا، باز رہنے والا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف فصیح، رائج

محل صرف :- ہم اس معاملے سے دستکش ہوتے ہیں آپ جانیں آپ کا کام جانے۔

قول فیصل :- فارسی جدید میں دستانے کو کہتے ہیں۔ برگزیدہ اور منتخب کے معنی میں بھی بولتے ہیں

دست کشی امر :- ہاتھ کھینچ لینا، قطع تعلق کر لینا، اردو مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف :- جگری دوست کے معاملے سے آپ کی دست کشی حیرت انگیز ہے۔

دستک لگانا :- دستک دینا۔ اردو صرف متروک

سر دروازہ جو دستک لگائی
کنیز آواز سن کر باہر آئی (الف لیلہ منظوم)

دستک لگانا مصدر :- کر لگانا، ٹیکس لگانا، محصول لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں

دست کوتاہ کرنا :- ہاتھ روک لینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

خون جفا سے ہو کسے دست تعدی کوتاہ
رشک قصہ کوتاہ وہ انسان کہاں ہوتا ہے

دست کھینچنا :- باز آنا،

غربت کے رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ
اے داغ ہر زمانے سے دست سوال کھینچ (داغ)
(نور اللغات)

قول فیصل :- اور نثر میں ہاتھ کھینچنا، زیادہ بولتے ہیں۔

لفظ دست ہمیشہ کسی لفظ کے ساتھ ترکیب پا کے آتا ہے جیسا کہ شعر میں "دست سوال" سے ظاہر ہے۔

دستکی ا :- (بکاف عربی) پاکٹ بک، یادداشت کی چھوٹی سی کتاب جو ہر وقت پاس رہے۔ دستگردان کا دستانہ، فارسی مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دست گاہ امر :- مشق، مہارت، فارسی مؤنث فصیح، رائج

یہ ضعف اب ہے کہ رہنا گراں ہے قدموں کو
شباب ہی میں کبھی ان کو دستگاہ نہیں (امیر)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے اس کا مخفف دستگہ بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں کم مستعمل ہے۔

دست گاہ مؤنث :- مال، اسباب، فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے، فارسی جدید میں مندرجہ ذیل معنی میں ہے۔ آلات، اوزار، اسباب، مشین، کارخانہ۔

دستگاہ ہونا :- مشق ہونا، مہارت ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف :- ان کو اس کام میں کافی دستگاہ ہے

قول فیصل :- قدرت ہونا، مقدرت ہونا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے

اظہار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو
اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے (غالب)

دستگرداں امر :- (تابع فعل) بازار، دو چیز، سر راہ بکتی ہوئی چیز، وہ چیز جو دوکان سے نہ خریدی جائے بلکہ مستند کا بکاؤ مال۔ فارسی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

دستگرداں مذکر :- وہ قرضہ جو بغیر کسی تحریر کے دیا یا لیا جائے۔ اردو، صفت فصیح، رائج

دل عاشق کو ہاتھوں ہاتھ بیکڑوں لیتے ہیں
خریدی مال مفلس دستگرداں ہو لیتے ہیں (شعلہ)

قول فیصل :- دینا لینا کے ساتھ صرف ہے۔ اپنے لغوی معنی میں بھی استعمال ہوا ہے

* یہ متاع دستگرداں حضرت جبرئیل کی (شفق لکھنوی)

دست گرفتہ :- دستگیری کیا گیا، اردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دست گلی :- پھولوں کا طرہ یا دستہ، گلدستہ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اردو میں رائج نہیں۔

دستگی ا :- (بروزن بستگی) وہ دستانہ جو باز اور شاہین وغیرہ کو ہاتھ پر بٹھانے کے لیے پہنا جاتا ہے۔ فارسی، مؤنث۔ باز و شاہین وغیرہ پالنے والوں کی اصطلاح۔

دستگی ۲ :- وہ تھیلی یا تھیلا جس میں ضروری کاغذات رکھتے تھے (اصطلاح دفتر ہندوستان) (نور اللغات)

قول فیصل :- اب قریب قریب متروک ہے۔

دستگی ۳ :- پانی کا ظرف جس سے وضو یا طہارت کرتے ہیں، یہ ظرف دستہ دار ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دستگی ۴ :- وہ تسمہ جو کمر بند سے لٹکتا رہتا ہے تلوار کا پٹہ۔ اردو، مؤنث (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

مخصوص وضع کی بنی ہوئی گولی اور چیز جو چھری کا پھل تو اور تیشے وغیرہ میں ہاتھ سے پکڑنے کی سہولت کے لئے لگا دیتے ہیں چھری چاقو وغیرہ کا قبضہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ چھری کا دستہ بیکار ہوگیا ہے۔ کسی دن نخاس جانا تو بنواتے لانا۔

دستہ ۲ ۔ آدمیوں کا گروہ، فوج کا ایک حصّہ، رسالہ، گارد۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ دل یا دل اشکوں کا ہے یا کہ بنگلا
غلامان سلطان کابل کا دستہ (انشا)

دستہ ۳ ۔ گلدستہ۔ پھولوں کا بنا ہوا گچھا۔ فارسی، مذکر، متروک۔

داغ آنکھوں سے کھل رہے ہیں سب
ہاتھ دستہ ہوا ہے نرگس کا (میر)

قول فیصل۔ اب گلدستہ ہی کہتے ہیں۔

دستہ ۴ ۔ سنجاف، حاشیہ، توئی۔ اردو، مذکر، متروک

دستہ ۵ ۔ کاغذ کے ۲۴ تختوں کا ایک دستہ کہلاتا ہے۔ رم کا بیسواں حصّہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

رہی خط کتابت کی بھی رسم و راہ
کہ اس نے دستے کے دستے دیئے (اختر جونا گڑھی)

دستہ ۶ ۔ کھرل کا موسل۔ اردو، مذکر،
(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے عام طور سے "بٹا" کہتے ہیں۔

دستہ ۷ ۔ سونٹا، خنکا، ڈنڈا۔ اردو
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ سونٹا، خنکا، ڈنڈا یہ تینوں چیزیں الگ الگ ہیں۔ اہل لکھنؤ ان میں سے کسی کو دستہ نہیں کہتے۔

دستہ ۸ ۔ ایک قسم کا تکمہ جو ایران میں اور ہندوستان میں قبا پر سیتے ہیں۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک

تکمہ زری ہے کس کی اے فلک تیرے ستاروں
قبائے یار میں جس دور سے تکمے کا دستہ ہے (ناسخ)

قول فیصل۔ جدید فارسی میں بارود کی گتھی، دوپہر کا وقت، سبز وغیرہ کا خانہ، تاش، گنجفہ، شکاری کتوں کا گروہ، دستہ کہلاتا ہے۔ ایران میں گھڑی کے وقت کا شمار غروب آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور طلوع آفتاب کے وقت پر گھڑی کی دونوں سوئیاں بارہ کے عدد پر ہوتی ہیں۔ دونوں سوئیوں کے اس بارہ پر اکٹھا ہونے کو دستہ کہتے ہیں۔

دستہ دستہ۔ جوق جوق (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کسی کے ساتھ رائج ہے۔

دستۂ قلم۔ پن ہولڈر (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل۔ اردو میں رائج نہیں۔

دستی ۱ ۔ وہ ظرف جس کو ہاتھ سے اٹھا سکیں
فارسی (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دستی ۲ ۔ مشعل، فلیتہ۔ اردو، مونث، مستعمل

ید بیضا کی دستی آگے آگے لے چلے موسیٰ
شب معراج کو روشن ہوا حال ان کی خلعت کا (سحر)

دستی ۳ ۔ کشتی کے ایک داؤں کا نام جو مقابل کے پہلوان پر سامنے سے کھڑے کھڑے کیا جاتا ہے۔ اردو، مونث، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ چھوٹے کلو نرہی والے محمد حسین کا ہاتھ ملاتے ہی دستی کرکے پکڑ لائے۔

دستی ۴ ۔ چھوٹا دستہ، چھوٹا قبضہ، موٹھ
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دستی ۵ ۔ چھوٹا سا قلمدان جو ہر وقت ہاتھ میں رہے
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ اب اس کا رواج نہیں رہا۔ لہذا یہ اصطلاح بھی متروک ہے۔

دستی ۶ ۔ وہ تحفہ یا ہدیہ جو راجہ لوگ دسہرے کے دن سرداروں اور جاگیرداروں کو دیتے ہیں۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دستیاب۔ جو ہاتھ پہنچنے والا، حاصل، وصول، میسر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع وہ نور حضرت موسیٰ کو دستیاب نہ تھا (انیس)

قول فیصل۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دستیاں پھونکنا۔ مشعلیں جلانا۔ اردو، مصرف، متروک

سب ہوا ہیں آتش قدم کی قید کی تدبیریں
دستیاں پھونکیں لگے شاید خانۂ زنجیر میں (رشک)

دستی جیب۔ وہ کبوتر جو ہاتھ سے پر اکھاڑ کے جیب بنایا گیا ہو۔ اردو، مذکر، کبوتر بازوں کی اصطلاح

دستی خط (یا) رقعہ۔ وہ تحریر یا پیغام جو کسی کے ہاتھ کسی کو بھیجا جائے۔ اردو، فصیح، رائج

محل صرف۔ آپ کا ایک دستی خط عزیزی سید حسین سلمہ کے ہاتھ موصول ہوا۔ حیدر حسین صاحب کے انتقال پر ملال کا حال پڑھ کے دل بیحد ملول ہوا۔ خدا مرحوم کو غریق رحمت کرے

دستی رومال۔ ہاتھ منہ پونچھنے کا کپڑا۔ وہ رومال جو چہرے سے پسینہ پاک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ آپ الہ آباد جا رہے ہوں تو ایک دستی رومال

اچھے قسم کا سہرے لئے لئے آئے گا۔

دستی لالٹین :۔ وہ لالٹین جو ہاتھ کے ذریعہ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

دس جوتے جتے کا پانی :۔ سخت سزا دینا، ذلیل کرنا۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

بات بیری نہ تونے گر مانی
تجھ کو دس جوتے جتے کا پانی — عروج لکھنوی

قول فیصل :۔ دس جوتے کی جگہ اب پانچ جوتے بھی بولتے ہیں۔

دس دن پہلے اڑھائی کوس :۔ سست اور کاہل کی نسبت بطور طنز کہتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال امثال)

دس جنگے دس جی آئیں گے، دس کا دینا ہی کیا ہے دنیا لینا کچھ نہیں فقط زبانی خرچ ہے۔

(گنجینۂ اقوال امثال)

دُسرا کے :۔ پھر، مکرر، دوبارہ۔ اُردو صرف غیر فصیح، رائج۔

دُسرا کے ابھی کیا دیکھیں گی پھوٹی ہوئی آنکھیں
پیکانہ ہوا دیکھے کا یہ بھی ہے تعجب کی — آرزو لکھنوی

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے اپنی فرہنگ کو نور اللغات کا ضمیمہ قرار دیا ہے جیسا کہ خود ہی تحریر کرتے ہیں "میری خامہ فرسائی کو جسے کسی طرح مکمل نہیں کہا جا سکتا ہے نور اللغات کا ضمیمہ تصور کرنا چاہئے" مندرجہ بالا حرف (دُسرا کے) کو موصوف نے اپنی فرہنگ میں تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ (یہ حرف نور اللغات میں درج نہیں اور مثال میں آرزو کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا ہے حالانکہ نور اللغات جلد سوم صفحہ ۳۶ پر بالکل صاف درج ہے۔

دُسرا کے :۔ پہلے تھے ہونے کے خلاف (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بایں معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُسراہٹ :۔ (بضم اوّل وسکون دوم، ہ مفتوحہ) دوسرا ساتھی ہونا۔ اُردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صارف :۔ اتنا بڑا مکان اور تم اکیلی رہتی ہو۔ دُسراہٹ کے لئے اپنی بہن کو اپنے ساتھ کیوں نہیں رکھتیں۔

دس طرح کی باتیں، دس طور کی باتیں :۔ مختلف قسم کی باتیں، طرح طرح کی باتیں۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم بزرگ سمجھے جاتے ہو۔ اور ان کے یہاں دس طرح کی باتیں ہوتی ہیں۔ میری رائے میں وہاں تمہارا جانا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔

دس فقیروں کو نہ دیا ایک تکیہ دار کو دیا :۔ خوش حال کو خیرات دینا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

دس قدم جانا :۔ تھوڑی سی مسافت طے کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جگہ سے تو پہلے کہے دے
دس قدم ہم دل کو کر تیغ گئے — جیر

دس کماتے تھے بیس کھاتے تھے برسات کے بعد گھر آتے تھے :۔ فضول خرچ کی نسبت طنز سے کہتے تھے (گنجینۂ اقوال و امثال)

دس کے دو کہنا :۔ زیادہ تعداد کو کم بتانا۔ اُردو صرف قلیل الاستعمال۔

دس کے دو کہتے ہیں جب بیٹے ہیں بوسے لے کے
بجوں ہم ڈال دیا کرتے ہیں کم گن گن کر — داغ

دس کی لاٹھی ایک کا بوجھ :۔ سب مل کر سلوک کریں تو ایک حاجت رفع ہو جاتی ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کے عوام بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں، "سات پانچ کی لاٹھی ایک جنے کا بوجھ"

دس گز کی زبان ہے، دس ہاتھ کی زبان ہے :۔ بہت زبان دراز ہے (فرہنگ آصفیہ)

بولا تو دس گز کی زبان ہم بھی بتاں رکھتے ہیں
بات کو طول نہیں دیتے خدا کے ڈر سے — بیبر

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہ دس گز کی زبان بولتی ہیں نہ دس ہاتھ کی بلکہ بارہ ہاتھ کی زبان، چار ہاتھ کی زبان اور ہاتھ بھر کی زبان بولتی ہیں۔ اسی کو بارہ گز کی جیبھ اور بارہ گز کی گلو بھی کہتا ہیں۔

دس گنا :۔ دہ چند۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دس گنا دکھنے لگا زخم رکھے مرہم کے
درد کا کام رہی کرتی دوا اپنے ساتھ — بیبر

قول فیصل :۔ مونث کے لئے "دس گنی" کہتے ہیں۔

دس گھرا :۔ ایک قسم کا کھیل جسے لڑکیاں کھیلتی ہیں اس کے دونوں طرف دس دس گھر ہوتے ہیں۔ اُردو قلیل الاستعمال

محل صارف :۔ کوئی آنکھ مچولی کھیلتی ہے کوئی دس گھرا بچھائے بازی کر رہی ہے (طلسم ہوشربا)

دس گھر مانگنا :۔ ادھر ادھر بھیک مانگنا۔ دروازے دروازے بھیک مانگنا۔ اُردو صرف فصیح، رائج

خیرات حسن پائی نہ سائل نے بارے
بہتر ہے مانگے اور کہیں دس گھر آئینہ — مشعور

دسلو :۔ دس کا عدد۔ اُردو، دکانوں کی اصطلاح

(اصطلاحات پیشہ وراں)

دُشمال :۔ (بضم دست مال) برتن صاف کرنے کی صافی، نہایت میلا کپڑا جس سے برتن پونچھتے ہیں۔

اُردو (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دسمبر:۔ انگریزی سال کا بارھواں مہینہ جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دسمبر سے کرسمس کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ (؟)

قول فیصل:۔ انگریزی ڈسمبر ہے بگڑ کے دسمبر بنا ہے

دس بیس:۔ مجمع میں، بہت سے آدمیوں کے سامنے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

یہ جلن اچھا نہیں رہ جائے گا کب لے پری
ہاتھ اگر آگے دن بہ بازار دس بیس میں نہیں — صبا

دستنا:۔ ہندی (پرانی اردو) دکھائی دینا، نظر آنا، سوجھنا۔ دلی گجراتی نے بہت جگہ باندھا ہے پنجاب میں اب بھی بولتے ہیں۔ ہندی، متروک

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کبھی نہیں بولا گیا

دس نکٹوں میں ایک ناک والا بھی نکو ہو جاتا ہے: بے غیرتوں میں غیرت والا بھی بدنام ہو جاتا ہے۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان

محل استعمال:۔ پروفیسر صاحب کو اس ہوٹل کی زندگی نے پریشان کر دیا ہے۔ جو سات لڑکیاں ہیں جو آج کل کے فیشن کی دلدادہ ہیں کوئی مشرقی عورت ان کی نظر میں اچھی نہیں۔ کل ایک برقع پوش عورت کسی وجہ سے ان کے گھر میں آ گئی۔ پھر کیا تھا سب نے مل کر ایسا مذاق بنایا کہ وہ غریب رو دی۔ سچ ہے دس نکٹوں میں ایک ناک والا بھی نکو ہو جاتا ہے۔

دسواں:۔ مرنے والے کا وہ فاتحہ جو مسلمانوں میں انتقال کے دسویں دن ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج محرم کی ۲۰ تاریخ ہے اکرم کا دسواں ہے اور تم ریڈیو کھولے ہوئے گانا سن رہے ہو۔

دسواں ۲:۔ دسواں حصہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ تمہارا غلط خیال ہے کہ اولاد کے ہوتے ہوئے زوجہ کا شرعاً دسواں حصہ ہے بلکہ قرآن میں بالتصریح آٹھواں حصہ لکھا ہوا ہے۔

دسواں ۳:۔ دسواں عدد۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا تمہارے پیٹ میں جو اصل اڑا ہے دبلے ہاتھ پاؤں اور دسواں پر اٹھا کھاتے ہو۔

دسواں ۴: دسواں دن۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف: مجھے سخت ضرورت ہے دو روپے دیجئے دسواں دن نہ گزرنے پائے گا کہ میں آپ کے روپے دیدوں گا۔

قول فیصل:۔ سال کے لئے دسواں سال، مہینے کے لئے دسواں مہینہ بولتے ہیں۔

دسوکا:۔ (؟) طائروں، بالخصوص کبوتر کے دو پر پرواز جن میں ایک پھریرا سا شامل ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں دسوکھا (بفتح اول و ضم دوم) بولتے تھے۔

کیا کبوتر کا دسوکھا نوچ ڈالا یار نے
ضد سو کیوں ہماری جان پر پہنچے گا — رشک

دسوں:۔ پورے دس۔ اردو، فصیح، رائج

محل صرف: ہم نے اپنے ہاتھ سے دس امرود الماری میں رکھے تھے نہ جانے کون دسوں کھا گیا۔

دسوں انگلیاں چراغ:۔ بڑی ہنرمند ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

دسوں ہیں انگلیاں جس کی چراغ اب
ازل سے علم کا پروانہ پایا — احسان
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ مؤلف فرہنگ آصفیہ نے دسوں انگلیاں دسوں چراغ لکھا ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں ۔۔ دسوں انگلیاں دسوں چراغ کہتی ہیں۔

دسوں دشا:۔ جہات عشر یعنی مشرق، مغرب، شمال، جنوب، تحت، فوق اور چاروں کونے یعنی اگنی کون (گوشہ جنوب و مشرق) نیرت (گوشہ جنوب و مغرب) بایب (گوشہ شمال و مغرب) ایشان (گوشہ شمال و مشرق) ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان

(دسواں دوار دیا)۔ دوار:۔ منفذ عشرہ جو آدمی کے جسم میں ہیں۔ دونوں آنکھیں، دونوں کان، دونوں نتھنے، منہ، ناف یا کپال، مقعد و پیشاب گاہ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

دسواں دوار کھل جانا۔ (لازم) دماغ پھٹ جانا، بھیجا کھل جانا۔ دماغ کو ضرر ہو جانا، کسی چیز کی نہایت تیزی معلوم ہونا۔ ہندی۔ دہلی کی زبان

دسوندھا:۔ جب بچہ دس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی دسویں سالگرہ کی تقریب میں پوجا کرتے ہیں ہندی، مذکر۔ اردو داں اہل ہنود کی زبان۔

دسویں:۔ (یائے مجہول) دس سے نسبت رکھنے والا اردو، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف:۔ میں کلکتہ جا رہا ہوں انشاء اللہ آج کے دسویں روز آ جاؤں گا۔

قول فیصل:۔ مؤنث کے لئے دسویں بیائے معروف مستعمل ہے۔

دسویں:۔ بیائے معروف، دسویں تاریخ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ دسویں کی جگہ دس یا دس تاریخ کہنا غلط ہے۔ دسویں یا دسویں تاریخ صحیح و فصیح ہے۔

دشمن کا بغل میں دبا لینا: اپنے دشمن کی خود پرداخت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ اثر کا خیال ہے کہ لکھنؤ میں "دشمن کو بغل میں پالنا یا پرورش کرنا" یا اختصار کے ساتھ "دشمن کہاں؟ بغل میں" بولتے ہیں حالانکہ لکھنؤ میں اس محل پر عام طور سے "آستین میں سانپ پالنا" بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ کے اندراج کے مطابق "دشمن کہاں بغل میں" دہلی کی زبان ہے۔

دشمن کا کہا ہوا، دشمن کے جی کا چیتا ہوا: دشمنوں کی مراد برآئی۔ اُردو، عورتوں کی زبان

یہ اگر کہا مجھ سے پیغامبر نے
دہاں دشمنوں کا کہا ہو رہا ہے — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر کہتے ہیں "دشمن کی مراد برآئی"۔ دشمن کی جگہ بصیغۂ جمع "دشمنوں" بھی کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے "دشمن کا داؤں چل گیا"، "دشمن کی دال گل گئی" بھی لکھا ہے۔

دشمن کہاں؟ بغل میں:۔ دشمن پاس ہی کے آدمی ہوتے ہیں۔ اپنا ہی دشمنی کرتا ہے۔ اُردو مثل، دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ مخزن الامثال میں بھی یہ مثل درج ہے۔

دشمن کے کان بہرے:۔ یہ مقولہ عورتیں خدا نہ کرے کے موقع پر بولا کرتی ہیں۔

قول فیصل:۔ دشمن کی جگہ دشمنوں زیادہ بولتے ہیں۔

دشمن کی نظر (نگاہ) سے دیکھنا: کسی تحریر یا نثر کو اس نظر سے دیکھنا کہ کوئی غلطی نہ رہنے پائے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں اپنی بستری بچھوا کر لکھنے کا شوق ہے آپ کو میری ہر تحریر دشمن کی نظر سے دیکھنا چاہئے۔

قول فیصل:۔ دشمن کی جگہ "دشمنی" بھی ہے یعنی دشمنی کی نظر سے دیکھنا۔

دشمن مدعی:۔ دشمن۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

ایک بیری پر نہیں بیٹھے ہیں دشمن مدعی
ہاتھ ملتے ہیں جب اُن سے پاس بیٹھے ہیں ہم — شاد

دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد:۔ دشمن کو حقیر اور بےبس نہیں سمجھنا چاہئے۔ فصیح، رائج۔ یعنی دشمن کتنا ہی کمزور اور کتنا ہی بےبس کیوں نہ ہو اس کی طرف سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دشمنوں کی آنکھوں میں خاک:۔ جب کسی حسین اور محبوب شخص کی تعریف کرتی ہیں تو یہ کلمہ بطور تفاول زبان پر لاتی ہیں۔ اُردو فقرہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دشمنوں کی آنکھوں میں خاک، اللہ نہیں جانتی تھی کہ مردا بہرے گئے ایک تو یا نا ہی ہے

(کاشی از سرخاب)

قول فیصل:۔ اب زیادہ کہتی ہیں "میری آنکھوں میں خاک"۔

دشمنوں کی جان کو رو کرنا:۔ دشمنوں کی شکایت کرنا۔ دشمنوں کی دشمنی سے جب تکلیف پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو، محاورہ، عورتوں کی زبان۔

دوستو! اشکوں سے منہ دھوتے ہیں ہم
دشمنوں کی جان کو روتے ہیں ہم — شاد

دشمنوں کے کان بہرے:۔ "خدا نہ کرے" کی جگہ بولتی ہیں۔ اُردو، فقرہ، عورتوں کی زبان

محل صرف:۔ میں نے سُنا کہ وہ زینہ سے گر پڑے دشمنوں کے کان بہرے ان کے پیر کی ہڈی ٹوٹ گئی لیکن معلوم ہوا کہ ایسا نہیں ہے

دشمنوں میں یوں رہئے جیسے بتیس میں زبان:۔ دشمنوں سے بھی ایسا سلوک کیجئے کہ وہ گزند نہ پہنچا سکیں۔ اُردو، مثل۔ قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "یوں" کی جگہ "ایسے" لکھا ہے۔ مگر اس صورت سے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دشمنی: بدخواہی، عداوت، فارسی، مؤنث، فصیح رائج۔

ہے بگڑنے پر بھی جفا بھی نہ کی
دشمنی کا بھی حق ادا نہ ہوا — حسرت موہانی

دشمنی دلی:۔ دلی عداوت، حد درجے کی دشمنی فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔ (خزانۃ اللغات)

دشنام:۔ (بالضم) گالی، فحش۔ فارسی، مؤنث فصیح، رائج۔

کسی نے جو شیدا کو دشنام دی
تو گویا پیمبر کو دشنام دی — [illegible]

قول فیصل:۔ یہ لفظ مرکب ہے۔ "دش" (بمعنی بُرا) اور نام (بمعنی خطاب) سے۔ اہل دہلی مذکر بھی بولتے ہیں

ہوس بوسہ اگر ہیچ نہ لاتی ہم کو
کاہے کو سُننے کو دشنام کسو کے آتے — ظفر

دشنام دینا: گالی دینا۔ اردو مصدر فصیح، رائج

دشنام دیجئے مجھ کو بہت خوش ہوجئے
کیا کیجئے گا آپ جو میری زباں کھلی — جنون لکھنوی

دشنام کھانا:۔ گالی کھانا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

دیئے اس نے اپنے مجھے شکر کے مزے
کھا کے دشنام لئے قند مکرر کے مزے — داغ

دشنہ:۔ (بالفتح) کٹاری فارسی مذکر تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا — مومن

دشوار:۔ "دش" بُرا اور کلمۂ نسبت مشکل، دوبھر

دعا دینا۔ دعا کے کلمات زبان پر لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہجر کی شب نالۂ دل یوں صدا دینے لگے
سننے والے رات کٹنے کی دعا دینے لگے ثاقب لکھنوی

دعا رد کرنا۔ دعا قبول نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جز ترے ہم سے غریبوں کا نہیں کوئی خدا
حق ہے تو رد نہیں کرتا کسی بیکس کی دعا عشق

قول فیصل:۔ اس کا لازم (دعا رد ہونا) بھی مستعمل ہے۔

دعا سلام ترک ہونا۔ صاحب سلامت باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ آج سے نہیں برسوں سے ہمارے اور محمود کے دعا سلام ترک ہے۔

دعا سلام کہنا۔ کسی کے وسیلے سے دعا یا سلام کہلا بھیجنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم بازار جا رہے ہو ہماری طرف سے ببلو، للی قدر مراتب دعا سلام کہنا۔

دعا قبول ہونا۔ مراد پوری ہونا، التجا پوری ہونا۔ آرزو بر آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس نے جھوٹ بھی بولا اسی سے سچ بھی کہا
دعا قبول ہو کیونکر اثر زباں میں نہیں شفق لکھنوی

دعا کرتے ہیں۔ مزاج پوچھنے کا مہذب جواب۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

پوچھیں اپنا کہ نہ پوچھیں وہ مزاج
ہم تو کہتے ہیں دعا کرتے ہیں ناسخ

قول فیصل:۔ بصیغۂ واحد دعا کرتا ہوں بھی مستعمل ہے۔

دعا کرنا۔ دعا مانگنا۔ خدا سے التجا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دو دشت میں ہم آخر دو یک گھڑی کی رخصت
گوشے میں بیٹھے پیارے تم کو دعا کریں گے میر

اللہ سے کرتی تھیں دعا گھوڑے جڑے بر
بھائی کو مبارک ہو سفر خالق اکبر عشق

قول فیصل:۔ میر نے "تم کو دعا کریں گے" کہا ہے اور لکھنؤ میں "تمہارے لئے دعا کریں گے" بولتے ہیں۔

دعا کہنا۔ دعا کے کلمات زبان پر لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سخن شاہ و گدا خیر سے خالی نہ رہا
وہ دعا کرتے ہیں سب کو یہ دعا کہتے رہے منیر

دعا گو۔ دعا کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں بھلا آپ کی مخالفت کروں گا؟ میں تو آپ کا دعا گو ہوں۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر خطوط میں اپنے دستخط سے پہلے لکھتے ہیں۔

دعا لگنا۔ کسی کے حق میں کسی کی دعا کارگر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سب جانتے ہیں دیر رہا میر دل زدہ
یارب کبھی تو دوست کی اس کو دعا لگے میر

دعا لینا۔ کسی کے دل کو ایسا خوش کرنا کہ وہ بے اختیار دعائیں دینے لگے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شکر و شکوۂ بیداد کجا کر گذرے
میرے نے دی تم کو دعا تم سے دعا لی نہ گئی داغ

دعا مانگنا۔ خدا سے بھلائی چاہنا۔ خدا سے التجا کرنا، خدا سے طلب خیر کرنا۔ کسی چیز کی خدا سے درخواست کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تیر باراں بلا سے ہو گئی کشت اپنی سبز
رہ گئی دہقاں دعائے ابر رحمت مانگتا آتش

دعا مستجاب ہونا۔ دعا قبول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یا مستجاب شب کی دعا اس گھڑی ہوئی
مقلوب سحر پڑھا کہ اثر کردی ہوئی عشق

دعا مقبول ہونا۔ دعا قبول ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع مقبول ہو دعا کہ حبیب اللہ آج ہے تو عشق

قول فیصل:۔ اس کا متعدی (دعا مقبول کرنا) بھی مستعمل ہے۔

ع کہا حق نے مقبول میری دعا کی عشق

دعاوی۔ دعویٰ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ لوگوں کی زبان۔

سن چکے دوست مقامات زعاوی میرے
کہ تجاوزات عبارت، دعاوی میرے علی میاں کامل

دعائے توبہ۔ عرفی نام ایک دعا ہے کہ جو زندگی بھر کے گناہوں کی معافی کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہاں ہے شیخ اب الفت جو تیری چھڑوائے
دعائے توبہ پڑھو [illegible] کہ جوانی نہ رہا جلال

قول فیصل:۔ [illegible] کے ساتھ مستعمل ہے۔

دعائے جوشن۔ ایک دعا ہے جو لڑائی کے وقت حفاظت کے واسطے پڑھتے ہیں۔ فارسی، مؤنث۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ باضافت صغیر و کبیر یعنی جوشن صغیر اور جوشن کبیر مستعمل ہے۔ لڑائی کے وقت کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ ہر مصیبت کے وقت اسکے دفع ہونے کے لئے پڑھتے ہیں۔

دعائے خیر۔ اچھی دعا، بھلائی کی دعا۔ عربی الفاظ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ جگہ دے ہیں ترا ناز نہ خانقہ میں سماع
دعائے خیر ہے اس آفت جہاں کے لئے شیفتہ

دعائے دولت ۔ کسی کی ترقی دولت یا اقبال مندی کی مراد خدا سے مانگنا ۔ عربی الفاظ ۔ فارسی ترکیب ، مونث ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "دعائے ترقی دولت و اقبال" کہتے ہیں ۔ تنہا دعائے دولت مستعمل نہیں ۔

دعائے قدح ۔ ایک دعا کا نام جسکو دعائے گندم بھی کہتے ہیں یہ دعا دم کر کے گندم مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں ۔ فارسی ترکیب ۔

ساقی نے دے کے ساغر مجھ سے یہ کہا
بھولا ہو تو دعائے قدح یاد کر نہ لے — شہید

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اب عام طور سے نہ یہ دعا پڑھی جاتی ہے نہ بولنے والے بولتے ہیں ۔ آتش نے بھی کہا ہے ۔

بہار آئی چمن میں چلی ہوا اے قدح
پڑھے وہ مست جسے یاد ہو دعائے قدح — آتش

دعائے گوشہ نشیناں بلا بگرداند ۔ تنہائی میں بیٹھ کے دعا کرنے والوں کی دعا ہر مصیبت کو دور کر دیتی ہے ۔ فارسی مقولہ ۔ صرف تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے ۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل ۔ چونکہ تنہائی میں رجوع قلب زیادہ ہوتا ہے اس لئے ہر دعا مستجاب ہو جاتی ہے ۔

دعائیں دینا ۔ کسی کے حق میں بہت سے کلمات خیر زبان پر لانا ۔ اردو صرف ۔ فصیح ، رائج ۔

؎ دیں شاہ کو دعائیں بڑھی آگے ناگہاں — عشق

قول فیصل ۔ کیا ہوا احسان یاد دلانے کے محل پر کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ "دعائیں دیجئے یا دعائیں دو" بولتے ہیں ۔

؎ دیجئے دل کو دعائیں جگئے اس گھر سے آپ — داغ
؎ ہم کو دعائیں دو تمہیں قاتل بنا دیا — نامعلوم

دعائیں کرنا ۔ خدا سے کہنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔ محل صورت ۔ تم ہمیں پوچھو یا نہ پوچھو تمہارے حق میں دعائیں کرنا ہمارا فرض ہے ۔

دعائیں لینا ۔ اپنے حق میں کسی سے کلمات خیر سننا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

دعائیں مانگنا ۔ خدا سے حاجتیں طلب کرنا ، مرادیں مانگنا ۔ اردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

سر پیٹنے کی جا نہ محل یہ فغاں کا ہے
مانگو دعائیں صاحبو وقت امتحاں کا ہے — عشق

دعائیہ ۔ منسوب بہ دعا ۔ عربی ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل ۔ قصیدے کے اس جزو کو بھی کہتے ہیں جس میں ممدوح کے حق میں دعائے خیر کی جاتی ہے ۔

؎ ذوق کرتا ہے دعا تجھ پہ اب ختم سخن — ذوق

دعائے ہلال ۔ وہ دعا جو نیا چاند دیکھ کر پڑھتے ہیں ۔ فارسی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

کھینچے جو یار تیغ ہلالی تو کیجئے شکر
اپنے سمجھنے میں یہ دعائے ہلال ہے — رشک

قول فیصل ۔ اسی کو دعائے رویت ہلال بھی کہتے ہیں ۔

دعبل ۔ عرب کے قبیلہ بنو خزاعہ کا ایک مشہور و معروف اور سچا شاعر جس کی جوشیلی نظمیں عرب کی ادبی دنیا کے لئے ایک قرن تک سرمایۂ فخر بنی رہیں ۔ علی ابن رزین خزاعی کا یہ ہونہار فرزند کوفہ کی سرزمین پر سنہ ۱۴۸ھ جو بنا بر مشہور امام جعفر صادق علیہ السلام کا سنہ شہادت ہے پیدا ہوا ۔ دعبل کی زندگی کا بیشتر حصہ کوفہ و بصرہ میں گزرا ۔ ابن عساکر کے ایک قول کے مطابق دعبل کی وفات ۲۴۶ھ میں بمقام "اہواز" ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے ۔

دعوات ۔ دعا کی جمع ۔ دعائیں ۔ عربی ، مذکر ۔

قول فیصل ۔ بول چال میں بسکون دوم مستعمل ہے ۔

دعوت ۱ ۔ کھانے کے لئے بلانا ۔ عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

دعوت ۲ ۔ طلب کرنا ۔ عربی ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

دعوت ۳ ۔ کسی عمل کو تعداد معینہ کے مطابق پڑھنا ۔ دعوت دینے میں فقط بھی بلاتے ہیں ۔ اردو ، مونث ، عاملوں کی اصطلاح ۔

بے دیئے ممکن نہیں دنیا میں ہو اجرائے کار
عاملوں سے اسم اعظم بھی ہے دعوت مانگتا — تجر

قول فیصل ۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

آہ کا اپنی فقط نہیں کس رات چلا
کل شب کی بات ہم نے بھی دعوت دی ہو — آتش

دعوت اسلام ۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے کی درخواست کرنا ۔ عربی الفاظ ، فارسی ترکیب ، مونث ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں "دینا" اور بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

دعوت جنگ ۔ لڑنے کے لئے درخواست کرنا ۔ اشتہار جنگ ، فارسی ترکیب ، قلیل الاستعمال ۔

دعوت ذوالعشیرہ ۔ رسول اسلام مبعوث برسالت ہونے کے بعد تین سال تک نہایت خاموشی سے اپنے فرض نبوت انجام دیتے رہے ۔ پھر حکم خدا آیا وانذر عشیرتک الاقربین اے رسول تم سب سے پہلے اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب خدا سے ڈراؤ ۔ یہ حکم آتے ہی رسول نے اپنے خاندان کے ہم قرابتداروں کو دعوت دی جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے موقع پاکر اپنی رسالت کا ذکر چھیڑا اور فرمایا کہ میں تمہارے لئے ایک ایسا دین لایا ہوں جو تمہاری نجات آخرت کا ضامن ہو یہ سنکر لوگ ہنسنے لگے اور وہ مجمع منتشر ہو گیا ، آپ نے دوسرے روز دعوت کا انتظام کر کے لوگوں کو پھر بلایا اور کھانے سے فراغت کے بعد پھر دعوت اسلام

دی اور فرمایا کہ تم میں کون ایسا ہے جو کارِ نبوت میں میری مدد کرے اور میرا بھائی اور وزیر بنے جو شخص خدا کا سزاوار ہو جائے، آج بھی رسول کی گفتگو کا مذاق اڑا دیا گیا اور کسی نے کچھ توجہ نہ کی۔ حضرت علیؑ کو یہ بات نہایت ناگوار ہوئی باوجودیکہ آپ کی عمر اُس وقت ۱۳ سال کی تھی مگر بیتاب ہو کے اس مجمع میں کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اس خدمت کو بجا لاؤں گا اور مدد رسانی کو تاہی نہ کروں گا۔ آپ کی مدد کروں گا اور آپ کے دشمنوں سے مقابلہ کروں گا۔ رسولِ اسلام نے تین دن دعوت کی اور ہر روز خدا و رسول کی نصرت اور کفر و شرک سے جنگ کا حوالہ دیا لیکن سوائے علیؑ کے کسی نے لبیک نہ کہی، بالآخر آنحضرتؐ نے علیؑ کو اپنے قریب بلایا اور سینے سے لگایا اور اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر کر دیا۔

(تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

دعوت رد کرنا :۔ دعوت قبول نہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ صاحبانِ اخلاق و تہذیب کا مقولہ ہے کہ کسی کی دعوت رد کرنا ایک قسم کا اخلاقی گناہ ہے۔

دعوتِ سمرقند :۔ شان و شوکت کی دعوت، تکلف کا کھانا۔ فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے دعوتِ سمرقندی لکھا ہے۔ اور اس کے معنی صلائے سمرقندی (یعنی وہ دعوت جو تہ دل اور جب جی سے نہ ہو) لکھے ہیں اہلِ لکھنؤ کھانے کی جھوٹی صلاح کے معنی میں صلاحِ سمرقندی بولتے ہیں۔ شان و شوکت کی دعوت کو نہیں کہتے۔

دعوتِ شیراز :۔ بے تکلفی کی دعوت، فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

ماحضر رکھتا نہیں غم کے سوا میں اے شعور
ہر مہمان بے تکلف دعوتِ شیراز ہے　　شعور

دعوت عداوت ہو گئی :۔ ظاہر کی دوستی دربردہ عداوت ثابت ہوئی۔ (فرہنگ آثر)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بیشتر دعوت میں عداوت ہو گئی بولتے ہیں۔

دعوت قبول کرنا :۔ ضیافت منظور کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دعوت قبول کرنا اخلاقی فرض ہے۔

دعوت کرنا :۔ ضیافت کرنا، کھانا کھانے کو بلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

وسعت پسند فوج شہ کربلا نے کی
دعوت مسافروں کی سپاہ بلانے کی　　مشق

دعوت کھانا :۔ ضیافت کا کھانا کھانا، کسی کا مہمان ہو کے کھانا کھانا۔ اُردو مصدر، فصیح رائج۔

محلِ صرف :۔ آئینہ نے اس کی تقریر سُن کر کہا بہن گھبراؤ نہیں آج دعوت کھاؤ کل جب جانے لگو گی میں تمہارے ساتھ ایک سوار اس طلسم کا کروں گی کہ وہ کسی کے ہاتھ سے مارا نہ جائے۔

(طلسم ہوشربا)

دعوت کے لقمے :۔ دوسرے کے یہاں کا کھانا (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دعوتِ مجلس بال :۔ رقص و سرود کے جلسے کا بلاوا۔ فارسی جدید، (فرہنگ فارسی جدید)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں رائج نہیں۔

دعوتِ ولیمہ :۔ (ولیمہ بر وزن نگینہ) وہ ضیافت جو شادی کے بعد مسلمانوں میں ہوتی ہے عربی الفاظ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دعوت ہے یا عداوت :۔ دوستی ہے یا در پردہ دشمنی۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ بہت کم سے ساتھ بولا جاتا ہے۔

دَعْوَتی :۔ صاحب تسخیر، وہ شخص جو برائے تسخیر جن افسوں پڑھے۔ (نفائس اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَعْوٰی :۔ مقدمہ۔ عربی، مذکر، فصیح رائج۔

محلِ صرف :۔ تم نے ان پر بلا وجہ دعویٰ دائر کیا۔

دَعْوٰی (۲) :۔ خواہش، جو چاہا جائے۔ عربی مذکر۔ مراد موقوف ہے دال اس پر دلیل راہ جنت ہیں خبر دیتا ہے سب کو رشتہ دال اسم اعظم کا　　لطافت

قولِ فیصل :۔ اصولاً اضافت کی حالت میں حرف سوم و چہارم کو مکسور پڑھنا چاہیے لیکن اردو میں اس قاعدے پر عمل نہیں کیا جاتا۔

نذرے آئے ہیں یہاں مرتے ہیں ہر دو جہاں
سچ ہے گر باغ جناں دعویٰ بجا ہے یہی　　رشک

دعویٰ (۳) :۔ درخواست، خواہش، مطالبہ، مانگ، استغاثہ، نالش، حق، استحقاق (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں صرف نالش کے معنوں میں مستعمل ہے۔

دعویٰ (۴) :۔ غرور، گھمنڈ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دل شمر کو صدا کہ نہ تیرا کہا ہوا
دعویٰ اسی سپاہ پہ تھا کیوں ایسا کیا ہوا　　تعشق

دعویٰ (۵) :۔ فیروا قبع کمال کا اپنی طرف منسوب کرنا۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :۔ رکھنا، کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دعویٰ تہ :۔ عسل، افیون۔ فارسی۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دعویٰ اُٹھنا :۔ دعوے کا جواب ہونا۔ دعویٰ ثابت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ہوتی جو کر بیٹھتے اُٹھتے نظر آتی
دعویٰ یہ دلیلوں سے کہاں جا کے اُٹھے گا — مشہور

دعویٰ باطل :۔ جھوٹا دعویٰ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہزار دعویٰ باطل کیا کریں یارب
بتوں کی تیری طرح سے خدائی مشکل ہے — آتش

دعویٰ باطل ہونا :۔ دعویٰ غلط ثابت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باطل تمام دعویٰ دیدار ہو گئے
دل سب کے اک نگہ میں بیمار ہو گئے — اثر

دعویٰ بالمقابل :۔ برابر کا دعویٰ، دعوے کے مقابل میں دعویٰ۔ قانون کی اصطلاح۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دعویٰ باندھنا :۔ دعوے کرنا، شرطیہ کوئی کام کرنے کا ادعا کرنا۔ دہلی کا صرف۔ (فرہنگ آصفیہ)

دعویٰ بے دلیل :۔ وہ دعویٰ جس کی کوئی دلیل نہ ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اسی کو دعوائے بے دلیل بھی کہا ہے۔

دعوائے بے دلیل نہیں فن شعر میں
جو ہے محاورہ وہ نظایر کے ساتھ ہے — رشک

دعویٰ پیش جانا :۔ دعوے میں کامیابی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہے مراد دعویٰ خوں بھی پیش گیا گر قصاص کی کمی سے مدعا کا — قدر

دعویٰ جمانا :۔ دلیل قائم کرنا، ملکیت ظاہر کرنا، حق ظاہر کرنا، قبضہ جمانا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دعویٰ خر :۔ وہ جو دوسروں کا دعویٰ خرید کر مقدمہ چلائے۔ فارسی۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں رائج نہیں۔

دعویدار :۔ غیر واقع کمال یا حقیت کا گمان اپنی نسبت رکھنے والا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

دعویٰ رکھنا :۔ غیر واقع کمال کا اپنی طرف منسوب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پامال کیجئے انہیں رفتار ناز کا
طاؤس و کبک رکھتے ہیں دعویٰ نیاز کا — آتش

دعویٰ قطع ہونا :۔ دعویٰ کا جھوٹا ثابت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ان دشمنوں کے دعویٰ کو دیکھا ہے ہوتے قطع
پورا جہاں لگا ہے کوئی وار عشق کا — میر

دعویٰ کرنا ۱ :۔ نالش کرنا، استغاثہ دائر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ روپیہ یوں نہیں دیں گے مجبوراً اُن پر دعویٰ کرنا پڑے گا۔

دعویٰ کرنا ۲ :۔ غیر واقع کمال کا اپنی نسبت گمان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا کس نے جگرداری کا دعویٰ
شکیب خاطر عاشق بھلا کیا — غالب

دعویٰ مہر :۔ کابین کا دعویٰ، اس روپے کا دعویٰ جو عورت کا مہر بندھتے وقت قرار پایا ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عام طور سے مہر کا دعویٰ بولتے ہیں۔

دعویٰ نہ چلنا :۔ دعویٰ کا ناکامیاب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دعویٰ مدعی جو کچھ نہ چلا
میرے نالوں کی اسے نالش کی — رشک

دَغا :۔ (بفتح اول) مکاری، دھوکا، بے ایمانی۔ فارسی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

دیا علم و ہنر حسرت کسی کو
فلک نے مجھ سے یہ کیسی دغا کی — مومن

دغا باز :۔ دھوکا دینے والا، مکار، جعلساز، فریب دینے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دنیا میں سب سے بس چلتا ہے مگر دغا باز انسان سے بس نہیں چلتا۔

دغا بازی :۔ مکاری، جعلسازی، فریب، بے ایمانی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دغا بازی اور جعلسازی سے انسان سب کی نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے۔

دغا دینا ۔ دغا کرنا :۔ دھوکا دینا، فریب دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ (دینا) کسی کو دغا دینا شرعی و قانونی حیثیت سے بہت بڑا جرم ہے۔

(کرنا) دغا نہ کیجئے گا اتنی بات کہتے ہیں
دل آپ لیجئے قول و قسم ہوئے نہ ہوئے — جگر

دغا کھانا :۔ دھوکا کھانا، فریب میں آنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَغدَغا ۱ :۔ ایک قسم کی چھوٹی قندیل، کنول۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دغدغا ۲ :۔ روشن، چمکتا ہوا، دہکتا ہوا۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دغدغانا :- دمکنا، چمکنا، روشن ہونا، سُرخ ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دغدغاہٹ :- چمک، دمک، سُرخی، تمتماہٹ۔ اُردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل : لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَغدَغہ :- (بفتح اوّل و سکونِ دوم و فتح سوم) اندیشہ، تشویش، دھڑکا، ڈر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تھا شام سے دغدغہ سحر کا
دھڑکا ہی لگا رہا گجر کا — گلزار نسیم

قول فیصل :- ہونا نیز رہنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے :- اس کے یہاں رہنے سے مسلمانوں کی چڑھائی کا دن رات دغدغہ رہتا ہے۔ (طلسم ہوشربا) یہ لفظ عربی ہے عربی میں اس کے معنی ہیں۔ پس پشت گفتگو کرنا، طعن تشنیع کرنا، استہزا کرنا، گدگدانا۔ لیکن اہل فارس نے مذکورہ معنوں میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔

دَغَل :- (بفتحتین) حیلہ، مکر، فریب۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پس از مردن بھی ظاہر ہے دغل اہل دنیا کا
وگرنہ کیا سبب جو اللہ کے بدلوں پر لیع ہے — ناسخ

قول فیصل :- اب زیادہ تر ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے پُر دغل، اہل دغل، مکر و دغل وغیرہ۔

یاں معاش اپنی نہ سمجھیوں ہوں، تو میں بھی معاد
غنڈہ جز میں ہوں بد و نیک سے باکر و دغل — سودا

عورتیں (دغل فصل) بولتی ہیں جیسے مجھ سے دغل فصل کی باتیں نہ کیا کرو۔

دَغَل :- کھوٹا چاندی سونا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اُردو میں مستعمل نہیں۔

دَغَل فَصَل :- چالاکی، فریب۔ اُردو (عوام) اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- پہلے سے تمہیں دغل فصل کی عادت ہے اسی وجہ سے ذلیل ہوتے ہو۔

قول فیصل :- دھوکے اور مکاری کی باتوں کے معنی میں دغل فصل کی باتیں بھی بولتے ہیں۔

دَغنا :- چھوٹنا، سر ہونا، بندوق یا توپ کا چلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- حیدرآباد میں گجر کے وقت توپ کا دغنا بہت اچھا معلوم ہوتا تھا مگر اب یہ رسم ختم ہو گئی۔

دَغنا :- چرکا لگنا، کسی چیز کو گرم کر کے نشان دیا جانا۔ چھاپ لگنا۔ (فقرہ) اونٹ تو دغتے ہی تھے گدھے بھی دغنے آئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- موجودہ دور میں یہ صرف جانوروں سے مخصوص ہے۔

دَغوانا :- کسی چیز کو داغ دلوانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جب گلو کو ما کا درد اُٹھتا ہے تو ڈاکٹروں سے کنپٹی دغوائی جاتی ہے۔

دَغیلا :- (بفتح اوّل و یائے معروف) داغدار، دھبے دار۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- کبھی کبھی سزا یافتہ انسان کو بھی کہہ دیتے ہیں جیسے منع کرتے تھے کہ چوری نہ کرو آخر سزا پا کے دغیلے ہو گئے۔

دَغیلا :- چوٹ لگا ہوا پھل، گرا ہوا پھل جس میں داغ پڑ جائے، کم سڑا ہوا پھل۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ دغیلے سیب کہاں سے اٹھا لائے۔

قول فیصل :- فصیح، اس محل پر داغی کہتے ہیں۔

دَف :- دفلی۔ ایک چوبی حلقہ جس کا منہ ایک طرف کھال سے منڈھا ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میرے عشرت خانے میں آیا ہے اک رشک مسیحا حسن
مطربوں نے جو بجائی تو دف گردابِ کا — رشک

قول فیصل :- بجنا، بجانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ع نوحا میں بجنے لگے چنگ و رباب و دف — لطف عشق

عربی میں بضم اوّل (دُف) ہے۔

دَف :- زہر، جوش، چڑھاؤ، زور، پتا، غصہ۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے "دف مارنا" (یعنی زہر اترنا، جوش کم ہونا، تیزی دفع ہونا، غصہ دور ہونا، پتا مرنا) اس کا صرف لکھا ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے، یہ دہلی کی زبان ہے۔

دَفاتِر :- رجسٹر، کاپی، دفتر کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- یہ دفتر یعنی کاغذات رکھنے کی جگہ کی بھی جمع ہے۔ جو فارسیوں کی بنائی ہوئی ہے۔

دِفاع :- (بالکسر) غیبت امام میں اگر مسلمان کو اپنی جان اور مال اور آبرو کا خطرہ یا یقین ہو تو حفاظت کے لیے اس کا جنگ کرنا۔ عربی، مذکر، فقہ شیعہ کی اصطلاح۔

قول فیصل :- موجودہ دور میں بیرونی حملے سے اپنے ملک کو بچانے کے لیے جو جنگ ہوتی ہے وہ بھی دفاع ہے ۔ دفاع سے منسوب چیز کو دفاعی کہتے ہیں۔ دفاع کے لغوی معنی ہیں مزاحمت کرنا۔

دَفالی :- ایک فرقے کا نام جو دف بجانے کا پیشہ کرتا ہے ۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- مؤلف فرہنگ اثر نے بجائے نوراللغات دف لکھا ہے حالانکہ صاحبِ نوراللغات نے ان معنوں میں دفالی لکھا ہے دف نہیں لکھا۔ کتابت کی غلطی کہی نہیں جا سکتی اس لیے کہ غلط نامہ میں اس کی صحت نہیں کی گئی۔ اب اہلِ لکھنؤ "ڈفالی" کہتے ہیں۔

دَفان :- دُور۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- یہ لفظ دفع سے بگڑ کے بنا ہے۔

دفان ہونا :- دور ہونا، دفع ہونا، نکلنا، منہ کالا کرنا، جیسے چلو دفان ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں "دور دفان" بھی ہے نیز دفع دفان (دفع کا تلفظ دَفے) مؤلف مذکور کو یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ دور دفان نیز دفع دفان دونوں میں ہونا محذوف ہے۔ برخلاف دفان ہونا کے کہ اس میں زیادہ تر "دفان ہو" بولتی ہیں اور کبھی کبھی صرف "دفان" بھی کہہ دیتی ہیں۔ معنی بر ترجمہ میں نہیں بولتیں

دفائن :- دفینہ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دفتر ۱ :- حساب کی کتاب، رجسٹر، کاپی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ غم نہیں جو پیش ہے دفتر قصور کا
عنوان نامہ نام ہے رب غفور کا　　امیر

دفتر ۲ :- مجموعہ حساب، مجموعۂ اشعار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- مرزا دبیر کے مرثیوں کی کتاب کا نام "دفترِ ماتم" ہے۔

دفتر ۳ :- وہ جگہ جہاں کسی محکمہ کے کاغذات رکھے جائیں، آفس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- کل دیوانی کے دفتر سے کوئی مثلاً منصرم کا رجسٹر اٹھا لے گیا۔

دفتر ۴ :- کاغذوں کی کتاب، کچہری کے کاغذوں کا مجموعہ، کسی محکمہ کے کاغذات، حساب کتاب کے کاغذات، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اب زلف کس حساب میں ہے خط کا دور ہے
سرکارِ حسنِ یار کا دفتر بدل گیا　　صبا

دفتر ۵ :- (کنایۃً) طومار، لمبا چوڑا خط۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- لکھنا، رقم کرنا، رقم ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ع کون لکھ بیٹھ کے دفتر کا جواب　　عزیز لکھنوی

دفتر استمراری :- ڈاک خانے کے محکمے کے وہ کاغذات جو تین سال تک تلف نہیں ہوتے ۔ فارسی ترکیب۔ (اعظم اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے مستعمل نہیں۔

دفتر اُلٹ پلٹ ہونا :- کسی چیز کا درہم برہم ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

دفتر اُلٹنا ۱ :- دفتر اُلٹ پلٹ کر دینا، نظام درہم برہم کر دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

جبیں عدو سے مال و ملک لیتے ہیں
حسینؑ دفتر عالم کو اُلٹے دیتے ہیں　　عشق

دفتر اُلٹنا ۲ :- نظام درہم برہم ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ہٹلر کے حملے سے برطانیہ کی فوج کا دفتر ایسا اُلٹا کہ سپاہیوں کے قدم اکھڑ گئے۔

دَفترُ الذُّنوب :- سپاہیوں کے جرائم کی کتاب (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اُردو میں مستعمل نہیں۔

دَفترُ الشَّطب :- سیاہہ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اُردو میں مستعمل نہیں۔

دفترُ الفواتیر :- بیجک کی کتاب۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دفتر برہم ہونا :- دفتر کے کاغذات کا منتشر ہو جانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

یا بہارِ عارضِ گلرنگ تھی سب شاعری
اب وہ دفتر مثلِ اوراقِ خزاں برہم ہوا　　ناسخ

قول فیصل :- اس محل پر درہم برہم ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

دفتر تقویم الموجودات :- مال و اسباب کی فہرست۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :- اُردو میں نہیں بولتے۔

دفتر تہ کرنا :- دفتر بند کرنا، قصہ مختصر کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

دیکھیے کس رنگ سے اُٹھتی ہے گھٹا
تہ کر اب وعظ کا دفتر واعظ　　جلیل

دفتر چڑھانا :- (کنایۃً) مشہور کرنا، شہرت دینا۔ اُردو مصدر، متروک۔

یارب نہ مدعی پہ کھلے مدعائے خط
فقرے میں آ کے یار نہ دفتر چڑھائے خط　　بحر

دفتر دار :- صدر محاسب (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دفتر سیاہ کرنا :۔ بہت زیادہ لکھنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ زور دینے اور اظہار کثرت کے محل پر دفتر کے دفتر سیاہ کرنا بولتے ہیں۔

دفتر کھلنا :۱ دفتر کا کام جاری ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہولی کی تعطیل کے بعد دفتر کھلے گا۔

دفتر کھلنا :۲ کثرت سے بیان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھول کر نامۂ عشاق وہ کب پڑھتے ہیں
نہیں کھلنے کا گلہ و شکوہ کے دفتر کس دن — رشک

دفتر کھولنا :۔ (متعدی) کثرت سے بیان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب رونے سے ہو چکی فراغت
کھولے پھر دفتر شکایت — اختر شاہ اودھ

دفتر گاؤ خورد ہونا :۔ دفتر کا نیست و نابود ہونا، کارخانہ درہم برہم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خزاں نے لوٹا بہار کا گھر نہ بیل بوٹا نہ گل صنوبر
ہوا وہ سب گاؤ خورد دفتر الٹ گیا ہے وہ نقش جیبی — بجر

دفتر نقل التجاریہ :۔ رجسٹر تجاریہ، اوٹ ڈور ڈائری۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دفتر نگار :۔ (بے اضافت) محرر، منشی جو دفتر میں کام کرے۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

دفتر ہونا :۔ عہدہ سپرد ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

مجھ کو حسینوں سے بیگاری کا دفتر ہو گیا
میکدہ میری کچہری بتکدہ گھر ہو گیا — بجر

دفتری :۔ دفتر درست کرنے والا، کتابوں کی جلد بنانے والا، رول کرنے والا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کل میں نے سو کتابیں ایک نئے دفتری کو جلد باندھنے کے لئے دی ہیں۔

دِفتریا :۔ خناق کی بیماری۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دَفتی :۔ بہت دبیز اور جما ہوا کاغذ کا تختہ جس سے کتابوں وغیرہ کی جلد بندھتی ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل : فارسی میں "دفتین" بروزن نگین۔ یعنی خوشنویسوں اور نقاشوں کا ظرف جس میں کاغذات رکھتے ہیں۔ فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے عربی میں اسے "دَفَّتین" کہتے ہیں۔

دَفِر قلیہ :۔ ذعب ذعب قلیہ، خراب پکا ہوا قلیہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ عربی میں "دَفَر" کھانے کے بدبودار ہو جانے اور کھانے میں کیڑے پڑ جانے کو کہتے ہیں۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

دَفع :۔ دور کرنا، ہٹانا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ علاج کرنا حکیم کا کام ہے مرض کو دفع کرنا خدا کا کام ہے۔

دَفَعات :۔ دفعہ کی جمع۔ اردو، قانون کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ اردو والوں نے عربی قاعدے سے یہ جمع بنائی ہے۔

دَفعُ الوقتی :۔ وقت ٹالنا، حیلہ حوالہ کرنا۔ عربی ترکیب، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پنشن لینے کے بعد دفع الوقتی کے طور پر گھر میں کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔

دفعتہً :۔ یکایک، یکبارگی، اچانک، فوراً، ناگہاں۔ عربی، فصیح، رائج۔

دفعتہً ان کی نگاہ التفات
عشق کی سب سے بڑی روداد ہے — ناطق لکھنؤی

قول فیصل :۔ عوام دفعتاً الف کے ساتھ لکھا کرتے ہیں جو غلط ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ الف علامت نصب اسی وقت لکھتے ہیں جب لفظ کے حرف آخر سے ملحق ہو اور حرف آخر اصلی ہو جیسے یوماً فیوماً وقتاً فوقتاً کہ میم اور تے دونوں حرف اصلی ہیں اور جب تے آخر کی اصلی نہیں ہوتی الف نہیں لکھتے جیسے دفعۃً لغتۃً کیونکہ تے اصلی نہیں ہے۔ اسی طرح معنی کی جگہ معناً لکھنا غلط ہے، کیونکہ نون حرف آخر نہیں ہے بعض شعرا نے بجتن زمن وغیرہ کے قافیوں میں نظم کیا ہے۔

لکھا ہے دیکھتے ہی خط سرور زمن
ساماں کیا سفر کا مسیب نے دفعتہً — اوج

اکثر و بیشتر اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ بجتن وغیرہ کا قافیہ دفعتہً نہیں ہو سکتا۔

دفعدار :۔ جماعت کا افسر، سپاہیوں کے چھوٹے سے گروہ کا سردار۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ عوام میں اس کا تلفظ دُفعدار ہے۔

دفع دخل کرنا :۔ اعتراض ہونے سے

پہلے کوئی ایسی بات کہہ دینا کہ جس سے اعتراض نہ ہو سکے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے بڑی دانشمندی کا ثبوت دیا کہ وہ شعر پڑھنے سے پہلے جس میں فارسی کا حرف 'ی' گرتا ہے متعدد شعرا کے یہاں سے مثالیں پیش کردیں اچھا دفع دخل کیا۔

دفعِ دخلِ مقدّر:۔ جب سوال محذوف کرکے فقط جواب ایسے الفاظ میں دیں کہ اس سے ساری عبارت سوال کی مخاطب کی سمجھ میں آجائے تو اس کو اصطلاح میں "دفع دخل مقدر" کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دفع کرنا:۔ ہٹانا، نکالنا، دور کرنا، زائل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دَفعہ:۔ ۱ بار، باری، نوبت۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ عربی میں "دفعۃ" بمعنی یکبار ہے۔ عام بول چال میں "دفا" اس کا تلفظ ہے، نقطاً مستعمل نہیں، املا "دفعہ" ہی رائج ہے۔

دفعہ ۲ قانون کا فقرہ، نمبر مضمون، اُردو، مونث، قانون کی اصطلاح۔

دَفعہ ۳ درجہ، زمرہ، جماعت، لڑکوں کی ہم سبق جماعت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دفعہ دار:۔ جماعت کا افسر، سپاہیوں کے چھوٹے سے گروہ کا سردار، ہیڈ کانسٹیبل۔ اُردو، مذکر (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ، نظم اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب زبانوں پر "دفعتاً" ہے۔

دفعہ دفعہ کرکے دینا:۔ بالاقساط دینا، تھوڑا تھوڑا کرکے دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں سمجھتا تھا کہ ان کا روپیہ یکمشت نہ دے سکوں گا لہٰذا میں نے دفعہ دفعہ کرکے سب دے دیا۔

دفعہ لگانا:۔ باعتبار جرم قانون کی رو سے مجرم قرار دینا۔ اردو، قانونی اصطلاح، قانونی۔

دفع ہونا:۔ جاتا رہنا، دور ہونا، چلا جانا، رخصت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

د۔ ف۔ عین ہوجئے:۔ یہاں سے چلے جئے (د۔ ف ہوجئے بھی ہے) (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دفیعہ (بروزن شرطیہ و نیز بروزن تجربہ) علاج، تدبیر، روک، دفع کرنے کی تدبیر، توڑ۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ عوام اسی کو "دفینہ" کہتے ہیں۔

دفلہ:۔ چھوٹا دف۔ فارسی، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَف مرنا:۔ زہر کا اثر دور ہونا، جوش کم ہونا، تیزی دفع ہونا، غصہ کم ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَفن:۔ میت کو زمین میں چھپانا، گاڑنا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہم نہا دھو کر ابھی کپڑے بدل کر گئے ہیں
دفن کرکے خاک میں یارو ملے ہو عبث — لطافت

قولِ فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہوئے یاں دفن واں کی سیر کرلی
کہ جنت متصل ہے کربلا سے — مؤلف

دفنانا۔ مردے کو دفن کرنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

ع ہم کو کفنانا نہ دفنانا نہ تربت پاٹنا — رنگ

دَف نواز:۔ دف بجانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

دَفن و کفن:۔ تجہیز و تکفین۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ گرانی کی وجہ سے ان کے دفن و کفن میں سو روپیہ سے زیادہ صرف ہوگئے۔

دَفیلہ:۔ لشکر کا قطار بند ہوکے سلام کرنا۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

دفینہ:۔ (بیائے معروف) گڑا ہوا خزانہ، گڑا ہوا مال، وہ رقم جو زمین میں حفاظت کے خیال سے گاڑ دی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ عربی میں "دفینۃ" ہے۔

دِق ۱ باریک ۲ تھوڑا۔ عربی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

دِق ۳ تپ کہنہ۔ ٹی بی۔ تپ مزمن، سینہ پھیپھڑوں میں زخم ہوجانے کا مرض۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا سب کو بچائے دق بہت بُرا مرض ہے۔

قولِ فیصل:۔ کرا دینا، ہونا کے ساتھ

اس کا صرف ہے۔ جیسے تم نے اپنی حرکتوں سے غریب کو دق کرادیا۔ ہم پہلے ہی کہتے تھے کہ اگر بیچاری دن رات اس قسم کے صدمے سہتی رہی تو ایک نہ ایک دن دق ضرور ہو جائے گی۔

دَقّاق :۔ (بفتح اول و تشدید دوم) بہت کوٹنے والا۔ آٹا پیسنے والا۔ عربی۔ (مصباح اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دقاق :۔ باجہ بجانے والا۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔ البتہ باریک بین اور نکتہ رس کے معنوں میں پڑھا لکھا طبقہ بولتا ہے۔

نقطۂ خال دہن دکھلا کے کہتا ہے وہ شوخ
اس دقیقے کو وہ سمجھے جو بڑا دقاق ہو — امیر

دَقّاقہ :۔ بہت بیباک اور چالاک عورت۔ اردو، مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تم اس کے منھ نہ لگو وہ بڑی دقاقہ ہے۔

دَقائِق :۔ دقیقہ کی جمع، باریکیاں، گہری باتیں، نکتے، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دِقّت :۔ باریک ہونا، باریکی، عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

مانند اختلاط ہے سہل اب کی شاعری
یہ تیزی نہ طبع کی ہے نہ دقت نظر کی ہے — میر

دِقّت :۔ مشکل، دشواری، تنگی، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کر اس شوخ کی تار نگہ عنقا ہے
بڑی دقت سے یہ مضمون سمجھ میں آیا — لا اعلم

دقت پڑنا :۔ مشکل پیش آنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ادھر عدالت خلاف ادھر وکیل ناتجربہ کار، مقدمہ میں بڑی دقت پڑ گئی دیکھو میں نہیں آتا کہ کیا کیا جائے۔

دقت پسند :۔ مشکل پسند، دشوار منزلوں سے گزرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ کی دقت پسند طبیعت سخت سے سخت طرح میں غزل کہنے پر مجبور کرتی ہے۔

دقت طلب :۔ دشوار۔ فارسی ترکیب۔ صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دقت طلب امر یہ ہے کہ کوئی بڑا سفارش کرنے والا نہیں ورنہ ضمانت آسانی ہو سکتی ہے۔

دقت میں پڑنا :۔ مشکل اور دشواری میں پڑنا، مصیبت میں پھنسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مصالحت کرتا ہوں تو نقصان ہوتا ہے مصالحت نہیں کرتا ہوں تو دوست بگڑے جاتے ہیں۔ کیا کروں بڑی دقت میں پڑ گیا ہوں۔

دقت و مراقبت :۔ غور و خوض۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دق داری :۔ تکلیف، پریشانی، مصیبت، اردو۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دق کرنا :۔ عاجز کرنا، پریشان کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

عاشق چشم ہوں گلشن سے نکل جاؤں گا
اس قدر دق مجھے اے نرگس بیمار نہ کر — امیر

دق ہونا :۔ تنگ اور عاجز ہونا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

سامنے سے تنگ ملے تو دق ہو
آسماں چھاتی پہ اپنی سل ہے یاں — میر

دَقیانوس :۔ ایک ظالم بت پرست اور بت پرانے بادشاہ فارس و عرب کا نام، شہر افسوس (بواو معروف) اس کا پایہ تخت تھا۔ یہ بادشاہ دوسروں کو بت پرستی پر مجبور کرتا تھا جو پرستش نہیں کرتا تھا اسے قتل کرڈالتا تھا۔ شہر پناہ کے پھاٹک پر دربان مقرر رہتے جو شہر سے نکلتا یا باہر سے آتے پہلے بتوں کو سجدہ کرے۔ چنانچہ اصحاب کہف نے جو اس کے وزیر اور درباری گر باایمان تھے یہ کیفیت دیکھی تو ایک دن شکار کے بہانے بادشاہ کے خوف سے شہر چھوڑ کے بھاگے۔ دقیانوس نے لشکر کے ساتھ تعاقب کیا اصحاب کہف جب بھاگے تو راستے میں ایک چرواہا ملا اس خیال سے کہ یہ ہماری مخبری نہ کرے ساتھ چلنے کو کہا مگر اس نے انکار کیا یہ لوگ خدا کے بھروسے پر روانہ ہو گئے، چرواہے کا کتا ان کے ساتھ ہو گیا وہ جا کے ایک پہاڑ کے غار میں چھپ رہے کتا دونوں اگلے پاؤں پھیلا کے پہرہ دار بن کے بیٹھ گیا۔ اتنے میں دقیانوس لشکر لے کے غار کے قریب آیا اور اپنے وزیر اریانوس سے غار میں داخل ہونے کو کہا یہ داخل ہوا ان کو سوتا پایا چونکہ باطن میں مؤحد تھا اس لئے ان کے خواب کو موت بتایا۔ دقیانوس بہت خوش ہوا۔ اس نے ایک پتھر غار کے منھ پر رکھ کے ایک تختی لگا دی اس میں سب کے نام اور تاریخ موت تحریر کرادی اس لئے

ان کو اصحاب رقیم بھی کہتے ہیں۔ غار میں سونے کی وجہ سے اصحاب کہف کہتے ہیں۔ دقیانوس بادشاہ حضرت عیسیٰؑ اور جالینوس کا ہم عصر بتایا جاتا ہے۔

دقیانوس:۔ ۲ نہایت پرانا، عتیق، اگلے وقت کا کہنہ۔ نہایت بوڑھا جو نسبتاً بڑی عمر والا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ کسی معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دقیانوس کے وقت کا:۔ بہت پرانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دقیانوسی:۔ (کنایۃً) بہت پرانا۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

دقیانوسی باتیں:۔ بزرگوں کے کرنے کی باتیں جو کوئی نوعمر کرے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم جب کہتے ہو نئی کہتے ہو مگر دقیانوسی باتوں سے میری جان عاجز ہو گئی۔

دقیانوسی خیال:۔ پرانا خیال، حالیہ تجربہ اور تحقیق کے برخلاف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ ابھی تک پرانی وضع پر قائم ہیں بڑے دقیانوسی خیال کے انسان ہیں۔

دَقیق:۔ ۱ باریک آٹا، باریک، تھوڑا، مشکل معاملہ۔ عربی۔

قول فیصل:۔ اردو میں لطیف باریک نازک پیچیدہ مشکل کے معنی میں بولتے ہیں اور مضمون و عبارت وغیرہ کے لئے لکھتے ہیں۔

جیسے:۔ الیٰ طائے جلی اور الیٰ طائے خفی کا مسئلہ بہت دقیق ہے آج تک اساتذۂ فن اس کو پوری طور سے حل نہیں کر سکے۔

دَقیق:۔ ۲ ناقد، نقاد۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دقیق نظر:۔ گہری نظر، غور و خوض کی نظر۔ عربی الفاظ، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ زرق و التیام کے مسئلہ کو دقیق نظر سے حل کیجئے گا۔

دَقیقہ: ۱ باریکی، نکتہ، پیچیدہ بات۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

نقطۂ خال دہن کھلا کے کہتا ہے وہ شوخ
اس دقیقے کو وہ سمجھے جو بڑا دقاق ہو — امیر

دقیقہ: ۲ گھنٹے کا ساٹھواں حصہ، منٹ۔ عربی، مذکر، اصطلاح اہل نجوم۔

دقیقہ باقی نہ چھوڑنا:۔ کسر اٹھا نہ رکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کتنوں نے سروں کو اپنے پھوڑا
باقی نہ کوئی دقیقہ چھوڑا — اختر (واجد علی شاہ)

قول فیصل:۔ اس صرف سے پہلے کوئی کا لفظ بڑھانا ضروری ہے جیسا کہ مذکورہ شعر میں ہے۔

دقیقہ باقی نہ رکھنا:۔ کسر اٹھا نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلاش یکدہ ہے دل کو ساقی
نہ رکھوں گا دقیقہ اک باقی — النساء بیگم (مظلوم)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھنا اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھنا بھی بولتے ہیں۔

دقیقہ رس، دقیقہ شناس:۔ زود فہم، باریک بیں، تیز طبع۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صرف:۔ ہمارے دقیقہ رس اور صبح نفس سیاح میاں آزاد آج سر شام سے سیر گشت کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

دقیقہ شمار:۔ منٹوں کو ظاہر کرنے والی سوئی۔ (فرہنگ فارسی جدید)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دَقیقہ فرو گزاشت نہ کرنا:۔ کوئی کوشش اٹھا نہ رکھنا، ہر ممکن کوشش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس عرصہ میں خبر پہنچی کہ پیر بھائی میرا آتا ہے۔ خبردار کوئی دقیقہ اس کی تعظیم و خاطرداری میں فرو گزاشت نہ کرنا۔ (طلسم ہوشربا)

دَکاکین:۔ دکان کی جمع، بہت سے چبوترے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

دُکان:۔ وہ محدود جگہ جہاں چیزیں بکتی ہیں، بکری کا مکان۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بند ہو جائے در توبہ تو نا محرم نہیں
ہو قیامت بند گر دیکھوں دکاں خمار کی — ناسخ

قول فیصل:۔ یہ لفظ عربی میں تشدید دوم ہے فارسیوں نے بہ تخفیف دوم استعمال کیا ہے۔

دکان اٹھانا:۔ دکان کا سامان اٹھانا، دکان بند کرنا، دکان ختم کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکان اٹھا کے وفادار لوگ بیٹھ رہے
کسی نے جنس وفا کی نہ قدردانی کی — بحر

قول فیصل:۔ اس کا لازم "دکان اٹھنا" بھی مستعمل ہے۔

دکان بڑھانا:۔ دکان بند کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اہل بازار یہ سنتے ہی برابر دوڑے
سب دکاندار دکانوں کو بڑھا کر دوڑے — عشق

دکان بڑھ جانا:۔ دکان بند ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اب دکان بند ہو جانا زیادہ بولتے ہیں۔

دکان بند کرنا:۔ دکان کے پٹ بند کرنا، بکری موقوف کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دکان بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس لمحہ کو بھاشا ڈبو — اسمٰعیل میرٹھی

دکان بند ہونا:۔ دکان میں قفل لگ دینا۔ بکری موقوف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر دلبر مہ پارہ خریدار ہے تیرا
اک بار جو ہوں حسن فروشوں کی دکاں بند — داغ

دکان جمانا:۱ دکان قائم کرنا، دکان پر بکری زیادہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دکاندار ایسا خوش مزاج ہے کہ تھوڑے دنوں میں اُس نے دکان جما لی۔

دکان جمانا:۲ (کنایۃً) خود نمائی کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دکان جمنا:۔ (لازم) دکان کا چلنا، خوب بکری ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہت تھوڑے سرمایہ سے دکان کھولی تھی ہمیں یقین نہیں تھا کہ دکان جم جائے گی۔

دکان چلنا:۔ خوب بکری ہونا، بکثرت فروخت ہونا، خریداری ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے قاتل نے کمر باندھی ہے سفاکی پر
خوب شمشیر فروشوں کی دکاں چلتی ہے — معروف

دُکاندار:۔ (نون غنہ) دکان رکھنے والا، وہ شخص جو دکان رکھتے ہوئے ہو، فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

ہر سمت سواری کی ہوئی دھوم جو یکبار
دکانیں کھلی چھوڑ کے اٹھ آئے دکاندار — عشق

قول فیصل:۔ عوام "دُکندار" کہتے ہیں۔

دکانداری:۱ دکان رکھنا، مال بیچنا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بکا یک کاغذ یادی ہے جو شئی
دکانداری ہوئی بالکل فراموش — الف لیلیٰ منظوم

قول فیصل:۔ عوام "دُکنداری" بولتے ہیں۔

دکانداری:۲ (کنایۃً) چرب زبانی، فارسی، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

دکانداری کی باتیں کرنا:۔ (کنایۃً) چرب زبانی کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ دنیا سے غلط فائدہ اُٹھانے کی کوشش کیجیے لیکن مجھ سے دکانداری کی باتیں نہ کیجیے۔

دکان رکھنا:۔ دکان کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چھبن صاحب نے آٹے دال کی دکان رکھی ہے اور بازار بھر سے سستا بیچ رہے ہیں۔

دکان کرنا:۔ بازار میں کسی خاص جگہ اشیائے فروخت رکھ کر بیچنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا خرابات جہاں ہے اپنی توبہ سے خراب
کوئی بھی اب میفروشی کی دکاں کرتا نہیں — ناسخ

دکان کھلنا:۔ کسی چیز کی دکان ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کپڑے کی دکانیں برابر کھلتی چلی جا رہی ہیں مگر گرانی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

قول فیصل:۔ بند دکان کے کھلنے کے معنی میں بھی دکان کھلنا مستعمل ہے۔ جیسے: آٹھ بجے صبح کو دکانیں کھلتی ہیں۔

دکان کھولنا:۱ دکان کرنا، دکان رکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہمارے دوست نے نخاس میں دکان کھولی ہے خوب بکری ہوتی ہے۔

دکان کھولنا:۲ بند دکان کو کھولنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے صبح روز ہجر کہاں ہوش میکشی
کھولی ہے میفروش نے اپنی دکان عبث — ناسخ

دکان گرم ہونا:۔ دکان میں خوب بکری ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دکان لگانا:۱ بازار میں کسی جگہ اشیائے فروخت رکھ کے بیچنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گرد بڑھ جانے کے قریب پٹیا پر جن جن دکانداروں نے دکانیں لگائی ہیں میونسپلٹی نے اٹھوا دیں۔

دکان لگانا:۲ چیزوں کو پھیلا کر بیٹھنا، چیزیں پھیلا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اُردو زبان بھی عجیب زبان ہے اگر سامان بے ترتیب پڑا ہو تو کہتے ہیں دکان لگائی ہے۔

دکان ہونا:- دکان قائم ہونا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈکرا:- ڈرڑی، پچھدار۔ ہندی، مذکر۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈکڑی:- ڈگی، دو کا پتا، ڈرڑی۔ ہندی مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- لکھنؤ میں تاش کے پتّے کو جس پر دو نقطے یا نشان ہوں "ڈگی" کہتے ہیں۔ (کاف فارسی بجائے عربی) گنجفے کے ایسے پتّے کو "دوا" کہتے ہیں (واو کی آواز خفیف) ڈری کی جگہ "ڈرڑی" کہتے ہیں (راۓ ثقیلہ) میں مولف فرہنگ اثر کی تائید کرتا ہوں۔ ڈکڑی ان معنوں میں بسند فرہنگ آصفیہ دہلی کی زبان ہے۔

ڈکڑی:- گھوڑوں کی جوڑی۔ اردو، مونث فصیح، رائج۔

تار شعاع نستے ہیں جیسے ہیں نور کے
باد سحر کے جھونکے ہیں ڈکڑی کی گھوڑیاں — سحر

دکن:- دکھن، جنوب۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- لکھنؤ میں دکن سے مراد زیادہ تر حیدر آباد ہے۔

میں ہوا باد یہ پیما طرف ملک دکن
سرمۂ چشم غزالاں ہوئی گرد دامن — داغ

دکھ:- درد، تکلیف، رنج۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

غربت کے دکھ اہلِ دل الاولے انہیں گے
سن لیجو کر کے جوش ہم یہاں سے اٹھیں گے — انیس

دکھ:- مرض، بیماری۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی — غالب

دکھ:- بلا، مصیبت، آفت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کون ہوتا ہے محبت کی مصیبت میں شریک
یہ وہ دکھ ہے کہ جو بانٹے نہیں بٹتا ہے — قلق

دکھ اٹھانا:- تکلیف اٹھانا، ایذا پانا، صدمہ اٹھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- مسلسل دکھ اٹھانا ایک ضعیف کے لئے پیام موت ہے۔

دکھا دل:- چوٹ کھایا ہوا دل۔ اردو، فصیح، رائج۔
قول فیصل:- دکھا کے کاف کو مشدد کر کے "دکّھا ہوا دل" بھی بولتے ہیں۔

تری الفت میں صدمے اٹھائے ہیں بت کافر
کہ گویا سب مسلمانوں کا میں دکھا ہوا دل ہوں — راسخ

دِکھانا:- (دیکھنا کا متعدی) ملاحظہ کرانا، پیش کرنا، روبرو کرنا، سامنے کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محبت کے بازار میں اور کیا ہے
کوئی دل دکھائے اگر دیکھ لینا — داغ

دکھانا:- آفت لانا، مصیبت لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غنیمت ہے تاریکی شام غم
نہ دیکھوں گا میں جو دکھائے گا دن — داغ

دکھانا:- آگاہ کرنا، خبردار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- تم کو نشیب و فراز دکھا دیا پھر بھی تم نہیں سمجھے۔

قول فیصل:- یہ معنی جملوں کے ساتھ ملا کے بولنے میں پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اونچ نیچ دکھانا۔

دکھانا:- راستہ بتانا (فقرہ) زید کو راستہ دکھا دو۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- اس جگہ اہل لکھنؤ "بتانا" بولتے ہیں۔

دُکھانا:- ستانا، صدمہ پہنچانا، درد پیدا کرنا، چوٹ کھائے ہوئے عضو یا پھوڑا یا زخم میں ٹیس لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

زخم دل میں نہیں ہے قطرۂ خوں
خوب ہم نے دکھا کے دیکھ لیا — داغ

دکھانے کے دانت ہیں:- یعنی نمائشی باتیں ہیں۔ (فقرہ) رفاہ عام کا خیال ان کے دکھانے کے دانت ہیں۔ (نور اللغات)
قول فیصل:- زیادہ تر یہ پوری مثل یوں بولتے ہیں۔ کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔

دِکھاؤ:- دور کی چیز کا نظر آنا، سامنا ہونا، جہاں تک نظر کام کرے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تنگ چشم میں ہے سیر جہاں
ایک دو کوس کا دکھاؤ نہیں — رشک

دکھاؤ:- سامنے کے رخ کی زیبائش، ظاہری سجاوٹ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف:- صدر پھاٹک کو برقی قمقموں سے خوب جگمگا دو، دکھاؤ عمدہ ہونا چاہئے — مال کھرا ہونے کے ساتھ ساتھ چیز کا دکھاؤ بھی عمدہ ہونا چاہئے۔

دِکھاؤ:- (بواو معروف) یعنی دیدہ و خوشنما

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دِکھاوا :۔ نمود، نمائش، تکلف، بناوٹ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جس چیز کا دکھاوا اچھا ہوتا ہے اس پر چار آدمیوں کی نظریں پڑتی ہیں۔

دِکھاوٹ :۔ ظاہرداری، نمائش۔ اُردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

دکھاوٹی :۔ نمائشی۔ اُردو، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دکھاوے کی باتیں :۔ ظاہرداری کی باتیں۔ اُردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ نصیبن جب بھی آتی ہے کبھی کہتی ہے لڑکی کی شادی کرا دوں گی۔ کبھی کچھ کہتی ہے کبھی کچھ کہتی ہے۔ سب دکھاوے کی باتیں ہیں۔

دکھائی :۱ معائنہ ۲ معائنہ کی اُجرت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ معنی نمبر۱ میں اہل لکھنؤ بولتے ہیں نمبر۲ میں نہیں۔

دکھائی دینا :۱ نظر آنا، سُجھائی دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا
آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا — ذوق

قول فیصل :۔ دفعتہً نظر آ جانا کے معنی میں "دکھائی دے جانا" بولتے ہیں۔

جو صورت دکھائی گئی اس شکل کی — عشق

دکھائی دینا :۲ (نفی کے ساتھ) کسی کے جنس نظر پڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جو معرکۂ عشق میں ہو میرا مقابل
ایسا تو کوئی مجھ کو دکھائی نہیں دیتا — داغ

دکھائی دینا :۳ احتمال قوی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جان جاتی دکھائی دیتی ہے
ان کا آنا نظر نہیں آتا — داغ

دُکھ بٹانا :۔ کسی کا شریک غم ہونا، غمخواری کرنا، کسی کی غمگساری کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیں کیا جو کسی کا دُکھ بٹائیں
کسی کے واسطے دنیا سے جائیں — جرأت

دُکھ بسرانا :۔ (متعدی) رنج بھلانا، غم بھلانا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُکھ بھرا :۔ رنجیدہ، غمگین۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ فسانہ اور دل وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے تانیث کے لئے دکھ بھری کہتے ہیں۔

رکھ لیا اس سنگدل نے دل پہ ہاتھ
ہائے میری دکھ بھری آواز سے — داغ

دُکھ بھرنا :۔ مصیبت برداشت کرنا، رنج و اندوہ میں زندگی بسر کرنا، تکلیف سہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

غم سہتے ہیں پر لب پہ شکایت نہیں آتی
دکھ بھرتے ہیں پر تیری محبت نہیں جاتی — داغ

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی محل پر "دُکھ بھگتنا" بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُکھ بھریں بی فاختہ اور کوّے میوے کھائیں :۔ تکلیف کوئی اٹھائے اور لطف کوئی اٹھائے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں "بھریں" کی جگہ "سہیں" نیز کسی کے ساتھ "جھیلیں" اور "میوے" کی جگہ زیادہ "انڈے" بولتے ہیں یعنی اس طرح :۔

دُکھ سہیں بی فاختہ اور کوّے انڈے کھائیں۔

صاحب فرہنگ اثر نے "بھریں" کی جگہ صرف "جھیلیں" لکھا ہے۔ حالانکہ زیادہ تر "سہیں" زبانوں پر ہے۔

صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے "دکھ بھریں بی فاختہ کوّا میوے کھائے" (کوّا۔ واحد) مگر اہل لکھنؤ جمع ہی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دُکھ پانا :۔ تکلیف اٹھانا، رنج پانا، مصیبت اٹھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کھو دیا مفت میں دل میں نے کہ دکھ ہی پایا
قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا — مومن

دُکھتے چوٹ کو ٹھوکر سے بچیں :۔ اکثر دُکھتے ہی ہوئے مقام پر چوٹ لگتی ہے۔ او جس کے شرمندۂ احسان ہوتے یا جس سے بچنا چاہتے ہیں اسی سے ضرور ملاقات ہو جاتی ہے۔ او بُرا کے وہی ہوتا ہے جس کا ہونا ناگوار ہو۔ اُردو، مثل، عورتوں اور دہلی کی زبان۔

قول فیصل :۔ "کنز" بمعنی "شرمندۂ احسان"۔

دُکھتی رگ پکڑنا :۔ کسی کے کسی عیب یا کسی کمزوری کی اس طرح گرفت کرنا کہ وہ چڑھ جائے یا جزبز ہو جائے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ ہر ایک کے خاندان میں بہت عیب نکالا کرتے تھے۔ میں نے ایک دن ان کی ایسی دُکھتی رگ پکڑی اور ننھیال میں عیب نکالا کہ اب وہ کسی کو بُرا نہیں کہتے۔

دُکھتی کہنا :۔ ایسی بات کہنا جو مخاطب کو ناگوار ہو۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم تو ہر بات میں ہو دل کو دُکھاتے میرے
کیا ہوا میں نے بھی گر دُکھتی کہی تھوڑی سی — مصحفی

دُکھتی نگاہوں سے دیکھنا:۔ اس طرح دیکھنا کہ دل میں ہوک اُٹھے۔ تیز نظر سے دیکھنا۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ مطلقاً نہیں بولتے۔

دکھ جھیلنا:۔ تکلیف برداشت کرنا۔ اُردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ میں نے شوہر کے ساتھ مصیبتیں اُٹھائیں دکھ جھیلے مگر کبھی آج تک شکوہ نہیں کیا۔

دکھ دائی:۔ ستمگار۔ (ہندو) دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

دُکھ درد:۔ آفت مصیبت۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دیتے ہیں ہجر میں دکھ درد کس بلا کے مجھے
شب فراق نے مارا اُن لٹا کے مجھے — داغ

دُکھ درد بٹا لینا:۔ ہمدردی کی حیثیت سے کسی کی مصیبت میں شریک ہو جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ مصیبت زدہ کے دکھ درد کو بٹا لینے کی کوشش کرنا انسانی فریضہ ہے۔

دُکھ درد بھرنا:۔ دکھ بھرنا، مصیبت اٹھانا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

لوگ دکھ درد بھرتے جاتے ہیں
دل کی وہ کرتے جاتے ہیں — داغ

دکھ درد کا شریک:۔ رنج و غم کا ساتھی، شریک رنج و غم۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔
محل صرف:۔ کلیا مہری کے پاس گئی ہو اسکی ہمجولی دکھ درد کی شریک تھی۔ (دکانی از سرشار)

دکھ درد میں شریک رہنا:۔ کسی کی تکلیف بٹانا، رنج و مصیبت میں کسی کا شریک حال رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

دُکھ دہندہ:۔ مصیبت ڈالنے والا۔ اُردو صفت، متروک۔

درپے رنج و تعب رہتا ہے اہل درد کے
دُکھ دہندوں کی ہوا خواہی میں ہے ہی چل — سودا

دُکھ دینا:۔ تکلیف پہنچانا، ستانا، اذیت دینا، ایذا پہنچانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ بندگان خدا کو دکھ دینا خدا کی ناخوشی کا سبب ہے۔

ستائے جو نہیں ہے کام اس کو
کہاں جو دکھ دیے آرام اس کو — الماس

دُکھ رونا:۔ (کنایۃً) مصیبت بیان کرنا، گلا شکوہ زبان پر لانا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔

کیا یہ دکھ روؤں میں کہ ہے اے یار
ایک دل روز روتے کو در کار — جرأت

دُکھڑا[1]:۔ روگ، مرض، بیماری۔ ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں ان معنی میں نہیں بولتیں۔

دُکھڑا[2]:۔ محنت، مزدوری۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُکھڑا[3]:۔ رنج و غم کا بیان، درد آمیز بیان، مصیبت کی کہانی، غم کی داستان۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

دُکھڑے نہیں یہ دل و جگر کے
تم ذکر سنو ادھر اُدھر کے — عارف لکھنوی

دُکھڑا[4]:۔ گلہ، شکوہ۔ اُردو، مذکر، متروک۔

ہم کہ اپنے لگاؤ کے دُکھڑے
دل بھریں گے زبانی کہہ سن کے — عروج الفضل

دُکھڑا پڑنا:۔ مصیبت زدہ ہونا، رنج اُٹھانا، ۲۔ رانڈ ہو جانا، بیوہ ہو جانا۔ ہندی، ہندو عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دُکھڑا پیٹنا:۔ (لازم) سخت محنت مشقت کرنا، مصیبت بھرنا، مشکل سے گزارنا، حسرت سے بسر کرنا۔ ہندی، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دُکھڑا رونا:۔ (کنایۃً) اپنی مصیبت بیان کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

درد دل اس گل سے شبنم نے کہا
ہم نہ اس ہنس مکھ سے دکھڑا رو سکے — شاد لکھنوی

دُکھڑا لے بیٹھنا:۔ مصیبت بیان کرنا۔ مثلاً بات کچھ تھی تم اپنا دکھڑا لے بیٹھے۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ جہاں معنی سمجھے تھے وہاں یہ بھی لکھ دینا چاہیئے تھا کہ یہ عورتوں کی زبان ہے مرد نہیں بولتے۔

دُکھ زدہ:۔ مصیبت زدہ۔ اُردو صفت، متروک۔

جب گھر کا ہو یہ حال تو پھر گھر میں جاؤں کیا
اُن دکھ زدوں کو حال دل اپنا سناؤں کیا — انیس

دُکھ ساگر:۔ بحر غم، مصیبت کا گھر، دکھ کی کہانی، دنیا۔ ہندی صفت، ہندی داںوں کی زبان۔
قول فیصل:۔ ہندی داں حضرات ہی کو دکھ کا ساگر بھی کہتے ہیں۔

ڈوبی ہوئی دکھ کے ساگر میں سورج کی سنہری تھالی تھی
اس چاند کی دیوی کو سانجھ کی خبر سے دنیا خالی تھی — نجم آفندی

دُکھ سکھ:۔ رنج و راحت، غم و شادی، تکلیف و آرام۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- خدا کی ناشکری نہ کرو دنیا میں زندگی کے لیے تو دکھ شکھ لگا ہی رہتا ہے۔

دکھ کی پوٹ :- سرتاپا دکھ، دائم المرض، مجسم درد و غم۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- عورتیں کبھی کبھی کسی کے ساتھ بول دیتی ہیں۔

دِکھلانا :- (متعدی) دکھانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

شکل اپنی شب ہجر جو دکھلا گئی اسکو　امیر

دکھلاؤ :- دکھاؤ۔ اُردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ "دکھاؤ" بولتے ہیں۔

دکھلاوا :- دکھاوا۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دکھلائی دینا :- دکھائی دینا، نظر آنا۔ اُردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

ایک دکھلائی نہیں دیتی فراق یار میں
سب مری راحت کی شکلیں رنج پنہاں ہو گئیں　جلال

قول فیصل :- اس جگہ "دکھائی دینا" فصیح ہے۔

دُکھ لگنا ! روگ لگنا، روگی ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُکھ لگنا ۲ مصیبت پڑنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ بالکل نہیں بولتے۔

دِکھلوانا :- دکھلانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- پہلے استخارہ دکھلوا لو پھر کام شروع کرو۔

دُکھ ملنا :- تکلیف ملنا، اُردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

نام کا میرے ہے جو دکھ کہ کسی کو نہ ملا
کام میں میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہ ہوا　غالب

دُکھن :- (۱) بفتح اول و تانی نیز بروزن چمن) جنوب۔ اُردو، عوام کی زبان۔

چلیے تو بچو دا سکی دھن میں ہم کیا جانے کس جانب
وہ اُتر تھا کہ دکھن تھا وہ پورب تھا کہ پچھم تھا　داغ

قول فیصل :- لکھنؤ میں زیادہ تر دکھن بفتح کاف مشدد بولتے ہیں۔

دُکھنا ! درد ہونا، درد کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- اس کے معنی (دُکھا بروزن رکا) کو تشدید کاف (دُکّھا) بھی بولتے ہیں جو فصیح ہے۔

مزاج پوچھا کسی کا تو اس کا منھ دکھا
کسک سی ہاتھ میں آئی اگر سلام لیا　ہجر

دُکھنا ۲ (دل کے ساتھ) غم ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- غربت میں عیش کے زمانے کو یاد کر کے دل دکھتا ہے۔

دُکھنا ۳ (ہاتھ پاؤں کے ساتھ) تھکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

سخت جانی کے سبب شرم سے میں کہتا ہوں
ہاتھ دکھ جائیں گے قاتل کو اذیت ہوگی　صبا

دکھن کی کمائی کا مردے کے نالے میں گنوائی :- محنت سے پیدا کیا ہوا پیسہ جب بری طرح صرف ہوتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو، مثل، عوام کی زبان۔

محل صرف :- میاں آزاد سب کو ہوس لاسے تھے مگر میاں بچہ و قیچہ گنگری و ضری دو پیسے پیسا صبح جتا سب غائب غلہ ہو گیا دکھن کی کمائی کا مردے کے نالے میں گنوائی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- برائی کے محل پر بولتے ہیں۔

دکھن گئے نہ باہوڑے رہے چندیری چھاؤں :- دکھن جا کر پھر کوئی نہیں پھرتا، وہیں کا ہو رہتا ہے۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل :- صاحب خزینۃ الامثال نے بھی یہ مثل لکھی ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَکھنی :- جنوبی۔ اردو، عوام کی زبان۔

دُکھنے آنا :- دکھنے لگنا، آشوب چشم ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- صرف آنکھ کے واسطے مستعمل ہے۔

دَکھنیری ہوا :- (بفتح اوّل و سکون دوم و فتح نون) جنوب کی ہوا، باد جنوب۔ اُردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہی دیکھا گیا ہے کہ جب دکھنیری ہوا چلتی ہے تو ابر ضرور آتا ہے۔

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے دکھنا بھی انھیں معنوں میں لکھا ہے جو لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دَکھنی مرچ :- سفید گول مرچ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

دِکھوانا :- دکھانا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

مقدر میں نہیں کیا وصل جب پوچھا تو کہتے ہیں
بلاؤ تم کسی پنڈت کو یہ دکھواؤ پوتھی ہیں　داغ

دُکھوں :- دکھ کی جمع۔ آفتیں، مصیبتیں، دقتیں۔

یارب مری بچی کو بچا لے
پالا ہے بڑے دکھوں سے میں نے　اختر شاہ اودھ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ پورا صرف "دکھوں سے پالنا" ہے، جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

دُکھی :- مصیبت زدہ، رنجیدہ، بیمار، روگی۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے عوام لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔ البتہ فصحا احتیاط کرتے ہیں۔

ڈکھیا :- دردمند عورت۔ غم رسیدہ عورت۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- اے کیا زمانہ ہے جدھر جاتی ہوں لوگ دتکار دیتے ہیں، مجھ ڈکھیا کی کہانی کوئی نہیں سنتا۔

ڈکھیا دکھ روئے سکھیا کمر توڑے :- بےدرد آدمی کو کسی کے درد کی کیا خبر وہ تو ہنسے گا کیا کرے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈکھیارا :- دردرسیدہ، مصیبت زدہ، آفت کا مارا۔ اردو، صفت، مذکر، غیر فصیح، ساقط۔

محل صرف :- غریب کی شادی ہوئی تھی ایک لڑکا ہوا بیوی مر گئیں نوکری بھی کرے لڑکے کی بھی پرورش کرے دکھیارا کیا کرے مصیبت میں پھنس گیا ہے۔

قول فیصل :- زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں تانیث کے محل پر دکھیاری مستعمل ہے۔

ڈکھیارا :- بیمار، علیل، مریض، روگی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

ڈگی :- وہ پتہ تاش یا گنجفہ کا جس کو دوا کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ تاش کے پتے کو دگی (دگان فارسی) کہتے ہیں دگی کسی معنی میں نہیں بولتے۔

ڈگاڑا :- (دو + گاڑا - ملحق) دو نال بندوق، دوہری گولی۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈگاڑا :- دو گولیاں بھر کے مارنا۔ اردو، مذکر، فقرہ

بیچ بھر کے قاتل نے پنجہ میں دوگاڑا مارا۔ — علق

دگاڑا :- گولی اور چھرّے کا ایک ساتھ ایک گولی سے پیٹنا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- نواب تو گولیاں کھیلنے میں بہت مشاق ہیں زیادہ تر دگاڑا پیٹتے ہیں۔

دُگانا :- ہم عمر عورتوں کا ایک رشتہ جو دو مغز بادام کھا کر جوڑا جاتا ہے بہناپا، دوستانہ، دوستی۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔ (لغات النساء)

قول فیصل :- اب لکھنؤ کی عورتوں میں یہ دستور نہیں ہے دہلی میں آوارہ عورتوں کی اصطلاح میں اس عورت کو بھی کہتے ہیں جو چپٹی لڑاتی ہو۔

> گر دگانا نہیں ہے تری ہر دم تو پھر
> چھیڑتی ہے تجھے کیوں آن کے سوسن کو کا — رنگین

دُگانہ :- (فارسی) (مخفف دوگانہ) جڑواں یا دوہری چیز، جیسے دگانہ بادام، دگانہ آم۔ اگر مذاق میں کوئی دگانہ چیز کسی دوست کو دیں اور وہ بغیر یاد کہے سیدھے ہاتھ میں لے لے تو ایسی چیز لینے والے کو بہت سی وہ چیز دینا پڑتی ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اب اہل لکھنؤ اسے "دُہرا" کہتے ہیں دُہرا چیز دیتے وقت دینے والا "فراموش" کہہ کے دیتا ہے اب یہ طریقہ قریب قریب متروک ہو گیا ہے زیادہ تر دیتے وقت فراموش دو ہزار کہتے تھے۔

دگانہ :- نماز کی دو رکعت، شکرانہ کی دو رکعت۔ فارسی۔ قلیل الاستعمال۔

> گر میکدے میں عید منائی تو کیا ہوا
> ایسا ہی شیخ تیرا دگانہ قضا ہوا — داغ

قول فیصل :- ادا کرنا، پڑھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دگانہ پھل :- (جڑواں پھل، دوہرا پھل۔ اردو، مذکر۔

> امید وصل نہ رکھ فرستان دنیا سے
> ہزار میں کوئی اک دو پھل دگانہ ہوا — ہجر

قول فیصل :- اب اس جگہ "دہرا پھل" بولتے ہیں۔

دگدگا :- ایک قسم کی قندیل جسے کنول بھی کہتے ہیں۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل :- مسلمان اس معنی میں "دفدغا" بولتے ہیں۔

دگدگانا :- دغدغانا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

> شامی کی سنجاف اس میں لگا
> طلا کی طرح سے دیا دگدگا — میر حسن

دگدگاہٹ :- دغدغاہٹ۔ ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دگدگی۔ دھکدھکی۔ دھگدگی :- حلقوم سینہ اور گلے کے بیچ کا گڑھا۔ ایک زیور کا نام جو سینے سے اوپر لٹکا رہتا ہے۔ سینے کی ہڈی۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ "دھکدھکی" کہتے ہیں۔

دگدگی پر دم ہونا۔ دگدگی میں دم ہونا :- سینے پہ دم ہونا۔ نزع کا عالم ہونا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے "دگدگی میں دم ہونا" لکھا ہے ("پر" کی جگہ "میں") اہل لکھنؤ "دھکدھکی میں دم ہونا" بولتے ہیں۔

دگدھا :- دبدھا۔ ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ، نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ دھگدا بھی کہتے ہیں، عوام کی زبان ہے۔

دگدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام :- تذبذب میں کامیابی نہیں ہوتی، دو کاموں میں ایک وقت بندوبست کرنے سے دونوں ٹھیک نہیں ہوتے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ "دگدھا" کی جگہ "دھگدا"

بھی کہتے ہیں۔

دِگر :۔ (بر وزن جگر) دیگر، دوسرا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مرا حال نوع دگر دیکھتے ہیں
جو ستو یاس سے چاوکرد دیکھتے ہیں — کرم آغا ہادی

دگرہ گر نہ داری طاقت نیش ۔ مکن انگشت درسوراخ کژدم :۔ بچھو کی صحبت نہ اختیار کرو۔ وہ تو اپنا برا اثر ضرور ہی دکھائے گی۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دِگرگوں :۔ (بر وزن جگر خون) اُلٹا، سرنگوں، فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ متغیر کے معنی میں بولتے ہیں۔

ماں کا تری حال ہے دگرگوں — میر تقی ہوس
ہے یاد تری ہی اُس کو مجنوں — (ترجمہ لیلیٰ مجنوں)

دگرگوں ہونا :۔ رنگ بدلنا، تغیر و تبدل ہونا، تہ و بالا ہونا، اُلٹ پلٹ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ رنگ اور حال وغیرہ کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

کون اُٹھا یہ جھاڑ کر دامن
ہے دگرگوں جو رنگ محفل کا — عزیز لکھنوی

قول فیصل :۔ شعرائے لکھنؤ سے حسن دگرگوں ہو جانا بھی کہا ہے جو اب نہیں بولتے۔

دگرگوں ہو گیا حسنِ جوانی
ضعیفی نے جو بولا دو سرا رنگ — شاد لکھنوی

دگلا :۔ لبادہ، روئی دار دُہرا انگرکھا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دگلے ہزار رنگ کے پہیلا دیں ابر کو
موتا ہوا ملک ہو نہ وہ پوش اک بار — سودا

قول فیصل :۔ بغیر روئی کا بھی ہوتا ہے اور جاڑے میں استعمال ہوتا ہے۔

دُگُن :۔ باجے کی دگنی آواز، دوسرے درجے کی آواز، ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُگنا :۔ دُونا، دوچند، دُہرا، ڈبل، مضاعف، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ظلم دگنا ہوا قاتل کو اگر رحم آیا
دو بری چھریاں ہوئیں تیار جو خنجر توڑا — بحر

قول فیصل :۔ یہ "دوگنا" کا مخفف ہے۔ اس کی تانیث "دُگنی" ہے۔

سبزہ زار حسن کی کیونکر نہ ہو دگنی بہار
جب دو شالہ سرخی اوڑھے ملیدہ سبز رنگ — بحر

دُگی :۔ تاش کا وہ پتا جس پر دو کا عدد بنا ہوتا ہے۔ اردو، مونث، تاش کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

دَل [۱] :۔ دبازت، ضخامت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

سخت حیراں ہوں کہ یار کو دوں کس سے مثال
کہوں آئینہ تو آئینے میں اتنا نہیں دل — امیر

دَل [۲] :۔ فوج، لشکر، انبوہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دل فوج ستم کا جو ادھر سے ادھر آیا
جل میں چھپا چاند، اندھیرا نظر آیا — مونس

قول فیصل۔ کثرت اور زیادتی کا اظہار کرنا ہو تو بادل وغیرہ کے ساتھ دَل کے دَل کہتے ہیں۔

دَل [۳] :۔ پتا، برگ۔ جیسے تلسی دل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دِل [۱] :۔ جسم میں ایک صنوبری شکل کے اندرونی عضو کا نام جو بائیں جانب ہوتا ہے، قلب، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بقدر دل مرا ہے حسینوں کی بزم میں
اس باغ کو نہیں ہے صنوبر کی احتیاج — ناسخ

دِل [۲] :۔ کلیجا، جگر، فارسی، فصیح، رائج۔

یہ کس کا دل ہے کس کا ہے کلیجہ کس کی چھاتی ہے — ناسخ
(تخمیم آفندی)

دِل [۳] :۔ فیاضی، سخاوت، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ سخاوت نواب صاحب کی خاندانی چیز ہے۔ ان کے والد بھی سخی تھے یہ بھی سخی ہیں کسی سائل کا سوال کبھی رد نہیں کیا۔ بڑے دل والے انسان ہیں۔

دِل [۴] :۔ ہمت، شجاعت، دلیری، جرأت، اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ صرف لاٹھی سے اس نے دو گھنٹے تک ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا، بڑے دل کا انسان ہے۔

دِل [۵] :۔ باطن، اندرونی، اندرونہ، فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مجھ کو ایسے آدمیوں سے نفرت ہے کہ جن کے دل میں کچھ ہو زبان پر کچھ۔

دِل [۶] :۔ توجہ، التفات، رخ، جذبہ، اردو، مذکر۔

تم نہیں گر دلبری سے دل کر لیتا ہے وہ
پاس میرے تب تو آتا ہے جو دل پاتا ہے وہ — (نظیر اکبر آبادی)

دِل [۷] :۔ (اپنا، میرا کے ساتھ) خوشی، مرضی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مری خوشی ہو میں مرتا ہوں اس ستمگر پر
کسی کا مجھ پہ ہے کیا اختیار میرا دل — شرف

دِل [۸] :۔ دل کا کعبہ سے بھی استعارہ کرتے ہیں، فارسی، فصیح، رائج۔

کعبۂ دل کو نہ توڑو دیکھو
کس کو ڈھاتے ہو غضب کرتے ہو — راسخ

زباں پر تو باتیں ولے دل اداس — میر حسن
پراگندہ حیرت سے ہوش و حواس — (سحر البیان)

دُلار :- پیار، لاڈ۔ اردو، مذکر عورتوں کی زبان

جان صاحب یہ دلار اچھا نہیں
لڑکیوں کا لاڈ پیار اچھا نہیں — (جان صاحب)

دلارا - پیارا، عزیز۔ اردو، مذکر فصیح، رائج

ع فدوی غلام ہے وہ دلارے ہیں آپکے (تعشق)

دلارا بیٹا گانڈو دلاری بیٹی چھنال :- ایک مثل ہے بولتے ہیں جب ماں باپ کے بیجا لاڈ پیار سے اولاد کے اطوار خراب ہو جاتے ہیں۔ اردو مقولہ بازاری بولی

قول فیصل :- زیادہ تر دلارا کی جگہ لاڈلا اور دلاری کی جگہ لاڈلی کہتے ہیں۔

دلاری - پیاری، لاڈلی۔ دلارا کی تانیث۔ اردو، مونث فصیح، رائج۔

محل صرف :- نسیم بانو نے اپنی دلاری بیٹی ساجرہ بانو کی شادی ہندوستان کے مشہور ومعروف فلم ایکٹر دلیپ کمار سے اواخر اکتوبر ۱۹۶۶ء میں کر دی

دل اڑا جانا - دل کا بے قابو ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح رائج۔

دل اڑے جاتے ہیں بجھتے ہیں چراغ ہستی
دامن افشاں تری پلکوں کی جھپک ہوتی ہے — تعشق

دل اُڑانا - دل چھین لینا عشق میں مبتلا کرنا اردو مصرف، فصیح رائج۔

شہید ناز و ادا کو ترے زمانہ ہوا
اڑا یا مہندی نے دل جب کا بانہ پا — آتش

دل اڑ جانا، دل اڑ چلنا - دل کا قابو سے باہر ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج

کنگھی جو زلف میں کی دل اڑ چلا نکل کر
کہتے ہیں وہ تحسخر کھو یا شکار میرا — سحر

دلاسا - تسلی وتشفی، تسکین۔ اردو، مذکر، فصیح رائج۔

قول فیصل :- دل - آسا - فارسی میں دل کی تسلی اور دل کو تسلی دینے والا کے معنوں میں مستعمل ہے اردو میں صرف اول الذکر معنوں میں مستعمل ہے دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

یہ پوچھے کو تشریف لائے ہوئے ہیں
دلاسا مجھے دینے آئے ہوئے ہیں — عشق

دل افروز - دل کا روشن کرنے والا۔ فارسی صفت فصیح، رائج۔

غرض تا صبح وہ مہر دل افروز
بیاں کرتی تھی احوال جگر سوز — تسلیم (نظام غریباں)

دل افگار - غمگین، رنجیدہ۔ فارسی، صفت فصیح، رائج

لیا نہ تو حساب دل افگار و خستہ ہول
ناکک نہ جو تھا۔ کہیو شکستہ حال — مشتاق

قول فیصل :- زیادہ تر ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے

جو اس پر ایک گل کا بار ہووے
سراسر بار دل افگار ہووے — نگار یزدی (زلیخائے اُردو)

دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا :- جب کوئی اہم کام شروع کرتے ہیں تو یہ مصرع پڑھتے ہیں فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ حافظ شیرازی کا مصرع ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ میں اپنے دل کی کشتی اللہ کا نام لے کے ڈال دی۔ اور وہی اس کو جاری کرنے اور ساحل مراد تک پہنچانے والا ہے۔ زیادہ تر دریا کا سفر کرتے وقت بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا کہتے ہیں۔ دل افگندیم کا ٹکڑا بہت کم زبان پر آتا ہے۔

دَلّاک :- وہ شخص جو حمام میں بدن ملتا اور کیسہ کرتا ہے۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

اس کے ہوتے آئے نئے حمام میں مجھ کو اگر
ڈال دوں میں نقد جاں کو کیسۂ دلاک میں — ناسخ

دل اکتانا :- کسی امر کی کثرت سے دل سیر ہو جانا جی بیزار ہونا۔ جی اچٹنا۔ اردو محاورہ، فصیح رائج

باغ فردوس میں اکتائے گا دل
سیر دو چار گھڑی ہوتی ہے — شعور

دَلّال ۱ :- رہنما، سودا کرنے والا بیچنے والے اور خریدار کے درمیان واسطہ ہو کر باجرت خرید و فروخت کرانے والا۔ آڑھتیا۔ عربی، مذکر فصیح، رائج۔

میں کہیں یار کہیں اور مری آنکھیں کہیں
ہے بڑا بائع و دلال و خریدار میں فرق — امیر

دلّال ۲ :- بھڑوا، کٹنا۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- ان دونوں معنوں میں کم بولتے ہیں عوام اس معنی میں "بھڑوا" بولتے ہیں۔

دَلالَت ۱ :- رہنمائی۔ عربی، مونث۔

قول فیصل :- اردو سے اس لفظ کا کوئی تعلق نہیں۔ عربی داں حضرات بھی اردو بات چیت میں نہیں بولتے۔

دلالت ۲ :- نشان، علامت، پتا۔ عربی، مونث فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ نشانات تو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ادھر سے کوئی گیا ہے۔

دلالت ۳ :- دلیل، ثبوت۔ عربی، مونث۔

قول فیصل :- عربی داں حضرات بولتے ہیں

دلالت ۴ :- کسی چیز کا اس حیثیت پر ہونا کہ اس کی واقفیت سے دوسری چیز کی واقفیت حاصل ہو۔ جیسے مصنوعات سے صانع کا علم ہونا۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

دلالت :- رعب، عظمت، شان و شوکت۔ اُردو، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- مؤلف لغات النسا نے اس کا صرف برسنا کے ساتھ لکھا ہے (دلالت برسنا) جس کا مفہوم ہوا رعب و داب ظاہر ہونا، شان و شوکت نمایاں ہونا، جو دہلی سے مخصوص ہے۔

دلالت برسنا :- (لازم) رعب و داب ظاہر ہونا، شان و شوکت کا نمایاں ہونا، اردو، دہلی کی زبان، (فقرہ) اس کے چہرے پر دلالت نہیں برستی۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دلالت کرنا :- (متعدی) عائد ہونا۔ ثابت ہونا، دلیل ہونا، دلالت ہونا، اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل الٹا :- (مجازاً) دیوانہ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- وہ موا دل الٹا ہے تم بھی اس کی بات پر اعتبار کرتے ہو۔

قولِ فیصل :- مونث کے لئے "دل الٹی" کہتے ہیں۔

دل اُلٹ پلٹ ہونا :- دل کا گھبرانا، بے چین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دل ہی نہیں ہے ہم سے اکیلا الٹ پلٹ ——— شاد عظیم آبادی

دل اُلٹ دینا :- پریشان کر دینا، پراگندہ کرنا۔ طبیعت کو منتشر کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تیرے جگر نے تیرے دلوں کو اُلٹ دیا ——— سودا

دل الٹنا [1] :- دل پریشان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع سدرے سے دل بشکل ستم اُلٹا ——— عشق

دل اُلٹنا [2] :- دیوانہ ہونا، پاگل ہونا، سودائی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع نہ ہوں سیدھے تو دل الٹ جائے ——— عشق

دل اُلٹنا [3] :- دل گھبرانا، خفقان ہونا، گھبراہٹ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوستوں کے کلیجے پھٹتے ہیں
دشمنوں کے بھی دل اُلٹتے ہیں ——— داغ

دل اُلجھانا :- عشق و محبت میں دل پھنسانا۔ دل کو مبتلائے محبت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اُلجھاؤں گا اب دل کو کسی اور پری سے ——— رند

دل اُلجھنا [1] :- عاشق ہو جانا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

بے طرح کچھ اُلجھ گیا تھا دل
بے وفائی نے تیری سُلجھایا ——— درد

دل اُلجھنا [2] :- بیزار ہونا، اکتانا، طبیعت گھبرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اُلجھے گا جو دل زلف سنواروں گی تمہاری ——— عشق

دلالہ :- کٹنی عورت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بڑی خراب عورت ہے حرامزادی دلالہ۔

دلالی [1] :- آڑھت، اُجرت دوسرے کا مال بکوانے کی۔ [2] دلال کا پیشہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

پدر کرتا تھا دلالی کا پیشہ
بسر اوقات تھی اس میں ہمیشہ ——— الف لیلیٰ منظوم

دل اُمڈا آنا :- دل بھر آنا، رقت طاری ہونا، رونے کو دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آج نہ معلوم کیا بات ہے کہ خود بخود دل اُمڈا آتا ہے۔

دل اُمڈنا :- (لازم) دل بھر آنا، قریب بہ گریہ ہونا۔ رونے کو دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غیر ممکن ہے کوئی ضبط کا پہلو نکلے
دل اُمڈتا ہے یہ اب آنکھ سے آنسو نکلے ——— لاعلم

دل اُمنڈ آنا :- دل بھر آنا، قریب بہ گریہ ہونا، رونے کو جی چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھتا تھا کہ دل امنڈ آیا
یہ بچشم پُر آب فرمایا ——— قلق

دل امیر ہونا :- دل غنی ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل ہے امیر دولت حب امیر سے
بخشش کی ہے امید علی کبیر سے ——— عشق

قولِ فیصل :- اب زیادہ تر "دل غنی ہونا" کہتے ہیں۔

دَلّان :- دالان، مکان میں وہ کمرہ جس کے دروں میں دروازوں کی جوڑیاں نہ لگی ہوں۔ اردو، عوام کی زبان۔

دِلانا [1] :- (متعدی) دلوانا، عنایت کرانا، اردو، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں زیادہ تر دلوانا بولتے ہیں۔

دلانا [2] :- بات کرنا، نیچا دکھانا، جیتنا، فتح پانا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

علم و ادب لیے ہیں دبلے ترے ہمیشہ
ہر معرکہ میں تو نے ان کو دلائے چھکے ——— حالی (از فرہنگ آصفیہ)

دلانا [3] :- پیدا کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تم نے اپنی بیہودگی سے اُن کو غصہ دلایا۔

دل اُوب جانا :- دل کا اکتا جانا، طبیعت اچاٹ ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- روز کے جھگڑے سے دل ایسا اُوب گیا کہ جی چاہتا ہے شہر چھوڑ کے کہیں باہر

چلا جاؤں۔

دِلاور:۔ بہادر، شجاع، جوانمرد۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بس اتنے میں بجا خوش دلاور نظر آئے
چار آئینہ پہنے ہوئے ہتھیار لگائے — انیس

دِلاوری:۔ شجاعت، دلیری، بہادری، ہمت و جرأت، جوانمردی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

جو کوئی ہیں خدا کی قسم ہیں بڑے جری
تیغوں سے آشکار ہے ان کی دلاوری — تعشق

دلاویز:۔ دلکش، مرغوب، دل لبھانے والی چیز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

خوں ریز و جاں فریب و دلاویز و بے نظیر
قبضے میں ابروؤں کی کمانیں مژہ کے تیر — انیس

دلاویزی:۔ دل لبھانا، دلکشی۔ فارسی، صفت، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرزا رسوا صاحب کی وجاہت اور طاقت لسانی میں غضب کی دل آویزی ہے۔
(جنون انتظار)

قول فیصل:۔ بروزن مفاعیلن اس کا استعمال فصیح ہے۔

دَلائل:۔ دلیل کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مولانا نے خداوند عالم کی وحدانیت کے ثبوت میں ایسے ایسے دلائل پیش کیے کہ لوگ حیران رہ گئے۔

دُلائی:۔ (بروزن خدائی) دوہر۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لیو، اس نے اسی وقت رنگ و روغن جیا بی کا نکالا اور ایک دھوبن کی ہیئت بن کر تیار ہوا۔ لہنگا بہت معقول اطلس کا نیچے ڈوپٹہ۔ اوپر دلائی، اُلٹ پلٹ سے ہاتھ پاؤں میں کچھ کپڑے اجلے کچھ میلے بطور لادی کے کاندھے پر لاد کر۔۔۔ چلا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ یہ لفظ مرکب ہے دو+لا یعنی تہ کے۔

دُلائی کا جاڑا:۔ کم سردی۔ گلابی جاڑا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوا جاتی رہی وعدوں ہی میں تو شک نہالی کی
مجھے اب تم سو رہو کر تو جاڑا ہے دُلائی کا — سودا

دل ایک ہونا:۔ دل اتحاد ہونا۔ باہم متحد ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

غیر کا اور مرا دل نہ کبھی ایک ہوا
مل گئے لاکھ یہ دونوں مگر انمل ٹھہرے — جلال

دل اینچ لینا:۔ کسی کے دل کو اپنا فریفتہ کر لینا۔ اردو، صرف، متروک۔

دیا آسماں پر جو طبلوں کو کھینچ — میر حسن
ہر اک تھاپ پر دل لیا سب کا اینچ — (سحر البیان)

دل آب آب ہونا:۔ (کنایۃً) دل کا نرم ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

دل آب آب ہو کے لب نہر بہ گئے
تلواریں کھینچ تیغ کے سفاک رہ گئے — عشق

دل آباد ہونا:۔ دل کا بسنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل ہو آباد زیادہ ہو بہار عارض
کہ مسلمانوں کی بستی ہے دیار عارض — تعشق

دل آرا:۔ دل کو آراستہ کرنے والا (کنایۃً) معشوق، محبوب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

؎ پہلو میں جو ہو ہمارا محبوب دل آرا — لا اعلم

دل آرام:۔ دل کو آرام پہنچانے والا۔ (مجازاً) معشوق۔ فارسی، صفت۔

ہے مرا یار و دل آرام یہی
ہے مرا ساقی گلفام یہی — مرزا رسوا

قول فیصل:۔ مجازاً اولاد کو بھی کہتے ہیں، جیسے زہراؑ کا دل آرام، پیغمبر کا دل آرام وغیرہ۔

دل آرائی:۔ دلربائی، محبوبیت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

نہ کبھی حور میں ہو گی نہ پری میں ہو گی
یہ دل آرائی یہ گفتار یہ چتون یہ نظر — ہجر

دل آزری کرنا:۔ رنج کرنا، عاجز کرنا۔ اردو، صرف، متروک۔

کیا میرے دل کو ہے آزری کہوں کیا
نکل میرے گھر سے تو جاری دوگانا — جان صاحب

دل آزار:۔ دل دکھانے والا، ظالم، دل کو تکلیف پہنچانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہے یہ دستور کہ ہوتے ہیں دل آزار حسین
موت آ جائے مگر عشق کا آزار نہ ہو — شعور

دل آزاری:۔ ظلم و ستم، ایذا رسانی، رنج دہی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم غریبوں کی دل آزاری کرتے ہو یہ بہت بری بات ہے۔

دل آزردہ:۔ افسردہ خاطر، رنجیدہ، ناخوش، ناراض۔ فارسی، صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس جگہ زیادہ تر "آزردہ دل" مستعمل ہے۔

دل آزردہ ہونا:۔ (لازم) افسردہ خاطر ہونا، غمگین ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

رباعی:۔ ہم نے کبھی عصیاں سے کنارا نہ کیا
پر تو نے دل آزردہ ہمارا نہ کیا

دِل بٹھا دینا: ہمت توڑ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اٹھتے اٹھتے تمہاری محفل سے
صدمۂ ہجر دل بٹھا دے گا — سحر

دِل بجا نہ ہونا: دل ٹھکانے نہ ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

مذکور یار ہم سے مت ہم نشیں کیا کر
دل جو بجا نہیں ہے پھر اس میں جائے گا — میر

دِل بجھا: (اسم مرکب) غمگین، افسردہ خاطر۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

وہ دل بجھا ہوں دیا کر سپ مزگی بھی قلق
بتی اگر کی جلتی نہیں میری گور پر — قلق

دل بجھا دینا: افسردہ دل کر دینا، ہمت توڑ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دل شامیوں کے تیغ کی ضو نے بجھا دیے — عشق

دل بجھنا: امنگ جاتی رہنا، چونچلہ نہ رہنا۔ گویا یہ ہے دل کی افسردگی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بجھ گیا دل نہ رہی شمع بہار عارض
بے حجاب اب نظر آتا ہے دیار عارض — تعشق

دل بچیا جانا: دل کا فریفتہ ہو جانا، طبیعت آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صورت محراب کعبہ ابرو ہے تمہارے
دل بچا جاتا ہے زاہد کا مسجد دیکھ کر — صبا

دل بحال کرنا: دل کی کدورت دور کرنا، دل کا اضمحلال دور کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیونکر بحال کیجیے دل کس سے پوچھیے
اجڑے ہوئے گھر کرتے ہیں آباد کس طرح — شرف

دل بحال ہونا: (لازم) دل کا اضمحلال دور ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: اب اس جگہ طبیعت بحال ہونا زیادہ بولتے ہیں۔

امید میں وصال کی اپنا وصال ہے
خوشحال ہیں وہ ان کی طبیعت بحال ہے — داغ

دل بدست آور کہ حج اکبر است ؛ از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است: کوئی دل ہاتھ میں لو (یعنی کسی کی دلجوئی کرو) کہ یہ حج اکبر ہے۔ ایک دل ہزاروں کعبوں سے بہتر ہے یعنی ایک شخص کی دلجوئی کرنا ہزاروں کعبوں کے طواف سے یا کعبہ کے ہزاروں طوافوں سے بہتر ہے۔ اکثر اس شعر کا پہلا مصرع پڑھتے ہیں۔

دل بدست دیگرے دادن و حیراں بودن: اپنا دل کسی دوسرے کے ہاتھ میں دے دینا اور حیران ہونا۔ جب کوئی شخص بیٹھے بٹھائے کوئی زحمت مول لیتا ہے تو یہ مصرع پڑھتے ہیں۔ فارسی مقولہ

دل بدگمان ہونا: دل کو کھٹکا ہونا کسی کی طرف سے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

ع یہ بدگمان ہے دل اتنا گوری شب کھٹکا — جان صاحب

دل بڈھا ہو جانا: امنگ اور ولولہ نہ رہنا، چونچلہ نہ رہنا، امنگ جاتی رہنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ایک میں باقی نہیں ہیں نوجوانی کی امنگ
کیا زمانہ ہے کہ دل بچوں کا بڈھا ہو گیا — جان صاحب

دلبر: معشوق، محبوب، پیارا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

ہنس ہے سرمہ کا دنبالۂ چشم دلبر میں
کھل ہے تیغ کی بیرق مژہ کے لشکر میں — تعشق

قول فیصل: بچے کو بھی کہتے ہیں۔

اس زندگی پہ حیف ہے دنیا پہ خاک ہے
اب کوئی دم میں دلبر زہرا ہلاک ہے — انیس

دل بُرا کرنا: آزردہ خاطر ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

کدورتیں رنج کی جو کرتے کو برا کرتے تھے
دھواں جو اٹھتے ہے کبھی دل برا کرتے تھے — امانت

دل بُرا کرنا: کسی کی طرف سے کسی کے دل کو رنجیدہ کرنا، کسی کو کسی سے ناراض کر دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: یہ صرف دل برا کرنا نہیں ہے بلکہ اچھے دل برے کرنا کہتے ہیں۔

دل بُرا ہونا: متلی ہونا۔ اردو، عوام کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ کے عوام متلی کے معنی میں بھی برا ہونا کہتے ہیں۔

دل برا ہونا: (لازم) ... کا ہونا جو لوگ متلی کے معنی لیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ ... برا اور ناراض ہونا آتا ہے) اردو۔ فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دل برداشتہ ہونا: طبیعت کا ہٹ جانا، دل کا ہٹ جانا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صورت۔ آپ دل برداشتہ نہ ہوں برابر خوشنویسی کریں، ایک نہ ایک دن یہ کام ضرور حاصل ہو جائے گا۔

دل برشتہ: غمگین، رنجیدہ، ملول۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

بیاں کیا ہے یہ راز ایک دل برشتہ نے
رقم کیا ہے اسے تو اسم فرشتہ نے — خورشید لکھنوی

دل برمانا: دکھ پہنچانا، رنج دینا، سخت ایذا پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برما کے مرے دل کو جگر میں اتر آئیں
کیا کام لیا تیغ نگاہوں سے حیا نے — امیر

قول فیصل :- عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

دلبری :- محبوبیت، معشوقیت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

دلبری بھی ہے نزاکت بھی ہے
حسن صورت بھی ہے سیرت بھی ہے　　مرزا رسوا

دل بڑھانا :- (متعدی) شاباشی دینا، ہمت بڑھانا، دلیر کرنا، استحقاق سے زیادہ کسی کی تعریف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خر سے مقابلے کو چلا پہلوان جب
تھے اس کا دل بڑھانے کے سامان عجب　　عشق

دل بڑھنا :- حوصلہ بڑھنا، ہمت کا زیادہ ہونا، خوشی حاصل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل مدام یونہی بڑھتا ہے
یا حسین آؤ عشق بڑھتا ہے　　عشق

قول فیصل :- اپنے عمل پر دل بڑھ جانا بھی مستعمل ہے۔

خوشی سے زخم کھاتے یوں شگفتہ دل ہیں
کہ بڑھ جاتا ہے دل جب جانے سے تیر آتے ہیں　　عشق

دل بستگی :- دل کا علاقہ، دل لگنا، جی بہلنا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

ناوک سے تیر اس کے دل بستگی تھی مجھ کو
پیکاں جگر سے میرے دشوار کھینچے ہیں　　میر

قول فیصل :- موجودہ دور میں دلچسپی اور تفریح کے معنی میں اس کا استعمال ہے جو صحیح نہیں ہے۔

دل بستہ :- (باضافت) بندھا ہوا دل رکھنے والا، جس کا دل کسی سے متعلق ہو، افسردہ دل (کنایۃً) عاشق۔ فارسی ترکیب، متروک۔

دل بستہ دیکھ ان کو ہو باغ باغ
جو سونگھے تو بھر جائے بو سے دماغ　　اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل :- اس کی جمع (دل بستگاں) بھی استعمال ہوتی تھی۔

دل بستگاں کو ہو اس سے کشود
سدا اپنے نمودوں کی اس سے نمود　　میر حسن

دل بس میں ہونا :- دل قابو میں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فغان و آہ ہے کیا حکم ہو تو سانس نہ لوں
مرا دل آپ کے بس میں ہے اختیار میں روح　　نقش

دل بکھرنا :- افسردہ خاطر ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

سودا کچھ تھا یار سے اک ہو نہیں غرض
اُدھر کھلی جو زلف ادھر دل بکھر چلا　　سودا

دلبند :- محبوب، بہت پیارا دوست۔ فارسی، (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں صرف فرزند کو دلبند کہتے ہیں اور ترکیب کے ساتھ بصورت صفت فرزند دلبند بھی کہتے ہیں۔ معشوق کو ہرگز نہیں کہتے۔

دل بند کرنا :- دل کو غمگین و رنجیدہ کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

تو رک رک کے دل کو نہ کر اپنے بند
نہ پہنچے کہیں تیرے جی کو گزند　　میر حسن

دل بند ہونا :- (لازم) انقباض خاطر ہونا، دل رکنا، دم گھٹنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محبت میں تری دل ہے مرا بند
ہوں عاشق تجھ پر بھی تجھ سے دو چند　　فگار دہلوی (از لغات اردو)

دل بودا ہونا :- دل کا کمزور ہونا، تکلیف نہ اٹھا سکنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

غم کھانے میں بودا دل ناکام بہت ہے
یہ رنج کہ کم ہے مئے گلفام بہت ہے　　غالب

دل بولتا ہے :- دل کہتا رہتا ہے، دل کی ہوا دیتا رہتا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گو مہر لب ہے حکم ترا اس کا کیا علاج
دل بولتا ہے خود بخود آگاہ راز کا　　داغ

دل بول رہا ہے :- دل کہہ رہا ہے، دل محسوس کر رہا ہے کہ ایسا ہوگا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آثار رہائی ہیں یہ دل بول رہا ہے
صیاد جو گھر سے پر کھول رہا ہے　　قلق

دل بھاری کرنا :- رنج کرنا، غم کرنا، ملول ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

دم میں سو سو ظلم کرتے ہیں بتان سنگدل
عاشقان بیدل اس پر کیوں نہ دل بھاری کریں　　مفتی حیدر

قول فیصل :- بیشتر تخاطب کے ساتھ مستعمل تھا۔ جیسے برادری والے بجز بی آگاہ ہیں بیا رہتا کا بڑا مرتبہ ہے وہ ازھری ان کو کون پوچھے گا۔ اپنے دل کو بھاری نہ کرو۔　　(طلسم ہوشربا)

دل بھاری ہونا :- (کنایۃً) رنجیدہ و ملول ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

بیڑیاں دیکھ کے ڈھارس مجھے دیتا ہے جنوں
دل نہ بھاری ہو کہ زیور ہے یہ سودائی کا　　جلال

دل بھٹکنا :- دل کا کبھی کسی جانب کبھی کسی جانب مائل ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

طریق عشق میں مارا پڑا جو دل بھٹکا
یہی وہ راہ ہے جس میں ہے جان کا کھٹکا　　آتش

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم مشتاق ہونا، آرزو مند ہونا، دل کا کسی چیز کو ڈھونڈھنا لیا گیا ہے۔

لبوں پہ پک گیا سینے میں دم کبھی اٹکا
تمہارے واسطے کیا کیا نہ شب کو دل بھٹکا　　بحر

دل بھجنا :- دل کا ڈرنا، جھجکنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل بھر آنا:۔ آنکھوں میں آنسو بھر آنا، آنکھیں ڈبڈبا آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جانے گریہ آجکل ہم میکشوں کا حال ہے
دل بھر آتا ہے خالی جام و مینا دیکھ کر — صبا

دل بھرا جانا:۔ دل کا پُر ہوا جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حسرت سے دل اے عشق بھرے جاتے ہیں
نیکوں سے ہوئی جاتی ہے دنیا خالی — عشق

دل بھر آنا:۔ کسی بات سے متاثر ہو کے رونے کو دل چاہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل بھر آیا رکھ دیے رخسار اس نے قبر پر
پھول مرجھائے ہوئے بالائے مدفن دیکھ کر — جلیل

دل بھر بھر آنا:۔ دل آنا، شوق پیدا ہونا، دل کا کسی امر کی طرف مائل ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

حسن کے جب بیان پر آئے
دل زاہد بھی بھر بھرا جائے — قلق

دل بھر جانا:۔ نیت سیر ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رنج سے جب عشق میں دل بھر گیا
چاہنے والا تمھارا مر گیا — رضا

قول فیصل:۔ اپنے محل پر دل بھرنا بھی کہتے ہیں۔

حسن کا نظارہ وہ نعمت نہیں جو دل بھرے
سیر ہونے کے نہیں بھوکے ترے دیدار کے — آتش

دل بھر دینا:۔ لگائی بجھائی کر کے کسی کی طرف سے دل پھیر دینا۔ اردو مصدر، متروک۔

در بدر میری طرح وہ بھی پھرے یا اللہ
بھر دیا میری طرف سے دل جاناں جس نے — رشک

قول فیصل:۔ اب اس جگہ "دل پھیر دینا" بولتے ہیں۔

دل بھر دینا:۲ دل کو کسی جذبے سے معمور کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل کو خدا نے الفت زہرا سے بھر دیا
بادہ کو جوش اور نے بے ہوش کر دیا — عشق

دل بھر کے:۔ جی بھر کے، اچھی طرح سیر ہو کے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دل بھر کے شہ تشنہ دہن روتے ہیں — عشق

دل بہلانا:۔ رنج و ملال دور کرنے کے لیے کسی کام میں لگ جانا، سیر تماشے میں مشغول ہونا، تفریح کرنا، غم غلط کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ طوطوں کو ذرا اڈرا کے پنجروں میں بند کر کے نبی جی بھیجو اور ست گروت پڑھاتے ہیں اس خیال سے نہیں کہ طوطے بھی بہشت یا سرگ کی ہوا میں کھائیں بلکہ صرف اپنا دل بہلانے کے لیے [illegible]

دل بہلنا:۔ (لازم) دل کو فرحت حاصل ہونا، وحشت دور ہونا، غم و فکر کا دور ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دل کسی جا نہیں بہلتا تھا
جب سے دیکھا تھا دم نکلتا تھا — شوق لکھنوی

دل بہ یار و دست بہ کار:۔ دل دوست میں اور ہاتھ کام میں۔ یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص ہاتھ سے کام کر رہا ہو مگر اس کی طرف متوجہ نہ ہو دل میں کچھ سوچ رہا ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دل بے اختیار ہونا:۔ دل کا قابو سے باہر ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جبر ہے قہر ہے قیامت ہے
دل جو بے اختیار ہوتا ہے — میر

دل بے تاب:۔ (باضافت) بیقرار دل، تڑپتا ہوا دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پاچکے چین نہ خاک میں ہم کشتۂ عشق
دل بے تاب کو اللہ سلامت رکھے — امیر

دل بیتاب کرنا:۔ دل کو بے چین کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ تخصیص کے لیے "کو" کا اضافہ کر کے (دل کو بیتاب کرنا) کہتے ہیں۔

کیا ہے عشق نے بیتاب دل کو
نہیں اس سے زیادہ تاب دل کو — نگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل بیتاب ہونا:۔ دل بے چین ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ایک مدت ہوئی دیکھا تھا یہ خواب
ہے اسی دن سے مرا دل بیتاب — مرزا رسوا

قول فیصل:۔ افراد راقم سے بھی دل بے تاب ہوا جاتا ہے۔

رہ نہ جائے کوئی گھوڑا کوئی ناقہ بے آب
پہنچا لیں جلد مشکوں مرا دل ہے بے تاب — انیس

دل بیٹھا جانا:۔ کمزوری سے دل کا مضمحل ہو جانا، غشی کی ابتدائی حالت۔ فرط غم سے دل کا مضمحل ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس کی بزم آرائیاں سن کر دل رنجور یاں
مثل نقش مدعائے غیر بیٹھا جائے ہے — غالب

دل بیٹھنا، دل بیٹھ جانا:۔ دل کا نہایت افسردہ ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل کیوں نہ بیٹھ جائے کہ ہے دوست وہ قدیم
بیکس ہوں اور کوئی مرا ہم نشیں نہیں — تعشق

دل بیچنا:۔ کسی پر عاشق ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چل بیٹھے دل بیچنے والوں میں تعشق
سنتے ہیں کہ گرم ہے سر بازار کسی کا — تعشق

دل بے چین ہونا:۔ دل کا بے قرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہت دن سے بچہ کی خیریت نہیں معلوم ہوئی دل بے چین ہے۔

دل بے قابو ہو جانا:۔ طبیعت پر اختیار نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس کا دل ایسا بے قابو ہو گیا کہ قرار نہ رہا گیا۔ (کامنی از سرشار)

دل بے قرار:۔ (باضافت) بے چین دل، بے تاب دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

پہلو سے مثل روح تڑپ کے نکل گیا
آخر رہا گیا نہ دل بے قرار سے — عشق

دل بے قرار ہونا:۔ بے چینی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہیا سنگ و دو نکہت گیسوئے مشکبار
اس بھینی بھینی بو کے لئے دل ہے بے قرار — انیس

دل بیکل ہونا:۔ (لازم) دل کا بے چین ہونا، دل کا بے آرام ہونا، دل کا بے تاب ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم کو کہتے تھے سنہ سامنا محبوب کا کل ہے
طبیعت کس قدر بے چین ہے دل کیا ہی بیکل ہے — دلگیر

دل بیمار:۔ دل عاشق سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

کچھ آج علاج دل بیمار تو کر لیں
اے جان جہاں آؤ ذرا پیار تو کر لیں — اکبر الہ آبادی

دل پارہ پارہ ہونا، دل پاش پاش ہونا:۔ (کنایۃً) رنجیدہ ہونا، شدید رنج ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے ذوق جانتا ہے وہ ہمدرد میرا درد
دل جس کا پارہ پارہ جگر پاش پاش ہے — ذوق

دل پاش پاش کرنا:۔ صدمۂ عظیم پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوب کی واہ میری دلداری
لے کے دل تم نے پاش پاش کیا — داغ

دل پانا:۔ بھید معلوم کرنا، منشا دریافت کرنا، دل کا بھید پانا، مزاج پہچاننا۔ اردو صرف، متروک۔

تم ہنسو، تم دلبری سے دل کو لے جاتے ہو
پاس میرے تب تو آتا ہے جو دل پاتا ہے وہ — جرأت؟

دل پانا:۔ حوصلہ ہونا، ہمت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اور دنیا میں کسی ماں نے یہ دل پایا ہے
آپ نے دولہا بنا کر اسے بھجوایا ہے — انیس

دل پانی کرنا:۔ دل نرم کرنا، دل کو بے تاب کرنا، دل کو بے چین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ محرم آب رواں کی جو دل کرے پانی
حباب وار تم لے ابلو ابھر لینا — شاد عظیم آبادی؟

قول فیصل:۔ دل پانی پانی کرنا بھی کہتے ہیں اور یہی فصیح بھی ہے۔

رونق ہے شبنم گلستاں میں تو ہنس پڑتے ہیں پھول
پانی پانی جو کرے دل کو وہ آنسو اور ہے — امیر

دل پانی ہونا:۔ دل کا نرم ہونا، دل کا بہت زیادہ متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رخسار نازک پہ نقطہ ہے دل پانی
ہے آب آب جگر سوز غم سے آبلہ دار — شاد عظیم آبادی

دل پائمال کرنا:۔ فریفتہ کرنا، مفتون کرنا، دل پر محبت کی چوٹ لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ محبوب کی ہر ادا عاشق کا دل پائمال کر دیتی ہے۔

دل پائمال ہونا:۔ فریفتہ ہونا، دل پر محبت کی چوٹ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تھی پاؤں میں نور کی وہ خلخال
دل خلق کا جس سے ہوئے پامال — اختر (داستان ماہ و مہر)

دل پتھر کر لینا:۔ دل کو سخت کرنا، بے رحمی اختیار کرنا، بے مروتی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اسقدر دل کو کر لیا پتھر
باندھ لی بے مروتی پہ کمر — ذوق؟

دل پتھر ہو جانا:۔ صدمے سہتے سہتے دل کا ایسا سخت ہو جانا کہ پھر کوئی مصیبت مشکل نہ نظر آئے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجراں کی سختیوں سے پتھر دل جگر تھے
صبر اس کی عاشقی میں کوئی رہے کہاں تک — میر

دل پر اثر پہنچنا:۔ رنج پہنچنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دونوں کوئی دس منٹ تک خوب روئے۔ سوار کے دل پر اس کا بڑا اثر پہنچا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب اس محل پر دل کا متاثر ہونا بولتے ہیں۔

دل پر اختیار ہونا:۔ دل قابو میں ہونا، دل بس میں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ سچ ہے کہ اپنے دل پہ اختیار ہوتا ہے لیکن کسی دوسرے کے دل پر اختیار نہیں ہوتا۔

دل پراگندہ ہونا:۔ دل پریشان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جنوں وہ کہ مجنوں کرے پیروی
پراگندہ دل اختر میں مثنوی — اختر (داستان ماہ و مہر)

دل پہ ایذا گزرنا:۔ صدمہ ہونا، ملال ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

؎ ایذا دل رسول خدا پر گزر گئی — عشق

دل پر آبننا:۔ دل میں بیتابی اور بے کلی پیدا ہونا، کوئی مصیبت و پریشانی آپڑنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دم وصل اس دریچۂ وفا کے آبنی دل پر
تباہی میں جہاز آیا ہمارا آکے ساحل پر — فلق

دل پر بار رہنا:۔ بار خاطر رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اسی خاطر جگہ پائی تھی ہم نے بزم عالم میں
سبک بنتا تھا نظروں میں جو دل پر بار رہتا تھا — [illegible]

دل پر بار ہونا:۔ دل کو گراں معلوم ہونا، بار خاطر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ غیر کے آگے ہاتھ پھیلانا خوددار انسان کے دل پر بار ہوتا ہے۔

دل پر پتھر رکھ لینا:۔ دل سخت کر لینا، صبر کر لینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

صبر اگر دیتا خدا پھر بتاں میں بے جنوں
دل پہ رکھ لیتے جو پتھر بس تو کیا تھا پھر نہ تھا — [illegible]

دل پر پتھر سا لگنا:۔ (کنایۃً) دل پر چوٹ لگنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر آئینہ پتھر سا لگے گا دل پر
اپنی صورت سے لپٹے گا تو خفا میرے بعد — ہجر

قول فیصل:۔ اب اس محل پر دل پر چوٹ سی لگنا مستعمل ہے۔

دل پر پہاڑ گرانا:۔ یکایک روحانی صدمہ پہنچانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دو داغ انتظار عشق کا دل پر گرا بیٹھے پہاڑ
بوجھ کو اک پھول کے ہم نے ہزاروں من کیا — شرف

دل پر پہاڑ گرنا:۔ اچانک روحانی صدمہ پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل پر تیر لگنا:۔ دل پر چوٹ لگنا، کسی سے محبت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

لگا ہے میرے دل پہ تیر کاری
ہوا ہے زندگی اب مجھ کو بھاری — نگار دہلوی (زلیخا ستارہ)

دل پر ٹھن جانا:۔ کسی کام کا پختہ ارادہ ہو جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

نیک جوہر ہیں دل پر وہی ٹھن جاتے ہیں
جب خدا چاہے تو بگڑے ہوئے بن جاتے ہیں — انیس

قول فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ اب دل میں ٹھن جانا بولتے ہیں یعنی 'پر' کی جگہ 'میں' استعمال میں ہے زیادہ تر اس کا متعدی دل میں ٹھان لینا (ٹھاننا) مستعمل ہے۔ جیسے۔ اب تو دل میں ٹھان لی ہے کہ چاہے کچھ بھی ہو حج بیت اللہ کو ضرور جائیں گے۔

دل پر جچنا:۔ دل کا مائل ہونا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

ایسی باتوں سے کیوں نہ دل پر جچے
دل لگی کے تھے سیکڑوں چرچے — داغ

دل پر چوٹ کھانا:۔ دل پر صدمہ اٹھانا، غم اٹھانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سانس کے ساتھ ہے کسک ہر دم
چوٹ ہم دل پہ کھائے جاتے ہیں — راسخ

دل پر چوٹ لگنا:۔ دل پر اثر ہونا، متاثر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خندۂ گل سن کے کہتا ہے وہ گل رو ناز سے
چوٹ لگتی ہے مرے دل پر تری آواز سے — امیر

دل پر چھا جانا، دل پر چھائے جانا:۔ دل پہ تاثیر کر جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہ کیا بلا ہے کہ دل پر تو چھائی جاتی ہے
ہمارے ہاتھ وہ زلف رسا نہیں آتی — جلیل

دل پر چھریاں چلنا:۔ (کنایۃً) اندرونی رنج پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ان چوٹوں کو دیکھ تو ناصح تڑپ ہی جا
پہلو میں تیرے دل پہ تو چھریاں چلی نہیں — امیر

دل پر چھری پھرنا:۔ اندرونی رنج پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دوست کی جدائی سے معلوم ہوتا ہے کہ دل پر چھری پھر رہی ہے۔

دل پر چھری پھیرنا:۔ (کنایۃً) دل کو صدمہ پہنچانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ قیصر حسین صاحب نے جو بادشاہ حسین کو ڈو کا مثل شعلۂ جوالہ پلٹ پڑے اور پوچھو کسے تجھ کو بھی یہ لیاقت ہوئی۔ آج تجھ کو بے قتل کئے نہ چھوڑوں گا مگر ہائے بھائی اعلا حسین کو کیا منہ دکھاؤں گا فرمائیں گے میرے دل پر چھری پھیر دی۔

دل پرخوں:۔ غم سے بھرا ہوا دل، خون شدہ دل۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دل پرخوں کی اک گلابی سے
عمر بھر ہم رہے شرابی سے — میر

دل پرداغ:۔ داغوں سے بھرا ہوا دل، بہت غم زدہ دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دل پر داغ کا ہم حال کہیں کیا تم سے
پھول دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائی کا؟ — عشق

دل پرداغ ہونا:۔ رشک و حسد سے یا رنج و غم سے دل پر صدمہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تیار ہو جلد اک نیا باغ
فردوس کے دل پہ جس سے ہو داغ (اختر شاہ اودھ)

دل پر دل آئینہ ہے:- ایک دل دوسرے دل پر عکس فگن ہوتا ہے۔ ایک دل کو دوسرے کی خبر ہوتی ہے (خزینۃ الامثال)

قول فیصل:- اب نہیں بولتے۔

دل پر رکھنا:- کسی اہم کام کا پختہ ارادہ کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل پہ رکھیں جو یہ تو مرد کہائیں
جو نہ رستم سے ہو وہ کر دکھلائیں (شوق)

دل پُرزے ہونا:- روحانی صدمے سے دل کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روح رخصت ہے جگر خون ہے دل پرزے
ہیں شیرازۂ ہستی ہے پریشاں اپنا (شرف)

قول فیصل:- 'دل پرزے پرزے ہونا' بھی بولتے ہیں۔

دل پر سانپ لوٹ جانا:- انتہائے زیادہ صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ زمانہ جو یاد آتا ہے
دل پر اک سانپ لوٹ جاتا ہے (نالۂ رسوا)

دل پر سانپ لوٹنا:- ۱ (کنایۃً) گہرا صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

سودائیوں کے دل پہ تری یاد زلف میں
اک سانپ سا ہے قید سلاسل میں لوٹتا (ذوق)

دل پر سانپ لوٹنا:- ۲ رشک ہونا، حسد ہونا، جلن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- بہت سے ایسے حاسد انسان ہیں کہ دوسروں کی ترقی دیکھ کے ان کے دل پر سانپ لوٹتا ہے۔

دل پر شمشیر پھر جانا:- (کنایۃً) دل پر انتہائی صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

زینب کے دل پہ ظلم کی شمشیر پھر گئی
شہ کی نظر میں موت کی تصویر پھر گئی (انیس)

دل پر غم کے بادل چھانا:- دل پر رنج و غم طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- اسی محل پر 'دل پر ابر غم چھانا' بھی کہتے ہیں۔

وہ شاید منہ کھلے پر جائیں گے آج
کہ چھایا دل پہ ابر غم ابھی سے (ذوق)

دل پر فتح پانا:- کسی کا دل اخلاق و محبت سے جیت لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اس کے جواب میں معشوق مورد نے ان کے لبوں کو چوس لیا... اور گردن انور ڈال کر کہا کہ پیارے تم نے میرے دل پر فتح پائی۔ (فسانۂ آزاد)

دل پر قابو نہ رہنا:- دل اختیار میں نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ سنتے ہی آنکھوں سے بہے متصل آنسو
دل پہ نہ رہا کثرت اندوہ سے قابو (عشق)

دل پر قابو ہونا:- دل پر اختیار رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دل پر قابو نہیں اس قدر تنا قابو تھا کہ اس صنم ستم کوش و ناز فروش کا کہنا مان لیا۔
(فسانۂ آزاد)

دل پر قفل لگانا:- دل کا راز پوشیدہ رکھنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اس عشق نے کیا قفل لگایا ہے دلوں پر
کینہ ہے دہاں بند تو حسرت ہے یہاں بند (داغ)

دل پر قلق ہونا:- دل پر صدمہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ کہہ نہیں سکتی جو قلق آج ہے دل پر
دیکھو اگر اِذن دو جس کے مناسب ہے براہ (عشق)

دل پر قیامت ہو جانا:- صدمۂ عظیم پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ادا و ناز سے تیرے سراسر
قیامت ہو گئی ہے میرے دل پر (نگارہ بلاری) (زلیخائے عادل)

دل پر کندہ ہونا:- دل پر لکھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہر مسلمان کے دل پر نام محمد عربی کندہ ہونا چاہیے ورنہ وہ مسلمان نہیں۔

دل پر کھُپ جانا:- دل پر اثر کر جانا، محبت کا۔

مجھ کو اس سر کی قسم کھپ گیا دل پر تیرے
اس کی تعریف میں کرتی ہوں تماشے آ کے (جان صاحب) (ذو ریختی)

قول فیصل:- یہ شعر جان صاحب کے کسی مطبوعہ دیوان میں نہیں تھا۔ لکھنؤ کی زبان 'دل میں کھپ جانا' یا 'کھُب جانا' ہے نہ کہ 'دل پر کھپ جانا'۔ 'کھُپنا' تحلیل ہونا، 'کھُبنا' (ب موحدہ سے) پیوست ہونا۔

دل پر کھُلنا:- دل کو معلوم ہونا، دل کے سامنے آئینہ ہونا۔ دل کو کسی پوشیدہ بات کا علم ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ہوا گو کہ ظاہر میں امی لقب
پہ علم لدنی کھلا دل پہ سب (میر حسن)

دل پر کھیلنا:- ایسا کام کرنا جس سے دل کی ہلاکت کا خوف ہو۔ اردو صرف، متروک۔

اے شاد مرد ہاروں گو کرے عشق بازی
لیکن ہوں دل پہ کھیلے ہیں جی کے ہارنے پر (شاد عظیم آبادی)

قول فیصل:- ایسے محل پر اب 'جان پر کھیلنا' بولتے ہیں۔

دل پر کیا گزری :۔ دل کو نہیں معلوم کس قدر صدمہ ہوا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراق یار میں دل پر نہیں معلوم کیا گزری
جو اشک آنکھ میں آتا ہے سو بیتابانہ آتا ہے　　آتش

دل پر گزرنا (گزر جانا) :۔ صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل پر جو گزر جائے گی، بیمار ہیں گے
جو خواہش تقدیر کیلئے ہی رہیں گے　　عشق

دل پر گھونسا پڑنا :۔ کسی بات کا ناگہانی صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تار کے ذریعے سے یہ معلوم کرکے کہ اورنگ آباد کے محبوب الحسن صاحب جو میرے بہت بڑے دوستوں میں تھے آج انتقال کر گئے میرے دل پر ایک گھونسہ پڑا۔

قول فیصل :۔ اسی محل پر دل پر گھونسا لگنا، یا گھونسا سا لگنا، بھی بولتے ہیں۔

دل پر لکھ لینا :۔ دل پر نقش کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بھولیں گے نہیں ہم نے تمہاری یہ بات اپنے دل پر لکھ لی ہے۔

دل پر محبت چھانا :۔ محبت ہو جانا، عشق ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محبت چھا گئی کچھ اپنے دل پر
چلی آئی میں گھر اپنا سمجھ کر　　الف لیلہ نو منظوم

دل پر موگری پڑنا :۔ (کنایۃً) دل پر صدمہ ہونا۔ صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

صبح شب وصال سے کیوں نعرہ زن نہ ہوں
پڑتی ہے موگری مرے دل پر گجر کے ساتھ　　صبا

دل پر مہر کر دینا :۔ دل کو ایسا مسخ کر دینا کہ اس پر تاثیر ہی نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ منافقوں کے دل پر خدا نے مہر کر دی ہے۔

قول فیصل :۔ اس کا لازم دل پر مہر ہو جانا، بھی بولتے ہیں۔

دل پر میل آنا :۔ (لازم) دل میں کدورت آنا، دل پر خیال گزرنا، دل پر رنج آنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ نفی کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے یعنی (دل پر میل نہ آنا)

دل پر میل نہ لانا :۔ (متعدی) کچھ خیال نہ کرنا، ملول نہ ہونا، مکدر نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہوا اگر غالب آئینہ نہ لائی میل کچھ دل پر جانا ہے

دل پر نشتر مارنا :۔ کوئی ایسی بات کہنا جو دل کو دکھا دے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بعض عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ ایسی بات کہتی ہیں کہ دل پر نشتر مارتی ہیں۔

دل پر نقش ہونا :۔ کسی بات کا دل میں بیٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جمال ایسا وہ رکھتا تھا ستمگر
کہ ہو گئی شکل اس کی نقش دل پر　　نگار دہلوی (زیب داستان)

دل پر ہاتھ رکھ کے دیکھو :۔ اپنی حالت کا لحاظ کرکے دوسرے کی نسبت کچھ کہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے دیکھو، بولتے ہیں۔ اپنے، اس محاورے کا جزو ہے جو الگ نہیں کیا جا سکتا۔

دل پر ہاتھ رکھنا :۔ تسلی اور تسکین کے لئے دل پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں۔ دل کو سنبھالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں نے پوچھا ہاتھ یہ کیوں میرے دل پر رکھ دیا
مسکرا کر بولے ہاں کچھ تو سمجھ کر رکھ دیا　　شیدا لکھنوی

قول فیصل :۔ رکھنا کی جگہ دھرنا، بھی کہتے تھے جو اب متروک ہے۔

اگر نہ ہاتھ میں اس دلربا کے دل دیتے
تو دل پہ ہاتھ سدا دھرنا نہ کرتے ہم　　بدھن

دل پر ہاتھ رکھے پھرنا :۔ مضطرب پھرنا، بے چین پھرنا، دل پکڑے پھرنا، بیتابانہ پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں۔

دل پریشان کرنا :۔ طبیعت کو منتشر کرنا، فکر و تردد میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایسی خبر تم نے سنائی کہ دل پریشان کر دیا۔

دل پریشان ہونا :۔ رنج و فکر میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلوار چلے بھائی سے کل تھا یہی ساماں
مایوس ہیں جینے سے بہت دل ہے پریشاں　　عشق

دل پر یقین گزرنا :۔ کسی بات کا یقین ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

سنا تھا ہر آن دل پر یقین
کہ حسد کا حکم ہے آج ہیں　　سراج الدین اورنگ آبادی (مثنوی بوستان خیال)

دل پزیر :۔ دل پسند، (ہی) مرغوب طبع۔ فارسی، فصیح، رائج۔

آہو شکار و تیر و کماں دار و شیر گیر
ہشیار و خوش نگاہ و سخن سنج و دل پزیر　　انیس

دل پژمردہ ہونا :۔ دل کا افسردہ ہو جانا، غمگین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دل کا یہ حال ہے پژمردہ ہوا جاتا ہے — دبیر

دل پسنا: - دلدادہ ہونا، عاشق ہونا، مفتوں ہونا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

پس پس گئے دل حوروں کے اٹکی کی نگہ پر
آنکھوں میں عجب سرمہ لگایا شب معراج — امیر

قولِ فیصل: - رحم آنا، دل پسیجنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

دل کسی کا کبھی نہیں پستا
نالہ ہے بانگ آسیا میرا — امیر

دل پسند: - مرغوب طبع، پسندیدہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سکان تاق سننے لگے صوت دل پسند
عنقائے مغرب کی بھی گردن ہوئی بلند — انیس

دل پسیجنا: - دل کا متاثر ہونا، دل میں رحم پیدا ہونا، کسی کے حال پر ترحم کرنے پر کتایۃً۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل یار کا پسیجے تو ناسکا ہوں مقرر
تر ہو وہ آنکھ نام کو جس میں نمی نہیں — جلال

قولِ فیصل: - کسی اسم یا ضمیر کے آگے "پر" کا اضافہ کرکے بھی یہ محاورہ استعمال ہوا ہے۔

زمیں پر پسیجا جو دل کوہ کا
وہیں آب صاف اس سے نکلا ہوا — (طلسم ہوشربا)

(کنایۃً) کسی بخیل کا سخاوت پر آمادہ ہونے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے: - دروازے پر فقیر چیخا کرتے ہیں مگر وہ ایسا کنجوس واقع ہوا ہے کبھی دل نہیں پسیجتا۔

دل پکا کرنا: - دل مضبوط کرنا، دل کڑا کرنا۔ اردو مصرف، فصیح۔

تیرے بسمل کے تڑپنے میں ہے لطف
دل کو پکا کرکے ظالم دیکھنا — داغ

دل پکانا: - چھیڑنا، تنگ کرنا، عاجز کرنا، چھیڑ چھیڑ کے پریشان کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہی جی کا جلانا ہے بنا ... ہی دل کا
وہ اب ... ... زار ... جو پہلے تھی سو اب بھی ہے — آتش

دل پک جانا: - (رکیک) دل کا آزردہ ہو جانا، رنج و غم سے یا سخت کلامیوں سے دل بھر جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

بتوں کے ناز سے کڑھ کڑھ کے ہمیں پک گیا دل
(دل پک جانا) وہ کون ہے کہ خدا سے جو دلو خواہ نہیں — آتش

پھوڑا سا ساری رات جو پکتا رہے گا دل
(پکنا) تو صبح تک تو ہاتھ لگایا نہ جائے گا — میر

دل پکڑا جانا: - (لازم) دل میں شبہ گزرنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: - لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دل پکڑ کر اٹھنا: - بے قرار ہو کر اٹھنا، بے چین ہو کے اٹھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

فراق میں کیے دل ربا کے پڑے ہیں بیچ و قلق میں ایسے
جو اٹھے ہم دل پکڑ کے اٹھے جو بیٹھے ہم بے قرار بیٹھے — نجر

دل پکڑ کر (یا تھام کر) بیٹھ جانا: - (کنایۃً) فرط غم سے دل کو مسوس کر رہ جانا، ہائے کرکے بیٹھ جانا، مارے صدمے کے بول نہ سکنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تھرائے عضو عضو ہوئی نو مہ گر بتول
دل کو پکڑ کے بیٹھ گئیں خاک پر بتول — عشق

دل پکڑ لینا: - (متعدی) کسی صدمے سے بیتاب ہو کے دل تھام لینا، کسی رنج کی تاب نہ لانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہوں وہ بلبل کہ صدا سن کے مرے نالوں کی
دل پکڑ لے گا اگر باغ میں صیاد آیا — جلال

دل پکڑ لینا: - دل پر اثر کر جانا، بیتاب کر دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع دل پکڑ لیتا ہے ہر فقرہ مری فریاد کا — داغ

دل پکڑے پھرنا: - بیتاب، بے قرار پھرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

دل پکڑے پھرنا: - مامتا کے مارے بے چین پھرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: - لکھنؤ میں یہ صرف مامتا کے لیے مخصوص نہیں ہے۔

دل پک کے پھوڑا ہونا: - صدمہ برداشت کرتے کرتے دل کی ایسی حالت ہو جانا کہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت نہ رہے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کوئی دن میں خوناب ہو کر بہے گا
دل اب پک کے پھوڑا ہوا چاہتا ہے — رند

دل پگھلنا: - دل کا متاثر ہونا، ترس آنا، رحم آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خدا چاہے تو نالوں سے مرے پگھلے دل اس بت کا
یہ شان اللہ کس کی ہے نرمی موم کی پیدا ہو پتھر میں — آتش

دل پھاڑنا: - (متعدی) دل کو بے انتہا ایذا دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

نہ پھاڑو تم اس دل کو جس دل میں ہو
رہے عشق کی پردہ داری ابھی — راسخ

قولِ فیصل: - نفرت پیدا کرنا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

یہ عشق خرق عادت دیوانگی میں پہنچی
دل پھاڑتا ہے میرا اب ذکر پیرہن کا — امیر

دل پہاڑ ہے: - (کنایۃً) عالی ہمت ہے۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

ہے سخاوت سے بشر فرمانروائے خشک و تر
دست ارباب کرم دریا ہے دل ان کا پہاڑ — ذوق

دِل پھانسنا:۔ دل کو مبتلائے محبت کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کیوں نہ پھانسے عاشقوں کے دل وہ طفل برہمن
طرّہ ہے گردن کا دوش کی زنار ہے — آتش

دل پھٹا جانا:۔ دل پر صدمہ گزرنا ہمدردی یا ترس کھانے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس طرح بچتی ہے اے مرغ قفس صیاد سے
دل پھٹا جاتا ہے اپنا تو تری فریاد سے — امیر

دل پھٹنا:۱۔ بے حد غم و رنج ہونا، انتہائی صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بولی پکڑ کے دامن سلطان بے وطن
پھٹتا ہے دل اُتار دیے بابا پیرہن — عشق

دل پھٹنا:۲۔ طبیعت ہٹ جانا، دل بیزار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر دل پھٹا ہے مجھ سے ترا سہل ہے علاج
لو یہ بھی ہیا کہ جیب مری جان ہو گیا — داغ

قول فیصل:۔ مایوس ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

کبھی نہ ان سے ملے ہم جدا ہوئے جب سے
پھٹا دل ایسا کہ پھر التیام ہو نہ سکا — ہجر

دل پھر جانا (پھرنا):۱ (لازم) متنفر ہونا، بیزار ہونا، ربط و ضبط میں فرق آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی دل پھرتا ہے اپنا کریں خواہ جفا
(پھرنا) عشق سلفتے میں ہمارا ان ستمگاروں کا — جرأت

محل صرف:۔ تمھیں تراشیں کر حسن پر اکا (پھر جانا) دل آزاد کی طرف سے پھر جائے۔ فسانۂ آزاد

دل پھر جانا (پھرنا):۲۔ دل پر حسرت و یاس طاری ہو جانا، مایوس ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قتل سے میرے عبث قاتل پھرا
اس نے منہ پھیرا ہمارا دل پھرا — سودا

دل بھرنا:۔ سیر ہونا، اکتانا، طبیعت بھرنا، چھکنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "منہ بھرنا" کہتے ہیں جس کا مفہوم ہے کھیر یا سویوں وغیرہ کا زیادہ مٹھاس ہونے کی وجہ سے بہت نہ کھایا جا سکنا۔ برفی اور گلاب جامنوں وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں۔

دل بھرنا:۲۔ دل سیر ہونا کسی مرغوب شے کی برائی معلوم کر کے پھر اُس کی خواہش نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھرا نہ دل ترے کوچے سے ہم عدم کو چلے
رہی امید ملاقات روز محشر پہ — تعشق

دل پھڑک اٹھنا:۔ کسی بات سے خوش ہو کے دل کا بے قرار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اُن کے ہر نکتہ پر دل پھڑک اُٹھتا ہے۔

دل پھڑکانا:۔ دفعتہً خوشی سے بے قرار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پھڑکاتی ہے دل آپ کے درزی کی یہ صنعت — رشک

دل پھڑک جانا:۔ دل کا کسی بات سے خوش ہو کے بے قرار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دوران گفتگو میں مولانا نے ایک ایسی بات کہہ دی کہ دل پھڑک گیا۔

دل پھڑکنا:۔ بیتاب و بے قرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی اسیر قفس کا پھڑکتا ہے دل
تڑپ ہے موج نسیم بہار سے پیدا — تعشق

دل پھسلانا:۔ دل کو اپنی طرف مائل کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل: تخصیص کے لئے "کو" یا باعتبار محل "کے" کا اضافہ کر کے زیادہ استعمال ہوا ہے۔

دل کو پھسلانے کو مٹی کے کھلونوں کی طرح
روپ بدلے قالب انساں میں کیا کیا خاک نے — شعور

دل پھسلنا:۔ حسن کو دیکھ کے دل کا بے اختیار مائل ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پاؤں کا یاں ذکر کیا صاف ہے ایسی زمیں
دل پھسلتے ہیں مرے رفتار قصر باغ میں — امیر

دل پھندے میں پھنسانا:۔ کسی کے دل کو اپنے قابو میں کرنا، دل کو مبتلائے محبت کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم (دل پھندے میں پھنسنا یعنی دل کا مبتلائے محبت ہونا) زیادہ استعمال ہوا ہے۔

پھندے میں لعل یار کے جب پھنسا ہے دل
دیتا ہے صدمہ روح کو بستہ شکار کا — آتش

دل پھنسانا:۔ دل کو مبتلائے محبت کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل: تخصیص کے لئے "کو" کا اضافہ کر کے (دل کو پھنسانا) زیادہ کہتے ہیں۔

دل کو آنکھوں نے پھنسایا کیا مگر
یہ بھی حلقے ہیں تمہارے دام کے — غالب

اس کا لازم (دل پھنسنا) بھی مستعمل ہے۔

جو رہے پھنسے ابھی وہ کیا جانے
دل پھنسا کس طرح خدا جانے — شوق

دل پھنکا جانا:۔ دل میں متواتر جلن محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل پھنکا جاتا ہے آنکھوں میں نہیں نام کو نم
قحط پانی کا ہے اور میری سرا جلتی ہے — شوق

دل پھنک جانا:- غم کی آگ سے جل کے دل کا ٹھنڈا ہو جانا۔ بطور مبالغہ کہتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

پنہاں جو سوز عشق کرے مردہے وہی
دل پھنک گیا مگر نفس سرد ہے وہی — امیر

قول فیصل:- اعتبار محل دل پھنکنا (یعنی محبت کی آگ میں دل کا جلنا) بھی مستعمل و فصیح ہے۔

آنسو ادھر رواں ہیں ادھر پھنک رہا دل
نالہ مرا ادھر واں ہے سمندر کے پار کا — امیر

دل پھیرنا:- (متعدی) دل کو بیزار کرنا، نفرت دلانا، متنفر پیدا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اپنا ہی دل نہ پھیر سکے رخ سے یار کے
سر اپنا خوب حضرت ناصح پھرا چکے — ذوق

دل پھیرنا:- سیر کرنا، چھکانا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دل پھیکا ہونا (یا ہو جانا):- کسی چیز سے دل ہٹ جانا، پہلی سی توجہ نہ رہنا، چوپ میں کمی ہو جانا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

نہ رکھتی تھی رقص و غنا میں مزہ
(ہونا) وہ سی وجہ پھیکا تھا کچھ دل مرا — اختر شاہ اودھ

پری مند تیر آرائش ہے کیوں دل پڑ گیا پھیکا
(ہو جانا) نہ وہ لب پر لگا ہے نہ وہ ماتھے پر افشاں ہے

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- ہو جانا کی جگہ پڑ جانا بھی بولتے ہیں۔ (دل پھیکا پڑ جانا)

دل پھینک:- اس بوالہوس عاشق مزاج آدمی کو کہتے ہیں جو ہر جوان عورت کو دیکھ کے محبت کا دم بھرنے لگے۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف:- منجھلے نواب صاحب کا کافی سن ہے مگر بڑے دل پھینک ہیں حسین کو دیکھتے ہی مرنے لگتے ہیں۔

دل پیچھے پڑنا:- دل کا دوسری بات پر متوجہ ہونا، دل بہلنا، دل بٹنا، کسی چیز کی یاد بھولنا، غم غلط ہونا۔

ہم نشیں بہر خدا کاکل ہی کا کر اب کے ذکر
تیری باتوں سے ذرا دل تو مرا پیچھے پڑے — مصحفی

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل: یہ محاورہ دبستان دہلی سے مخصوص ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل پیسنا:- (کنایتہً) فریفتہ کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

پیس ڈالا دل کو خال عنبریں نے یار نے
کیا سمجھتا تھا کہ دانہ آسیا ہو جائے گا — آتش

دل تازہ ہونا:- دل میں فرحت پیدا ہونا، دل خوش ہونا، طبیعت بشاش ہونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

بیکسی سے دل زاہد ہو نہ اصلا تازہ
سینچنے سے شجر خشک نہ ہوگا تازہ — سعود

دل تپاں ہونا:- دل مضطرب ہونا، دل میں سوزش ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

درد و غم سے جو تپاں تھا وہ دل مجھ کو
اس لیے [illegible] کیا [illegible] مجھ کو — عشق

دل تپکنا:- (کنایتہً) دل کا بے چین ہونا، دل کا مضطرب ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

رگ و پے میں لگی ہے آگ ایسا دل تپکتا ہے
معاذ اللہ اگر یہ آبلہ ہوتا تو کیا ہوتا — شرف

دل تڑپ جانا:- غم کے اثر سے دل کا بیتاب ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

آنسو بہا کے نیک شمائل تڑپ گیا
حال حسین دیکھتے ہی دل تڑپ گیا — عشق

دل تڑپنا:- فرط شوق سے دل کا بے چین ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نہاں جب ہوا ماہ کامل ہمارا
تڑپتا رہا دیر تک دل ہمارا — تعشق

دل تلملانا:- دل بے قرار ہونا، دل کو بہت بے چینی ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

کب ہے تجھ کو میرے دل کے تلملانے کی خبر
قاصد! پہونچا نہیں اس بے خبر کے سامنے — ناسخ

دل تلے اوپر ہونا:- جی گھبرانا، مضطرب ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

قول فیصل:- اب جی تلے اوپر ہونا بولتے ہیں۔

دل تنگ:- ملول، عاجز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

گھر کہ تاریک و تیرہ زنداں ہے
سخت دل تنگ یوسف جاں ہے — میر

دل تنگ ہونا:- (۱) بخیل ہونا، خسیس ہونا، کنجوس ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

بوسہ جب میں نے طلب تجھ سے کیا تو نے دیا
ہے دہن تنگ ترا دل تو مگر تنگ نہیں — ناسخ

دل تنگ ہونا:- (۲) عاجز ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل ملک انگریز میں جینے سے تنگ ہے
رہنا بدن میں روح کو قید فرنگ ہے — ناسخ

قول فیصل:- پریشان ہونا کے معنی میں بھی استعمال

ہوا ہے۔

غنچوں کے دل ہیں تنگ خیالی سے بھر دیے
آمادۂ عندلیب نہ خالی ہی درد سے — عشق

دل توڑنا۱: خاطر شکنی کرنا، مایوس کرنا، ناامید کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

فرماتے ہیں مرے دلِ نازک کو توڑ کے
دیکھیں تو شیشہ گر اسے کیونکر بنائیں گے — عشق

قولِ فیصل: دل میں سوراخ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔

دل توڑ کے ضیائے گریباں نکل گئی
خودسر پہ اُس کے عکس کی تلوار چل گئی — عشق

دل توڑنا۲: دل کو کسی چیز سے بے تعلق کر لینا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

دنیا سے میں اگر دلِ مضطر کو توڑ دوں
سارے طلسم وہم کدہ کو توڑ دوں — ذوق

دل تو لگتے ہی لگے گا: دل آہستہ آہستہ خوگر ہو گا، طبیعت رفتہ رفتہ عادی ہو گی۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

دل تو لگتے ہی لگے گا جو بیابانِ عدم سے
بارِ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر — ذوق

قولِ فیصل: اسی محل پر "دل تو لگتا ہی لگے گا" بھی مستعمل ہے اور یہ بھی دہلی کی زبان ہے۔

دل تولنا: دل کی آزمائش کرنا، دل کو جانچنا، طبیعت کا اندازہ کرنا۔ اردو محاورہ۔

دل تولتے ہیں بوالہوس وصل طلب کے
تاجدار وہ بے فائدہ تولا نہیں کرتے — رشک

قولِ فیصل: شعر میں یہ محاورہ دوسرے کے دل کو تولنے کے لئے صرف کیا گیا ہے، جو عام نہیں۔ آدمی اپنے دل کو خود تولتا ہے یا دوسرا کہتا ہے کہ اپنے دل کو تول لے۔ اور زیادہ تر لفظ "کو" کے ساتھ (دل کو تولنا) کہتے ہیں، یہی فصیح بھی ہے۔ "کو" کے بغیر (دل تولنا) قلیل الاستعمال ہے۔ محل کے اعتبار سے "دل تول لینا" بھی مستعمل ہے۔

مقامِ امتحاں میں دل جو اپنا تول لیتے ہیں
وہی سودائے بازارِ محبت مول لیتے ہیں — امیر

دل تونگر ہونا: دل غنی ہونا، غریبی اور مفلسی کے باوجود طبیعت میں خودداری اور استغنا ہونا یعنی دل کا اس بات پر راضی نہ ہونا کہ کسی کے آگے ہاتھ پھیلایا جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غمِ افلاس کہاں دل ہے تونگر اپنا
زرد چہرہ نہیں فاقوں سے ہے زر اپنا — ناسخ

قولِ فیصل: محل کے اعتبار سے "رہنا" کے ساتھ (دل تونگر رہنا) کہتے ہیں۔

نہ پھیلایئے ہاتھ ہرگز انیس
فقیری میں ہم، دل تونگر رہے — انیس

دل تھام کر رہ جانا: اچانک کسی صدمے سے متاثر ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

خدا جانے حسن اُس کا کیا کہہ گیا
کہ عشق اپنا دل تھام کر رہ گیا — شوق قدوائی

دل تھامنا: انتہائی صدمے کی حالت میں دل پر اس لئے ہاتھ رکھنا کہ سکون ملے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دلِ ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا — میر

دل تھرانا: کسی خوف سے دل کا بیحد متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خوفِ شبِ فراق سے تھرا رہا ہے دل
دامن میں طفلِ اشک چھپے ہیں ڈرے ہوئے — نقش

دل تھرتھرانا: خوف کے مارے دل کا کانپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو کسی نے کیا تھرتھرایا دل اپنا
عرق عرق ہوئے ہم جس کو انفعال ہوا — آتش

دل تھکنا: حوصلہ پست ہونا، ہمت ہارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

البیس ادھر تھکا تو مرا دل ادھر تھکا
وہ ہاتھ چل کے رہزنِ راہی میں رہ گئی — امیر

دل تہ و بالا ہونا: انتہائی صدمے کی وجہ سے دل کا بہت بے قرار ہونا، دل کا قابو سے باہر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن ہوا اُس کی آنکھ میں کالا
یہ کہا دل ہوا تہ و بالا — عشق

قولِ فیصل: اس کا متعدی "دل تہ و بالا کرنا" بھی رائج ہے۔

دل تھوڑا کرنا: ہمت ہارنا، مایوسی کے محل پر بولتے ہیں۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تم اپنا دل تھوڑا نہ کرو محنت کئے جاؤ انشاء اللہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

قولِ فیصل: "حوصلہ کم ہونا" کے مفہوم میں "دل تھوڑا ہونا" بھی استعمال ہوا ہے۔

میکشِ مفلس ہیں پہلے مجھ کو دے ساقی شراب
دل بہت ہوتا ہے تھوڑا مرد بے مقدور کا — امیر

دل ٹپکنا: بے تابی کے ساتھ کسی طرف طبیعت کا مائل ہونا، طبیعت للچانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف: بھولے والوں پر دل ٹپکا پڑتا ہے۔ (فسانۂ عجائب)

قول فیصل:- سودا نے دل کا نظر سے ٹپکنا بھی استعمال کیا ہے جس کا مفہوم ہے "دل کا بے وقار ہونا نظر سے گر جانا"۔ اب اس صورت سے رائج نہیں۔

دل مت ٹپک نظر سے کہ پایا نہ جائے گا
جوں اشک پھر زمیں سے اٹھایا نہ جائے گا — سودا

دل ٹٹولنا:- عندیہ لینا، منشا معلوم کرنا، دل کے خیالات کا اندازہ کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کوئی دل ان کے ٹٹولے تو سہی
راز سربستہ کو کھولے تو سہی — مرزا رسوا

قول فیصل: تخصیص کے لیے "کو" کا اضافہ کر کے دل کو ٹٹولنا کہتے ہیں عام بول چال میں یہی صورت زیادہ رائج ہے۔

مرے دل کو جو تو ہردم بھلا آ آ کے ٹٹولے ہے
تصور کے سوا تیرے بتا تو اس میں کیا نکلا — درد

دل ٹکڑے ٹکڑے کرنا:- (متعدی) دل کو بے انتہا صدمہ پہنچانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہے اس غم نے ٹکڑے ٹکڑے کیا دل حسین کا — الم

قول فیصل:- لفظاً اسی محل پر "دل ٹکڑے کرنا" بھی استعمال کرتے ہیں جو فصیح نہیں۔ انہیں معنوں میں دل کے ٹکڑے کرنا بھی مستعمل ہے جو فصیح ہے۔

ضد سے ہے تو لعین گل چیں ہم اسیرانِ قفس
دل کے ٹکڑے کر رہی ہے گفتگو صیاد کی — قلق

دل ٹکڑے ٹکڑے ہونا:- کسی صدمے سے چور چور ہونا، کسی مہلک چیز کے کھانے سے دل کا پاش پاش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تقسیم ہو رہا ہے
دھوکے میں تیرے ظالم مرتا ہوں ہر حسیں پر — آرزو لکھنوی

قول فیصل:- لفظاً "دل ٹکڑے ہونا" بھی مستعمل ہے۔

حضرت نے جو بیٹے کے یہ سخن پاس
دل ٹکڑے ہوا رو دیے حضرت عباس — انیس

کھاؤں میں جگر جو اس پہ کیونکہ دل ٹکڑے ہو
جو رنگ پان ہے وہ مجھ کو شرر کا سا بال ہے — ذوق

دل ٹوٹ جانا (یا ٹوٹنا):- ناکامی کی وجہ سے دل افسردہ ہو جانا، دل پر مایوسی چھا جانا، ہمت ٹوٹ جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

(ٹوٹ جانا) پیر آپ ہیں ہوا ہے غم ان کے شباب کا
ٹکڑے وہ دل کر ٹوٹ گیا دل جناب کا — عشق

(ٹوٹنا) دل ٹوٹتے ہیں شانِ خدا کے ولی کی ہے
کس کو ضعیف سمجھے ہو قوت علی کی ہے — عشق

دل ٹوٹ کر آنا:- دل کا بے اختیاری کے ساتھ کسی طرف مائل ہونا، فریفتہ ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تم کو بہر لا جو دیکھ پاتا ہے
کہہ دیا ٹوٹ کر دل آتا ہے — داغ

دل ٹھکانے لگانا:- دل کو اطمینان دلانا، تشفی خاطر کرنا، دل کو مطمئن کرنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

ملا میرے دلبر کو مجھ سے خدا
نہیں تو مرا دل ٹھکانے لگا — میر حسن

دل ٹھکانے ہونا:- دل ٹھہرنا، اطمینان ہونا، یکسوئی حاصل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

درد سر ہے مجھ کو سونے دو
دل تو میرا ٹھکانے ہونے دو — سفیر

قول فیصل:- نفی کے ساتھ زیادہ رائج ہے۔

فضل اپنا کہو کیا خدا نے
اس دم تک دل نہیں ٹھکانے — عاشق

واں غصہ ہے کہ ہم سے شکوہ کیا جفا کا
یاں دل کہاں ٹھکانے نام آ گیا وفا کا — داغ

صاحب نور اللغات نے اسی محل پر "دل ٹھکانے لگنا" بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دل ٹھکنا:- (لازم) اطمینان خاطر ہونا، دل جمعی ہونا۔ امعط (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اس کا متعدی "دل ٹھوکنا" بھی فرہنگ آصفیہ میں درج ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

دل ٹھنڈا رکھنا:- دل خوش رکھنا، دل کو پرسکون رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر مجھ عشق سے مرے دل کو وہ ٹھنڈا رکھے
سو ہو ... نکلا ہے جلانا کیسا — غرور

دل ٹھنڈا رہنا:- دل کا خوش و مسرور رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جگر جل جل کے میٹے ہیں جائیں شعلہ دو پر کی
بجھا ٹھنڈا دلا کے آگ جو گھر گھر لگاتے ہیں — مشتاق

دل ٹھنڈا کرنا:- خاطر کرنا، تسکین دینا، تشفی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرمیاں غیروں سے ہم سے سرد مہری کے کلام
تم نے دل ٹھنڈا کیا عاشق دل رنجور کا — قلق

دل ٹھنڈا ہونا:- تسکین ہونا، خاطر جمع ہونا، دل جمعی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ مجھ سے کہتے ہیں تم نے خوش کا قیامت خلوہ
دل ابھی ترا ہوا ٹھنڈا گلے لگا کے مجھے — فصاحت

قول فیصل:- عورتیں غصے کے محل پر بجا معنی سے کہتی ہیں۔

لو سنو! اب تو دل ہوا ٹھنڈا
خوب تم نے کیا مجھے رسوا — شوق

دل ٹھوکنا:- اطمینان کر لینا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل صرف:- جب تک انسان اپنا دل نہ ٹھوک لے کیوں کر نسبت کی ہامی بھرے۔ (فرہنگ آصفیہ)

دل ٹھہرا لینا:- دل کو تسکین دینا۔ دل کو دلاسا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی کی یاد نے ٹھہرا لیا جو دل کو تو کیا
کوئی تدارک بیتابی جگر نہ کیا — جلال

دل ٹھہرنا:- تسکین ہونا، اضطراب دفع ہونا، بے چینی جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برق رہ رہ کے چمکتی ہے تو میں کہتا ہوں
ہو غنیمت اگر اتنا بھی مرا دل ٹھہرے — تعشق

دل جان:- وہ رشتہ جو سہیلیاں آپس میں مقرر کر لیتی ہیں جیسے دوشن، دل ملا، بر خلاف وغیرہ۔ اردو، بیگمات قلعہ کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دل جانا:- دل کا باقی نہ رہنا، عاشق ہونا، عشق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گاہ وحشت میں ہنساتا تھا رلاتا تھا کبھی
دل نہیں جاتا رہا اک شغل جاتا رہا — تعشق

دل جانتا ہے:- خوب حقیقت معلوم ہے۔ ایسی حالت کے لئے کہتے ہیں جو بیان نہ کی جا سکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ہی اس کا جانتا ہے جس پہ گزرا ہے یہ حال
عشق کا صدمہ زبانوں سے بیان ہوتا نہیں — ناسخ

دل جانے یا خدا جانے:- جس پر مصیبت گزرتی ہے یا وہ جانتا ہے یا خدا واقف ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد کوئی کسی کا کیا جانے — میر اثر
اس کا دل جانے یا خدا جانے (مثنوی خواب و خیال)

دل جگر دیکھنا:- ہمت دیکھنا، حوصلہ دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذرا سی جان ہے پر دل جگر پروانے کا دیکھو
کہ جلتی آگ میں کس شوق سے گر گر کے جلتا ہے — امیر

دل جگر ہونا:- ہمت ہونا، حوصلہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا دل جگر ہے چاہنے والوں کو دیکھئے
میرے سکوت اپنے سوالوں کو دیکھئے — عزیز لکھنوی

دل جلا:- (کنایۃً) عاشق، فریفتہ، وہ شخص جس کا دل محبت کی آگ میں جل رہا ہو، وہ شخص جو برابر تکلیفوں پر تکلیفیں اور صدمے پر صدمہ اٹھا چکا ہو یا اٹھا رہا ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جس جگہ ہو زمین تفتہ سمجھ
کہ کوئی دل جلا گڑا ہے یہاں — میر

قول فیصل:- مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ "دل جلا (اسم مرکب) جس کا دل جلا ہو" الخ نوراللغات میں درج نہیں۔ نوراللغات میں درج ہے، فاضل مؤلف کو تسامح ہوا ہے۔ صاحب نوراللغات نے دل جلا کے معنی عاشق و فریفتہ لکھے ہیں۔ شعرا نے اس مرکب اسم کو عاشق کے معنی میں استعمال کیا۔ خود مؤلف فرہنگ اثر نے انشا کا شعر لکھا ہے جس میں دل جلا عاشق ہی کو کہا گیا ہے۔

اس دل جلے کو ہجر میں اے آتش فراق
ایسا ہی پھونکیو کہ نہ باقی نشاں ہے — انشا

اس کا مؤنث 'دل جلی' بھی مستعمل ہے۔

دل جلی کوکھ جلی، ہانگ جلی دکھیا ہوں
ٹھنڈا رکھے گا تجھے او ہی کلیجا میرا — جان صاحب

تاؤ کھائے ہوئے کو بھی 'دل جلا' کہتے ہیں جیسے

مولانا نے غریب سمجھ کے خوب کھری دوڑایا آج
اس نے سڑک پر ٹوک لیا کہ خود دل جلا کیا کرتا۔

دل جلا کے پکا پھوڑا کرنا:- دل کو بے انتہا ایذا پہنچانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

سوت کا زندگی کے حق میں نہیں غم ہے تھوڑا
کر دیا دل کو جلا کے مرے پکا پھوڑا — جان صاحب

دل جلا کے خاک کرنا:- کوئی نازیبا حرکت کر کے بے انتہا صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بے ادبی خاک کیا دل کو جلا کے
تھا یہ محل اے آہ شرربار کسی کا — تعشق

دل جلانا:- بیہودہ باتوں یا نازیبا حرکتوں سے کسی کے دل کو کڑھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مدعی ان کا ہوں جنھیں لوٹا ہے بے گناہ
ناقدر دل جلاتے ہیں مثل خیام شاہ — عشق

دل جلانا:- صدمہ سہنا، رنج اٹھانا، تکلیف برداشت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برنگ شمع جس نے دل جلایا تیری دوری میں
تو اس نے منزل مقصود کو زیر قدم پایا — آتش

بری ہے تجھے وہم و گماں سے
کہاں تک اے وہم اب دل جلاویں — میر

قول فیصل:- دلسوزی کرنا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس کا ایک مفہوم ناخوش ہونا بھی لکھا ہے، جو لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دل جل کے کباب ہونا:- دل کو نہایت ایذا پہنچنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کباب ہوتا ہے دل جل کے ایسی باتوں سے
وہ میرے پاس جو پی کر شراب رہتا ہے — جان صاحب

دل جلنا:- غصہ، رنج یا رشک یا عداوت سے دل کڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جل کے رہ گئے ذکرِ شکستہ پر
اس قافلے کو پیاس نے مارا ہے چاہ پر — نفیس

دل جلی :۔ غم کی ماری، مصیبت زدہ، اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بیٹھے نثار کر چکی تم پر میں دل جلی
صدقے دیئے ہے بھی نہ تمہاری بلا ٹلی — عشق

دل جمع رکھنا :۔ مطمئن رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

یوسف کی اس نظیر سے دل کو نہ جمع رکھ
ایسی متاع جاتی ہے بازار ہر طرح — میر

دل جمعی :۔ بے فکری، اطمینان، سکونِ قلب، تسکین، ڈھارس۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

غنچہ ساں ہنستے ہیں دلجمعی پہ اپنی اے جلال
ہم پریشاں اس گلستاں کی ہوا کو دیکھ کر — جلال

دل جمعی رکھنا :۔ (متعدی) خاطر جمع رکھنا، مطمئن رہنا، اطمینان رکھنا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ اب اس جگہ 'خاطر جمع رکھنا' زیادہ رائج ہے۔

دل جمعی کرنا :۔ (متعدی) خاطر جمع کرنا، اطمینان کرنا، تسلی دینا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اولوالعزم بادشاہ ادہم خاں سے دل جمعی کر کے آگرے میں آیا۔ آتے ہی توسنِ ہمت پر زین رکھا۔ (دربار اکبری)

دل جمعی ہونا :۔ اطمینان حاصل ہونا، دل کو ڈھارس ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جو قطرہ قطرہ مثالِ گہر ہو دل جمعی
تو ذرہ ذرہ پریشاں مرا ہو مشتِ غبار — شاد لکھنوی

دل جمنا :۔ (لازم) دل لگنا، جی لگنا، توجہ ہونا، کسی کام میں جی لگنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل بھی کہیں جمے تو ہمارا قدم جمے
اک پاؤں بتکدے میں تو اک خانقاہ میں — داغ

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں اس محل پر کبھی کے ساتھ 'طبیعت جمنا' کہتے ہیں۔

دل جو :۔ پیار، فریفتہ کر لینے والا۔ فارسی، صفت۔

بہر قدحِ شراب دلجو
ہر پی لیتا ہے وہ لب جو — شاد لکھنوی

قولِ فیصل :۔ بیشتر قامتِ محبوب کی صفت میں 'قامتِ دلجو'، 'قدِ دلجو' کی ترکیب سے مستعمل ہے۔

قد رکھتا ہے شمشاد پہ گیسو نہیں رکھتا
سنبل کے ہیں گیسو قدِ دلجو نہیں رکھتا — دبیر

دل جوان رکھنا :۔ بڑھاپے میں رنگین مزاج ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیالِ دخترِ رز ہے مدام پیری میں
ضعیف لاکھ ہیں پر دل جوان رکھتے ہیں — شاد لکھنوی

دل جوان رہنا :۔ (کنایۃً) دل کا تر و تازہ رہنا، دل میں امنگ رہنا، زندہ دلی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عمرِ رواں بھی رہ نہ سکی عشق میں ضعیف
وہ ولولے رہے کہ مرا دل جواں رہا — شرف

دل جوان ہونا :۔ بڑھاپے کے باوجود دل میں جوانوں کے سے جذبات ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مجھے تمہاری دادی کی خالہ کا گڑیاں کھیلنا اس طرح یاد ہے جیسے کسی کو صبح کا کھانا یاد ہو میں بڑھا تو ہوں مگر دل جوان ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دلجوئی :۔ (واؤ مجہول) دلداری، تسلی دلاسا، تسکین، تالیفِ قلب۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تو برج طلسم ہزار برج میں اندر قلعہ یاقوت نگار کے مقیم ہے اور پری زاد طلسم نے بہت اطاعت کی ہے ہر وقت دلجوئی اور خاطر داری میں مصروف رہتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف 'کرنا' کے ساتھ ہے۔ جیسے خالو جان مجھ کو مثل اپنی اولاد کے سمجھتے ہیں ہر وقت دلجوئی کرتے رہتے ہیں۔

دل جھکنا :۔ دل کا کسی طرف مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معدوم اگر ہوا اثرِ جذب اے عزیز
کیوں سوئے ملکِ مصر دلِ کارواں جھکا — رشک

دل جھمانا :۔ دل کو وجد میں لانا۔ اردو صرف، متروک۔

محفل کو لا کے وجد میں دل کو جھمایئے
جی چاہتا ہے نعرۂ مستانہ کھینچئے — شرف

دل جینے سے خفا ہونا :۔ (کنایۃً) دل زندگی سے بیزار ہونا، جینے سے متنفر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے دولھا جدا ہوا اس کا
جینے سے دل خفا ہوا اس کا — منیر

قولِ فیصل :۔ 'خفا' کی جگہ 'بیزار' زیادہ بولتے ہیں۔ (یعنی دل جینے سے بیزار ہے) اور 'جینے' کی جگہ 'زندگی'، 'زیست' بھی کہتے ہیں۔

دل چار چار ہاتھ اچھلنا :۔ خوف و دہشت سے دل کا کمال بیتاب و بے قرار ہونا۔ اردو صرف،

غیر فصیح، رائج۔

شعر: بے پناہ کا جو رنگ دیکھ کر
دشمن کا دل اچھلنے لگا چار چار ہاتھ — منیر

قول فیصل:- اس جگہ "دل ہاتھوں اچھلنا" فصیح ہے۔

دل چاک کرنا:- (کنایۃً) صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا چاک کیا تو نے مری جان مرے دل کو
اپنا ہی بنایا ہے گریباں مرے دل کو — داغ

دل چاک ہونا:- صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر: تجھ پہ روتی ہے کفن آلودۂ خون جگر
کیونکہ زناق جہاں سے چاک ہو دل جوان کا — میر

قول فیصل:- زور دینے کے محل پر "دل چاک چاک ہونا" کہتے ہیں۔

ع دل ہو گیا حسین کا صدمے سے چاک چاک — عشق

دل چالاک:- سیر چشم، جسے جیسے عمر تمام کرنے میں تامل نہ ہو۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- اسی محل پر دل کا چالاک بھی بولتے ہیں۔

دل چاہتا ہے:- دل میں آرزو ہے، تمنا ہے، حسرت ہے۔ اردو کلمہ، فصیح، رائج۔

کہا جو میں نے کہ دل چاہتا ہے پیار کروں
تو مسکرا کے وہ کہنے لگے کہ پیار کے بعد — جرأت

دل چاہنا:- دل میں خواہش ہونا، خواہاں ہونا، طبیعت کا کسی بات پر راضی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم نے تمہاری مرضی پر چھوڑ دیا تھا، دل چاہے جاؤ، دل چاہے نہ جاؤ۔

دل چاہیے:- حوصلہ درکار ہے، ہمت کا کام ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جان دینے کو کلیجا چاہیے دل چاہیے — صبا

دل چرانا:- کسی کام میں کوتاہی کرنا۔ اردو صرف۔

دل عبادت سے چرانا اور جنت کی طلب
کام چور اس کام پر کس منہ سے اجرت کی طلب (نور اللغات)

چڑھ کے جب مسند پہ جاتا ہوں
وقت پر میں بھی دل چراتا ہوں — سودا

قول فیصل:- اہل لکھنؤ جی چرانا کہتے ہیں، دل چرانا ان معنوں میں اب متروک ہے۔

دل چرانا:- (کنایۃً) پردے ہی پردے میں اپنا شیفتہ کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل چرا کر مجھ سے تم آنکھیں چراتے ہو تو کیا
چور ہیں کر آؤں گا گھر میں تمہارے رات کو — ناسخ

دلچسپ:- (بکسر اول و فتح سوم) خوبصورت، خوشنما، دل کو لبھانے والا، بھلا معلوم ہونے والا، اچھا لگنے والا۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

رباعی:- اے چرخ تجھے سب کو ستاتے دیکھا
نام آوروں کے نشاں مٹاتے دیکھا
شاید ہے عدم میں کوئی دلچسپ مقام
جا کے دنیا سے پھر نہ آتے دیکھا — [illegible]

قول فیصل:- ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

جیسے:- اس میں شک نہیں کہ آپ کے حالات بہت دلچسپ ہوں گے۔ (امراؤ جان ادا)

دلچسپ آواز:- کانوں کو اچھی معلوم ہونے والی آواز۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہوں کیا عالم اس بت کا دم رقص
ادائیں دلفریب، دلچسپ آواز — تسلیم لکھنوی

دلچسپی:- (بکسر اول و فتح سوم) دل کو لبھانے کی صفت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

الٰہی دلچسپی آرائش ہستی کی
مجھ کو تو کچھ اس میں نہیں ملتا نظر آتا ہے — عزیز لکھنوی

دلچسپی سے کام کرنا:- بڑے شوق و شغف سے اور دل لگا کے کوئی کام کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- آدمی ایمان دار ہیں جو کام کرتے ہیں بڑی دلچسپی سے کرتے ہیں۔

دلچسپی لینا:- کسی کام کو دل لگا کے کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اللہ والے نیک کاموں میں ہمیشہ دلچسپی لیتے ہیں۔

قول فیصل:- "میں" کے ساتھ بھی بولنے لگے ہیں جیسے "وہ نئی بیاہتا بیوی کو چھوڑ کے سالی میں دلچسپی لینے لگے ہیں" یہاں اس کا مفہوم محبت کرنا ہوا۔ یہ بالکل نیا صرف ہے جو عوام بولتے ہیں۔

دلچسپی ہونا:- لگاؤ ہونا، شوق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- یہ کوئی ضروری نہیں کہ جس کام میں بڑے بھائی کو دلچسپی ہو اس کام سے چھوٹے بھائی بھی دلچسپی لیں۔

دلچلا ۱:- بہادر، جری، دلیر، نڈر۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- منصور بہت دلچلا اور بہادر آدمی ہے ہزاروں کو خاطر میں نہیں لاتا۔

دلچلا ۲:- فیاض، سخی۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ دل چالاک یا دل کا چالاک کہتے ہیں۔

دلچلا ۲ دیوانہ، باؤلا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
دلچلا ۳ فضول خرچ، خراچ (فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
دل چلانا:۔ (متعدی) کسی چیز کی طرف رغبت کرنا، دل دوڑانا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
دل چل جانا:۔ دل بہکنا، دیوانہ پاگل ہونا، سودائی ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی زبان "دماغ چل جانا" ہے۔ "دل چل جانا" دہلی کا محاورہ ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھا ہے۔
دل چلنا:۔ (لازم) رغبت ہونا، خواہش ہونا، دل مائل ہونا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس جگہ "دل اٹھنا" بولتے ہیں۔
دل چوٹ کھایا ہوا:۔ درد بھرا دل، وہ دل جس پر کوئی صدمہ گزر چکا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ جن کے دل چوٹ کھائے ہوئے تھے ان کو ان بے زبانوں کی حالت زار پر رحم آیا.... (فسانۂ آزاد)
دل چور ۱ کم ہمت، بودا، بزدلا۔ اردو صفت، متروک۔

ڈرپوک تھے اور تھے جو دل چور
بس خوف سے تھے زندہ درگور — عاشق

دل چور ۲ کام سے بچنے والا، ٹال مٹول کرنے والا، کام چور۔ اردو صفت، متروک۔
محلِ صرف:۔ ایک تو دل چور دوسرے کٹے" کو کبھی ہضم نہیں ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)
قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ "کام چور" بولتے ہیں۔ دل چور اب زبانوں پر نہیں آتا۔
دل چور ۳ غافل، بے خبر، بے پروا، بے فکر، لاابالی۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
دل چورا ہونا:۔ بڑا صدمہ پہنچنا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دل اب سنگ فرقت سے چورا ہوا
جو لکھا تھا قسمت کا پورا ہوا — تحقیق

قولِ فیصل:۔ ضرورت شعری اور قافیہ کی مجبوری یہی کہلاتی ہے۔ ورنہ دل چور ہونا زبان پر ہے۔
دل چور چور ہونا:۔ صدمے سے دل پاش پاش ہونا، سخت صدمہ پہنچنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کرتا ہے کیا یہ محتسب سنگدل غضب
شیشوں کے ساتھ دل نہ کہیں چور چور ہو — آتش

دل چور ہونا:۔ دل پر بہت صدمہ ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

کچھ عمامے کے جانے کا مذکور
کبھی تھا فکر پیراہن کے دل چور — سودا

دل چھان دینا:۔ دل چھلنی کر دینا، رنج پر رنج اور صدمے پر صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، متروک۔

دل چھان دیا ہے خار غم نے
دیکھا نہیں کچھ چھان کا ہم نے — اختر (شاہ اودھ)

قولِ فیصل:۔ اب "دل چھلنی کر دینا" بولتے ہیں۔
دل چھپانا:۔ پہلو تہی کرنا، آناکانی کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

بے تکلف تھے دل کے لینے تک
ہم سے اب آپ دل چھپاتے ہیں — وارستہ

دل چھلنی کرنا:۔ (کنایۃً) دل کو مجروح کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ریزۂ الماس تھا دانتوں کا دھیان
دل کیا چھلنی کلیجا چھان کر — سحر

دل چھلنی ہونا:۔ دل کا زخمی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ تمہاری طعن آمیز باتیں ہیں کہ نشتر؟ سنتے سنتے دل چھلنی ہو گیا۔
دل چھن جانا:۔ دل کا بہت زخم خوردہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تیر مژہ سے دفعتہً دل نوشاہ چھن گیا — عشق

دل چھوٹا کرنا:۔ مایوس ہو کے آزردہ خاطر ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ ایسا ہی کپڑا اگلے لئے بھی آ جائے گا دل چھوٹا نہ کرو۔
دل چھوٹا ہونا:۔ ہمت پست ہو جانا، مایوسی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ تجارت میں نقصان ہوا کرتا ہے تم اپنا دل چھوٹا نہ کرو۔ تجارت پر زور دو، خدا مددگار ہے۔
دل چھوٹ جانا:۔ (کنایۃً) ہمت ٹوٹ جانا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

باغ میں فصل خزاں اور نشیمن ویران
دام سے چھوٹتے ہی چھوٹ گیا دل اپنا — داغ

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر جی چھوٹ جانا بولتے ہیں۔
دل چھیدنا:۔ دل میں زخم ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم مشکا کرتا ہے عاشق جنبش مژگاں کا شوق
چھید نے اپنا دل رگ گردن پہ نشتر توڑ کر — آتش

دل چھین لینا:۔ (کنایۃً) عاشق بنا لینا، اپنے عشق میں مبتلا کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اللہ رے زور و ناز کہ نازک سی انگلیاں
دل مجھ سے چھین لے گئیں پنجہ مروڑ کے — آرزو لکھنوی

دل چیر کے دکھانا:۔ رازِ دل ظاہر کرنا، اپنے دلی ارادے سے من و عن کسی کو آگاہ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

داغؔ دل چیر کے اس بت کو دکھانا ہی نہ تھا
آرزو نکلی تو نکلی مگر ارماں نکلا — داغ

دل چیر کے دیکھنا:۔ پورے طور سے دل کا حال دریافت کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہوا ہے جب سے شہرہ اس عدوئے دین و ایماں کا
کوئی دل چیر کے دیکھے عقیدہ ہر مسلماں کا — داغ

دل چیرنا:۔ دل کا آپریشن کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا — آتش

دل حاضر ہونا:۔ (لازم) دل کا یکسوئی کے ساتھ متوجہ ہونا، طبیعت کا درست ہونا، دل قابو میں ہونا۔ اردو محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ موجودہ دور میں ایسے محل پر طبیعت حاضر ہونا بولتے ہیں اور دماغ حاضر ہونا بھی مستعمل ہے۔

دل حزیں:۔ ملول، غمگین، افسردہ خاطر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رومال فاطمہ کا جو لائی وہ دل حزیں
شہ نے لپیٹا حلق پہ مہمان کے وہیں — دبیر

دل خاک ہونا:۔ (کنایۃً) شگفتہ دلی جاتی رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل خون ہوا خاک ہوا خوب ہوا داغؔ
ہر آن کی تکلیف تھی ہر وقت کا غم تھا — داغ

دل خالی کرنا:۔ بک جھک کے یا اور کسی صورت سے دل کا بخار نکالنا۔ اردو، صرف، قریب متروک۔

کیا آئینے کی طرح جسم چورا کرتا ہے
کھینچ کر تیغ دل اپنا کرے قاتل خالی — آتش

قول فیصل:۔ آنسو بہا کے یا رو رو کے دل خالی کرنا بکثرت مستعمل تھا۔

خیال یار کی ہو کر خیالی — نگار دہلوی
بہا آنسو کو دل کرتی تھی خالی — (زلیخائے اردو)

کثرت رنج سے رو رو کے نہ کر دل خالی
یہ بھرا گھر نہ اجاڑ اس کو بسا رہنے دے — امیر

یوں بھی استعمال ہوا ہے کہ اصلی معنی ظاہر ہوتے ہیں۔

ہمارے حلقے میں کرتا ہے شیشہ دل خالی
ہمارے دور میں لبریز جام ہوتا ہے — آتش

دل خانۂ خدا:۔ دل کو کعبے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم "دل خدا کا گھر ہے" بولتے ہیں۔

دلخراش:۔ دل شکن، روح فرسا، جانکاہ۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

اک بت سیمیں بدن سے کر لیا لندن میں عقد
اس خطا پر سن رہا ہوں طعنہ ہائے دلخراش — اکبر الہ آبادی

دلخراش آواز:۔ درد بھری آواز، چیخ، نالہ و فغاں۔ مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ آواز کی جگہ صدا بھی ہے۔

ٹوٹا تھا کس کا شیشۂ دل کوئے سنگ دل
تھی دلخراش کوچے میں تیری صدا ہنوز — میر

دلخراشی:۔ جانکاہی، رنجیدگی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دلخراشی ناخنِ غم کی جو دکھلاؤں کبھی
بیستوں میں بند ہو دم تیشۂ فرہاد کا — امیر

دل خستہ:۔ رنجیدہ و ملول، غم رسیدہ، آفت رسیدہ، مصیبت کا مارا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

آتش دل خستہ تیرا یا الٰہی کچھ نہ تھا
قطرۂ ناچیز کو دریائے بے پایاں کیا — آتش

دل خستہ ہونا:۔ مجروح ہونا، بسمل ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اونچی ہوئی تو مہر کا دل خستہ ہو گیا
گردوں لہو کے چھینٹوں سے گلدستہ ہو گیا — عشق

دل خنک ہونا یا ہو جانا:۔ دل ٹھنڈا ہو جانا، دل مسرور ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع دل خنک ہوئے جو نکلے کوئی کوثر کی سبیل — انیس

دلخواہ:۔ مرضی کے موافق، حسب منشا، خاطر خواہ، مرغوب، پسندیدہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وعدہ انعام کا جو تھا دلخواہ
لا کہا ملنے سیدھی باغ کی راہ — شوق

دل خوردہ:۔ غمگین۔ فارسی ترکیب، متروک۔

محل صرف:۔ اجلین بیچارہ مصیبت کا مارا دل خوردہ رنجور تھا۔ (فسانۂ آزاد)

دل خوش رکھنا:۔ دل کو ملول نہ ہونے دینا، رنج و غم پاس نہ آنے دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ افکار کی تو انتہا نہیں مگر میں اپنا دل خوش رکھتا ہوں۔

قول فیصل:۔ ہر جگہ "کو" کے اضافے کے ساتھ دل کو خوش رکھنا بامحل ہے بمقابلے دل خوش رکھنے کے (کیلئے) زیادہ فصیح ہے۔

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے — غالب

دل خوش رہنا :۔ طبیعت بشاش رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لے تعشق عاشقوں کے دل خوش و خرم ہیں
ہوتہ بربادی کسی کے خانۂ آباد کی — تعشق

دل خوش کرنا :۔ (متعدی) دل کو رجھانا، راضی کرنا، طبیعت کو مسرور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیا شعر سنایا ہے۔ واللہ دل خوش کر دیا۔

دل خوش ہونا :۔ طبیعت کو فرحت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ان کی باتیں سُنئے تو دل خوش ہو جائے۔

دل خون کرنا :۔ (کنایۃً) بعید جانکشی کرنا، بہت محنت کرنا، عرق ریزی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو دل کو خون کرے شاعروں میں نامی ہو
ترانے لحنت جگر کو تو ہو نگیں پیدا — بحر

قول فیصل :۔ بھاری صدمہ پہنچانا بھی اس کا ایک مفہوم ہے۔

ع دل خون کیا ماتم فرزند جواں نے — لا اعلم

دل خون ہو کے بہ جانا :۔ (کنایۃً) بے انتہا صدمہ پہنچنا، دل کی امنگ جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر روز کی خواہشوں سے یا روجب
دل ہو ہو کے خون بہ گیا ہے — (اختر شاہ اودھ)

دل خون ہونا (ہو جانا) :۔ (کنایۃً) بعید صدمہ ہونا، کسی غم سے بے انتہا متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل خون ہو گیا ہے آرزوئے زمین کا
برچھی سے چھد گیا ہے کلیجہ حسین کا — تعشق (ہو جانا)

وہ شام قریب اور وہ افراط قلق کی
دل خون ہوا دیکھ کے سُرخی کو شفق کی — عشق (ہونا)

قول فیصل :۔ غم و غصہ کی ملی جلی کیفیت کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

دل اپنا خون جو بے ساقی و شراب ہوا
ہوائے آہ سے کیا کیا جگر کباب ہوا — آتش

دِلْدَا ایشنگیر :۔ چھوٹا سا انگیرہ جو پلنگ یا چھپر کھٹ کے آگے لگایا جاتا تھا۔ اردو، مذکر، متروک۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

دِلْدادہ :۔ عاشق، فریفتہ، گرویدہ۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

کوئی دلدادہ تجھ پہ مرتا ہے
حال اپنا تباہ کرتا ہے — خورشید شاگرد مصحفی

دَل دار :۔ دبیز، موٹا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس کا شیشہ بہت دَل دار ہے۔

دِلْدار :۔ پیارا، دلبر، محبوب، معشوق۔ فارسی مذکر، صفت، فصیح، رائج۔

ناسخ ہے ایک صورت پیر مشق تصور اس قدر
جس سمت کرتا ہوں نظر دلدار آتا ہے نظر — ناسخ

قول فیصل :۔ لطفاً فرزند کو بھی کہتے ہیں۔

غیظ سے ہونٹ چباتے تھے علی کے دلدار
نیچے تولتے تھے عون و محمد ہر بار — انیس

دِلْداری :۔ تسلی، دلاسا، تسکین، تشفی۔ اردو مؤنث، فارسی، مؤنث۔

محل صرف :۔ ملکہ شاہزادے کی تسکین و دلداری میں مصروف ہے۔

دِلَدَّر :۔ افلاس، محتاجی، تنگدستی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں یہ لفظ تنہا مستعمل نہیں ہے۔

دِلَدَّر :۔ (بکسر اول و نیز بفتح اول و بکسر دوم) نحوست، تنگ حالی۔ عورتوں کی زبان۔ فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں (بکسر اول و فتح دوم) 'دِلَدَّر' بولتی ہیں۔

دِلَدَّر :۔ نجس چیز، منحوس آدمی۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دِلَدَّر بھاگنا :۔ افلاس دور ہونا، نحوست ٹلنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ عورات دہلی کی زبان ہے۔

دِلَدَّر پار ہونا :۔ دِلَدَّر بھاگنا، افلاس سے نجات پانا، مفلسی دور ہونا۔ اردو صرف، عورات دہلی کی زبان۔

دِلَدَّر جانا :۔ (لازم) دِلَدَّر بھاگنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں کم بولتی ہیں اور جب بولتی ہیں بکسر اول و فتح دوم بولتی ہیں۔

دل دردمند ہونا :۔ غمگین ہونا، ملول ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہے
وہ ہیں مجھے جو یار کو بھی ناپسند ہے — جلال

دلِ دردناک :۔ رنجیدہ دل، افسردہ دل، غمگین دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کس سے کہیں جو حال دلِ دردناک ہے
تلوار چل رہی ہے جگر چاک چاک ہے — انیس

دِلدّر دور ہونا:۔ افلاس ختم ہونا۔ دن پھرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ع دِلدّر ہوئے دور آنے سے تیرے　جلیل مرحوم

دِلدّر نکالنا:۔ گھر کو صاف کرنا، پرانے چراغ کو پھینک کر نئے رکھنا۔ ہندی مصدر، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل:۔ ہندوؤں میں ایک رسم ہے کہ دیوالی کے دن گھر کے ہر ایک کونے پر جھاڑو مارتے اور یہ کہتے جاتے ہیں کہ ایسر آوے دلدر جائے۔

دِلدّری:۔ (بکسر اول دنیز بالفتح) مفلس اور غریب آدمی، منحوس آدمی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عورات دہلی سے مخصوص ہے۔

دِلدّری:۔ میلا کچیلا آدمی، وہ شخص جو کپڑے اور جسم کو صاف نہ رکھے، منحوس، نحوست بھرا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔ دہلی کی عورتوں سے مخصوص ہے۔

دل دریاؤ:۔ نہایت سخی، نہایت فیاض، دریا دل، تخییر۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ کنایا پرایا مال باندی کا دل دریاؤ۔ (فرہنگ آصفیہ)

دِل دَریاؤ:۔ نہایت اندوہگیں، دردناک، غمناک۔ اردو، صفت۔

اک دو بنی سر کو ہے کنگھی باگی امیر ادل دریاؤ ہے　بروزنہ ہجّی
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل دریا ہونا:۔ (کنایۃً) کسی میں فیاضی کی صفت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگرچہ وقت بگڑ گیا ہے مگر نواب کا دل دریا ہے۔ اب بھی بہت سے غربا ان کے گھر سے پرورش پاتے ہیں۔

دل دُکھا:۔ رنجیدہ، غمگین، ملول۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کلیجا تھام کے جب دل دکھے فریاد کرتے ہیں
بتانِ سنگدل اُس دم خدا کو یاد کرتے ہیں　جلیل

دل دُکھانا:۔ (متعدی) دل کو تکلیف دینا، دل کو اذیت پہنچانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

شب غم اجل کو بلایا تو بولی
مجھے دل دکھانا نہیں بیکسی کا　امیر

دل دُکھنا:۔ (لازم) دل کڑھنا، غم ہونا، رنج و افسوس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل عزیزوں کا دُکھا جاتا ہے
رنگ چہرے سے اڑا جاتا ہے　عزیز لکھنوی

دُلدُل:۔ وہ سفید سیاہی مائل خچری جو حاکم اسکندریہ نے رسول مقبولؐ کو نذر میں دی تھی اور آپؐ نے حضرت علیؓ کو عطا فرمائی تھی۔ عربی، مذکر۔

قول فیصل:۔ جلالؔ نے مونث لکھا ہے۔ مگر اہلِ لکھنؤ مذکر بولتے ہیں۔

دُلدُل:۔ گھوڑے کی شکل کا تعزیہ۔

نہاتے نقش ہو تابوت اور سامان کربل کا
بناؤں اہلِ ایام کو دُلدُل محرم کا　امیر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے ذوالجناح کی شبیہ کو دلدل کہتے ہیں، جو لوگ واقعات کربلا سے بخوبی واقف ہیں وہ ذوالجناح کہتے ہیں۔ مگر ذوالجناح کہنے والے کم اور دلدل کہنے والے زیادہ ہیں۔ تعزیہ روضۂ امام حسین علیہ السلام کی نقل ہے گھوڑے کی شکل کو تعزیہ نہیں کہتے۔

دَلدَل:۔ کیچڑ، چہلا، وہ گیلی زمین جس میں پاؤں دھنستے چلے جائیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بند بھے ہیں کس قدر مضمون جفا تیغ قاتل کے
زمین شعر میں دلدل ہوئی ہے آب آہن کی　امانت

دَلدَلا:۔ دلدل والا، دلدلی دار۔ ہندی، صفت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُلدُل سوار:۔ حضرت علی علیہ السلام کا لقب۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جہاں میں سرورِ دلدل سوار ہے تو وہ ہے
بجبر تیغ شہ ذوالفقار ہے تو وہ ہے　عشق

دَلدَل میں پھنسنا:۔ کیچڑ میں پھنسنا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

الٰہی لو کام آئی پس مرگ چشم تر
دلدل میں پھنسے ہے مرے دل کفن کے پاؤں　امیر

دَلدَل میں پھنسنا:۔ (کنایۃً) مشکل میں پڑنا، دقت میں پڑنا، مصیبت میں پھنسنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پھرا ہے اس پری پیکر نے اپنی مانگ میں صندل
یہ رستہ چھوڑ دے اے دل کہ پھنس جائے گا دلدل میں

قول فیصل:۔ کسی فاحشہ عورت سے ناوابستہ طور پر شادی ہو جانے کو بھی دلدل میں پھنسنا کہتے ہیں۔ اور یہ بازاری زبان ہے۔

دُلدُل نکالنا:۔ (متعدی) شیعوں میں دستور ہے کہ وہ تعزیہ اور دیگر تبرکات کے ساتھ شبیہ ذوالجناح یعنی ایک گھوڑا جو خاص اسی کام کے واسطے ہوتا ہے اس پر کوئی سواری نہیں کرتا۔ بڑے بڑے شہروں میں نہایت دھوم دھام کے

ساتھ ماتم کرتے ہوئے نکلتے ہیں۔ اس گھوڑے پر ایک پگڑی رکھی ہوتی ہے اور مصنوعی تیر لگے ہوتے ہیں اور تلوار پہلو میں لٹکی ہوتی ہے اور ایک سفید کپڑا پڑا ہوتا ہے جس پر خضاب کی چھینٹیں خون کی علامت ظاہر کرنے کے واسطے دے دیتے ہیں جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس غریب کا سوار شہید ہوا اور یہ گھوڑا رنج و غم کے ساتھ واپس اپنے گھر آیا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل دنیا سے اُٹھنا :۔ دنیا کی رنگینیوں سے کوئی دلچسپی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گئے وحشت سے باغ و راغ میں ہم
کہیں ٹھہرا نہ دنیا سے اُٹھا دل　*میر*

دِلدوز :۔ مطبوع طبائع، پسندیدہ خاطر۔ فارسی، صفت۔　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ ان معنوں میں کوئی نہیں بولتا۔

دِلدوز :۔ دل پر اثر کرنے والا، پُر اثر۔ فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

پروانہ نہ شمع کا ہو دل سوز
افسانہ ترا ہوا ایسا دلدوز　*اختر (شاہ اودھ)*

دل دوڑنا :۔ کسی بات کے لئے بے اختیار دل چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوڑتے ہیں دیکھنے والوں کے دل بے اختیار
ہے غضب انداز و ادا کا فرتری رفتار کا　*ناسخ*

دل دوڑنا :۔ دل کا مائل ہونا کسی امر کی طرف، جی چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل دوڑتا ہے کوچۂ دلدار کی طرف
جب نہیں ہے طاقت رفتار پاؤں میں　*ناسخ*

دل دو نیم ہونا :۔ (کنایۃً) دل پر صدمہ پہنچنا، دل پر کمال صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیوں کر نہ دل حریف سخن کا دو نیم ہو
ہر مطلع دو لخت مرا ذوالفقار ہے　*شعور*

دل دھڑکنا :۔ (لازم) دل کی حرکت تیز ہو جانا، دل کا خوف و اضطراب کی حالت میں اصلی جنبش سے متجاوز ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سمت سے جانب لیلیٰ جو ہوا آتی ہے
دل مجنوں کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے　*تعشق (انعام)*

ہر ایک مرتبہ ڈوب کے بھڑکتا تھا
علی کے خوف سے دریا کا دل دھڑکتا تھا　*عشق (خوف)*

دل دھڑکنا :۔ خوف و اضطراب کی حالت میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب قصد کرتا ہوں کہ شہنشاہ کو سپرد کر دوں دل دھڑکتا ہے شاید ابھی کوئی افتاد پڑے گی۔　(طلسم ہوشربا)

دل دھک دھک ہونا :۔ دل دھڑکنا، دل کی رفتار تیز ہو جانا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

کھٹک ہے آنکھ میں میری جبکہ دل اٹکا مرا
آ دھک دھک نہ دیکھ مجھ کو ہوئی مبارک نہ رہا اس کو سنگار آیا　*تجر*

دل دُھکڑ پُکڑ کرنا :۔ (متعدی) دل کا اندیشہ کرنا، دل کا تذبذب میں ہونا۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے دُھکڑ پُکڑ (بضم ہر دو دال مہملہ و بفتح ہر دو کاف) لکھا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بفتح اول تو لکھا ہے مگر کاف پر کوئی حرکت نہیں ہے۔ لکھنؤ میں عورتیں اور عوام دُھکڑ پُکڑ (بضم دال و کاف آخر میں

رائے مہملہ) بولتے ہیں۔

دل دُھکڑ پُکڑ ہونا :۔ (لازم) دل کا پیچھانا، دل کا خوف کھانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں دل دُھکڑ پُکڑ ہونا بولتے ہیں (یعنی رائے مہملہ سے)

دِل دَھک سے ہو جانا :۔ کسی بات سے اچانک دل پر چوٹ لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ہو گئے دھک سے یہ صدا سنتے ہی لرز گئے
سکتہ ہوا اک چوٹ کلیجوں پہ لگی ہائے　*اوج*

دل دہلانا :۔ (متعدی) خوف دلانا، ڈرانا، دہشتناک یا اندوہناک خبر سنا کے دل کو تھرا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے ایسی خبر سنائی کہ دل ہلا دیا۔

دل دہلنا :۔ (لازم) خوف معلوم ہونا، دل دھڑکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لگے چمکانے آہ آتشیں کا دل دہلتا ہے
وہ رکھ کر ہاتھ پتھر پہ سر مدفن کے بیٹھے ہو　*امیر*

دل دِہی :۔ ڈھارس، تسلی، دلجوئی، دلاسا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں لو ہی کر
آجائے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ　*میر*

دل دے بیٹھنا :۔ فریفتہ ہو جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ہوا تفتیش کا ہر ایک مائل
کرنے بیٹھا ہے یہ اپنا کہیں دل　*سودا*

دل دیکھنا :۔ (متعدی) حوصلہ آزمانا، پوشیدہ طور سے کسی کا امتحان لینا، منشا دریافت کرنا۔ اردو

محاورہ، فصیح، رائج۔

دل دیکھئے کہ تکملۂ شوق ہو عزیز
مسجد کو دیکھئے نہ شوالوں کو دیکھئے — عزیز لکھنوی

دل دینا:۔ (لازم) فریفتہ ہونا، کسی پر عاشق ہونا۔ ا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دے کے دل ہم جو ہو گئے مجبور
اس میں کیا اختیار ہے اپنا — میرؔ

دل دیے ہونا:۔ جان لڑائے ہونا، کسی کام میں ہمہ تن مصروف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

راہ خدا میں شہ کی طرح دل دیے ہوئے
ہاتھوں میں اپنے پاؤں کی بیڑی کو لیے ہوئے — عشقؔ

دل ڈانواں ڈول ہونا:۔ دل کا بے اختیار ہونا، دل پر قابو نہ ہونا۔ دل قابو سے باہر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہ میں یوسف مقصر ہے دل ڈانواں ڈول
کنوئیں جھنکوائیں گے اجنائے زمانہ کب تک — صباؔ

دل ڈوبا ہونا:۔ دل کا کسی کی چاہ میں غرق ہونا، دل کا محو ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کہیں شاہ سخن کے عشق میں دل میرا ڈوبا تھا
کہ ہے درِ سخن ہو کر چمکتا دریم میرا — ذوقؔ

قول فیصل:۔ محل کے اعتبار سے ’دل ڈوبنا‘ بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

ہے دھوم حسینانِ حق آگاہ میں اس کی
یوسف کا بھی دل ڈوب گیا چاہ میں جس کی — عشقؔ

دل لگانا کے معنی میں اس کا متعدی ’دل ڈبونا‘ بھی استعمال ہوا ہے۔

دل بہت جا ڈبو کے سیکھا ہے
خوب کچھ ہم نے کھو کے سیکھا ہے — شوقؔ

دل ڈوبنا:۔ غشی چھانا، ضعف کی وجہ سے طبیعت گری جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ زور دینے کے محل پر ’دل ڈوب جانا‘ کہتے ہیں۔

عرق آلودہ جبیں دیکھ کے دل ڈوب گیا
شبنم باغ سے طوفان ہوا تھا سو ہوا — آتشؔ

محل کے اعتبار سے ’دل ڈوبا جانا‘ بھی مستعمل ہے۔

اے عزیزو آج میرا دل نہ ڈوبا جائے کیوں
اپنے یوسف کا مجھے چاہ ذقن یاد آ گیا — ناسخؔ

دل ڈھونڈھتا ہے (ڈھونڈھ رہا ہے):۔ دل تلاش میں ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں خزاں لے گئی ہر غنچہ دہن کو
دل ڈھونڈھ رہا ہے چمن آرا کا چمن کو — عشقؔ

دل ذرا سا ہونا:۔ دل کا نازک ہونا جس میں برداشت کی طاقت نہ ہو۔

عاشق کا ذرا سا دل تسکین ہی کیا اس کی
جھوٹا ہو کہ سچا ہو وعدہ تو کیا ہوتا — داغؔ (زور اللغات)

قول فیصل:۔ نازک دل کے معنی میں ’ذرا سا دل‘ ہے۔ جیسا کہ شعر سے بھی ظاہر ہے۔ دل ذرا سا ہونا کوئی صرف نہیں۔

دل را بدل رہے ست:۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ فارسی، مقولہ، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

آہوں کا کچھ اثر ہے نہ کچھ قدر کا کمال
دل را بدل رہے ست ترے دل میں یاد کی — قدر بلگرامی

دل را بدل رہے ست دریں گنبد سپہر
از سوئے کینہ کینہ و از سوئے مہر مہر

آسمان کے اس گنبد میں (یعنی دنیا میں) دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صرف:۔ مخمور سلام کر کے شہنشاہ نیلم سے رخصت ہوئی ایک پہاڑ پر آ کر ٹھہری سر اٹھا کر چہار جانب دیکھا خیال میں آیا طرف کوہ عقیق کے چلیں نور الدہر سے ملاقات کر کے پلٹ آئیں گے یہ سوچ کر طرف کوہ عقیق کے چلی بقول شاعر یہاں نور الدہر گھبرا رہے تھے۔ شعر دل را بدل رہے ست دریں گنبد سپہر۔ از سوئے کینہ کینہ و از سوئے مہر مہر۔ (طلسم ہوشربا)

دل ساگا (ساگا) ہونا:۔ دل بیٹھا جانا، طبیعت مضمحل ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ جب سے دوا پی ہے دل ساگا ساگا ہوا جاتا ہے کیا معلوم کیسی دوا ہے۔

قول فیصل:۔ طبیعت کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

دِلرُبا:۔ معشوق، دلبر، دل لبھانے والا، دل اڑا لے جانے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اسی کا فرادا پہ مرتا ہوں
دیکھ اس دلربا پہ مرتا ہوں — (جنون انتظار)

قول فیصل:۔ فرزند کو بھی کہتے ہیں مگر لفظاً زیادہ مستعمل ہے۔

دل ربایانہ:۔ معشوقانہ انداز سے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ بیل شاخسار رعنائی اپنے مرطب اقبال یعنی عاشق خجستہ خصال کے ساتھ ایک روش میں دلربایانہ جھک رہی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

دلربائی:۔ دلبری، معشوقی، محبوبیت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک جانب بھنگڑیوں کی دکانیں پالیں استاد ہیں، معشوقانہ پری چہرہ فن دلربائی میں استاد ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

دل رجوع ہونا:- دل کا کسی طرف متوجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل مغرب بلا کی طرف ہو گیا رجوع
آخر غروب ہونے کی جا پر ہوا طلوع — عشق

دل رچنا:- دل کا مانوس ہونا، دیکھو رچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی نہیں لکھا ہے، نہ معلوم کہاں کی زبان ہے۔

دل رفتہ:- عاشق، مبتلائے محبت۔ فارسی صفت، متروک۔

در پردہ وہ بے پردہ کا دل رفتہ ہوں اے قیس
معشوق ہے بے پردہ و محمل بہت اچھا — رشک

دل رکنا:- (لازم) خاطر آزردہ ہونا، دل کا رنجیدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جھنجھلا کے ہاتھ تھام لیا دل جو رک گیا
کہتے ہیں کیا حسین یہ سننے کو جھک گیا — عشق

دل رکھنا:- دلداری کرنا، بات مان لینا، ارمان یا آرزو پوری کر دینا، تسکین بخشنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ان کی سب آرزوئیں پوری کیں
پر ہمارا ہی دل رکھا نہ کبھی — ضمیر

قول فیصل:- اپنے محل پر دل رکھ لینا بھی مستعمل ہے۔

دل رکھنا:- حوصلہ رکھنا، ہمت رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ناداں ہے تمیز حق و باطل نہیں رکھتا
تو ایسے تن و توش پہ کچھ دل نہیں رکھتا — انیس

دل رندھنا:- (کنایۃً) دل غمگین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فراق یار میں اندھیر کیوں مجھ پر نہ چھایا ہے
رندھا ہے دل گلا گھٹتا ہے کیونکر نکلے بول — شرف

دل روشن:- ایسا دل جو کدورت سے پاک صاف ہو، صاف شفاف دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گیسو کو ناز ہے دل روشن کی چاہ پر
پروانہ یہ چراغ ہے مار سیاہ پر — تعشق

دل روشن ہونا:- معرفت کے نور سے دل کا منور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جو پیدا اندھیرے سے روشن ہو جائے
دامن گل امید سے گلشن ہو جائے — عشق

دل رونا:- دل پر روحانی صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- کسی کی بوڑھی ماں کا دل رو رہا ہو کہ خدا جانے اب اپنے نور بصر لخت جگر کے دیدار سے شاد ہوں یا نہ ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- کسی عزیز چیز کے تلف ہو جانے یا جس کو انسان بہت چاہتا ہو اور بے حد محبت کرتا ہو اس کے بچھڑ جانے سے دل کی جو کیفیت ہوتی ہے اسی کا نام ہے دل رونا۔

دل روندنا:- دل پامال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روندتے ہیں جو وہ خونی جگروں کے دل کو
پاؤں پڑنے کو گلستاں سے حنا آتی ہے — تعشق

دل ریش:- (زخمی، مجروح) دل افگار، غمزدہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہوں شاد سے رہتے ہیں سوا طائر درویش
ہو قید قفس میں نہ پرندہ کوئی دل ریش — عشق

دل ریش:- (کنایۃً) عاشق کو بھی کہتے ہیں۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دُلڑا:- وہ ہیرا جس میں دو بل ہوں، دو لڑا والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- اصولاً اس کا رسم الخط دو لڑا ہونا چاہیے۔

دُلڑی:- دو لڑ کی زنجیر یا توڑا جو عورتیں گلے میں ڈالتی ہیں۔ اردو، مونث۔ فرہنگ آصفیہ

دل زار:- افسردہ، ملول، رنجیدہ خاطر، پریشاں حال۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

وہ داغ حسرت شوق کا خار
یعنی تاج الملوک دل زار — گلزار نسیم

دل زخمی:- غمزدہ دل، عاشق کے دل سے بھی کنایہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شیدائے ملاحت ہے مگر آہ نہیں کرتا
آخر دل زخمی ہے نمکخوار کسی کا — تعشق

دل زدہ:- غمزدہ، غم رسیدہ۔ فارسی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل زندگی سے الجھنا:- مایوس ہونا، جینے سے مایوس ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع ہے دل ہی زندگی سے ہمارا الجھا ہوا — ذکی

دل زندگی سے سرد ہو جانا:- دل کا زندگی سے بیزار ہونا، جینے سے بیزار ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

دل زندگی سے سرد ہے ایسا کہ کیا عجب
کافور ہے گریۂ آہن گداز سے — ناسخ

دل زندگی سے سیر ہونا:- جینے کی خواہش نہ رہنا، جینے سے دل کا اوب جانا۔ اردو صرف،

فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ "زندگی" کی جگہ "زیست" بھی کہا ہے۔

آخر ہے عمرِ زیست کے اب شب بھی سیر ہے
پیمانہ بھر چکا ہے چھلکنے کی دیر ہے　　انیس

دل زندہ ہو جانا:۔ دل تازہ ہو جانا، دل شگفتہ ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زندہ ہو جاتا ہے دل فرطِ خوشی سے وصل میں
جسم کو ملتا ہے تیرے آنے سے آرام روح　　رشک

دِلِستاں:۔ دلربا، دلکش۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ دلربائی کے معنی میں دلستانی بھی مستعمل ہے۔

دلبری ہے کہ دلستانی ہے
لے کے دل دلستاں روانہ ہوا　　غالب

دل سخت کرنا:۔ دل کڑا کرنا، دل مضبوط کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سخت اب دل ہے تاب تواں کرتی ہوں صغرا
تم صبر سے بیٹھو میں بیاں کرتی ہوں صغرا　　عشق

دل سخت ہونا یا ہو جانا:۔ سنگدل ہو جانا، بے رحم بن جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ظلم اٹھاتا ہوں مگر شکوہ میں کر سکتا نہیں
جس قدر دل سخت ہے اتنی ہی نازک ہے دوست　　تعشق

دل سرد رہنا:۔ دل پژمردہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یاد آتی ہیں گرمیاں تیری
دل ہمارا ابھی سرد رہتا ہے　　تعشق

دل سرد ہو جانا:۔ جوش و ولولہ باقی نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

اس سے تو آگ اور وہ بید رد ہو گیا
اب آہ آتشیں سے بھی دل سرد ہو گیا　　ذوق

دل سُلگنا:۔ (کنایۃً) دل میں سوز و گداز پیدا ہونا، دل پھنکنا۔ اردو مصرف۔

دل سلگ جائے نہ جب تک اور بھڑک اٹھے نہ جان ذوقِ
کم نہ ہو قلیاں کش سوزِ محبت کی طلب　　نور اللغات

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل سمجھانا:۔ بے قرار دل کو تسکین دینا۔

ہنس کے بولا کہ کچھ کام ابھی آتا ہوں
اور اپنے دل بیتاب کو دم بھر سمجھا　　ناسخ　نور اللغات

قولِ فیصل:۔ یہ دل کو سمجھانا ہے۔ یہ تو دل سمجھانا شعر میں بھی دل کو سمجھانا کہا گیا ہے۔

دل سنبھالنا:۔ دل کی بیتابی کو دور کرنے کی تدبیر کرنا، ہمت پیدا کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل سنبھالو یہ کون موقع ہے
غم کرو تا او یہ کون موقع ہے　　قلق

قولِ فیصل:۔ یہ "کو" کے اضافے کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

خاموش تھی سر ضعف سے ڈالے ہوئے صغرا
بیٹھی ہوئی تھی دل کو سنبھالے ہوئے صغرا　　عشق

دل سنبھلنا:۔ دل کو قرار آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مانندِ رنگ مذہب کافر بدل گیا
فضلِ خدا ہوا دلِ مضطر سنبھل گیا　　عشق

دل سنسنانا:۔ دل میں سنسنی دوڑنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع خود ضیغمِ سپہر کا دل سنسنا گیا　　عشق

دل سوختہ:۔ دلجلا، غم کا مارا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

دل سوختہ تھے چاہنے والوں میں تمہارے
لیکن سبب گرمیِ بازار ہمیں سے تھے　　تعشق

دل سودازدہ:۔ وحشت کا مارا دل۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

دل سودازدہ اپنا نہ چھوٹے گا نہ چھوٹے گا
ہر اک حلقہ ہے کالا جیل خانہ زلفِ مشکیں کا　　صبا

دِلسوز:۔ ۱ دوست، دردمند، ہمدرد، غمخوار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تو اس وقت میں بھی مددگار ہو
مرا تو ہی دل سوز و غمخوار ہو　　تسلیم　صبحِ خنداں

دِلسوز:۔ ۲ دردانگیز، رقت خیز، دل گداز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

رباعی:۔ آہ دلسوز کیا کرتے ہیں
لیٹ کر گوز کیا کرتے ہیں
آپ ہنستے ہیں جنابِ واعظ
یہ تو ہم روز کیا کرتے ہیں　　چرکین

دلسوزی:۔ دردمندی، ہمدردی، غمخواری، خیرخواہی۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

کھل کے ہم سے کبھی وہ مل نہ سکے
باوجودِ کمالِ دل سوزی　　حسرت موہانی

دل سے:۔ ۱ شوق سے، سچے دل کے ساتھ، رغبت سے، توجہ سے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

میں ابھی ہوتا ہوں حاضر جان کے لے جانے کو
آپ اگر دل سے بلانے کا اشارہ کیجئے　　ناسخ

دل سے:۔ ۲ (بغیر اپنے کے ساتھ) از خود، اپنی مرضی سے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ وضع ہم نے دل سے ایجاد کی ہے۔

دل سے اُتارنا:۔ نظروں سے گرانا، بے وقعت

سمجھنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شمعوں کی تو نے دل سے پروانوں کے اتارا
(اتارنا) آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دیے ہیں — آتش

اُترے جو حق سے سر تو زہے سرفرازیاں
(اتار دینا) دیوانہ ہو کر وہ مجھے دل سے اتار دے — داغ

دل سے اُتر جانا: بھول جانا، ذہن میں نہ رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

دم بھر میں کچھ بھی یاد نہیں اس کو کیا کروں
ناصح نے جو کہی وہ سب دل سے اُتر گئی (نور اللغات)

قول فیصل: اب اس جگہ ذہن سے "اُتر جانا" کہتے ہیں۔

دل سے اُتر جانا: حقیر ہو جانا، بے وقعت ہو جانا، ناپسند ہو جانا، نظروں سے گر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: مصنوعی زبان اور بیہودہ جوش دلانے والی تقریریں آپکے دل سے اُتر گئی تھیں۔ (امراؤ جان ادا)

دل سے اُٹھا دینا: کسی کام کا ارادہ یا کسی شے کا خیال ترک کر دینا، دل سے نکال دینا۔ اردو صرف، متروک۔

یوں دل سے وہ بات جب اُٹھا دی
پھر آنے کی روک ٹوک کیسی — عاشق

دل سے اُٹھ جانا: دل سے ختم ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

دل سے تعلقات جہاں اٹھ گئے تمام
تیری مدد کا وقت ہے محبوب خاص و عام — عشق

دل سے اقرار کرنا: کسی امر کا دل سے یقین ہونا۔ [illegible]

اس سے مقصود ہے اظہار وفا
ہو مگر دل سے بھی اقرار وفا — مرزا رسوا

دل سیاہ کرنا: (کنایۃً) دل کو بے رحم بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس قدر دل کو نہ کرائے بت سفاک سیاہ
زیب دیتی نہیں اس کعبے کو پوشاک سیاہ — آتش

دل سیاہ ہو جانا: خدا سے نہ ڈرنا، بیباکی کے ساتھ معصیت میں مبتلا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: جب کسی کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ گناہ کو گناہ سمجھ کے نہیں کرتا۔

دل سے آہ نکلنا: (لازم) صدمے کے باعث دل سے ٹھنڈی یا گرم سانس ارادۃً نکلنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

نام سنتے آیا جو انور تا زباں
آہ اک نکلی دل ناکام سے — انور [illegible]

قول فیصل: اس کا متعدی "دل سے آہ نکالنا" بھی مستعمل ہے۔

آہ جو دل سے نکالی جائے گی
کیا سمجھتے ہو کہ خالی جائے گی — اکبر الہ آبادی

دل سے باتیں کرنا: دل ہی دل میں کچھ سوچتے رہنا، دل کو مخاطب بنا کے کچھ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ حال ہے سکتے میں پڑا کرتے ہیں پہروں
باتیں دل مضطر سے کیا کرتے ہیں پہروں — عشق

قول فیصل: رہنا کے ساتھ دل سے باتیں رہنا بھی مستعمل ہے۔

ہم سے اور دل سے رہی رات کو باتیں تا صبح
درد کا سوختہ جانوں میں بیاں لازم ہے — تعشق

دل سے بخار نکلنا: دل کی کدورت دور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھا نہ قلم مثل حنا ساعد گلچیں
نکلا نہ مرے دل سے بخار حسن افسوس — شعور

دل سے بھلانا: فراموش کرنا، یاد بھلانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: تم جو چاہتے ہو کہ آرزو بر آئے تو استقلال سے کام لو اور مس حسن آرا کو دل سے بھلا دو۔ (فسانۂ آزاد)

دل سے بھولنا: فراموش ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوئی اس طور مائل اس کے اوپر
کہ سب فرزند بھولی دل سے یکسر — فگار دہلوی ([illegible])

دل سے پوچھنا: اس حالت کا دریافت کرنا جو دل پر گزری ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا — غالب

اندھیرے تارے کے لئے ماہ کا چھپنا
پوچھے دل صغرا سے کوئی شاہ کا چھپنا — عشق

قول فیصل: اُن کے، اپنے، میرے، ہمارے، اُس کے وغیرہ ضمیروں یا کسی اسم کے آگے "سے" کا اضافہ کر کے بولتے ہیں جیسا کہ اشعار بالا سے ظاہر ہے۔ بعض جگہ لفظ "کوئی" کا اضافہ بھی کر دیتے ہیں، جیسا کہ شعر میں ہے کوئی میرے دل سے پوچھے یا کوئی صغرا کے دل سے پوچھے وغیرہ۔

دل سے خدا آگاہ ہے: کمال بیقراری اور اضطراب ظاہر کرنے کے لئے۔ اردو صرف، متروک۔

ظاہر میں تو کہتی تھی یہ وہ ماہ
پر دل سے خدا ہی تھا کچھ آگاہ — انجم ([illegible])

دل سے خیال کرنا: دل میں کوئی منصوبہ بنانا، دل میں سوچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے دل سے خیال کیا کہ اس حرامزادے کو بھی مارنا چاہیے۔ (طلسم ہوشربا)

(ایضاً) سلیمان نے کثرت فوج اور خدم و حشم امیر کا دیکھ کر اپنے دل سے خیال کیا کہ میں کیا بلا اتنے بڑے لشکر کا کیا کر سکوں گا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ دل میں کوئی بات ٹھہرانا کے معنی میں دل سے تجویز کرنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ برق نے دل سے تجویز کیا کہ اب استاد اور سب ساتھی تو باسائش ایک جگہ مقیم ہیں تو چل کر کوئی کار نمایاں کرے۔ (طلسم ہوشربا)

دل سے درگزر کرنا:۔ دل سے نکال دینا۔ اردو صرف، متروک۔

جب اس کی شان پہ اس نے نظر کی — فگار دہلوی
دوئی سب دل سے اپنے درگزر کی — (زلیخائے اردو)

دل سے دعا نکلنا:۔ خلوص دل سے کسی کا بھلا چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے نکلے دعا وہ بات کرو
کیا جو منہ سے برا بھلا نکلا — سحر

دل سے دل اٹکنا:۔ آپس میں ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہو جانا، محبت ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

میں غیر ہوں دل سے یہ کھٹک جائے تو اچھا
دل اس کا مرے دل سے اٹک جائے تو اچھا — شوق قدوائی

دل سے دل کو راہ ہوتی ہے:۔ محبت دونوں جانب سے ہوتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے مسیحائے زماں ہوتی ہے دل سے دل کو راہ
میرے درد عشق کی تم کو خبر کیوں کر نہ ہو — جان صاحب

قول فیصل:۔ "راہ" کی جگہ لفظ راحت بھی مستعمل ہے یعنی "دل سے دل کو راحت ہوتی ہے"۔

دل سے دل ملنا:۔ کمال اتحاد ہونا دو شخصوں میں۔ دو شخصوں کا آپس میں بے انتہا متحد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لے یار ملے دل سے دل ایسا کہ کہوں میں
یہ نگ ہے انگوٹھی کا محبت کی دو دلکا — بحر

دل سے دور کرنا:۔ دل سے نکال ڈالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب میں ایک شب بیٹھا تھا مسرور — فگار دہلوی
جہاں کے سب علائق دل سے کر دور — (زلیخائے اردو)

قول فیصل:۔ خیال اور بات کے لیے زیادہ مستعمل ہے جیسے:۔ اگر خیال خام کو اپنے دل سے دور کر کے میری خصومت میں فرق لائے گا تو پھر مجھ کو زندہ پائے گا۔ (طلسم ہوشربا)

دل سے دور ہونا:۔ دل سے فراموش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غربت میں کیا حصول ہے نزدیک رہنے سے
اہل وطن کے دل سے میں جب دور ہو گیا — ناسخ

دل سے دھواں اٹھنا:۔ دل سے آہ نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے اٹھتا ہے دھواں خاک ہے جینا اپنا
تپش غم سے پھنکا جاتا ہے سینا اپنا — جرأت

قول فیصل:۔ "اٹھنا" کی جگہ "نکلنا" بھی ہے۔

ع اس کے شکوے پہ دھواں دل سے نکل کر رہ گیا — جلیل

دل سیر ہونا:۔ دل بھرنا، حسرت باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جینے سے دل قریب سحر سیر ہو گیا
جب روشنی ہوئی تو دیا صبح ہو گیا — مشتاق

دل سے سننا:۔ توجہ سے سننا، شوق سے سننا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں قصہ گو نہیں جو کہے جاؤں داستاں
دل سے جو تو سنے تو کہوں اے دلربا کہوں — اثر

قول فیصل:۔ اسی محل پر "دل کے کانوں سے سننا" بھی ہے۔ جیسے:۔ نواب صاحب نے یہ دل چسپ حال بڑے شوق اور دل کے کانوں سے سنا۔ (سیر کہسار)

دل سے صاف ہونا:۔ دلی صفائی ہونا، کدورت نہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیر یہ ہے کہ دل سے ہو تم صاف
ورنہ تو شکایتیں ہوں معاف — مرزا رسوا

دل سے طلبگار رہنا:۔ دل سے کسی چیز کا برغبت ہونا، دل سے چاہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مجھ کو رہے عشق سے سروکار — نواب اعظم الدولہ
اس نسخے کا دل سے ہوں طلبگار — سرور دہلوی

دل سے غبار نکلنا:۔ ملال نہ رہنا، کدورت دفع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکلا غبار دل سے صفائی تو ہو گئی
اچھا ہوا کہ خاک میں تم نے ملا دیا — برق

دل سے غلام ہونا:۔ کسی کا گرویدہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر ایک حلقہ بگوش شہ انام ہوا
یہ حال جب نے سنا دل سے وہ غلام ہوا — عشق

دل سے غنی رہنا:۔ استغنا رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دانے دھن دیا ہے تو دل سے غنی رہو
پڑھ لکھ کے اپنے گھر ہی میں بیوی بنی رہو — اکبر الہ آبادی

دل سے فراموش ہونا:۔ یاد نہ رہنا، خیال میں نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوں دل سے فراموش تو ہم بے سر و ساماں
خط جاتے ہی پھینکے گا ہمیں بے نشاں — عشق

دل سے کانٹا نکالنا:۔ (متعدی) دل کی خلش دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سب خدا کے ہاتھ ہے دل سے کانٹا نکالنا اپنے بس کی بات نہیں۔

دل سے کانٹا نکلنا:۔ دل کی خلش جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رنجی سوت مگر عم نہیں بھولا مجھ کو
جا نکلا جب کبھی دل سے یہ کانٹا نکلا — جان صاحب

دل سے کچھ کرنا:۔ (متعدی) از خود کوئی کام کرنا، اپنے دل سے کوئی بات کرنا۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ 'کچھ' اس محاورے کا جزو نہیں 'کچھ' کی جگہ کام کا نام ہوتا ہے۔ اور 'اپنے' اس محاورے کا جزو خاص ہے جو دل سے پہلے آتا ہے۔ (اپنے دل سے کرنا)

دل سے کدورت نکالنا:۔ بغض و عناد سے اپنے دل کو صاف کر لینا، کسی کی طرف سے اپنا دل صاف کر لینا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

نکالے دل سے کدورت اگر صفائے قدح
نثار شیشے کے ہو محتسب فدائے قدح — آتش

دل سے کرنا:۔ دل لگا کے کوئی کام کرنا، شوق سے کرنا، دلچسپی کے ساتھ کام کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ تو آپ کو ماننا ہی پڑے گا کہ میں آپ کا کام دل سے کرتا ہوں۔

دل سے کہنا:۔ دل ہی دل میں باتیں کرنا، دل سے خطاب کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے حضرت نے کہا ہم تو چلے دنیا سے
خوب ہے اٹھ گئے نازوں کے پلے دنیا سے — عشق

دل سے گرانا:۔ نظروں سے گرانا، بے وقعت کرنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

دل سے گرنا:۔ بے وقر ہو جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ان کی نظروں سے گرا دل سے گرا
کس سے ہوگی مری افتاد کی حرص — ساسخ عظیم آبادی

دل سے گڑھنا:۔ اپنی طرف سے کوئی خلاف واقعہ بات بنانا، دل سے جوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شب وعدہ بگڑنے کے لئے دل سے گڑھی اچھی
کہا کس نے ریحاں آپ نے تو وعدہ پر ہی ابھی — کوثر

دل سے گفتگو ہونا:۔ دل سے چپکے چپکے باتیں ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اپنے محل کے اعتبار سے رہنا کے ساتھ 'دل سے گفتگو رہنا' بھی مستعمل ہے۔

ہوا ترک محبت پر نہ راضی
رہی تا دیر دل سے گفتگو آج — نقشی

دل سے گویا ہونا:۔ دل سے مخاطب ہو کے کچھ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم بیمار جلی جلد ہوئی دل سے یہ گویا — عشق

دل سے لاگ ہونا:۔ دل سے لگاؤ ہونا، دل سے ربط ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں — ناسخ

دل سے لگانا:۔ احترام کرنا، سینے سے لگانا، بشفقت پیش آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یتیم بچی کا پرسان حال اب کوئی نہیں، ہمیں دل سے لگائے ہوئے ہیں۔

دل سے لگی ہونا:۔ ۱۔ ہر وقت دھیان پیچھا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ سے لگا ہوا ہے اگر جام مے تو کیا
ہے دل سے یاد ساقی کوثر لگی ہوئی — ذوق

محل صرف:۔ ان کے دل سے لگی ہے وہ یہ کام کر کے چھوڑیں گے۔

دل سے لگی ہونا:۔ ۲۔ کسی امر میں انتہائی کوشاں ہونا، کسی بات کی بیحد تمنا ہونا، فکر ہونا، دھن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو وعدے کو بھولی تو پھر کیا علاج
مگر اس کے دل سے لگی ہو گئی آج — شوق قدوائی

دل سے لو لگنا:۔ شدید طلب ہونا، یاد میں محویت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بزرگوں سے یہی سنتے آئے ہیں کہ خدا مراد ضرور بر لاتا ہے۔ دل سے لو لگنا شرط ہے۔

دل سے مرغوب ہونا:۔ بہت پسند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ساری باتیں مجھے دل سے ہیں تمھاری مرغوب
تم بگڑتے ہو مری جاں تجھے پیار آتا ہے — نقشی

دل سے مشورہ کرنا:۔ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق دل میں سوچنا، کسی کام کے نشیب و فراز پر غور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھو پیکان تیر قاتل سے
مشورے ہو رہے ہیں کیا دل سے — امیر

دل سے مل جانا:۔ دلی کدورت دفع ہو جانا، اتحاد ہو جانا، متحد ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شرافت کا مقتضا یہی ہے کہ

جب تک عداوت رہی رہی جس وقت بھی خدا
توفیق دے دل سے مل جانا چاہیے۔

دل سے ناچار ہونا:۔ دل اختیار میں نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں خوب سمجھتا ہوں مگر دل سے ہوں ناچار
اے ناصحو بے فائدہ سمجھاتے ہو مجھ کو — ناسخ

دل سے نکالنا:۔ کسی بات کو دل سے محو کرنا، ملال اور شکایت رفع کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے اس بات کو نکالو
تو بہ جانے دو خاک ڈالو — عاشق

قول فیصل:۔ بات، خیال، گمان، وہم اور شک وغیرہ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔ جیسے:۔ (خیال) ایسے خیال لاطائل دل سے نکال ڈالو تمہارا حال میں کچھ اور دیکھ رہی ہوں۔ (طلسم ہوشربا)

دل سے نکلنا:۔ خوشی سے کوئی بات منظور ہونا کی جگہ بیشتر سلب کے ساتھ استعمال میں ہے۔

کرے بیلواتی جو گالیاں دینے میں عاشق کو
بھلا ہوے کب اس کمبخت کے دل سے نکلتے ہیں — جلال (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کی اثباتی صورت رائج نہیں، منفی صورت سے یا بطور استفہام بولتے ہیں۔ زیادہ تر چیز کے لیے استعمال ہے۔ جیسے:۔ میں ایک روپیہ مانگتے مانگتے تھک گیا مگر ان کے دل سے نہ نکلا۔

دل سے نہ نکلنا:۔ ۱ دینے کو دل نہ چاہنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

خجل ہونا پڑے گا مفت میں کیوں مانگیے بوسہ
ذرا سی چیز ہے لیکن نہ ان کے دل سے نکلے گی — جلیل

دل سے نہ نکلنا:۔ ۲ عداوت نہ جانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

ذرا جھجکتی ہوئی کدورت کی تھی جو حسینوں سے رنج و رہم ہیں
یہ کہتے ہیں قیامت تک نہ میرے دل سے نکلے گی — جلیل

دل سے نہ ہونا:۔ خوشی سے نہ ہونا، بیدلی سے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ میں عدو میں تم سے بھی کچھ رکھ کے پیار ہو
دل سے نہ ہو وہ نام کو تم پر نثار ہے — راسخ

دل سے نیک:۔ بہت اچھے مزاج کا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میم صاحب تھیں اپنے دل کی نیک
ہر بڑے دن کو بھیجتی تھیں کیک — مرزا رسوا

دل سینے میں الجھنا:۔ دل گھبرانا، طبیعت اوبنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنے والی گر نہیں ہے آفت تازہ امیر
کیوں الجھتا ہے مرے سینے میں پھر ہر بار دل — امیر

قول فیصل:۔ اصل میں "دل الجھنا" محاورہ ہے سینہ جزو محاورہ نہیں ہے۔

دل سینے میں دھڑکنا:۔ صدمے کی وجہ سے دل کی حرکت تیز ہونا، دل کا غم سے بیتاب ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

بسمل کی طرح سے وہ پھڑکتا — میر تقی ہوش
دل سینے میں اس کا تھا دھڑکتا (ترجمہ لیلیٰ مجنوں)

قول فیصل:۔ صرف "دل دھڑکنا" محاورہ ہے۔

دل سے ہارنا:۔ دل سے مجبور ہونا، کسی کی محبت میں مبتلا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پالنے کی چلی نہ پاسداری
ہمت کی طرح وہ دل سے ہاری — گلزار نسیم

دل سے ہونا:۔ خوشی سے ہونا، شوق و رغبت کے ساتھ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دل جو تلووں سے تو نے مل ڈالا
یہ ہوا کس طرح ترے دل سے — امیر

دل سے یقین کرنا:۔ پورے طور سے یقین کر لینا، اچھی طرح سمجھ لینا، بخوبی جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اجلال نے جب یہ کیفیت دیکھی اور جملہ مضمون پر مطلع ہوا، دل سے یقین کیا کہ لقا جھوٹا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دل شاد:۔ ۱ ہمت بخشش، نشاط۔ فارسی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا تعلق نہیں۔

دل شاد:۔ ۲ خوش، بشاش، باغ باغ، مسرور۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر ہونا کے ساتھ مستعمل ہے۔
ع باپ دل شاد ہے تو ماں مسرور — لا اعلم

دل شاد:۔ ۳ لونڈیوں باندیوں کے نام بھی رکھتے تھے۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دل شاد ہونا:۔ دل خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملازموں کے ہوں دل شاد ساتھ سے تیرے
یہ کام پائے سرانجام ہاتھ سے تیرے — عشق

قول فیصل:۔ اس کا متعدی (دل شاد کرنا) بھی رائج ہے۔

وگر ہوئے جو کوئی آدمی زاد — نگار دہلوی
کروں جلدی میں اس کے دل کو شاد (نہ سبھائے اردو)

دل ششدر ہونا:۔ دل کا حیران ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تم نے کجبازی جو کی خلق حسن یاد آ گیا
دل ہوا ششدر تو نام پنجتن یاد آ گیا — شعور

قول فیصل:۔ اس جگہ "دل حیران ہونا" زیادہ ہے۔

دل شق ہونا:۔ خوف یا کسی غم سے انتہائی متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہتا ہے کہاں مدد کا انبوہ
آواز سے شق ہو جب دل کوہ (طلسم ہوشربا)

دل شکستگی:۔ دل رنج، صدمہ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

وابستگی۔ مرغ کی یہ دل شکستگی ہے
ٹکڑے جگر ہو جیسے بکسی ہوئی کلی کا (شاد عظیم آبادی)

دل شکستہ:۔ رنجیدہ دل، آزردہ خاطر۔ (کنایۃً) عاشق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب تک گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز کان میں آئی تب تک وہ دل شکستہ خوب روئی اور چلائی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ ٹوٹے ہوئے دل کے معنی میں 'دل شکستہ' (باضافت) کہتے ہیں۔

ملی کی تیغ کو چمکا کے آیئے بابا
دل شکستہ کو ٹھہرا کے آیئے بابا (عشق)

دل شکستہ ہونا:۔ دل ٹوٹنا، مایوسی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکستہ دل ہوا اس بت سے آگیا جو خیال
میں رو دیا کوئی شیشہ گرا جو پتھر پہ (عشق)

دل شکن:۔ ناراض کرنے والا، ہمت پست کرنے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں "دل توڑنے والا" کے معنی میں بولتے ہیں۔ جیسے:۔ ایسی دل شکن باتیں نہ کیا کرو۔

دل شکنجے میں رکھنا:۔ انتہائی ایذا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل بیتاب کو عاشق کے رکھتے ہیں شکنجے میں
ستم ایجاد کو تیری قبا کے بند کرتے ہیں (آتش)

دل شکنی:۔ دل کا ٹوٹنا۔ فارسی ترکیب۔ اردو صرف، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں نے نامہ دیکھا کہ تم پڑھ کر بدحواس ہو گئی تھیں۔ افسران فوج جو حاضر بارگاہ تھے ان کی دل شکنی کا احتمال تھا۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ 'کرنا' اور 'ہونا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(کرنا) معترض جو ہوئے دل شکنی کی میری
بن گئے قدر شناسان سخن پتھر کے (میر تقی میر / فرزند میر تقی میر)

(ہونا) وہ کیجیو جو حکم رسول مدنی ہو
محبوب کی میرے کہیں دل شکنی ہو (انیس)

دل شگاف:۔ دل میں شگاف ڈالنے والا جیسے نعرۂ دل شگاف۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالکل مستعمل نہیں۔

دل شگفتہ ہونا:۔ دل کا بشاش ہونا، طبیعت بشاش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ غمگین سے غمگین آدمی بھی جب ان سے باتیں کرتا ہے اُس کا دل شگفتہ ہو جاتا ہے۔

دل شیر ہونا:۔ دل کا قوی ہونا، کسی کی پشت پناہی سے دل مضبوط ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل شیر ہوا میرا کہ بیٹھے ہیں اب آ کے
ڈر دل میں ستا میں نے جو رستم نکل آیا (جان صاحب)

دل صاف کرنا:۔ ملال رفع کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غرض یہ ہے کہ کریں صاف ہم سے دل اپنا
وہ آئینہ جو دکھاتے ہیں بار بار مجھے (قلق)

دل صاف ہونا:۔ دل سے کدورت اور ملال کا رفع ہو جانا، کسی کی طرف سے دل میں غبار نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم ہو امام دل ہے تمہارا کمال صاف
تقصیر جو ہوئی ہو کیا چاہیے معاف (عشق)

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں اور بطور استفہام بھی مستعمل ہے۔

انصاف کہاں ہے ہو کر دل صاف نہیں ہے
دل صاف کہاں ہے ہو کر انصاف نہیں ہے (دبیر)

دل صد چاک:۔ بہت غمزدہ دل۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کیا کھینچ کے آئیں دل صد چاک سے رونے
اس چاند سے چہرے کو بھرا خاک سے رونے (عشق)

دل صد چاک ہونا:۔ دل غم سے ٹکڑے ٹکڑے ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صد چاک دل ہو غم سے نہ شاد شل شانہ
لیکن نہ ہو بتوں کی زلفوں کا بال بیکا (شاد)

دل صفا ہونا:۔ دل صاف ہونا، دل میں کدورت نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل صفا ہو گیا سینے میں تو پائے یہ شرف
جب کرے تکیں ہوئیں حق میں تو ملا در نجف (انیس)

دل غم سے پھٹ جانا:۔ صدمۂ عظیم ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دوڑے رسول غم سے دل چاک پھٹ گیا
نانا سے آپ آ کے تو ا سر لپٹ گیا (عشق)

دل غنی تو کیا کمی:۔ جس کے دل میں جذبۂ سخاوت ہوتا ہے وہ خرچ کرنے میں دریغ نہیں کرتا۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دعوت میں لوگ زیادہ آ گئے تو

انکار سے بے پروا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ تھی دنیا کی کوئی فکر مجھ کو
میں دل کا بادشہ تھا تم یہ سمجھو
(الف لیلیٰ نو منظوم)

دل کا بُخار:۔ دل کی کدورت، ملال خاطر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ چھانٹنا، چھٹنا، نکالنا، نکلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دل کا بُخار چھانٹنا:۔ دل پر جو صدمہ یا رنج ہے بیان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دل کا بخار بھی نہ چھانٹوں، اندر اندر گھٹ کے مروں۔ (فسانۂ آزاد)

دل کا بخار نکالنا:۔ غصہ کر کے درد دکھ یا کسی کے پوشیدہ غم کو دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رو کے آنکھوں سے نکالوں میں بخار دل کو
کر چکے ابر خود بھی کہیں بادل پیدا
(آتش)

دل کا بُخار نکلنا:۔ (لازم) پوشیدہ رنج دور ہونا، دل کا جوش فرو ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اشکباری سے نکلتا ہے مرے دل کا بخار
آگ پانی ہو کے بہتی ہے مرے تنور کی
(بحر)

دِل کا بُودا:۔ کم ہمت، پست حوصلہ، کمزور دل کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشق کرتا ہے زبردستوں کو زیر
دل کا بودا ہو اگر رستم بھی ہو
(داغ)

دِل کا پس و پیش کرنا:۔ کسی کام میں ہچکچاہٹ محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں تمھاری طبیعت سے بچپنے سے واقف ہوں تمھارے دل کا پس و پیش کرنا بتاتا ہے کہ تم امتحان میں بیٹھنا نہیں چاہتے۔

دل کا پھپھولا پھوٹنا:۔ دل کا بخار نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھوٹا نہ گر میں دل کا پھپھولا تو دیکھنا
ہو جائے گا مزار کا آتش کے سنگ سرخ
(آتش)

دل کا ٹکڑا:۔ بہت پیارا، لخت جگر، فرزند سے کنایہ ہے اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ میرا بچہ ہے میرے دل کا ٹکڑا ہے مجھے اس کے آرام کا خیال نہ ہوگا تو پھر کس کو ہوگا۔

دل کا جاننا:۔ دل کا واقف ہونا۔

جانصاحبؔ کہا جو مرا دل جانتا ہے
آپ اپنی ہوئی ثابت ابھی تقصیر کسے
(جانصاحب) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں اور یوں بولتے ہیں مثلاً مرا دل جانتا ہے شعر میں بھی یوں ہی ہے۔

دل کا چالاک:۔ سخی، دریا دل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قرن کی طرف سے مجھے یہ تسکین ہے نواب آدمی دل کا چالاک ہے بے مانگے ہزاروں دے نکلے گا۔ (سیر کہسار)

دل کا چور:۔ شک، وسوسہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے لاکھ چھپایا مگر تمھاری باتوں سے تمھارے دل کا چور ظاہر ہو ہی گیا۔

دل کا چین:۔ اولاد سے کنایہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دل ہی ہے خوب جو چھوڑ کے دل کا چین ہے (عشق)

دل کا حال:۔ دل پر گزرنے ہوئی کیفیت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں آپ سے اپنے دل کا حال کہہ رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ انصاف فرمائیں گے۔

دل کا حال خدا جانتا ہے:۔ جو دل پر گزرتی ہے خدا جانتا ہے جو اپنے غم کا اظہار کرنا چاہتا ہے اور نہیں کہہ پاتا تو یہ فقرہ زبان پہ لاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کا حوصلہ:۔ ہمت دل، توفیق۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یوں تو خدا مدد کرتا ہے مگر انسان کے لئے کوئی کام ہو دل کی ہمت، دل کا حوصلہ درکار ہے۔

دل کا حوصلہ نکلنا:۔ آرزو پوری ہونا، ارمان بر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا کی رحمت سے امید رکھو تمھارے دل کا حوصلہ ضرور نکلے گا۔

دل کا خدا حافظ ہے:۔ دل میں خوف سمایا ہوا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ زیادہ تر "ہی" کے اضافہ کے ساتھ یوں بولتے ہیں "دل کا خدا ہی حافظ ہے"

جیسے:۔ لوگوں کے تاننے سے زرہ چار تو لے کے اُس بدمعاش کے مقابلہ کو جا تو رہے ہیں مگر دل کا خدا ہی حافظ ہے۔

دِل کا خریدار:۔ دل کا خواہاں (کنایۃً) معشوق۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر حسین صورت دل کی خریدار ہوتی ہے۔

دل کا دل آئینہ ہے:۔ تم کو جس سے محبت ہے اُسے بھی تم سے محبت ضرور ہوگی (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

دل کا دل سے راہ کرنا :- دل کا مائل ہونا، ربط پیدا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اتنی تو اس کے دل نے مرے دل سے راہ کی
آنکھ آج پیار کی ہے تو چتون ہے چاہ کی — امیر

دل کا دو دو ہاتھ اچھلنا :- (کنایۃً) خوف سے دل دھڑکنے لگنا، حرکت قلب زیادہ ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اس کے کوچے میں اگر جیتا بھی کھڑکا رہتا کہ
ہول سے سینے میں دو دو ہاتھ دل اچھلا کیا — معروف

دل کا دھڑکا :- خفقان، ہول دل۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ دل کا دھڑکا نہیں بلکہ دل کی دھڑکن ہے۔

ان سے کچھ کہنے ہی نہیں دیتی
یہ جو اک چیز دل کی دھڑکن ہے — خمار بارہ بنکوی

دل کا دھڑکے اٹھانا :- اضطراب کو سنبھا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہمارا دل ہے جو دھڑکے جدائی کے اٹھاتا ہے
یہ چوٹ ایسی ہے چھاتی سو جگہ سے شق ہو پتھر کی — [illegible]

دل کا دھواں :- (کنایۃً) آہ گرم، غم دل، دل کا بخار۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اڑائیں گے دھوئیں کاکن میں اس چرخ گرداں کے
اگر جلکے دھوئیں دل کے زیر آسماں رہ جا — [illegible]

دل کا راز :- پوشیدہ بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سب راز عشق سے بیاں ہوتے تھے دل کے
پہلے ترے اک محرم اسرار نہیں تھے — عشق

دل کا سخت :- دل کا کڑا، سخت دل، سنگدل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خدا محفوظ رکھے اپنی اولاد پر بلاوجہ دن رات مظالم کرتا ہے۔ بڑا دل کا سخت انسان ہے۔

دل کا سخن :- دل کی بات۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

زباں منصور سی میری رواں ہو
سخن دل کا زباں اور بیاں ہو — فگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل کا سودا :- خوشی کا سودا، رضامندی کی بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ..... تو ہرگز شادی نہ کیجئے۔ شادی تو دل کا سودا ہے۔ بے سمجھے کسی کو دل کیوں دیجئے۔ (فسانۂ آزاد)

دل کا سہنا :- دل کا کسی صدمے کو برداشت کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہا پھر یوں کہ دل یہ کب سہے گا
کہ زنجیر جنوں میں وہ رہے گا — فگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل کا غبار :- دل کی کدورت، ملال خاطر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پوچھ نہ قسمت بد وہ خاکسار ہیں ہم
گرد ملال خاطر دل کے غبار ہیں ہم — شاد

دل کا غبار دھو جانا :- دل کی کدورت دور ہو جانا۔

میں رو دیا تو اے چشم تر غم نہیں
غبار دل یار تو دھو گیا — شاد (نور اللغات)

قول فیصل :- شعر میں غبار دل ہے۔ دل کا غبار کب ہے جو مثال میں پیش کیا۔ بہر صورت "دل کا غبار دھو جانا" فصیح و مستعمل ہے۔

دل کا غبار نکالنا :- رنج و ملال دور کرنا، دل کا بخار نکالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

روئیں گے گیسوئے محبوب سے آنکھیں مل کر
دل کا ہم خوب نکالیں گے غبار آج کی رات — امیر

دل کا غبار نکلنا :- رنج و ملال دور ہونا، دل کا بخار نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نکلا غبار دل کا صفائی تو ہو گئی
اچھا ہوا جو خاک میں تم نے ملا دیا — برق

دل کا کانٹا نکلنا :- دل کی خلش دور ہونا، کھٹک جاتی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھسے سب ناخن تدبیر اور ٹوٹی سر سوزن
مگر تھا دل میں جو کانٹا وہ ہرگز کبھو نکلا — ذوق

دل کا کچا :- کچے دل والا، بودا، کم ہمت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- تانیث کے لئے دل کی کچی [illegible]

جو یونہی سی تپ آگئی ہے بوا
بہت دل کی کچی ہے تو لے بوا — شوق قدوائی

دل کا کچھ اور ہی نقشہ ہے :- دل گھبراتا ہے، دل پریشان ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چین اک دم نہیں آتا ہے خدا خیر کرے
دل کا کچھ اور ہی نقشا ہے خدا خیر کرے — جان صاحب

دل کا کچھ کہنا۔ دل کا کہنا :- کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کی نسبت دل کی خواہش محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل سے کچھ کہتا ہوں میں مجھ سے ہے کچھ دل کہتا
دونوں اک حال میں ہیں رنج و مصیبت والے — ذوق

دل کا کرارا :- مضبوط دل والا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تری ادا جو قضا ہو تو کچھ نہیں پروا
ڈریں گے مرنے سے کیا دل کے جو کرارے ہیں — داغ

دل کا کڑا:۔ برداشت کی قوت رکھنے والا دل کا مضبوط، سنگدل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر چند کہ ہم دل کے کڑے ہوتے ہیں
جاڑے کے مگر صدمے بڑے ہوتے ہیں — منیر

دل کا کنول:۔ دل کو استعارۃً کنول کہتے ہیں، مراد دل سے ہوتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمیشہ جوشِ گریہ سے ہا پانی پی کے آتش
کبھی تازہ نہ لیکن اپنے اس دل کا کنول پایا — آتش

روح کو رکھتی ہے تازہ عشق میں چشمِ پُر آب
خشک گر آنسو ہوئے دل کا کنول مرجھا گیا — شاد لکھنوی

قول فیصل:۔ مرجھانا، تازہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسا کہ اشعار بالا سے ظاہر ہے۔

دل کا کنول کھلنا:۔ (متعدی: کھلانا) خاطر شگفتہ ہونا، طبیعت بشاش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

افسوس کہ اس دل کا کنول کھلنے نہ پایا
کس دن کو چلے جاتے ہیں مالی کے تلے ہم — [illegible]

دل کا کہنا:۔ دل کا کسی بارے میں سوچنا، گمان کرنا، خیال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا دل کا ٹھہرے دیکھیں جو وہ مانگ
کہ ہے یہ رات آدھی کچھ دعا مانگ — انشا

دل کا کھوٹا:۔ دل کا بُرا۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دل کا کھوٹا آدمی بد زبان آدمی سے بدتر ہے۔

قول فیصل:۔ مونث کے لئے دل کی کھوٹی ہے، زیادہ تر کھوٹے دل کا بولتے ہیں۔

دل کا گاہک:۔ دل کا خواہاں، دل لینے پہ تیار، محبوب، معشوق۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے دل کی گاہک بولتے ہیں۔

گاہک وہ جان کی ہے یہ گاہک ہے دل کی بھی
کیسی قضا قضا کی بھی استاد ہو چلی — امیر

دل کا گواہی دینا:۔ دل کا کسی خیال کی تائید کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پیاری لڑکی اس وقت آفتِ پریشانی کا بازار گرم ہے لیکن کہنا مانو اس بات کو جلا دو میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تمہارا اپلیٹ تم سے جلد ملے گا۔ (فسانۂ آزاد)

دل کا گھاؤ رانی جانے یا راؤ:۔ دل رنج و غم کی اسی کو خبر ہوتی ہے جو اس میں مبتلا ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ مثل اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل کا لہری، دل کا موجی:۔ آزاد، خوش مزاج۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں، اس جگہ عوام کی زبان پر 'من موجی' یا صرف 'موجی' ہے۔

دل کا مالک اللہ ہے:۔ دل کا حال خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ یہ ہے کہ خطرے کے موقع پر کوئی بظاہر جری اور نڈر بنے مگر دل دھکڑ پکڑ کر رہا ہو، کلیجے میں جھٹکے لگے ہوں یہ وہاں کا صرف ہے۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں 'دل کا خدا ہی حافظ ہے'۔

دل کا ماننا:۔ دل کا راضی ہونا۔

کوسوں ہی رہ جاتی ہے بھاگوں میں کہ جان کی جانا
کھو جڑے بیٹا اگر دل مانے میرا بد نصیب — [illegible]

قول فیصل:۔ یہ منفی صورت سے یوں بولا جاتا ہے 'دل نہیں مانتا' یا باعتبار محل 'دل نہ ماننا' وغیرہ۔

دل کا میلا:۔ بد نفس، بد باطن، بغض رکھنے والا۔

قول فیصل:۔ رائج نہیں۔

دل کا میل کرنا:۔ دل کا کسی طرف مائل ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ہر حسین صورت سے دل کا میل کرنا ضروری نہیں، جو بھا جائے وہی اچھی صورت ہے۔

دل کا میل کرنا:۔ موافقت ہونا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس معنی میں بھی کم مستعمل ہے۔

دل کانپنا (کانپ جانا):۔ دل لرزنا، ڈر معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خنجر بھی ہے تیر بھی ہیں گرز گراں بھی ہیں
(کانپنا) دل کانپتا ہے تیر بھی ہیں برچھیاں بھی ہیں — عشق
(کانپ جانا) دل کانپ گیا پر شہ صابر نے کیا صبر — عشق

دل کا نقطہ:۔ وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے، سویدا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میں جو نکتہ فہم ہوتا میں جو باکمال ہوتا
کسی دل کا نقطہ بنتا کسی لب کا خال ہوتا — عظیم آبادی

دل کا نگر:۔ دل کا شہر، دل کی بستی۔ اردو صرف، متروک۔

مثال شمع کر داغِ جگر کو — فگار دہلوی
منور کر مرے دل کے نگر کو — (زلیخائے اردو)

دل کباب:۔ غمگین، ملول، رنجیدہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

گھر آکے گر پڑے علی اکبر عقاب سے
کی عرض ہاتھ جوڑ کے اس دل کباب نے — اوج

دل کباب رہنا:۔ دل جلنا، دل کا

سوختہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خیال میں جو وہ مست شراب رہتا ہے
تو خواب میں بھی مرا دل کباب رہتا ہے — رشک

دل کباب کرنا:۔ (کنایۃً) دل جلانا، دل کو سوختہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں آگ ہو گیا پانی
دل کو کر دیتی ہے کباب شراب — ناسخ

دل کباب ہونا:۔ دل کا غم کی آگ سے جلنا، کسی صدمے سے بے حد متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مے کشاں کرنے لگے محنت کشی
درد ہوتا ہے دل یاراں کباب — درد

دل کٹنا:۔ بہت شرمندہ ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

کٹنے لگے تبسم دنداں نما سے دل
ہیروں سے دانتوں کے درج گوہر لگے — رشک

دل کچل جانا:۔ دل کا پامال ہو جانا، انتہائی نامرادی، فرط ہجوم یاس۔

یہ حسرتوں کی بھیڑ ہوئی دل کچل گیا — شاد (نور اللغات)

قول فیصل:۔ دل پر منحصر نہیں آدمی، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں کچل سکتی ہیں، اسی صورت سے دل بھی کچل سکتا ہے۔ کچل جانا اصل ہے، دل اس کا جزو نہیں۔

دل کرخت کرنا:۔ سنگدلی کرنا، سخت دل اختیار کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں لفظ کرخت صرف آواز کے ساتھ مستعمل ہے۔ یعنی کرخت آواز۔ دل کرخت کرنا نہیں بولتے۔

دل کرنا:۔ ہمت کرنا، جرأت کرنا، فیاضی کرنا، سخاوت کرنا، بہادری کرنا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس کے ماقبل بہت یا بڑا لاکے بولتے ہیں۔ جیسے بہت دل کیا تو دو پیسے کسی فقیر کو دیدیے (وہ بھی بہت کہنے سننے سے دیا)، بخار نے بہت کمزور کر دیا ہے آپ کے یہاں تک آیا ہوں تو بھئی بڑا دل کیا۔

دل کڑا کرنا:۔ برداشت کی قوت پیدا کرنا، دل مضبوط کرنا، دل سخت کرنا، ہمت کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

لے مسہری پہ اب تو جا کر بیٹھ
یہی موقع ہے دل کڑا کر بیٹھ — فائق

قول فیصل:۔ اب عام طور سے دل کڑا کرکے مستعمل ہے۔

سخت جانی نے مری پھیر دیا منہ دم میں
دل کڑا کرکے اگر خنجر فولاد آیا — امانت

دل کڑوا کرنا:۔ (متعدی) دل مضبوط یا سخت کرنا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل کڑھانا:۔ (کنایۃً) غم کرنا، افسوس کرنا، دل کو غمناک کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کڑھاتی ہے نہایت نرگس بیمار یار
صدقے کرکے مرغ روح اس پر اڑایا جائیے — آتش

شہ بولے بس کڑھا نہ مرے دل کو مرتے دم — دبیر

قول فیصل:۔ اس کا لازم دل کڑھنا بھی مستعمل ہے۔

کرتا ابھی ہے سادہ مرے کربلائی کا
ٹھہرو حسن کہ دل نہ کڑھے چھوٹے بھائی کا — دبیر

دلکش:۔ دل کو اپنی طرف کھینچنے والا، خوشنما، دل لبھانے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

بانگ اذاں، ناقوس، جرس، خندۂ قلقل، تار، نے
دل کھینچنے میں یاں کوئی ہو، یہ ایک نوائے دلکش ہو — میر

دلکشا:۔ کھلا ہوا، وسیع، کشادہ، دل شگفتہ کرنے والا، فرحت افزا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کس کو صیاد نے ہوائے چمن
بے قفس باغ دل کشا میرا — اسیر

دلکش آواز:۔ دل کو کھینچ لینے والی یعنی بااثر آواز، پیاری آواز۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا دلکش آواز ہے جو سنتا ہے ہجوم اٹھتا ہے۔

قول فیصل:۔ آواز اور اس کے ہم معنی الفاظ مثلاً صدا، نوا، آہنگ وغیرہ اور ادا، منظر، نغمہ وغیرہ کی صفت کے لیے دلکش کی لفظ لاتے ہیں۔ جیسے:۔ عمرو نے گانا شروع کیا کہ صدائے دلچسپ اور نغمۂ دلکش سے ہر ایک کو غش آگیا۔ (طلسم ہوشربا)

دلکشی:۔ کشش، جاذبیت، خوشنمائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ کلیوں کو میسر ہے، نہ پھولوں ہی کو حاصل ہے
تری تصویر میں دیکھی ہے جیسی دلکشی میں نے — کمال

دل کشیدہ ہونا:۔ دل کا بیزار ہونا، کھنچا کھنچا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کے ہاتھوں ہدف تیر بلا ہم ہوئے
دل ہے مانند کماں سب سے کشیدہ اپنا — بحر

دل کھلانا:۔ (لازم) افسردہ و مضمحل ہونا، ملول و پژمردہ ہونا، دل مغموم ہونا۔ اردو صرف

فصیح، رائج۔

محل صرف:- معصوم بچے کی ضد پوری نہ ہونے سے اُس کا دل کملانا فطری چیز ہے۔

دَلکنا:- (بفتحِ اوّل ودوم) ہلنا، تصادم ہونا، جنبش ہونا، لرزنا۔ اردو فعل، متروک۔

محل صرف:- ربع مسکوں میں چار طرف فوج ہی فوج تھی۔ کثرتِ لشکر سے زمین دلکتی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:- صاحب فرہنگ آصفیہ نے چکنا دمکنا بھی معنی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں نہیں ہیں۔

وَلکنا:- بات کا نہ ماننا، نکتہ چینی کرنا، منع کرنا، انکار کرنا، نامنظور کرنا، عدول حکمی کرنا۔ اردو فعل، عوام کی زبان۔

محل صرف:- ابے او نمک حرام! چھوٹا منھ بڑی بات بیگم صاحب کے کہنے کو دلکتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- موجودہ دور میں قریب بہ متروک ہے۔

دل کو برداشت آنا:- دل کو کسی صدمے کی برداشت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

کہاں برداشت میرے دل کو آئے — نگار دہلوی
کہ اس کا پاؤں زنجیروں میں جائے (زلیخائے اردو)

دل کو بُری لگنا:- بات دل کو ناگوار ہونا، ناگوارِ خاطر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

انصاف کے دشمن نے کبھی حق میں ہمارے — داغ
اچھی بھی کہی ہے تو بُری دل کو لگی ہے

دل کو بھانا:- پسند خاطر ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ولیکن قصۂ یوسف زلیخا — نگار دہلوی
ہر اک قصے سے تیرے دل کو بھایا (زلیخائے اردو)

دل کو بے قراری ہونا:- دل کا بے چین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوئی مفتون اس پر ایک باری — نگار دہلوی
ہوئی یوسف سے دل کو بے قراری (زلیخائے اردو)

دل کو پانی کرنا:- (کنایۃً) دل کو فریفتہ کرنا، دل پر شدت سے اثر انداز ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ محرم آبِ رواں کی جو دل کرے پانی — قلق
حباب دار تم اے بلبلو ابھر لینا

دل کو پاؤں سے ملنا:- کسی کے دل کو انتہا سے زیادہ اپنا فریفتہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اس نے دیکھا ایک سراپا حسن شوخی و ناز و ادا بھری ہے، رشکِ حور و پری ہے، مستانہ چال چلتی دل عاشق کو پاؤں سے ملتی آتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دل کو پنکھے لگنا، دل کو پنکھے ہونا:- دل کا بے حد بے چین ہونا، دل گھبرانا۔

بدن ٹھنڈا ہوا جاتا ہے پنکھے دل کو ہوتے ہیں
تڑپ اٹھے جاتے ہو تم پہلو سے ہم سینے میں کیا ٹھہرے

قول فیصل:- اہل لکھنؤ اب دل میں پنکھے لگنا بولتے ہیں۔ ہونا کے ساتھ (دل کو پنکھے ہونا) متروک ہے۔

دل کو پھنسانا:- دل کو مبتلائے محبت کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کبھی میں میرے دل کو پھنسائے — نگار دہلوی
کبھی وہ چاہِ زنداں میں ڈالے (زلیخائے اردو)

دل کو پھوڑا بنانا:- دل پکا دینا، دل کو اذیت پر اذیت دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

عشق میں جراحی کے اپنے دل کو آپ نے — جان صاحب
بنایا تھا آصف جان کے پھوڑا عبث

دل کو تاب نہ ہونا:- دل میں طاقت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا ہے عشق نے بیتاب دل کو — نگار دہلوی
نہیں اس سے زیادہ تاب دل کو (زلیخائے اردو)

دل کو تازگی حاصل ہونا:- دل کو فرحت ہونا، طبیعت بشاش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پہاڑوں کے اس قیام سے اس کے دماغ کو قوت، آنکھوں کو نور، روح کو سرور، دل کو تازگی اور اعضائے رئیسہ کو فائدہ تمام حاصل ہوتا ہے۔ (سیر کہسار)

دل کو تزلزل رہنا:- دل دھڑکنا کسی بات کے اندیشے سے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بیٹھی ہو ہماری تمھیں لازم ہے تحمل — عشق
ہر وقت رہے گا دل مضطر کو تزلزل

دل کو تعلق ہونا:- دل لگا رہنا، کسی کا خیال ہر وقت دل میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- عزیز من عرصے سے تمھاری خیریت نہیں معلوم ہوئی، دل کو خاص تعلق ہے، جلد اپنی خیریت سے مطلع کرو۔

دل کو تعلق ہونا:- محبت ہونا، ربط ضبط ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزار شکر تعلق نہ ہوا دل کو کبھی — آتش
یار اغیار کے جھگڑے سے چھڑایا مجھ کو

دل کو تلووں سے مل ڈالنا:- چال سے دل کو چھیننا، حسن رفتار سے دل پر ایسا اثر ڈالنا کہ دل تلووں کے نیچے لیتے اور ملتے معلوم ہوں

اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب کہیں بیٹھے نکلتی ہیں
دل کو تلووں سے ملتی چلتی ہیں — فلق

دل کو چوٹ لگنا:۔ دل کو صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چوٹ دل کو جو لگے آہ رسا پیدا ہو
صدمہ شیشے کو جو پہنچے تو صدا پیدا ہو — ناسخ

دل کو چوٹ ہونا:۔ (دکنیہ) تمنا ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

وہ شکستیں سہیں جدائی کی
چوٹ ہے دل کو مومیائی کی — شعور

دل کو چھلنا:۔ دل کو فریب میں لانا۔ اردو صرف، متروک۔

اس چمن میں وہ گل پامال ہوں
اک چھلاوہ تھا کہ دل کو چھل گیا — خالد

دل کو چین ہونا:۔ آرام و اطمینان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو تھا لہو میں غرق مگر دل کو چین تھا
گویا عقیق معدن عشق حسین تھا — عشق

دل کو خار دینا:۔ دل کو صدمہ دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گلشن کی تو روش نہ مرے دل کو خار دے
پھولے گا گل بہار نہ دم بھر نسیم کا — جانفشاں

دل کو خطر ہونا:۔ دل کو کسی بات سے اندیشہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

الفت کے پہلوے مرے بس جائیو تو آرام جاں
دل کو ہے میرے نہایت درد پہلوے خطر — (اسیر سیاسی)

دل کو خوش آنا:۔ بھلا معلوم ہونا، اچھا لگنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہر چند اس جوان نے بھیجے پیام وصل
دل کو کسی طرح نہ خوش آیا کلام وصل — عشق

دل کو دل سے راہ ہے:۔ کوئی کسی سے سچی محبت کرے گا تو اس کو بھی ضرور اس سے محبت ہوگی۔ محبت دونوں طرف سے ہوتی ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

دل کو دل سے راہ ہو ایسی محبت کیجیے
اپنے گھر کا اس کے گھر میں جا کے رستہ کیجیے — ناسخ

قول فیصل:۔ "راہ" کی جگہ "راحت" بھی ہے۔ (یعنی دل کو دل سے راحت ہوتی ہے۔)

دل کو دیوانہ کرنا:۔ دل کو عشق میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب نام خدا تیری ادا ہے — نگار دہلوی
کہ میرے دل کو دیوانہ کیا ہے — (زلیخائے اردو)

دل کو ڈھالنا:۔ دل کو مائل کرنا، دل کو آمادہ کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

جو دل کو ڈھالے بوسے پہ تو وہ کہتا ہے
کرو نہ ہول بڑھا کر یہ مال ہے گھٹ کا — شاد

دل کو رٹ لگی ہونا:۔ دل کو مسلسل کسی بات کی دھن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تصویر خیال شاہزادے کی طرح سینہ پر کندہ تھی نام کی بدیع الزماں کے رٹ دل کو لگی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

دل کو سرور ہونا:۔ خوشی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم کچھ تو سلام کھاؤ ہوا دل کو ہو سرور — عشق

دل کو سمجھانا:۔ دل کو تسلی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گرمی ایسی ہے کہ آگ جو تلووں سے لگی ہے سر کو آتی ہے بیتاب ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور دل کو سمجھاتا ہے کہ اے ترے تو حمزہ کا پوتا ہو کر گھبراتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے "دل سمجھانا" لغت قائم کیا ہے۔ مگر اہل لکھنؤ نثراً اور نظماً دونوں صورتوں سے "کو" کے اضافہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

سمجھاتی ہوں دل کو نہ ہراساں ہو خدا ہے
پر کیا کہوں وگر وہم الجھتا ہے یہ کیا ہے — عشق

دل کو صید بنانا:۔ کسی کے دل کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نگاہ اٹھا کر جو دیکھا ایک معشوق پری پیکر سامنے آیا جس نے اپنے تیر نگاہ کا دل کو صید بنایا۔ (طلسم ہوشربا)

دل کو عزیز ہونا:۔ دل کو محبوب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر دل کو عزیز جان سے تھی
نازک بھی وہ پھول پان سے تھی — (طلسم ہوشربا)

دل کو غم سے خالی کرنا:۔ دل کھول کے رونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ باتیں شہزادے کی سن کر تصویر جادو وہاں سے اٹھی اور جی میں کہتی تھی کہ چلو اچھا ہے کہ اس نے آپ سے رخصت کر دیا۔ اگر یہاں تھوڑی کوئی کلمۂ درد و غم منہ سے نکل جاتا، راز عشق کھل جاتا۔ اب اپنے باغ میں چل کر غم سے دل کو خالی کر لیں گے اور جی کھول کر خوب رو لیں گے۔ (طلسم ہوشربا)

دل کو قرار آنا:۔ دل کا اضطراب دور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھٹنے لگا دم جو دم احتضار آئے گا
کسی طرح سے نہ دل کو قرار آئے گا — عشق

دل کو قرار ہونا:- (لازم) اطمینان خاطر ہونا، دل کو چین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ایک مہینہ ہو گیا لڑکے کا کوئی خط نہیں آیا خط آئے تو دل کو قرار ہو۔

دل کو کد ہونا:- دل کو کسی بات کی دھن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کو صفت مرقد اقدس میں جو کد ہے
اے عشق یہاں ہاتھ میں جنت کی سند ہے — عشق

دل کو کل ہونا:- دل کو چین ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہیں سامان ایسے ہوں تو کچھ دل کو مرے کل ہو
سر اپنے ہجر ہوں اور اک حسرت کی پوٹلی ہو — مرزا رسوا

دل کو گدگدانا:- دل کو ابھارنا، کسی کام کا دل میں گت خانہ بنا کا خیال پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بڑھ چلے جب دست گستاخ اس کمر کے درمیان
شوق وصل یار دل کو گدگدا کر رہ گیا — آتش

دل کو لگنا:- ۱ (لازم) دل پر اثر ہونا، دل کا متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل لگی دل لگی نہیں ناصح
تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں — داغ

دل کو لگنا:- ۲ دکھانا ہے، دل کا کسی غم سے متاثر ہونا، دل پر محبت کا اثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تڑپنے لوٹنے رونے کا باعث تجھ پہ کھل جاتا
ترے دل کو بھی میری سی اگر لگے یہ وفا لگتی — مومن

دل کو لگنا:- ۳ دل کو یقین ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ان کی بات کا تو مجھے یقین نہیں آتا ہے مگر آپ کی بات دل کو لگتی ہے۔

دل کو لگنا:- ۴ دل میں جوش پیدا ہونا، غصہ آنا، ناگوار گزرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دل کو لگی ہے:- دھن ہے، دل پر چھائی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب سے یہ سنا داغ نے کی عشق سے توبہ
گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں کیا دل کو لگی ہے — داغ

دل کو لو لگنا:- محبت ہو جانا، کسی امر کی دھن ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میرے دل کو لو لگی ہے اک چراغ طور سے
خون تن میں جوں پا ہے شعلہ روغن بجلی — عاشق

دل کو مسوسنا:- (متعدی) قابو برداشت غم کو ضبط کرنے کی کوشش کرنا، بیتابی اور بے قراری کے وقت دل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبانا، دل کو تھام کر اسے تسلی دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بیٹھے ہیں ہم تو دل کو مسوسے ہوئے میاں
تو جان اس کی دیکھ کے تجھے جس نے غش کیا — انشا

دل کو مضبوط کرنا:- ہمت باندھنا، حوصلہ پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تمہیں چاہیے کہ دل کو مضبوط کرو اور ذرا سی بات میں گھبرا نہ جایا کرو۔ (طلسم ہوشربا)

دل کو نہ لگنا:- پسند نہ آنا، نظر میں نہ آنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

دل کو وجد ہونا:- دل پر جوش مسرت کے آثار پیدا ہونا، طبیعت پر وجدانی کیفیت طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خود وجد خضر کے دل کو صفا دیکھ کر ہوا
ہاتھ اک طرف نہ تیغ کا ناخن بھی تر ہوا — دبیر

دل کو ہاتھوں سے تھام لینا:- صدمۂ عظیم کو ضبط کرنے کے لئے دل کو سنبھالنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھوں سے دل کو تھام لیا کی نگاہ یاس
آواز دی حسین کو یا شاہ حق شناس — تعشق

دل کو ہو قرار تو سوجھیں سب تیوہار:- دل ٹھکانے ہو تو آدمی خوشی منائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے، صاحب فرہنگ آصفیہ نے دل کو قرار ہونا کی مثال میں یہ مثل لکھی ہے اور تیوہار کی جگہ تہوار لکھا ہے۔

دل کہے میں نہیں:- طبیعت اختیار میں نہیں۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- اس وقت دل کہے میں نہیں ہے پھر کسی وقت ملیں گے۔

دل کو یقین ہونا:- دل کو بخوبی معلوم ہونا، دل کا کسی بات سے اس طرح آگاہ ہونا کہ ذرا بھی شک و شبہ نہ رہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ دل کو یقین ہے کہ نہ آئیں گے بھائی
افسوس ہے اس شہر سے کل جائیں گے بھائی — عشق

دل کہتا ہے:- دل میں رہ رہ کے خیال آتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کب دیکھیے پھر آئیں سفر سے شہ عادل
آخر ہے یہ ملنا ہی کہتا ہے بس اب دل — عشق

دل کھٹا کرنا:- ہمت پست کر دینا، دل میں

ملال پیدا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔
محل صرف:۔ بھتیجے کا دوست اور یہ بیوفائی! اس کی اس حرکت نے دل کھٹا کر دیا۔

دل کھٹا میٹھا ہونا:۔ (کنایۃً) کمال رغبت ہونا، جی للچانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینے کی بہار — نظیر
کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا دل اک بار (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دل کھٹا ہونا:۔ (لازم) دل بیزار ہونا، پہلی سی چونپ نہ رہنا (کسی کی طرف سے ملال پیدا ہو جانا) اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

خاص ہے شیریں گفتار بہر دشمناں
دیکھ کر یہ ہو گیا دل اب تو کھٹا یار سے — رضا

قول فیصل:۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ زیادہ تر "باتوں سے دل کھٹا ہونا" کہتے ہیں۔ جیسے تمہاری باتوں سے ہمارا دل کھٹا ہو گیا۔

دل کھٹک جانا:۔ شک میں پڑ جانا، دل میں کسی بات کا کھٹکا پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

احوال کوہکن جو سنا دل کھٹک گیا
خسرو کے سر گئی مرا ماتھا ٹھنک گیا — شاد

دل کھٹکنا:۔ (لازم) دل کو اندیشہ ہونا، دل میں کھٹکا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل مرا اہل وطن سے ہے بہت کھٹکا ہوا
خار تک جس میں نہ ہو ویرانہ ایسا چاہئے — داغ

سفر ہے سخت تو کھٹکے نہ کیوں دل
پڑے گی کاٹنی راتوں سے منزل — الف لیلہ (نظم)

قول فیصل:۔ شعر نمبر۱ میں دل کھٹکا ہوا ہے جیسا کہ داغ نے استعمال کیا ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے شعر نمبر۲ میں جس صورت سے استعمال ہوا ہے اہل لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔

دل کھرا کھوٹا ہونا:۔ (کنایۃً) دل میں خیالات فاسد پیدا ہونے لگنا، نیت میں فرق آنا۔

کوری ٹھلیا یہ دیکھ کر لوٹا — نظیر
دل لگا ہونے کچھ کھرا کھوٹا (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل کھلنا:۔ (لازم) ۱ ختم ہو جانا، جھجک جاتی رہنا، لحاظ ختم ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

کھونڈوں کے بندے نسل پہ دل سب کے کھلے تھے
پامالی شہ پر ستم ایجاد تلے تھے — مونس

دل کھلنا:۲ دل کا خوش ہو جانا۔ اردو محاورہ، متروک۔

دستانے سر ہاتھ ہو کے حنا بند ہو گئے
کھلنے لگے جو دل تو جدا بند ہو گئے — عشق

قول فیصل:۔ غم غلط ہونا اور تسکین ہونا کے معنی میں بھی کہا ہے جو لکھنؤ میں اب متروک ہے۔

بیٹھے ہیں جو دل کھلنے تک ہم غم دل کہا کریں
طیور ہیں سے بیکار پہ گلوں کے آگے بکا کریں — میر

دل کھلنا:۳ روشن ضمیر ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

دل کھلنا:۔ (لازم) (کنایۃً)۔ نشاط طبیعت ہونا، دل شگفتہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تجھے افسردہ پایا بجھ گیا جی
تجھے دیکھا شگفتہ کھل گیا دل — امیر

دل کھنچنا:۱ کشیدہ خاطری ہونا، ناراضی ہو جانا، کشیدگی اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھنچ گیا میری طرف سے اور اس دلبر کا دل — ذوق
واہ وا جذب محبت کا اثر اچھا ہوا

دل کھنچنا:۲ دل میں کشش پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نظر کیوں گئی مہ رو کی طرف — میر
کھنچا جائے ہے دل کسو کی طرف

دل کہنے میں نہیں، دل کہے میں نہیں:۔ دل قابو میں نہیں، دل پر اختیار نہیں، دل پر بس نہیں چلتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سچ کہنے میں دل نہیں جو کہا جائے ما اہل سرور

دل کھول کے:۔ خاطر خواہ، جی بھر کے، پورے طور سے، اچھی طرح، بخوبی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ انھیں معنوں میں مختلف افعال کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے، دل کھول کے رونا۔

کیا جو ضبط گریہ تو کیا دریا کو کوزے میں
کبھی دل کھول کے رویا تو آیا جوش میں دریا — آتش

دل کھول کے فریاد کرنا:۔

کون کہتا ہے یہ تجھ سے کہ نہ دے داد مجھے
بس کہ دل کھول کے کر لینے دے فریاد مجھے — منیر

دل کھول کے ماتم کرنا:۔

فاطمہ کہتی ہیں دل کھول کے ماتم کرنا
ہو مبارک تمہیں ہر سال محرم کرنا — شوکت بلگرامی

دل کھول کے چہچہانا:۔

آخر تو کھڑا ہے سر پہ صیاد خزاں
دل کھول کے خوب چہچہا لے بلبل — (فسانۂ آزاد)

دل کھول کے کام کرنا:۔

"ہم جو کام کرتے ہیں دل کھول کے کرتے ہیں"

دل کھونا:- مبتلائے محبت ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آشنا نہ دل سے ملتے تا دل کو کھو کے روتے
جیسا کیا تھا ہم نے ویسا ہی یار پایا — میر

قول فیصل:- "پر" کے ساتھ بھی کہا گیا ہے جو اب متروک ہے۔

کسی پہ دل کوئی اپنا نہ کھوتا — شاہ تراب کاکوروی
سر بازار کوئی رسوا نہ ہوتا (عاشق و صنم)

دل کھینچنا:- اپنی دلچسپ باتوں سے یا حسن و جمال سے یا اپنی دلکش آواز سنا کے کسی کو اپنی طرف مائل کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کیا جانے دل کو کھینچے ہیں کیوں شعر میر کے
کچھ طرز ایسی بھی نہیں ایہام بھی نہیں — میر

دل کی:- راز دل، حال دل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تو مرے دل کی سمجھتا ہے سمجھتا ہوں میں
پھر گھڑی اس ترے کیا کہنے سے کیا ہوتا ہے — قدر بلگرامی

دلکی:- گھوڑے کی تیز چال، پویہ رفتار جس میں گھوڑا اچھل اچھل کے چلتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- نواب شجاع الدولہ بہادر کے گھوڑے کی دلکی مشہور تھی معلوم ہوتا تھا کہ دھارے پہ پھول بہتا جا رہا ہے۔

قول فیصل:- جانا، چلنا کے ساتھ صرف ہے۔

دل کے ارمان دل میں رہنا:- کوئی آرزو نہ پوری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کے دل ہی میں رہ گئے ارمان
کم رہا موسم شباب بہت — میر

دل کے ارمان نکلنا:- تمنائیں بر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کے ارمان سب نکلتے تھے
جھولے باغوں میں جا کے ڈلتے تھے — شوق

دل کی اڑا لینا:- دل کا مطلب سمجھ لینا۔ (فقرہ) یار تم نے خوب ان کے دل کی اڑا لی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ اس صورت سے اجنبی ہیں۔

دل کیا کہہ رہا ہوگا:- (کنایۃً) دل میں کیا کیا خیالات آتے ہوں گے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- لڑکے کا خط آیا تھا کئی ماہ ہوئے نہیں آیا۔ اس کا دل کیا کہہ رہا ہوگا۔

دل کی آگ بجھانا:- دل کی بھڑاس نکالنا، دل کی جلن شانت، تسکین دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ایک دنیا میں نہ ایسا کوئی صحرا پایا
آگ دل کی جو بجھاتے کہیں ہم بھر رو کے — کیف

قول فیصل:- اس کا لازم (دل کی آگ بجھنا) بھی مستعمل ہے۔

بجھنے کی دل کی آگ نہیں زیر خاک بھی
ہوگا درخت گور پہ میری چنار کا — ذوق

دل کی بات:- راز دل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:- چھپانا، زبان پر آنا، زبان پہ لانا، زبان سے کہنا، سمجھنا، کہنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کوئی دوائی دوا سے اپنی بہار — نگار دہلوی
(چھپانا) چھپتا ہے کہیں پھر دل کی بھی بات [illegible]

اچھا نہیں جو راز حبیب فاش ہو
(کہنا) اے بخت دل کی بات نہ کہنا طبیب سے — [illegible]

(سمجھنا) دلال غضب کے ہوتے ہیں خوب رنگ ڈھال جانتے ہیں ہنوز آنکھ ملی نہیں سر سہرا اٹھتے ہی دل کی بات سمجھ جاتے ہیں۔ (مرقع سلطانی)

دل کی بستی:- دل کی آبادی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قابل قتل نہ تھے لشکر مژگاں ہم سے
دل کی اجڑی ہوئی بستی کے نگہباں ہم تھے — تعشق

دل کی بھڑاس:- دل کا بخار۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آ کے رو لینا میری قبر کے پاس
تا نکل جائے ترے دل کی بھڑاس — شوق

قول فیصل:- نکالنا، نکلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے: کبھی تلوار پکڑ کر اٹھتا تھا لیکن کسی کو نہ پاتا کہ اس پر وار کرے اور دل کی بھڑاس نکلے۔ (طلسم ہوشربا)

دل کی پھانس:- دل کی تکلیف یا رنج، دل کی خلش۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھانس ہوتی ہے دل عاشق کی کیا کمبخت پھانس
رہ گئی تو جان لی نکلی تو رسوائی ہوئی — جلال

دل کے پھپھولے پھوٹنا:- (لازم) دل کی حسرت نکلنا، غصہ اترنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرماتے تھے جب تک کہ یہ کوئی نہ ہوں پیچان
پھوٹیں گے دلوں کے نہ پھپھولے کسی عنوان — انیس

قول فیصل:- پھپھولے کی جگہ صاحب نور اللغات نے "آبلے" بھی لکھا ہے، جو اب متروک ہے۔

دل کے پھپھولے پھوڑنا یا دل کے پھپھولے توڑنا:- (متعدی) دل کا بخار نکالنا۔ اظہار رنج و غم کے لئے جلی کٹی باتیں کرنا۔ (کنایۃً) طعنہ دینا، غصہ اتارنا، انتقام لینا، برا بھلا کہہ کر اپنا دل ٹھنڈا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چرخ مہلت گر سوز جدائی کی تو دے
پھوڑ لوں دل کے پھپھولوں کو ذرا یاروں میں — جلال

دل کے سارے پھپھولے توڑوں میں
نشتر باقی نہ کوئی چھوڑوں میں — ذوق

قول فیصل:۔ پھپھولے کی جگہ "آبلے" بھی کہا ہے جو اب متروک ہے۔

پاؤں کے چھالے تو نوکِ خارِ صحرا کر چکے
پھوڑیے اب چل کے بیٹھے یار دل کے آبلے — آتش

دل کی تڑپ:۔ بے قراری، اضطراب۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

بولا ضد دل کی تڑپ راہ سے بابا کے لئے
بھیج آئی خط خوق اپنے مسیحا کے لئے — تعشق

دل کے ٹکڑے کرنا:۔ دل کو غم سے پاش پاش کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ضد سے ہے تڑپ نالیں ہم اسیروں کے حضور
دل کے ٹکڑے کر رہی ہے گفتگو صیاد کی — تعشق

دل کے ٹکڑے ہونا، دل کے پرخچے ہونا:۔ دل غم سے چور چور ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

واں وہ انگشتِ حنائی سے بجاتے ہیں ستار
یاں دل پرخوں کے ٹکڑے ہیں مرے دل کے تار — ناسخ

دل کے جلے پھپھولے پھوڑنا:۔ بغض نکالنا۔ انتقام لینا۔ طعن و تشنیع کرنا، جلی کٹی باتیں کر کے اپنے غمناک دل کو تسکین دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا اس کو تاپے کی بلا کو غارت کرے۔ میری سوت میری جانی غیر عورتوں سے کر کے دل کے جلے پھپھولے پھوڑا کرتی ہے۔

دل کی چوٹ:۔ دل کا صدمہ، غم دل۔ اردو، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں دل کی چوٹ کا ہے فساد
منہ تعشق جو زرد رہتا ہے — تعشق

دل کی حسرت نکالنا:۔ خواہش پوری کرنا، تمنا بر لانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ابھی پڑھو لکھو پاس کا شوق تعلیم کے لئے اچھا نہیں۔ جب کامیاب ہو جانا دل کی حسرت نکالنا۔

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ دل کی حسرتیں نکالنا بھی مستعمل ہے۔

کبھی حسرتیں دل کی ہم بھی نکالیں
ادھر آؤ تم کو گلے سے لگا لیں — عزیز لکھنوی

دل کی دل میں رکھنا:۔ اپنے دل کا راز کسی سے نہ کہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

کون سنتا ہے کسی کی خلق بے بہرہ ہے سحر
بات دل کی دل میں رکھئے کچھ نہ بولا چاہیے — سحر

دل کی دل میں رہ گئی:۔ حسرت رہ گئی، ارمان رہ گیا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

سوالِ وصل پر اے داغ دل کی رہ گئی دل میں
کہا منہ پھیر کے ظالم نے ایسا ہو نہیں سکتا — داغ

قول فیصل:۔ زور دینے کے لئے "ہی" کے اضافے کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے "حسرت رہ گئی کہ زونی کے عبد رشیا کا لفظ بھی سن لیتی مگر دل کی دل ہی میں رہ گئی۔" (فسانۂ آزاد)

دل کی راحت:۔ اولاد سے مراد ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کوئی اپنے پیارے لڑکے اپنے دل کی راحت اور زندگی کے چین کو یاد کر کے آشفتہ حال ہوتا ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

دل کی کاوش:۔ دل کی آزردگی، دل کی خلش۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قاتل جو تیرے دل میں کاوش نہ ہو تو کیوں
رک رک کے میرے حلق پہ خنجر ترا چلے — ذوق

دل کی رگیں توڑنا:۔ دل کو بہت زیادہ بیتاب کر دینا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ توڑنا، ٹوٹنا، کھینچنا، کاٹنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

سالن کیا لے گا کوئی کشتۂ انداز خمار
توڑ دیں دل کی رگیں آپ کی انگڑائی نے — عزیز لکھنوی

دل کی سادی:۔ (صفت) بھولی، صاف دل۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دل کی صفائی کرنا:۔ خواہشات دنیوی سے نفس کو پاک کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خاک آئینہ سے ہے نام سکندر روشن
روشنی دیکھتا گر دل کی صفائی کرتا — ذوق

دل کی طرح عزیز رکھنا:۔ (کنایتہً) عزیز رکھنا، کسی کو بہت چاہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دشمنوں کو جان کی دل کی طرح رکھا عزیز
گرگ کو پالا بغل میں آستیں میں مار کو — آتش

دل کی کلی کھلنا:۔ دل کا شگفتہ ہونا، آرزو پوری ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ٹہلتے ٹہلتے دونوں ایک روش میں کرسیوں پر بیٹھے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔
مس:۔ اہاہا کیا سہانا سماں ہے
صاحب:۔ دل کی کلی کھل جاتی ہے (فسانۂ آزاد)

دل کی کنجی:۔ ہمراز، مشیر۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دل کی کہنا:۔ جو بات کسی کے دل میں ہو اس کو کہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ناصح نے کہی جو میرے دل کی
وہ بات بھلی لگی نہ جی کو — داغ

دل کی گانٹھ :- دل کی گرہ، دلی عداوت، چھپا ہوا کینہ۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

قول فیصل :- اس کا صرف کھولنا کے ساتھ ہے۔

دل کی گتھی :- دل رنجش، ملال خاطر۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- کھولنا کے ساتھ صرف ہے۔ بیشتر بصیغۂ جمع "دل کی گتھیاں کھولنا" کہتے ہیں۔

ہم جیسے جیسے کھولتے ہیں دل کی گتھیاں
وہ اور اپنی زلف کو الجھائے جاتے ہیں — جلیل

دل کی گرہ :- دل رنجش، ملال۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سمجھو نہ سہل بعد کدورت صفائے قلب
دل کی گرہ گرہ نہیں بند قبا کی ہے — [illegible]

دل کی گرہ کھلنا :- ملال دور ہونا، مشکل حل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھلا دل بلبل کی گرہ کھل گئی جو پھول کھلا — رشید

دل کی گرہ کھولنا :- رنج دفع کرنا، مشکل آسان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھلا نہ آہ سحر سے بھی غنچۂ خاطر
نسیم نے بھی نہ دل کی مرے گرہ کھولی — شاد لکھنوی

دل کی گرہ نکلنا :- دلی رنجش دور ہونا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

چتون کے شیں لگے لب ابرو کے کھلیں گے غم
یہ دل کی گرہ کوئی آسان نکلتی ہے — داغ

دل کی گلجھٹی :- شکر رنجی، باہمی رنجش۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان (دہلی کا ایک قدیم لغت)

دل کی گھنڈی کھلنا :- کنایۃً عقدہ کھلنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

تو گل سے مرے حلقۂ خوباں نکلے
دل کی گھنڈی ابھی مدت سے بندھی کھلتی ہے — جرأت

دل کی لاگ :- (کنایۃً) محبت، عاشقی۔ اردو مونث، قلیل الاستعمال۔

دل کی لاگ بری ہوتی ہے تو سکے تک جائے بھی
آئے بیٹھے اٹھ بھی گئے بیتاب ہوئے پھر آئے بھی — میر

قول فیصل :- اب اس جگہ "دل کی لگی" زیادہ ہے۔

دل کی لگن :- دل کی لاگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے

دل کی لگی :- دل کی چوٹ، سوز محبت، شدید آرزو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دکھا کر عارض تاباں کا جلوہ
لگی کو دل کی بھڑکایا نہ کیجے — انجم

دل کی لگی بجھانا :- دل کی سوزش مٹانا، دل کی آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خنجر آبدار سے قاتل
میرے دل کی لگی بجھاتے ہیں — وزیر

محل صرف :- بیٹے اور فرا اس کی جان بچاؤں، افراسیاب سے لڑ کر دل کی لگی بجھاؤں۔ (طلسم ہوشربا)

دل کی لگی بجھنا :- دل کے ارمان نکلنا، دل کی جلن مٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسے جو ضبط بھی آنسو بجھی نہ دل کی لگی
جلے ہوئے ہیں بہت چشم اشکبار سے ہم — داغ

دل کی لگی بری ہوتی ہے :- محبت کی آگ جب دل میں بھڑکتی ہے تو پھر نہیں بجھتی، محبت کرنے والے کو آرزوئے محبوب میں ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- سوار :- دل کی لگی بری ہوتی ہے۔ صاحب :- کیسی کچھ۔ خدا دشمن کو بھی اس بلا آشنا نہ کرے۔ (فسانۂ آزاد)

دل کے ورق الٹنا :- بہت خوف معلوم ہونا، ہمت پست ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

وہ صحرائے وحشت فزا لق و دق
کہ اڑتے تھے شیروں کے دل کے ورق — [illegible] (مثنوی بوستان خیال)

دلگداز :- دل کو نرم کرنے والا، قلب کو رقیق کرنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تھا میں وہ دل گداز کہ اشک نداں کے ساتھ
گھل گھل کے شمع سرا پا ٹپک گیا — شاد لکھنوی

دل گداز کرنا :- دل نرم کرنا، دل کو پگھلا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بات بنتا ہے گر تصور یار کا دل کو گداز
ربط کیا تصویر سے آئینۂ فولاد کو — [illegible]

دل گداز ہونا :- دل میں نرمی پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بسوا دہے وہ کیوں نہ دل اس کا گداز ہو
جلتا ہو دل میں چپکتے ہیں آنسو کباب کے — ہجر

دل گدازی :- نرمی دل، دل کا پگھلنا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

ہے فرق آتش تر تیر سمندر و امن
پگھل گیا ہے جہنم بھی دلگدازی سے — آرزو لکھنوی

دل گردہ :- تاب و طاقت، ہمت، جرأت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کس کا دل گردہ تھا جو مہرخ کا گلا سکتا۔ (طلسم ہوشربا)

دل گردہ :- صبر و تحمل، بردباری، برداشت کی قوت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رات دن دھڑکے عذاب حشر کے
مرا دل! تیرا ہی یہ دل گردہ ہے — ناسخ

دل گردہ دیکھو :- ہمت دیکھو، حوصلہ دیکھو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ذرا اُس کا دل گردہ دیکھو تو تنہا گز لے کے پچاس آدمیوں پر ٹوٹ پڑا۔

دل گرفتگی :۔ دل کا غمناک ہونا۔ رنج و غم ہونا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

لیتے ہیں سانس یوں ہم جوں تار کھینچتے ہیں
اب دل گرفتگی سے آزار کھینچتے ہیں — میر

دل گرفتہ :۔ (کنایۃً) غمگین، رنجیدہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہو جو مسجد میں دل گرفتہ امیر
کسی بھٹی پہ کیوں نہ چل بیٹھو — امیر

دل گرما جانا :۔ دل میں گرمی اور امنگ پیدا ہو جانا، دل میں جوش و ولولہ پیدا ہو جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

؏ محبت سے دل ان کا گرما گیا جب — حالی

دل گرم کرنا :۔ دل میں امنگ پیدا کرنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

بل بے اے آتش غم دل کو کرے یہ تو گرم
کر زمیں پشت سمک تک ہو تہ پہلو گرم — ذوق

دل گمراہ ہونا :۔ سیدھی راہ سے بھٹک جانا، نیت میں فرق آنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

جان کا گر گمراہ ہوا دل
روح کو ہمدم صدمہ ہوگا — جان صاحب

دل گھبرانا (۱) :۔ گھبراہٹ طاری ہونا، کسی امر کے دوسرے کو دل چاہنا، طبیعت ہٹ جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ابر الم دیاس چڑھ جائے نہ کہیں کر
جینے سے دل نہ طرح گھبرائے نہ کہیں کر — عشق

دل گھبرانا (۲) :۔ دل نہ لگنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دل گھبرانا (۳) :۔ دل کا مضطر ہونا، تشویش ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہے خوف کہ دل سینے میں گھبراتا ہے زینب
مالک کی ملاقات کا دن آتا ہے زینب — عشق

دل گھر میں رہنا :۔ گھر کا خیال لگا رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

؏ میں ہوں کسی ویرانہ میں دل گھر میں رہے گا — عشق

قول فیصل :۔ "گھر" کی جگہ "وطن، گاؤں" وغیرہ یا کوئی ضمیر بھی لاتے ہیں۔

دل گھونٹ گھونٹ کے رکھنا :۔ دل کو بالجبر کسی کام سے باز رکھنا، بے انتہا ضبط کرنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

دل کو تو گھونٹ گھونٹ کر رکھا
مانتی ہی نہیں مگر آنکھیں — داغ

دلگیر :۔ دل پکڑے ہوئے، غمگین، اداس، رنجیدہ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

حیران و سراسیمہ و دلگیر بیٹھے ہیں
میں کیا کہوں کس حال سے شبیر بیٹھے ہیں — عشق

قول فیصل :۔ "کرنا" کے ساتھ "دلگیر کرنا"، "ہونا" کے ساتھ "دلگیر ہونا" بولتے ہیں۔ اپنے عمل پر "رہنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہو۔

جنوں نے بس کیا دلگیر اس کو — فگار دہلوی
(دلگیر کرنا) خوش آیا خانۂ زنجیر اس کو [illegible]

کوئی سر پہ رکھ ہاتھ دلگیر ہو — میر حسن
(ہونا) کہیں بیٹھ ماتم کی تصویر ہو — سحر البیان

؏ اسیری میں رہوں دلگیر کب تک — نسیم لکھنوی (گلزار نسیم)

دل لبھانا :۔ دل کو فریفتہ کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

تم کو دکھلا کر تماشا دل لبھائے
نکلی پتلی دیدۂ تصویر سے — وزیر

دل لٹو ہونا :۔ (کنایۃً) دل فریفتہ ہونا، دل ملوث ہونا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

جہاں صاف پہ ان کے پھسل پڑیں گوہر
فلک کا دل بھی ہو لٹو کریں جو باتیں گول — منیر

دل لرزنا :۔ دل کا کانپنا، خوف کرنا، وحشت چھانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

مریض عشق کا لرزہ جو دل تو کہتے ہیں
یہ اضطراب نہیں ہے اسے بخار آیا — قدا

دل لڑا رہنا :۔ خلوص باقی رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

خدمت پر ابن فاطمہؑ کے دل لڑے رہے
مقتول کے قریب ادب سے کھڑے رہے — عشق

دل لگا رہنا :۔ فکر رہنا، خیال لگا رہنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

یوں تو بھی کیا پھرے گی مردوں کی تلاش میں
جب دل لگا رہا علی اکبرؑ کی لاش میں — عشق

دل لگا کے :۔ شوق سے، توجہ سے، التفات کے ساتھ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

میں دل لگا کے تو سنتا ہوں کیا کروں ناصح
ترا کلام ہی دل میں اثر نہیں کرتا — امیر

دل لگانا (۱) :۔ (لازم) عشق کرنا، محبت کرنا، کسی پر عاشق ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دل لگانا کوئی تقصیر نہیں
دل لگی لائق تعزیر نہیں — مرزا رسوا

دل لگانا (۲) :۔ دھیان سے کوئی کام کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اگر تمہیں کام کرنا ہے تو دل لگا کر کرو ورنہ کیا فائدہ وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور [illegible] کا نقصان بھی ہوتا ہے۔

قول فیصل:۔ کام کی طرف توجہ کرانا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے صحبت میں ایسے آدمی رکھو جو تمھارے خیر خواہ ہوں نیک باتوں کی طرف تمھارا دل لگائیں۔ (سیر کہسار)

دل لگا ہونا ۱:۔ کسی کا خیال ہونا، طبیعت کو تعلق ہونا، فکر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمھارا دل تو کھیل میں لگا ہے سبق کیا خاک یاد ہوگا۔

دل لگا ہونا ۲:۔ طبیعت کسی پر مائل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ جانے ہمارے غم کو ترساں
جس کا کہ کسی سے دل لگا ہو — ترساں

دل لگنا ۱:۔ جی بہلنا، گھبراہٹ نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محفل غیر میں گر لگنے لگا دل تیرا
ہم کو بھی غیر سے آتا ہے لگانا دل کا — آتش

دل لگنا ۲:۔ (لازم) کسی کام سے دلچسپی پیدا ہونا، دل کا متوجہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پڑھنے میں اُس کا دل لگ گیا ہے اب مدرسہ کی ناغہ نہیں کرے گا۔

دل لگنا ۳:۔ عشق ہونا، اُلفت ہونا، محبت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ملخص فائدہ نا صح نہ ادرک تجھ سے کیا ہوگا
وہی یاوے گا میرا درد دل جس کا لگا ہوگا — میر

دل لگی ۱:۔ ہنسی، مذاق، چہل۔ اردو مونث، غیر فصیح، رائج۔

کھانا بے دل لگی نہ پچتا تھا — شوق
میلا ٹھیلا کوئی نہ بچتا تھا — (فریبِ عشق)

دل لگی ۲:۔ محبت، دوستی۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل لگانا کوئی تقصیر نہیں
دل لگی لائق تعزیر نہیں — مرزا رسوا

دل لگی ۳:۔ آسان بات، معمولی بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آزاریوں کی تیرے شفا دل لگی نہیں
بیچے میں درد عشق کے بیمار خانہ شاہ — بشرف

محل صرف:۔ حضور کا کلام ہر ایک کی سمجھ میں آئے دل لگی نہیں ہے۔ (سیر کہسار)

دل لگی ۴:۔ دلچسپی، مشغلہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کرتے ہو تم رقیبوں سے اپنی تو دل لگی
کچھ فکر ہے مرے بھی دل بے قرار کی — ناسخ

دل لگی باز:۔ ظریف، خوش طبع، مسخرا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں نے ہزار بار کہا ہے کہ ذرا میرے منھ نہ لگنا کیا تم نے مجھ کو کوئی ڈیرہ گھسڑو مقرر کیا ہے یا دل لگی باز بنایا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دل لگی دل لگی میں:۔ ہنسی ہنسی میں، مذاق مذاق میں۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ۔۔۔۔ دو سو روپے کا یہ کون حساب ہے پڑیہ تو ضرور مگر دو سو روپے کس بلکوے کے سر پڑیں سر نہ ہوا طبلہ ہوا کہ جب دیکھئے ہاتھ پڑ رہا ہے اور سرباہ وکس پر پڑیں دروازہ پر سسرال والوں نے دل لگی دل لگی میں ہاتھ گرمایا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

دل لگی سوجھنا:۔ مذاق کرنے کو دل چاہنا، مذاق کی کوئی صورت سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ادھر ہر ہر جی کو جو دل لگی سوجھی تو انھوں نے مس گیں اور مس ہیڈ سے کہا کہ کل ہم خوجی کی برات نکلوائیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دل لگی مقرر کی ہے:۔ مذاق بنالیا ہے، کھیل سمجھ رکھا ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سات ہزار فٹ کی بلندی!!! عیاذاً! ہوش اُڑ گئے واللہ۔ سات ہزار فٹ کی بلندی کچھ ٹھٹھا ہے، بھئی ہمیں تو یقین نہیں آتا۔ آپ ہیں ناواقف سمجھ کے بناتے ہیں۔ سات ہزار فٹ کچھ آپ نے دل لگی مقرر کی ہے۔ پہاڑ نہ ہوا کوئی آسمان ہوا۔ (سیر کہسار)

دل لگی ہاتھ آنا:۔ مذاق کے لئے کوئی پہلو مل جانا، کوئی ایسا سامان مل جانا جو تفریح کا باعث ہو، دلچسپی کے لئے چیز ہاتھ آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان مردوں کو ایک نہ ایک دل لگی ضرور ہاتھ آجاتی ہے، اور کچھ نہیں تو پہاڑ کی سیر ہی سہی۔ (سیر کہسار)

دل لگی ہونا:۔ مزہ آنا، تفریح آنا، لطف آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ دل لگی تب ہوگی جب صاحب کوٹھے آئیں گی اور میں بتادوں گی۔ (سیر کہسار)

دل للچانا:۔ کسی چیز کی شدید خواہش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ساقی دکھا نہ جام وصراحی بہار میں
توبہ شکست ہوگی جو للچائے گا یہ دل — ہجر

دل لوٹ پوٹ ہونا:۔ دل کا قلب میں ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دوپٹے کو کرنا کبھی منھ کے اوٹ
کہ پردے میں ہو جائے دل لوٹ پوٹ — میر حسن (سحرالبیان)

دل لُوٹ جانا۔ دل لُوٹنا:۔ (دیوانہ ہونا) دل کا فریفتہ ہونا۔ مارے خوشی کے بے قابو ہو جانا۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

وعدۂ وصل پہ بے ساختہ دل لوٹ گیا
عہد کا عہد بھانے کا بہانہ تیرا — داغ

دل لوٹ جانا :۔ دل لوٹنا۔ بے قرار رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برگِ گل سے قطرۂ شبنم گراتی ہے صبا
کیوں نہ لوٹے دل جو دیکھے در غلطان بہار — امیر

دل لوٹ جانا، دل لوٹنا :۔ بے چینی سے کسی چیز کی آرزو یا اشتیاق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے آب تیغ۔ ماہی بے آب کی طرح
اے ذوق دل ہے سینۂ بسمل میں لوٹتا — ذوق

دل لوٹ لینا :۔ دل زبردستی چھین لینا۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ اس کا مفہوم ہے۔ اپنی حسین صورت دکھا کے کسی کے دل کو مبتلائے محبت کر دینا۔ یہاں دل اپنے اصلی معنی میں نہیں ہے۔ "کو" کے اضافے کے ساتھ "دل کو لوٹ لینا" زیادہ مستعمل و فصیح ہے۔

دل لوٹنا :۔ (بواؤ معروف) اپنا دلدادہ کرنا۔ اپنا والہ و شیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرا دل جب سے اس نے سارا لوٹا — نگار دہلوی
کہوں کیا خواب خود سب مجھ سے چھوٹا

دل لوٹنا :۔ واؤ مجہول (لازم) دل مضطرب و بیتاب رہنا، دل تڑپنا، دل بے قرار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دل لوٹتا ہے سینہ کے اندر تمام رات — آتش

دل لوٹنا :۔ دل ڈھونڈھنا، دل کا کسی چیز کی آرزو یا اشتیاق میں بے چین رہنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دل لوٹ ہونا :۔ دل کا فریفتہ ہونا، کسی حسین یا خوشنما چیز کو دیکھ کے طبیعت بے چین ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

دھانی اطلس کی خوب چوڑی گوٹ
دل عالم ہو جس کو دیکھ کے لوٹ — فائق

دل لہرانا :۔ دل میں امنگ پیدا کرنا، دل لبھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لہراتا ہے دل کو رخ رنگیں کا خط سبز
سرسبز ہمیشہ رہے گلزار تمھارا — صبا

دل لہرانا :۔ (لازم) دل میں امنگ پیدا ہونا، طبیعت للچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عہد سے توڑنے کا اے زاہد لب دریا نہ چل
بادہ کش موجیں کریں گی دل ترا لہرائے گا — شاد

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے۔ آرزو مند اور مشتاق ہونا۔

ہر دم رواں ہو صاحب شمشیر کے لئے
لہرا رہا ہے کب سے دل اس شیر کے لئے — عشق

"پر" کے اضافے کے ساتھ بھی مستعمل ہے جیسے: دریا پر دل لہرا رہا ہے۔

دل لہو کرنا :۔ انتہائی صدمہ پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع نشتروں سے دل بلبل کو لہو کرتے ہیں (اسیر کہسار)

دل لہو ہو جانا :۔ (کنایۃً) انتہائی صدمے کے اثر سے دل کی حالت زار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لے غم ترا اب خوشی کہاں تک
کمبخت لہو تو ہو گیا دل — امیر

بھرا دامان گل پاکیزگی سے
دل غنچہ لہو دوشیزگی سے — تسلیم لکھنوی (شام غریباں)

دل لینا :۔ (متعدی) کسی کو اپنی طرف مائل کر لینا، عاشق بنا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دل لے کے ہمیں بے دل نہ سمجھیں ادا کر دینا
جو ہم یاد سے ہوئے نظروں کے ان کی ہر نظر دل ہو — سیماب اکبرآبادی

دل لینا :۔ مزید معلوم کرنا، منشا دریافت کرنا، آزمانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

رکھ کر کے وشیر کو مقابل
اس صاحب ذوق کا لیا دل — محسن

محل صرف :۔ بیگم :۔ مگر مردوں میں بھی لوگ زیادہ ہوتے ہیں۔

مسکری :۔ ہاں یہ تم نے انصاف کی بات کہی۔

بیگم :۔ کیا خوش ہو گئے ہیں تمھارا دل لینے کے لئے کہتی تھی۔ مردوں کی تو یہ کیفیت ہے کہ ایک دو بھی برابر عورتیں ہوں تو ان کی سیری نہیں ہوتی۔ (میر کہسار)

دل مارنا :۔ (کنایۃً) خواہشات کو دبانا، یا خواہش کے کسی چیز سے صبر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سراپا آرزو ہم لوگ ہیں کا ہے کو زندہ ہیں
وہی ہیں اب تلک جیتے رہے دل مار لیتا — میر

دل مائل ہونا :۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) طبیعت راغب ہونا، کسی کی طرف دل جھکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل ہو گئے نکوئی حسینان جہاں پر مائل
غیر شیریں سب خنک پر یار ہیں سب — آتش

دل مایوس :۔ ناامید دل، یاس کا مارا ہوا دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دل مایوس کے مانند چراغ جلتا ہے
ہے عجب حال چراغ شب تنہائی کا — تعشق

دل مٹنا :۔ دل کا غارت ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سینہ کے داغ مٹ گئے دل جب سے مٹ گیا
وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس میں مکیں نہیں — نفیس

دل مٹھی میں لینا:۔ (کنایۃً) کسی کے دل کو اپنے قابو میں کر لینا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کسی صورت سے خالہ اماں کا دل مٹھی میں لے لو پھر آرام ہی آرام ہے۔

دل مٹی ہونا:۔ (کنایۃً) دل بجھ جانا، بہت اداس ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

مٹی ہو اگر دل تو پھر انسان غنی ہے
کچھ صاحبِ اکسیر کو حاجت نہیں ہوتی — جگر

دل مجروح:۔ زخمی دل، چوٹ کھایا ہوا دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دل مجروح ہوا ہے نہیں ہوتا ہے تاب
مشکل افشاں تری زلفوں کی مہک ہوتی ہے — تعشق

دل مچل جانا:۔ دل کا حصول کے لئے مصر ہو جانا اور بار بار چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر جو چھپتے پھروگے کہاں
دل اِدھر تم پہ مچل جائے گا — رونق عظیم آبادی

دل مرجانا:۔ (لازم) دل کی چوٹ جاتی رہنا، دل پر افسردگی چھا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جو مر جائے ہمارا تو کرے کون آہیں
سو گیا جاگنے والا شبِ تنہائی کا — تعشق

دل مرجھانا:۔ افسردہ ہونا، دل پر اضمحلال طاری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرجھا گیا دل اپنا تو نقشہ یاد آیا
بے اختیار مجھ کو اک پھول کی کلی کا — افتخار

دل مرحوم:۔ (کنایۃً) دل۔ دلِ عاشق سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چل ساتھ کہ حسرت دلِ مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے — فدوی عظیم آبادی

دل مردہ ہونا:۔ امنگ جاتی رہنا، افسردہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب بھی ہیں ایسے لوگ کہ جن سے سبق ملے
دل مردہ ہے تو زندہ مثالوں کو دیکھئے — عزیز لکھنوی

دل مست:۔ مدہوش دل، وہ دل جو اپنے خیال میں مگن ہو۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

خبردار ہو اے دلِ مست حال
تو بے سخن ہے رہا ہے خیال — تسنیم لکھنوی (صبحِ خندہ)

دل مست ہونا:۔ دل پر نشہ کی کیفیت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اعجاز کی شراب سے دل مست ہو گیا
دستِ خدا سے دل کے زبردست ہو گیا — عشق

دل مسرور ہونا:۔ طبیعت خوش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہچان گئے قتل کی جا مسرور ہوا دل
تکبیر کی دور سے مسرور ہوا دل — عشق

دل مسل جانا:۔ دل کا بیتاب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھلا ہوا نہ ہوا تم کو شوق گانے کا
کہ چٹکیوں میں ہزاروں کے دل مسل جاتے — جگر

دل مسلنا:۔ دل کو رنج پہنچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جگر میں چٹکیاں لیتے ہیں وہ دل کو مسلتے ہیں
جو کچھ کہئے تو کہتے ہیں ترے ارماں نکلتے ہیں — جلیل

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر نے "دل مسلنا" بمعنی "ڈالنا" "مسل ڈالنا، پامال کر دینا، تباہ کر دینا" کو نور اللغات کی عبارت قرار دیا ہے اس کے بعد تنقیداً ارشاد ہو رہا ہے "صحیح زبان دل مسل ڈالنا ہے نہ کہ دل مسلنا۔ مؤلف نور اللغات نے خیال یہ شعر لکھا ہے کا حاصل مؤلف نے وہ بھی نہیں درج کیا،" درج کیونکر کرتے اس لئے کہ شعر تو دل مسلنا ہی کی تائید میں ہے اور آپ فرما رہے ہیں "دل مسل ڈالنا صحیح زبان ہے۔ دل مسلنا کے وہی معنی ہیں جو اوپر درج ہیں۔

دل مسوس کر رہ جانا:۔ دل پکڑ کر رہ جانا، کسی صدمہ یا مجبوری کے باعث چپ کا چپ رہ جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سنتے ہی یہ کلام ہو شرما
رہ گئی دل مسوس کر اپنا — قلق

دل مسوسنا:۔ دل ہی دل میں رنج و غم ضبط کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ دل مسوس کے چپ بھی نہیں رہا جاتا
گلہ جو کرتی ہوں چاہت کا ہے مزا جاتا — جان صاحب

دل مشبک ہو جانا:۔ (کنایۃً) دل چھد جانا، دل چھلنی ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل مشبک ہو گیا تیرِ نگاہِ ناز سے
اب تمہاری یاد کے آنے کو لاکھوں گھر بنے — رشید لکھنوی

دل مضبوط رکھنا:۔ دل کو قابو میں رکھنا، صبر کو کام میں لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب تم صاف صاف بتاؤ کہ ماجرا کیا ہے۔ پیارے دیکھیا تمہارا دل کو تم بھی مضبوط رکھو۔ (فسانۂ آزاد)

دل مضبوط کرنا:۔ صبر اختیار کرنا، ضبط سے کام لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جدائی کی گھڑی تو اب ٹل نہیں سکتی۔ لیکن میں نے اپنے دل کو خوب مضبوط کر لیا ہے۔ (فسانۂ مبتلا)

دل مضطر:۔ بیتاب دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اٹھے دل مضطر کو سنبھالے ہوئے سرور
کعبہ کو چلا حج کے لئے فدیۂ داور — عشق

قولِ فیصل:۔ اسی کو دلِ مضطرب بھی کہتے ہیں۔

دل مضطرب ہونا:۔ طبیعت بے چین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ باغ کیا جہاں میں ہو راحت یقیں نہیں
دل مضطرب ہے اس کا ٹھکانا کہیں نہیں — عشق

دل مطمئن ہونا:۔ دل کو اطمینان ہونا، دل کا سکون سے ہونا، دل کو کسی قسم کی پریشانی لاحق نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل مطمئن ہے جنگ میں ابنِ بتول کا
دستِ خدا کی تیغ ہے گھوڑا رسول کا — تعشق

دل مکدر ہونا:۔ دل میں ملال آجانا، دل صاف نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھینکا ہے اس کو گڑھے میں گور کے بہتر ہے یہ
اپنی مشتِ خاک سے اب دل مکدر ہوگیا — جگر

دل ملا:۔ بہناپا، وہ باہمی رشتہ جو سہیلیاں آپس میں جوڑ لیتی ہیں، سکھی، سہیلی۔ اردو بیگمات قلعہ کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دل ملانا:۔ ربط ضبط پیدا کرنا، میل ملت پیدا کرنا۔ اردو، دہلی کا صرف۔

دل کیا ملاؤ گے کہ ہمیں ہو گیا یقیں
تم سے تو خاک میں بھی ملایا نہ جائیگا — داغ

دل ملنا:۔ (لازم) آپس میں اخلاص و محبت ہو جانا، یکدلی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھیں تو ملاتے ہو اگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا — ناسخ

دل مَلنا:۔ (متعدی) دل کو پامال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، [illegible]

پائے نازک کون آج اس کے دباتا ہے جلال
مَل رہا ہے کوئی سینے میں دل پامال کو — جلال

دل ملنا:۲ کمال مشتاق ہونا، نہایت آرزومند ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

دل ملول:۔ رنجیدہ، غمگین۔ فارسی ترکیب، عورتوں کی زبان۔

بیکس کی تو نے عرض ہمیشہ قبول کی
باری جو آئے حشر میں اس دل ملول کی — عشق

دل منہ کو آنا:۔ صدمۂ عظیم ہونا، بیحد قلق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منہ کو آتا ہے شبِ تارِ جدائی میں جو دل
شمع دکھلاتی ہوئی آہِ رسا آتی ہے — تعشق

دل موم ہونا:۔ دل کا نرم ہونا، دل میں نرمی پیدا ہونا، دل میں رحم کا جذبہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم نے نرمی اسقدر کی تو نے سختی اس قدر
دل ہمارا موم تیرا قلب پتھر ہو گیا — جگر

قولِ فیصل:۔ عاشق ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے جو دہلی کا صرف ہے۔

ہمارا جو دل ہو گیا موم ان پر
ہم الفت کو اعجازِ داؤد سمجھے — ذوق

دل موہ لینا:۔ کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں کرلینا، فریفتہ کرلینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

فسوں گر ساحری شائل وہ چشمِ جادو دیدنی ہے
کہ دیکھتے ہی جو موہ لے دل یہ اسکی آنکھوں میں موہنی ہے — شاد

دُلمہ:۔ (فارسی میں بفتح اول و دوم) ایک قسم کا سالن جو بینگن و کدو میں قیمہ اور پنیر بھر کر پکاتے ہیں۔ اس معنی میں اردو میں بالضم ہے اور اب فارسیوں میں بھی بالضم زباں زد ہے اور سالن کے معنی میں مستعمل ہے۔ ۲: اس دودھ کو کہتے ہیں جو پنیر مایہ ڈال کر گاڑھا کیا جاتا ہے۔ متروک۔

دل میلا کرنا:۔ (متعدی) دل کو مغموم و مکدر کرنا، دل پر ملال لانا، اداس ہونا، متفکر ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

دل میلا نہ ہونے دینا:۔ (متعدی) دل پر کدورت نہ آنے دینا، دل پر رنج و کلفت نہ آنے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میلا ہونا:۔ (کنایۃً) دل میں کدورت ہونا، دل پر ملال ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کروں میں عذر خواہی دل جو کافر کا بھی ہو میلا
جو ٹوٹے ہاتھ سے بت گر پڑے دل ہائے برہمن پر — اسیر

دل میں:۔ باطن میں، جو زبان سے نہ ہو [illegible]۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایسے آدمی قابلِ نفرت ہیں جن کے دل میں کچھ اور زبان پر کچھ۔

دل میں اتارنا:۔ ذہن نشین کرنا، بخوبی یاد کرلینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف:۔ طالب علم کو لازم ہے کہ جب استاد کوئی مطلب بیان کرے بغور سنے۔ دنیا کہتی ہے کہ اچھی بات کو دل میں اتارنا چاہیے۔

دل میں اتر آنا:۔ تصور میں بس جانا، ذہن نشین ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر چڑھا کر یہ بڑھایا ہے ستمگر تو نے
چوٹی کھلتے ہی اتر آتے ہیں گیسو دل میں — راسخ عظیم آبادی

دل میں اترنا:۔ دل میں سمانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ جو تم نے کہا کہ جب تک آپ ان کا حصہ نہ دیں گے ان سے خلوص کی امید نہ رکھیے گا۔ یہ بات میرے دل میں اتر گئی۔

دل میں اثر ہونا:۔ دل پر تاثیر ہونا۔ اردو صرف،

فصیح، رائج۔

دل میں ہے کچھ اثر جوش محبت اب تک
تر ہوئی دیکھ کے ساون کی جھڑی میری آنکھ — تعشق

دل میں ارادہ ہونا:۔ قصد ہونا، عزم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہا دل میں ارادہ سیر کا ہے
کہو بھائی تمہارا قصد کیا ہے — الف لیلہ نو منظوم

دل میں ایک آگ سی لگ رہی ہے:۔ دل میں جلن محسوس ہو رہی ہے، اندر ہی اندر پھنکا جا رہا ہوں۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

طاقت نہیں جان مضمحل ہے
اک آگ سی لگ رہی ہے دل میں — طالب علی عیش (عشق کی سوز و سازئم)

دل میں اینٹھ رکھنا:۔ بغض و عداوت رکھنا۔ اردو، عوام کی زبان، خواص اس جگہ دل میں بل رکھنا بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل میں آتا ہے:۔ ارادہ ہوتا ہے، دل چاہتا ہے۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

دل میں آتا ہے کہ اک دن مرگئے وحشت الفت سے
روز کہتے ہیں کہ رونا کا نہیں دو چار بند — آتش

دل میں آس رکھنا:۔ دل میں توقع رکھنا، امید رکھنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

سدا عصمت کا اپنی پاس رکھنا
مرے ملنے کی دل میں آس رکھنا — نگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل میں آگ بھری رہنا:۔ دل میں کمال جلن ہونا، شدید غم کے اثر سے دل میں بے انتہا سوزش رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آگ سی دل میں بس ہر رگ بھری رہتی ہے
گھاس کب ترہے عاشق کی ہری رہتی ہے — امیر

دل میں آگ بھڑکانا:۔ دل میں سوزش پیدا کرنا، دل کے اضطراب میں اضافہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذرا اپنی مہندی سے پوچھو تو تم
مرے دل میں کیوں آگ بھڑکا گئی — امیر

دل میں آگ لگانا:۔ دکھ دینا، دل جلانا، رنج دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ گھر جلا ہے جس میں کبھی تو رہتا ہو
دلوں میں آگ لگانے کو کون کہتا ہے — رشک

دل میں آگ لگنا:۔ عشق کا سوز و گداز پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یاس ہے نظارۂ رخسارۂ آتشناک سے
آگ لگ اٹھتی ہے دل میں شعلۂ ادراک سے — ناسخ

دل میں آگ لگی ہونا:۔ دل کا سوزش غم سے جلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تو نے مجھے ناخوش کر دیا میں جا کر بادشاہ طلسم ہزار برج سے فریاد کروں گی اور جس طرح میرے دل میں آگ لگی ہے ویسے ہی تجھ کو بھی آتش عذاب میں جلاؤں گی۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں آگئی:۔ خیال پیدا ہو گیا، کوئی بات ذہن میں آگئی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یونہی کچھ دل میں آگئی ہوگی
ورنہ میرے بجائے بیٹھے ہیں — میر مہدی مجروح

دل میں آنا:۔ خیال گزرنا، دل میں کوئی تصور پیدا ہونا، ذہن میں کوئی بات آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مہرخ نے کہا تو بڑا فہیم ہے۔ جو میرے دل میں آیا تو پہچان گیا۔ عمرو نے کہا پیشانی پر جو شکن پڑتی ہے اس کو سطر بنا کر پڑھتا ہوں جو کسی آدمی کے دل میں آئے وہ بتلا دیتا ہوں۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں آنا:۔ دل میں سمانا، دل میں خطور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چھپ کے جانے کو اگر محبوب جانی سے کہوں
دل میں آنے کو نگاہوں سے وہ پنہاں ہو گیا — تعشق

دل میں آئی:۔ دل چاہا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حضور میرے دل میں آئی کہ جا کے سیر مجلس دولہا دلہن کا۔ (میر کہسار)

دل میں بات ٹھاننا:۔ ارادہ کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی نے بات یہ اپنی دل میں ٹھانی
کہ عشق اس کو ہوا ہے ناگہانی — نگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل میں بات جم جانا:۔ پورا یقین ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب کے بھی دل میں یہ بات جم گئی اور میاں کمال الدین نظروں سے گر گئے۔ (میر کہسار)

دل میں بات گڑنا:۔ کوئی اندیشہ یا خیال دل میں جم جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گڑ گئی تھی دل میں اس حضرت کے یہ بات
ہوئی معشوقہ دو یار بے ثبات — الف لیلہ نو منظوم

دل میں باتیں بھری ہیں:۔ دل گلے شکوے سے پُر ہے، دل میں شرارت بھری ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل میں بٹھانا:۔ ذہن نشین کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب کوئی عمدہ نصیحت سنو اسے دل میں بٹھا لو۔

دل میں بخار بھرا ہونا:۔ دل میں کدورت

ہونا، دل شکایتوں سے معمور ہونا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

دل میں اس کے بھرا ہوا ہے غبار
شکوے کر لینے دیجئے دو چار — قلق

دل میں بُرا ماننا:۔ باطن میں ناگوار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیگم صاحب کو لاڈو کا گانا بہت پسند آیا۔ کہا ادی تم تو چھپی رستم ہے۔ آج تک ہم کو اپنا گانا نہیں سنایا تھا مگر دل میں بہت بُرا مانا کہ ایسا نہ ہو گانے سے کہیں نواب صاحب ریجھ جائیں۔ (سیر کہسار)

دل میں بُرائی آنا:۔ نیت خراب ہو جانا، بدی کی طرف طبیعت کا مائل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ خان اُسے قتل کر کے ملکہ کے پاس آیا۔ اس شعلہ رو کے جمال سے وہ جگہ منور پائی، پہلے دل میں بھی برائی آئی۔ ملکہ پہ ہزار جان سے فریفتہ ہوا اور دست بستہ ملکہ سے عرض کیا کہ اے شہ خوباں اگر تو میرے یہاں رہنا گوارا کرے تو میں تمام عمر گردن تابع نہ کروں۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں بڑی بڑی باتیں بھری ہیں:۔ بہت گلے شکوے کرنا ہیں۔ اردو جملہ، فصیح، رائج۔

دل میں بسنا:۔ ہر وقت کسی کا تصور رہنا، دل سے کسی کا خیال دور نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب تو یہ حال ہے کہ تم ہر وقت میرے دل میں بسے رہتے ہو۔

دل میں بل پڑنا:۔ (لازم) میل جول میں فرق آنا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

دل میں بل ڈالنا:۔ (متعدی) دل میں فرق ڈالنا، دل میں گنجلک ڈالنا، بہکانا۔ جیسے پہلے تو ہم دونوں کے میری طرف سے کان بھرے اور اس کے دل میں بل ڈالے اب بیچ بچاؤ کرتے ہیں [illegible] (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دل میں بل رکھنا:۔ بغض و عداوت رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل میں پچھتانا:۔ دل تنگ ہونا، نادم ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دل میں بیٹھ جانا:۔ ذہن نشین ہو جانا، دل کا کسی بات سے متاثر رہنا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

محل صرف:۔ بے شک یہ غلطی پر تھا تم نہ جو بات کبھی وہ دل میں بیٹھ گئی ان سے تعلقات باقی رکھنا اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

دل میں پاپ لانا:۔ (لازم) دل میں کھوٹ لانا، دل کو وہم میں ڈالنا، تذبذب میں پڑنا، بدگمانی کرنا، بدظن ہونا۔ اردو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دل میں پڑنا:۔ دل میں عکس پڑنا۔ اردو صرف متروک۔

پڑے دل میں مرے ایسا ترا نور
کہ خاکستر یہ دل ہو صورت طور — نگار لکھنوی (زلیخائے اردو)

قول فیصل:۔ اسی کو دل پیچ پڑنا بھی کہتے تھے۔

کبھی پروانہ اس کے گرد بیتاب
پڑے دل پیچ اس کی شمع کی تاب — نگار دہلوی

دل میں بس جانا:۔ فریفتہ ہونا، عاشق ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر اس فقیر کا جوبن
بس گئی اپنے دل میں برہمن — قلق

دل میں پلٹ جانا:۔ کچھ کہہ کے دل میں کچھ خلاف نیت کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ قسم وعدہ کرتے ہی دل میں پلٹ گئے
آدھی قسم صحیح تھی آدھی قسم غلط — داغ

دل میں پھپھولے پڑنا:۔ (لازم) حسد کرنے کی وجہ سے دل میں جلن ہونا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

سینے میں لگی آگ پڑے دل میں پھپھولے
آقا کے مگر خوف سے ہم کچھ نہیں بولے — انیس

دل میں پھرنا:۔ ہر وقت خیال رہنا، ہر لحظہ خیال میں رہنا، ہر دم تصور میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتا ہے کون آٹھ پہر میرے گھر میں رہ
رہنا یہ ہے کہ دل میں پھرا کر نظر میں رہ — رشک

دل میں پھوٹ رکھنا:۔ دل میں کپٹ رکھنا، دل میں حسد بغض یا کینہ رکھنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ "دل میں کھوٹ رکھنا" لکھنؤ کی زبان ہے۔

دل میں پیوست ہونا:۔ دل میں کھُب جانا، دل پہ اثر کر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں پیوست ہوئی تھی جو سر روز ازل
ہے وہی شوخ نظر صاعقہ طور نہیں — عزیز لکھنوی

دل میں تو سمجھو:۔ کبھی شرمایا تو کرو، دل میں قائل تو ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ رائج ہے۔

دل میں تو سوچو:۔ دوست کے نہ آنے کا گلہ۔ (فرہنگ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قولِ فیصل:- لہجے کے نازک سے فرق کیساتھ اس کو دل میں سوچو تو بھی کہتے ہیں جس کا مفہوم ہے۔ اپنی جگہ پر تم خود ہی انصاف کرو جو بات میں کہہ رہا ہوں وہ بجا ہے یا بیجا۔

دل میں تھرکنا:- دل میں خوش ہونا، ہنسی کے مارے بیتاب ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دل میں تھر کا کیا بچو سنے پر
ہنسی آتی تھی ان کے رونے پر — شوق

دل میں ٹھاننا:- دل میں کوئی بات طے کر لینا، کوئی پختہ ارادہ کر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ لگ چلیوں میں یہی اپنے دل میں ٹھانی ہے
تری طرف سے ہزار اے پری لگاوٹ ہو — ناسخ

دل میں ٹھننا:- (لازم) پختہ ارادہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل:- یقین ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے:- دل میں ٹھن گئی کہ انھیں سودا ہو گیا۔ کسی طبیب حاذق کو بلاؤ ان کی نبض تو دیکھے (فسانۂ آزاد)

دل میں ٹھنی رہنا، دل میں ٹھنی ہونا:- کوئی خیال دل میں مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا۔

ہر چند وہ خدا ہے کب تک ستم رہے گا
یہ تیرے دل میں کافر کب تک ٹھنی رہیگی — داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل:- اس صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل میں ٹیڑھا ہونا:- دل ہی دل میں کسی سے ناخوش ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

مجھ سے بل رکھتے ہیں گیسوئے بتاں اے راسخ
ٹیڑھے ہیں سید سے مسلمان سے ہندو دل میں — راسخ عظیم آبادی

دل میں جا کرنا:- دل میں جگہ کرنا، کسی کے دل میں اپنی ہمدردی پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ جانے سے نہیں کچھ مجھ کو اتنا شوق ہے
چال وہ بتلا کہ میں دل میں کسو کے جا کروں — میر

دل میں جاننا:- اندرونی طور سے واقف ہونا، باطنی صورت سے آگاہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اے صبا جس کے لئے ہوئیں پریشان خاطر
جانتا ہے وہ مجھے گیسوؤں والا دل میں — صبا

دل میں جگہ پانا، دل میں جگہ ملنا:- کسی کی نظر میں قابل قدر ہو جانا، دل میں کسی کی گنجائش ہونا، کسی کو محبوب ہو جانا، مطبوع و پسند خاطر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ نالہ دل میں خس کے برابر جگہ نہ پائے
جس نالے سے شگاف پڑے آفتاب میں — غالب

دل میں جگہ دینا:- متعدی، متاثر ہو جانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ دل میں جگہ نہ دے غم دنیا کو بیوقوف — ناسخ

دل میں جگہ کرنا:- (متعدی) کسی کی نظر میں قابل قدر ہو جانا، دل میں گھر کرنا، محبت پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- حافظ کمال الدین صاحب نے اپنی خوش بیانی اور خوش آوازی سے نواب صاحب کے دل میں جگہ کر لی۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل:- جگہ کی جگہ "جا" بھی ہے۔

کچھ جانے سے نہیں کچھ مجھ کو اتنا شوق ہو
چال وہ بتلا کہ میں دل میں کسی کے جا کروں — میر

دل میں جگہ ہونا:- محبت ہونا، عزیز ہونا کی جگہ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ سب کے دل میں ہے جگہ تیری جو تو راضی ہوا — غالب

محلِ صرف:- مرد نے کہا یار وہیں کیا کہوں باغباں کی طرف سے میرے دل میں جگہ تھی ایسے جانباز ..... کیسے ممکن ہوتے ہیں مگر جب قصد کرتا ہوں کہ شہنا سپرد کر دوں دل دھڑکتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:- "جگہ" کی جگہ "جا" بھی ہے (دل میں جا ہونا)۔

علیؑ کی ہر دل مومن میں جا ہے توقیر
علیؑ کی وجہ سے کعبے میں ہر طرف تنویر — عشق

دل میں جلنا:- رشک و حسد کرنا اور پردہ کسی سے بغض رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ دل میں داغ سے جلتے بھی ہیں مگر یہ بھی کہتے ہیں
کوئی انسان پیدا دور دور ایسا نہیں ہوتا — داغ

دل میں جما رہنا:- برابر خیال رہنا، دل میں بسا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سرو گلزار سے فردوس سے طوبیٰ اکثر تھے
پر جا ہی نہ وہ قامت دلجو دل میں — امیر

دل میں جوش آنا:- ولولہ پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل مشتاق میں اک جوش آیا — تسلیم لکھنوی
محبت نے جگر کو گدگدایا (مثنوی شام غریباں)

دل میں جھینپنا:- دل میں شرمانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:- محمد عسکری اور وکیل اس معمے کو نہیں سمجھے۔ مگر محسن صاحب دل میں بہت جھینپے کیونکہ یہ فقرہ جا سی نے انھیں پر چست کیا تھا۔ (سیر کہسار)

دل میں چبھ جانا (چبھنا):- (کنایۃً) بہت پسند آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تا صبح تپاں ہو شیفتہ نیم جاں کی طرح
(چبھ جانا) کیا دل میں چبھ گئی نگہ جانستاں کی طرح — شیفتہ

دل میں چبھتی ہیں ادائیں تیری
(چبھنا) پھر کہیں کیا، نہیں نشتر کہیں — مرزا رسوا

دل میں چبھ جانا (چبھنا) :۔ دل پر اثر کر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عجب تاثیر پیدا کی ہے وصف نوک مژگاں نے
کہ جو سنتا ہے اس کے دل میں چبھتا ہے سخن اپنا — داغ

دل میں چٹکیاں لینا :۔ طعن و تشنیع کی باتوں سے دل میں ٹہوکے دینا۔ پوشیدہ طور سے دل دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مرزا صاحب بظاہر ملتے تو بڑے تپاک سے ہیں مگر اپنی باتوں سے دل میں چٹکیاں لیتے رہتے ہیں ان کی کوئی بات طنز سے خالی نہیں ہوتی۔

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے "دل میں اثر کرنا"۔

تیر چٹکی میں لیا اس نے پئے جان عدو
رشک سے کہ دل میں کیا کیا چٹکیاں لینے لگا — ذوق

"چٹکیاں" کی جگہ بصیغۂ واحد "چٹکی" بھی ہے یعنی دل میں چٹکی لینا۔

چٹکی لے دل میں یہ انداز سخن کس کا ہے
جی جو ہے بے چین یہ بے ساختہ پن کس کا ہے — جلالی

دل میں شوق پیدا کرنا اور ابھارنا کے معنی میں بھی کسی کے ساتھ مستعمل ہے۔

دل میں چپک ہونا :۔ کسی تکلیف دہ خیال سے دل میں ٹیس اٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گیا شباب مگر رہ گیا تعلق عشق
دل و جگر میں چپک گاہ گاہ ہوتی ہے — تعشق

دل میں چوٹ لگنا :۔ دل کو صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، متروک۔

شعر پر درد نہیں یہ جو لگے دل میں چوٹ
نالۂ بلبل شیدا میں اثر کیسا ہوگا — سحر

قول فیصل :۔ اب کہیں گے "دل پر چوٹ لگنا"۔ "میں" کی جگہ "پر"۔

دل میں چور بیٹھنا :۔ (لازم) بدگمانی ہونا، سوء ظن ہونا، دل میں فرق پڑنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ادھر تو دل میں زناخی کے چور بیٹھا ہے
ادھر کو دل سے دوگانا کا دور کچھ ہے بسم — رنگین

قول فیصل :۔ "بیٹھنا" کی جگہ "پیٹھنا" بھی ملتا ہے جو متروک ہے۔

ان سے رشوت لے کے یہ بیٹھا ہے
اس کے دل میں یہ چور پیٹھا ہے — ادا

دل میں چور ہونا :۔ درپردہ کسی بات کا خوف ہونا۔ بدگمانی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نواب صاحب کے دل میں چور تو تھا ہی خوف ہوا کہ مبادا قمرن کے شوہر نے نالش کر دی ہو اور یہ صاحب بہادر بھانپ گئے ہوں۔ (میر کہسار)

دل میں حوصلہ ہونا :۔ دل میں تاب و ہمت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں شکووں کا حوصلہ ہی نہیں
ساز تو ہے مگر صدا ہی نہیں — (اکمل لکھنوی)

قول فیصل :۔ سلبی معنوں میں زیادہ مستعمل ہے۔

دل میں خدا کی یاد ہونا :۔ خدا کی طرف دھیان ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

سوتے میں شغل طاعت رب ودود تھا
دل میں خدا کی یاد تھی لب پر درود تھا — انیس

دل میں خلش رکھنا :۔ بغض رکھنا، کینہ رکھنا، غبار رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میل ہو جانے کے بعد ایک دوست کا دوسرے دوست کے دل میں خلش رکھنا کمینہ پن ہے۔

دل میں خلش ہونا :۔ دل میں کھٹکا ہونا۔ عداوت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں خوش ہونا :۔ دل میں خوشی محسوس کرنا مگر اظہار نہ کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کس قدر معتقد حسن مکافات ہوں میں
دل میں خوش ہوتا ہوں جب رنج سوا ہوتا ہے — مرزا رسوا

قول فیصل :۔ متقدمین اسی جگہ "دل بیچ شاد ہونا" بھی کہتے تھے۔

ہوا یکبارگی دل بیچ وہ شاد
کیا وسواس سے دل اپنا آزاد — نگار دہلوی

دل میں خیالات جانا :۔ سوچنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف :۔ طرح طرح کے خیالات میرزا ہمایوں فر کے دل میں جاتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

دل میں خیال رہنا :۔ کسی کا تصور رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں رہتا ہے خیال چہرۂ پر نور یار
پرتو انوار سے رکھتا ہے یہ کاشانہ شمع — آتش

دل میں خیال رکھنا :۔ ذہن میں کوئی بات رکھنا، کسی بات کا لحاظ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم وعدہ تو کر لیتے ہو مگر وعدہ وفائی کا دل میں خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

دل میں خیال کرنا :۔ بدگمان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم نے دل میں جو یہ خیال کیا
کس سے بتلا دل میں نے جال کیا — شوق لکھنوی

دل میں داغ پڑنا :۔ دل پر رنج ہونا، دل پر کمال صدمہ گزر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پڑا ہے ایسا داغ یار دل میں نگار دہلوی
نصیحت ہے بجائے خار دل میں ذلیخائے لکھنوی

دل میں داغ ہونا:۔ دل پر محبت کا نقش ہونا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

گل کے عشق کا دل میں جو داغ ہوتا ہے
اندھیری قبر میں روشن چراغ ہوتا ہے عشق

دل میں درد اٹھنا:۔ دل کا غم سے بیتاب ہونا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں اک درد اٹھا آنکھ میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانے کیا یاد آیا لا اعلم

دل میں درد پیدا ہونا:۔ محبت ہو جانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا پیدا جو اس کے دل میں آ درد نگار دہلوی
نکلنے آہ سینے سے لگی ۔۔۔ روز لیخا اردو

دل میں دل ڈالنا: کسی کے دل پر اپنے دل کا اثر ڈالنا، دل کی بات کا کسی کو یقین دلانا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں دل ڈال دے یاں کیونکر تعشق

دل میں ڈالنا:۔ (متعدی) کسی بات کا دل میں پیدا کرنا، یکایک کوئی خیال دل میں پیدا کر دینا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمیں خدا نے بہت رنج و غم دیا لیکن داغ
بتوں کے دل میں تھوڑا سا رحم ڈال دیا داغ

محل صرف:۔ آج خدا نے دو معلوم ان کے دل میں کیا ڈال دی کہ جاں کو دیکھنے کے لئے چلے آئے۔

دل میں ڈورنا:۔ مشوش و خوف ہونا، دل میں خوف لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر جادو دل میں ڈر کر یہ کہتا ہے۔ عیار سب طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں راہ پیدا کرنا:۔ دل میں کسی کے اپنی محبت پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر دشمن کے دل میں راہ پیدا کرنے کی بس یہی ایک صورت ہے کہ ہر بات میں اس کی تائید کرتے رہو۔

دل میں راہ پیدا ہونا:۔ دل میں محبت پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یار کے دل میں کب اس سے راہ پیدا ہو سکے
آہ میں میری ہے عالم گردن مغرور کا آتش

دل میں راہ کرنا:۔ (متعدی) ربط ضبط پیدا کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کعبے سو بار وہ گیا تو کیا
جس نے یاں ایک دل میں راہ نہ کی میر

دل میں راہ ہونا:۔ کسی کی محبت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انکساری ایک ایسا جادو ہے جس سے دشمن کے دل میں راہ ہوتی ہے۔

دل میں رحم آنا:۔ دل میں نرمی پیدا ہونا، دل میں ترس آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ راستے میں ایک یتیم بچے کو کچھ لوگ بے خطا مار رہے تھے میرے دل میں رحم آیا میں نے اسے بچا لیا۔

دل میں رحم نہ ہونا:۔ شقی القلب ہونا، دل کا سخت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جو باپ کہ بچے کو بے جرم و خطا مار رہے ہو تمہارے دل میں ذرا بھی رحم نہیں ہے۔

دل میں رکاوٹ ہونا:۔ دل میں آزردگی ہونا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے

دل میں رکھنا:۔ صیغۂ راز میں رکھنا، چھپا رکھنا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ بات اپنے دل میں رکھنا کسی سے کہنے کی نہیں ہے۔

قول فیصل: کدورت رکھنا کے معنی میں بھی کبھی کبھی ساتھ بولتے ہیں۔

دل میں رکھنا:۲ (لازم) دل میں خیال رکھنا، دل کی نہ کہنا۔ (فرہنگ، آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دل میں روزن ہونا:۔ دل میں چھید پڑنا۔
اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں یاں روزن ہے اور کہتے ہیں وہ
آہ کرنا بھی تجھے آتی نہیں عشق

دل میں رہنا:۔ دل میں بسنا، کسی سے محبت رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بلا سے اضطراب درد ہی بن کر ٹھہر رہنا
کسی صورت سے تم رہنا مرے دل میں مگر رہنا (نور اللغات)

محل صرف:۔ (خمار جادو) یہ منصوبہ کر کے قریب عمرو کے آئی اور کہا اے رشک قمر کس منزل میں تم رہتے ہو؟ عمرو نے کہا تمہارے دل میں رہتے ہیں۔ خمار جادو نے ہنس کر ہاتھ پکڑ لیا۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں زہر بھرا ہونا:۔ (کنایۃً) کسی کی طرف سے دل میں بدی بھری ہونا، دل میں کسی کی جانب سے چھری کٹاری بھری ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہائے تیرے دل میں زہر اتنا بھرا ہو گیا ہے
میرا ہی دعوت کی عوض دل میں خدا ہو گیا ہے میر

دل میں سمانا:۔ کسی کے دل کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا، دل میں بسنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کسی کو خواب میں جلوہ دکھاتی — نگار دہلوی
کسی کے دل میں ظاہر آ سماتی — (زلیخائے اردو)

دل میں سمانا:۔ ۲۔ دل میں ارادہ ہونا۔ کسی بات کی دھن ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہارے دل میں کیا سما گئی ہے کہ اپنے باپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔

دل میں سمائی ہونا:۔ کسی بات کا دل میں پختہ ارادہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عہد کرتے تو تری طرح نہ پھرتے اے یار
اپنے دل سے نہ نکلتی جو سمائی ہوتی — آتش

دل میں سمجھنا:۔ غور کرنا۔ جی میں کہنا۔ دل میں کچھ اور خیال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یوسف جو بادشاہ زلیخا گدائے مصر
سمجھیں تو دل میں مردم دنیا کس طرح — مسعود

سمجھتے ہوں گے وہ دل میں پر نہیں آتا
ہمیں کچھ آنکھوں سے اسلوب نظر نہیں کہتا — عشق

دل میں سوچنا:۔ ۱۔ دماغ میں کوئی خیال لانا۔ ذہن میں کسی بات کا تصور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر دل میں کوئی سوچتا تھا بندۂ اللہ
حضرت وہیں اعجاز سے ہو جاتے تھے آگاہ — انیس

دل میں سوچنا:۔ ۲۔ کسی کام کے نتیجے پر دل میں غور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سب کنیزیں کہ باغ میں سیر کر رہی تھیں ملکہ کے جانے کی خبر سن کر حاضر ہوئیں۔ عمرو بھی کہ بشکل کنیز تھا اپنے دل میں سوچا کہ ملکہ چلی جائے گی اس کے ساتھ نہ معلوم کہاں جانا ہو۔ ہمارا شاہزادہ اسی جا قید ہے۔ اس حرامزادی شرارہ جادو کو قید کرو۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں سوراخ پڑنا: دل میں سوراخ ہو جانا۔ طعن و تشنیع کی گفتگو سن کے جواب نہ دینے کی تکلیف اور خلش ظاہر کرنے کی جگہ۔ طنز کی بات سن کے کسی مجبوری سے جواب نہ دے سکنے سے جو تکلیف ہوتی ہے اسے کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پڑ گئے سوراخ دل میں گفتگوئے یار سے
بے کنایہ کے نہیں اک قول اس طناز کا — آتش

دل میں سوراخ کرنا:۔ دل میں کھبنا، دل کو متاثر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تمانہ در کو دیکھ کے گرتے ہیں اشک چشم
سوراخ دل میں کرتی ہیں کانوں کی بالیاں — فغاں

قول فیصل:۔ سوراخ کرنا کی جگہ چھید کرنا بھی ہے۔ جو غیر فصیح ہے۔ اس محاورے کا ایک مفہوم ہے "طعن و تشنیع سے دل آزاری کرنا"۔

دل میں سوزش ہونا:۔ دل غم سے جلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاتھ سینے پر جو رکھو گے تو کیا ہو جائے گا
فرق میرے دل کی سوزش میں ذرا ہو جائے گا — وحشت

دل میں سوئیاں چبھنا:۔ دل کو آزار پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سوئیاں سی کچھ دل غنچہ میں مرے چبھنے لگیں
ٹھیک ہونے کو لباس ارغوانی ہو گیا — تعشق

دل میں شادمانی کرنا:۔ دل میں خوشی ہونا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

زلیخا دیکھ اس کی مہربانی — نگار دہلوی
بہت کی اپنے دل میں شادمانی — (زلیخائے اردو)

دل میں شرمانا:۔ دل میں خجل ہونا۔ نادم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوتا تھا رقص گر مقابل
شرماتا تھا دل میں ماہ کامل — اختر شاہ اودھ

محل صرف:۔ عسکری وہ تم تو پرانے وقت کی چیز ہو بیکار۔ بیگم:۔ شرمائیے نہ ہو کے دل میں۔ ذرا ہی جرأت دیکھوں۔ (سیر کہسار)

دل میں شرمندہ ہونا:۔ باطن میں منفعل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک دن استاد گئے۔ بادشاہ محل میں تھے خبر ہوئی تو باہر آئے۔ مٹھی سامنے بند کر کے ان سے پوچھا بھئی میاں ابراہیم اپنے نجوم سے حساب کر کے بتاؤ ہمارے ہاتھ میں کیا ہے؟ وہ دل میں شرمندہ ہوئے۔ مگر حساب کر کے عرض کی کہ گوشت کی بو کی معلوم ہوتی ہے۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

دل میں کشش و پیچ کرنا:۔ دل میں تامل کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بہن نے دل میں کی سن کر کشش و پیچ — نگار دہلوی
کہ کیونکر دیجیے ہاتھوں سے یہ گنج — (زلیخائے اردو)

دل میں شک ہونا:۔ دل کا شبہے میں مبتلا ہونا۔ بے یقینی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ محمد عسکری کے دل میں بھی شک تھا کہ بادل نیچے ہوں اور انسان اوپر یہ بات ان کے ذہن میں نہیں آتی تھی۔ (سیر کہسار)

دل میں شوق چرّانا:۔ یکایک کسی بات کا شوق پیدا ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس گفتگو سے محمد عسکری کے دل میں اور بھی شوق چرّایا کہ ضرور پہاڑ پر جانا چاہیے۔ (سیر کہسار)

دل میں صاف نہ ہونا:۔ کدورت رکھنا۔ کسی کی طرف سے دل میں غبار رکھنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

تم سمجھتے ہو وہ خلاف نہیں
وہ ذرا تم سے دل میں صاف نہیں — داغ

دل میں طرح طرح کے خیال پیدا ہونا:۔ وسوسہ پیدا ہونا، طرح طرح کے خیال آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قفس کے آنے میں دیر ہوئی تو طرح طرح کے خیال دل میں پیدا ہوئے۔ (امیر کہسار)

دل میں غبار آنا:۔ دل میں کدورت پیدا ہونا۔ کسی سے عداوت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نسیم آہ ہے اس کام پر فقط مامور
تری طرف سے نہ دل میں کبھی غبار آئے — تعشق

دل میں غبار بھرا رہنا:۔ دل میں کدورت بھری رہنا۔ دل کسی کی عداوت سے معمور ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بزرگوں سے یہی سنتے چلے آئے ہیں کہ کسی کی طرف سے دل میں غبار بھرا رہنا مومنیت کی علامت نہیں ہے۔

دل میں غبار رکھنا:۔ دل میں کدورت رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دل میں غبار رکھنا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

دل میں غبار ہونا:۔ دل میں کدورت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جو دل آئینہ ہوگا اس میں کبھی غبار نہ ہوگا۔

دل میں غور کرنا:۔ سوچنا۔ دل میں سمجھنے کی کوشش کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں دل میں غور کر رہا تھا کہ کون صاحب ایسے بے تکلف ہیں۔ (امراؤ جان ادا)

دل میں فرق آنا (لازم) اشتباہ میں مبتلا ہو جانا۔ گمان گزرنا، دل سے اعتبار اٹھنا۔ اردو مصدر، متروک۔

دل میں فرق آنا:۔ دل میں بل پڑنا، دل میں کسی کی طرف سے خیال پیدا ہونا، اردو مصدر، متروک۔

دل میں فرق ہونا:۔ دل میں صاف نہ ہونا، کشیدگی ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

دل میں فکر کرنا:۔ دل میں سوچنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ عمرو نے دل میں فکر کی کہ کسی تدبیر سے رہا ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

دل میں فکر ہونا:۔ کسی بات کا سوچ ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نہ دل میں فکر نے خاطر میں غم تھا — نگار دہلوی
جہاں میں ایسا بے غم کوئی کم تھا (ذخیرۂ اردو)

دل میں قائل ہونا:۔ دل سے ماننا، دل میں اقرار کرنا۔ ایمان لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دل میں کچھ قائل ہوا التقدیر کے نیرنگ کا — ناسخ

دل میں کانپنا:۔ ڈرنا، تھرتھرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خدا کے غضب سے ذرا دل میں کانپ
چغل خور کے منہ کو ڈستے ہیں سانپ (امیر کہسار)

دل میں کانٹا سا کھٹکنا (لازم) طبیعت کو ناگوار ہونا۔ ناگوار گزرنا، برا معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دل میں کانٹا سا کھٹکنے لگے تو ہوتی ہے کھٹک — مؤلف

دل میں کبیدہ ہونا:۔ دل میں غمگین ہونا۔ رنجیدہ ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ سلمکم اللہ۔ تم نے صعوبتیں اٹھانے کا حق دیا ہے اگر خدا نخواستہ کچھ نمبر کم ہوں تو دل میں کبیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر سعی کرنا۔

قول فیصل:۔ اس جگہ "کبیدہ خاطر ہونا" زیادہ ہے۔

دل میں کپٹ ہونا:۔ دل میں کینہ ہونا، بغض عناد ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم مرشدوں کی قبر کو پامال کر چکے
دل میں کپٹ وہی ہے ابھی تک [illegible] — شاد

دل میں کٹنا (کٹ جانا) دل میں شرمندہ ہونا، نہایت شرمندہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

(کٹنا) حیرت سے کٹا دل میں طبیعت جو بری تھی
تکبیر کے نعرے کی صدا اٹھی کہ چھری تھی — عشق

سر جھکا لیتی ہوں خجالت سے
(کٹ جانا) دل میں کٹ جاتی ہوں ندامت سے — قلق

دل میں کچھ نہ آیا:۔ ترس نہیں آیا، خدا کا خوف نہیں پیدا ہوا۔ اردو دہلی کی زبان۔

ترے دل میں بے رحم کچھ بھی نہ آیا
مجھے تو نے کس کس طرح سے ستایا — سوز

دل میں کدورت لانا:۔ دل میلا کرنا، طبیعت کو مکدر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لاؤں میں ان سے دل میں کدورت محال ہے
یہ مل خاک میں تو ملایا نہ جائے گا — امیر

دل میں کڑھنا (لازم) دل میں افسوس کرنا، دل میں رنج کرنا۔ اس طرح غم کرنا کہ کچھ بس نہ چلے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیوی غریب دل میں کڑھتی رہتی ہے میاں ہیں کہ مئی طوائف پر جان دیئے ہوئے ہیں گھر میں قدم نہیں رکھتے

دل میں کھبنا (لازم) دل میں اثر کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عجب عالم ہے اس کا وضع سادی شکل بھولی ہے
کھبی جاتی ہے دل میں کیا رسیلی نرم بولی ہے — امیر

قول فیصل:- "کھپنا" کی جگہ "کچھنا" بھی ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

دل میں کھپ جائے گی قاتل کی ادا ایک نہ ایک
کارگر ہوگا کبھی تیر قضا ایک نہ ایک — مرزا رسوا

کھپتی ہے دل میں وہ نظر کھپ کے
دم نہ مارو پڑے رہو چپکے — رضا

کبھی صرف "کھبنا" کہہ کے دل میں کھبنا مراد لیتے ہیں

جب لڑتی ہیں وہ نگاہیں عاشق دلگیر سے
چھپ گئی ہیں برچھیاں سی کھب گئے ہیں تیر سے — داغ

دل میں کھپ جانا:- کسی امر کا پورا پورا یقین ہو جانا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- خوجی کے دل میں کھپ گئی کہ لڑکوں کی شرارت ہے، اُن پر اس بڑی نہ وہ منحوس اشعار زبان پر لاتے۔ نہ یہ جوتیاں کھاتے۔ (فسانۂ آزاد)

دل میں کھٹکا پیدا ہونا:- اندیشہ ہونا، شبہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- محمد عسکری بولے اب تو ہمارے دل میں بھی کھٹکا پیدا ہو گیا کہ کچھ دال میں کالا ضرور ہے (سیر کہسار)

دل میں کھٹک جانا:- دل میں اثر کر جانا، طبیعت کا متاثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کھٹک جاتی ہے ان کے دل میں ایسی بات کہتے ہو
ظفر کیونکر نہ ہووے آپ کی تحریر کا کھٹکا — ظفر

دل میں کھٹکنا:- ناگوار معلوم ہونا، برا لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برا جو سمجھے تھے اہم بری
دونوں برائے دل میں کھٹکی ہوئی — عروج

دل میں کھٹک ہونا:- اندیشہ، اعتراض ہونا کسی امر کی وجہ سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہاں تو ہے دل میں کھٹک درد زمانے بھی
سچ کہو تم یہ چرا لائے ہو پیکاں کس کا — امیر

دل میں کہنا:- دل میں سوچنا، خیال کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

انساں دل میں کہتے ہیں حیرت سے مرتے دم
تھا عدم کو ہم چلے دنیا میں سبب رہے — ناسخ

محل صرف:- عمرو نے بہ مجبوری وہاں سے آگے کی راہ لی۔ دل میں کہتا تھا کہ کل سے آج تک دو کوڑیاں بھی نصیب نہ ہوئیں کیا بدقسمتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں کھوٹ ہے:- دغا ہے، کینہ ہے، عداوت ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ہے ایک جہان سے عداوت تجھ کو
رنجیں ہی ہے کچھ نہیں ترے دل میں کھوٹ — معروف

دل میں کیا آیا:- دل میں کیا خیال پیدا ہوا، نہ جانے کیا خیال کیا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پاس دیوار سے ہے رشک مسیحا دم نزع
دل میں کیا کیا ترے بیمار کے آیا ہوگا — شعور

قول فیصل:- اس جگہ "دل میں کیا آئی" "دل میں کیا سمائی" بھی بول چال میں ہے۔

دل میں ترے بچے کے لیے جان یہ کیا آئی
روتے جو مجھے دیکھا اسے داد بہت رویا — جان صاحب

دل میں کیا کہیں گے:- (کنایۃً) برا کہیں گے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ سے بیمار محبت کا جو ہوگا نہ علاج
کیا کہیں گے تجھے اے رشک مسیحا دل میں — صبا

محل صرف:- نواب صاحب بڑے ہی پریشان ہوئے کہ یا خدا اب کیا کروں، نہ جاؤں تو مشیر [illegible] سے وعدہ خلافی ہوتی ہے۔ منشی مہرالدین صاحب سامان سفر کر چکے ہیں۔ مشیر [illegible] صاحب اپنے دل میں کیا کہیں گے۔ (سیر کہسار)

دل میں کیا ہے؟:- کسی امر یا شے کے ساتھ کون سا تصور ہے، کیا خیال ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بتاؤں کیا کہ میرے دل میں کیا ہے
سوا تیرے ترے عکس میں کیا ہے — عزیز لکھنوی

دل میں گالیاں دینا:- چپکے چپکے دشنام دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اب دل لگی تب ہوئی [illegible] دل میں گالیاں دیتی [illegible] (سیر کہسار)

دل میں گرہ پڑنا، دل میں گرہ پڑنا:- دل میں فرق آنا، کسی کی طرف سے دل میں رنج پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میری جانب سے پڑی سخت گرہ دل میں ترے
سست پیمان ترا عقدہ نہ ہوا پر نہ ہوا — ظفر

دل میں گدگدانا:- دل میں کسی بات کی امنگ پیدا کرنا، طبیعت کو کسی بات پر اکسانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- محمد عسکری اور ان کے مصاحبین و رفقا پھڑک گئے اور سب کے دلوں میں شوق سفر کوہ نے گدگدایا۔ (سیر کہسار)

دل میں گدگدی اٹھنا:- رہ رہ کے ہنسی آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا کی شوخیوں سے گدگدی سی دل میں اٹھتی ہے
کھل جاتی ہیں کلیاں اور ہنستا ہے ترا سہرا — [illegible]

دل میں گدگدی کرنا:- ہنسانا، ہنسانے کی کوشش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کے ہنسنے کا تصور ہے شب عمر وزہ کریہ
گدگدی دل میں کوئی آ کے پیہم کرتا ہے — [illegible]

دل میں گدگدی پیدا ہونا:۔ شوخی یا شرارت سے دل میں کوئی خواہش پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شرمگیں آنکھوں نے بوسے لئے گستاخی سے
گدگدی دل میں ہوئی اُن کے حیا سے پیدا ۔۔ صبا

دل میں گدگدی ہونا:۔ بیساختہ ہنسنے کو جی چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

واں چٹکی میں جب وہ تیر لیں گے
یہاں اک گدگدی سی دل میں ہوگی ۔۔ داغ

دل میں گرہ پڑجانا یا پڑنا:۔ (متعدی) کسی کی طرف سے دل میں ملال پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

(پڑجانا) پڑگئی تھی جو ترے دل میں گرہ ناز ہوئی
تھی ہر چند مرے ناخنِ تدبیر نے کی جلاکی

(پڑنا) گرہ بند قبا کی کھل رہے گی
وہ کھولو جو گرہ دل میں پڑی ہے ۔۔ امیر

دل میں گرہ ہونا:۔ دل میں کدورت اور ملال ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دل میں گڑجانا:۔ (لازم) دل نشین ہونا، نہایت پسند آنا۔

ع گڑ گئی دل میں ترے آنکھ اسکی شرمائی ہوئی ۔۔ میر
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ مصرعہ دیوان امیر میں نہیں بلا سرمایۂ زبان اردو نیز فرہنگ آصفیہ میں میر کا مصرعہ جس میں یہی خیال نظم ہے دوسری بحر میں ملتا ہے۔

ع گڑ جاتی ہے دل میں ہمارے آنکھ اسکی شرمائی ہوئی
میر تقی میر

معلوم ہوتا ہے مؤلف نور اللغات نے اس مصرعہ کو ناموزوں سمجھا اور دوسری بحر میں موزوں کرکے اپنے لغت میں امیر کے نام سے نقل کر دیا خیر بہر صورت عوام لکھنؤ "دل میں گڑ جانا" بولتے ہیں جیسے بھائی صاحب بالکل ٹھیک کہا آپ نے یہ بات میرے دل میں گڑ گئی کہ اس گرانی اور قحط کا سبب خدا کی طرف سے ہمارا غافل رہنا ہے۔

دل میں گڑھے پڑنا:۔ دل میں ناسور پڑنا، دل میں بڑے بڑے چھید ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ناصح نے جب وہ ہم سے لڑے یا بگڑ گئے
پوچھا یہ کھود کھود گڑھے دل میں پڑ گئے ۔۔ شاد

دل میں گُھتھی پڑنا:۔ دل میں گرہ پڑنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

سی جیبیں جیبیں تو چاند سی تیری جبیں نکل
پڑی جب گُتھی دل میں اُس سے سُلجھ نہیں نکلی ۔۔ داغ

دل میں گمان لے جانا:۔ شبہ کرنا، وہم کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

کیا کہوں اُس کو مری عقل ہے اس جا حیران
اپنے دل میں مجھے لیجاتی ہوں یہ بھی ہے گمان ۔۔ جانصاحب

دل میں گُن بھرے ہونا:۔ بہت جوہر ہونا، شرارت کرنے میں طاق ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں لاکھوں بھرے ہیں گُن اے شاد
دیکھنے میں غریب کتنے ہیں ۔۔ شاد

دل میں گھاؤ پڑنا:۔ (لازم) دل مجروح ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تمھاری باتوں سے دل میں گھاؤ پڑ گئے ہیں۔

دل میں گھاؤ ڈالنا:۔ دل کو زخمی کرنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

ع مسترضا دل میں گھاؤ ڈالے ہیں ۔ جانصاحب

دل میں گھر بنانا:۔ (متعدی) دل میں سما جانا، کسی کے دل میں جگہ کرنا، کسی کے دل میں اپنی محبت اور ہمدردی پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم شبیر کا مسکن بنا کے اپنے سینے کو
دل محبوب حق میں گھر بنائے جس کا جی چاہے ۔۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کا لازم (دل میں گھر بننا) بھی مستعمل ہے۔

خانہ ویرانی مری منظور ہے تو اے فلک
روز بگڑے روز اس کے دل میں میرا گھر بنے ۔۔ جانصاحب

دل میں گھر دینا:۔ دل میں جگہ دینا، محبت اور ہمدردی سے پیش آنا۔ اردو صرف، متروک۔

تا کجا کوئے جدائی میں رہوں آوارہ
کھول اب تو در الفت مجھے دل میں گھر دے ۔۔ جرأت

دل میں گھر کرنا:۔ دل میں رسائی پیدا کرنا، کسی کو محبوب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کسی کو کیا کوئی گھر اپنے دل میں کرنے دے
نگیں بنے نہ کبھی بے نگیں نام ہوتا ہے ۔۔ آتش

دل میں گھر کرنا:۔ خصوصیت پیدا کرنا، ربط بڑھانا، ہمدرد و غمخوار بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کون ہے جس کو نہیں اس صاحب عصمت کی یاد
گھر میں بیٹھے بیٹھے اک عالم نے دل میں گھر کیا ۔۔ ناسخ

دل میں گھر ہونا:۔ (لازم) دل میں جگہ ہونا، دل میں گنجائش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں اس بت کے الٰہی ہو مرا گھر ایسا
ہر طرح اسکو کرے مجھ کو جو دربان رکھے ۔۔ آتش

دل میں گھونسا لگنا:۔ دل پر اچانک کوئی صدمہ ہونا۔

یار دنیا سے گئے جب میں نے ہاتھ اٹھایا
گھونسا لگا وہ دل میں اک درد اٹھا جگر میں ۔۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب "دل پر گھونسا لگنا" بولتے ہیں۔ یعنی "میں" کی جگہ "پر" بولتے ہیں۔ کسی کے ساتھ دل پر گھونسا پڑنا بھی ہے۔

دل میں اگن لگانا:۔ دل میں جوش پیدا کر دینا، دل میں چوٹ پیدا کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز میں سوتی دنیا جگا دی — حالی

دل میں لوٹنا:۔ دل ہی دل میں خوش ہونا، کھلا جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میں نیم جاں ہوں کوچہ قاتل میں لوٹتا
قائل ہے لوٹنے پہ مرے دل میں لوٹنا — ذوقی

دل میں لہر آنا:۔ (کنایۃً) دل میں امنگ پیدا ہونا، جی چاہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دریا کنارے خسرو یہ کہہ دل میں آئی لہر
چن کودی آج شخ کی نزاؤں میں ڈوب کر جا لگتا — جیس

دل میں لیے رہنا:۔ کینہ رکھنا۔ اردو روزمرہ، متروک۔

تفاوت اس قدر ہے زاہدوں میں اور رندوں میں
کہ وہ کچھ دل میں لیے رہتے ہیں یہ سب کہہ گزرتے ہیں — امیر

دل میں لے جانا:۔ کینہ رکھ کر دل میں جمع کرنا۔ دل میں بغض و کینہ لیے جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

گر چہ دیتے ہیں زباں سے وہ شکایت کا جواب
دل میں کیا کیا وہ الزام لیے جاتے ہیں — داغ

دل میں لیے رہنا:۔ ضبط کرنا، کسی بات کو دل میں نقش کر لینا صبر و ضبط کے ساتھ، دل میں چھپائے رکھنا، زبان سے نہ کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سرخیت کا تو یہی دلیل ہو کر جو کچھ کہنا ہو منہ پر ساتھ کہے، دل میں لیے رہنا کچھ اچھی بات نہیں۔

دل میں ماننا:۔ کسی ہنر یا کمال کا دربردہ قائل ہونا، کسی ہنر یا کمال کی زبانی تو تعریف نہ کرنا مگر دل میں قائل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تم اے بتو مجھے دل میں تو مانتے ہو گے
خدا گواہ ہے کتنا وفا شعار ہوں میں — صبا

دل میں ناسور کر دینا، دل میں ناسور ڈال دینا:۔ دل کو ایسا عظیم صدمہ پہنچانا جو کبھی دور نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب کسے طاقت بیاں ہے شعور
عشق نے دل میں کر دیا ناسور — شعور

دل میں ناسور ہونا:۔ ایسا صدمہ عظیم دل کو پہنچنا جو کبھی نہ مٹے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل جگر میں ہو گئے ناسور کیا جی خوش ہوا
اور دو آنکھیں ملیں آنسو بہانے کے لیے — نقش

دل میں نشتر کھٹکنا:۔ دل پر انتہائی اثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہر قسم کے خیال کو جس رنگ سے چاہتے ہیں کہہ جاتے ہیں۔ کبھی تشبیہ کے رنگ سے مجاز استعارے کی بو سے بساتے ہیں، کبھی بالکل سامنے لباس میں جلوہ دکھاتے ہیں۔ مگر کچھ ایسا کہہ جاتے ہیں کہ دل میں نشتر سا کھٹک جاتا ہے اور منہ سے کبھی واہ نکلتی ہے اور کبھی آہ۔ (دیوان ذوق، مرتبہ آزاد)

دل میں نقش ہونا:۔ کوئی صورت، کوئی خیال، کوئی بات بخوبی دل میں بیٹھ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سید کے دل میں نقش ہوا اس خیال کا
ڈالی بنائے مدرسہ لے کر خدا کا نام — اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل:۔ "میں" کی جگہ "پر" بھی ہے یعنی دل پر نقش ہو جانا۔

دل میں نیت کرنا:۔ دل میں قصد و ارادہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو کچھ نیت کرے دل میں وہ پائے
خدا سے اس کا وہ مقصد بر آوے — نگار دہلوی (زلیخائے نادر)

دل میں نیکی ڈالنا:۔ دل کو نیک کام کی طرف متوجہ کرنا، کار خیر کی طرف ملتفت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ماں کے مر جانے کے بعد اس شخص سن جان کا کوئی پرسان حال نہ تھا وہ تو کہیے خدا نے حالی کے دل میں نیکی ڈال دی کہ انہیں نے اس کی پرورش کی۔

دل میں وسوسے گزرنا:۔ دل میں برے برے خیالات آنا، کوئی کام کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہزاروں استخارے ہی بہانے گھر کے آنے پر
وہ گھبراتے ہیں کیا کیا وسوسے دل میں گزرتے ہیں — مشتاق

دل میں ہلا دینا:۔ غم سے بے قرار کر دینا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اک سنگدل بھی جرأت تیرا سنے جو قصہ
اک بار اس کو دل میں ہو داستاں ہلائے — جرأت

دل میں ہنسنا:۔ کسی پر پوشیدہ طور سے ہنسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صاحب اپنے دل میں ہنستے تھے کہ اتنی دیر ہو گئی ابھی تک یہی نہیں معلوم ہوا کہ نواب صاحب گھر میں ہیں یا نہیں۔ (سیر کہسار)

دل میں ہوک اٹھنا:۔ یکایک دل میں درد پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں جب ہوک اٹھی بیٹھ گیا
پاؤں اٹھا بھی تو جی بیٹھ گیا — مومن (مثنوی قول غمیں)

قول فیصل: تشویش ہونا کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے خواجہ عمرو نے برق کو حکم دیا ہے اسے نور نظر باغبان کو شہزادی ہے دل میں ورے ہو کہ اللہ رہی ہے وہ بھی دل اکھتا ہے کوئی آفت پڑنے گی۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں ہول سمانا:۔ دل میں گھبراہٹ پیدا ہونا، دہشت معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رعشہ اعضا میں آگیا تھا مرے
ہول دل میں سما گیا تھا مرے — شوق

محل صرف: شرارہ نے پوچھا کہ کیوں بیٹی مزاج کیسا ہے؟ کہا خالہ جان کیا کہوں؟ جی بیٹھا جاتا ہے، دل میں ہول سمایا ہے کہ ایسی مصیبت بھی لوگ سہتے ہیں، یوں گرفتار رہتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں ہونا:۔ کوئی منصوبہ دل میں ہونا، ارادہ ہونا، خواہش ہونا، تمنا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خط میرے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کہے
پر اس نے رکھ دیا دہن نامہ بر پہ ہاتھ — ذوق

محل صرف: گلشن کہیں کر پردہ اٹھا کر دیکھا فوراً آ کر اس کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال لیا اور کہا چلو ملکہ کے پاس لے چلوں اور دل میں یہ ہے کہ ملکہ سے مانگ کر مرے اڑا دوں۔ (طلسم ہوشربا)

دل میں ہے:۔ ارادہ ہے، قصد ہے، خیال میں ہے، سوچ رکھا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: جو تمہارے دل میں وہ ہمارا خواہش۔

دل میں یاد رکھنا:۔ فراموش نہ کرنا، بھلا نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل میں دونوں رکھتے ہیں برابر مجھ کو یاد — ناسخ
معلوم ہو ... نا موزوں سمجھا اور دوسری جگہ لکھ چکا ہے

دل میں یاد کرنا:۔ باطن میں یاد کرنا، دل سے ذکر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حاجت سجدہ نہیں دل میں تجھے کرتا ہوں یاد
کیا کروں تسبیح دانے کا فی ایک دانہ ہو گیا — ناسخ

دلنا:۔ مڑنا، توڑنا، پیسنا، دو دو کرنا، دال بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سروں کو یوں قدم نیچے ملے ہے
چنوں کو جس طرح چکی دلے ہے — سودا

دلنا:۔ (کنایۃً) کسی کو تباہ کرنا، برباد کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

اب چھاتی کے جلنے نے کچھ طور بدل ڈالا
سب درد و کدورت کا اس دل ہی کو دل ڈالا — میر

دل ناداں:۔ نافہم دل، عاشق کے دل سے کنایہ ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے — غالب

دل نازک:۔ ایسا دل جو سختی کو برداشت نہ کر سکے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

جب نہ ہو تو الم ہوتا ہے
دل نازک پہ ستم ہوتا ہے — مرزا رسوا

دل ناصبور:۔ بے صبر دل، بے قرار دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف: ہر ان کو یہ محبت دیکھ کے یقین تھا کہ شادی مرگ ہو جائے، جوش تمنا کا وفور حسرت دل ناصبور نے ہاتھ پاؤں نکالے تاب ضبط نہ رہی۔ (طلسم ہوشربا)

دل ناکام:۔ مجبور دل، مایوس دل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کس کے ہاتھوں سے لگا تھا کہ چھٹا
نہیں ہوتا دل ناکام سے ہاتھ — مومن

دل نالاں ہونا:۔ دل رونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا یعقوب کا دل بس کہ نالاں
رہا یوسف کو تنہا لے کے حیران (زلیخائے ارشد)

دل نخواستہ را عذر بسیار:۔ جس کام کو دل نہ چاہے اس کے لیے عذر بہت ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف: تم سے جس بات کو کہتا ہوں وہی بیسیوں وجوہ بیان کر دیتے ہو صاف انکار نہیں کرتے بقول شخصے دل نخواستہ را عذر بسیار۔

دل نڈھال ہونا:۔ طبیعت مضمحل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شعر نے دیکھا ملال اور ہوا
دل غمگیں نڈھال اور ہوا — عشق

دل نرمانا:۔ دل کو نرم کرنا، دل میں رحم پیدا کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

ہماری آہ تیرا دل نہ نرماوے تو کیا
اگر نہ دیکھ آئینے کو پتھر ہو گئے پانی — سودا

دل نرم کرنا:۔ (متعدی) دل میں رحم کا جذبہ پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: اس کی صدا انگیز آواز نے ہمارا دل نرم کر دیا۔

دل نرم ہونا:۔ دل میں رحم آنا، ترس کھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بجتے ہیں آ کے لڑتے ہیں تو پتھر بن جائے
ہے ترا دل تو بہت نرم کہ جی میری آنکھ — تعشق

دلنشیں:۔ دل پسند، دل میں نقش ہو جانے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کہوں کیا عالم اس بت کا دم رقص
ادائیں دلنشیں دلچسپ آواز — تسلیم

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے:۔ انھوں نے اس طرح سمجھایا کہ بات دل نشین ہو گئی۔

دل نکالنا:۔ انتہائی صدمہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کتنی مٹی گردنوں میں باہم ہاتھ ڈال کے
کیوں لے گیا ہے کوئی دل کو نکال کے — عشق

دل نکل آنا:۔ شادیٔ مرگ ہونا، فرطِ خوشی سے مرجانا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ملتے ہی لبِ یار سے لب دل نکل گیا
مارا جسے مسیح نے وہ بیمار جی اٹھا — تعشق

دل نکل پڑنا:۔ بے حد صدمہ گزرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

دل اس کے آگے آپ تڑپ کر نکل پڑا
مجھ کو سوالِ وصل سے انکار ہی رہا — جلال

دلنواز:۔ دل کو تسلی دینے والا، دوست۔ فارسی ترکیب۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

ع لے مرے زخمِ دلنواز غم کو خوشی بنائے جا — آنند

دلنوازی:۔ تسلی، مہربانی۔ اردو، مؤنث، صفت، فصیح، رائج۔

سازِ عیشِ مغرب کی دل نوازی کچھ نہ پوچھ
ہے جس میں کو یہاں چھیڑا استادی ہوئی — اکبر الہ آبادی

دل نورانی ہونا:۔ دل روشن ہونا، ایمان ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

علی کے نور سے دل حاجیوں کے نورانی
طوافِ کعبہ در مرتضیٰ کی دربانی — عشق

دل نہاد:۔ جس پر دل مائل ہو۔ فارسی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دل نہ رہنا:۔ حوصلہ نہ رہنا، امنگ نہ رہنا، چوپ نہ رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دل ہی نہیں ہے جو کچھ آرزو کریں — درد

دل نہ ماننا:۔ گوارا نہ ہونا، صبر نہ آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جی میں کہا چپ رہیں مگر دل نہ مانا۔ (امراؤ جان ادا)

قولِ فیصل:۔ دل نہ مانا کی جگہ فصحائے لکھنؤ دل نے نہ مانا بھی بولتے ہیں۔

دل نہ ملنا:۔ (لازم) دل کا موافق نہ ہونا، دل صاف نہ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا — ناسخ

دل وابستہ ہونا:۔ دل کا کھنچ ہونا، دل کا فریفتہ ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

فراغ کیا ہر برگِ گل سے دل ہے وابستہ مرا
گر کوئی باندھے تو باندھے آشیاں بر کی طرح — جلیل

دل والا:۔ سخی، فیاض، بہادر، دلیر، جری، باہمت، حوصلے والا۔ اردو مذکر، فصیح، رائج۔

دعویٰ ہو مرا جھوٹ تو دیوان ہے موجود
دل والوں کے باتوں میں ہے بیدل سے اچھا — رنگین

دَلْو:۔ ڈول۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی۔

یوسف کو دلو چرخ میں بٹھلا کے چاہ سے
پھینکا نواحِ شرق میں مغرب کی راہ سے — دبیر

دَلْو:۔ فلک کا گیارھواں برج۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کنعاں کے انداز ہے جو بہر
دلو آج بنا کے ڈول جہتر — محسن

دَلوانا:۔ دلنا کا متعدی المتعدی، موٹا موٹا پسوانا، دانہ کرانا، دردا کرانا، دال بنوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جاؤ چکی سے یہ چنے دلوا لاؤ۔

دِلوانا:۔ دینا بمعنی عطا کرنا کا متعدی المتعدی۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس کو دلوائے مولا اس کو دیں آصف الدولہ۔

دِلوانا:۔ دینا بمعنی کروانا کا متعدی المتعدی۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سارے شہر سے جو بدکار کو جس نے مجھ پر یہ طوفان جوڑا ہے اور تیری عاشقی کا الزام مجھ پر لگایا ہے دیکھو تو کیسی سزا دلواتی ہوں کہ وہ بھی یاد کرے۔ (طلسم ہوشربا)

دَلوائی:۔ دلوانے کی اجرت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم دن بھر کے سودے کا حساب بیٹھے پوچھ رہے ہیں، صرف یہ بتادو کہ چنوں کی دلوائی کیا گئی۔

دل و جان:۔ (کنایۃً) پیارا، عزیز، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مرثیوں میں بکثرت مقامات پر دل و جانِ فاطمہ بول کے امام حسین علیہ السلام کو مراد لیا ہے۔

دل و جان سے:۔ (تابع فعل) سر آنکھوں سے، نہایت خوشی سے، کمال شوق سے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس جگہ "جان و دل سے" فصیح ہے۔

دل و جان سے:۔ بخوبی، کمال، بے انتہا۔

اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دل و جاں سے مجھے بھاتی ہیں ادائیں تیری
پاس لا چاند سا منہ لوں میں بلائیں تیری — امانت

دل وجان سے ریجھنا:۔ کسی پر مرمٹنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ لاڈو کو ایسی پٹی پڑھائی کہ وہ چلنے میں آگئی۔ اور مجھلی کو تو ایسا صاحب واقعی دل وجان سے ریجھے ہوئے ہیں۔ (سیر کہسار)

دل وجان سے عاشق ہونا:۔ بے انتہا محبت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرزا صاحب اس کنیز پر دل وجان سے عاشق ہوگئے۔

دل ودماغ:۔ عقل وہوش، علم۔ فارسی مذکر، فصیح، رائج۔

گر اور جیئے گے کہیں اس چمن میں رات کی رات
دل ودماغ کہیں آشیاں بناتے ہیں — شاد

دل ودماغ کا:۔ صاحب فہم و اولوالعزم، عالی دماغ و عالی حوصلہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ایسے محل پر بڑے دماغ کا بولتے ہیں۔

دل ودماغ نہ ہونا:۔ توجہ نہ ہونا، التفات نہ ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

قول فیصل:۔ سلبی معنی میں بھی مستعمل تھا۔

دل ودماغ ہے اب کس کو زندگانی کا
جو کوئی دم ہے تو افسوس ہے جوانی کا — میر

ڈلو کا دس سیرا:۔ جو بیجا دخل دے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ کہتے ہیں ڈلو ایک بنئے کا نام تھا معلوم ہوا کی جگہ دس سیرا یعنی دس سیر کا باٹ پیش کیا وہ اس کو ناموزوں سمجھا اور دوسری جگہ

قول فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ نہیں بولتے عوام کی زبان پر ڈلو کا دس سیرا ہے۔ عورتیں ڈلو کا دسیرا (بفتح سین) بولتی ہیں۔ دیہاتی زبان میں ڈلو کا دسیرا ہے (ڈلو بنون مشدد)

دُلھا:۔ پیارا، جانی۔ (اکثر عورتیں اپنے چھوٹی عمر کے بچے کو کہہ کر پکارتی ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دِلہا:۔ کواڑ کے نیچے کا بڑا تختہ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر اس طرح ہے دِلہے دار چوکھٹ خوبصورت ہوتی ہے۔

دل ہاتھ بھر بڑھنا:۔ ہمت بڑھنا، حوصلہ بڑھنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

ہاتھ آکے وہ دل کے لئے بحر کیا کہیں
دل ہاتھ بھر بڑھا تھا کئی ہاتھ گھٹ گیا — بحر

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر کہتے ہیں دل ہاتھ بھر کا ہوگیا، جیسے:۔ میں سمجھتا تھا کہ وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں نہیں آئیں گے مگر آج ان کے آجانے سے میرا دل ہاتھ بھر کا ہوگیا۔

دل ہاتھ سے جانا:۔ دل کا بے قابو ہو جانا، کسی پر عاشق ہو جانے کی وجہ سے دل پر اختیار نہ رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ کہہ کر روشیا کا دل ہاتھ سے جاتا رہا۔ آنسوؤں کا تار بندھ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ہائے وہ ہاتھ سے جانا دل کا
وہ کسی شخص پہ آنا دل کا — مرزا رسوا

دل ہاتھ سے لینا:۔ کسی کے دل کو اپنی طرف مائل کر لینا، معشوق بنا لینا۔

وہ لیوے خواب میں جو ہاتھ سے دل
تو اس کو دیکھ دل کیونکر ہو نہ مائل — نگار دہلوی (زلیخائے اردو)

دل ہاتھ سے نہ دینا:۔ صبر سے کام لینا، ضبط کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اگر رونا آئے تو ضبط نہ کرو ٹھنڈی سانسیں ضرور بھرو لیکن دل کو ہاتھ سے نہ دو۔ (فسانۂ آزاد)

دل ہاتھ میں رکھنا:۔ (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) کسی کو خوش رکھنا، راضی رکھنا، تسلی دیتے رہنا، نیک برتاؤ کرتے رہنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

پھر گئیں کیا جانے کیوں ہم سے وہ آنکھیں مصحفی
ہم تو رکھتے تھے دل ان کا ہاتھ میں شانے کی طرح — مصحفی

دل ہاتھ میں لینا:۔ دستور، اخلاق سے کسی کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدمت کر کے مالک کا دل ہاتھ میں لینا خدمتگار کا فرض ہے۔

قول فیصل:۔ بصیغہ جمع بھی استعمال ہوا ہے (یعنی دل ہاتھوں میں لینا) مگر اب دل ہاتھ میں لینا ہی بولتے ہیں۔

دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلبری کر
آجائے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ — میر

دل ہاتھ میں ہونا:۔ کسی کی مرضی پر چلنا کہ وہ ہمہ تن اس کا ہو جائے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہ دل اس کے ہاتھ میں ہے جو شہ نامدار کا — نقش

دل ہار دینا:۔ ہمت ہار دینا، پست ہمت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب مالک دل ہار دے گا تو فوج کیا لڑے گی۔ (طلسم ہوشربا)

دل ہارنا:۔ دل دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

باہر لباط سے تھے ہم عشق کے جوئے میں
دل ہارتے تو جاں سے کوہر کو مال کرتے — آتش

یقیں ہے وہ آخر کو کچھ لے رہیں گے
ترے ہاتھ پر دل جو ہارے ہوئے ہیں — داغ

دل ہٹ جانا (ہٹنا):۔ دل کا بیزار ہو جانا، متنفر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہر ایک عضو ظلم کی تیغوں سے کٹ گیا
(ہٹ جانا) دل گلشن جہاں کے نظارے سے ہٹ گیا — عشق

مجحوب زندگی سے مگر دل ہٹے ہوئے
(ہٹنا) ہونٹوں پہ آہ آہ گریباں پھٹے ہوئے — عشق

دل ہچر مچر کرنا:۔ دل دھکڑ پکڑ کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دل ہرا ہونا:۔ دل کا تازہ ہونا، دل شگفتہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سر سبز عیش باغ ہوا دل ہرے ہوئے
ہونے لگے نکھار جہاں دیکھئے وہاں — سحر

دل ہلانا:۔ دہلا دینا، خوف یا دہشت پیدا کرنا، خوف دلانا، بید متاثر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہلا رہی ہے دل آواز جس کے بینے کی
وہ سیل ہے مژۂ اشکبار سے پیدا — تعشق

دل ہلکا ہونا:۔ رونے سے دل کی بھڑاس نکل جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ رونے سے جب ذرا دل ہلکا ہوا تو سارا حال بیان کیا۔

دل ہلجانا، دل ہلنا[1] (لازم) دل پر صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آدم کا دل بہشت میں صدمے سے ہل گیا
طوبی قد حسین تو نخل سا ہل گیا — عشق

قول فیصل:۔ خوف زدہ ہونا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

آ بنی دم پر جان بگڑنے حضور
لب ہلائے آپ نے دل ہل گیا — امیر

دل ہلجانا، دل ہلنا[2]:۔ طبیعت میں رحم پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا ان کے ستانے سے ملے گا اختر
(ہلنا) ہاں نالوں سے ان کا دل ہلے گا (شاہ اودھ)

پہلو میں ہل گیا دل ناشاد دردمند
(دل ہلجانا) تھراتے ہاتھ جانب گردوں کئے بلند — عشق

دل ہلکا کرنا:۔ دل کی بھڑاس نکالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مگر اب آپ کو مناسب ہی معلوم ہوا کہ اس ہل طریقہ سے بخار نکالیں اور دل کچھ تو ہلکا کریں۔ (حاجی بغلول)

دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم بسیارا دل داغ داغ ہو گیا ہے کہاں کہاں پھاہا رکھوں۔ جب کسی کام میں اتنی خرابیاں آپڑتی ہیں کہ اس کی درستی امکان سے باہر ہو جاتی ہے تو یہ مصرعہ پڑھتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ایک مرض ہو تو اس کا علاج کیا جائے کھانسی بھی ہے نزلہ بھی ہے سینے میں جلن بھی ہوتی ہے جریان کی بھی شکایت ہے دل ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم۔

دلھن[1] (بروزن سخن) عروس، زوجہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

جلوہ دلھن کے چہرے کا آئینہ طلب
دولھا کے رخ کا عکس شبیہ کتاب ب — عشق

دلھن[2] پیاری، عزیزہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دلھن[3] بہت آراستہ۔ اردو فصیح، رائج۔

حجلہ جنازہ بن گیا جوڑا کفن ہوا
قاتل ترے شہید کا لاشہ دلھن ہوا — راسخ عظیم آبادی

دلھن[4] قصبات میں بہو کو بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بھی کہتے ہیں قصبات ہی پر منحصر نہیں۔

دلھناپا:۔ دلھن بنے کا زمانہ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ سال بھر شادی کو ہو گئے مگر ابھی تک دلھناپے کی شرم نہیں گئی۔

دلھن بنانا:۔ آراستہ کرنا، سنوارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حاضر ہوئے حشر سے کیا راہوار کو
لائے دلھن بنا کے نسیم بہار کو — عشق

دلھن بنا ہونا:۔ بہت آراستہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ادھر ہو ہو ملے نوری دیکھو تو کیا نور کی چادر تنی ہے چاند اس وقت دلھن بنا ہوا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دلھن بن کے چلنا:۔ معشوقانہ انداز سے چلنا، بن سنور کے چلنا، سرخ لباس پہن کے چلنا، دلھن کی طرح سج سجا کے چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلی ہے دلھن بن کے نیا تیغ قاتل
عروس اجل کے یہ چالے ہوئے ہیں — امیر

دلھن بنی ہوئی:۔ آراستہ، سجی سجائی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شادی ہوئی اجل نے کیا زخم کے زرق سے
بجلی دلھن بنی ہوئی آتی ہے اوج سے — عشق

دلھن کی طرح آراستہ کرنا:۔ کسی مقام کو انواع و اقسام کے اشیائے آرائش سے سجانا۔

بہت اچھی سجاوٹ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ادھر نواب نامدار و فلک اقتدار کے رفقائے سلیقہ شعار نے بزم طرب کو دلہن کی طرح آراستہ کیا۔ (فسانۂ آزاد)

دلھن معلوم ہونا:۔ خوبصورت نظر آنا، حسین دکھائی دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیسی ہی بد قطع کریہہ منظر کیوں نہ ہو دھانی دوپٹہ اوڑھی اور دلھن معلوم ہونے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

دل ہوا ہو جانا:۔ دل کا ہیبت سے گھبرایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

دل ہونا:۔ ہمت ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

انھیں کا دل ہے جو مشغول آہ ہیں شب غم
یہاں تو سانس بھی لینا محال ہوتا ہے — شاد شاہجہانپوری

دل ہی جانتا ہے:۔ مراد ہے کہہ نہیں سکتے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بس دل ہی جانتا ہے جو صدمے اٹھائے ہیں
پتھر ہے کوئی سینے کے اندر جگر نہیں — جگر

دل ہی دل میں:۔ اندر ہی اندر، باطنی طور پر، دل کے اندر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ یہ صرف مختلف صورتوں سے اردو میں استعمال ہوا ہے۔ مثلاً۔ دل ہی دل میں الم اٹھانا (الم کی جگہ رنج و غم وغیرہ بھی مستعمل ہیں) یعنی اندر ہی اندر صدمہ اٹھانا)۔ یہ لکھنؤ میں رائج و فصیح ہے۔

دل ہی دل میں الم اٹھاتی ہو
معلوم ہو دعا دیتی ہو زہر کھاتی ہو — شوق لکھنوی

ناموزوں سمجھا اور دوسری جگہ یعنی کسی کی تعریف چپکے چپکے کرنا) یہ بھی لکھنؤ میں رائج و فصیح ہے۔ فسانۂ آزاد کی عبارت ہے "خوجی نے کئی بار اس پر غور کیا اور جب سمجھے تو دل ہی دل میں شاعر کی بڑی تعریف کی"

اس کے برعکس دل ہی دل میں برا یا بھلا کہنا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے:۔ یہ سن کر بیگم صاحبہ جل اٹھیں اور دل ہی دل میں برا بھلا کہنے لگیں (سیر کہسار)

دل ہی دل میں پیچ و تاب کھانا (یعنی اندر ہی اندر جلنا) یہ بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے:۔ "میر صاحب کو ان پر انھیں غصہ تو ضرور آیا مگر کچھ بولے نہیں دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کے رہ گئے۔"

دل ہی دل میں خون دل پینا:۔ دہلی کا صرف ہے اہل لکھنؤ نہیں بولتے اس کا مفہوم ہے صدمۂ عظیم اٹھانا مگر زبان پر اف نہ لانا۔

دل ہی دل میں غنچہ آسا خون دل پیتے رہے عمر تمام
پر کبھی دل کا نہ ہم اپنی زبان پر لائے راز — ذوق دہلوی

دل ہی دل میں کٹ کٹ کے رہ جانا یا کٹ کے رہ جانا۔ (یعنی بہت شرمندہ ہونا مگر شرمندگی کو چھپانا) جیسے:۔ "ایسا لاجواب استدلال تھا کہ وہ خاموش ہی تو ہو گئے کچھ جواب نہیں بن پڑا۔ دل ہی دل میں کٹ کے رہ گئے ہوں گے۔"

دل ہی دل میں کہنا (دل میں خیال کرنا) یہ بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے میں دل ہی دل میں کہہ رہا ہوں کہ آج ان بزرگوار کو پھر کیا ہو گیا جو اس بے تکلفی کے ساتھ مجھ سے باتیں کر رہے ہیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ شادی کی تمہید تھی اصل مقصد یہ تھا کہ تم حسن آرا سے شادی کر لو اور انکار نہ کرو۔ ایسی لڑکی پھر نہ ملے گی۔"

دل ہی دل میں گھٹنا (یعنی اندر ہی اندر کڑھنا) یہ لکھنؤ میں کم اور دلی میں زیادہ مستعمل ہے۔

لے جائے داغ دل ہی دل میں گھٹے ضبط عشق سے
افسوس شوق نالہ و فریاد رہ گیا — داغ دہلوی

دل ہی دل میں ہنسنا (یعنی پوشیدہ طور سے کسی کی حماقت پر ہنسنا) جیسے: نواب صاحب کو بھی یقین کامل ہو گیا کہ بہو نے بیشک سچ کہا تھا۔ اور جسٹس صاحب دل ہی دل میں ہنستے تھے۔ (سیر کہسار)

دل ہی دل میں ہنسی آنا (یعنی کسی کی حماقت پر پوشیدہ طور سے ہنسی آنا) جیسے: کس مزے سے تعریف کرتی تھی کہ ایسے حسین و خوبصورت ہیں کہ عورتیں دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہو جاتی ہیں اور مرنے لگتی ہیں۔ مجھے دل ہی دل میں ہنسی آتی تھی۔ (سیر کہسار)

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً دل ہی دل میں خوش ہونا، دل ہی دل میں تاؤ کھانا وغیرہ۔

دِلی:۔ دل سے منسوب خاص باطنی۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں آپ سے دلی ہمدردی ہے۔

دِلّی:۔ ایک مشہور و معروف شہر کا نام۔

ان دنوں گرچہ دکن میں ہے بہت قدر سخن
کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھوڑ کر — ذوق

دَلیا[1]:۔ دلا ہوا اناج، موٹا پسا ہوا غلہ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں صرف گیہوں کا دلیا ہوتا ہے۔

دلیا[2]:۔ ہندوستان کے بعض مسلمان مجاوروں کے کسی جمعہ کو قند یا شکر میں دلیا پکا کر اس پر دودھ ڈالتے اور حضرت خضرؑ کے نام سے تقسیم کرتے ہیں اور دریا پر لے جاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ رسم لکھنؤ میں نہیں ہے۔

دلی ارتباط:۔ باطنی ربط، خلوص۔ فارسی/عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہم نے تھوڑی گرمیاں ان سے جتلا کا ہم سے ظاہرداری ان سے دلی ارتباط (سیر کہسار)

دلی اعتقاد :۔ سچی عقیدت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بزرگان دین کے ساتھ انھیں ایسا دلی اعتقاد تھا کہ اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

دلی اُنس :۔ دل کا لگاؤ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ان کو بھی تم سے دلی انس ہے۔ خدا کی قسم میں نے جو یہ فقرہ چست کیا کہ انہوں نے نزع کے وقت آزاد آزاد کہہ کر دم توڑا تو ان کے چہرے پر بھی موت کے سے آثار پائے گئے۔

(فسانۂ آزاد)

دلے تیخ :۔ گھوڑے کے آخری ایام جو بارہ سے لے کر بیس برس تک شمار کئے جاتے ہیں، عمر سے ڈھلا ہوا گھوڑا۔ گھوڑے کی عمر کا تیسرا درجہ۔ اُردو، مذکر۔ سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسی کو لے بیخ بھی لکھا ہے۔

دلیتی :۔ درتی۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں درتی کہتے ہیں۔

دلی تیرہ صدی برباد ہوتی آتی ہے :۔ اس زمانے میں اچھوں پر آفت ضرور آتی ہے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں۔

دلی حوصلہ :۔ دل کی ہمت، دل کا ارمان۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آج نواب صاحب دلی حوصلہ نکالیں گے

(افسانۂ آزاد)

دلی خواہش :۔ انتہائی خواہش، بڑی تمنا۔ فارسی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مرزا صاحب کی دلی خواہش تھی کہ کسی طرح محمد عسکری کو وہ دے کر پھانسی ہو جائیں پہاڑ پر لے جائیں۔ (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اسی محل پر دلی تمنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔ جیسے :۔ میری دلی تمنا تھی کہ رخصت کے قبل ایک دن ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھاتے۔

(فسانۂ آزاد)

دلے دارم و آندُہے سرے دارم و سودائے :۔ میرا دل ہے اور غم ہے میرا سر ہے اور سودا ہے۔ اس مصرع سے اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ تجارت کروں تو اتنا تجربہ نہیں ملازمت کروں تو بیماری روکتی ہے مصیبتوں کا شکار رہوں کیا کروں کیا نہ کروں دلے دارم و اندُہے سرے دارم و سودائے

دلی دکھانا :۔ بچے کو کھلاتے ہوئے بغلوں میں ہاتھ دے کے سر سے اونچا اٹھا لیتے اور اس فعل کو دلی دکھانا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں دلی دروازہ دکھانا کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں سے کنپٹیاں پکڑ کے اُٹھاتے ہیں۔

دلی دور ہے :۔ منزل مقصود دور ہے۔ اُردو، مصرف، فصیح، رائج۔

خواب میں پوچھا تھا راسخ ان سے مسکن کیا ہے
دور ہی سے کہہ گئے ہنس کر کہ دلی دور ہے
راسخ عظیم آبادی

دلی دوست :۔ جگری دوست، پرخلوص دوست۔ فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کسی کا دلی دوست اخباروں میں بڑے شوق سے دیکھتا ہوگا کہ فلاں رجمنٹ کہاں ہے ہمارا یار وفادار تو بخیر یت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دلیر :۔ (دیائے مجہول، زبر) بے خوف، جری، بہادر، چالاک۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع تا کار ہی سرسبز آرا دلیرے — مصحفی

دلیرانہ :۔ بیباکانہ، جوانمردی کے ساتھ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

فوج اعدا سے دلیرانہ لڑے ہیں قاسمؑ
بھوک اور پیاس میں شیرانہ لڑے ہیں قاسمؑ — مودب

دلی رنج :۔ انتہائی صدمہ، شدید صدمہ۔ فارسی الفاظ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اول تو بیگم صاحب کو دلی رنج ہوگا۔ دوسرے کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہ رہیں گے

(سیر کہسار)

قول فیصل :۔ دلی صدمہ بھی اسی محل پر بولتے ہیں جیسے :۔ "مرحوم بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے کوئی ان کو کچھ کہتا ہے تو مجھے دلی صدمہ ہوتا ہے۔"

دلیری :۔ بہادری، بےخوفی، شجاعت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دلیری دشمنوں کے حملے، ظالموں کے ظلم اور شریروں کی شرارت سے بچاتی ہے۔

(اردو زبان کی تیسری کتاب از محمد اسمٰعیل)

قول فیصل :۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہو جیسے :۔ بے سمجھے بوجھے دلیری کرنا دلیل حماقت ہے۔ نشان بالغ جُرأت دلی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دلی شوق :۔ بہت زیادہ شوق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں واقف ہوں بھائی صاحب واللہ بڑا دلی شوق ہے خدا سلامت رکھے حضور کو۔

(سیر کہسار)

دلی عناد:۔ اندرونی دشمنی۔ فارسی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ظاہر میں سب کے کہنے سے گلے لگ گئے اور میل کر لیا لیکن وہ اپنے دلی عناد سے مجبور ہیں ان کا دل صاف نہیں۔

دلی غم خوار:۔ سچا ہمدرد، گہرا دمساز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شیخ صاحب نے کہا یہ نوجوانی کا جوش ہے۔ مگر میں آپ کا دلی غم خوار ہوں۔

(سیر کہسار)

دِلّی کی بیٹی متھرا کی گائے کرم پھوٹے تو باہر جائے:۔ دلی کے لوگ حتی المقدور اپنی بیٹی کو اور متھرا والے گائے کو دوسرے شہر نہیں جانے دیتے تھے۔ ...

قول فیصل:۔ یہ مثل بالعموم رائج نہیں۔

دِلّی کی دل والی منہ چکنا پیٹ خالی:۔ ایسے شخص کی نسبت کہتے ہیں جس کا ظاہر کچھ ہو اور باطن کچھ ہو۔ اردو، مثل، دہلی کی زبان۔

دِلّی کی کمائی بارہ بنکی میں گنوائی:۔ کسی کا محنت سے پیدا کیا ہوا مال جب بری طرح خرچ ہو جاتا ہے تو سننے والا کہتا ہے۔ اردو، مثل، دہلی کی زبان۔

(خزینۃ الامثال)

قول فیصل:۔ صاحب محاورات ہندستان نے 'بارہ بنکی میں گنوائی' کی جگہ 'کا دو کے نالے میں گنوائی' لکھا ہے۔

دُلیل:۔ (یائے مجہول) دلیر کا بدل۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

اے بی بن بیاہی اور ایسی دلیل — فلق
عشق بازی بھی ہے کوئی کیا کھیل — (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔ اب لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دَلیل:۔ (یائے معروف) راہ دکھانے والا۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر "دلیل راہ" کی ترکیب سے بولتے ہیں۔ جیسے:۔ پیغمبر عربی کے ہر نقش قدم کو اپنے لیے دلیل راہ سمجھو۔

دَلیل:۔ وہ بات جس کے جاننے سے دوسری چیز کا جاننا لازم آئے، ثبوت، برہان، سبب، حجت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ دلیل اور سبب کا فرق یہ ہے کہ سبب کا کچھ نہ کچھ اثر سبب میں ضرور ہوتا ہے اور دلیل میں یہ بات نہیں ہوتی اس سے صرف مدلول کا علم ظاہر ہوتا ہے۔

دُلیل:۔ (یائے مجہول) ڈرل، فوجیوں اور پولیس والوں کی سزا جس میں ان کا اسباب اور ہتھیار کمر پر باندھ کر دیر تک ٹہلاتے ہیں یا قواعد کراتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

دنیا میں تمام مدح کو بیجا نہیں قیام — نیر
ان مدوحوں کے لئے کوش کی شاید دلیل ہے

قول فیصل:۔ انگریزی "ڈرل" سے بگڑ کے بنا ہے۔

دُلیل بولنا:۔ (یائے مجہول) کھڑا رہنے یا ٹہلنے یا قواعد کرنے کی سزا دینا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دس سیر آٹا روز پیسے اور دو روز دلیل بول جائے چکی کا پاٹ سر پہ رکھ کر چکر لگائے۔ (فسانۂ آزاد)

دلیل متین:۔ (یائے اول معروف) پورا ثبوت۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہشت سر کی تو اوقات ہے جب دلیل متین موجود ہو تو صاحب عقل کے لیے انکار حق بجا نہیں ہے۔

دلیل پیش کرنا:۔ ثبوت دینا، ثبوت پیش کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سچا ارشاد ہوا، قبلہ و کعبہ۔ کیا معقول دلیل آپ نے پیش کی ہے کہ جی پھڑک گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دلیل روشن:۔ واضح ثبوت۔ فارسی، ترکیب، توصیفی، فصیح، رائج۔

دوسروں کا تقرب ہے دلیل روشن — عشق
ذرا جتنے زیادہ ہے ثواب مجلس

دلیل کامل:۔ پوری دلیل، پورا ثبوت، دلیل قطعی۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

دلیل کرنا:۔ بحث کرنا، حجت کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جانتا تو ہوں۔ مگر وہ منطق پڑھے ہیں۔ میرا کیا سنیں گے کوئی مولوی ہی ساتھ ہو تو سمجھے ان سے بحث کا کون۔ غلام تو کچھ اونٹ ہی چلانا خوب جانتا ہے اس سے دلیل کون کرے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ زیادہ تر بصیغۂ جمع دلیلیں کرنا بولتے ہیں جیسے:۔ میں کسی کام کے لیے کہتا ہوں تو مجھ سے دلیلیں کرتا ہے۔ مرد و دکہیں کا۔

دلیل لانا:۔ حجت پیش کرنا یا ثبوت بہم پہنچانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

جب بد کچھ بحث تو لائیں وہ دلیل — مرزا رسوا
غیر قوموں میں ہو جس سے تذلیل

دُلیل لینا:۔ (یائے مجہول) محنت لینا، خوب تھکانا، دیر تک قواعد کرانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اور دلیل کیونکر لی جائے گی پھر۔ (فسانۂ آزاد)

دلیل مزید:۔ (یائے اول معروف) زائد دلیل، زائد ثبوت۔ فارسی، ترکیب، مونث، اصطلاح قانون۔ (اردو قانونی لغت)

دلیل معقول:۔ صحیح دلیل، ٹھیک اور واجبی دلیل۔ فارسی، ترکیب، مونث، اصطلاح قانون۔ (اردو قانونی لغت)

دلیل ناقص :- بودی بات، ناقص ثبوت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دلیل ہونا :- (پر کے ساتھ) ثبوت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہے جہاں صنعت صانع پہ دلیل
آیۂ اللہ ہے یہ بے تاویل — مرزا رسوا

دلیلیں چھانٹنا :- حجت کرنا، بحث کرنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- اللہ اللہ یہ کارنمایاں کیا کہ رستم علی شاہ غازی کو سمجھا بجھا کر منا منوا کر لے آیا بڑی بڑی دلیلیں چھانٹتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

دلیلیں کرنا :- حجت کرنا، بحث کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ ایک ہی ہے لاکھ دلیلیں کوئی کرے
اجالا ایک لاکھ جلاؤ ہزار شمع — قدر بلگرامی

دلی محبت :- سچی محبت، گہری محبت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اچھا جب جانیں تمہیں ہماری دلی محبت ہے کہ ہم سے باغ کا حال صاف صاف کہہ دو۔ (سیر کہسار)

دلی مسرت :- انتہائی خوشی۔ فارسی و عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آزاد پاشا کو لازم تھا کہ اس زن خوش سیرت کو یہاں لاتے تاکہ ہم اس کے دیدار سے دلی مسرت حاصل کرتے۔ (فسانۂ آزاد)

دلی منشا :- دل کا ارادہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- شہزادی کا اصل منشا آزاد کے لانے اور بلوانے سے یہ تھا کہ ان کا دل ٹٹولیں اور دیکھیں کہ ان کا دلی منشا کیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دلی میں رہ کر بھاڑ جھونکا کیے :- نالائق ہی رہا، اچھی جگہ رہ کر بھی لیاقت نہیں پیدا کی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں کہتے ہیں: بارہ برس دلی میں رہے اور بھاڑ جھونکا کیے۔

دلیتی :- دال دلنے کی چکی۔ دریتی۔ سنسکرت، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اسے دریتی کہتے ہیں۔

دلینڈی :- ہولی کا دوسرا دن۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں دھلینڈی کہتے ہیں۔

دَم ۱ :- خون، لہو۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

دَم ۲ سانس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ذرا تھوڑی دیر بیٹھ کے دم لے لوں تو چلوں۔

دم ۳ نفس، جان، روح۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا نسیم کا جو چمن سے نکل گیا — آتش

دم ۴ فریب، دھوکا، مکر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہزاروں دم ہیں اسے یاد تونے دیکھا ذوق
گیا وہ غیر کے گھر تجھ کو ٹال کر کیسا — ذوق

دم ۵ تکبر، شیخی۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اردو میں مستعمل نہیں۔

دم ۶ افسون، دعا یا جادو کے منتر۔ فارسی (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دم ۷ وقت، لمحہ، منٹ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دم بسمل مرے کس کے خون سے تم پی گئے آنسو
کہ ہر زخم جگر سے خون کا دریا نکل آیا — مومن

دم ۸ خنجر، شمشیر یا اور کسی دھار دار آلہ کی دھار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- سرمست نے بہ عجلت تمام دوا ستانی دم شمشیر میں مارے کہ وہ جھٹکا کر سر سے نکل گئی۔ (طلسم ہوشربا)

دم ۹ ذات، نفس، وجود۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

آنکھوں کے دم سے داغ جگر کی بہار ہے
پانی نہ پایئے پھول تو کیا رنگ و بو رہے — جلیل

دم ۱۰ حقے کا کش۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ساقیوں کے مزاج نہیں ملتے تھے۔ بانکے ترچھے رئیس زادے ایک ایک دم کی دو دو اشرفیاں کھاتیں اور چھینا جھپٹی پھینک دیتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے اس کے ایک معنی "حقے کا دھواں" بھی لکھے ہیں جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُم ۱ بالضم، پونچھ، دنبالہ۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گھوڑے سے برابر تھوتھنی سے تھوتھنی پٹھے سے پٹھا، دم سے دم، سم سے سم ملائے تھے۔ (طلسم ہوشربا)

دُم ۲ پچھلا حصہ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ہر وقت دُم کے پیچھے لگے رہتے ہو جاؤ جا کے کھیلو۔

دُم ۳ پھلنگو، پیرو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دم اٹکنا :- (بفتح اول) سانس کا سینے میں رکنا، مرتے وقت آنکھوں میں یا سینے کے اندر سانس کا ٹھہر رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

مری طرح سے ہے کیا اس کا منتظر دریا
اسیر آنکھوں میں ہے دم حباب کا اٹکا — اسیر

دمِ اُختِضار :- دمِ نزع، دم نکلنے کے وقت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

پیاسا ہے نوجواں ہے غریب الدیار ہے
شدت ہے کرب کی کہ دمِ احتضار ہے — عشق

دَمادَم :- پے درپے، متواتر۔ فارسی مرکب، فصیح۔

محلِ صرف :- پھر تو دورِ جام دمادم اور پے درپے چلنے لگا۔ (طلسم ہوشربا)

دماغ ۱ (بکسرِ اوّل) مغز، بھیجا، سر کا گودا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

باعثِ حس ہے نظامِ اعصاب
ہے دماغ اصل و مقامِ اعصاب — مرزا رسوا

قولِ فیصل :- "دماغ" کو صاحبِ قاموس الاغلاط نے بینی (ناک) کے معنی میں بالفتح لکھا ہے، اس کی تشریح یوں کی ہے۔

"دماغ بینی (ناک) کے معنی میں فارسی ہے (دم - سانس، اور آغ - آختن سے مرکب) دم آغ سے دماغ ہو گیا۔"

اردو میں ان معنوں میں تو مستعمل نہیں البتہ غرور کے معنی میں بالفتح اوّل بعض زبانوں پر ہے۔

دماغ ۲ (بالفتح) (کنایۃً) غرور، تکبر، گھمنڈ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ہر ذرہ آفتاب سے کرتا ہے ہمسری
اللہ رے دماغ ترے پائمال کا — امیر

دماغ ۳ عقل، دانائی، سمجھ، فہم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو سرسری نگہ غریباں پہ اک نظر
ان کے دماغ ان کے خیالوں کو دیکھیے — عزیز لکھنوی

دماغ ۴ تاب، برداشت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

غمِ فراق میں تکلیفِ سیرِ باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا — غالب

دماغ ۵ ہوش، اوسان، حواس۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

لیں گے خدائے عشق سے اجر بلا عمل
رندوں کو کب دماغ صیام و نماز کا — رشک

دماغ اُٹھنا :- ناز برداری کی جگہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

میرا دماغ خلد میں حوروں سے اُٹھ چکا!
تھی مجھ کو تیرے میلے دوپٹے کی بو پسند — راسخ عظیم آبادی

دماغ اُڑنا :- سخت بدبو آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- پاخانے میں جیسے ہی قدم رکھا بدبو سے دماغ اُڑ گیا۔

دماغ اوجِ فلک پر ہونا :- دماغ آسمان پہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آجکل اوجِ فلک پر ہے حسینوں کا دماغ
کہکشاں ان کے لئے شملۂ دستار ہے اب — خورشید

قولِ فیصل :- اس جگہ دماغ آسمان پر ہونا زیادہ زبانوں پر ہے۔

دماغ اَوَد ہونا :- (کنایۃً) مغرور ہونا۔ غرور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

عشاق کی کثرت سے دماغ اود ہے اُن کا
ہے جنسِ گراں جوشِ خریدار کے باعث — داغ

دماغ اونچا ہونا :- خیال اونچا ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :- ان کا دماغ آجکل بہت اونچا ہو رہا ہے کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے۔

قولِ فیصل :- کسی کے ساتھ دماغ اونچے ہونا بھی بولتے ہیں۔

دماغ آسمان پر کھینچنا :- غرور کرنا۔ اردو، دہلی کا صرف

میں کس طرح بتوں کے سر سامنے جھکاؤں
دل تو دماغ اپنا کھینچے ہے آسماں پر — مومن

دماغ آسمان پر ہونا ۱ غرور و نخوت ہونا، گھمنڈ ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آسماں پر دماغ یار کا ہے
خاکساروں پہ التفات نہیں — امیر

دماغ آسمان پر ہونا ۲ اونچے اونچے خواب دیکھنا، اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

مرتے ہیں ہم تو آدمِ خاکی کی شان پر
اللہ رے دماغ کہ ہے آسمان پر — میر

دماغ آسمان پر ہونا ۳ اپنے اوپر نازاں ہونا، سرمست ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جب سے اس مہ جبیں کے عاشق ہیں
آسماں پر دماغ ہے اپنا — ظفر

دماغ آسمان پر ہونا ۴ اترانا، اکڑ دکھانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

برق کا آسمان پہ ہے دماغ
پھونک کر میرے آشیانے کو — مومن

دماغ آسمان پر ہونا ۵ خیالات اونچے ہونا، حوصلے بلند ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وصفِ حیدر پہ بجا ہے افتخار
آسماں پر ہے دماغِ خاکسار — عشق

دماغ بحث :- حجت تکرار کی تاب و طاقت۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کہا شجاعت حزیں نے دماغِ بحث نہیں
کسے پسند ہے طولِ فضول اور بیدیں! — اوج

دماغ بڑھا دینا :- مغرور کر دینا۔ اردو صرف، کم مستعمل۔

آئینے نے بڑھا دیا ہے دماغ
خود ستائی زیادہ ہوتی ہے　　راسخ عظیم آبادی

دماغ بڑھنا :- زیادہ نازک دماغ ہونا، زیادہ مغرور ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

خوشامدوں کی ہے انتہا کچھ اپنی ہی کچھ چکار ہوں کیا کچھ
بڑھا ہے مشوق سے سوا کچھ دماغ دربان پاسبان کا　　قدر بلگرامی

دماغ بڑھنا :- عقل میں ترقی ہونا (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دماغ بس جانا :- دماغ معطر ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- حسن آرا :- آج پھولوں میں بڑی خوشبو ہے۔ واہ واہ واہ۔

روح افزا :- میں اتنی دور کھڑی ہوں مگر دماغ بس گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ بہکنا :- باؤلا ہو جانا، سودا ہو جانا، جنون ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہے چاہ ذقن پہ طبع مفتوں
بہکا ہے دماغ باؤلی کا　　راسخ عظیم آبادی

دماغ پھونک کے خالی کرنا :- بک بک سے دماغ خالی کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

بری خانم پھونک کے خالی نہ کرو اپنا دماغ جان صاحب
بے ادب لڑکا تھا کتا بن گیا سسرال کا　　ذوالفقار

قول فیصل :- محاورۂ صرف دماغ خالی کرنا ہے۔

دماغ پراگندہ ہونا :- بدبو سے دماغ کا پریشان ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خیر دو اچھی گوری بڑی تو مٹی کے تیل کی بدبو آئی۔ آزاد نے کہا یہ بدبو کیسی ہے؟ اُف دماغ پراگندہ ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ پر زور پڑنا :- بھیجے پر دباؤ پڑنا کسی خیال سے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جب دماغ پر زور پڑتا ہے جب ہی اچھا شعر ہوتا ہے۔

دماغ پر زور دینا :- بھولی ہوئی بات کو یاد کرنے کی کوشش کرنا۔ شعر کہنے یا مضمون بنانے یا کوئی ترکیب نکالنے کی کوشش کرنا۔ سوچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دماغ پر زور دے کے کوئی اور مصرع لگاؤ یہ مصرعہ درست نہیں ہے۔

دماغ پر گرمی چڑھنا :- پاگلوں کی سی باتیں کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- نیا رنگ لائی گھڑی! کیا دماغ پر گرمی چڑھ گئی یا جنون نے زور کیا۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ پریشان کرنا :- طبیعت کو منتشر کرنا، حواس باختہ کرنا، بک بک سے عاجز کرنا، طبیعت مکدر کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

میں وہ ہوں نازک مزاج بلبل نہیں مجھے تاب نکہت گل
دماغ کرتی ہیں کیوں پریشان چمن میں کلیاں چٹک چٹک کر　　امیر

قول فیصل :- اس کا لازم دماغ پریشان ہونا بھی مستعمل ہے۔

دماغ پکا دینا :- مغز پچی کر دینا، بہت بک بک کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اب خاموش بیٹھو بک بک کے دماغ پکا دیا۔

دماغ پگھلانا :- سخت محنت کرنا۔ انتہائی عرق ریزی کرنا کسی کام میں۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال (فرہنگ اثر)

دماغ پگھلنا :- دماغ پر بے انتہا اثر ہونا، تیز گرمی پڑنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جنھوں نے اپنے گھر کو بھی نہ دیکھا ہے جنوں دیکھو
تپش سے دماغ سودا کی دماغ اپنا پگھلتا ہے　　داغ

دماغ پلٹنا :- سڑی ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گرمی آتے ہی غریب کا دماغ پلٹ گیا۔

دماغ پھٹا جانا :- دردِ سر یا کسی بدبو کا ناقابلِ برداشت ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ویرے غلیظ کی بدبو آ رہی ہے دماغ پھٹا جا رہا ہے۔

دماغ پھرانا :- بک بک کے دماغ پریشان کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کون اپنا دماغ اب پھرائے
تم جاتے ہی کہو وہ آئے　　عاشق

دماغ پھر جانا :- دماغ پریشان ہونا، سڑی ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس محل پر سر پھر جانا زیادہ ہے یا پھر دماغ چل جانا بولتے ہیں۔

دماغ پیٹی :- (بیائے معروف) مغرور، خود سر، اردو صفت، مؤنث، عورات دہلی کی زبان۔

دماغ تازہ کرنا :- (متعدی) طبیعت کو شگفتہ کرنا، جی خوش کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک جانب میں چند فہمیدہ اور سخن شناس بیٹھے شعر و سخن سے دماغ تازہ کر رہے تھے۔ (آب حیات)

دماغ تازہ ہونا۔ دماغ تر ہونا :- دماغ کو آرام اور تازگی پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تازہ ہو باد بہاری سے نہ بلبل کا دماغ　　آتش

اپنا دماغ خشک بھی تر ہو شراب سے
طاؤس جدا کرتے ہیں ساقی لعاب سے　　آتش

دماغ ٹھس رہنا:- بہت مغرور ہونا۔ عورتوں کی زبان۔

کردن بستار کیا اپنی دوگانا کی دکھائی کا — افتخار
دماغ آکر انہیں میں ٹھس رہا سارا خدائی کا

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دماغ ٹھکانے نہ ہونا:- حواس درست نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اس وقت دماغ ٹھکانے نہیں ہے پھر کسی وقت تمھاری بات کا جواب دیں گے۔

دماغ ٹھیک ہونا:- پاگل پن جاتا رہنا، وحشت ختم ہونا، جنون کا اثر نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- جب سے جاڑا آیا ہے اس کا دماغ ٹھیک ہو گیا ہے۔

دماغ جاں معطر ہونا:- دماغ کا خوشبو سے بس جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:- جب نسیم عنبر شمیم چلتی ہے دماغ جاں معطر و معنبر کرتی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دماغ جلا:- بد دماغ۔ اردو صرف، متروک۔

میر کی گرمی اس سے اچرج ہے
کس کی سنتا ہے وہ دماغ جلا — میر

دماغ جلانا:- دماغ سوزی کرنا، دماغی محنت کرنا، بہت زیادہ دماغی محنت کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

کئی سیکھتے دماغ اپنا جلایا
بہت سا خون دل بیہودہ کھایا — سودا

دماغ جلنا:- مغز پگھلنا۔ اردو صرف، فصیح، بول چال۔

فکر کی گرمی سے جلتا ہے زبس میرا دماغ
جائے مو دود دکھائی دیتا ہے بالائے سر — آتش

دماغ جھڑنا:- (کنایۃً) غرور دور ہونا، گھمنڈ نکلنا، کرکری ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

دماغ جھڑ گیا آخر ترا نزاے نمرود
چلا نہ پشہ سے کچھ بس تری خدائی کا — سودا

قول فیصل:- اب کہتے ہیں۔ دماغ کے کیڑے جھڑ گئے۔

دماغ جھڑنا:- ناک بہنا، ناک سے ریزش گرنا۔ اردو محاورۂ دہلی کی زبان۔

دماغ چاٹنا (یا چاٹ جانا) (متعدی) بکنا، بک بک کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہتا تھا مرا نہ سر پھراؤ
بس بس نہ دماغ چاٹ جاؤ — عاشق

دماغ چاق ہونا:- دماغ حاضر ہونا، دماغ تازہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- جو تو دماغ کی آپ جیسے زاہد خشک فکر کریں بندے کا دماغ خوب چاق ہے (فسانۂ آزاد)

دماغ چٹ:- بکواسی۔ اردو عوام کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ کے عوام دماغ چٹ نہیں بولتے۔

دماغ چرخ ہفتم پر چڑھ جانا:- غرور ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ناسخ اس کے عارض تاباں کو تشبیہ دی
چڑھ گیا چرخ ہفتم پر اب دماغ آفتاب — ناسخ

دماغ چکر کھانا:- طبیعت پریشان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہوں کیا مقدر کی برگشتگی
جو گھومے تو سر کھائے چکر دماغ — خادم لکھنوی

دماغ چلا:- پاگل، سڑی۔ اردو، خصوصاً عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:- عورتیں زیادہ تر ایسے آدمی کو کہتی ہیں جو بالکل پاگل نہ ہو مگر پاگل پن کی باتیں کرے۔ تانیث کے لئے دماغ چلی مستعمل ہے۔

دماغ چل جانا:- (لازم) سڑی ہو جانا، پاگل ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وحشت گردی کا نتیجہ تو نے دیکھا اے جنوں
پاؤں کے ہاتھوں دماغ قیس چل کر رہ گیا — جلیل

دماغ چوتھے فلک پر ہونا:- بہت مغرور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چوتھے فلک پہ جا کے دماغ مسیح ہے
عیسیٰ نفس ہوئے ترے حسن کلام سے — شرف

دماغ چوٹا:- مغرور، متکبر، خود پسند، گھمنڈی، دماغ چلا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- اس کا سودا لانا مشکل ہے وہ ایک دماغ چوٹا ہے۔

قول فیصل:- تانیث کے لئے دماغ چوٹی مستعمل ہے، عورتیں دماغ چوٹا کم اور دماغ چوٹی زیادہ بولتی ہیں۔

دماغ خالی کرنا:- بک بک کے دماغ پریشان کرنا، کسی بات کو سمجھنے یا سمجھانے کی پوری کوشش کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شیشے میں کرتا ہے خالی محتسب میرا دماغ
پنجۂ مینا سے کیوں اپنے کروں ناچار بند — ناسخ

قول فیصل:- اس کا لازم دماغ خالی ہونا بھی مستعمل ہے۔

جو سرکش ہے لاریب بے مغز ہے
حبابوں کا خالی ہے سارا دماغ — شاد

دماغ خالی ہونا:- بک بک سے دماغ پریشان ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خاموش بیٹھو تمھاری بک بک سے دماغ خالی ہوگیا۔

دماغ خالی ہونا:۲ دماغ میں قوت نہ رہنا، دماغ کمزور ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب سے بیمار ہوا ہوں دماغ جیسے خالی ہوگیا ہے کوئی بات یاد ہی نہیں رہتی۔

دماغ خراب کرنا:۱ پریشان کرنا۔ ۲ مغرور بنا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اچھا جاؤ یہاں سے بک بک کے دماغ خراب کر دیا (ذ لیفاً) آپ نے طرح دے دے کے اس کا دماغ خراب کر دیا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم دماغ خراب ہونا بھی مستعمل ہے۔

دماغ خشک ہونا:۔ دماغ میں تازگی نہ رہنا، دماغ میں خشکی دوڑ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خشک ساغر خشک ناسخ کا دماغ
بے شراب ارغوانی ہو گیا — ناسخ

دماغ خوشبو ہونا:۔ دماغ معطر ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خوشبو سے نکہت تن عیاش سے دماغ
دی جا ذنے صدا کہ شا آج دل کا داغ — عشق

دماغ خشک ہونا:۔ دماغ صحیح نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جنٹلمین:۔ دو دن ساتھ رہا تین بار ہمارے سامنے نماز پڑھی۔

چودھری:۔ لوگوں کے دکھانے کے لئے۔

جنٹلمین:۔ ضعیف الاعتقادی کے تو وہ جانی دشمن ہیں۔

چودھری:۔ دماغ خشک ہوگا بس یہی سبب ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ دار:۱ نازک مزاج، ذرا سی ٹیڑھی بات نہ برداشت کرنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اس بھروسے نہ بھولنا ہماری بہن بڑی نازک مزاج اور دماغ دار ہیں تم بے چارے کیا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ دار:۲ مغرور، متکبر۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

سجدہ جہاں پہ ڈوبے ہزاروں دماغ دار
افراط سے محبت نہیں کلے حباب کے — رشک

محلِ صرف: خوجی:۔ (قریب جاکر) ہمارے دماغ عرش بریں پر ہیں۔

عورت:۔ لے دور ہوے۔ ان کا دماغ! مریں جھونپڑوں میں خواب دیکھیں محلوں کا۔ ہو تیرا دماغ موئے کالے وہاں سے دماغ لے کر آیا ہے بڑا دماغ دار بنا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ دار:۳ ذہین۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ تمھارا لڑکا ماشاء اللہ بہت دماغ دار ہے۔

دماغ داری:۔ غرور۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ چار پیسے والی کیا ہوگئیں بیچاری کسی سے بات ہی نہیں کرتیں اللہ ری دماغ داری۔

دماغ درست ہونا:۔ دماغ صحیح ہونا، مغرور اور گھمنڈ نہ ہونا، غصہ جاتا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آتش وہی بہار کا عالم ہے باغ میں
تا حال ہے دماغ ہوا سے چمن درست — آتش

قول فیصل:۔ اپنے محل پر "رہنا" کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔ جیسے: جب سے شادی ہوئی ہے غصہ کی وہ کیفیت نہیں رہی اب ہر وقت دماغ درست رہتا ہے۔

دماغ دوان پر ہونا:۔ غرور ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دوان پر جو دماغ آپ کا ہے
اب میں سمجھا کہ باغ آپ کا ہے — شوق

دماغ رکھنا:۱ گھمنڈ کرنا، اترانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

طرۂ گل زیب دستار آپ نے جب کیا
خازن جنت سے کم رکھتا نہیں مالی دماغ — رشک

دماغ رکھنا:۲ تاب و طاقت رکھنا، ہمت رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ سونگھیں یار کی خوشبو گلوں کی بو سونگھیں
دماغ ہم یہ نسیم سحر نہیں رکھتے — شرف

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں زیادہ رائج ہے اور اثبات میں کم بولتے ہیں۔

؎ کس کو دماغ ہے کہ لڑے سر کے واسطے — نفیس

دماغ رکھنا:۳ عقل رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بیوقوف نہیں ہیں ہم بھی دماغ رکھتے ہیں تمھاری سب باتیں سمجھتے ہیں۔

دماغ روشن:۔ ناس، ہلاس۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دماغ روشن ہونا:۔ دماغ تازہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس سے دل کا چراغ روشن ہے
آنکھ روشن دماغ روشن ہے — داغ

دماغ ریزی:- دماغی محنت۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:- اس جگہ دماغ سوزی زیادہ مستعمل ہے۔

دماغ ساتویں آسمان پر ہونا:- خیال بہت بلند ہونا۔ غرور ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ثریا بیگم کے دماغ نہ ملیں تو بجا ہے۔۔ جس دن میں دلھن بنی تھی اس دن میرے دماغ بھی ساتویں آسمان پر تھے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ سوزی:- دماغی محنت۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: یہ لڑکا نہ پڑھے گا نہ پڑھنے لگا کون بیکار دماغ سوزی کرے۔

دماغ سے نئی اترتی ہے:- دماغ سے نئی بات نکلتی ہے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

ہر وقت تازہ فقرہ ہے ان کی زبان پر
ہر دم نئی اترتی ہے ان کے دماغ سے — داغ

دماغ صحیح نہ ہونا:- دماغ میں خلل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- آپ کا دماغ صحیح نہیں ہے ہماری تو یہی رائے ہے کہ آپ کسی طبیب حاذق سے رجوع لائیں۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ عرش پر ہونا:- دماغ اونچے ہونا۔ اترانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

داماں زمیں چھوا ہے جو اس شہسوار کا
ہے عرش پر دماغ ہمارے غبار کا — آتش

قول فیصل:- واحد جمع دونوں صورتوں سے مستعمل ہے یعنی "عرش پر دماغ ہے" بھی کہتے ہیں (جیسا کہ شعر میں ہے) اور "عرش پر دماغ ہیں (یا تھے)" بھی مستعمل ہے۔ عرش کی جگہ عرش بریں بھی ہے (دماغ عرش بریں پر ہے یا تھا۔ اور دماغ عرش بریں پر ہیں یا تھے)۔ جیسے:- بڑی بیگم نے خوجی کا ہاتھ چوم لیا۔ اللہ اللہ اب کیا پوچھنا ہے۔ اب تو دماغ عرش بریں پر ہے۔ مزاج ہی نہیں ملتا۔ کھلے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد) بڑی بیگم تھوڑی دیر میں ہولی سے گئیں تو میاں خوجی کے دماغ عرش بریں پر تھے۔ زمین پر قدم ہی نہیں رکھتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ فلک پر ہونا:- غرور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرے گی قضا پائمال زمیں
فلک پر ہے کیا سرکشوں کا دماغ — شاد لکھنوی

دماغ کا خلل:- سودا، جنون۔ سڑی پن۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- یہ دماغ کا خلل ہی تو تھا کہ غصہ میں چینی کے سب برتن توڑ ڈالے۔

دماغ کا علاج کرنا:- دماغ کو قابو میں رکھنا، سڑی پنے کو دور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- لے پہلے آپ فصد کھلوائیں پھر دماغ کا علاج کریں۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ کچھ اور ہو جانا:- (کنایۃً) اترانے لگنا۔ سیدھے منہ بات نہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جانصاحب کا آج ہو گیا کچھ اور دماغ
جب سے جانے لگے دربار میں شہزادوں کے — جانصاحب

دماغ کرنا:- (کنایۃً) اترانا، غرور و تمکنت کرنا، کسی کو خاطر میں نہ لانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

داغ ان سے دماغ کرتے ہیں
نہیں معلوم کیا سمائی ہے — داغ

دماغ کو پہنچنا:- کسی کے مزاج کا صحیح اندازہ لگانا۔ عقل میں کسی کے برابر ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیکڑوں کے دماغ کو پہنچے
نہ ہوا آشنا ترا دماغ نہیں — صبا

دماغ کو چڑھ جانا:- تمباکو وغیرہ کا اثر دماغ پر پہنچ جانا جس سے سر گھوم جائے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اب "کو" کی جگہ "پر" یعنی "دماغ پر چڑھ جانا" کیا عورت کیا مرد سبھی بولتے ہیں۔

دماغ کو طبلۂ عطار بنانا:- دماغ کو خوشبو سے بسا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ مالی گیندا ہزارا نرگس گلاب کی بوباس دماغ کو طبلۂ عطار بناتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ کو قوت حاصل ہونا:- دماغ تازہ ہونا، دماغ کو تقویت پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- پہاڑوں کے قیام سے ان کے دماغ کو قوت، آنکھوں کو نور، روح کو سرور، دل کو تازگی اور اعضائے رئیسہ کو فائدہ تام حاصل ہوتا ہے۔ (سیر کہسار)

دماغ کو گرمی چڑھنا:- (کنایۃً) کمال غرور ہونا، اترانا۔

پکڑ کے بال میں پا پوش اُس کے اُتار آئی جان صاحب:
چڑھی دماغ کو گرمی تھی سب اُتار آئی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب دماغ پر گرمی چڑھنا بولتے ہیں۔

دماغ کو گرمی چڑھنا: سڑی ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب دماغ پر گرمی چڑھنا بولتے ہیں۔

دماغ کھانا (یا کھا لینا) بک بک سے پریشان کر دینا۔ بہت باتیں کرنا۔ اپنی باتوں سے تنگ کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جو تیری سنتے ہے ہر کس کا دماغ
بک بک کے ناصح مرا کھا دماغ — شاد لکھنوی

دماغ کھوکھل ہو جانا:۔ دماغ خالی ہو جانا۔ حماقت کی گفتگو سنتے سنتے دماغ پریشان ہو جانا۔

محل صرف:۔ بس اب خدا کے لئے چپ رہو تمہاری بک بک سے دماغ کھوکھل ہو گیا۔

دماغ ٹھکانے میں نہ ہونا: کسی بڑے صدمے کے اثر سے دماغ پریشان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہارا جو جی چاہے کرو میرا دماغ اس وقت ٹھکانے میں نہیں ہے۔

قولِ فیصل:۔ دماغ قابو میں نہ ہونا زیادہ مستعمل ہے۔

دماغ کے کیڑے جھڑنا: ہیکڑی نکل جانا، غرور جاتا رہنا۔ اردو محاورہ، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نہیں مانو گے تو اتنا ماریں گے کہ دماغ کے کیڑے جھڑ جائیں گے۔

دماغ کے کیڑے چاٹ گئے:۔ بک بک کے بھیجا خالی کر دیا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ دماغ کے کیڑے چاٹ گئے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دماغ کی گرمی:۔ غرور، گھمنڈ۔ دماغ کا خلل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک نے کہا اسے [illegible] طرح اس کے پیٹ کرتے جائیے ورنہ دماغ کی گرمی زیادہ تیز ہوتی جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ کی گرمی اتارنا: گھمنڈ مٹانا، جوش کو ٹھنڈا کرنا، مزاج ٹھکانے کر دینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: چپ رہو بدتمیز مجھ سے زبان لڑائے گی تو مارے جوتیوں کے دماغ کی گرمی اتار دوں گی۔

دماغ کی گرمی چھٹ جانا: نشہ اتر جانا، جوش ٹھنڈا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دل میں شک پیدا ہوا کہ شاید اس وقت جوشِ مستی سے بے چوں چرا کہ زبان سے کہہ دیا ہو کہ دے دوں گا اور ہم تم دونوں عیش سے زندگی بسر کریں گے اور اب دماغ کی گرمی چھٹ گئی ہو اور سوچا ہو کہ اگر سازش کرکے مجھے رہا کیا تو پہلے صید جا ہو گا۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ کی لینا: غرور کرنا، مغرور بننا۔ بعض عورتیں اس جگہ مزاج کی لینا بھی بولتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دماغ گرم ہونا:۔ سر میں غرور سمانا، نشہ چڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب دماغ افراسیاب کا بادۂ ناز سے گرم ہوا چند ساحروں کو حکم دیا کہ عمرو اور چار عیار طلسم میں آئے ہیں۔۔۔ اسد وغیرہ بھی وہ کہ وہ میں چھپے بیٹھے ہیں۔ لہذا تم لوگ ان عیاروں کے ذوات میں نہ جاؤ بلکہ جاؤ اسد جہاں چھپا ہے اس [illegible] باز [illegible] (طلسم ہوشربا)

دماغ لوٹنا: کوئی [illegible] ہونا، دماغ اونچا ہونا۔ [illegible] جب تک وہ [illegible] چھپے جو دماغ لوٹے ہوئے (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دماغ مختل ہونا: حواس درست نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گر آئے آگے بیاں [illegible] میں
فلک [illegible] کی دماغ اہل [illegible] ہوا مختل — سودا

دماغ معطر ہونا:۔ خوشبو سے مشام بس جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

علی کی بو سے معطر دماغ ہوتا ہے
علی کے نام سے دل باغ باغ ہوتا ہے — عرفان

قولِ فیصل:۔ دماغ جان معطر ہونا بھی مستعمل ہے۔

کوچۂ گیسو سے کس کی لے کے آئی تھی نسیم
بوئے سنبل سے دماغ جاں معطر ہو گیا — آتش

اور دماغ معنبر ہونا بھی مستعمل ہے۔ جیسے: مخلوط و رائحہ سے دماغ معنبر ہے دور تک شمیم عنبر بیز عطر روح پرور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دماغ مغز سے خالی ہونا:۔ دماغ کا کمزور ہو جانا، عقل نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا ہو تاثیر نصیحت زاہدانِ خشک میں
تن ہوا خالی لہو سے مغز سے خالی دماغ — رشک

دماغ میں بسنا:۔ دماغ میں سما جانا، مشام میں سرایت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عطر بہوتی کی خوشبو تو کام کر چکی تھی بس سارے دماغ میں بس چکی تھی کہ یکایک

چھینک آئی اور بے ہوش ہو گیا۔ (طلسم ہوشربا)

دماغ میں بو سمانا:۔ دماغ میں کوئی دھن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا چمن شگفتہ ہیں کیا بہار آئی ہے
کیا دماغ بلبل میں بوئے گل سمائی ہے　　آتش

دماغ میں تنا:۔ (لازم) نخوت سے بات نہ کرنا، غرور کرنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

دماغ میں خلل آنا (یا ہونا)، حواس مختل ہونا، مالیخولیا ہونا، جنون ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: ہٹو لے حواس میں فتور، دماغ میں خلل ہو گیا ہے، اپنی بپتی سنا رہی ہو۔ (سیر کہسار)

دماغ میں سرایت کرنا:۔ دماغ میں تر اثر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ طراز دنگل کے نیچے سے غلطاں لگا کر قریب پلنگ امیر کے آیا اور کاٹ سے دو بچہ شب خوابی کا سخو پر سے ہٹا کر کنپٹی میں رکھ کر نے کنپٹی کی تھنے میں امیر کے رکھی جب امیر نے سانس اوپر کی طرار نے دوسری جانب سے پھونکا کہ بیہوشی دماغ امیر میں سرایت کر گئی اور چھینک مار کر بیہوش ہوئے۔ (طلسم ہوشربا)

دماغ میں فتور ہونا:۔ دماغ میں خلل ہونا، جنون ہونا، سر میں سودا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا سخت جان دل ہے بڑا بے شعور تھا
فرہاد کے دماغ میں بالکل فتور تھا　　قلق

دماغ میں ہوا بھر جانا:۔ دماغ میں کوئی دھن سما جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رہتی ہے تا بمرگ ہوس مال و جاہ کی
بھر جاتی ہے دماغ میں جس کے ہوائے عیش　　خورد

دماغ میں ہوا بھرنا:۔ مغرور ہونا، غرور پیدا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوا دماغ میں باد بہار کے یہ بھری
کہ خوب پھولوں کی پھڑ یاں اُن چلیں گئیں (طلسم ہوشربا)

دماغ نازک ہونا:۔ سخت بات کی برداشت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کڑی بات اٹھانے کی طاقت نہیں
کہ نازک بہت ہے ہمارا دماغ　　شاد

دماغ نکل جانا:۔ غرور جاتا رہنا، غرور خاک میں مل جانا۔ اردو صرف، متروک۔

وہ زلف مشکبو جو پریشان ہو گئی
سارا دماغ عنبر سارا نکل گیا　　رشک

دماغ نہ پایا جانا:۔ حد سے زیادہ مغرور ہونا، نہایت متکبر ہونا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

دماغ نہ ملنا:۔ نہایت متکبر ہونا، غرور سے کسی کو خاطر میں نہ لانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چڑھی ہوئی ہے زمانے کی شوخ چشموں کر
دماغ دشت میں ملتا نہیں غزالوں کا　　جلال

محل صرف:۔ آج اتنے بڑے تہوار کے دن مٹھائی کیا لائے کہ دماغ ہی نہیں ملتا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ فرہنگ آصفیہ میں دماغ نہ پایا جانا بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

دماغ نہ ہونا:۔ برداشت کی قوت نہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

غم فراق میں تکلیف سیر باغ نہ دو
مجھے دماغ نہیں خندہ ہائے بیجا کا　　غالب

دماغ ہونا:۔ (لازم) غرور و تمکنت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میر ہر اک موج میں ہے زلف ہی کا سا دماغ
جب سے وہ دریا پہ آ کر بال اپنے دھو گیا　　میر

دماغی ۱:۔ دماغ سے نسبت رکھنے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ مختلف ترکیبوں سے بولتے ہیں مثلاً دماغی الجھن، دماغی حالت، دماغی محنت، دماغی اختراع، دماغی توازن وغیرہ۔

دماغی ۲:۔ مغرور، دماغدار۔ اردو (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دماغی اختراع:۔ من گھڑت، دل سے جوڑی ہوئی۔ فارسی عربی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس شعر کی تخیل بالکل نئی ہے تمہاری دماغی اختراع کی میں داد دیتا ہوں۔

دماغی توازن:۔ دماغ کا صحیح فعل۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دماغی توازن میں اگر فرق آ جائے تو انسان از کار رفتہ ہو جاتا ہے۔

دم اکھڑنا:۔ سکرات کا عالم ہونا، سانس کا بیقاعدگی سے چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وہ بیوفا نہ مرے پاس ایک دم ٹھہرے
اگرچہ سینے میں سو بار اکھڑ کے دم ٹھہرے　　بحر

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے ترد غم سے جان بن جانا۔

کئی معصوم ہیں کم سن کہ موئے جاتے ہیں
دم اکھڑتا ہے مرا جب انھیں غش آتے ہیں　　انیس

دم الاخوین:۔ لغوی معنی دو بھائیوں کا خون۔ سطحاً ایک سرخ گوند کا نام جو اکثر رنگنے اور دوا میں ڈالنے کے کام میں آتا ہے۔ عربی، مونث، رائج۔

دم الٹ دینا:۔ مار ڈالنا۔ اردو صرف، متروک۔

ع دم رستم و سہراب کا ہیبت سے الٹ دیں　　عشق

دم اُلٹنا:۱ (دو دم) دم گھبرانا، دل گھبرانا، سانس رکنا، عظیم ترین صدمہ گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع تلواریں نیاموں سے نکالیں کہ دم الٹا — عشق

قول فیصل:- اپنے محل پر دم الٹ جانا بھی رائج ہے۔

نہ جانا یہ کہ جانے سے کہیں کیونکر جئے گا وہ
کہ جس کا دم الٹ جاتا ہے میرے روٹھ جانے سے — جرأت

دم اُلٹنا:۲ سانس اکھڑنا، نزع کا عالم ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

خون ہو طالب دیدار کا یاد دم اُلٹے
وہ تو پردہ نہیں چہرے سے اُلٹتے والے — امیر

دم اُلجھنا:- (متعدی) طبیعت گھبرانا، دل اکتانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سمجھاتی ہوں دل کو نہ ہراساں ہو خدا ہے
پر کیا کہوں لوگو دم الجھتا ہے یہ کیا ہے — عشق

دمامہ:۱ نقارہ۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

محل صرف:- نقارچی ... نقاروں پر چوب لگاتے، دمامے رعد آسا گرگراتے۔ (طلسم ہوشربا)

دمامہ:۲ رونق، چہل پہل۔

(فقرہ) بیگم صاحب کے دم کا دمامہ ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اب نہیں بولتے۔

دمامہ:۳ امیر حمزہ کی فرضی داستان کا ایک بڑا ساحر۔

دمال:- (تیز رو) تیز چلنے والا، ہاتھی کی صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- تنہا نہیں بولتے بیل دمال کہتے ہیں۔

دمانا:- پختگی اور خامی کا امتحان لینے کے لئے تلوار کو جھکا کے دیکھنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یار کی شمشیر کج بھی لطف سے خالی نہیں
ہو اگر تلوار اصیل اس کو دمانا چاہیے — ناسخ

دَمانک:- (بروزن پٹاپٹ) قرابین سا ایک قسم کی نازک بندوق جو گھوڑے پر بیٹھ کے چلائی جاتی ہے۔ ہندی، مونث، اہل ہنود کی زبان۔

دم آب:- تھوڑا سا پانی، پانی کا گھونٹ۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ایک ہاتھ اور لگا جس میں پھر یاد کریں
ہچکی آتی ہے پلا ایک دم آب ہمیں — قدر بلگرامی

دم آخر:- مرنے کا ہنگام، آخری وقت، مرتے وقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ذکر اس مصحف عارض کا کرو مرتے دم
جلد یٰسین سناؤ کہ دم آخر ہے — امیر

جس کی دم آخر ہے تمنا نہیں آیا
افسوس ابھی قاصد صغرا نہیں آیا — عشق

دم آخر ہو جانا:- مر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل اس کا دو پارہ کیا کلیجا اس کا
دم ہو گیا آخر ادھر اس کا ادھر اس کا — انیس

دم آنا:۱ قوت آنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دوڑا جو لہو گردن اصغر کا رگوں میں
آیا تن اسلام میں دم اور زیادہ — الوداعِ بسمل بریلوی

دم آنا:۲ اکھاڑے میں زور کرتے کرتے اتنا تھک جانا کہ زور کرنے کا دم نہ رہے۔ اردو محاورہ، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف:- استاد مرزا علی کی خاص صفت تھی کہ بڑے سے بڑے پٹھے کو اس طرح زور کراتے تھے کہ دو منٹ میں دم آ جاتا تھا۔

دم آنکھوں سے نکلنا:- شدید انتظار کے عالم میں روح نکلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہیں کیا جو فرقت میں ہم دیکھتے ہیں
نکلتا ہے آنکھوں سے دم دیکھتے ہیں — شاد لکھنوی

دم آنکھوں میں اٹکنا:- آنکھوں میں جان ہونا، مرتے وقت کسی کا شدید انتظار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم مرا آنکھوں میں اٹکا ہے کہ دیکھوں تو سہی
کیا مسیحا ہے مرے درد کا درماں ہوگا — داغ

قول فیصل:- اسی محل پر دم آنکھوں میں رکنا بھی مستعمل و فصیح ہے۔ محاورے میں آنکھوں کی جگہ چشم بھی لاتے ہیں۔ جو مخل فصاحت نہیں۔

اے پری منتظری ہے جو تری دریا کو
بلبلوں کا ہے رکا چشم گہربار میں دم — شاد لکھنوی

دم آنکھوں میں ہونا:- مرتے وقت روح کا کھنچ کے آنکھوں میں آ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے — غالب

دُم باز:- فریب کار، دھوکے باز، مکار، فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

کیا کیا دیے دم اس نے باتیں بنا بنا کر
دمباز کے تصدق اس گفتگو کے صدقے — جرأت

قول فیصل:- مؤلف نور اللغات نے "دمباز" کو مذکر لکھا ہے حالانکہ مرد عورت دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:- طائفان ہند ساتھ ملکہ یاقوت کے رقص کر رہے ہیں۔ ایک مہ وش، خوش آواز، عقیل و فہیم، دمباز، آ کر سامنے کھڑی ہوئی ... غزل تعریف میں یاقوت کی گانے لگی۔ (طلسم ہوشربا)

دَمّباز:۲ حیلہ ساز، حیلہ گر۔

کس بات پر ہم رشک مسیحا نہیں جانیں
دم باز تمھارا لب اعجاز نشاں ہے — داغ

محل صرف :۔ تم جہاں کہیں جانا کسی کے فریب میں نہ آنا ورنہ عیار قتل کر ڈالیں گے بہت دم باز اور جعل ساز ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ دمباز کا فارسی ہونا مشکوک ہے کیونکہ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اردو لکھا ہے اور مومن کے شعر میں بت دمباز بہ ترکیب آیا ہے۔
ع باتوں پر اس بت دمباز کے آنا ہی تھا — مومن

دمباز :۔ جس کا دم ڈھلنے والا۔ اردوئے دہلی کی زبان۔

دیتا تو مجھے کاش فلک رتبۂ قلیاں
تو مجھ کو وہ دمباز را سمجھ تو لگاتا — جرأت

دم باز پسیں (یا) دم پسیں :۔ مرتے وقت، مرنے کا وقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ستم تھا ان کا دم نزع بیرخی سے جلال
وہ بیٹھے منھ پھیر کے جانا دم پسیں کی طرح — جلال

دم بازی :۔ مکاری، حیلہ بازی، دغا بازی، جل۔ فارسی ترکیب، مونث، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ابھی تم ان کی مکاریوں اور دمبازیوں سے واقف نہیں ہو اس وجہ سے تعریف کر رہی ہو۔

دم باقی نہ ہونا :۔ سانس نہ باقی رہنا (کنایۃً) حوصلہ نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم نہیں باقی کسی میں تیری صورت دیکھ کر
بزم خوباں جوشش حیرت سے اک بتخانہ ہے — آتش

دم بچنا :۔ جان بچنا کی جگہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ تھو پہنچ گیا دم آج مرا
خفقانی ہے خود مرا آج مرا — نواب مرزا شوق

دم بخود :۔ (بواو معدولہ) ساکت، خاموش، چپ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کہاں تک دم بخود رہیے نہ ہوں کیجیے نہ ہاں کیجیے
کہاں تک کھائیے غم کب تلک ضبط فغاں کیجیے — مومن

قول فیصل :۔ رہنا، رہ جانا، ہونا، ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ہوئی جادہ فلک پر قشقۂ نور
ہوئی پھر دم بخود وہ غیرت حور — (الف لیلہ نو منظوم)

دم بخود رہنا :۔ (لازم) رک رک رہ جانا، ششدر ہو جانا، دنگ رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب نظر آیا کوئی رخسار آئینے سے صاف
دم بخود میں رہ گیا سکتے کا سا عالم ہوا — آتش

دم بخود ہونا (ہو جانا) :۔ (لازم) ششدر ہو جانا، حیران رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

(ہونا) تیرا کیا دم بخود ہوئے دم آشنائے تیغ
قتل سے نہ تھیں قرات میں اب کہ لئے تیغ — عشق

محل صرف :۔ (ہو جانا) عمرو نے کہا اب ہے شرط؟ بادشاہ سے کہہ دوں؟ کہ یہاں جو عورتیں ہیں وہ اجلال جادو سے اشارے کرتی ہیں۔ مگر یہ سن کر دم بخود ہو گئے۔ (طلسم ہوش ربا)

دمبدم :۔ (تابع فعل) گھڑی گھڑی، ہر وقت، برابر، ہر لحظہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

سمجھتے ہیں کہ کہاں ٹوٹتے ہیں تارے رات کو
دمبدم آنسو ٹپکتے تھے ہمارے رات کو — [illegible]

دم برقرار :۔ سلامت رہو۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ کوئی بولا دم برقرار آج تو سالجہان کے دم لگوا کر۔ (فسانۂ آزاد)

دم بڑھانا :۔ (لازم) دیر میں سانس لینے کی عادت ڈالنا، دم کشتی کی مشق کرنا۔ اردو محاورۂ دہلی کی زبان۔

دم بڑھ جانا :۔ قوت میں اضافہ ہونا، زور سوا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب ہاتھ اٹھا چرخ پہ سر چڑھ گیا اکبر
پی پی کے لہو اور بھی دم بڑھ گیا اس کا — انیس

دم بند کرنا :۔ منھ سے بات نہ نکلنے دینا، خاموش کرنا، چپ کرنا، بات نہ کرنے دینا، خوف دلا کے بات نہ نکلنے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

منھ لپیٹوں، یا تو دم کرتے خیال یار بند
خواب میں دیکھوں اگر ہوں دیدۂ بیدار بند — آتش

دم بند کرنا :۔ سانس روکنا، دم روکنا، حبس دم کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

نہ دم مارو اگر غواص دریائے محبت ہو
کہ غواصی میں پہلا دم شناور بند کرتے ہیں — داغ

دم بند کرنا :۔ تنگ کرنا، عاجز کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قیس اس کا اس کی ناک میں بیتا ہوں میں جنوں سے
مری دیوانگی دم بند کرتی ہے پری خواں کا — آتش

دم بند ہونا :۔ (لازم) خاموش ہونا، خوف یا دہشت کے مارے منھ سے بول نہ سکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لب عاشق بیمار سے کھولا نہیں جاتا
دم بند مسیحا کا ہے بولا نہیں جاتا — داغ

دم بند ہونا :۔ سانس رکنا، جی گھبرانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

انداز کہاں یہ روش حور و پری کا
دم بند ہے کھو کر کے تری کبک دری کا — آتش

دم بولانا :- (لازم) جی گھبرانا، وحشت ہونا، طبیعت پریشان ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دم بھر :- (تابع فعل) کچھ دیر، لمحہ بھر، پل بھر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جو نہ صبر اور دم بھر ترے بیقرار کرتے
ابھی برق کا طریقہ فلک اختیار کرتے — رشید لکھنوی

دم بھر آنا :- سانس پھول جانا، سانس چڑھنے لگنا، ہانپ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

روا روی پہ ہے ہر موج بحر عالم میں
جو دم بھر آئے جا تو ذرا ٹھہر لینا — شاد لکھنوی

دم بھرانا (۱) :- پہلوانوں کا شاگردوں سے ساتھ زور کرکے تھکانا۔ اردو صرف، پہلوانوں کی اصطلاح، متروک۔

قول فیصل :- اب اس محل پر "زور کرانا" بولتے ہیں۔

دم بھرانا (۲) :- کبوتر کے پوٹے میں ہوا بھرنا۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دم بھر کو :- (تابع فعل) لمحہ بھر کو، ایک لحظہ، ایک پل۔ اردو، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔ بعض لوگ بھی اسی جگہ "دم بھر سے کو" کہتے ہیں نیز اسی محل پر "دم بھر کے لیے" بھی مستعمل ہے۔

دم بھر کی بات :- تھوڑی دیر کی بات، دم بھر کی بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیتابی روح ہے قفس گور میں یوں بند
دم بھر کی بات ہے کہ میں زندہ چمن میں تھا — شرف

دم بھر میں :- (تابع فعل) گھڑی گھڑی، ذرا دیر میں، ایک پل میں، مشغول میں، چشم زدن میں۔

اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- آپ کھانا شروع کیجیے، میں دم بھر میں بالائی لے کے آتا ہوں۔

دم بھر میں کچھ دم بھر میں کچھ :- ہر گھڑی بدلنے والا۔ ایسے آدمی کے متعلق کہتے ہیں جو اپنی بات پر قائم نہ رہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنے دل کا حال ہے دم بھر میں کچھ دم بھر میں کچھ
آگ لگ جائے الٰہی اس امید و بیم کو — نوبت

قول فیصل :- اہل لکھنؤ گھڑی میں کچھ گھڑی میں کچھ زیادہ بولتے ہیں۔

دم بھرنا (۱) :- زور سے سانس لینا۔ جھینگر کا متواتر تھائیں تھائیں کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

آنسوؤں کی جب جھڑی لگتی ہے دم بھرتا ہے یہ
دل گھڑونچی بن گیا جھینگر مگر برسات میں — جان صاحب

دم بھرنا (۲) :- سانس چڑھنا، سانس پھولنا، تھکنا، ہارنا۔

(فقرہ) اٹھتے اٹھتے دم بھر گیا (نور اللغات)

قول فیصل :- اب مستعمل نہیں۔

دم بھرنا (۳) :- محبت کا دعویٰ کرنا، کسی کو ہر دم یاد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا — آتش

قول فیصل :- اس کا ایک مفہوم ہے کسی کی تمنا میں ہر وقت لگے رہنا۔

رکھتی ہیں ہر بات میں ثانی تلوار
دم بھرتی ہے اس کا صفہانی تلوار — عشق

اپنے پیر کا نام لینا یا نام کا نعرہ لگانا جیسے :- ہر ستون کی آبپاشی کی باری آئی ہر ایک سقا خواجہ کا دم بھرتا۔ (طلسم ہوشربا)

دم بھرنا (۴) :- جو کبوتر کا بولنا۔ اردو صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

دم بھرنا (۵) :- کمال کا دعویٰ کرنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

بھرتے تھے جو دم فوج میں شمشیر زنی کا
بولے کہ ہے کیا رعب امام مدنی کا — عشق

محل صرف :- اپنے آرام اور اپنے آلام کے لیے حضرت انسان ان بےزبانوں پر کیا کیا ستم ڈھاتے ہیں اور اس پر اشرف المخلوقات ہونے کا دم بھرتے ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

دم بھرنا (۶) :- بھروسا کرنا، کسی کا آسرا پکڑنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دم بھرنا (۷) :- زور سے سانس لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جب دم بھرا زمین پہ کھنچ آئی وہن کے پاس — تعشق

دم پانا :- روح کو تازگی حاصل ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

دم شربت دیدار سے پاتے ہیں مسیحا
بیماروں کو خود نبض دکھاتے ہیں مسیحا — عشق

دم پُخت (۱) :- ایک قسم کا پلاؤ۔ فارسی، مذکر۔
(نور اللغات)

قول فیصل :- فارسی لغات میں نہیں ملتا نہیں معلوم مؤلف نے کہاں سے دیکھ کے لکھا ہے۔

دم پُخت (۲) :- دیگ کی بھاپ روک کر یا منہ بند کرکے پکایا ہوا کھانا، وہ چیز جو پتیلی کا منہ آٹے سے بند کرکے پکائی جائے۔ مرغ کے پیٹ میں رکھ کے کوئی چیز پکائی جائے اس کو بھی دم پخت کہیں گے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کیا پیر صاحب خانہ نے اصرار — الف لیلہ منظوم
کر یہ دم پخت سالن ہے مزیدار

دم پخت ہو کر رہ گیا:۔ (کنایۃً) ناخوش ہوکے چپ ہو گیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دم پر آنا:۔ طعام کا تیاری پر آنا، بھاپ میں گلنے کے قریب آنا۔ جیسے پلاؤ دم پر آیا۔

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ زیادہ تر چاولوں کے لیے "دم پر آنا" بولتے ہیں لکھنؤ میں "دم ہونا" بھی اس مقام پر بولتے ہیں۔

دم پر بنانا (یا بنا دینا) (متعدی) ہلاکت کے قریب کر دینا، مہلکہ میں ڈال دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہو تو ہم نہ کہتے تھے نہ دیکھو آئینہ دیکھو — داغ
بنا دیتی ہے دم پر اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

دم پر بن جانا (یا بننا) (کنایۃً) جان پر آ بننا، ہلاک ہونے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

(بننا) دم پر بنی ہے سیہ حالی میں کیا کروں — عشق
اے بیکسوں کے وارث و والی کیا کروں

(بنجانا) کیا بن گئی تھی رنج سے ٹھہرا دل کے دم پر — عشق
غش کھا کے گر پڑتے تھے ایک ایک قدم پر

دم پر چڑھانا:۔ دھوکا دینا، فریب میں لانا، فریب میں مبتلا کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہمیں اے شاد اس عیسیٰ نفس نے — شاد لکھنوی
چڑھا کر دم پہ آخر مار ڈالا

دم پر چڑھ جانا (چڑھنا) مبتلائے فریب ہو جانا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ اس مرد تس نے کہا تم کوئی جو میں ایسی شوخ دیدہ نہیں ہوں جو تمہارے مکروں کے دم پر چڑھ جاؤں۔ (طلسم ہوشربا)

عشق ابرو میں سر اترا دوش سے — امیر
بڑھ گئے ہم دم پہ اس تلوار کے

دم پر چھوڑ دینا۔ کھانے کی چیز کو کوئلوں کی دھیمی آنچ پر چھوڑ دینا۔

(فقرہ) بس اب چاولوں کو دم پر چھوڑ دو (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ایسے محل پر لکھنؤ میں دم پر لگا دینا بولتے ہیں۔

دم پر دم:۔ دمبدم، گھڑی گھڑی، اردو عام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ معلوم آج کیا ہو گیا ہے کہ پیاس دم پر دم لگ رہی ہے

قول فیصل:۔ 'پر' کی جگہ 'بہ' زیادہ ہے (دم بہ دم) جیسے:۔ "جب سے جلاب لیا ہے دم بہ دم پیاس لگتی ہے۔ پانی پیتے پیتے پیٹ پھٹا جاتا ہے۔"

فصحا اس محل پر 'دمبدم' بولتے ہیں جو فارسی ہے۔

دم پر لانا:۔ فریب میں پھانسنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دم پہ لاتی ہوں تو ذرا دم لے — قلق
یہ اداؤں پہ ہے ذرا تھم لے

دم پر لگا دینا:۔ چاولوں کو کنی گلانے کے انگاروں پر لگا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم (دم پر لگنا یا لگھنا) بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ پلاؤ کی بعض دیگیں دم پر لگی ہیں کہیں گھٹ رہی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دم پڑنا:۔ چرس کی چلم کا پیا جانا۔ اردو صرف، نشہ بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ساقی نے دو پیالیاں کہہ کر حقہ دیا پینے والے نے مسکرا کر جواب دیا پیاری ذرا منہ تو لگا دو۔۔۔۔ ہاتھ میں جو حقہ آیا اکر گئے دم پڑا۔ (طلسم ہوشربا)

دم پسیں:۔ دم نکلنے کا وقت۔ دم نکلتے وقت۔ فارسی۔ مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اس جگہ زیادہ تر دم واپسیں بولتے ہیں۔

دم پکڑی پھیڑ کی وار ہو نہ پار:۔ ضعیف و ناتواں کے بھروسے پر کوئی مطلب حل نہیں ہوتا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:۔ اب زبانوں پر نہیں ہے۔

دم پھڑپھڑانا:۔ بسمل کا مرنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم پھڑکانا:۔ اچھی صورت یا کسی دل فریب چیز کے ذریعہ سے طبیعت کو بے چین کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس کے بچار ابرو کے نظارے نے دم پھڑکا دیا — آتش
دھیان پاتا ہوں اس کی چار سو تلوار کو

دم پھڑکنا (یا پھڑک جانا): کمال سے بیتاب ہونا، مضطرب ہونا، حسین صورت یا اچھی چیز دیکھ کے طبیعت کا بے چین ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

حسن بے پردہ کا عالم جلوہ گر پاتا ہوں میں — آتش
دم پھڑک جاتا ہے عریاں دیکھ کر تلوار کو

دم پھڑکنا:۔ (پر کے اضافے کے ساتھ) فریفتہ ہونا، کسی پر دل لہلوٹ ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

حسن صبیح یار پہ پھڑکا ہوا ہے دم — صبا
ماہی دل ہے چشمۂ کافور کے لئے

کچھ شام کے حاکم کی نہ زنہار چلے گی
دم برق کا پھڑکے گا وہ تلوار چلے گی — عشق

دُم پھُلانا:- پرند کا خوشی سے مست ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھول کی ایک کلی چونچ میں لے کر
دُم یہ بلبل نے پھلائی کہ الٰہی توبہ — انشا

قول فیصل: بعض جانور غصے میں بھی دُم پھلاتے ہیں جیسے:- دیکھتا کیا ہوں ایک شیر ببر دُم پھلاتا درخت کے سایے میں کھڑا دَھاڑ رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دَم پھُولنا:- سانس چڑھنا، پیٹ میں سانس نہ سمانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھولا ہوا تھا کچھ اس قدر دم
تھا پیٹ پہ دھونکنی کا عالم — شوق قدوائی

دم پھونکنا:- روح ڈالنا، سانس ڈالنا، جسم میں جان ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: بالعموم روح پھونکنا کہتے ہیں۔

دم تک:- (کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ) جیسے جب تک، تا حین حیات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ کماں داری ہے دم تک عاشقِ دلگیر کے
اس نشانے کو اڑا کر تیر لگے پر تیر کے — آتش

دم تماںچا:- ہندوستانی تلوار کی ایک قسم جیسے تیغہ۔ اردو، مذکر، متروک۔

جان جائے گی وہ یچہ ان کا تیغا ہو گیا
شوق نظارہ میں ہر دم دم تمانچا ہو گیا — وزیر

دم توڑنا:- جانکنی ہونا، سانس اکھڑنا، مرنا، جان دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شکنجے میں فلک نے کس دیا ہے غم نصیبوں کو
مریں کیونکر کہ اب دم توڑنا بھی سخت مشکل ہے — تعشق / عزیز

دم تیغ:- تلوار کی آبداری اور باڑھ کی تیزی۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:- بہادروں نے نصرت اسلامی کے جوش میں بڑھ بڑھ کے دم تیغ پر گلے رکھ دیے۔

دم تیغ پر راہ ہونا۔ (کنایۃً) ہلاکت کا خطرہ ہونا، خطرے کی راہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لغزش بیان خطا ہے تسلّی بیاں گناہ
ہشیار اے قدم کہ دم تیغ پر ہے راہ — انیس

دم ٹوٹنا:- سانس بے قابو ہونا، سانس پھولنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: اگر سیدھے زینے ہوں تو چالیس زینوں کے بعد دم ٹوٹ جاتا ہے۔ (سیر کہسار)

دم ٹوٹنا:- سانس اکھڑنا، مرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہچکیوں سے مری تکلیف بڑھانے والے
دم مرا ٹوٹ چکا تھا کہ مجھے یاد کیا — ریاض

دم ٹوٹنا:- پیراک کا حبس دم پر قادر نہ ہونا، سانس کا رک جانا، دم کا بھر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بحرِ محبت جوش پر ہے کیا کروں فوطے لگاؤں
دم ٹوٹ جاتا ہے مرا آتا ہوں جب ساحل کے پاس — منیر

دم ٹھہرنا:- سانس کا ٹھکانے سے ہونا، سانس قابو میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- بوڑھا ہوں بہت دور سے پیدل آ رہا ہوں، تھوڑی دیر بیٹھ جاؤں، دم ٹھہرے تو چلوں۔

دَم ٹھہرنا:- کنایہ ہے تسلی اور تسکین سے سکون ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کے اٹھایا سر پاک ٹھہرا جو دم — عشق

دم جانا:- روح نکلنا۔ اردو، متروک۔

غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا
دم کے جانے کا نہایت غم رہا — میر

دُم جھاڑنا:- دُم کو حرکت دینا۔

وہ تو رہ پہ لپکے روانہ ہوا
گھوڑا وہ دم جھاڑ کے چھاہوا — قدر بلگرامی (نور اللغات)

قول فیصل:- قرینہ بتاتا ہے کہ یہ بل کا پورا محاورہ یوں ہے "دم جھاڑ کے دچھا ہونا" جیسا کہ شعر میں ہے۔

دَم جھانسا دینا:- دھوکا دینا، فریب کرنا، چال کرنا۔ اردو محاورۂ عوام کی زبان۔

محل صرف:- دم جھانسا اسے کے چیز ہتھیا لینا تو اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے سیکڑوں کو اُلّو بنا چکا ہے۔

دم چرانا! اپنے آپ کو مردہ ظاہر کرنے کے واسطے سانس روک لینا، حبس دم کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا چرایا تھا دم معاذ اللہ
میرے تو ہوش اُڑ گئے واللہ — نواب مرزا شوق

دَم چُرانا:- (متعدی) کام سے جان چرانا، کام کے انجام دینے میں سستی کرنا، ٹالنا، پہلو تہی کرنا، کام سے بھاگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دریا کی مچھلیاں ہمہ تن اضطراب میں
تلواریں دم چرائے ہوئے آب آب میں — عشق

دم چڑھنا:- ہانپنا، خلاف معمول سانس جلدی جلدی چلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

برگِ گل رکھوں اگر میں ناتواں بالائے سر
دم چڑھے ہو صدمۂ سنگ گراں بالائے سر — آتش

دم چلا جانا: (ہر کے ساتھ) فریفتگی ہونا۔ (فقرہ) مجھ کو تمہاری ہر ایک بات پسند ہے میرا تو

تم پر دم ہی چلا جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ یوں نہیں بولتے۔

دم چلنا:۔ سانس چلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ملی کس جرم کی دم کو سزا
حکم ہے دن بھر چلے شب بھر چلے — امیر

دم چند:۔ چند لمحے، ذرا دیر۔ فارسی مذکر، قلیل الاستعمال۔

قید ہستی سے چھٹا میں تو رہی یہ حسرت
کیوں دم چند گرفتار غم چند رہا — رشک

دم چھوڑ کرنا:۔ گھوڑا جب دم اٹھا کے چلتا ہے اس کو دم چھوڑ کرنا کہتے ہیں، گھوڑے کا دم اٹھا کے چلنا۔ اردو مصدر، فصیح رائج۔

یوں دم چھوڑ کئے ہوئے رن سے نکل گیا
طاؤس تھا کہ صحن چمن سے نکل گیا — اوج

دم چور۱:۔ سانس روک کے مردہ بن جانے والا۔ اردو، صفت۔ متروک۔

محل صرف:۔ ارے یہ تو دم چور سا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے خدا گنج ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دم چور۲:۔ دم لگا کے دھواں ہضم کر لینے والا۔ اردو، صفت، چرس گانجہ وغیرہ پینے والوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ نوشاہ کی برات میں دم چور کا کیا کام ہے ادھر تو اور ہم اس کے قائل ہیں کہ گنزھک کا پتا ہی نہیں یہ بات ہماری سمجھ میں نہ آئی کہ گنزھک کیا ہوئی کچھ تو بولو شاباش ہے محمود۔ (فسانۂ آزاد)

دُم چھلا:۔ دنبالہ، دم چھڑا، ہر وقت ساتھ ساتھ رہنے والا، بیزاری کے محل پر کہتے ہیں۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں دُم چھلا بھی ہے۔

دُم چھلا لگا ہونا:۔ پیچھے پیچھے ہر وقت لگا رہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں چلنے کو چلوں مگر یہ دم چھلا جو لگا ہوا ہے کسی وقت گود ہی سے اترتا ہی نہیں ہے۔

دم چھوڑ دینا:۔ (لازم) ۱ مرنا۔ جان نکلنا ۲ دل چرانا، جان چرانا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دُمچی:۔ ساز کا وہ تسمہ جو گھوڑے کی دم کے نیچے رہتا ہے۔ ترکی، مؤنث، فصیح رائج۔

محل صرف:۔ دلدل سبحان اللہ سبحان اللہ اشہب ماہو شکار، تند خو راہوار، سمند و غالینہ رنگ، نقرہ، خنگ جو پائے جنگ کمیت اور دم تک سونے کی دمچی۔ (فسانۂ آزاد)

دم خشک ہونا۱:۔ افسردہ خاطر ہونا، مغموم ہونا، غمگین ہونا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر دم سوکھ جانا عورتیں بولتی ہیں جیسے اس لڑکی سے ادھر کسی کام کو کہا اور اس کا دم سوکھ گیا۔

دم خشک ہونا۲:۔ (لازم) خوف کھانا، رعب غالب ہونا، خوف سے دم فنا ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس محل پر "خون خشک ہونا" بولتے ہیں۔

دم خفا کرنا:۔ (متعدی) ناخوش کرنا، رنج دینا۔ اردو مصدر، متروک۔

تیرے ہاتھوں سے گلا بندھوا کر
دم رقیبوں کا خفا کرتا ہوں — رشک

دم خفا ہونا:۔ (لازم) طبیعت گھبرانا، دم گھٹنا، سانس رکنا۔ اردو مصدر، متروک۔

آیا ذرا جو جوش بہو کو بتول کی
چلائیں دم خفا ہے دہائی رسول کی — عشق

قول فیصل:۔ "ہونا" کی جگہ اپنے محل پر "رہنا" بھی مستعمل تھا (یعنی دم خفا رہنا)

جب چونکتی ہے کہتی ہے بچپنے کے انیس ہم
کیا جانے کیا ہے کہ جو رہتا ہے خفا دم — عشق

دم خم۱:۔ تاب و طاقت، ہمت و جرأت، زور و قوت، مضبوطی۔ فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

وہی انداز ہے اب تک ترے دیوانے کا
ضعف سے لاکھ مگر عشق کا دم خم ہے وہی — صفدر

دم خم۲:۔ تلوار اور خنجر کی دھار اور کجی۔ فارسی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

موجود بھی ہر غزل میں اور سب سے جدا بھی
دم خم بھی لگاوٹ بھی صفائی بھی ادا بھی — انیس

دم خم۳:۔ اوسان، حواس، ہوش۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

دمدا پیٹی:۔ داماد کو رونے والی، عورتیں غصے میں کوسنے کے محل پر کہتی تھیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ اس نے پھر جواب دیا اری دمدا پیٹی تو کیا مجھ کو ایک جگہ پکڑے گی۔ (طلسم ہوشربا)

دم دار:۔ ۱ صفت، جان دار، مضبوط، محنت کے کام میں دیر تک نہ تھکنے والا، فارسی ترکیب

فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ استاد کے شاگردوں میں بچو تو بڑا دمدار ہے۔ کنکوا ڈرتا ہے دم نہیں آتا۔

قول فیصل:۔ حرکت پر دیر تک قائم رہنے والی چیز کو بھی کہتے ہیں بچے خاص طور سے لٹو کے لیے کہتے ہیں جیسے:۔ میرا لٹو دیر تک ناچتا رہتا ہے تمھارے لٹو سے زیادہ دمدار ہے۔

دم دار۲:۔ باڑھ دار، دھار دار، لچک دار مگر مضبوط۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ تلوار کے لیے خصوصیت سے کہتے ہیں۔

چھُرہ دہ آبدار اور وہ دھار دار دامدی کا بیقریب علیخاں اشک

دم دار:۔ (بضم اول) پونچھ والا۔ فارسی ترکیب صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ یہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف کے ساتھ آتی ہے۔ جیسے دُمدار ستارہ، دم دار کنکیا وغیرہ۔

دُم دار تارا:۔ اس کو جھاڑو بھی کہتے ہیں

ظلمت عصیاں سے میری بن گیا شب روز حشر ذوق
آفتاب اک نیزے پہ دم دار تارا ہو گیا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ "جھاڑو تارہ" اور فصحائے لکھنؤ "دمدار ستارہ" کہتے ہیں۔

محل صرف:۔ سست اعتقاد آدمی کانپنے لگے کہ خدا ہی خیر کرے دُمدار ستارہ ادبار کی نشانی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دُم دار موسریا:۔ دوسریا بجائے دُمدار بچوں کا ایک قسم کا کھلونا، مٹی کی اس شکل کی چڑیا کو کہتے تھے جس کے تار کی دم لگی ہوتی تھی جو ہر وقت ہلتی رہتی تھی، اردو، مونث، متروک۔

دم داعیہ:۔ دعویٰ، حوصلہ۔ عربی الفاظ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دم داعیہ ہم سے لڑنے کا ہے　　عاشق
سر پر ہی اجل سوار کیا ہے

محل صرف:۔ اتنا انکسار نہ کرو بہن تم آپ ساتویں چھوڑ نویں آسمان پر تھگلی لگانے کا دم داعیہ رکھتی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دُم دبا کر:۔ (تابع فعل) ڈر کے پیچھے دب کر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس کا صرف بھاگ جانا کے ساتھ ہے جیسے اپنے منھ میاں مٹھو بن کے اپنے بانکپن کی تعریف کر رہے تھے، ایک بوڑھیا لکڑی لے کے جو سامنے آ گیا تو دم دبا کے بھاگ گئے۔

دُم دبا کے بھاگنا:۔ مغلوب ہو جانا، دبک بھاگنا، چل دینا، پیٹھ دکھانا، کتے کی طرح ڈر کے بھاگنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک ایک ساحر اژدر صورت جب پھنکارتے مار فلک کو دم دبا کر بھاگنا یاد دلاتے۔ (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ یہ محاورہ کتے سے لیا گیا ہے کتا جب ڈر کے بھاگتا ہے تو دم پیچھے دبا لیتا ہے۔

دم دبانا:۔ حیوانوں بالخصوص کتے کا اپنی دم کو دونوں رانوں میں اس طرح چھپانا کہ دم پیٹ سے چپک جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کتوں کی یہ خاص عادت ہے کہ ادھر وہ کسی نئے محلے میں پہنچے اور انھوں نے اپنی دُم دبائی۔

دُم دبانا:۔ (کنایتہً) مغلوب ہو جانا، بھاگ جانا۔ اس جگہ بیشتر دم دبا جانا بولتے ہیں۔

دم دبا جاتے تھے جس کے سامنے شیر ژیاں
مثل روباہ و شغال اب ان کے ایوان میں ہیں (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں "دم دبا کے بھاگنا" ہی بولتے ہیں یہ صورت رائج نہیں۔

دَم دُرود نہ ہونا:۔ سکت نہ ہونا، مرنے کے قریب ہونا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ سلبی معنوں میں دم درود بھی ہے، دم درود کہاں دم درود نہیں، دم درود نہ رہا وغیرہ صورتوں سے رائج ہے۔

اب عیادت کو آئے سود نہیں　　مسرور لکھنوی
دم آخر ہے دم درود نہیں

اجل نے آتے ہی ہوش و حواس سلب کیے　　رضا
مریض ہجر میں کچھ دم درود ہی نہ رہا

دَم دعویٰ:۔ حوصلہ، امنگ۔

(فقرہ) اس مرشنے پر بھی اودھ میں ایک ایک مالا مست نواب رئیس تعلقدار ایسا پڑا ہے کہ حاتم پر شبخون مارنے کا دم دعویٰ رکھتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دم دلاسا:۔ چکنی چپڑی باتیں، تسلی۔ اردو مرکب، فصیح، رائج۔

دم دلاسے سے پہلے مان گئی　　شوق
پھر یہ چلا کے بولی جان گئی

قول فیصل:۔ دینا کے ساتھ صرف ہے۔

دل آشنا ہو کر نا آشنا لگی میں تری　　ظفر
پر آس دیں گے اسے دم دلاسے کچھ ہی ہم

دَم دَم کی:۔ ہر وقت کی، ہر لحظے کی۔

کربلا سے شام تک دم دم کی جاتی تھی خبر　　داغ
جابجا تھے ڈاک پر سب خط رساں بیٹھے ہوئے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم خبر کے اضافے کے ساتھ دم

کی خبر جس کا صرف آنا جانا بھیجنا پہنچنا وغیرہ کے ساتھ ہے بولتے تھے جیسا کہ پیش کردہ شعر سے ظاہر ہے۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

دم دم میں:۔ دمبدم، بار بار، گھڑی گھڑی۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دم دم میں درد سے جو وہ جوتا اٹھا بے قرار
دو کر سنا تا تھا پئے تسکین دم ہزار — مشیر

دُمدمہ:۔ منسوب قلعہ، مورچہ، دھس، وہ قلعہ جو لڑائی کے وقت تھیلوں میں خاک بھر کر بنا لیتے ہیں۔ فارسی، مذکر، متروک۔

دمدمے میں دم نہیں اب خیر مانگو جان کی
اے ظفر بس چل چکی ہے تیغ انگلستان کی — ابوظفر بہادر شاہ

محل صرف:۔ رن گھٹنے لگا، دمدمے تیار ہوئے کہیں نقب لگائی، کسی جا سرنگ کا ڈھنگ کیا، کہیں مورچہ کھا وہ بنایا، کہیں تنگ کیا۔ (طلسم ہوشربا)

دمدمہ باندھنا:۔ (متعدی) مورچہ بندی کرنا (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دم دھاگا:۔ دھوکا، جعل فریب، حیلہ حوالہ۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اس کا صرف "دینا" کے ساتھ ہے جیسے:۔ تم سے کپڑا سلوانا اپنے کو انگشت نما کرنا ہے تمھارے رشتے دار سب استاد ہیں، اگر تم نرے گھامڑ نکلے۔ ہاں دم دھاگا دینا جانتے ہو۔ (افسانۂ آزاد)

دم دھاگے کا جال:۔ دھوکا، فریب۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پھو رام نہ وہ سلسلہ نکالو
دم دھاگے کا جال اس پہ ڈالو — شوق قدوائی

دم دھاگوں میں ٹال دینا:۔ حیلہ کر دینا، اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

دم دھاگوں میں اس کو ٹال دیجے
جل دینے کا ڈھب نکال لیجے — عاشق

دم دھگدھگی میں ہونا:۔ نزع کا عالم ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح اور رائج۔

پھیلیں وہی گلا ملعونوں کے جی میں تھا
یاں کشتہ بیٹھ جانے سے دم دھگدھگی میں تھا — انیس

دم دے دینا:۔ فریب دینا، بہکانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس صورت سے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دم دیکھنا[1]:۔ تیزی کا امتحان کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسے ابھی بک ادا پہ کٹ جائیں
دم دیکھتے ہے فقط چھری کا — جلیل

دم دیکھنا[2]:۔ مرتے وقت مریض کی سانس دیکھنا کہ بند تو نہیں ہو گئی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تری سن کے آمد مریض محبت
دم اپنا دم واپسیں دیکھتے ہیں — داغ

دم دینا[1]:۔ (متعدی) فریب دینا، دھوکا دینا، جل دینا، بھانسا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ملکہ حیرت نے تیور بادشاہ کے پہچان کر کہا اے شہنشاہ یہ مرادم دیتا ہے بعض اس کو اور آپ کی الفت۔ اے یہ سراسر جھوٹا ہے (طلسم ہوشربا)

قول فیصل:۔ یہ فارسی دم دادن کا ترجمہ ہے جو یہیں زیادہ بولتی ہیں۔

دم دینا[2]:۔ مر جانا، جان کا نکل جانا۔ (فقرہ) رات کے دو بجے بچے نے دم دیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنوں میں ابھی لکھنؤ نہیں بولتے۔

دم دینا[3]:۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ "پر" کا اضافہ کر کے عاشق ہونا، فریفتہ ہونا، شیدا ہونا، دل سے چاہنا، کسی پر جان دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ سے وہ کہتے ہیں پروانے کو دیکھا تو نے
دیکھ یوں جلتے ہیں اس طرح سے دم دیتے ہیں — داغ

دم دینا[4]:۔ پلاؤ پکانا، چاول پکانا، بھاپ پر چھوڑنا۔ چاول وغیرہ کو گلانے کے لئے انگاروں پر لگانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چاولوں کو دم نہ دوگے تو کچے رہ جائیں گے۔

دم دینا[5]:۔ تلوار کو ختم کر کے دور کرتے ہیں جیسی ہوتی ہے زہریلی تو پتی اس طرح ختم کرنے کو "دم دینا" کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اسے کمی کے ساتھ "دمانا" کہتے ہیں۔

دم دینا[6]:۔ کسی بھیگی ہوئی کھال یا شے میں منہ کی ہوا پہنچانا تاکہ وہ پھول جائے۔

دیتا ہے وہ دمباز جو دم اور زیادہ
شیشے کی طرح پھولتے ہیں ہم اور زیادہ — ذوق (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دم دینا[7]:۔ منہ سے پھونک کے بجانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ ملازموں نے حکم کی تعمیل کی اور نفیر سحر کو دم دیا، نقارہ سحر کا بجنے لگا۔ (طلسم ہوشربا)

دم راست کرنا:۔ دم لینا، سستانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ اب تو بہت دور نکل گئی ہوں ذرا دم راست کر لوں۔ (طلسم ہوشربا)

دَمَرک:۔ (بروزن مَرَدُک) چمڑے کا وہ گول ٹکڑا جو ٹکے میں لگاتے ہیں۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

صاحب لغات النساء نے "دمڑکا" بھی لکھا ہے اور مؤلف فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اہل ہنود اسی "دمرکا" کو "دو مکڑا" کہتے ہیں۔

دم رکنا :۱ (مصدر) ضیق النفس کا عارضہ ہونا ۲ دم گھٹنا، سانس کا گرفتہ ہونا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ معنی نمبر ۲ میں بولتے ہیں۔

صدمے سے دم علی کے مسافر کا رک گیا
آنکھیں پھرا کے فاطمہ کا لال جھک گیا — عشق

دم رکنا :۳ دل گھبرانا، دم الٹنا، دم الجھنا، الجھن ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دم مرا طرح سے رکتا ہے تو کہتے ہیں حباب
میر کلو عرش
سخت جانی سے نہ بن جائیں بھنور کے فرزند — میر کلو عرش

قول فیصل :- باعتبار محل "دم رک جانا" بھی بولتے ہیں

یاں سے کیا دنیا سے اٹھ جاؤں اگر رکتے ہیں آپ
رک گیا میرا بھی دم کیوں اس قدر رکتے ہیں آپ — مومن

دم روانہ ہونا :- دم نکلنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نکلتے دیکھیں عجب طرح انتظار میں جان
کہ سدھیں رہ گئیں آنکھوں سے دم روانہ ہوا — جلال

دم روکنا :۱ حبس دم کرنا، سانس روکنا۔ اردو مصدر، پیراکوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- ایسے ایسے بھی پیراک ہوتے ہیں کہ گھنٹوں دم روکے ہوئے پانی کی تہ میں پڑے رہتے تھے۔

دم روکنا :۲ عاجز کرنا، تنگ کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

دھجیاں کرکے رہ دامن صحرا کو لگا
تنگ مجھ کو نہ کرے دم نہ گریباں روکے — آتش

دم رہنا :- زندہ رہنا، زندگی برقرار رہنا، دم سلامت رہنا بطور دعا کہتے ہیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا جو دنیا میں سلامت ہم رہے
تم قیامت تک جیو یہ دم رہے — جلال

دُمریز، دُمریزی :- وہ پھل جو درخت میں موسم کے بعد یا اول مرتبہ پھل توڑنے کے بعد آتے ہیں (نوراللغات)

قول فیصل :- جلال نے بھی لکھا ہے۔ مگر اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دمڑچا :- پتنگ جو دمڑی میں بکتا ہے اس کا مونث دمڑچی ہے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ "دمڑچا" نہیں بولتے۔ البتہ چھوٹی کنکیا کو "دمڑچی" کہتے ہیں۔

دمڑچی :- (بفتحتین) ایک قسم کی چھوٹی کنکیا جو دمڑی میں بکتی تھی۔ اردو، مونث، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- ایک ہی تھر میں دمڑچی نے پون تاوے کو کاٹ دیا۔

دمڑے خرچنا :- (دمڑے بفتحتین) دام لگا کر مول لینا۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں اس محل پر "ٹکے خرچنا" کہتے ہیں۔

دمڑی :۱ (بفتح اول) پیسہ کا چوتھا حصہ، چھدام۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

دمڑی کے سودے کو جو واں جاوے
پگڑی کھو سر کو پیٹتا آوے — سودا

قول فیصل :- ایک پیسے کے اٹھارہ گنڈے اور ہر گنڈا چار کوڑیوں کا ہوتا تھا ۹ گنڈے کو دھیلا اور ۴½ گنڈوں کو دمڑی کہتے تھے۔ اس کا رواج اب نہیں رہا۔ جب کوڑیوں کا رواج ختم ہوا ہے اس وقت پیسے کے دس گنڈے چلتے تھے اور بیس کوڑیوں کا دھیلا، دس کوڑیوں کی دمڑی اور پانچ کوڑیوں کی ادھی ہوتی تھی۔

دمڑی :۲ چوتھا حصہ، چوتھائی۔ اردو، مونث، متروک۔

دمڑی :۳ کچے پیسے بگھوں کو بھی دمڑی کہتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں کہتے۔

دمڑے :- (تحقیر سے) دام، روپے۔ ہندی، مذکر، عوام کی زبان (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کے عوام نہیں بولتے۔

دمڑی بھر اعتبار نہیں :- بالکل اعتبار نہیں (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- اب لکھنؤ میں کہتے ہیں "رتی بھر اعتبار نہیں"۔

دمڑے خرچنا :- دام لگا کر مول لینا، خرید کرنا جیسے کون سے تم نے مجھ پر دمڑے خرچے تھے۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دمڑی کا بجوا :- حقیر، احمق، بیوقوف۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :- ارے نادان نواب نوابی کے ٹھاٹھ ہی اور ہوتے ہیں۔ ریاست کے تیور ہی اور ہیں۔ وہ خم و دم ہی اور ہیں۔ تم تو دمڑی کے بجوے بنے رہے۔ نام کے نواب۔ (فسانۂ آزاد)

دمڑی کاپٹے باز :- ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

دَمڑے کرنا:۔ کوڑے کرنا۔ کمتی بڑھتی فروخت کر دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام بہت کمی کے ساتھ صرف 'کوڑے کرنا' بولتے ہیں۔

دَمڑی کی ارہر تو ساری رات گھرر کام:۔ مول کم محنت زیادہ۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَمڑی کی بچھیا اَدھیلا ٹکے ہتیا:۔ وہ چیز جس پر قیمت سے زیادہ خرچ بیٹھے۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دمڑی کی بڑھیا ٹکا سر منڈائی (یا) دمڑی کی بلبل ٹکا ہشکائی:۔ اصل قیمت کم اور خرچ زیادہ، وہ چیز جس پر قیمت سے زیادہ خرچ بیٹھے، اردو، مثل۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ صاحب خزینۃ الامثال نے 'ہشکائی' کی جگہ 'چھٹائی' لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ "ٹکے کی بڑھیا نو ٹکے سر منڈائی" اور اسی طرح "ٹکے کی بلبل نو ٹکے ہشکائی" بولتے ہیں۔

دَمڑی کے تین تین:۔ (کنایۃً) نہایت ارزاں، کوڑیوں کے مول، بہت سستا۔ اردو فقرہ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ٹکے کے تین تین یا کوڑی کے تین تین کہتے ہیں۔

دمڑی کی دال لوا پتیل نہ ہو:۔ کنجوس عورت کی ہجو میں کہتی ہیں۔ اردو، مثل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں عام طور سے نہیں بولتیں۔

دمڑی کے گھوان نو ساجنے پہنوال:۔ چیز کی قیمت کم ہو اس پر خرچ زیادہ۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دمڑی کی گھوڑی چھ پسیری دانہ:۔ چیز کی قیمت کم مگر اس پر خرچ زیادہ۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دَمڑی کی ہانڈی گئی کتے کی ذات پہچانی:۔ کسی قدر نقصان ہوا مگر تجربہ حاصل ہو گیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر نے 'گئی' کے بجائے 'ٹوٹی' لکھا ہے۔ حالانکہ لکھنؤ میں بالعموم یوں بولتے ہیں "دمڑی کی ہانڈی گئی تو گئی کتے کی ذات تو پہچان لی"۔ پہلے یوں بھی بولتے تھے:۔ "دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی"۔ جیسے:۔ "قمرن نے گلے میں باہیں ڈال کر ایک بوسہ لیا اور کہا! یہ باغ ہمارے نام لکھ دو میرے اچھے نواب۔ نواب صاحب نے بوسہ لے کر کہا! (ہمارے نام لکھ دو) کیا معنی؟ ہم وہ تدبیر سوچ رہے ہیں کہ باغ تمہارا ہو جائے اور صرف باغ ہی نہیں بلکہ ہماری جائداد کی تم قابض ہو جاؤ۔ باغ کون بڑی کائنات ہے۔ قمرن بد دماغ ہو گئی اور بولی جاؤ بس دیکھ لیا۔ دمڑی کی ہنڈیا گئی کتے کی ذات پہچان لی۔ (سیر کہسار)

دمڑی کی ہانڈی لیتے ہیں تو اسے بھی ٹھونک بجا کر لیتے ہیں:۔ کوئی معمولی سی چیز بھی لو تو اچھی طرح جانچ کر لو۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس طرح بولتے ہیں 'دمڑی کی ہانڈی بھی لیتے ہیں تو ٹھونک بجا کے' جیسے:۔ آپ مجھ پر غلط اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے مکان خریدنے میں جتنی شقیں نکالیں درست تھیں۔ معاف فرمائیے دمڑی کی ہانڈی بھی لیتے ہیں تو ٹھونک بجا کے۔

دَمڑی نہ جائے پر چمڑی جائے:۔ بڑا بخیل ہے، ایذا سہتا ہے لیکن کوڑی خرچ نہیں کرتا۔ مثل (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس مثل کی نشست الفاظ یوں ہے 'چمڑی جائے دمڑی نہ جائے'۔ 'پر' کی لفظ جزو مثل نہیں۔ صاحب فرہنگ اثر 'نہ جانے کیوں' اس غلطی کو نظر انداز کر گئے۔ ممکن ہے اُن کے نزدیک درست ہو۔

دَم زَدَن:۔ دم مارنا، کچھ کہنا۔ فارسی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تنہا 'دم زدن' نہیں بولتے۔ ترکیب کے ساتھ جائے دم زدن (دم مارنے کی جگہ) بولتے ہیں جس کا صرف 'ہونا' کے ساتھ سلبی معنوں میں ہے۔ جیسے بزرگوں کے حکم کے بعد جائے دم زدن نہیں۔

دَم زَدن کی مہلت نہ ہونا:۔ بالکل فرصت نہ ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ آج درس و تدریس کے سبب سے نہ قاضی صاحب قبلہ کو دم زدن کی مہلت ہے اور نہ جناب مفتی صاحب کو۔ (فسانۂ آزاد)

دَم سادھنا:۔ (مصدری) حبسِ دم کرنا، حرکت نہ کرنا، سانس روکنا، عمداً بے حس و حرکت ہو جانا، حرکت کرنے سے باز رہنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

کر لو بند آنکھیں سادھو دم کوئی دم
تم بجز مردہ زندہ رہتے ہیں ہم (دہشت لکھنوی)

قولِ فیصل:۔ باعتبار محل 'دم سادھ لینا' بھی رائج ہے۔

وہ غافل رہے یہ بڑی بات ہے
بس اب سادھ لو دم یہی گھات ہے (شوق قدوائی)

دَم سادھے:۔ سکوت میں، چپ چاپ، رعب کی

وجہ سے خاموش بھیگی بلی کی طرح، اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ غریب بھیگی بلی کی طرح منہ میں (پر) مہر خاموشی لگائے، آنکھیں نیچی کئے دم سادھے بیٹھا ہوا ہے۔ اگر صاحب نے کبھی اس کی طرف مخاطب ہو کر کچھ پوچھا بھی تو وحشت زدہ ہو کر "جی ہاں حضور" زبان سے نکل گیا۔ (عزیز احمد ناول۔ میرا پہلا گناہ)

دم ساز:۱ (بے اضافت) ہم دم، رازداں، دوست، مونس، ہر وقت ساتھ رہنے والا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

شفا ہے جلد مریضوں کی آج سے دم ساز
بہت جلائیں گے مُردے یہ صاحب اعجاز — عشق

دم ساز:۲ گانے یا نفیری وغیرہ میں ساتھ لگا کر آس دینے والا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دمِ سرد:۔ (باضافت) ٹھنڈی سانس، آہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل: بھرنا، کھینچنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ع محشر ابھی بپا ہو دمِ سرد اگر بھروں — (آتش یا ظفر)

دم سلامت ہونا:۔ بقید حیات ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جب تلک اُس کا دم سلامت ہے
ہندی کو سب کا پاس عزت ہے — قلق

قول فیصل:۔ ہونا کی جگہ اپنے محل پر رہنا بھی ہے۔

ع سلامت رہے بھائی کا دم رہے — نصرت

دُم سُم:۔ کمال فربہ۔ صفت۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اُسے کہتی ہیں جس کے جسم پر ورم آ جاتا ہے:۔ جیسے:۔ کل تک غریب اچھا تھا مگر رات بھر میں ایسا ورم چڑھا کہ دُم سُم ہو گیا۔

دم سمانا:۔ سینے میں سانس سمانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ زیادہ تر نفی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

دونوں کی جو گرمی دیولایا
دم اس کا نہ اس گھڑی سمایا — (گلزار نسیم)

دم سوکھنا:۱ گھل جانا، ناگوار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب میں اپنے پیسے مانگتا ہوں تو آخر تمہارا دم کیوں سوکھنے لگتا ہے۔ کیا میں تم سے بھیک مانگتا ہوں۔

قول فیصل:۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

دم سوکھنا:۲ (لازم) خوف کھانا، رعب غالب ہونا، خوف سے فنا ہونا، ڈر کے مارے خون خشک ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پہلے بہت اکڑ رہے تھے جب ابا آ گئے تو دیکھ کے صاحبزادے کا دم سوکھ گیا۔

دم سوکھنا:۳ افسردہ خاطر ہونا، مغموم ہونا، غمگین ہونا۔ اردو محاورۂ دہلی کی زبان۔

دم سولی پہ ہونا۔ (کنایۃً) جان خطرے میں ہونا، نہایت پریشان ہونا، ہلاکت کا اندیشہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سنان کاناوں کی دہشت سے دم تھا سولی پر
کہ بندہ بندہ کو برچھی کا غم تھا سولی پر — آوج

قول فیصل:۔ اب جان سولی پر ہونا، زیادہ ہے۔

دم سے۱ چلے سے، دعوے سے، ہنسی یا مذاق سے۔ اردو صرف، (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اس صورت سے نہیں بولتے۔

دم سے۲ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ بدولت، فیض سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بشاش تھے نقیب صدائیں بلند تھیں
آباد تھا حضور کے دم سے یہ سرزمیں — عشق

دم سے۳ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ ذات سے، سبب سے، وجہ سے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب شاعر کون ہے استادی تو منشی امیر صاحب کے دم سے باقی تھی وہ اُن کے مرتے ہی مٹ گئی۔ (سیر کہسار)

دم سے لگا ہونا۔ ذات سے وابستہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ نہ جانا ہے مرے دم سے لگی اک بیمار
رو کے مجرا تو لیا اور نہ کہا برخوردار — دبیر

دم سے وابستہ ہونا:۔ دم سے لگا ہونا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

وابستہ اپنے دم سے ہو کوئی جو اے غیور
اس کا لحاظ و پاس ہے انسان کو ضرور — عشق

دُمش بُردا شتم مادہ بر آید:۔ جب کسی کی قلعی کھل جائے اور ساکھ جاتی رہے اس وقت بولتے ہیں۔ فارسی، مثل، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ یہ گھر کا گھر ایسا ہی ہے کوئی نر اِن میں نہیں کوئی جوادی کوئی رنڈی باز، دُمش بُردا شتم مادہ برآید۔

قولِ فیصل :- اب اس محل پر زیادہ تر جس کی دم اٹھا کے دیکھو وہی مادہ' بولتے ہیں۔

دِمشق :- (بکسرِ اوّل و فتحِ میم نیز کسرِ میم) ایک شہر کا نام جو شام کا دارالحکومت ہے۔ دمشاق بن کنعان بن حام بن نوح علیہ السلام کا آباد کیا ہوا۔ بانی شہر کے نام پر نام رکھا گیا۔ کثرتِ استعمال سے دمشق ہو گیا۔

چناں قحط سالی در آمد دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق — شیخ سعدی

سر بر آوردہ بہ مجبوری عشق
سیر کردہ مکہ و مصر و دمشق — شیخ عطار

قولِ فیصل :- اردو میں بفتحِ اوّل زبانوں پر ہے۔

دَم شُماری :- مرتے وقت کی سانسیں گننا، نزع کی حالت میں سانسیں گننا، مریض کی نزاعی حالت۔ فارسی ترکیب۔ فصیح، رائج۔

ہزار ایذائیں کھینچے لاکھ تکلیفیں اٹھائے گئے
شبِ ہجر ایک ادنیٰ سی مصیبت دم شماری ہے — جلال

دَمِ صُبح :- پو پھٹنے کا وقت، صبحدم۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- صاحبِ نور اللغات نے لکھا ہے کہ محققین کی رائے ہے کہ دمِ صبح، صبحدم کے معنی میں صحیح نہیں۔ بلکہ بمعنی پو پھٹنا ہے۔ صاحبِ بہار نے اس کے معنی سپیدہ دم لکھا ہے۔

دَم ضیق میں کرنا :- تنگ کرنا، زچ کرنا، عاجز و پریشان کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کرو ضیق میں دم اپنے عشق بازوں کا
مسیح ہو کے مریضوں کو دق کیا نہ کرو — آغا حجو

قولِ فیصل :- اب عورتیں زیادہ تر جان ضیق میں ہونا' بولتی ہیں۔

دَمِ عیسیٰؑ (یا) دمِ عیسوی :- جنابِ عیسیٰؑ کی سانس جو مردہ جسموں میں جان ڈال دیتی تھی۔ صحت مند، بے جان چیز میں روح پھونک دینے والا، جان ڈالنے والا، زندگی بخش۔ فارسی، فصیح، رائج۔

کیا غم ہے اے جنوں جو ذرا ہم میں دم نہیں
بادِ بہار بھی دمِ عیسیٰؑ سے کم نہیں

دمِ عیسوی ہے چمن کی ہوا
کہ جان آئی جب کوئی جھونکا چلا — سحر

دَم غلط کر دینا :- گھبرا دینا، پریشان کر دینا، ناک میں دم کر دینا، عاجز کر دینا۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

کہہ کے چلو چلو آری تو جان کھا گئی
باندی نے کر دیا ہے مرا اور ہی دم غلط — جان صاحب

دمِ غنیمت ہونا :- متبرک ہے، قابلِ قدر ہے، ایسے شخص کے لیے کہتے ہیں جو اپنے زمانے کے لوگوں سے زیادہ اچھا ہو اور اس سے دوسروں کو کسی قسم کا فائدہ پہنچتا رہتا ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- نواب محسن صاحب کا دم غنیمت ہے انشاءاللہ ان کو جرأت تھی ان کے سبب سے بڑا دل ہی گیا۔ (سیر کہسار)

دَم فنا کرنا :- (متعدی) ہلاک کرنا، مار ڈالنا، بے جان کر دینا، جان لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم فنا دیکھنے والوں کا کیا کرتا ہے
تیغیِ حال کو اشارہ ہے ترے ابرو کا — آتش

دَم فنا ہونا :- (لازم) جان نکلنا، جان جانا، ہلاک ہونا، مر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھیں وہ دیکھ کے دم اپنا فنا ہوتا ہے
آج بیمار سے بیمار جدا ہوتا ہے — امیر

دَم فنا ہونا :- ڈرنا، خوف کھانا، رعب غالب ہونا، دہشت طاری ہونا، مرعوب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بچھیں کر تو رہے ہے۔ خدا ہی خیر کرے۔ اس وقت یہاں سب سوتے ہیں میں اکیلی کیا کروں۔ بولوں تو دم فنا ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو گلا گھونٹ ڈالے۔ (سیر کہسار)

دَم قدم ثابت ہونا :- صحیح و سالم ہونا، زندہ بخیریت ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

ہاتھ اٹھائے کیوں ہیں جستجو سے یار سے
جب تک اپنا دم قدم ثابت ہے ہم بیمار ہیں — ہجر

دَم قدم دیکھنا :- خودداری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع ہم اپنا ہی دم اور قدم دیکھتے ہیں — سودا

دَم قدم سے :- بدولت، طفیل، ذات سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مینا و ساغر و سے ساقی و مطرب و نَے
یہ ساری خوبیاں ہیں سودا کے دم قدم سے — سودا

دَم قدم سے لگا رہنا :- وابستہ رہنا، ساتھ نہ چھوڑنا، متعلق رہنا، دامن سے وابستہ رہنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی کو بچے میں جب ہم اچھی صورت دیکھ لیتے ہیں
لگی رہتی ہے اپنے دم قدم سے وہ زمیں پر سوں — داغ

دَم قدم کی خیر :- (دعائیہ فقرہ) جان سلامت رہے، زندہ بخیریت رہو۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- دروازے پر فقیر چیخ رہا ہے جان سلامت رہے، اولاد جیتی رہے، حضور کے دم قدم کی خیر، مگر کوئی سانس ڈکار تک نہیں لیتا۔

قولِ فیصل :- لکھنؤ کے کشمیرہ (جانداد) اور

زیادہ کہتے ہیں۔

دَم قفس کرنا:۔ دم گھبرانا، دم گھٹنا، تنگ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

کرتا کیا ریز میں سینا قفس کرتا ہے دم میرا
چرخ سیاروں نے رکھا نام ہو عنقا سخاوت کا — جانِ صاحب

دَمَک:۔ چمک، درخشندگی، تمتماہٹ، جیسے یا سونے کی چمک، آب و تاب، تابندگی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع متی میں وہ دمک تھی کہ کُندن بھی گرد تھا — انیس

رُخِ روشن کی دمک گوہرِ غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغ مہ و اختر سہرا — غالب

قول فیصل:۔ دمک اور چمک میں فرق ہے۔ چمک کے لیے سپیدی نور کی لازمی ہے اور نور سپیدی دینے والی چیز ہے۔ دمک کے لیے سپیدی نور کی لازمی نہیں بلکہ مخصوص ہے سرخی کے لیے۔ جیسے: سونے کی دمک، کندن کی دمک وغیرہ۔

دَم کا دَمامہ ہے:۔ دم کے ساتھ دنیا کی رونق ہے۔ اردو، مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

دَم کا دھاگا:۔ (تارِ نفس، رشتۂ جاں) دم کا دھاگے سے استعارہ کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، متروک۔

ذرا جان تک پیرہن میں نہیں
کوئی دم کا دھاگا کفن میں نہیں — محسن کاکوروی

دَم کا شُمار:۔ آخری سانسیں، مرنے کا وقت۔ اردو، فصیح، رائج۔

بچوں کو ہے یہ پیاس کہ دم کا شمار ہے
لیکن مجھے ہراس نہ کچھ انتشار ہے — عشق

دَم کا ظہورا:۔ کسی کے سبب سے رونق بحال ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ واہ جی واہ تمہارے ہی دم کا ظہورا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مرزا ثنا یوں بھی بولتے ہیں:۔ آپ ہی کے دم کا ظہورا ہے باقی سب گھاس کوڑا ہے۔

دَم کا کیا بھروسا:۔ زندگی بے ثبات ہے۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دم کا کیا بھروسا آج ہے کل دوسرا دن۔ (فسانۂ آزاد)

دَم کا کیا بھروسا آیا نہ آیا:۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیماری طول پکڑتی جا رہی ہے سوچتا ہوں جلد سے جلد لڑکی کی شادی کر دوں۔ دم کا کیا بھروسا؟ آیا نہ آیا۔

قول فیصل:۔ بھروسا کی جگہ اعتبار بھی ہے۔

ع آئے نہ آئے دم کا بھلا اعتبار کیا — ناظم

دَم کا مہمان:۔ جلد جانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے مریض کو کوئی دم کا (دم بھر کا) مہمان کہتے ہیں جو قریب مرگ ہو تنہا "دم کا مہمان" یہ معنی دارد؟

دَم کَٹا:۔ جس کی دُم کٹی ہوئی ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نوشہ کے گھوڑے کے بعد کئی ہاتھی تھے کتنا اور ایک دستا اور دم کٹا اور پاٹھا۔ (فسانۂ آزاد)

دَم کَٹنا:۔ وقت گزرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کہیں پوچھو بھلا مجھ سے صنم کوئی دم کٹتا ہے بغیر غم — یوسف علی خاں
وہ کھلتے ہیں ہم تم یوں جیسے خون روز حساب ہو — آتش

محفل ہوئی تباہ مرقع الٹ گیا
آئی نسیم صبح دم عیش کٹ گیا — عشق لکھنوی

دَم کرنا[1]:۔ (پلاؤ، کھچڑی اور چاول سے مخصوص) پتیلی وغیرہ میں پکانا۔ اردو مصدر، عورتوں اور باورچیوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ پانچ چھ مرغ کا قورمہ روز پلاؤ دم کیا جاتا ہے۔ (سیر کہسار)

دَم کرنا[2]:۔ افسوں یا منتر پڑھ کے پھونکنا، دعا یا (ناد علی) یا کوئی سورۃ یا اسم پڑھ کے پھونکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

(ناد علی) پڑھ کے بیچ بیچ ناد علی دم کرنا کر دیکھیے — (کچھ پڑھ کے)

دیکھا کیے امام دو عالم ادھر ادھر
کچھ پڑھ کے پہلوؤں پہ کیا دم ادھر ادھر — عشق

معجزے میں جیا پر راست کہیں یا شیخ
(نام) نام کس کا لے کے مجھ پر آپ نے دم کر دیا — ناسخ

دَم کَش[1]:۔ دم دار، جس کی سانس دیر تک کھنچے۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

شہزادہ کو جو دریا سے نکالا
بڑا دم کش تھا وہ دل کو سنبھالا — الف لیلہ منظوم

دَم کَش[2]:۔ وہ جو گانے بجانے میں دوسرے کی آواز میں آواز ملائے۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَم کَشی:۔ گانے بجانے میں دوسرے کی آواز میں آواز ملا کر مدد کرنا، گانے وغیرہ میں آس دینا، اس طرح کہ اپنی آواز گانے والے کی آواز سے ملا رکھے۔ فارسی، مؤنث، گویوں کی اصطلاح۔

مرغانِ باغ سے نہ ہوئی میر ہمدم کشی
نالے کو شب کے وقت سحر دم ہی کھا گئے — میر

دُمکلا :- بروزنِ ہم تُوا، پانی چڑھانے کی کل، پچکاری، دُخانی کل۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ابر آسا برس پڑے سقّے
سیکڑوں دمکلے بھی چلنے لگے — قلقؔ

قولِ فیصل :- یہ لفظ مرکب ہے دم بمعنی دبانا اور کلا بمعنی مشین سے۔ اسی کو دمکل بھی کہتے ہیں۔

دَمکنا :- (سونا، جواہرات، حُسن اور چہرے وغیرہ کی تعریف میں) چمکنا، جھلکنا، درخشاں ہونا، جھل جھل کرنا، تابندہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- کھرا سونا اُجلنے کے بعد اور زیادہ دمکنے لگتا ہے۔

قولِ فیصل :- ریگ کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے: دنیا اس دمکتی ہوئی ریت کے مانند ہے جو پیاسے کو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے۔

دَم کو لیے رہنا، دم لے کر بیٹھ رہنا :- سانس نہ لینا، دم نہ مارنا، خاموش ہو بیٹھنا، چُپ ہو جانا، ٹال جانا۔ اردو، دہلی کی بول چال (نور اللغات)

قولِ فیصل :- یہ محاورہ لکھنؤ میں بھی رائج تھا مگر اب متروک ہے۔

ع بس وہ بھلا دم کو لیے رہی عہدِ شباب تھا — رشکؔ

دَم کھا رہنا :- چپ ہو رہنا۔ اردو مصدر، متروک۔

بیٹھے اک مجھ کو تو میں سو کہوں
میں ملک نہیں ہوں جو دم کھا رہوں — منشی دولت رائے شوقؔ

دَم کھانا ۱ :- جان کھانا، دماغ چاٹنا، بار بار تقاضا کرنا یا بولنا، دق کرنا، بار بار پوچھے جانا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں اس محل پر جان کھانا بولتے ہیں۔

دَم کھانا ۲ :- (کنایۃً) خاموش رہنا، چپ رہنا، دم نہ مارنا۔ اردو، دہلی کی زبان

مرغانِ باغ سے نہ ہوئی میری دم کشی
نالہ کو سُن کے وقت سحر دم ہی کھا رہے — منیرؔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں بھی مستعمل تھا مگر اب متروک ہے۔ 'دم کھا رہنا' میں اس کی مثال ملاحظہ ہو۔

دَم کھانا ۳ :- صبر کرنا، تحمل کرنا، دم لینا۔ اردو، پورب کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں اس جگہ 'دم لینا' مستعمل ہے جیسے: ذرا دم تو، جلدی نہ کرو۔ لڑکے سے دس روپیہ کا نوٹ بھنوایا ہے۔ وہ آتا ہوگا۔ پانچ روپیہ تم لے لینا۔

دَم کھانا ۴ :- فریب میں آنا، دھوکے میں آجانا۔ (نور اللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

دَم کھانا ۵ :- کھانے کی دیگ یا پتیلی کا چولھے سے اتارنے کے بعد کوئلوں کی دھیمی آنچ پر رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دم کھانے پائے جو ہانڈی ہو گیا بھیا لذیذ — جان صاحبؔ

دَم کھٹکے میں پڑنا :- متذبذب ہونا، دُگدھا ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ بھی ہیں اجل بھی ہے نکلے کہ نہ نکلے یہ
کھٹکے میں پڑا اب تو اٹکا ہوا دم میں ہے — شوق قدوائیؔ

دَم کھنچنا ۱ :- لمبی سانس لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع جب دم کھنچا زمیں کھنچ آئی ذہن کے پاس — تعشقؔ

دَم کھنچنا ۲ :- (لازم) نزع میں سانس کا اوپر چڑھنا، دم ٹوٹنا، دم اکھڑنا، جان نکلنا، روح قبض ہونا۔

دم کھنچ کے آگیا ہے مرا چشمِ شوق میں
قاتل کھنچی ہوئی تری تلوار دیکھ کر — داغؔ

قولِ فیصل :- اس کا متعدی بھی کسی کے ساتھ مستعمل ہے۔

نکلا ایذا سے میں سرگشتہ اجل کے ہاتھوں
پاؤں کا دم صفتِ خارِ کفِ پا کھینچا — صباؔ

دَم کھینچنا ۱ :- (کنایۃً) خاموش رہنا۔ (فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ ان معنی میں نہیں بولتے۔

دَم کھینچنا ۲ :- زور سے سانس لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- اژدر نے دم کھینچا، یہ بہادر مع مرکب کھنچ کر چلا۔ (طلسم ہوش ربا)

دَم کھینچنا ۳ :- کش لگانا، حقّے کا گھونٹ لینا۔ اردو صرف، متروک۔

ذاکر اہدکے دم میں کھینچ دم چرس کا رندوں میں
ہر پیالے دم ہی بھر کا فرق رحمت اور زحمت میں (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :- اب اہلِ لکھنؤ 'دم' کی جگہ 'کش' بولتے ہیں۔ لیکن کش کھینچنا ہے کش لگانا نہیں کہتے۔ 'دم لگانا' خواص اور 'دم مارنا' عوام بولتے ہیں۔ اور یہ صرف حقّہ، سگریٹ وغیرہ کے لیے مخصوص ہے۔

دَم کے پیچھے (یا ساتھ) پھرنا :- ساتھ ساتھ لگا پھرنا، پیچھے پیچھے پھرنا، ساتھ ساتھ رہنا۔

عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'دُم کے ساتھ پھرنا' تو نہیں بولتیں البتہ کسی کے ساتھ 'دم کے پیچھے پھرنا' کہتی ہیں۔ جیسے: بعض تو جس سے ذرا بھی فائدے کی امید ہوئی اسی کی دُم کے پیچھے پھرنے لگے۔

دُم کے پیچھے رہنا:۔ (طنزاً) ہر وقت کسی کے پیچھے پیچھے رہنا، ہر وقت ساتھ ساتھ پھرنا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔ جیسے:۔ سو بار منع کیا کہ دیکھو ہر وقت دم کے پیچھے نہ رہا کرو مگر کمبخت مانتا ہی نہیں۔

دُم کے پیچھے لگا رہنا:۔ ہر وقت ساتھ ساتھ لگا رہنا، بیزاری سے کہتی ہیں۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: کمبخت ہر وقت دُم کے پیچھے لگا رہتا ہے کسی وقت جان نہیں چھوڑتا۔ اماں یہ لیں گے، اماں وہ لیں گے، جان عاجز ہے۔

قول فیصل:۔ 'رہنا' کی جگہ باعتبار محل 'ہونا' بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ جب دیکھو دُم کے پیچھے لگے ہیں فرمائشیں ہو رہی ہیں یہ منگا دیجئے وہ منگا دیجئے! کہاں سے اتنا پیسہ لاؤں؟ جو تمہاری فرمائشیں پوری کرتا ہوں۔

دَم کے دَم:۔ (تابع فعل) تھوڑی دیر، ایک لحظہ کچھ دیر۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان

محل صرف: میر صاحب وہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی آئے تھے اور دم کے دم ٹھہر کر گھوڑے پر سوار ہوئے اور کچھ اسباب لے کر چلے گئے۔ (فسانۂ آزاد)

دم کے دم میں: (تابع فعل، لحظہ بھر میں، آن واحد میں، کم سے کم مدت میں، کوئی دم میں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: اے حضور قارون کی سلطنت ہو تو یہ انہیں لوگوں کو دم کے دم میں بخش دیں۔ (میر کہسار)

قول فیصل:۔ 'دم' کی جگہ 'کوئی دم کے دم میں' بھی بولتے تھے جواب متروک ہے۔

محل صرف: بیٹی خیمہ آگیا استاد بس آگیا! اب حضرت بھی کوئی دم کے دم میں دھر دھمکیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دُم کے رستے نکلنا:۔ بیکار ثابت ہونا، کام نہ دینا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ سارا قانون قاعدہ دُم کے رستے نکل جائے۔ (اودھ پنچ)

قول فیصل:۔ عوام اب 'چوتڑوں کے رستے نکل جانا' اور بازاری لوگ 'چوتڑوں' کے بجائے 'گانڈ' بولتے ہیں۔

دم کی روشنی ہو:۔ (کنایۃً) ذات کا فیض ہو۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ کوئی اسم یا 'ان کے' 'جن کے' وغیرہ ضمیر یا اس کے ماقبل لا کے بولتے ہیں۔ جیسے:۔ سب ٹھاٹ ہے دم کی روشنی ہے۔

صدمۂ باد حوادث سے رہے محفوظ وہ
کشور آباد میں ہے جس کے دم کی روشنی　　شعور

دم کی رونق:۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) ذات کا فیض۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سارا رونق ہے یہ دیوانوں کے دم کی آتش
طوق و زنجیرے ہوتا نہیں زنداں آباد　　آتش

دم کے ساتھ:۔ تا زندگی، زندگی کے ساتھ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تا زندگی رہا ہو اگر جام جم کے ساتھ
مانند خون شراب ہو یاں اپنے دم کے ساتھ　　ناسخ

دُم کے ساتھ لگا ہونا:۔ پیچھا نہ چھوڑنا، ہر وقت ساتھ رہنا، ساتھ ہی ساتھ رہنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

دُم گزا: ۱۔ (بضم اول و فتح میم) (دستگاہ دم پرندگان)۔ پرندوں اور دیگر حیوانات کے دم اگنے کی جگہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دُم پکڑتے ہی مرغا اس زور سے پھڑ پھڑا کر دُم گزے سے اس کی دُم اکھڑ کے میرے ہاتھ میں رہ گئی اور وہ اڑتا ہوا دور جا گرا۔

دُم گزا: ۲۔ 'پچھلا'، وہ کپڑے یا کاغذ کی دھجی جو کنکیا میں لگاتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ کاغذ کی لمبی پٹی جو کنکیا میں لگاتے ہیں اسے اہل لکھنؤ 'جھانجھل' کہتے ہیں۔ کپڑے کی دھجی نہیں لگائی جاتی۔

دُم گزا: ۳۔ جو ہر وقت ساتھ رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں طنز کے ساتھ اس کو 'دم چھلا' کہتے ہیں۔

دُم گزا: ۴۔ گائے، بیل، بھینس وغیرہ کی کھال اتری دم۔ اردو، مذکر۔ قصابوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تم آج پھر ویسا ہی گوشت اٹھا لائے جیسا کل لے آئے تھے۔ کمبخت گوشت والے نے دم گزا اٹھا کے دے دیا اور تم آنکھ بند کر کے لیے چلے آئے۔

دَم گلے میں اٹکنا:۔ نزع کی حالت میں سانس کا گلے میں اٹکنا، نزع کے وقت سانس گلوگیر ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ خاک وہ گرد وہ غبار ہے کہ دم لینا دشوار ہے، سانس باہر نکلتے جان چراتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- اب لکھنؤ میں زیادہ تر اس جگہ 'سانس لینا' مستعمل ہے۔

دم لینا ۳:- ٹھہرنا، صبر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دم انبیا بھی آ کے جو لیتے تو جانتے
ساتھ ان کا مقتل گاہ میں دیتے تو جانتے — عشق

دم لینا ۴:- ستانا، کام بند کر کے تھوڑی دیر ستانا، توقف کرنا، قیام کرنا، آرام لینے کے لیے ذرا سا ٹھہرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر — میر

قول فیصل:- نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

کانٹے جیسے جو پاؤں میں جاری ہوا لہو
دم بھی نہ لینے دیتے تھے بے رحم و کینہ جو — عشق

دم لینا ۵:- ماننا، باز آنا، چپکا رہنا، چپکا بیٹھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم بھی خالق سے منہ بے داد لیے دم لیں گے
ستم ایجاد جو آمادہ ہے بیدادوں پر — امانت

قول فیصل:- جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ نہ ہم (یا فلاں) ایسا ضرور کریں گے، یا ایسا ضرور ہوگا، اس محل پر ارادے کی پختگی ظاہر کرنے کے لیے اسی طرح کہتے ہیں مثلاً ہم وہاں جا کے دم لیں گے۔ زور دینے کے لیے لفظ 'ہی' کا اضافہ کر کے بھی بولتے ہیں مثلاً ہم وہاں پہنچ ہی کے دم لیں گے۔

دم لینے پانا:- فراغت پانا، فرصت کا وقت پانا، ستانے کی مہلت پانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ابھی ابھی دیکھیے جگہ جگہ حضور کا کام کس قدر بڑھ جائے جاؤں گا۔ ذرا دم لینے پاؤں۔ (عزیز الرحمن الٰہ آبادی: میرا پہلا گناہ)

دم لینے کی مہلت نہیں!:- اتنی مصروفیت بڑھی ہوئی ہے کہ ذرا ستانے کا بھی موقع نہیں، مسلسل کام کے باعث ذرا دیر ستانے کا بھی موقع نہیں ملتا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قاصد ہمیں تو دم لینے کی مہلت نہیں ہے دم
منتظر جواب خط یار کے ہیں ہم — عشق

قول فیصل:- 'مہلت' کی جگہ 'فرصت' بھی ہے، باعتبار محل مختلف صورتوں سے رائج ہے۔ مثلاً 'دم لینے کی فرصت نہ ملنا'۔

ع مجھ کو دم لینے کی فرصت بھی نہ دنیا میں ملی — ناسخ

بطور استفہام بھی مختلف صورتوں سے بولتے ہیں مثلاً ع مجھ کو دم لینے کی بھی فرصت ہے؟ لا اعلم یا 'دم لینے کی فرصت کسے؟' یا 'دم لینے کی فرصت کہاں' وغیرہ

'لینے' کی جگہ 'مارنے' بھی ہے (یعنی دم مارنے کی فرصت الخ) مگر کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

'مسلسل کام لیے جانا' کی جگہ 'دم لینے کی مہلت نہ دینا' بھی مستعمل ہے، جیسے:- بادشاہ کی فرمائشیں دم لینے کی مہلت نہ دیتی تھیں (آب حیات)

دم مارنا:- حقہ وغیرہ کا کش زور سے لینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:- چونکہ نشہ باز ہیں ڈیڑھ ہتی بغل میں دبائے دکان پر بھنگیڑن کی پہنچے چونی پھینکی دم مارا۔ (طلسم ہوشربا)

مارا جو دم چلم سے شرارے نکل پڑے
اک برق آتشیں سے ستارے نکل پڑے (فرہنگ اثر)

دم مارنا ۲:- شیخی مارنا۔

آتش یہ کس کی چاہ کا دم مارتے ہو تم
وہ دل ربا ہے دشمن جاں دوست دار کا — آتش (نور اللغات)

قول فیصل:- 'دم مارنا' 'شیخی مارنا' نہیں 'دعویٰ کرنا' ہے۔ آتش کے شعر سے یہی معلوم ہے۔ اس معنی میں اب متروک ہے اور اس جگہ 'دم بھرنا' رائج ہے۔ شیخی کرنا اور لاف زنی کرنا کے معنی میں دہلی کی زبان ہے۔

دم مارنے کی بات نہیں:- عذر کرنے کا محل نہیں۔

آہ کرنے کی بھی طاقت نہیں ہیہات نہیں
آہ کیا کیجیے دم مارنے کی بات نہیں — جرأت (نور اللغات)

قول فیصل:- مؤلف نور اللغات کو یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ اہل لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دم مارنے کی جگہ نہیں:- کچھ بس نہیں چلتا، بے اختیاری ہے، کچھ کہنے کی گنجائش نہیں، مجال گفتگو نہیں۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:- 'جگہ' کے بجائے 'جا' بھی مستعمل ہے۔ (دم مارنے کی جا نہیں)

خم خانے میں جو آئے تو ناصح رہے خموش
دم مارنے کی جا نہیں انساں کو آب میں — امیر

دم مارنے والا:- دخل دینے والا، منہ سے بات نکالنے والا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اثبات میں نہیں منفی اور استفہامی صورت سے رائج ہے مثلاً کوئی دم مارنے والا نہیں۔ کون دم مارنے والا ہے؟

دم مدار:- مدار (ایک درویش کا نام) سلامت رکھیں۔ اردو، عوام کی زبان۔

دم دم میں درد سے جو وہ ہوتا تھا بے قرار
نوکر سناتا تھا پئے تسکین "دم مدار" — شیخ محمد علی منیر

دَمِ مُردن :۔ نزع کے ہنگام، مرتے وقت، موت کی گھڑی، مرنے کا وقت۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

لذت زیست سے خوش ہو دلِ ناشاد عبث
دمِ مردن کی فراموش ہوئی یاد عبث — رشک

رشک ہو ہم کو زیادہ نہ وفادار لا
نکل آئے دمِ مردن تہِ خنجر آنسو — تسلیم لکھنوی

قول فیصل :۔ اس جگہ اب "دمِ مرگ" زیادہ کہتے ہیں۔

دَم ملنا :۔ نفیری وغیرہ کا بجایا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف :۔ اسد نے مہرخ کو حکم دیا کہ ہمارے لشکر میں بھی مدد خدائے قہار کے بھروسے پر طبل جنگ بجے اور نفیر سحر کو دم ملے۔ (طلسم ہوش ربا)

دَم میں :۔ (تابع فعل) لمحہ بھر میں، فی الفور، آن کی آن میں، فوراً، آناً فاناً۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سخت جانی نے مری پھیر دیا منہ دم میں
دل کڑا کر کے اگر خنجر فولاد آیا — امانت

محل صرف :۔ گنگا ہاتھ میں آنے کی دیر تھی پرے کے پرے دم میں صاف کر دیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس محل پر "دم بھر میں" زیادہ رائج و فصیح ہے۔

دَم میں آنا :۔ (لازم) دھوکے میں آنا، فریب کھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

رقیب اپنا ہے آٹھوں گانٹھ کمیت
نہ آ جانا کہیں تم اس کے دم میں — داغ

دُم میں ٹونٹا باندھ کے چوراہے پر چھوڑ دینا :۔ (ٹونٹا: واو مجہول و نون غنہ) گدھے کی دم میں ٹونٹا باندھ کے چوراہے پر چھوڑ دیتے ہیں تا کہ اس کو خوب ایذا ہو (کنایۃً) مضحکہ اڑانا کی جگہ بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَم میں دَم آنا :۔ (لازم) پژمردگی دور ہونا، دل مطمئن ہو جانا، جان میں جان آنا، بحالی کا عمل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے آتے ہی دم میں دم آیا
ہو گئی یاس امیدواری آج — مومن

دَم میں دَم آنا :۔ ۲۔ ہوش آنا، غشی جاتی رہنا۔ اردو محاورہ۔ دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

دَم میں دَم رہنا :۔ (لازم) جان سلامت رہنا، جیتا رہنا، زندگی کی سانس باقی رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

غم رہا جب تک کہ دم میں دم رہا
دم کے جانے کا نہایت غم رہا — میر

دَم میں دَم نہ ہونا :۔ قوت نہ ہونا، سکت نہ ہونا، تاب نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع روتے تھے عجب درد سے شہ دم میں نہ تھا دم — عشق

دَم میں دَم ہونا :۔ (لازم) بقائے حیات ہونا، زندگی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ اس کے ماقبل مروجہ ترکیبوں سے کوئی حرف لاتے ہیں۔ جیسے جو، اگر، جب تک وغیرہ۔

جب تک کہ دم میں دم ہے ترے کام آؤں گا
مر کے بھی اپنے دوستوں کو میں بچاؤں گا — عشق

دُم میں رَسّا :۔ کسی کام کی نفی منظور ہو تو کہتے ہیں۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ تو یا، ہو تو جوتا [illegible] ہے تو تو یہی محاورہ ... پڑھنا، لکھنا، تلاش معاش سب کی دم میں رسّا۔ (فسانۂ آزاد)

دَم میں رکھنا :۔ فریب میں رکھنا، دھوکے میں رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب بات کرے صاف کرے۔ کسی کو دم میں رکھنا شرافت کے خلاف ہے۔

دَم میں رہنا :۔ دھوکے میں رہنا، فریب میں رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

وعدۂ وصل پہ ہر اک کو لگائے رکھا
کر نہ مانا اسی دھوکے میں اسی دم میں رہے — داغ

دُم میں کھنگھٹا باندھنا :۔ ذلیل و رسوا کرنا۔ عوام کی زبان۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ یہ دو صورتوں سے رائج ہے۔ "دم میں کھنگھٹا" یا "دم میں کھنگھٹا باندھوں"۔ پہلی صورت میں "باندھوں" محذوف ہے۔ دھمکانے کے طور پر زیادہ تر بچوں سے غصہ آمیز مزاح میں کہتے ہیں۔ جیسے :۔ رہ تو جا ابھی بتاتا ہوں تیری تو دم میں کھنگھٹا کمبخت سر پر آگے چیختا ہے سونے نہیں دیتا۔

دُم میں گھسنا :۔ خوشامد میں رہنا، پیچھے لگا رہنا، خوشامد کے مارے ساتھ ساتھ رہنا، حمایت چاہنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ غصے کے محل پر عوام لکھنؤ "دم میں گھسا رہنا" اور بازاری لوگ "چوتڑوں میں گھسا رہنا" کہتے ہیں۔ جیسے :۔ لاکھ منع کیا کہ تو ہمارے لڑکے کے ساتھ نہ رہا کر مگر جب دیکھو دم میں گھسا رہتا ہے۔ (ایضاً) جب تمھیں ان سے کوئی فائدہ نہیں تو ہر وقت ان کے چوتڑوں میں کیوں گھسے رہتے ہو۔

دَم میں لانا :۔ دھوکا دینا، جُل دینا، کسی کے ساتھ فریب کرنا، جل کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہ بڑے گھاگ ہیں بھلا ہمیں کون دم میں لا سکتا ہے۔

دُم میں نُندا باندھ کے چاندنی کو سونپ دینا:۔ مفلس اور کنگال بنانا، کوئی واسطہ نہ رکھنا۔

دمِ دم میں نندا باندھ اُسے چاندنی کو سونپ
رکھے از بیچ جو کہ امام ام کے ساتھ — افشا

(خزینۃ الامثال و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب کسی کے ساتھ "دُم میں نندا" کہتے ہیں جس میں "باندھنا" محذوف ہوتا ہے۔ جیسے: بیگم زادی تو بھی اس نے بیچ لی اونے پونے دام سیدھے کیے۔ صف شکن کی دُم میں نندا۔ (فسانۂ آزاد)

اور "باندھنا" کو ظاہر کر کے بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ "جبر و مقابلہ سیکھنا طبیعت پر جبر کرنا ہے۔ تاریخ یاد کیسے رہے۔ یہاں تو خدا جھوٹ نہ بلائے گھر کے بچوں کا نام یاد نہیں آتا۔ لنڈا پڑھنے کی دُم میں نندا باندھا۔" (فسانۂ آزاد)

دَمَن:۱ (بروزن کفن) نل کی محبوبہ جو ہندوستان کے راجہ کی بیٹی تھی ان دونوں کا قصہ فیضی نے لکھا ہے جو نل دمن کے نام سے مشہور رہا۔

محلِ صرف:۔ نل اپنی محبوبہ دمن کے فراق میں دن رات نالے کیا کرتا تھا۔

دِمَن:۲ کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ۔ فارسی مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: وہ پھول جو کل تک چمن کی زینت تھے آج سوکھے ہوئے دمن میں پڑے ہیں۔

دُمنا:۔ (دمانا کا لازم) لونچ کھانا، اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

جلد ہی نکل گئی کبھی قسم کے نکل گئی
سیدھی نکل گئی کبھی دُم کے نکل گئی — عشق

دَم ناک میں آنا:۔ (بیشتر "ناک میں دم آنا" مستعمل ہے) عاجز ہونا، تنگ ہونا، زندگی سے بیزار ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

فلک کے ہاتھ سے آیا یہ ناک میں ہے دم
کہ کھا کے سو رہوں کچھ جی میں ہے کسی کی قسم — رنگین

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں "ناک میں دم آنا" ہے۔

دَم ناک میں کرنا:۔ عاجز کرنا، تنگ کرنا، ستانا، تکلیف دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں "ناک میں دم کر دینا" رائج ہے۔ جیسے: "تم لوگوں نے بیچ بیچ کے ناک میں دم کر دیا۔"

دَم ناک میں لانا:۔ عاجز کرنا، تنگ کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

زلفِ مشکیں تجھ کو رہ رہ کے جاتی ہے یاد
لائی ہے اب نکہتِ گل کھینچ کر دم ناک میں — ناسخ

دَم ناک میں ہے:۔ عاجز ہونے کی جگہ۔

یٰسین خاں سے باجی دم ناک میں ہے میرا — جانِ صاحب
ہر روز میں اُٹھاؤں تیسوں کلام کب تک؟ (نور اللغات)

قولِ فیصل: "ناک میں دم ہے" عام بول چال ہے اور نظماً بھی یونہی فصیح ہے۔

کیا ناک میں دم ہے دلِ دشوار طلب سے
وہ کام گر آتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا — داغ

دَم نتھنوں میں ہونا:۔ عاجز ہونے، تنگ ہونے کی جگہ۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

بس لگی ہے یہ دماغ اس نازنیں کو جب تنا
اس قدر چھینکے کہ نتھنوں میں ہمارا دم ہوا — آتش

جی جاؤں کہ مر جاؤں میں اس نازکشی سے
نتھنوں میں ہے دم نَے کی طرح ناک میں جی ہے — شاہ نصیر

دَمِ نزع:۔ (باضافت) مرنے کا ہنگام، جان کنی کے وقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

روح کہتی ہوئی نکلی ہے دمِ نزع عزیز
اُن سے اس بزم میں ملنا ہمیں منظور نہیں — عزیز لکھنوی

دَم نساسی ہونا:۔ جاں بلب ہونا، مرنے کے قریب ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

محلِ صرف:۔ میرا تو دم نساسی ہے۔ آپ کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ (اودھ پنچ)

دَمِ نقد:۱ مجرد، تنہا، اکیلا۔ فارسی صفت، متروک۔

محلِ صرف:۔ یہاں تو یہ کیفیت ہے کہ دیکھا اور جھپاک اُٹھایا، اُٹھایا اور تراشا، تراشا اور کھایا، کھایا اور لوٹ ہو گئے۔ دم نقد آدمی ٹھہرے۔ مال اسباب کے کوڑے سیکے اور بے گنتی لیے۔ (فسانۂ آزاد)

دَمِ نقد:۲ (صفت) فوراً، نقد معاملہ جو ادھار نہ ہو۔ اردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اب مستعمل نہیں۔

دَم نکال لینا:۔ بہت مارنا، یا بہت کام لینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اب جو یہاں دکھائی دیے تو مارتے مارتے دم نکال لوں گا۔

دَم نکالنا:۔ جان نکال لینا۔

تصویر بن گیا ہوں جھپکتی نہیں پلک
فرقت نے دم نکال لیا بال بال کا — قدر بلگرامی (نور اللغات)

قولِ فیصل: "دم نکال لینا" زیادہ بولتے ہیں۔ جیسا کہ شعر میں ہے۔

دَم نکلنا:۱ (لازم) مرنا، روح قبض ہونا، موت آنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کی ہی۔ جب کہ وہ قید خانے سے شب کے وقت چھوٹ کے چلے ہیں اور چلتے چلتے تھک گئے ہیں۔ مصرعِ اولیٰ کا مطلب ہے کہ جب راہ کی تکان سے ان کے دم چڑھ جاتے تھے تو وہ ہانپنے لگتے تھے۔ انھیں نے دم ہانپنا نہیں بلکہ "دم چڑھنا" کہا ہے۔ "ہانپنا" اُن بچوں کے لیے کہا ہے جن کے دم نقاہت سے چڑھ جاتے

دُم ہلا کر بیٹھنا :۔ (طنزاً) جگہ کو صاف کر کے بیٹھنا۔ اردو محاورہ، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ کتّا بھی بیٹھتا ہے تو دُم ہلا کے بیٹھتا ہے۔

قولِ فیصل :۔ یہ فقرہ اُس بدسلیقہ اور گندے آدمی کی نسبت بولتے ہیں جو اپنے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ کو صاف نہیں رکھتا۔

دُم ہلانا :۔ خوشامد کے طور پر کتّے کا اپنی دم کو حرکت دینا (مجازاً) چاپلوسی کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کتّے کی خاص صفت ہے کہ جب بھوکا ہوتا ہے تو مالک کے سامنے دم ہلانے لگتا ہے۔

دَمہ دَم کے ساتھ :۔ ضیق النفس کا مرض جب ہو جاتا ہے تو پھر نہیں جاتا۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سیکڑوں روپے علاج میں صرف کیے ہر مضر چیز سے پرہیز کیا، مگر اودھر جاڑا آیا اور دمے نے زور کیا کسی نے سچ کہا ہے دمہ دم کے ساتھ

دُم ہَوا ہونا :۔ روح فنا ہونا، جان نکلنا۔ اردو صرف، قریب بہ متروک۔

درد سر نغمۂ بلبل سے ہوا ہوتا ہے　　علی اوسط
دم مرا بادِ بہاری سے ہوا ہوتا ہے　　رشکِ لکھنوی

قولِ فیصل :۔ باعتبارِ محل دم (کا) ہوا ہو جانا، بھی مستعمل ہے مگر وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

ہائے وہ صبح شبِ وصل جدا ہو جانا　　دلی
ان کا جانا تھا مرے دم کا ہوا ہو جانا　　خواجہ بچہ زہرہ

دَم ہُوش :۔ ([illegible]) جان و دل سے ہزار جان سے، مرکب فارسی الفاظ، متروک۔

دم ہوش شمع والی پہ پروانہ تم رہے
جب تک رہے جوان مرا دل جلا کیا　　جان صاحب

قولِ فیصل :۔ "پروانہ رہنا" اور "جاں نثار" کے ساتھ اس کا صرف تھا۔ جیسے :۔ نواب صاحب دم ہوش چاہتے تھے۔ (امراؤ جان ادا)

دم ہونا :۔ پلاؤ پکنا، چاول پکنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ روٹی نہ کھاؤ گے تو کیا تمھارے لیے پلاؤ دم ہوگا۔

قولِ فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی "دم بخت ہونا" لکھے ہیں۔ جو باعتبار زبانِ لکھنؤ درست نہیں۔

دَم ہونا [۲] :۔ حوصلہ ہونا، ہمت ہونا، دل ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سخت جانوں کو خدا رکھے کہیں جو زیچ ہم　　دل
ہم میں او جلاد دم ہے خنجر فولاد کا　　خواجہ بچہ زہرہ

دَم ہونا [۳] :۔ تاب و طاقت ہونا، سکت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اب مجھ میں وہ دم اے جی کہاں ہے
وہ دل وہ جگر وہ جی کہاں ہے　　(گلزارِ نسیم)

دَم ہونا [۴] :۔ جان ہونا، جسم میں زندگی کی روح باقی ہونا، تھوڑے سانس ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

آگے بالیں پہ مرے ہائے کسی کا کہنا
دیکھنا کچھ مرے بیمار میں دم ہے کہ نہیں　　جلیل شاگردِ امیر

دَم ہونٹوں پر آنا :۔ نزع کا عالم ہونا، روح کا نکلنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹھے ہیں کان کے پردے دم آیا ہونٹوں پر
وبالِ جان ہے یہ نالۂ ہائے جان فریاد　　وزیر
اُس وقت تو ہر ایک کا دم ہونٹوں پر آیا
جب سینۂ بیمار سے اصغرؑ کو چھڑایا　　عشق

دَم ہونٹوں پر ہونا :۔ دم نکلنے کے قریب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مریض کی حالت بہت نازک ہے، نبض کی رفتار بہت سست ہو چکی ہے بس اب دم ہونٹوں پر ہے۔

دَم ہی دَم میں رکھنا :۔ متردّد، ٹال مٹول کرنا، حیلہ حوالہ کرنا، دھوکے میں رکھنا، لیت و لعل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہمیں دم ہی دم میں رکھا کیجیے گا　　تسلیم
کوئی دم تو وعدہ وفا کیجیے گا　　(فرہنگِ آصفیہ)

دَمی :۔ (بفتحِ دال) چھوٹی سی گڑگڑی، ایک قسم کا چھوٹا حقہ۔ فارسی، مونث۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ حقّے کی یہ قسم لکھنؤ میں دمی نہیں کہلاتی۔ اسے "گڑگڑی" ہی کہتے ہیں۔

دَن :۔ آواز جو توپ بندوق چھوٹنے سے ہوتی ہے۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ توپ چھٹنے کی آواز کو "دن" اور بندوق سر ہونے کی آواز کو "دائیں" یا "دھائیں" کہتے ہیں۔

دِن :۔ (بکسرِ اوّل) روز، اس سے روز و شب مراد ہوتے ہیں یعنی رات بھی دن کے مفہوم میں شامل ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب! قیامت بھی ہو گویا کوئی دن اور — غالبؔ

دِن ۲ صبح، فجر، روزِ روشن، تڑکا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "اٹھو دن ہو گیا سورج نکلنے کو ہے کب تک سوتے رہو گے۔"

دِن ۳ زمانہ، دَور، وقت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اُس نے کہا ایسے بہت احسان کئے ہیں
جاں باز! اسی وقت اسی دن کے لیے ہیں — اوجؔ لکھنوی

محلِ صرف:۔ میں شباب و جوانی کے دن تھے، مرنے والے بہت کم سن تھے۔ (طلسم ہوشربا)

دِن ۴ موسم، رُت،

ع جنوں کا جوش ہو فصلِ بہار کے دن ہیں — سحرؔ
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ سحرؔ نے دن بمعنی زمانہ استعمال کیا ہے۔ ورنہ یہ ٹکڑا "فصلِ بہار کے دن" بے معنی اور مہمل ہو جاتا۔ "فصلِ بہار کے دن" سے موسمِ بہار کا زمانہ مراد ہے البتہ اس سے انکار نہیں کہ دن بمعنی موسم بھی بہار پر مستعمل ہے اور بطور جمع بولتے ہیں۔

جمع ہوئے ہیں کچھ حسیں گرد مرے مزار کے
پھول کہاں سے آگئے دن تو نہ تھے بہار کے — آرزوؔ لکھنوی

دِن ۵ (بطور جمع) طالع، بخت، نصیب، تقدیر، مقدر، مقسوم۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کب اس سے ہوگی ملاقات میں یہ پوچھوں ہوں
ذرا تو دیکھ منجم مرے ستارے دن — جرأتؔ

قولِ فیصل:۔ جس صورت سے جرأتؔ نے استعمال کیا ہے وہ دہلی کا صرف ہے۔ اہلِ لکھنؤ یوں بولتے ہیں۔ (مثلاً) ہمارے دن کیسے ہیں (یا) آجکل ہمارے دن اچھے ہیں" وغیرہ وغیرہ۔

دِن ۶ ساعت، گھڑی، تاریخ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

خاتمِ دستِ سلیماں میرے ہاتھ آئی ہے آج
دیکھیں ہو آئے کو وہ غیرتِ بلقیس دن — علی اوسط رشکؔ لکھنوی

دَنّا ۱ (بروزن گنّا) موٹا، مضبوط، دراز، بڑا، نڈر۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَنّا ۲ موٹی گیڑی۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ دہلی کی زبان ہے۔

دُنّاب:۔ (بروزن جُلّاب) موٹا، پھولا ہوا، فربہ۔ اردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب آیا تھا کس قدر دبلا پتلا تھا بس ہی پچیس ۲۵ روز میں کیسا دُنّاب ہو گیا۔

دَنّا پیل:۔ (بالفتح و تشدید نون و یائے مجہول) قوی ہیکل، زبردست، صفت۔

(فقرہ) آپ کو اس لڑکپن پر لکھنؤ کے دنّا پیلوں سے اُلجھنے کی کیا پڑی تھی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ دیہاتی زبان ہے۔ اہلِ لکھنؤ "ڈنڑ پیل" لفظ جوان کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں یعنی "ڈنڑ پیل جوان" کہتے ہیں۔

دَنّاٹا:۔ (بروزن سنّاٹا) بڑی اور مُہیب آواز جو فضا میں چند ثانیہ قائم رہے۔ اردو، مذکر، متروک۔

محلِ صرف:۔ یہ کیسا دنّاٹا ہوا کہ دل ساحروں کا کانپ گیا۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ "دنّاکا" بولتے ہیں۔

دن اچھے ہونا:۔ خوش حالی سے گزر اوقات ہونا، خوشی سے بسر ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دن اچھے تھے جب تک مرے آشنا تھے
بُرے وقت میں سب کنارے ہوئے ہیں — داغؔ

دَنا دَن:۔ (بفتح اول و چہارم) توپ بندوق کی متواتر آواز، چوٹ یا ضرب کی پے در پے آواز۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں "دنادن توپ چھٹنا"، "دنادن فیر ہونا" وغیرہ صورتوں سے مستعمل ہے اور توپ کے لیے مخصوص ہے۔ اضافی صورت میں مونث بولتے ہیں۔ جیسے توپوں کی دنادن، چوٹ یا ضرب کی متواتر آواز کو اہلِ لکھنؤ "تڑاتڑ" کہتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی توپوں ہی کی متواتر آواز کو دنادن لکھا ہے۔

دنادنی کا تیل:۔ طلا جو ذکر کو سخت کرتا ہے اور شہوت کو بڑھاتا ہے، سانڈے کا تیل۔ ہندی، مذکر، سانڈے کا تیل بیچنے والوں کی آواز۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں سانڈے کا تیل یا ظالم سانڈے کا تیل کہتے ہیں۔

دَنّا سیٹھ:۔ (بفتح اول و تشدید دوم و یائے مجہول) بڑا سیٹھ (طنزاً) مغرور۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "دھنّا سیٹھ" کہتے ہیں اور طنز کے محل پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:۔ "تم کہاں کے بڑے دھنّا سیٹھ ہو جو نواب صاحب تمھیں اپنی بیٹی دیدیں گے۔" تنہا مغرور کے معنوں میں نہیں بولتے۔ مغرور و دولت مند کے لیے طنزاً اور تضحیک سے کہتے ہیں۔

دن اندھیرا ہونا:۔ دن گزر کے رات ہو جانا

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ راتیں صبح ہوگئیں اور دن دوپہر ہوگئے جب یہ مہم سر انجام ہوئی۔

(دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

دَنانیر :۔ (بفتحِ اول و کسرِ چہارم و سکونِ پنجم معروف) دینار کی جمع۔ عربی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ ایک تو بہت کم بولتے ہیں اور جب بولتے ہیں تو 'دراہم و دنانیر' کہتے ہیں۔

جیسے: بادشاہ اگر میرے سامنے دراہم و دنانیر کے ڈھیر بھی لگادے جب بھی میں اپنی قوم سے غداری نہ کروں۔

دَنَاءَت :۔ (بفتحِ اول و دوم و چہارم خستہ) بخل، کنجوسی، کمینگی، پست فطرتی، چھچھوراپن، ذلیل حقیر ہونے کی صورت حال۔ عربی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ناعاقبت اندیشی ہر بات میں رہتی ہے
اس وجہ سے بدنظمی اوقات میں رہتی ہے
جان ایسی دَنَاءَت سے آفات میں رہتی ہے
مقصودِ ریاکاری خیرات میں رہتی ہے
چار آدمی جب دیکھیں تب صرف ہو اک آدھ — صفی لکھنوی (صحیفۂ تعلیم)

قولِ فیصل : ان معنوں میں دِنایَت (بکسرِ اول و یائے مفتوح) جیسا کہ مشہور ہے غلط ہے۔ عربی دَنَاءَۃ (بفتحِ اول) البتہ ملتا ہے جس کے معنی ہیں: گھٹیا ہونا، ردی ہونا۔ (دیکھو مصباح اللغات صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ کوہ نور پریس دہلی طبعِ نہم) یعنی گھٹیا پن، ردی ہونے کی صورت حال اور یہ اردو کے لیے بالکل غیر مانوس لفظ ہے۔

دِن آشکارا (آشکار) ہونا :۔ دن ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

موسمِ پیری میں کیسی نوجوانی کب تلک
چونک غافل شب گئی دن آشکارا ہوگیا — امیر

دِن آنا ۱ :۔ (بطورِ جمع) موسم آنا، رُت آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ برسات کے دن آئے اور بیر بہٹیاں نکل پڑیں معلوم ہوتا ہے کہ زمین پر یاقوت کے چھوٹے چھوٹے نگینے بکھرے پڑے ہیں۔

قولِ فیصل :۔ موسم کے نام کے ساتھ ہی یہ معنی پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے گرمی کے دن، برسات کے دن، بہار کے دن وغیرہ۔

دِن آنا ۲ :۔ وقت آنا، وقت مقررہ کا آنا، روزِ معینہ کا ہونا یا کچھ روز تک مسلسل کسی کام کے ہونے کا زمانہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ادھر عزا کے دن آئے ادھر سارا شہر ماتم کدہ بن گیا ہر طرف سے شینِ حسین کی صدائیں آنے لگیں۔

دِن آنا ۳ :۔ (بطورِ جمع) ایام آنا، حیض آنا، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ایام سے ہونا' کے معنوں میں 'دنوں سے ہونا' تو بولتی ہیں مگر 'دن آنا' 'ایام آنا' کے معنوں میں نہیں بولتیں۔

دِن آنا ۴ :۔ دن چڑھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس کے ماقبل بیشتر لفظ 'اتنا' کا اضافہ کرکے 'اتنا دن آگیا' بولتے ہیں۔ جیسے۔ اتنا دن آگیا اور تم ابھی تک پڑے سو رہے ہو۔

دِن آنا ۵ :۔ حیات کے دن باقی نہ رہنا، موت آنا۔ اردو محاورۂ دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس جگہ 'وقت آنا' بولتے ہیں۔ مثلاً "بہت نازک حالت ہے مرض نے قابو پالیا ہے بس اب وقت آچکا ہے" مریض کوئی دم کا مہمان ہے۔

دِن آنکھ میں کالا ہونا :۔ شدتِ غم کے سبب کچھ سجھائی نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن ہوا اس کی آنکھ میں کالا
یہ کہا دل ہوا تہ و بالا — عشق

دن آویں کھوٹے تو منتر ہی لوٹے :۔ برے وقت میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا دوست بھی دشمن ہو جاتا ہے۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

دُنبال (یا) دُنبالہ :۔ ۱ کسی چیز کا پچھلا حصہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو میں یہ دونوں لفظیں الگ الگ اپنے معنی دیتی ہیں۔ لفظ 'دُنبال' 'پیچھے' اور 'عقب میں' کے معنی دیتا ہے۔

کر خیل سایہ ہو دُنبالِ وجود
اڑا رنگِ رُخ اس کا صورتِ دود — (الف لیلہ نو منظوم)

ذیل کے شعر سے یہ مفہوم اور واضح ہو جائے گا۔

نے سواری تری دیکھیں تو ہوں گردِ دُنبال
ہاتھ میں صبر کی جو لوگ عناں رکھتے ہیں — ناسخ

پہنچنا، رہنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرفِ عام ہے۔

جیسے: (پہنچنا) "ہو نہ ہو میں بھی کتنی نادان ہوں بھلا اس شہسوار کے دنبال تک پہنچنا کیا آسان سمجھتی ہوں۔" (فسانۂ آزاد)

(رہنا)
رہے یہ یاد میرا تجھ کو کہنا
مثالِ سایہ تو دنبال رہنا — (الف لیلہ نو منظوم)

(ہونا) دُنبال ہر نگاہ ہو صد کاروانِ عشق
برسے ہو ابرِ چشم پئے دعوتِ عام سے — میر

ہونا کو حذف کرکے صرف دُنبال بھی نظم کرتے اور 'دُنبال ہونا' مراد لیتے تھے۔

کوئی لے پیک دان اور کوئی رومال
کوئی حضرت کے آگے، کوئی دُنبال — سودا

ناسخ کے مذکورۂ بالا شعر سے دنبال کے ایک معنی اور سمجھ میں آتے ہیں یعنی دنبال وہ لمبی چیز جو دونوں ٹانگوں کے بیچ سے پیچھے کے رخ نکلی ہوئی ہو۔ جیسے کہ نے سواری کے معنی ہیں بچوں کا وہ کھیل جس میں دھنے کی چھڑی کو دونوں ٹانگوں کے درمیان اس طرح رکھتے ہیں کہ اس کا پچھلا سرا پیچھے کی طرف نکل کے زمین سے مل جاتا ہو اور پھر اس طرح چلتے ہیں گویا گھوڑے پر سوار ہیں۔ اس شعر میں دنبال اپنے اصل معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اور دُنبالہ کے معنی ہوئے 'دُم چھلا'، طومار، طول و طویل گفتگو جو کسی شخص یا چیز کی تعریف یا مذمت میں کی جائے۔ جیسے: ۔ حضرت دم گھبرانے لگا اب الجھن ہوتی ہے۔ یہ دنبالہ توصیفِ الٰہی خیر۔ (فسانۂ آزاد)

دُنبال (یا) دنبالہ ۲ گوشۂ چشم [illegible] فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُنبال (یا) دنبالہ ۳ آنکھ کا کویا، وہ سرمے کی لکیر جو آنکھ کے کویے سے آگے تک بڑھی ہوئی خوبصورتی کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں آنکھ کے کویے کو نہ دنبال کہتے ہیں نہ دنبالہ البتہ سرمے کی مخصوص لکیر کے معنی میں 'دنبالہ' بکثرت مستعمل ہے۔

نہیں ہے سرمے کا دنبالہ چشمِ دلبر میں
کھلی ہے فتح کی بیرق غمزہ کے لشکر میں — تعشق

'کھینچنا' کے ساتھ صرف ہے۔

کھینچ کر سرمے کا دنبالہ دکھائی ہے آنکھ
پھر گئی کوکبِ دمدار کی جھاڑو دل میں — امیر

'دینا' کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: آنکھوں میں سرمے کا دنبالہ دیا، ہاتھوں کو حنا آلودہ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

دنبال (یا) دنبالہ ۴ کشتی یا جہاز کا پچھلا حصہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم رائج نہیں۔

دُنبالہ دار: (تلفظ دنبالہ دار) بمعنی 'دُم دار'۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: مفتی خلیل الدین خاں کاکوروی عربی و فارسی کے عالم اور علومِ ریاضی بالخصوص علمِ ہیئت کے ماہر تھے۔ ان کے وقت میں ایک دنبالہ دار ستارہ طلوع ہوا جس سے لوگ بہت متوحش ہوئے۔ مفتی صاحب نے عربی میں ایک خط دنبالہ دار ستارے کے حرکات و خواص میں لکھ کر اپنے بھائی قاضی سعید الدین خاں مختار العلما کو بھیجا۔ اتفاق سے ان کی موجودگی میں سعادت علی خاں بادشاہ اودھ کے دربار میں اس دنبالہ دار ستارے کا ذکر آیا۔ انھوں نے خلیل الدین خاں کی علومِ ریاضیہ میں مہارت بیان کرکے وہ خط نواب سعادت علی خاں کے حضور میں پیش کیا نواب نے خلیل الدین کی علمی قابلیت کا اندازہ کرکے انھیں طلب کیا اور تین سو روپے تنخواہ مقرر کرکے اپنی مصاحبت میں لے لیا۔ (سوانح عمری مفتی خلیل الدین) الغرض آج کل جو دنبالہ دار ستارہ برآمد ہوا تو غل مچ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

دُنبالہ دارِ سُرمہ: آنکھ کے کویے سے آگے کنپٹی کی حد تک کھنچی ہوئی سرمے کی لکیر۔ فارسی (الفاظ)، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اب تو جیسے عورتوں کو دنبالہ دار سرمے سے نفرت ہو گئی ہو۔

دُنبالہ کھینچنا: (سرمے کے لیے) آنکھ کے کویے سے آگے کنپٹی کی حد تک سرمے کی لکیر بنانا۔ اردو (حرف)، فصیح، رائج۔

کھینچ کر سرمے کا دنبالہ دکھائی ہے آنکھ
پھر گئی کوکبِ دمدار کی جھاڑو دل میں — امیر

دُنبالہ گرد: وہ شخص جو کسی کے پیچھے پیچھے پھرتا رہے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

غمِ فراق ہو دنبالہ گردِ عیشِ وصال
فقط مزا ہی نہیں عشق میں بلا بھی ہے — میر

قولِ فیصل: صاحبِ فرہنگِ اثر نے صرف 'دنبالہ' لکھ کے میر کا یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے اور دنبالہ کے معنی لکھے ہیں 'پیچھے پیچھے تاک میں لگا رہنے والا' خیر معنی سے بحث نہیں سوال یہ ہے کہ میر نے دنبالہ نظم کیا ہے یا دنبالہ گرد کہا ہے۔ صاحبِ بہارِ عجم نے 'دنبالہ گرد' لکھا ہے مؤلفِ فرہنگِ اثر نے ممکن ہے مصرعِ اولیٰ کو یوں پڑھا ہو۔

غمِ فراق ہے دنبالہ۔ گردِ عیشِ وصال

جس کی وجہ سے یہ تسامح ہو گیا ہو۔

دِن بَدِن: روز بروز، ہر روز، رفتہ رفتہ، شدہ شدہ، جیسا جیسا دن گزرتے گئے یا گزرتے ہیں یا گزریں گے۔ اردو (حرف)، عوام کی زبان۔

ولے کیا کہوں حالِ فیروز شاہ
کہ تھا دن بدن اس کی حالت تباہ — میر حسن

قولِ فیصل: انہیں معنوں میں 'دن پہ دن'

بھی بولتے ہیں۔

ماہ نو میں بن گیا تو ماہ کامل بن گیا
ضعف میرا حسن تیرا دن بدن بڑھنے لگا — وزیر

دن بدنا :۔ دن تاریخ مقرر کرنا۔ اردو عورتوں کی زبان۔

فقرہ۔ انہوں نے مجبور ہو کر شرکت کا وعدہ کیا دن بدا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں ان معنوں میں نہیں بولتیں۔

دن بدنا :۔ مقابلے کی تاریخ مقرر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس پر ایک صاحب نے کہا خیر اب دل لگی ہو چکی آخر دل لگی کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔ وہ تو بول نہیں سکتے اور آپ چھیڑ خانی سے باز نہیں آتے کل دل لگی مذاق کیجئے تو پھر سیر دیکھئے ہمارے نواب بھی وہ وہ فقرے چست کریں کہ سب کے سب دنگ ہو جائیں۔ ماشاء اللہ تعالیٰ، فقرے باز ... کل کا دن بدا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دن بُرے ہونا :۔ بدنصیبی کا زمانہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب دن برے ہوتے ہیں تو ہر چہار طرف سے بُری ہی بُری باتیں سننے میں آتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دن بڑا ہونا :۔ دن بڑھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گردش دلیل کی کم نہ ہوئی کچھ کرے ہوئے
روزے رکھے غریبوں نے تو دن بڑے ہوئے — ذکیر

دن بڑھنا :۔ دن کا طولانی ہونا، دن بڑا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جاڑے ختم ہوئے اور دن بڑھنے لگا۔

دُنبکی :۔ (تلفظ دُنبکی) دنبے کی اولاد۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

عجز نزدیک اپنے خر سے ہی بدتر وہ دُنبکی — انشا

دُنبل :۔ عربی دُمّل کا معرب، پھوڑا، دلدا، پھوڑا، بڑا پھوڑا۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ سبحان اللہ ذرا سے دانے کو دنبل بتا رہے ہیں۔

قول فیصل :۔ اس کا تلفظ (دبل) ہے۔

دُنبہ :۔ (تلفظ دنبہ) مینڈھے کی ایک قسم۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ داروغہ نے کہا خداوند نادر اور عمدہ سے عمدہ لیجئے اور ہمارے یہاں یوں تو روز مرہ کے کھانے میں بیس روپے من کا چاول خرچ ہوتا ہے اور ایک روپیہ سیر کا قند۔ بکرے کے عوض دنبے لیجئے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ اس کی تانیث 'دُنبی' ہے جو بصیغۂ واحد بہت کم بولتے ہیں بصیغۂ جمع 'دُنبیاں' زیادہ رائج ہے۔ جیسے :۔ جناب صفورا کے دین مہر کے عوض میں جناب موسیٰ نے کئی سال تک جناب شعیب کی دُنبیاں چرائیں۔

مؤلف فرہنگ اثر لکھتے ہیں "ہم نے 'دُنبہ' کے سوا 'دُنبی' کسی کو بولتے نہیں سنا اور دنبہ میں امتیاز نہیں برتا جاتا" (میرے ہی تحقیق پر)

دن بھاری ہونا :۔ سختی کے دن آنا، تنگدستی کا بخت برگشتہ ہونا، مصیبت کے دن آنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

کاہش سے عشق کی ایسا ہوا ہوں ناتواں
راہ سے بیاہ کے بھی وہ دن ہی بھاری ہوئے ہوں — عشق

دن بھر :۔ تمام دن، سارے دن، پورا دن۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عمرو شکل ملکہ نسرین ہو۔ اس روز محل میں کنیزوں سے پوشاک اور زیور ملکہ نسرین کے پہننے کا منگا کر دن بھر آرائش و زیبائش میں مصروف رہا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ زور دینے کے لیے پورے پورے دن کے معنوں میں 'دن دن بھر' بھی مستعمل ہے۔ جیسے :۔ یہ تمہارا دن دن بھر گھر سے غائب رہنا اچھا نہیں ہے۔

دن بھر میں :۔ پورے دن میں، تمام روز۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دن بھر میں کئی بار اس نے نظر اٹھا کر دیکھا وہ بدستور جھک رہا تھا۔ (داستان الف لیلہ)

دن بُھرنا :۔ دن پھرنا، اچھے دن آنا، نصیبا جاگنا، خوش نصیبی کے دن آنا، نصیب کھلنا، بھلے دن آنا۔ اردو محاورہ، عورت لکھنؤ کی زبان، متروک۔

محل صرف :۔ اور اس وقت جینو اپ طبیب نے حقہ مانگا تو وہ تیری طرف کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ میں نے بھانپ لیا کہ آ گیا دل اب لاڈو کے دن بھرے۔ (سیر کہسار)

دن بھرنا :۔ (لازم) مصیبت کے دن پورے کرنا، مصیبت میں بسر کرنا، زندگی کا رنج و اندوہ میں بسر کرنا، عمر کے دن پورے کرنا۔

جن کے آغوش کو تم بھرتے نہیں
زندگانی کے وہ دن بھرتے نہیں — ناسخ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ محاورہ ہے 'زندگی (یا) عمر کے دن بھرنا'

جیسا کہ پیش کردہ شعر سے ظاہر ہے۔ تنہا "دن بھرنا" استعمال نہیں کیا گیا۔ اب بالکل نہیں بولتے۔ مثال کے طور پر ایک رباعی اور کچھ شعر ملاحظہ فرما لیجیے تاکہ یہ امر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ میرا دعویٰ کہاں تک درست ہے۔

کچھ طرح ہو کہ بے طرح ہو حال
عمر کے دن کسی طرح بھر لو — میر

رباعی:۔ آتا نہیں پاس جب یہ ہم مرتے ہیں
فرقت میں زندگی کے دن بھرتے ہیں
ہوتا جو وصال کیوں یہ سودا ہوتا
لڑکے ہمیں سنگسار کیوں کرتے ہیں — ناسخ

عشق میں دن زندگی کے بھر چلے
مر کے تم پر جیتے جی ہم مر چلے — امیر

دن بھر ہونا:۔ سارا دن تمام ہو جانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ زمرد نے کہا بس بس الگ رہو ایسے بے مروت دنیا میں دیکھے نہ سنے ہم دن بھر ہوا ہے کہ فرہاد آسا جادو شیریں فراق میں برباد کر رہے ہیں... آپ اب محبت جتانے آئے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

دن بھلے آنا:۔ اچھا زمانہ آنا۔ خوش اقبال کا زمانہ آنا۔ (طنزاً) بُرے دن آنا۔

فصل گل آئی مجھے دستِ جنوں یاد آیا — داغ سلیم بابا
دن بھلے آئے مرے موسمِ فریاد آیا (نور اللغات)

قولِ فیصل: عام بول چال میں بھلے دن آنا اکثر

دن بھلے آئیں گے تو گھر پوچھتے چلے آئیں گے:۔ جب نصیبہ یاور ہوتا ہے سب کام خود بخود بن جاتے ہیں۔ اردو جملہ، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جب نصیبہ مدد کرتا ہے تو آپ ہی آپ سب بگڑے کام بنے لگتے ہیں دن بھلے آئیں گے تو گھر پوچھتے چلے آئیں گے۔

دن بھلے ہونا:۔ خوش اقبالی کا دور ہو، اچھا زمانہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

درد سے واقف نہ تھے غم سے شناسائی نہ تھی
کیا بھلے دن تھے طبیعت جب کہیں آئی نہ تھی

دِن پانا:۔ کسی ایسے دن کا زندہ رہنا جو متعلقہ نقطۂ نظر سے رکھنے والے کے حق میں بہتر ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرحوم کا انتقال جمعۃ الوداع کے دن ہوا تھا۔ لوگ کہتے ہے کیا بہتر دن پایا ہے حقیقت ہو تو ایسی ہو۔

دن پانا مشکل ہے:۔ صبح تک مریض کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کل آدھی رات سے مریض کی حالت بہت نازک ہے کل کا دن پانا مشکل ہے۔

دن پرایا نہیں ہے:۔ دن میں کوئی کام کرنا نہیں ہے فرصت ہی فرصت ہے۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ بیگم:۔ اے لو بالکل سویرا ہو گیا! آج تمھاری کمبخت بی ذرا نہ سونے پائے۔

عسکری:۔ رتجگے کے سو رہنے میں یہ لطف حاصل ہو سکتا ہے بھلا۔

بیگم:۔ یہ تو سچ ہے مگر اب تو ہم بارہ بجے کی خبر لائیں گے۔

عسکری:۔ اور ہم دو بجے سو کے اٹھیں گے دن پرایا نہیں ہے۔ (سیر کہسار)

دن پڑا ہے:۔ ابھی بہت دن باقی ہے ابھی دن ختم ہونے میں بہت دیر ہے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ اس کے ماقبل یہ الفاظ آتے ہیں۔ آتا، بہت، پورا، تمام، سارا، کافی، کتنا۔

جیسے:۔ ابھی سے جا کے کیا کریں پورا دن پڑا ہے کسی وقت چلے جائیں گے۔

دِن پڑنا:۔ ۱ (لازم) مصیبت آنا، بُرا وقت آنا۔ ہندی، حضرات اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اردو داں حضرات اس جگہ "وقت پڑنا" بولتے ہیں۔

دن پڑنا:۔ ۲ رانڈ ہونا، بیوہ ہونا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دن پڑے ہیں:۔ زمانہ باقی ہے، ایک مدت باقی ہے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ابھی تو رمضان کا مہینہ شروع ہوا ہے عید کے بہت دن پڑے ہیں فکر نہ کرو تمھارے کپڑے بن جائیں گے۔

دِن پکڑنا:۔ دن کا پا لینا۔

(فقرہ) مریض پر رات کٹنا دشوار ہے دن پکڑنے کی کیا اُمید ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دِن پورے کرنا:۔ دن بھرنا۔

(فقرہ) مریض چارپائی پر پڑا زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ مثال ہی سے ظاہر ہے کہ "زندگی کے دن پورے کرنا" محاورہ ہے۔

دِن پہاڑ سا کٹنا:۔ بڑی دقت سے دن گزرنا، بڑی مصیبت سے دن تمام ہونا، بمشکل تمام دن گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فرہاد نہ پوچھ سختیِ ہجر
دن آج پہاڑ سا کٹا ہے — محسن کاکوروی

دِن پہاڑ ہو جانا:۔ دن کا دشوار ہو جانا، دن کاٹے نہ کٹنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کسی نے سچ کہا ہے کہ مصیبت کی گھڑیاں مشکل سے کٹتی ہیں دن پہاڑ ہو جاتا ہے۔

دن بہ دن:۔ روز بروز۔ اردو صرف عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ واہ رے آپ کے شوہر (شوہر) دن بہ دن عقل کو دیمک چاٹے جاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دِن پھرنا:۔ خوش اقبالی کے دن آنا، مصیبت کا دور گزر جانا، بُری حالت کا اچھی حالت سے بدل جانا، اچھے دن آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر یہ گے داغ نہ دہلی کے دن ہیں ماہ
نہیں ہر چرخ میں دولاب چاہ کی گردش — داغ

قول فیصل:۔ بصیغۂ جمع مستعمل ہے۔

دن پھیرنا:۔ (متعدی) بُری حالت سے اچھی حالت کی طرف لانا، مصیبت دور کرنا، قسمت کی گردش مٹانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

صبح کرنا شب غم کا کبھی ممکن ہی نہیں
آ کے دن پھیر دے اے شعوہ کوئی دن ہے نہیں — جلال

دنت:۔ (نون غنہ مرکبات میں) دانت کا مخفف، اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہماری دنت کھودنی کیا ہو گئی۔

قول فیصل:۔ ہمیشہ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔ (دنت کا تلفظ دت)

دِن تاریخ رکھنا:۔ شادی بیاہ یا کسی اور تقریب کے لیے دن تاریخ مقرر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نسبت طے ہو چکی اب صرف دن تاریخ رکھنا ہے۔

دَنت کتھا:۔ ۱۔ (نون غنہ) روایت ۲۔ داستان ۳۔ بے بنیاد بات، کہانی۔ ہندی، مونث، دہلی کی زبان۔

دَنت کھودنی:۔ (نون اول غنہ) خلال، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ دانت کھودنے کے سیدھے مگر نوک دار بنے ہوئے آلے کو "دنت کھودنی" اور خمیدہ بنے ہوئے آلے کو خلال کہتے ہیں۔ دنت کھودنی صرف دھات کی ہوتی ہے خلال اس تنکے کو بھی کہتے ہیں جس سے دانت کھودنے کا کام لیا جائے۔ "دنت کھودنی" کا تلفظ "دت کھدنی" ہے مگر رسم الخط میں نون غنہ برقرار رہتا ہے۔

دن تمام ہونا:۔ دن ختم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ دونوں رفیق اس کے باغ میں سیر کرنے لگے۔ اسی طرح وہ دن تمام ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

دن تیر کرنا:۔ (تیر بروزن پھیر) زندگی بسر کرنا، عمر بسر کرنا۔ اردو، محاورہ، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ انسان اس واسطے نہیں کہ سونے اور نکمے پڑے رہنے سے دن تیر کرے۔ (نجات النعش)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "زندگی کے دن تیر کرنا" یا صرف "زندگی تیر کرنا" عورتوں کی زبان پر ہے۔

دَنتیلا:۔ (بروزن کمینہ) ۱۔ بڑے دانتوں کا ہاتھی ۲۔ بڑے دانت والا آدمی ۳۔ دندانہ دار۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بڑے دانت والے آدمی کو نام کے ساتھ ملا کے بڑ دنتا بولتے ہیں۔ جیسے: بڑ دنتے حامد۔ دندانہ دار کے معنی میں بھی دنتیلا نہیں بولتے صرف بڑے دانت والے ہاتھی کو کہتے ہیں وہ بھی اس طرح کہ تلفظ میں نون حذف کر دیتے ہیں (یعنی دتیلا کہتے ہیں) جیسے: ہاتھی دتیلا بہت مکنا۔ (فسانۂ آزاد) پڑھا لکھا طبقہ اس کو فیل دندان کہتا ہے۔

دن ڈھلنا:۔ ۱۔ (لازم) حیض کا نہ آنا، معمول کے دن گزر جانا، معمول کے موافق اپنے وقت پر ایام نہ آنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

میں نے مانا ہے جو اس چاند کے دن ڈھل جاویں
تو میں دوں آپ دہیں ولی پری کی جھلک — رنگین

دِن ڈھلنا:۔ ۲۔ دن گزرنا، دن کٹنا، مقررہ دن یا تاریخ گزر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کا دن ٹل گیا مگر کل کا نہیں ٹلے گا کل سیر سے روپے تمہیں دینا ہی ہوں گے۔

دن جاتے دیر نہیں لگتی:۔ وقت بہت جلد گزر جاتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ والد مرحوم کے انتقال کو آج ایک مہینہ ہو گیا مگر معلوم ہوتا ہے ابھی کل کی بات ہے دن جاتے دیر نہیں لگتی۔

دن جانا:۔ ۱۔ (لازم) دن گزرنا، دن تمام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آج کا دن تو بجھ گیا اب کل سے کام شروع کریں گے۔

دن جانا:۔ ۲۔ وقت گزر جانا، کسی دور کا ختم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کے ماقبل "وہ" ضمیر کا اضافہ کر کے طنزاً اس طرح بولتے ہیں (مثلاً وہ دن گئے جب روپے کا چودہ سیر گیہوں آتا تھا اب سیر بھر مشکل سے ملتا ہے۔

دِن جھیلنا:۔ (یائے معروف) دن کاٹنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ کسی زمانے میں سب کچھ یاد تھا اب تو

مصیبت کے دن جھیلے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دن چڑھانا:۱ دیر لگانا، توقف کرنا، تاخیر کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

کریں گے صبح قیامت بھی انتظار رات
کہ عادت آپ کو ہے دن چڑھا کے آنے کی　　داغ

دن چڑھانا:۲ مہینے کے دن گزار دینا، تنخواہ کے تقسیم کرنے میں ڈھیل ڈالنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ روپیہ پاس ہوتا ہے جب بھی دن چڑھا کے تنخواہ دیتے ہیں۔

دن چڑھنا:۱ (کنایۃً) آفتاب بلند ہونا، سورج کا بلندی پر آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ معلوم نہیں یہ کون سا بخار ہے کہ رات بھر رہتا ہے جہاں صبح ہوئی اور دن چڑھا بخار صاحب اتر کے بھاگے۔

قولِ فیصل:۔ منفی صورت سے بھی رائج ہے۔

سو بار آئی اور قیامت گزر گئی
فرقت کا دو گھڑی بھی ابھی دن چڑھا نہیں　　ناسخ

اس کا متعدی بھی رائج و فصیح ہے۔

دن بھی چڑھنے دیا نہ سب نے ذرا
ماں سے اس کی یہ کہلوا بھیجا　　قلق

دن چڑھنا:۲ معمول کے موافق خون حیض کا اپنے وقت پر نہ آنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب عورت کے دن چڑھ جاتے ہیں تو اکثر و بیشتر یہ طے ہو جاتا ہے کہ حمل قرار پا گیا۔

قولِ فیصل:۔ بعینہٖ صیغہ جمع بولتی ہیں جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

دن چڑھنا:۳ عورت کا حاملہ ہونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اب تو بوا خدا رکھے لڑکی کو دن چڑھ گئے ہیں۔ (دہلی کا قدیم لغت)

دن چڑھنا:۴ حساب سے کسی دن کا زیادہ ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مہینہ ختم ہونے کے بعد آٹھ دن چڑھ جاتے ہیں جب تنخواہ ملتی ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کا متعدی 'دن چڑھانا' بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ ان کی یہ عادت ہے کہ آٹھ دن چڑھا کے تنخواہ دیتے ہیں۔

دن چڑھے:۔ خوب دھوپ پھیل جانے کے بعد وہ وقت جب دن اچھی طرح نکل آئے، آفتاب بلند ہو جانے کے بعد۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبح سے جب یہ غریب آگیا ہے عکسِ رخ سے
دن چڑھے کیا ترے آئینے کی صورت ہوگی　　امیر

قولِ فیصل:۔ مختلف افعال کے ساتھ اس کا صرف ہے مثلاً دن چڑھے اٹھنا، دن چڑھے آنا وغیرہ۔

واہ تم صبح کو بھلے آئے
دن چڑھے کہہ کے دن ڈھلے آئے　　بہادر شاہ ظفر دہلوی

دن ڈھلا:۔ دن شام ہونے کے قریب ہے۔ دن جارہا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چلا دن کہوں کس طرح اہلِ حشر
کہانی تو باقی ہے ساری ابھی　　راسخ عظیم آبادی

دنچو:۔ موٹی گیری۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دن چھپنا:۔ سورج ڈوبنا، شام ہونا، آفتاب غروب ہونا، شام کا وقت آنا، شام کا دھندلکا ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جلدی چلو تاکہ دن چھپنے سے پہلے منزلِ مقصود پر پہنچ جائیں۔

دُند:۱ (بروزنِ کُند) بڑا نقارہ، دھونسا۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُند:۲ غل، شور۔ تذکیر و تانیث مختلف فیہ۔ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُند:۳ اندھیر، ظلم و ستم۔ تذکیر و تانیث مختلف فیہ (نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَنداں:۔ (بروزنِ خنداں) دانت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رُباعی۔ کیا قدر زمیں کی آسماں کے آگے
جھکتے ہیں قوی بھی ناتواں کے آگے
نرمی سے ملیں سنگراں ہوتے ہیں
دنداں صف بستہ ہیں زباں کے آگے　　انیس

دَنداں ساز:۔ (نون مخفی) مصنوعی دانت بنانے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہمارے محلے میں ایک دنداں ساز عنایت نامی رہتا ہے جو بہت عمدہ چوکا بناتا ہے، دور دور سے لوگ اس کے پاس دانت بنوانے آتے ہیں۔

قولِ فیصل:۔ دانت بنانے کے پیشے کو دنداں سازی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ وہ دنداں سازی کرتا ہے۔

دنداں شکن:۔ (نون غنہ) ہمت توڑ دینے والا، خاموش کر دینے والا، حوصلہ شکن۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

درِ حسن ہیں دانت کس کو سخن ہو
محمد کی تقریر دنداں شکن ہو　　عشق

دَنداں شکن جواب:۔ ایسا جواب جس کا جواب

منہ پڑے منہ توڑ جواب جو حریف کو ساکت کر دے۔ فارسی عربی الفاظ۔ فصیح، رائج۔

قول فیصل: پانا، دینا، ملنا کے ساتھ صرف ہے۔

ع دنداں شکن جواب دیئے ذوالفقار نے — انیس

کھائی ہے منہ کی بوسۂ لب ان سے مانگ کے
دنداں شکن ملا ہے جواب سوال کیا — جلیل

دندانِ مصری:۔ ایک قسم کی ولایتی مٹھائی جس کی قاشیں سی بنی ہوتی ہیں۔ فارسی، مؤنث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اردو لکھا۔ لکھنؤ میں مصری کا کوزہ کہتے ہیں۔

دندانِ مار:۔ سانپ کا دانت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ع جوہر نہیں ہیں تیغ میں دندانِ مار ہیں — انیس

دنداں نما:۔ نمایاں، ظاہر، آشکارا جیسے خندۂ دنداں نما۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کے معنی پورے دانتوں کو نمایاں کر دینے والا۔ نہ کہ نمایاں، ظاہر۔ تنہا بولتے بھی نہیں۔ خندۂ دنداں نما (ایسی ہنسی جس میں ہنسنے والے کے دانت نمایاں ہو جائیں) ہی بولتے ہیں۔

دندانہ:۱ (بروزن مردانہ) وہ چیز جو دانت سے ملتی جلتی ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سین کے دندانے [illegible]

دندانہ:۲ آرے کا خار، دانتا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس جگہ لکھنؤ میں 'دانت' کہتے ہیں۔

دندانہ:۳ ان دانتوں میں سے ہر ایک دانت جو چھری یا تلوار وغیرہ کی دھار میں پڑ جاتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سر کو کٹواتی اگر مجھ سخت جانی کی طرح
ڈال دیتی آہنِ شمشیر میں دندانہ شمع — آتش

قول فیصل:۔ زیادہ تر بصیغۂ جمع بولتے ہیں۔ جیسے دندانے پڑنا، دندانے ڈالنا وغیرہ۔

دندانہ:۴ ہر چیز کا کنگرہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

صاف بعد ہر گرہ ہر دندانِ یار
ہر دُرِ شہوار میں دندانہ ہے — رشک

دندانہ:۵ وہ بہت سے خار جو کنگھی کے دونوں طرف برابر سے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

زلف تو کیا تیری کنگھی کے بھی دندانے ہیں تیز
زہر ایسا لیے ہیں دندانِ اژدر میں نہیں — ناسخ

دندانے پڑنا:۔ تلوار وغیرہ کی دھار کا جابجا سے کٹ جانا، کر جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سخت جانی سے جو دندانے پڑے ہیں تیغ کے
(تیغ) چور جن کر وہ بھی زخموں میں ہمارے رہ گئے — اسیر

محل صرف: صیاد قضا نے دیکھا کہ سر سے پا تک (پیچھے) پسینے میں غرق آئی ہے، پیچھے میں دندانے پڑے ہیں، پھول سپر کے گر گئے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کا متعدی دندانے ڈالنا کیل صورت سے ڈال دینا بھی رائج و فصیح ہے۔

بصیغۂ واحد دندانہ ڈال دینا بھی استعمال ہوا ہے

سر کو کٹواتی اگر مجھ سخت جانی کی طرح
ڈال دیتی آہنِ شمشیر میں دندانہ شمع — آتش

دندانے دار:۔ وہ چیز جس میں دندانے بنے ہوں۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہاتھی دانت کے دستے والے برتن بھی ایک طرف سجے ہوئے ہیں، جن میں سے بعضوں پر بال ہیں اور بعض میں دندانے دار ربڑ کے لگے ہوئے ہیں۔ (عزیز الرحمٰن آذری: میلا لگا؟)

دندانے دار سین:۔ وہ سین جو تین شوشوں کے ساتھ لکھی جاتی ہے (س)۔ اردو صرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دندانے دار سین کا لکھنا شین نقطہ دار سے زیادہ مشکل ہے دندانے ذرا بھی خراب ہوئے تو سین کی شکل بگڑ جاتی ہے۔

دندک:۔ (بروزن چمک) وہ گرمی جو آگ بجھنے کے بعد تھوڑی دیر تک باقی رہتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ایک مدت ہوئی گو ان کو نظر پھیرے ہوئے
دل میں اس شعلۂ سرکش کی دندک باقی ہے — اثر لکھنوی

قول فیصل:۔ اب اس کا تلفظ بغیر نون غنہ کرتے ہیں یعنی ددک کہتے ہیں۔ رسم الخط دندک ہے نکلنا کے ساتھ صرف ہے۔

پہلو سے زمین بدل رہی ہے
ذروں سے دندک نکل رہی ہے — جوش ملیح آبادی

دن دکھانا:۱ خراب وقت لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قیامت کے آثار ہیں صبح ہجر
نہ جانا تھا یہ دن دکھائے گی رات — داغ

دن دکھانا:۲ خوشی کا موقع عنایت کرنا، نیک ساعت لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خالق نے یہ دن تمہیں دکھایا
دامِ غم و رنج سے چھڑایا — (اختر شاہِ اودھ)

قول فیصل:۔ یہ محاورہ دو صورتوں سے استعمال ہوتا ہے۔ اللہ (یا) خدا نے یہ دن دکھایا۔ اور (بطورِ دعا) خدا وہ دن دکھائے۔ عام بول چال میں اللہ (یا) خدا سے یہ محاورہ شروع ہوتا ہے۔ لفظ خدا کی جگہ خالق، معبود وغیرہ بھی لاتے ہیں۔ جیسا کہ پیش کردہ شعر میں ہے۔

دن دکھلانا:۔ تاریخ دکھلانا، ساعت سعید

دکھلوانا۔

(فقرہ) شاہزادے کی رخصت کی تاریخ اور دن دکھلوا کر کہلا بھیجا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف دن دکھلوانا نہیں ہے دن تاریخ دکھلوانا ہے جس میں مقدم 'دن' اور مؤخر 'تاریخ' ہے۔ تاریخ اور دن دکھلوا کر.... جیسا کہ فقرے میں ہے۔ عام بول چال کے خلاف ہے۔

ڈُنڈ مچانا ۱:۔ اندھیر کرنا، ظلم ڈھانا۔

(فقرہ) سپاہیوں نے عجب ڈنڈ مچا رکھا ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

ڈُنڈ مچانا ۲:۔ شور غل مچانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ خدانخواستہ اگر خدانخواستہ مرزا صاحب ہوتے تو فرشتے وہ ڈنڈ مچاتے کہ الامان الحذر۔ اس وقت خدا جانے کیا ہو گیا ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

دِن دِن:۔ روز بروز، رفتہ رفتہ، درجہ بدرجہ، دن بہ دن۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دن دن تم تو سوکھتے ہی چلے جا رہے ہو آخر علاج کیوں نہیں کرتے۔

ڈنڈناتا گھس جانا:۔ بے دھڑک اندر داخل ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ڈنڈناتی گنبد زریں میں گھس جاتی ہوئی
چاٹ کر سونے کا پانی آگ برساتی ہوئی　　جوش ملیح آبادی

ڈنڈناکے:۔ بے تکلفی سے، بے روک ٹوک۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف: ہم جیسے ہی ڈنڈنا کے اندر پہنچے دیکھا تو وہ کونے میں دبکے ہوئے ہیں۔

ڈَنڈنانا:۔ خوشی منانا، عیش کرنا، مزے اڑانا، عیش و عشرت سے گزارنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ بابا جی (چیلے سے) بچہ جاؤ کچھ نون، تیل، لکڑی لاؤ۔ روٹی پکاؤ، خود بھی کھاؤ، ہم کو بھی کھلاؤ اور ڈنڈناؤ۔ (فسانۂ آزاد)

دن دن بھر:۔ سارا سارا دن۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سامنے اُن کے آتے تھے اکثر
کھیلتے کودتے تھے دن دن بھر　　مرزا رسوا

دِن دُوپہر ۱:۔ دن میں، دن کے وقت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جن بازاروں میں آدھی رات تک کھوے سے کھوا چھلتا تھا ایسے اجڑے پڑے تھے کہ دن دوپہر جاتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ (توبۃ النصوح)

دِن دُوپہر ۲:۔ سب کے سامنے، کھلے خزانے، علانیہ۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ہم جو کام کرتے ہیں دن دوپہر کرتے ہیں۔ کسی کی چوری نہیں۔

دن دوپہر کو:۔ دن ہوتے ہوئے۔ دن کے وقت۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عقل سپاہ و قت زرد گشت کھو گئی
دن دوپہر کو شامیوں کی صبح ہو گئی　　اوج

دن دُوپہرے:۔ (بجائے دوپہر) دن دہاڑے، دن میں۔ اردو صرف، متروک۔

یہ کلی دن دوپہرے ڈالتے ہیں
بلا کے گیسوؤں والے ہیں ڈاکو　　شاد

قول فیصل:۔ اب عوام کی زبان پر 'دن دوپہر' ہے۔

دِن دونا رات چوگنا:۔ کسی امر میں کمال ترقی کی نسبت کہتے ہیں۔ روز افزوں ترقی کی نسبت مستعمل ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ صناعی نے روز بروز ترقی پائی تجار نے خوب ہاتھ پھیلائے۔ دستکاری کو دن دونا رات چوگنا فروغ ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اور زیادہ تر عورتیں تاکید کے لئے دن دونی رات چوگنی کہتی ہیں۔

فرقت میں درازیٔ شب و روز
دن دونی ہو رات چوگنی ہو　　شاد لکھنوی

دن دونی ترقی پر ہونا یا ترقی پانا بھی مستعمل ہے جیسے: الغرض اضطراب و بے قراری نالہ و شیون و آہ و زاری دن دونی رات چوگنی ترقی پاتی تھی (فسانۂ آزاد)

دِن دہاڑے:۔ دن میں، سب کے سامنے کھلے خزانے، علانیہ۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

روز محشر جو گھٹا درد جگر میں سمجھا
دن دہاڑے شب فرقت مرے گھر میں آئی　　داغ

قول فیصل:۔ کھلم کھلا کوئی واردات کرنے کے لئے زیادہ رائج ہے اور اس واردات کا ذکر بھی ضرور ہوتا ہے۔ مثلاً (دن دہاڑے راہ مارنا)

قیس سے اپنے گر آ کرتا ہو　　شوق لکھنوی
دن دہاڑے تو راہ مارتا ہو　　(فریب عشق)

(دن دہاڑے لوٹنا)

رہزنوں نے دل کو چھین لیا رخ کی دید میں
لوٹا ہے دن دہاڑے یہ اندھیر ہو گیا　　وزیر

اسی طرح دن دہاڑے قتل کرنا، دن دہاڑے ڈاکا مارنا، دن دہاڑے چوری کرنا وغیرہ بھی رائج ہیں۔

دِن دھولے:۔ دن دہاڑے، سب کے سامنے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

دِن دیے:۔ دن دہاڑے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

شعبدہ بازی زلف سیہ یار کو دیکھ
دن دیے روز دکھاتی ہے شب تار مجھے　　احسان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بیشتر گھوڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسے: "یہ گھوڑا دن سے اتر گیا ہے ہم نہیں لیں گے"

دَن سے توپ چلنا:۔ اپنی مخصوص آواز کے ساتھ توپ کا سر ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

صبح کی توپ چل گئی دن سے
سنتے ہی جی نکل گیا سن سے — قلق

دِن سیدھے ہونا:۔ اقبال یاور ہونا، نصیب اچھے ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

الٹے دم آج تیرے دل گیر کھینچے ہیں
یہ دن اگر ہیں سیدھے تقدیر کھینچے ہیں — ممنون

دن صاف گزر جانا:۔ (کنایۃً) فاقہ ہونا، دن فاقے سے گزرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تین دن اے چرخ ممسک جب گزر جاتے ہیں صاف
تب کہیں ملتا ہے روٹی کا کنارہ چاند کو — ناسخ

دِن عید رات شب برات ہونا:۔ راحت، عیش و نشاط میں کٹنا، دن رات راحت آرام سے گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بصحرائے سبزہ زار میں ساتھ اس نازنین مہ جبین کے مصروف عیش ہیں... دن عید رات شب برات ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

چھٹی تک غرض تھی خوشی کی یہ بات
کہ دن عید تھی رات تھی شبرات — میر حسن

قول فیصل:۔ 'شبرات' کی جگہ 'شب برات' (باضافت) بھی کہا ہے جو اصولاً غلط ہے۔

جز عیش نہ غم کی تھی کوئی بات
دن عید شب برات تھی رات — اختر واجد علی شاہ اودھ

دن قرار پانا:۔ دن مقرر ہونا، کسی کام کیلئے دن کا تعین ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خیر جی یہ ذکر تو ہوا ہی کرے گا اب یہ بتاؤ کہ نکاح کا کون دن قرار پایا ہے ہم آج سے کہہ رکھے کہ میاں آزاد کے گھر پڑیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دن قریب آنا:۔ زمانہ یا فصل نزدیک آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرنے لگے ہیں برگ خزاں خود ترخ جنوں
شاید قریب آئے دلا دن بہار کے — ناسخ

ڈُنگا:۔ (بضم اول و سکون دوم) دانہ، اناج کا دانہ۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کا استعمال دانہ کے ساتھ ملا ہوتا ہے، تنہا نہیں بولتے۔

دانہ ڈنگا بھوس چوکر
کھا لیتی ہے سب خوش ہو کر — اسمٰعیل میرٹھی

دن کاٹنا:۔ مصیبت سے زندگی بسر کرنا، زمانہ بسر کرنا، دن گزارنا، وقت گزارنا، مصیبت سے گزر اوقات کرنا، بمشکل وقت گزاری کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بھولا ہوں یادِ زلف کو رخ کے خیال میں
دن کاٹتا ہوں سانپ نے کاٹا نہیں مجھے — شعور

قول فیصل:۔ صرف قیام کرنا اور گزارنا کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

برنگ غنچۂ پژمردہ دل گرفتہ چلے
شگفتہ ہو کے نہ دو دن بھی ہم یہاں کاٹے — آتش

دن کاٹے سے نہ کٹنا:۔ دن مصیبت سے گزرنا، دن پہاڑ معلوم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن جدائی کا نہیں کاٹے سے کٹتا اے جلیل
یہ بھی سختی میں کسی معشوق کا دل ہو گیا — جلیل

دن کا کام رات کو انجام دینا:۔ بے وقت کام کرنا جو سستی و کاہلی کی علامت ہیں۔ اردو متروک، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وقت پر کام کرنا دانش مندی کی دلیل ہے دن کا کام رات کو انجام دینا بے وقوفی کی علامت ہے۔

دن کا گیا:۔ صبح کا گیا، صبح کی گئی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کل گئے دن کے دکھائی تشکل آج
اپنا کہنا تم نے اے مرزا کیا — جان صاحب

قول فیصل:۔ اب اس جگہ 'دن کا گیا'، (دن کی گئی) زیادہ بولتے ہیں یعنی 'گیا' (گئی) کو تکرار کہتے ہیں۔ جیسے: وہ دن کے گئے گئے بارہ بجے رات کو پلٹے۔ دن کی جگہ صبح بھی مستعمل ہے یعنی صبح کا گیا گیا (گئی گئی)۔

دن کتنا ہوگا؟:۔ ایک کلمہ ہے جس کے کہنے سے تیلی چڑھتا ہے۔ اُس کے نزدیک یہ بدشگونی ہے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ تیلی سے جب پوچھو گے ارے تیلی دن کتنا ہوگا تو وہ بہت ہی برا مانے گا۔ (سیر کہسار)

دن کٹنا:۔ وقت بسر ہونا، دن گزرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

فزوں روز محشر سے ہے ہر گھڑی
کٹیں کس طرح تیری فرقت کے دن — داغ دہلوی

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت 'دن کٹ جانا' بھی رائج و فصیح ہے۔

دن کھیل میں کٹ جائے گا رو رو کے جئیں گے
راتوں کو خنوک علی اصغر کے سیئیں گے — عشق

دن کڑا ہونا:۔ دن کا منحوس ہونا، دن سخت ہونا، دن برا ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

جان کی خیر ہو صدقہ ابھی کچھ لے کے اتار
جان تم پر ہو کڑا آج کا دن آج کی رات — جان صاحب

قول فیصل:۔ اسی کو بصیغۂ جمع (دن کڑے ہونا)

کہیں گے تو مصیبت کا زمانہ ہونا مراد ہوگا۔

جو اب دیتی ہے طاقت بھی اے پیری میں
بہت کڑے ہیں یہ دن جان ناتواں کے لیے — امیر

دن کڑے گزرنا :- زمانہ تکلیف میں گزرنا، مصیبت سے گزر اوقات ہونا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ع فرہاد خاں گزرنے لگے ہم پہ دن کڑے — جان صاحب

دن کم رہنا :- دن تھوڑا باقی ہونا، دن تمام ہونے میں تھوڑی سی دیر ہونا، شام ہونے میں کچھ دیر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جب دن کم رہا حیرت نے نحو ایساؔ سے کہا لے شہنشاہ کتاب دیکھیے کہ میرا اجا بخار اب نہیں آیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- اس کی تکمیلی صورت "دن کم رہ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

وحشت فرقت میں پڑی ہو کچھ پہ کیا مشکل کڑی
دن بہت کم رہ گیا ہو اور ہو منزل کڑی — امیر

اسی "دن کم رہ جانا" کو جمع کے صیغہ میں (دن کم رہ گئے ہیں) بولیں گے تو "مدت کم رہ جانا" مراد ہوگا۔ جیسے "شادی میں دن کم رہ گئے ہیں اور تمہیں کوئی فکر نہیں۔"

دن کم ہو جانا :- دن چھوٹا ہو جانا، رات کے بہ نسبت دن کا چھوٹا ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چھوڑ کر جو سے چاند تیں مہ رو اس نے کیا
ایک پل میں بڑھ گئی رات اور دن کم ہو گیا — ناسخ

دن کو اونٹ نہیں سوجھنا :- بالکل ہی اندھا ہو جانا، ایسا اندھا ہونا کہ بڑی سے بڑی چیز نہیں دکھائی دیتی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- بینائی کی یہ کیفیت کہ دن کو اونٹ نہیں سوجھتا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- "سوجھنا" کی جگہ "نظر آنا" بھی ہے۔

آنکھوں کی اندھی ہو وہ خلل نام ہیں سکھ
نرگس کو دن کو اونٹ بھی آتا نظر نہیں — جان صاحب

صاحب فرہنگ اثر نے یوں بھی لکھا ہے "دن کو اونٹ نہیں سوجھتا رات کو مچھر کی ٹانگ پکڑیں" مگر اہل لکھنؤ یوں نہیں بولتے۔

دن کو اونی اونی رات کو چرخہ پونی :- بے وقت اور بے موقع کام کرنے کی نسبت بولتے ہیں۔ اردو خلل، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- پورا دن گزار کے شام کو نہانے چلی ہیں، وہی مثل ہوئی "دن کو اونی اونی رات کو چرخہ پونی"۔

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے اونی اونی اور پونی (واؤ معروف سے) لکھا ہے۔ مگر لکھنؤ کی عورتیں واؤ مجہول سے بولتی ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی واؤ مجہول سے لکھا ہے۔

دن کو تارے دکھانا :- دماغ پر ایسی ضرب لگانا کہ آنکھوں میں بجلی سی چمک جائے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- سخت اذیت دینا بھی اس کا مفہوم ہے۔

ع حسینؑ کے دشمنوں کو مختار دن کو تارے دکھا رہے ہیں — اکمال لکھنوی

دن کو تارے نظر آنا :- نظر کے بہت تیز ہونے کے لیے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دن کو تارے نظر آنا :- (کمزوری کے مبالغہ کے لیے) آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ جانا، دماغی صدمے سے آنکھوں کے آگے چنگاریاں سی چمکنے لگنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

صبح شب وصل اشک ہمارے نظر آئے
کیا دن تھا کہ دن کو ہمیں تارے نظر آئے — شوق قدوائی

قول فیصل :- "نظر آنا" کی جگہ "دکھائی دینا" بھی ہے اور بڑی سے بڑی مصیبت کا سامنا ہونا بھی اس کا مفہوم ہے۔ جیسے :- انھوں نے ملیح آباد کے خاں صاحب سے دشمنی تو باندھ لی ہے مگر دیکھ لینا دن کو تارے نظر آ جائیں گے۔

دن کو دن اور رات کو رات نہ جاننا یا نہ سمجھنا :- (لازم) کسی کام میں رات یا دن کی پروا نہ کرنا، آرام سے کام نہ رکھنا، ہر وقت کام میں مصروف رہنا، دن رات محنت کرنا، کام کے پیچھے راحت و آرام کو تج دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تیرے پیچھے کی طرح سب اوقات
دن کو دن سمجھی اور نہ رات کو رات — زہر عشق

دن کو رات کہنا :- الٹی بات کہنا، آم کو املی کہنا، یقینی امر میں شک کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کیوں فضہ تعلی کی تو اس میں نہیں کچھ بات
اس لے کہا بی بی یہ اٹھائی تھی کرامات
صدقے گئی کہہ سکتا ہو دن کو بھی کوئی رات
حق یہ ہے کہ بے فضل تھا جراحوں میں وہ خوش ذات — ادیب لکھنوی

دن کھسکنا :- دن کا مائل بہ زوال ہونا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل :- ظریفانہ انداز میں اس کا استعمال ہے۔ جیسے :- "آج کا دن تو جیسے پہاڑ ہو گیا کھسکتا ہی نہیں۔"

دن کھسنا :- زوال ہونا، دن ڈھلنا۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

روشن ہیں کہ دن معلوم ہوتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دن معمول کے:۔ حیض کے ایام۔ اردو صرف، دہلی کی عورتوں کی زبان۔

ہر مہینے میں آ جاتی تھی مجھے پھول کے دن
بارے اب کے تو مرے ٹل گئے معمول کے دن　　رنگین

دن منانا:۔ دن کی تمنا کرنا، کسی اچھے دن کی آرزو کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

خالق نے یہ روز خوش دکھایا
جس دن کو مناتے تھے وہ آیا　　عاشق

دن میں تارے نظر آنے لگنا:۔ دکھ یا غم سے بدحواس ہو جانا، حواس باختہ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ غریبی ایسی بری چیز ہے کہ انسان کو دن میں تارے نظر آنے لگتے ہیں۔

دن نبڑنا:۔ دن تمام ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

تجھ بن کہوں کیا تجھ سے میں کس طرح کٹی ہے
نے دن ہی نبڑتا ہے نہ یاں رات کٹی ہے　　درد

دن نحس ہونا:۔ دن خراب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیسے نحس دنوں میں یارب ہم نے اس سے محبت کی
دھوم رہی ہے سر پر میرے رنج و عتاب و کلفت کی　　میر

دن نزدیک آنا:۔ زمانہ قریب آنا، وقت قریب آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع　وہ دن وعدۂ وصل کے نزدیک آ چکے　　آتش

دن نصیب ہونا:۔ خوشی کا دن آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب کہ جو لذت پرستی کنارے تھے، شاہد عشرت سے دو چار تھے۔ بیلا کی

اس وقت سونے کی کب سوجھتی ہے؟ کہا اب نور کا تڑکا قریب ہوا، فضل الٰہی سے یہ دن نصیب ہوا۔ (سیر کہسار)

دن نکلنا:۔ سورج نکلنا، صبح ہونا، پو پھٹنا، آفتاب طلوع ہونا، صبح صادق کا وقت آنا، نور کا تڑکا ہونا، روز روشن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چرخ گردش سے تھک گیا شاید
دن نکلتا نظر نہیں آتا　　سالک

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "دن نکل آنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

جانی اس وقت مجھ کو جانے دو
دن نکل آئے گا ہو آنے دو　　قلق

دن نہ رہنا:۔ شام ہو جانا، سورج غروب ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کہہ دیا تھا کہ سرکار غروب آفتاب سے قبل محل میں چلے جاتے ہیں۔ آپ جب دن نہ رہا تو تشریف لائے ہیں۔ اب کل آیئے گا تو کام بنے گا۔

دن نہیں رہے:۔ (ماقبل "وہ" کا اضافہ کر کے) وہ زمانہ نہیں رہا، وہ دور نہیں رہا، وہ وقت نہیں رہا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدر کمال کی تجھے امید ہو جلیل
وہ دن نہیں رہے وہ زمانہ نہیں رہا　　جلیل

دِنو دِن:۔ دن پر دن، روز بروز۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دنو دن اس کی وہ صورت کہاں ہے　　نگار دلبر
خزاں پہ پھولی اب کے زعفران ہے　(دیوانِ ذکا)

دنوں:۔ دن کی جمع، ایام۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ان دنوں اختلاف کرنا میرے مان کی بات نہیں ہے۔

قول فیصل:۔ موسم کے معنی بھی دیتا ہے۔ جیسے: ابر برسات کے دنوں میں تو وہ لطف ہوتا ہے کہ کیا گزارش کروں۔　(سیر کہسار)

دنوں:۔ گھوڑے یا چوپایہ کی عمر۔ اردو، سلوتریوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ یہ گھوڑا کتنے دنوں کا ہے۔

دِنوندا:۔ (رتوندا کا نقیض) ایک مرض کا نام جس میں دن میں کم دکھائی دیتا ہے۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "دِنوندی" اور "رتوندی" بولتے ہیں۔

دِنوندی:۔ (بنون دوم غنہ) (رتوندی کی ضد) دن میں کم دکھائی دینے کا مرض۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اے ہے کسی کو رتوندی آتی ہے تم کو دنوندی آتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ آنکھ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ صاحب نور اللغات نے "دنوندھا" بھی لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ دہلی کی زبان ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے دنوندا (بحذف ھ) لکھا ہے۔

دنوں دیر ہے:۔ بہت عرصہ باقی ہے، صرف دنوں کی دیر البتہ ہے۔ اردو محاورہ، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

دنوں سے اتر جانا:۔ کنایۃً ایام شباب و جوانی کے گزر جانے سے۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دِنوں کا پھیر:۔ قسمت کی خرابی، بدنصیبی۔

اردو صرف، دہلی کی زبان۔

یا تو وہ راتیں تھیں یا تو یہ دنوں کا پھیر ہے
یا شتاب لگتے نہیں تب پاؤں دبایا کیے — درد

دنوں کا عجب اس کے یہ پھیر تھا
کہ اس روشنی پر یہ اندھیر تھا — میر حسن

دنوں کو دغا دینا یا دنوں کو دھکے دینا (لازم) مصیبت کے دنوں کو کاٹنا۔ زندگی کے دن بھگتنا، شاد و ناشاد جینا۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

دنوں کو دھکا دینا:- زندگی گزارنا، مصیبت اور تکلیف کے ساتھ اوقات بسری کرنا، دن کاٹنا۔ دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

دن ہو جانا:- مدت گزر جانا۔ اردو محاورہ، قلیل الاستعمال۔

اب تو کوئی سنائے نوید بہار گل — دل
دن ہو گئے ہیں چاک گریباں کیے ہوئے — شاہجہانپوری

قول فیصل:- 'بہت' کے اضافہ کے ساتھ یہ محاورہ بہت زیادہ ہے۔ اُن کو دیکھے ہوئے بہت دن ہو گئے ہیں۔

دن ہی دن میں:- دن رہے تک، سورج ڈوبنے تک۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:- ممکن ہے کہ اس کی کچھ اصلیت ہو کہ یہ لوگ سولہ گھنٹے کام کرتے کرتے پریشان ہو جاتے ہیں کیونکہ دوسری جگہ ان کو محض ۱۰ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ وہ بھی دن ہی دن میں۔
(عزیز الرحمٰن آزادی، میرا پہلا گناہ)

قول فیصل:- اسی محل پر 'دن ہی دن' بحذف لفظ 'میں' بھی بولتے ہیں اور وہ فصیح ہے۔

دِنّی:- پرانی چیز۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف:- دنی شراب زیادہ نشہ کرتی ہے۔

قول فیصل:- 'ہونا' کے ساتھ اس کا صرف [illegible] ہے۔ دیہاتی زبان میں معمر آدمی کو کہتے ہیں۔

دَنِی:- (بفتح اول و کسر دوم و بتشدید سوم) سفلہ، ناکس، کمینہ، چھچھورا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اس سے بڑھ کر کوئی دنی نہیں جو کمانے میں کنجوسی کرے۔ ایسے شخص پر لعنت خدا۔
(سیر کہسار)

قول فیصل:- چرخ اور فلک (نیز دنیا) کی صفت میں بھی مستعمل ہے۔

ڈر چشم! شور چرخ سے گل پھول اک طرف
آنکھ اس دنی کی دوڑے ہے اک برگ کاہ پر — میر

دُنیا:- (بالضم) جہان، عالم، دہر، آخرت یا عقبیٰ کی ضد۔ عربی، مونث۔ فصیح، رائج۔

ع دنیا میں ایک حال سے رہنا محال ہے — مشفق

قول فیصل:- دنیا، دُنُو بروزن عُلُو بمعنی قرب سے مشتق ہے۔ دنیا چونکہ انسان کے لیے عاقبت سے پہلے اور بہت قریب ہے اس سبب سے اسے دنیا کہتے ہیں۔ یا پھر 'ادنیٰ' کی تانیث ہے جس کے معنی 'ناکس' ہیں۔ بخلاف عقبیٰ دنیا کا الف۔ الف کی صورت میں اس وجہ سے لکھا جاتا ہے کہ جو الف ی کے بعد آتا ہے وہ عربی رسم الخط میں بصورت الف ہی لکھا جاتا ہے۔ جیسے: علیا۔ لیکن لفظ یحییٰ علم ہونے کی وجہ سے اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔

دُنیا:- دنیا کے لوگ، دنیا والے، اہل دنیا۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دنیا کہے تم اپنے کام سے مطلب رکھو اسی میں کامیابی ہے۔

دُنیا اپنے مطلب کی ہے:- ہر شخص اپنے مطلب کو مقدم رکھتا ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- کون کس کو پوچھتا ہے میاں دنیا اپنے مطلب کی ہے۔

دُنیا اِدھر کی اُدھر کرنا:- انقلاب لانا، ہنگامہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

تلوار کو اگر تو زیب کمر کرتا
قاتل اِدھر کی دنیا کوئی اُدھر کرتا — داغ

دُنیا اِدھر کی اُدھر ہونا:- انقلاب عظیم ہونا، بڑا انقلاب آ جانا، زمانہ اُلٹ پلٹ ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سلطان دیں وہ بانیٔ محشر ہو نہ ہوئے گا
دنیا اگر اِدھر کی اُدھر ہو نہ ہوئے گا — دبیر

دُنیا اندھیر ہونا:- دنیا کا تیرہ و تار ہو جانا، شدت رنج و غم کے سبب آنکھوں سے کچھ نہ سوجھنا، ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دن نکل آیا کسی دن یہ اسے دیر ہوئی
ہو گئی صبح تو دنیا مجھے اندھیر ہوئی — امانت

قول فیصل:- اس کی تکمیلی صورت 'دنیا اندھیر ہو جانا' بھی رائج و فصیح ہے۔

کچھ نہیں سوجھتا ہو جاتی ہے دنیا اندھیر
دن تو دن رات جدائی کی غضب ہوتی ہے — سحر

اسی محل پر 'دنیا آنکھوں میں اندھیر ہو جانا' بھی بولتے ہیں اور وہ بھی فصیح ہے۔

کل رات کو انیس جو ذرا دیر ہو گئی — مرزا رسوا
دنیا ہماری آنکھوں میں اندھیر ہو گئی (امراؤ جان ادا)

دُنیا اور مطلب اور مطلب سوا اپنا:- دنیا بے مطلب نہیں اور ہر شخص اپنا مطلب مقدم سمجھتا ہے۔
(گنجینۂ اقوال و امثال و نور اللغات)

دُنیا جہان:۔ تمام عالم، ساری دنیا، ہر ایک، ہر شخص۔ عربی فارسی الفاظ، اردو [illegible]، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ نصوح:۔ کیا نعیمہ سسرال نہیں گئی اور سسرال بھیج دینا اور چھوڑ دینا ایک ہی بات ہے۔

فہمیدہ:۔ لیکن ایک ہنسی خوشی جانا، جس طرح دنیا جہان کی بیٹیاں میکے سے جایا کرتی ہیں اور ایک لڑ کر جانا۔ (توبۃ النصوح)

دُنیا چھاننا:۔ کمال جستجو کرنا، بہت ڈھونڈنا، بے حد تلاش کرنا، بے انتہا جستجو کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اب خاک میں باقی ترا اقبال ملے گا
چھانے گی جو دنیا تو نہ یہ لال ملے گا — انیس

قول فیصل:۔ بڑی تلاش کرنا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ تم آئے رستہ بتانے چلے ہو جو دنیا چھان چکا ہے۔

دُنیا دار:۔ دین دار کی ضد، مال و دولت پر جان دینے والا، دنیوی تعلقات میں پھنسا ہوا آدمی، فطرتی آدمی، ظاہری اخلاق کا آدمی، ظاہر داری برتنے والا۔ عربی فارسی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ساحروں نے کہا یہ فقیر خدا رسیدہ تھا دنیا داروں سے ملوث نہ ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

دُنیا دار محن ہے:۔ دنیا رنج و غم کی جگہ ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ دنیا دار محن ہے، یہاں آسائش منزلوں دور ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا داری:۔ تعلقات، ملنساری، کنبہ، رشتہ، بال بچے، خانہ داری۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ع برسوں ہم درویش رہے پر اب ہے دنیا داری — میر

قول فیصل:۔ ظاہر داری کے معنی میں زیادہ مستعمل ہے۔ جیسے: "مجھے دنیا داری نہیں آتی جس سے ملتا ہوں خلوص سے ملتا ہوں۔"

دُنیا دیکھنا:۔ تجربہ ہونا، تجربہ کار ہونا، آزمودہ کار ہونا، تجربہ رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دین برباد کریں ایک نظر پر اے بت
ایسے ناداں نہیں ہم نے بھی ہے دنیا دیکھی — امیر

دُنیا ساز:۔ ظاہر داری کرنے والا، ظاہری اخلاق برتنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

اس نے یہ لکھا مرے خط کا جواب
تم نظر آنے لگے دنیا ساز سے — داغ

محل صرف:۔ اور روپے کو آپ ٹھیکریاں کہتے ہیں۔ ایسے بڑے قانع بنے ہیں۔ دنیا ساز چاپلوس آدمی۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا سازی:۔ بناوٹ، نمائش، اوپری دل سے کچھ کرنا، ظاہر داری، مصنوعی اخلاق۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پتنگ بازی، بٹیر بازی، مرغ بازی، جعلسازی، افترا پردازی، دنیا سازی یہ دانشمندوں کے اشغال ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا سازی کی باتیں:۔ ظاہر داری، دکھاوے کی باتیں۔ اردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں جو کہتا ہوں صاف کہتا ہوں دنیا سازی کی باتیں مجھے نہیں آتیں۔

دُنیا سے اُٹھ جانا (اُٹھنا):۔ ۱۔ مر جانا، سفر آخرت کرنا، راہی عدم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دل سے حسرت نے کہا ہم تو چلے دنیا سے
خوب ہے اٹھ گئے نازوں کے پلے دنیا سے — عشق

قول فیصل:۔ "اٹھنا" کی جگہ "جانا"، "چلنا"، "سدھارنا"، "سفر کرنا"، "کوچ کرنا"، "گزرنا" وغیرہ بھی مستعمل ہیں۔

(جانا) جاؤں دنیا سے تو مرنے سے پہلے اے صنم
آ دیکھ میرا کفن ڈوری کی چادر دیکھ کر — [illegible]

(چلنا) محل صرف:۔ نصوح دوسرے اور [illegible] لگ گیا اور پچھتا کر کیوں دنیا سے چلا۔ (توبۃ النصوح)

(سدھارنا) ع دنیا سے [illegible] — لاادری

(سفر کرنا) ع دنیا سے سوئے خلد سفر کر گئیں [illegible] — لاادری

(کوچ کرنا) [illegible]
دنیا سے کر گئے ہیں ہم زبان [illegible] — ناسخ

(گزرنا) کیا مجنوں نے دنیا سے گزرنا [illegible]
رہی آگے [illegible] — آتش

دُنیا سے اُٹھ جانا (اُٹھنا):۔ ۲۔ ناپید ہو جانا، مٹ جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خاک میں ناموس پیمان محبت مل گئی
(اٹھ جانا) اٹھ گئی دنیا سے راہ و رسم یاری ہائے ہائے — غالب

دنیا سے محبت کا نشاں اٹھا ہے
(اٹھنا) سینوں سے [illegible] اٹھا ہے — عشق

دُنیا سے اُڑانا:۔ معدوم کر دینا، مٹا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع [illegible] کو دنیا سے اڑائے اللہ — [illegible]

دُنیا سے اُڑ جانا:۔ ناپید ہو جانا، فنا ہو جانا، باقی نہ رہنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

انسان تو کیا اُڑ گئے دنیا سے کبوتر
نامہ اُسے لکھنے کو جو تیار ہوئے ہم — رشک

دُنیا سے الگ ہونا:۔ سب سے بے تعلق ہونا، گوشۂ تنہائی اختیار کرنا، کنجِ عزلت میں بیٹھنا، دنیوی تعلقات سے بیگانہ ہونا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دنیا سے الگ ہو کر کسی گوشے میں بیٹھ رہے۔

دُنیا سے انوکھی:۔ سب سے نرالی۔ (اردو صرف) غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہی کی جو بات ہو دنیا سے انوکھی ہی ہو۔ (دبیر کہبار)

قولِ فیصل:۔ 'انوکھی' کی جگہ 'نرالی' بھی ہو۔

بہائے ہیں دُر مضمون شرار آتشِ گل پر
طبیعت اصل موزوں کی دنیا سے نرالی ہو (دبیر کہبار)

اس کی تذکیر دنیا سے انوکھا (نرالا) بھی بولتے ہیں۔

دُنیا سے جانا:۔ زندگی کا سفر تمام کرنا، جی سے گزرنا، مرجانا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

جیسے ہم آئے تھے سودا وہی دنیا سے گئے
واں اُس جا میں کسی چیز کے گریاں نہ رہے — سودا

دُنیا سے چل بسنا:۔ مرجانا، راہیِ عدم ہوجانا۔ (اردو صرف) غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اُن کی صورت تو نہ دیا ملکِ عدم میں جا کر دیکھیں گے۔ ہائے وہ بھی چھوڑ کر پیوندِ خاک ہوئے۔ میں انھیں اچھی طرح جی بھر کر دیکھنے بھی نہ پائی کہ وہ دُنیا سے چل بسے۔ (طلسم ہوش ربا)

دُنیا سے دل اُٹھانا:۔ تارک الدنیا ہونا، ترکِ دُنیا کرنا، دنیوی تعلقات سے کنارہ کشی اختیار کرنا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شادی بیاہ کی تقریبوں میں تو وہ شرکت کرے جسے دُنیا سے کوئی سروکار ہو یہاں تو دُنیا سے دل اُٹھائے بیٹھے ہیں۔

دُنیا سے دل اُٹھ جانا:۔ دُنیا سے دل سیر ہوجانا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شہسوار نے رو رو کر کہا کیا بتاؤں میں تو کسی کام ہی کا نہ رہا دنیا سے دل اٹھ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا سے دل سرد ہوجانا:۔ دنیا کی باتوں سے جی بیزار ہوجانا۔ دُنیا کی باتوں سے دلچسپی نہ رہنا۔ (اردو صرف) قریب بہ متروک۔

دل یہ دُنیا سے سرد ہو کہ امیر
ہوئی ٹھنڈی غزل بھی مشکل سے — امیر

دُنیا سے دُور بھاگنا:۔ دنیوی معاملات سے الگ تھلگ رہنا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

اے ذوق ہوش گر ہے تو دُنیا سے دور بھاگ
اس میکدے میں کام نہیں ہوشیار کا — ذوق

دُنیا سے رخصت ہونا:۔ راہیِ عدم ہونا، مرنا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ والد مرحوم اور ان کا آغاز تحصیل میں ساتھ ہوا تھا۔ ساتھ پڑھتے ساتھ بڑھے ہر عمر میں شریکِ حال رہے۔ اور تھوڑے فاصلے میں دُنیا سے رخصت ہوئے۔ (دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

دُنیا سے روانہ ہونا (یا سفر کرنا):۔ مرجانا، راہیِ عدم ہونا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

اس ستم گر نے نہ پایا میرے نالے کا جواب
(روانہ ہونا) تنگ بر تنگ آ کے دُنیا سے روانہ ہوگیا — ناسخ

ہم سفر ہوتا نہیں محبوب میں کس طرح کہوں کر
(سفر کرنا) یہ سفر کیا اب تو دُنیا سے سفر کا وقت ہے — ناسخ

قولِ فیصل:۔ شعر نمبر ۲ میں 'کرنا' محذوف ہے۔

دُنیا سے غارت ہو:۔ (بددعا) مٹ جائے، تباہ ہو، فنا ہوجائے، برباد ہو۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

ہو تو ہو آباد کیوں کر یہ خراب آباد دل
عشق غارت گر اگر دنیا سے غارت ہو تو ہو — ذوق

دُنیا سے گزرنا (گزر جانا):۔ مرجانا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ عجب نہیں جو فرزند تیرا اس غم میں مر جائے، دنیا سے گزر جائے۔ (طلسم ہوش ربا)

دُنیا سے نام اُٹھے:۔ (بددعا) مٹ جائے، مرجائے، تباہ و برباد ہوجائے، غارت ہوجائے، ناپید ہوجائے۔ (اردو صرف) عورتوں کی زبان۔

بدل کر آنکھ تو تے کی طرح ٹیں ٹیں لگا کرنے
اُٹھے دنیا سے جلدی نام ایسے بے مروت کا — جان صاحب

دُنیا سے نرالا:۔ ہر ایک سے الگ، عجیب۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کا ہر کام دُنیا سے نرالا ہوتا ہے۔

قولِ فیصل:۔ اسی جگہ دنیا بھر سے نرالا (تانیث کے لیے نرالی) کہتے ہیں۔ جیسے:۔ ان کی انوکھی باتیں دنیا بھر سے نرالی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا سے ہاتھ دھونا:۔ دنیاوی معاملات سے دست بردار ہونا، دنیوی معاملات سے ہاتھ اٹھا لینا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

سراپا پاک ہیں جو ہاتھ دھوئے بیٹھے ہیں دنیا سے
نہیں حاجت کہ وہ پانی بہائیں سر سے پاؤں تک — ذوق

دُنیا سے ہاتھ کھینچنا:۔ دُنیا سے قطع تعلق کر لینا۔ (اردو صرف) فصیح، رائج۔

پھیلائے پاؤں حلق کا کوچ کر گئے
دُنیا سے ہاتھ کھینچ کے شمشیر کر گئے — عشق

دَنِیُ الطَّبع :- کمینہ آدمی، پست فطرت شخص۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خاک پر بھی دو روٹی ہو چشم مہر و ماہ چرخ
کس دنی الطبع کے گھر جا کے میں مہمان ہوا — میر

دنیا ظاہر پرست ہے :- دنیا حقیقت پر نظر نہیں کرتی ظاہر کو دیکھتی ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :- لوگ اسی کی قدر کرتے ہیں جو ذرا ٹیپ ٹاپ سے رہے یہ دنیا بڑی ظاہر پرست ہے۔

دنیا عجب جگہ ہے :- سمجھ میں نہیں آتا کہ دنیا کیا چیز ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قصر و مکان و مسکن ایکوں کو سب جگہ ہے
ایکوں کو جا نہیں ہے دنیا عجب جگہ ہے — میر

دنیا غرض کی ہے :- مطلب نکل جانے کے بعد دنیا والے آنکھیں پھیر لیتے ہیں۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

فقط غرض کی ہے دنیا کہ جب نکلتی ہے جان
عزیز مردے کو گھر سے نکال دیتے ہیں — امیر

قول فیصل :- "غرض" کی جگہ "مطلب" بھی مستعمل ہے۔

دُنیا کا ابھی کیا دیکھا ہے :- (کنایۃً) کم عمر ہے، ناتجربہ کار ہے، ناآزمودہ کار ہے، بچہ ہے۔ اردو، دہلی کی زبان۔

یہیں آتا ہے اب مجھ کو یہ لکھا
کہ دنیا کا ابھی کیا اس نے دیکھا — جرأت دہلوی

قول فیصل :- لکھنؤ میں "دنیا کا ... ابھی" کی جگہ "دنیا میں ... ابھی" مستعمل ہے (یعنی دنیا میں ابھی کیا دیکھا ہے) جیسے: تم نے دنیا میں ابھی کیا دیکھا ہے۔

جو بڑھ بڑھ کے باتیں کر رہے ہو۔

دنیا کاجل کی کوٹھری ہے :- دنیا میں آلودگی و روسیاہی کا ہر وقت خدشہ رہتا ہے۔ اردو مقولہ، فصیح، رائج۔

بچا سکتے ہیں انساں کو ٹھڑی کاجل کی دنیا کو
نہیں ممکن کہ دھبا نہ عصیاں کی سیاہی کا — شہید

دنیا کا رنگ :- دنیا کا حال، زمانے کی رفتار۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس کھڑاگ سے درگزرو اور دیکھو دنیا کا رنگ کیا ہے۔ (سیر کہسار)

دنیا کا کہنا :- سب لوگوں کا کہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

باطن میں کینہ اور بظاہر یہ بات ہے
دنیا کہے کہ داغ پہ کیا التفات ہے — داغ

دنیا کا لیکھا :- دنیا کا حال۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہاں یہ دنیا کا لیکھا ہی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دنیا کا لہو سفید ہو گیا :- دنیا والوں کی آنکھوں میں مروت نہیں رہ گئی ہے۔ دنیا والے خود غرض ہو گئے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دنیا جو سرخ رو تو ہو ماں کینہ جو سفید
دنیا کا ہو گیا ہے یہ کیسا لہو سفید — شاد لکھنوی

دُنیا کا نشیب و فراز :- دنیا کا اونچ نیچ، دنیا کی برائی بھلائی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دُنیا کے نشیب و فراز کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ بلا سوچے سمجھے ہر کام میں ہاتھ نہ ڈال دیا کرو۔

دُنیا کا نشیب و فراز دیکھنا :- تجربہ حاصل کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میں سست اعتقاد نہیں ہوں، میں بے سمجھے بوجھے کوئی بات نہیں کرتی۔ میں نے دنیا کا نشیب و فراز خوب دیکھا ہے۔ تجربہ کار ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

دنیا کا یہی کارخانہ ہے :- ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک حالت پر قرار نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کبھی وصل کبھی مفارقت جان من دنیا کا یہی کارخانہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دنیا کو ٹھوکر مارنا :- دنیا کو حقیر سمجھ کر چھوڑ دینا، دنیا کو حقارت سے ٹھکرا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- میر بڑے خوددار انسان تھے کسی بات پر بادشاہ سے بگڑ گئے پھر کبھی منہ دیکھے بات نہیں کی گو افلاس کا شکار رہے۔ واقعی دنیا کو ٹھوکر مارنا انہیں کا کام تھا۔

قول فیصل :- "ٹھوکر" کی جگہ "لات" بھی ہے۔

مار دنیا کو لات بیٹھے ہیں
دھو کے مٹی سے ہاتھ بیٹھے ہیں — انشا

دُنیا کو چھوڑنا :- دنیا کو تج دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- محمد عسکری نے ممن کو بلا کر کان میں کچھ کہا۔ ممن نے کہا بہت خوب۔ حضور ابھی ابھی بندوبست کرتا ہوں۔ حضور کا نام سن کر ساری دنیا کو چھوڑ دے گی۔ (سیر کہسار)

دنیا کو حاصل کرنا :- دنیا کے عیش و آرام، مال و دنیا پیدا کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کرو دُنیا کو حاصل وہ ابھی ہے شہر بنا کے رہ کر — صفی لکھنوی
کرو اس دُنیا کے پیچھے دولت دین اکارت کیوں ہو (صحیفۂ الہام)

دُنیا کی :- ہر قسم کی، افراط کے ساتھ، مختلف قسم کی، بہ افراط۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- گھر میں دنیا کی چیزیں ہر وقت رکھی رہتی ہیں جو دل چاہے کھاؤ۔

دُنیا کے اُس سرے :- بہت دور۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خیال کیجئے کہ کجا چھتر منزل اور کجا انگریزاں دنیا کے اُس سرے چلتے چلتے پاؤں لگ جائیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا کیا کہے گی :- دنیا والے اچھی نظر سے نہ دیکھیں گے، لوگوں کی انگلیاں اٹھیں گی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- چھوٹے بھائی کی شادی میں شرکت نہیں کر رہے ہو دنیا کیا کہے گی۔

دُنیا کی آنکھوں میں :- سب کی نظروں میں، لوگوں کے خیال میں، سب کے نزدیک۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

میں کا فرق بھی پارش سے دُنیا کی آنکھوں میں
وہ نکل بات ہو جو اس گھنے بے پیر میں آسکے — جان صاحب

قول فیصل :- آنکھوں کی جگہ نظروں فصیح ہے یعنی دنیا کی نظروں میں۔ جیسے :- ایسی حرکتیں تمھیں دنیا کی نظروں میں ذلیل کر دیں گی۔

دُنیا کے بکھیڑے :- دُنیا کے جھمیلے، دنیاوی معاملات، دُنیا کے جھگڑے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دنیا کے بکھیڑوں میں پڑ کے انسان کو دین کی طرف سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔

قول فیصل :- اسی محل پر دنیا کے جھگڑے اور کبھی کے ساتھ دُنیا کے جھگڑے بکھیڑے بھی بولتے ہیں۔

دُنیا کے پردے پر نہ ہونا :- دُنیا کے کسی گوشے میں نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- کمہار تو ایسے دنیا کے پردے پر نہ ہوں گے مٹی کی مورتیں ایسی بنائیں کہ مصوّروں کی کرکری ہو گئی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- 'پر' کی جگہ 'میں' بھی ہے۔ یعنی دُنیا کے پردے میں۔ جیسے :- ایسا شریف انسان دنیا کے پردے میں کہیں نہ ملے گا۔

دُنیا کے پردے سے اُٹھ جانا :- دنیا پر نہ رہنا، نیست و نابود ہو جانا، ناپید ہو جانا، عنقا ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

ایک بھائی کو ہو فاقہ ایک کرتا ہو بہار
اُٹھ گئی دنیا کے پردے سے محبت آج کل — جان صاحب

دُنیا کے تماشے :- دُنیا کے فنا ہو جانے والے دلچسپ اور غیر دلچسپ مناظر جو ہر وقت پیش نظر ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجھ کو اب لیں گے نہ دُنیا کے تماشے بعد مرگ
یاد بیداری میں آئیں گی یہ باتیں خواب کی — ناسخ

دُنیا کی ٹھوکریں کھانا :- مارا مارا پھرنا، مصیبتیں جھیلنا، آفتیں اٹھانا، تکلیفیں سہنا، در بدر خاک بسر پھرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہاں تک ٹھوکریں دُنیا کی کھائیں
کریں گے زہر محتاج ہو گئے اوش — شعور

دُنیا کے حالات :- دُنیا کے رنگ ڈھنگ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ بے چاری عورت ناقص العقل دنیا کے حالات سے واقف نہیں جس کا جی چاہا بہکا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا کی خاک چھنوانا :- آوارہ پھرانا، دربدر پھرانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک چھنوائی کدورت نے تری دُنیا کی
رُبع مسکوں بھی مرے واسطے کم ظرف جلا — شعور

دنیا کے دھندے کرنا :- دنیاوی کام کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

دنیا کے کیا کرتا ہے سیکڑوں تو دھندے
پر کام خدا رہ بھی تو کر لے کوئی بندے
کچھ راہ خدا بھی جا جا تیرا بھلا ہوگا — خلق شاہ

دنیا کی رفتار :- زمانے کا چلن، دنیا کے رسم و رواج، دنیا کا قاعدہ، دنیا کا دستور، زمانے کا ماحول۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قوم کی ادنیٰ توجہ اس طرف درکار ہے — صفی لکھنوی
وہ روش پیدا کرے دُنیا کی جو رفتار ہے (صحیفۃ القوم)

دنیا کے سامنے پیش کرنا :- دنیا کے سامنے لانا، لوگوں کے سامنے رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جناب صفی کے عالی ہمت دل نے جب ایشیا کی مثال دنیا کے سامنے ... پیش کی ہو۔ (مقدمہ: صحیفۃ القوم)

دُنیا کی سیر کرنا :- دور دور کی سیاحت کرنا، گھوم پھر کے دنیا کا تجربہ حاصل کرنا، دنیا کا رنگ دیکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

سیر کر دنیا کی غافل زندگانی پھر کہاں؟
زندگی گر کچھ رہی تو نوجوانی پھر کہاں؟
(محمد اسمٰعیل: اردو زبان کی چوتھی کتاب)

خوب اس دنیا کی ہم نے سیر کی ؛ مدرسے کی جو کدے کی دیر کی
فرط حیرت سے کچھ ایسے ہو گئے ؛ ہم جہاں پہنچے وہیں کے ہو گئے
جب کھلیں آنکھیں ہوئی شرمندگی ؛ چلتی پھرتی چھاؤں تھی یہ زندگی
(صفی لکھنوی: صحیفۃ القوم)

دنیا کے عیب :- ہر قسم کے بُرے افعال، ہر طرح کی برائیاں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- کرنا، نکالنا، ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

یہ ایک بات منتخب روزگار ہے
دنیا کے عیب کرتے رہو بے ہنر ہو — شعور

محل صرف :- اپنی چیز ہے اس لیے کچھ نہیں کہتے ابھی کسی اور کی چیز ہوتی تو دنیا کے عیب نکالتے۔ (ایضاً) ہم میں تو دنیا کے عیب ہیں اور آپ بڑے پارسا، نہایت متقی، بے انتہا پاک باز جملہ اوصاف کے مالک ہیں۔

دنیا کے کاروبار :- روزمرہ کے معاملات، لین دین، خرید و فروخت، دنیا کے معاملات جو حسب معمول روز ہوتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- بیشتر بند رہنا، بند ہو جانا، چلنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے :- کسی کے نہ ہونے سے دنیا کے کاروبار تھوڑی بند ہو جاتے ہیں۔ بصیغۂ واحد (دنیا کا کاروبار) بھی بولتے ہیں، جیسے :- لوگوں نے دکانیں بھی کھولنی شروع کر دیں اور دنیا کا کاروبار پھر جاری ہو چلا۔ (توبۃ النصوح)

دنیا کے کتے :- (کنایۃً) دنیا کے طلب گار، حصول مال و زر کے پیچھے جائز و ناجائز کی پروا نہ کرنے والے لوگ، دنیا پرست لوگ، حقارت سے کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ اور ہی دنیا کے کتے ٹکڑے کیا جانیں
کہ جیسا رکھتے ہیں عقبیٰ میں مرتبہ محتاج — جان صاحب

دنیا کی مثل :- عام بات۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- اس نے کہا خداوند میں دنیا کی مثل کہتا ہوں کچھ برا نہ مانیے۔ (طلسم ہوش ربا)

دنیا کے معاملات :- دنیا کے کام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ایک غریب سپاہی کے بیٹے تھے نہ دنیا کے معاملات کا تجربہ تھا نہ کوئی ان کا دوست ہمدرد تھا۔ (دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہونا :- اونچ نیچ سمجھنا۔ تجربہ کار ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- حقیقت حال یوں ہے کہ ہمارے بغیر دنیا کے نشیب و فراز سے انسان واقف نہیں ہو سکتا۔ (سیر کہسار)

دنیا کی ہوا :- دنیا کی خواہش، دنیا میں جو سامان ضروری ہیں ان کی طلب، دنیا کی آب و ہوا، دنیا کی طمع، دنیا کی طلب۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نہ تو بھوکے ہوئے تھے اور نہ پیاسے پیدا
ہو گئے روگ یہ دنیا کی ہوا سے پیدا — آتش

دنیا کی ہوا کھانا :- زندہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جمشید نے کہا میرے نام پر طبل جنگ بجے سب کو دم بھر میں غارت کر دوں گی۔ بختیارک نے ہنس کر جواب دیا کہ ابھی آپ تشریف لائی ہیں، ذرا دنیا کی ہوا کھائیے پھر تو آخر فنا آخر فنا۔ (طلسم ہوش ربا)

دنیا کی ہوا لگنا :- دنیا کا اثر ہونا، دنیاوی خواہشوں کا ہونا، دنیا کا مزہ پڑنا، دنیا میں آنا، دنیا کے ماحول کا اثر انداز ہونا، دنیا کا چسکا پڑنا، پیدا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

میں ہوں جگر میں لگی دنیا کی جس دن سے ہوا
حال ہے میرا بعینہ اسپائے باد کا — ذوق

دنیا گزرگاہ ہے :- دنیا ایک راستہ ہے، دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دنیا ایک گزرگاہ ہے۔ انسان یہاں ہمیشہ رہنے کے لیے نہیں آیا ہے۔

دنیا گزرنا :- لوگوں کا سامنے سے گزرنا۔

دوسرا کوئی تجھ سا نہ دیکھا
پیش نظر اک دنیا گزری — رند (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ کوئی محاورہ نہیں، پیش نظر گزرنا محاورہ ہے وہ بھی بہت کم۔

دنیا گزشتنی و گزاشتنی ہے :- دنیا ناپائدار ہے، یہاں کسی چیز کو قیام نہیں۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- جو مبصر ہیں ہر در و دیوار سے ان کے کان میں یہی صدا آتی ہے کہ دنیا گزشتنی و گزاشتنی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دنیا لیجیے مکر سے روٹی کھائیے شکر سے :- دنیا حیل و فریب سے حاصل ہوتی ہے، مکر و فریب کیجیے عیش سے زندگی گزرے گی۔ اردو مقولہ، عوام کی زبان۔

محل صرف :- آج کل کی دنیا میں وہی چین سے زندگی گزار سکتا ہے جو چار سو بیس کرتا ہو، مثل مشہور ہے کہ دنیا لیجیے مکر سے روٹی کھائیے شکر سے۔

قول فیصل :- یہ ایک عربی جملہ کا ترجمہ ہے۔
اَلدُّنیا زورٌ لَا یَحصُلُ اِلّا بِالزُّور

دنیا مردہ پسند ہے :- اکثر آدمی مرے ہوئے کی بے جا تعریف کیا کرتے ہیں، دنیا والے انسان کی قدر اس کے مرنے کے بعد کرتے ہیں، زندگی میں پوچھتے بھی نہیں، دنیا والے "قدر مردم بعد مردم" پر عمل کرتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ پسند کی جگہ پرست بھی بولتے ہیں یعنی یوں۔ دنیا مردہ پرست ہے۔

بعد مرنے کے قدر کرتی ہے
کتنی مردہ پرست ہے دنیا — لا اعلم

دُنیا میں آنا: پیدا ہونا، وجود میں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاش پر عبرت یہ کہتی ہے امیرؔ
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے — امیر

دُنیا میں خون سفید ہونا :۔ باوجود قرابت داری کے محبت و مروت باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :۔ دنیا میں خون سفید ہو گیا کہ جب ایسے شخص نمک حرامی کریں تو پھر اور کسی سے کیا امید ہوگی۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ اب میں کی جگہ 'کا' (دنیا کا خون سفید ہونا) بولتے ہیں۔ 'خون' کی جگہ 'لہو' بھی ہے۔

؏ دنیا کا ہو گیا ہے یہ کیسا لہو سفید — چکبست

دُنیا میں رہنے کو جی نہ چاہنا :۔ دنیا کی زندگی سے طبیعت ہٹ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ یہ واقعہ دیکھ کر شہریار کی نظروں میں دنیا تیرہ و تار ہو گئی۔ بھائی سے کہنے لگا کہ اب دنیا میں رہنے کو میرا جی نہیں چاہتا۔ (داستان الف لیلہ)

دُنیا میں کسی کی یکساں نہیں گزری :۔ زمانہ ایک حالت پر نہیں رہتا، کسی کی ایک حالت پر بسر نہیں ہوتی۔ دنیا میں کوئی ایک حال پر قائم نہیں رہتا، کبھی امیرانہ شان و شوکت ہے تو کبھی مفلسی و ناداری کا سامنا ہے۔ کبھی عیش و آرام ہے تو کبھی رنج و آلام سے سابقہ ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بے درد والم شام غریباں نہیں گزری
دُنیا میں کسی کی کبھی یکساں نہیں گزری — انیس

قولِ فیصل :۔ یکساں کی جگہ۔ ایک حال سے۔ ایک حالت سے۔ ایک طرح سے بھی ہے۔

دُنیا میں کیا آگ لگی ہے :۔ یہ کیسا اندھیر ہے، کیا قہر ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اس خرابی کی خبر جا کر افراسیاب سے کہوں کہ شہنشاہ چل کر اپنی ہمشیرہ کو سنبھالیے کیا دُنیا میں آگ لگی ہے عشق و عاشقی میں بھائی کا گھر ویران کرتی ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ 'دُنیا' کی جگہ اس کا ہم معنی لفظ 'عالم' بھی استعمال کرتے ہیں۔

یہ عالمِ اسلام میں کیا آگ لگی ہے
خیموں میں قیامت ہے بپا آگ لگی ہے — نجم آفندی

دُنیا میں لہو سفید ہو گئے ہیں :۔ دنیا والے بے مروت ہیں اپنوں کے ساتھ بھی ہمدردی نہیں کرتے۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اچھا تم نے ہولے سے ہاتھ رکھا تھا کہ نگوڑی لڑکی کے فصد کے برابر خون نکلا۔ کیسے دُنیا میں لہو سفید ہو گئے ہیں۔ (توبۃ النصوح)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں دُنیا کا لہو (خون) سفید ہونا بولتے ہیں۔

دنیا کا ہو گیا ہے یہ کیسا لہو سفید
اندھا کیے ہوئے ہے زر و مال کی امید — چکبست

پہلے دنیا میں لہو (خون) سفید ہو گیا ہے بولتے تھے جیسے :۔ یہ کہہ کر لوگوں نے کہا کہ کیا دنیا میں خون سفید ہو گیا ہے کہ جب ایسے شخص نمک حرامی کریں تو پھر اور کسی سے کیا امید ہوگی اور صاحب ہمارے سامنے لا
مہ رخ کی تعریف وہ حرام زادی ایسا ہماری عزیز ہے یا دشمن ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

دنیا میں نام رہنا (یا) رہ جانا :۔ مرنے پر بھی نام زندہ رہنا، کسی کا مرنے کے بعد بھی چرچا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

(رہنا) ہم تو جیتے ہیں کہ دنیا میں ترا نام رہے
کہیں ممکن ہے کہ ساقی نہ رہے جام رہے — اقبال (شکوہ)

محلِ صرف :۔ انسان کو چاہیے کہ زندگی میں کوئی ایسا کام کر جائے جس سے لوگ یاد کریں و دنیا میں نام رہ جائے۔ (رہ جانا)

دُنیا میں نام کر جانا :۔ کوئی ایسا کارنمایاں کر جانا کہ مرنے کے بعد بھی دنیا میں نام باقی رہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ کہا ہائے مر گیا عاشق
نام دنیا میں کر گیا عاشق — غفور

دُنیا میں نہ رہنا :۔ مر جانا، دنیا سے اٹھ جانا، انتقال کر جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بہن کو خنجر نکال کر دیا کہ یہ میری نشانی ہے۔ جب تک یہ شفاف رہے سمجھنا کہ میں بخیر ہوں اور جب دیکھو کہ میلا ہو گیا ہے تو اس وقت مجھے کوئی مصیبت در پیش آئی ہوگی اور اگر خون آلود ہو جائے تو سمجھنا کہ میں اس دنیا میں نہیں ہوں۔

(داستان الف لیلہ)

دنیا نظروں میں تیرہ و تار معلوم ہونا :۔ انتہائی صدمہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ جب شعلے بلند ہوئے تو میری نظروں میں دنیا تیرہ و تار معلوم ہونے لگی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ 'معلوم ہونا' کی جگہ 'ہو جانا' (دنیا نظروں میں تیرہ و تار ہو جانا) بھی ہے۔ جیسے: یہ واقعہ دیکھ کر تہمینہ کی نظروں میں دُنیا تیرہ و تار ہو گئی۔

بھائی سے کہنے لگا اب دنیا میں رہنے کو جی نہیں چاہتا۔ (داستانِ الف لیلہ)

دُنیا و مَافیہا :- دنیا اور دنیا کے موجودات، یہ عالم اور جو کچھ اس میں ہے۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- شہزادہ قاسم کنارے نہر کے محو بیٹھا تھا دنیا و مافیہا سب فراموش۔ (طلسم ہوش رُبا)

دنیا و مافیہا سے بے خبر :- ہر چیز سے بیگانہ، جیسے کسی چیز کا ہوش نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آپ تو بالکل دنیا و مافیہا سے بے خبر ہیں یہ نہیں دیکھتے کہ زمانہ کس دور سے گزر رہا ہو۔

قولِ فیصل :- بے خبر کی جگہ کسی کے ساتھ غافل بھی ہو۔

رہوں دنیا و مافیہا سے غافل
نہ ہو کچھ یادِ جاناں کے سوا ہوش — شعور

دنیا و مافیہا سے سروکار نہ ہونا بھی بولتے ہیں اور سروکار کی جگہ 'واسطہ' بھی کہتے ہیں۔ جیسے :- بی تو تُگی د... کی سوجھے دنیا و مافیہا سے واسطہ ہاں نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُنیا و مافیہا کا ہوش نہیں :- کسی چیز کا ہوش نہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- تم نے تو جب سے محبت کی ہے دنیا و مافیہا کا ہوش نہیں نہ معلوم کس عالم میں ہو۔

قولِ فیصل :- اسی محل پر "دنیا و مافیہا کی خبر نہیں" بھی بولتے ہیں۔ جیسے :- "اب کی تو چندری جمعرات ہے خدا جانے کس کس کے وعدے وفا ہوں گے برسوں سے منتیں مانی ہیں آپ کو دنیا و مافیہا کی خبر تو ہے ہی نہیں۔" (فسانۂ آزاد)

اور دُنیا مافیہا فراموش بھی استعمال کرتے ہیں جیسے :- شہزادہ قاسم کنارے نہر کے محو بیٹھا تھا دنیا و مافیہا سب فراموش۔ (طلسم ہوش رُبا)

دُنیاوِی - دنیوی :- (یائے معروف) دینی کا نقیض، دنیا سے منسوب، دنیا سے نسبت رکھنے والا، دنیا کا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- یہ دونوں الفاظ بطورِ صفت ہمیشہ اپنے موصوف کے ساتھ آتے ہیں۔ جیسے دنیاوی فائدہ، دنیاوی نفع، دنیاوی نقصان، دنیوی امور وغیرہ۔

محلِ صرف :- جیسے :- کاش جی اور پردہ دار جانے سے دنیاوی مطلب (مطلب) نکلنا معلوم۔ (میر کمسار)

(منفعت) عاقبت جو بنائے یہ تو وہ شے ہے مستقی نفع
دُنیوی منفعت بھی ضمناً ہو (مسدسِ حالی)

(ایضاً) عورتوں کو لکھانے پڑھانے میں جو دینیہ فوائد (فوائد) دینی و دنیاوی مضمر ہیں۔ (توبۃ النصوح)

(ضروریات) جامع و مانع وہ درسیات ہوں
دنیوی دینی ضروریات ہوں (مسدسِ حالی)

اے قوم شیدہ حاصل کر دُنیوی وجاہت (وجاہت)
لیکن یہ پاک مذہب نے زمانے رخصت
جس کے اصول دیں کی خود عقل پر بنا ہو (مسدسِ حالی)

دُنیا ہک دَھک رہ گئی :- لوگ حیران رہ گئے بڑا اچنبھا ہو گیا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :- مرحوم بڑے زبردست اور پرگو شاعر تھے مگر اپنے کو چھپائے ہوئے تھے۔ مرنے کے بعد ان کے گھر سے خود امیر کا اتنا کلام نکلا کہ دنیا ہک دھک رہ گئی۔

دُنیا ہو اور تم ہو :- جب تک دنیا رہے تم رہو، تمہاری ذات سے دنیا میں رہنے کا لطف ہو، رہتی دنیا تک زندہ رہو تمہارے دم سے زندگانی دنیا میں لطف ہو، بطورِ دعا کہتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- تم کی جگہ 'تو' 'وہ' یا کوئی اسم بھی لا کے بولتے ہیں۔

غالب بھی گر نہ ہو تو کچھ ایسا ضرر نہیں
دنیا ہو یارب اور مرا بادشاہ ہو — غالب

اس گل کی ترے پاس اگر بوئے قبا ہو
دُنیا ہو غرض اور تو اے بادِ صبا ہو — انشا

دنیا ہے اور خوشامد ہے :- دنیا میں خوشامد سے کام چلتا ہے، دنیا کے لوگ خوشامد کو پسند کرتے ہیں۔ اردو مثل۔ (فرہنگِ آصفیہ، خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دُنیا ہے اور مطلب :- اپنا مطلب مقدم ہے، دنیا اپنے مطلب کی ہے، دنیا والے اپنے مطلب کو دیکھتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دنیا ہے اور مطلب مطلب ہے اور دنیا — لاہلم

دنیا ہیچ است و کارِ دنیا ہمہ ہیچ :- دنیا ہیچ ہے اور دنیا کے سب کام ہیچ ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :- دنیا کی کوئی چیز پائدار نہیں یہاں کی ہر شے بے ثبات ہے کسی نے سچ کہا ہے کہ دنیا ہیچ است و کارِ دنیا ہمہ ہیچ۔

دنیائے بے ثبات :- مٹ جانے والی

فانی دنیا، دنیا کی تحقیر کے لیے حقارت سے کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہاں دلا کر نظر بہ دیدۂ غور
دیکھ دنیاے بے ثبات کا طور (طلسم ہوش رُبا)

دُنیاے چند رُوزہ:۔ مٹ جانے والی دنیا، جلد فنا ہو جانے والی دنیا۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہ گھر نہیں تمھارا جس گھر میں تم کھڑے ہو
دنیا کے رہنے والو کس بھول میں پڑے ہو (صفی لکھنوی)
دنیاے چند روزہ اک عاریت سرا ہو (تجمل الہوم)

دُنیاے دَنی۔ دُنیاۓ دُوں:۔ حقارت سے دُنیا کو کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سُرود نواز کلٹ پچی دستاریں باندھے رنگین لباس زیب قامت کیے انھوں نے بالحان دل کش سرود بجا کر مذمتِ دنیاۓ دنی گائی۔ (طلسم ہوش رُبا)

فکر دنیاۓ دنی سے نہ یہ عالم ہوتا
پیشتر ہم نہ ہوئے ارض و سماے پیدا (صبا)
دنیاۓ دُوں کے شر سے امان بخش اے خدا
ان صاحبانِ فضل کا دیتا ہوں واسطہ (اوج)

قول فیصل:۔ دنی اور دون بمعنی کمینہ۔ دونوں عربی الفاظ ہیں۔

دُنیاے ناپائدار:۔ مٹ جانے والی دنیا، فانی دنیا، دنیا جسے قیام نہیں۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چشم زدن میں فلک تفرقہ پرداز ... سنگ تفرقہ پھینکتا ہے ... جہاں صحبت عیش برپا ہوئی سامان غم کیا۔ سرِ ریش و جلیل اس دنیاے ناپائدار سے حسرت لے کر گیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

دُو:۔۱ (بواوِ مجہول) ایک اور ایک کا مجموعی عدد ۲۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ رقم میں اس ہندسے کی یہ صورت ہوتی ہے ۲ عدد یہ صورت اصل میں عدد دان کا مخفف ہے۔

دو:۔۲ جفت، جوڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایک سے جب دو ہوئے تو لطف یکتائی نہیں
اس لیے تصویرِ جاناں ہم نے کھنچوائی نہیں (لاعلم)

دو:۔۳ چند، کچھ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ تشریف رکھیے میں دو منٹ میں حاضر ہوتا ہوں۔

خضر و الیاس رہے زندۂ جاوید عبث
دو اگر شاد ہیں دنیا میں تو ناشاد ہیں سب (رشک)

دو:۔۴ (کنایۃً) الگ، جدا، غیر۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک ہی وار میں کافر خاسر کے دو ٹکڑے کر دیے۔ چاروں طرف بہادری کی دھوم ہو گئی۔

دُوَا:۔۱ تاش کا وہ پتا جس میں دو نشان ہوں، دُکّی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہ دُوَا کہتے ہیں نہ دُکّی (دکھانا) البتہ دُکّی (دکانت فارسی) کہتے ہیں۔

دُوَا:۔۲ قمار بازی کے ایک داؤں کا نام۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دَوَا:۔ (بفتح اوّل) درماں، وہ چیز جس سے بیماری کا علاج کیا جائے۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

درد منت کشِ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا (غالب)

قول فیصل:۔ عربی میں دواء (مع ہمزہ) لکھتے ہیں۔ فارسیوں نے ہمزہ کو حذف کر کے بمعنی درمان رکھا۔ جس کا صرف کرنا ہونا کے ساتھ ہے۔

دَوا آنا:۔ دوا معلوم ہونا، علاج معلوم ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

پوچھتا میں جو مسیحا کہیں مجھ کو ملتے
دردِ دل کی بھی تمھیں کوئی دوا آتی ہے (امیر)

دَوَاءُ المِسک:۔ ایک معجون کا نام جو دل کو تقویت بخشتی ہے مشک اس کا خاص جزو ہے۔ عربی، مؤنث، اطبّا کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ طبیہ کالج کی بنی ہوئی دواء المسک لایے گا۔ میرا تجربہ ہے وہاں سے بہتر کہیں نہیں ملتی۔

دَوَابّ:۔ دابّہ کی جمع، چوپاے، حیوان، مویشی۔ جیسے: گھوڑے گدھے اونٹ وغیرہ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دَوَا بنانا:۔ ترکیب کے مطابق دوا تیار کرنا، دوا کو مقررہ طریقے سے ترکیب دے کر استعمال کے قابل بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع ہر صبح میں پی لوں گی دوا آپ بنا کر ابھی

دوا پزیر:۔ دوا کا اثر قبول کرنے والا، دوا سے درست ہو جانے والا، دوا سے اچھا ہو جانے والا۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

ع دردِ دل ہو میں نہیں ہرگز دوا پزیر (رشک)

دَوات:۔۱ سیاہی رکھنے کا ظرف، کھلی ہوئی

روشنائی کا ظرف۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔
میں وصفِ زلف دم بھر یہ لکھ نہیں سکتا
شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے — امیر

قول فیصل:۔ اس کو دواة بھی نظم کیا ہے جو
صحیح نہیں ہے۔ نہ فارسی لغات میں ملتا ہے نہ عربی۔

دَوَات:۔۲ چانڈو پینے کی چلم۔ اردو، مونث،
نشہ بازوں کی اصطلاح۔ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں)

قول فیصل:۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

دوات پھیکی ہونا:۔ روشنائی ہلکی ہونا۔ اردو
مصدر، فصیح، رائج۔
شمولِ اشک سے پھیکی دوات اتنی ہے — امیر

دوا چلنا:۔ دوا کا اثر ہونا، دوا کارگر ہونا۔
اردو مصدر، متروک۔
اے مسیحا ترے بیمار کی یہ حالت ہے
نہ دوا چلتی ہے اس پر نہ دعا چلتی ہے — محسن کاکوروی

دَوَاخانہ:۔ وہ جگہ یا دوکان جس میں دوائیں
رہتی ہیں اور فروخت ہوتی ہیں، مرکب، غیر مرکب
دواؤں کی دوکان۔ فارسی ترکیب، مذکر،
فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہمدرد دواخانے کی دوائیں
اور دواخانوں سے نسبتاً اچھی ہوتی ہیں۔

دوا دارُو:۔ علاج معالجہ، تیمارداری، علاج
اور اس کے لوازم۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔
فکر کی دردِ جگر کی جو دوا دارو کی
اے شرف بے اثری حل ہوئی تاثیروں میں — شرف

قول فیصل:۔ عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ اس کو
'دوا درمن' اور دوا درمن بھی کہتی ہیں (درمت و
درمان کا بگڑا ہوا)

دَوَادَو:۔ (بفتح اول و چہارم) ہر طرف دوڑنا،
فارسی، مونث، قریب بہ متروک۔

محل صرف:۔ روسیوں نے ایلچی کی ایک نہ سنی
اور جان پر کھیل کر لڑتے مگر ایک کی دوادو کہاں
تک لڑتے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ کبھی تعلیم یافتہ طبقہ استعمال کرتا تھا۔

دَوَادَوِش:۔ دوڑ دھوپ، کوشش،
سعی، مسلسل کوشش۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔
ناگہاں اس دوادوش میں آہ
سامنے آیا ایک اندھا چاہ — ہشت گلزار

قول فیصل:۔ کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔
وحشت میں کمی ہوئی نہ کچھ بھی
یاروں نے بہت دوادوش کی — تسلیم

فارسی میں دَوَادَو ہے۔ جس کے معنی ہیں ہر طرف
دوڑنا، پے در پے۔ اردو شعرا نے دوا و دوش
(بواؤ عاطفہ) بھی کہا ہے۔
اب دوا و دوش ہے بے ہنگام
اس کا تو ہو چکا ہے کام تمام — شوق

انہیں معنوں میں دوادوی بھی استعمال ہوا ہے۔

دوا دینا:۔ مرض کا علاج کرنا۔ اردو مصدر،
فصیح، رائج۔
درد کی میرے دوا دے مجھ کو
بھر کے اک جام پلا دے مجھ کو — مرزا رسوا

دَوَّار:۔ بہت گردش کرنے والا، دورہ کرنے
والا، بہت چرخ کھانے والا، ہر وقت گردش
کرنے والا۔ عربی صیغہ مبالغہ، صفت، تعلیم یافتہ
طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اردو میں گنبد دوّار
کی ترکیب سے مستعمل ہے۔ جو مجازاً آسمان
کو کہتے ہیں۔
بیٹھیں گے جو اس گنبد دوّار کے نیچے
تو یار ہی کے سایۂ دیوار کے نیچے — جلال

دُوَار۔ دُوارا:۔ دروازہ، پھاٹک، ابتدائی
حصہ۔ اردو، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف:۔ کنوار ہی کے مہینے سے جاڑے
کی ابتدا ہوتی ہے چنانچہ مشہور ہے کنوار جاڑے
کا دُوار۔ (دوار)
اس طرف راج انیس کا سارا ہے
یہ فلاں راج کا دوارا ہے — عروج لکھنوی (دوارا)

دُوَار۔ دُوَارا:۔۲ چوکھٹ، دہلیز، آستانہ۔
ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل:۔ اردو میں دوارا اس معنی میں
بضرورت مستعمل ہے وہ بھی بہ ترکیب، جیسے ٹھاکر
دوارا، گرو دوارا وغیرہ۔ دوار، بالکل نہیں بولتے۔

دَوَا راس آنا (یا) ہونا:۔ دوا کا موافق
ہونا، دوا کا مفید ہونا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
دوا آتی نہیں ہے کوئی بھی راس (آنا)
بھرے دل میں ہیں کھوٹی ہم وسواسی — عنبر بیگم ومظلوم
تھوڑی شراب پی لوں جو قاضی کا حکم ہو
بیمار رند ہوں یہ دوا مجھ کو راس ہو (ہونا) — بحر

دُوَازدَہ:۔ دو اور دس کا مجموعی عدد، بارہ،
۱۲۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دُوَازدَہ اِمَام:۔ بارہ امام علیہم السلام،
اوّل حضرت علیؓ اور آخر حضرت محمد مہدی
آخر الزمان علیہ التحیۃ والثنا ہیں۔ فارسی، مذکر،
فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دوازدہ امام کا واسطہ مجھے
کچھ مل جائے کل سے کچھ نہیں کھایا ہے۔

دُوَازدَہُم:۔ بارھواں حصہ، بارھویں چیز،

بارھواں، بارھویں۔ فارسی، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ دوازدہم ماہِ صیام کو میرا چودھواں روزہ تھا۔

دوازدہ ماہی رخصت مل گئی:۔ ملازمت سے برطرف ہو گئے یا دنیا سے اٹھ گئے۔ اردو، محاورہ، متروک۔

دوازدہ مقام:۔ موسیقی کے بارہ مقام۔ فارسی، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

دواسا:۔ دونوں جانب اونچا۔ اردو، کمہاروں کی اصطلاح۔ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں)

دو اسپہ:۔ دو گھوڑوں کی ڈاک سے بہت تیزی سے جانے کو کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، صفت، متروک۔

دو اسپہ چلیں ظلمت و نور باہم — منیر
مہ و مہر بھولیں مشارق مغارب (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے بھی معنی میں اس لفظ کو اردو لکھا ہے۔ اور سند ریختہ کی معنوں میں فارسی تحریر کیا ہے۔ وہ شخص جس کے ذاتی دو گھوڑے ہوں۔ وہ شخص جس کے دو گھوڑے رسالے میں نوکر ہوں۔

دوا کا منھ نہ دیکھنا:۔ دوا دارو سے قطعاً پرہیز و نفرت کرنا۔

مر گئے پر نہ اثر حبِ شفا کا دیکھا — آتش
دردمندوں نے ترے منھ نہ دوا کا دیکھا (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ دوا پر موقوف نہیں ہر اس چیز کے لیے منھ نہ دیکھنا کہہ سکتے ہیں جس سے نفرت ہو۔ محاورہ صرف "منھ نہ دیکھنا" ہے۔

دوا کرنا:۔ ۱ علاج کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ مرض کو پالنے سے کیا فائدہ؟ دو چار روز کسی اچھے حکیم یا ڈاکٹر کی دوا کرلو ٹھیک ہو جاؤ گے۔

دوا کرنا:۔ ۲ (غصے میں) سزا دینا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

مسیحائی نہ دیکھی ہوگی تو نے تیغِ قاتل کی
ٹھہر جا ہم دوا تیری دلِ ناشاد کرتے ہیں — جلیل

دوا کو نہ ملنا:۔ کسی چیز کا بالکل نہ ملنا، کسی چیز کا بالکل دستیاب نہ ہونا، قدرا نہ ملنا، آنکھ میں لگانے کے لیے نہ ملنا، تھوڑا سا بھی نہ ملنا، عنقا ہو جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

عیسیٰ و د بے جب نہیں ایک بھی بیمار — جلیل
اب درد کو ڈھونڈھو تو ملے گا نہ دوا کو

قولِ فیصل:۔ اسی جگہ "دوا کے لیے نہ ملنا" دوا کے لیے میسر نہ ہونا" بھی کہتے ہیں۔

کہاں سے لاؤں قیسوں کے واسطے غم عشق — ناسخ عظیم آبادی
یہ وہ غذا ہے کہ ملتی نہیں دوا کے لیے

"دوا کے لیے" کی جگہ "دوا کی خاطر" بھی ہے۔

واہ کیا میرے مسیحا کی مسیحائی ہے — رشک
کہ میسّر نہیں بیمار دوا کی خاطر

دوا کے طور پر:۔ دوا تو، دوا کی صورت سے۔ اردو، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ پیچے ہو یو گر حکمت کے ساتھ دوا کے طور پر یہ نہیں کہ تم سے کے گز ھانے لگے دیکھ کر

دوال:۔ دینے والا۔ اردو، عوام کی زبان۔
قولِ فیصل:۔ نفی میں یا بطور استفہام "ہونا" کے ساتھ اس کا صرف ہو۔ جیسے کوئی ایک پیسہ دوال نہیں۔

وہ تو ہی ہو کہ مرتے ہیں سب تیرے طور پر — میر
جو دو پری کو جان کے کب ہیں دوال ہم

دُوال:۔ تسمہ، رکاب کا تسمہ، وہ تسمہ جس سے نقارہ بجاتے ہیں۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ نقارچی بادلہ پوش۔ پگڑیاں گلنار باندھے، چپکنیں کمخواب کی پہنے، دوال ہاتھ میں لیے نقاروں پر چوب لگاتے۔ (طلسم ہوش ربا)
قولِ فیصل:۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف تھا جیسے:۔ بموجب ارشاد چالاک بن عمرو نے نقارخانۂ سکندری میں جا کر طبلِ سکندر پر دُوال دیا۔
(طلسم ہوش ربا)

دِوالا:۔ بے بضاعتی، بے حیثیتی، مہاجنوں کے مال و دولت کی تباہی اور بربادی۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
قولِ فیصل:۔ موجودہ دور میں اسی کو "دیوالا" (بیائے معروف) بھی کہتے ہیں۔ یہ لفظ دیوا بمعنی چراغ اور آلا بمعنی طاق سے مرکب ہے۔ پہلے دستور تھا کہ جب کسی شخص کو خسارہ ہوتا تھا تو وہ اپنی دکان میں چراغ جلا دیتا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے یہاں دوالا ہو گیا اب کچھ نہیں رہا اب مہاجنوں کی قید نہیں ہر صاحبِ دولت کے لیے کہنے لگے ہیں۔

دوالا پٹ جانا:۔ دولت برباد ہو جانا، تباہی آ جانا۔ اردو، صرف عوام کی زبان۔
محلِ صرف:۔ باپ کی دولت پائی تھی اپنے تھے منع کرتے تھے ناٹک نہ کھولو کہا نہ مانا۔ ایکٹر سب کھا گئے۔ دو دن میں دوالا پٹ گیا۔

دوالا پیٹنا:۔ (متعدی) ساہوکار لوگ گھاٹا ہو جانے کے وقت اپنے بیٹھنے کے کپڑے کو الٹ کر دن کو دیا جلا دیتے ہیں۔ دیا جلانے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویا پیچھی کو دیے سے ڈھونڈھے

لگتا اظاہر کرنا کنایۃً اُلٹ دینا؛ روپیہ مارنا، بدمعاشی کرنا۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بصورت لازم (دوالا بیٹھ جانا یعنی تباہی آجانا) بولتے ہیں بصورت متعدی 'دوالا بیٹھنا' مستعمل نہیں۔

دِوالا نکلنا (یا نکال دینا):۔ (متعدی) فرضی یا واقعی نقصان جو مہاجن اپنے زر و مال کی نسبت ظاہر کرتا ہے دوسروں کا مال ہڑپ کر جانے کے لیے اپنے آپ کو نادار ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کلوٗ مل نے اپنا دوالا نکال کے لاکھوں کی مالیت ہڑپ کر لی۔

دوالا نکالنا (یا نکال دینا):۔ کسی کو زیر بار کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب ختم بھی کرو گے یا ایک ایک کر کے دوالا ہی نکال دو گے۔ خدا ہی خیر کرے۔ ایک یہ ہوا ایک وہ ہو کوئی حد بھی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دوالا نکلنا (یا نکل جانا):۔ (لازم) مال و دولت کا تلف ہو جانا، حیثیت بگڑ جانا، زیر بار ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تیرے لعل لب کو خریدے گا جوہری
بنیانے ہی میں اس کا دوالا نکل گیا — جگر

محلِ صرف:۔ ٹھاکر صاحب حساب کرتے ہیں تو تین سو ستائیس روپیہ۔ اللہ اللہ! اب چکرائے بھی جنٹلمین بنا جو گھر سے خالی نہیں ہے۔ ایک ہی دعوت میں دوالا نکل جائے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ مطلق نقصان ہونے کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ (نکلنا) جب سے افیم سولہ روپے سیر ہو گئی تب سے تو اور بھی خلقِ خدا کا دوالا نکل گیا۔ (فسانۂ آزاد)

داغ بر دل جو ترا چاہنے والا نکلا
تو چراغانِ دِوالی کا دوالا نکلا — جرأت
(نکل جانا)

دوالا نکلوانا (نکلوا دینا):۔ تباہ و برباد کر دینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چھوٹے صاحب نے کہا نواب صاحب شراب مفید بھی ہے اور مضر بھی اس کی مضرتیں بھی بے شمار ہیں۔ اس کا تو جس قدر رکھ چاہو اسی قدر اچھا۔ ہزاروں گھروں اور لاکھوں خاندانوں اور امیروں کو اس نے خراب اور تباہ کر دیا اور لوگوں کا دوالا نکلوا دیا بڑی بری چیز ہے۔ (سیر کہسار)

دوالا ہو جانا:۔ دولت کا تباہ و برباد ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس مقدمے سے میرا دوالا ہو چکا اب قرض لے کے پیشی پر جانا پڑتا ہے۔

دوا لگانا:۔ مرہم یا کسی رقیق دوا کا جسم کے کسی متاثر عضو پر لیپ کرنا یا ملنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ داد ہے یوں نہیں اچھا ہو گا دوا لگاؤ۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم 'دوا لگنا' بھی مستعمل ہے۔

دوا لگنا:۔ دوا کا اثر کرنا، دوا کا مفید ہونا (بیشتر سلب کے ساتھ مستعمل ہے) اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کیا جو دل میں اس آزار نے گھر
لگے گی پھر دوا کوئی نہ اس پر — (کراماتِ علیہ نو منظوم)

دُوالِ مرصّع:۔ وہ جڑاؤ خاص وضع کا تسمہ جس سے نقارۂ جنگ بجایا جاتا تھا جس کو

محلِ صرف:۔ ہاتھیوں اور اشتروں پر نقارچی بادلہ پوش، پگڑیاں گلنار باندھے، چپکنیں کمخواب کی پہنے دوالِ مرصّع لیے نقاروں پر چوب لگاتے نکلے۔ (طلسم ہوش ربا)

دِوالی (یا دیوالی):۔ (بروزن لاابالی نیز بروزن سیمابی) حضرات اہلِ ہنود کا ایک مشہور تہوار جو کاتک کی پندرھویں تاریخ کو منایا جاتا ہے۔ رات کو لچھمی پوجا کرتے ہیں اور گھر گھر چراغاں ہوتا ہے۔ مٹھائیوں اور کھلونوں کی دکانیں آراستہ کی جاتی ہیں۔ جادو ٹونے والے اپنے جادو جگاتے ہیں۔ جواری کھلم کھلا جوا کھیلتے ہیں۔ یہ تہوار دو دن کا ہوتا ہے پہلے دن کو چھوٹی دیوالی اور دوسرے دن کو بڑی دیوالی کہتے ہیں بڑی دیوالی کے دوسرے دن جمگھٹ ہوتا ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہجوم رکھتے ہیں جانبازیوں ترے آگے
جواریوں کا دوالی کے جیسے جمگھٹ ہو — ناسخ

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ مرکب ہے دیوا یعنی چراغ بالنا یعنی جلانا سے۔

دِوالیا:۔ نادار، مفلس، وہ شخص جس کا دیوالا نکل جانے کے سبب کاروبار بند ہو گیا ہو، وہ شخص جس کا مال تلف ہو چکا ہو، قلاش۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ بیشتر کر دینا، ہونا، ہو جانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے: اس جوے نے بڑے بڑے دولت مندوں کو دوالیا کر دیا۔

دُوالی بند:۔ (بضم اول) وہ سپاہی جو کمر یا چمڑے کا تسمہ لگائے یا تلوار باندھے ہوئے ہو۔

اردو' صفت' متروک۔

محلِ صرف :۔ دونوں جوان ایک طرف ہو گئے تلواریں پکڑ پکڑ کر آگے بڑھے کر کو قوال صاحب آپ کو کیا کام ہو؟ ہم دونوں بھائی ایک بیرشہ کے دوالی بند ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

دِوالی بھرنا :۔ دیوالی میں کھیلیں ہو جا کرنا اور مٹھائی وغیرہ چڑھانا۔ اردو مصرف' غیر فصیح' رائج۔

دوالی اس نے بھری جان پہ بیٹھے ہم
چراغ گور ہمارا دیا ہو جگنٹ کا — ہجر

دِوالی جگانا :۔ دیوالی کی رات کو نہ سونا بلکہ رات بھر جوا وغیرہ کھیلنا۔ اردو مصرف' غیر فصیح' رائج۔

محلِ صرف :۔ سال بھر کے بعد تو یہ دن آتا ہی ہم آج دوالی ضرور جگائیں گے۔

دِوالی جیت سال بھر جیت :۔ اچھے آغاز کا نیک انجام۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دِوالی کی کُلھیا :۔ وہ چھوٹا مٹی کا ظرف جسے دوالی میں رنگین بناتے ہیں۔ ہندی' اہل ہنود کی زبان۔

دِوَالیں :۔ انگیا کی کٹوریوں کے نیچے کے ٹکڑے۔ اردو' مونث' عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوالی کی ہار سال بھر تک ہار رکھتی ہے :۔ بد آغاز کا برا انجام۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: کسی کے ساتھ رائج ہے۔

دَوَام :۔ ہمیشہ رہنا' ہمیشگی' ہمیشہ باقی رہنا' ابدیت۔ عربی' مذکر' تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یوں ہی مجبور دوام خلقت کا
محض بہتان ہے قیامت کا — ناسخ

دَوَام :۔ ہمیشہ' مدام' دائم۔ عربی لفظ۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ دنیا میں کسی شے کا دوام رہنا ناممکنات میں سے ہے۔

دَوَامی :۔ منسوب بہ دوام' ہمیشہ باقی رہنے کی صورت حال۔ فارسی' صفت' فصیح' رائج۔

محلِ صرف :۔ دریا کے کنارے پر جو لوگ دوامی بود و باش کرتے ہیں وہ اس سے بدرجہ اتم مانوس و مالوف ہو جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) جب نواب شجاع الدولہ نے فیض آباد کو اپنا مستقر قرار دیا اور اہل فن اور اہل ہنر کی قدردانی کا نیا دروازہ کھلا تو دہلی اور دیگر اطراف سے اہل کمال یہاں آنے لگے اور آب و دانہ اور خاک گور کی کشش نے ان کو اسی سرزمین کا دوامی مہمان بنا لیا۔ (قدیم ہندو ہنر مندان اودھ)

دَوَامی بندوبست :۔ زمین کا وہ انتظام جو سرکاری طور سے ہمیشہ کے لیے ایک دفعہ کر دیا جاتا ہو۔ فارسی الفاظ' مذکر' فصیح' رائج۔

محلِ صرف :۔ تم نے جمع بندی کی نقل لی نہ کھیوٹ میں نام کا اندراج کرایا۔ پٹواری سے مل لو۔ دوامی بندوبست کا زمانہ قریب ہے۔ وقت نکل جائے گا تو کچھ نہ ہو سکے گا۔

دَوَال (بروزن ترقاں) دوڑتا ہوا' بھاگتا ہوا' حیران' سرگرداں جیسے دواں دواں پھرنا۔ فارسی' صفت۔

قول فیصل :۔ یہ لفظ اردو میں ہمیشہ دواں کے ساتھ ملا کے دواں دواں کی ترکیب سے یا بجائے دواں دواں بولا جاتا ہو' تنہا مستعمل نہیں۔

دَوَاں دَوَاں :۔ بھاگم بھاگ۔ فارسی صرف' متروک۔

محلِ صرف :۔ جو آسیس لشکر مہرخ دواں دواں خدمت ملکۂ مہرخ عالی شان میں حاضر ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

دوا نکالنا :۔ تدبیر نکالنا' علاج نکالنا' صورت نکالنا' علاج ایجاد کرنا۔ اردو مصرف' فصیح' رائج۔

دردمندوں کو قتل کرتے ہو
واہ اچھی دوا نکالی ہو — داغ

دوا نکلنا :۔ (لازم) کوئی دوا ایجاد ہونا۔ اردو مصرف' فصیح' رائج۔

محلِ صرف :۔ ابھی تک کوئی ایسی دوا نہیں نکلی جس سے کینسر اچھا ہو جائے۔

دو انک :۔ پھری (چمڑے کی ڈھال) کے ساتھ پھکیتی۔ (دریائے لطافت)

قول فیصل :۔ صاحب اصطلاحات پیشہ وران نے اس کے معنی لکھے ہیں۔ تلوار اور سپر لے کر یا گھوڑے پر سوار ہو کر جنگ کرنا۔ لکھنؤ میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

دُو اُنگل کی بچّی :۔ چھوٹی سی عمر کی لڑکی' نہایت کم عمر کی بچّی' دودھ پیتی بچی۔ عورتیں تحقیر سے کہتی ہیں۔ (نور اللغات' فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دو انگلیاں ماتھے پر رکھنا :۔ (کنایۃً) سلام کرنا۔ عورتوں کی زبان' متروک۔

دُو انگلیاں مسّی لگانا :۔ ذرا سی مسّی ملنا' دانتوں میں ذرا سی مسّی ملنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں دوانگی مستی لگانا کہتے ہیں۔ (انگل واحد)

دِوانوں کے کیا سر سینگ ہوتے ہیں:۔ (مثل) یعنی تمھارے سر میں سودائی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ 'دوانوں' کی جگہ 'چغدوں' 'گدھوں' وغیرہ الفاظ ملا کے بولتے ہیں۔ بازاریوں کی زبان پر 'چوتیوں' بھی ہے۔

دِوانہ:۔ دیوانہ، پاگل۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

اب گریبان کہاں کہ اے ناصح
چڑھے ہے ہاتھ اس دوانے کے — میر

قول فیصل:۔ قدما نے بکثرت استعمال کیا ہے مگر موجودہ دور میں صرف عورتیں بولتی ہیں۔ اس کی تانیث دوانی بھی عورتوں میں مستعمل ہے۔ جیسے، کنوئیں جا بجا پختہ بنے جن کی چاہ میں باؤلی دوانی ہوشیار ڈالواں ڈول بھرے۔ (طلسم ہوش ربا)

دو آنی:۔ دو آنے کا سکہ جو پہلے چاندی کا ہوتا تھا اس کے بعد گلٹ وغیرہ کا بننے لگا۔ کانگرس حکومت نے یہ سکہ بند کر دیا ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صرصر نے ایک سپاہی سے سوال کیا ... اس مرد سپاہی نے ایک دو آنی نکال کر صرصر کو دی۔ (طلسم ہوش ربا)

دوانی بیوی خالی گھر:۔ (مثل) وحشت کا مقام۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

دَوَاوِین:۔ (بر وزن مضامین) دیوان کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ کتب فروش کی دکان پر شائقین علم و ہنر کی گرم بازاری، شیخ کتب پر اہل قلم کا پروانہ وار ہجوم ہے۔ شعرا کے تذکرے، دواوین، نسبت طراز مثنوی کتب اخلاق، طب کے نسخے وغیرہ وغیرہ (فسانۂ آزاد)

دَوَائی:۔ دوا، علاج۔ فارسی، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قسم کھا کے کہتا ہوں دل ہائے شکستہ کی مومیائی ہے اور درد دل کی دوائی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ یہ لفظ فارسیان متأخرین کی وضع کی ہوئی ہے۔

بادہ در خم کہنہ چوں گردد دوائی می شود
دختر رز پیر چوں شد مومیائی می شود — اشرف

اردو میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔ دینا، کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

(دینا) وہ دوائی مجھے آج ہی یہ پیٹ
وائی صدقے ترے نثار گئے — جان صاحب

(کرنا) کٹھن ہو مجھ کو دوست کی جدائی — نگار دہلوی
کرو اس درد کی میرے دوائی (ذخیرۂ اردو)

(ہونا) مرض منتظر ہی جائے اگر آئے اجل
مجھ کو گھر آگئے آنکھوں کی دوائی ہو جائے — بحر

دَوَائر:۔ دائرہ کی جمع۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ کتابت سیکھنے کے بعد بھی دوائر کی مشق برابر جاری رکھنا چاہیے۔

دو ایک (دو اک):۔ چند، دو چار، دو تین، ایک آدھ، تھوڑے سے، کچھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس نے جو قریب آیا گردن پکڑ کر ایک کا دوسرے سے سر ٹکرایا اور ہر دو ایک کو جہنم میں بھیجا۔ (طلسم ہوش ربا)

مجھ کو دو اک مار کر تیر نگاہ
آنکھ کی پتلی سپاہی ہو گئی — رشک

دو آب (دیا) دو آبہ۔ دو دریا کے بیچ کی زمین، دو دریاؤں کی درمیانی اراضی۔ فارسی ترکیب۔

میدان دل میان فضائے دو آب ہے
آنکھیں ملیں مجھے جمن و گنگ کے عوض — رشک

وہ دن گئے کہ آنکھیں دریا سی بہتیاں تھیں
سوکھا پڑا ہے اب تو مدت سے یہ دو آبہ — میر

قول فیصل:۔ اب دو آبہ ہی بولتے ہیں۔

دو آپر:۔ ہندوؤں کا تیسرا جگ جو ۸۶۴۰۰۰ آٹھ لاکھ چونسٹھ ہزار برس کا ہوتا ہے۔ دو جگوں کے بیچ کا جگ۔ سنسکرت۔ مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

دُو آتشہ:۔ (بواؤ غیر ملفوظ) شراب یا عرق جو دو دفعہ آگ پر رکھ کر کھینچا گیا ہو، تند، تیز۔ دو بار آگ پر رکھ کے کھینچی ہوئی شراب یا کوئی عرق۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وہ نثر ہو داد نظم دوں میں
اس مے کو دو آتشہ کروں میں — (گلزار نسیم)

قول فیصل:۔ بواؤ ملفوظی بھی استعمال ہوا ہے مگر فارسیوں کے کلام میں نظر سے نہیں گزرا۔ لہذا تلفظاً اس سے احتیاط لازم ہے۔

پی لے ہے دو آتشہ کے جام غافل — چمن بے نظیر

دُو آتشہ چڑھانا:۔ (کنایۃً) بھڑتے پر چڑھانا، خوب اشتعال دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں تیز شراب پینا کے معنی

میں مستعمل ہے۔ جیسے: تم تو آٹھ بجے سے مجلوم ہے ہو۔ معلوم ہوتا ہے دو آتشہ چڑھائے ہوئے ہو جا کے سو رہو۔

دُو آدستی :- ہر ایک پاکھ کی بارھویں تاریخ۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف :- پنڈت جی نے کہا ہے کہ دیکھا جائے گا کی دُو آدستی کو ہم الہ آباد جا رہے ہیں اس لیے نہیں آسکتے۔

دو آشیانہ :- ایک قسم کا دہرے درجے کا خیمہ، دو کمروں کا ڈیرا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دو آنسو بہانا :- (متعدی) (کنایۃً) تھوڑا رونا، تھوڑا سا گریہ کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ع ہماری یاد جب آئے تو دو آنسو بہا لینا — واعظ

دو آنسو ڈالنا :- (متعدی) (کنایۃً) تھوڑا رونا، ذرا سا رونا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

شمع روئے قبر پر گل منہ ہمارے واسطے
حیف تو ڈالے نہ دو آنسو ہمارے واسطے — معروف

دو آنسو رونا :- (کنایۃً) تھوڑا رونا، ذرا سا رونا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

میری بیداری پہ اُس ظالم کو آیا خاک رحم
عالم رویا میں دو آنسو نہ جو رویا کبھی — شعور

دو آنسو گرانا :- دو آنسو بہانا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

دم آخر مری بالیں پہ آؤگے تو کیا ہوگا
میاں صاحب جو دو آنسو گرا دوگے تو کیا ہوگا — جراءت

دو آنکھوں سے چار آنکھیں دیں :- ہوشیار کر دیا، عقل و تمیز سکھائی، پڑھا لکھا کے ہوشیار کر دیا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

اُس کے قربان جو دو آنکھوں سے چار آنکھیں دیں
کرتی مضمون اُون آنکھ کی دعا سے پیدا — جان صاحب

دُوب :- (بواؤ معروف) ایک عمدہ قسم کی باریک اور نرم گھاس، یہ دو طرح کی ہوتی ہے ہری اور سفید۔ سفید دُوب دوا میں مستعمل ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مل گئے نو خط ہزاروں خاک میں
جا بجا کیوں ہو نہ سبزہ دُوب کا — ناسخ

دو باتوں میں :- چند فقروں میں، مختصر سی گفتگو میں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

ہم سے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا
فیصلہ خوب کیا آپ نے دو باتوں میں — داغ

دُو باتیں :- تھوڑی سی بات چیت، مختصر سی گفتگو۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- صاحب نور اللغات نے انہیں معنی میں "دو دو باتیں" بھی لکھا ہے مگر دونوں میں نازک سا فرق ہے۔ زیادہ تر مختصر سی یکطرفہ گفتگو کو "دو باتیں" کہتے ہیں۔ جیسے: "اُسے دیکھ کر اشارے سے اپنے پاس بلایا اور کہا اے جندی لقا کی ذرا دو باتیں میری سن لے" (طلسم ہوش ربا)

اور دو دو باتیں مختصر سی دو طرفہ گفتگو کے لیے مستعمل ہے۔

ہم کو طفل خوبرو کا ڈھنگ نظر آتا ہے شرط
پھر تو دو دو باتیں کر لیں آشنا ہو جائے تم — مصحفی

دونوں صورتوں میں کرنا، سننا اور ہونا کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

دُوبارہ :- (بروزن شمارہ) بار دیگر، دوسری مرتبہ، دوسری دفعہ، مکرر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

دیکھا جو نورِ سبطِ رسولِ کریم کو
غش آگیا تجلی میں دوبارہ کلیم کو — عشق

فکرِ انجام نے مارا ساقی
دے مجھے عمرِ دوبارہ ساقی — مرزا رسوا

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اردو لکھا ہے۔ مگر صاحب بہار عجم کی تحقیق میں فارسی ہے۔

دُوبارہ زندگی پانا :- مرتے مرتے جی جانا، مرتے مرتے بچنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف : الغرض صاحب کے نزدیک میم اور میم کے نزدیک لڑکے نے گویا دوبارہ زندگی پائی۔ (فسانۂ آزاد)

دُو باز :- وہ کنکوا جس کے دونوں کناروں میں دو مختلف رنگوں کا کاغذ لگا ہو۔ فارسی، مذکر۔

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے مگر اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دو باگا گھوڑا :- دُہری راس کا گھوڑا (کنایۃً) منہ زور گھوڑا جس کو قابو میں رکھنے کے لیے دو باگیں لگاتے ہیں۔ اردو، صفت، مذکر، سلوتریوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- اور قبلہ اس گھوڑے کی نہ پوچھیے دو باگے ہیں، تباگے ہیں، واللہ یہ بچھیرا تو ماں کے پیٹ سے پھدکتا اُچکتا نکلا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) اے سبحان اللہ! کیا بچھیرے کا شوق ہوا کیا ہے؟ اے قبلہ! یہ دو باگے گھوڑے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دوباگوں کسنا:۔ تلوار کو جانچنے کے لیے اس طرح خم دینا کہ نوک اور پھل دونوں مل جائیں۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس جگہ دونوں باگوں کسنا فصیح تر ہے۔

ع جو تیغ دونوں باگوں کسے وہ پھیل ہو امیں

دو بالا:۔ (بروزن خدا را) دونا، دوچند، دگنا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع قد دیو کے قامت سے بلندی میں دوبالا امیر

قول فیصل:۔ 'کرنا' اور 'ہونا' کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کی دین حق کی شان دوبالا حسینؑ نے
اس آئینے کو پھر سے اجالا حسینؑ نے — انور علیہ پوری

تھی دو رُخی برادر پہ برادر کی عجب شان
اسلام دوبالا ہوا دونا ہوا ایمان — قدرتی

قدر دوبالا ہونا، شان دوبالا ہونا، اسلام دوبالا ہونا، مزہ دوبالا ہونا (جو کم ہی) اور حسن دوبالا ہونا وغیرہ بھی رائج ہے۔

اک جان دو تن تھی سرو بالا
صحبت کا مزہ ہوا دوبالا — (گلزار نسیم)

لے کے بوسہ جو غریبوں کی دعا تم لیتے
اور بھی حسن خداداد دوبالا ہوتا — جلیل

دوبائی:۔ (واو معدولہ) دو کا عدد۔ اردو، زنانوں کی اصطلاح۔ (اصطلاحات پیشہ وران)

دُو بدُو:۔ (پہر دو واو معروف) (بروزن ہو بہو) رُوبرو، مقابل، آمنے سامنے، بالمقابل۔ اردو، فصیح، رائج۔

چلنے کی داور محشر کے آگے دوبدو کیا کیا
کہوں گا تجھ کو میں کیا کیا ہے کا فر تجھ کو قرآن کیا — داغ

دُو بدُو بات کرنا:۔ منہ در منہ بات کرنا، آمنے سامنے بات کرنا، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے ڈھٹائی سے گفتگو کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ع دوبدو مجھ سے کہیں کہ دو بات کرے جان صاحب

قول فیصل:۔ 'بات' کی جگہ 'گفتگو' بھی مستعمل ہے۔ (یعنی دو بدو گفتگو کرنا) نیز بصیغہ لازم دوبدو گفتگو ہونا بھی بولتے ہیں۔ جیسے: "دوبدو گفتگو ہو تو دل کی بے کلی جائے"۔ (فسانۂ آزاد)

دُو بدُو کرنا:۔ بحث و مباحثہ کرنا، حجت تکرار کرنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مزہ تھا ہم کو جو بلبل سے دوبدو کرتے
کہ گل تمھاری بہار میں آرزو کرتے — ذوق

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں عورتیں زیادہ بولتی ہیں اس کا ایک مفہوم 'بدتمیزی سے گفتگو کرنا' بھی ہے۔

دُو بدُو کہنا:۔ (لازم) صاف صاف جواب دینا، بالمواجہ جواب دینا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

دُو بدُو ہونا:۔[1] (لازم) مقابل ہونا، مقابلہ کرنا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

نہ ہاتھ اٹھائے فلک گو ہمارے کینے سے
کسے دماغ کہ ہو دوبدو کمینے سے — ذوق

بلبل ہو وال کی بلبل گل سے دوبدو
طوطی کرے ہمیشہ تضیحی سے گفتگو — سودا

دُو بدُو ہونا:۔[2] ایک دوسرے کے بالمقابل زبانی لڑنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

چاہیے پیغام بر دونوں طرف
لطف کیا جب دوبدو ہونے لگی — داغ

دُو بر:۔ دوپاٹ کا، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

دو بردا (یا دو بلدا):۔ دو بیلوں کا چھکڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ چھکڑا کے ساتھ ملا کے (دو بردا چھکڑا) تو بول دیتے ہیں مگر دو بلدا نہیں بولتے۔ صاحب نور اللغات نے دو بلدی (دو بیلوں کی گاڑی) بھی لکھا ہے مگر وہ بھی اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ فرہنگ آصفیہ کے اندراج سے معلوم ہوتا ہے کہ دو بلدا، دو بلدی دہلی کی زبان ہے اور گنوار بولتے ہیں۔

دُو بردُو:۔ دُو بدُو، بالمقابل۔ فارسی، صفت، متروک۔

سمجھے ہے مجھ سے یوں وہ دو بردو
لیمو ترکاری کی جگہ کدو — سودا

دُو بگھرا رو کو بُربھارُو:۔ لاغر آدمی محنت نہیں کر سکتا۔ (رسالہ بازاری زبان)

قول فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ رائج ہے۔

دُو بُگھا لڑانا:۔ (واو معدولہ) ایسی بات کہنا کہ دونوں فریق راضی رہیں۔ اردو، مصدر، بازاری زبان۔

محل صرف:۔ تم تو دو بگھا لڑایا ہی کرتے ہو۔ ہمارے آگے ہماری ایسی اُن کے آگے اُن کی ایسی۔

دُو بُول:۔[1] دو لفظ، دو فقرے، چند کلمے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

کرتا جو اس کے گل رخ کا عندلیب وصف
نہ ہوں تمام ہزاروں کے منہ سے یہ دو بول — میر علی اکبر

دو بول:۔[2] چند لفظوں پر مشتمل، نہایت مختصر۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کچھ اور نہیں ہے وہی قصہ دل و جان کا
سن لیجیے دو بول ہے افسانہ ہمارا — منیر شکوہ آبادی

دُو بول :- ۳ عقد، نکاح ۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

قول فیصل :- پڑھنا، پڑھانا، پڑھوانا، کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے ہمیشہ بطور جمع بولتے ہیں۔

(پڑھنا) چودھویں سال میں ہے نام خدا دخترِ رز
پڑھ دے قاضی کہ دو بول یہ سال اچھا ہے — امیر

محل صرف :- اُسے گھر میں ڈال لیا ہے تو دو بول پڑھوا لو حرام کرنے سے کیا حاصل ؟ (پڑھوانا)

(ایضاً) لڑکی ماشاء اللہ جوان ہو چکی ہے جلد سے جلد دو بول کر دو جوان لڑکی کو گھر میں بٹھانا اچھا نہیں۔ (کرنا)

(ایضاً) کوئی لڑکی تلاش کرو۔ ان کے بھی دو بول ہو جائیں کہاں تک تجرد کی زندگی بسر کریں گے۔ (ہونا)

کی کے ساتھ "دو بولوں" بھی رائج ہے۔

جیسے :- شادی کے جملہ رسوم انجام پا چکے ہیں صرف دو بولوں کی کسر ہے۔

دُو بھاسیا :- مترجم، ترجمان، وہ شخص جو ایک زبان سے دوسری زبان سمجھائے، ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

("سرمایۂ زبان اردو" "نور اللغات")

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اردو لکھا ہے اور شین نقطہ دار سے (دو بھاشیا) صحیح کیا ہے۔ اب لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دُو بھر :- (واؤ معروف) دشوار، مشکل، کٹھن، اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے :- "اور جو کسی مکان کے زینے چوڑے چوڑے ہوں اور سیدھے چلے گئے ہوں تو صاف ظاہر دس بھی دو بھر ہو جائیں" (سیر کہسار)

چین اس بچے کے رونے سے نہیں دم بھر مجھے
کھو جڑے پیٹے نے جینا کر دیا دو بھر مجھے — [illegible]

ناپسند اور ناگوار کے معنی میں بھی کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(کرنا) کلیجے سے لگا، آنکھوں سے مل اتنا نہ دو بھر کر
اسے تلوار سے کٹا ہوا ہے یہ تو مراد دل ہے — امیر

(ہونا) خوق آرائش سے اپنے ہو گئے آخر وہ تنگ
ہو گیا دشوار شانہ اور دو بھر آئینہ — داغ

دو بہیاں ہونا :- (واؤ معدولہ) سرکش ہونا، طاقتور ہونا، زبردست ہونا۔

کیا زبردستی وہ میرے دل کے خواہاں ہو گئے
بازوؤں پر باندھ کے ایک دو بہیاں ہو گئے — بحر

(نور اللغات)

قول فیصل :- اب یہ محاورہ متروک ہو گیا ہے صاحب فرہنگ اثر تحریر فرماتے ہیں "یہ شعر سے محاورہ گڑھ لیا ہے۔ ورنہ دو بہیاں ہونا دونوں بانہوں کو پھیلا کر ملانا ہے جس سے معشوق کی ایک دل لبھانے والی ادا نکلتی ہے۔ سرکشی و تمرد کا شائبہ بھی نہیں۔ زیور کے ساتھ حسن کی پھبن کھانا مقصود ہے۔ اور یہ کہ گلے لگانے کی چونپ اُٹھے گر تر سو" فاضل مؤلف نے اس کا جو مفہوم لکھا ہے اس کی تردید سودا کے اس شعر سے ہوتی ہے:

للکارتی ہے کہ دو بہیاں ہو جو کوئی
مالے تو باہے آن کے میرے عصا کا — سودا

دہلی کے ایک قدیم لغت میں "دو بہیاں" بھی درج ملا ہے۔

دو بھیا :- (یائے مجہول) دو رخا، منافق، دو رو، دو رنگا، دو رکابہ مذہب۔ اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے اس لفظ کو اردو مانا ہے اور عوام کی زبان لکھا ہے۔ مگر عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

دو بھیلی بات :- (یائے معروف) پہلو دار بات۔ عورات دہلی کی زبان۔

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اور عوام "دو پہلی بات" کہتے ہیں۔

دو بینی :- (واؤ معدولہ) ایک چیز کو دو دیکھنا، بھینگا پن۔ فارسی، مونث، متروک۔

اس دو بینی سے پسندیدہ ہو نابینائی
اندھے اچھے نظر آئے مجھے احول سے ہیں — رشک

دُو پارہ :- (بروزن کشادہ) دو نیم، پھٹا ہوا، دو ٹکڑے کرنے، دو ٹکڑے، فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل :- کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کیوں نہ رونے میں لہو مری آنکھیں
تیغِ فرقت سے دل دو پارہ ہے — [illegible]

دو پاڑا :- پست طبقے کی ہندو عورتیں کام کرتے وقت لہنگا ٹانگوں پر لپیٹ لیتی ہیں اس کو دو پاڑا کہتے ہیں۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

دو پایہ :- دو پاؤں کا، دو ٹانگوں کا۔ فارسی، صفت (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :- اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دو پایے پر چڑھانا :- بندوق کے گھوڑے کو اس کی انتہائی حد پر چڑھا لینا، تاکہ بندوق فوراً چھوٹ جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب نہیں بولتے۔

دو پایے پر چڑھانا :- ۲ داڑھی کے دونوں بالوں کو دونوں رخساروں کی طرف چڑھانا،

سپاہیوں کی طرح ڈاڑھی چڑھانا۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس معنی میں بھی اب نہیں بولتے۔

دو پایے سے چوپایہ ہونا :۔ (لازم) بیاہ یا شادی ہو جانا۔ اردو محاورہ دہلی کی زبان۔
(دہلی کا ایک قدیم لغت)

دو پایے کا تعویذ دو پائے کا نقش :۔ نو خانوں کا ایک نقش مثلث جس کے بھرنے کی ترکیب یہ ہے کہ نیچے کے دو دو خانے بھرتے جاتے ہیں اور ایک ایک خانہ چھوڑتے جاتے ہیں۔ اردو، عاملوں کی اصطلاح۔

مجھے ہو نسخۂ اکسیر کے سوا تعویذ
چلے اگر رہ حب میں دو پایے کا تعویذ — بحر

دو پایے کی رفتار :۔ نقش مثلث بھرنے کا طریقہ۔ (اردو صرف) عاملوں کی اصطلاح۔

ہر اک نشان قدم میں ہو نقش حب کا اثر
دو پایے کی ہو یہ رفتار تیری چال نہیں — بحر

دُوپٹا :۔ (واو معدولہ) وہ کپڑا جس سے عورتیں سر و سینہ چھپاتی ہیں، یہ عموماً باریک کپڑا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر۔

چھپنی اوڑھ روش تجھ کو نہ دھانی چاہیے
چاند سا مکھڑا ہے دوپٹا آسمانی چاہیے — زند

قول فیصل :۔ اس کے لغوی معنی ہیں دو پاٹ کا چادرا۔ اب عام طور سے دال ہندی (ڈ) کے ساتھ لکھتے اور بولتے ہیں۔ رسم الخط میں ڈوپٹہ رائج ہے۔ اوڑھنی کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آج اوڑھا ہے دوپٹہ آسمانی یار نے
میرے سر کو بھی بلائے آسمانی چاہیے — ناسخ

دُوپٹا :۔ وہ چادر جو مرد اپنی کمر میں لپیٹتے ہیں۔ ۲: وہ کپڑا جسے علما اپنے گلے میں ڈال کے ایک سرا سینے کی طرف اور دوسرا سرا پشت کی طرف ڈال لیتے ہیں۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل :۔ اب (دال ہندی سے) ڈوپٹا بولتے ہیں۔

دوپٹا بدلنا :۔ عورتوں کا آپس میں بہناپا جوڑنے کے لیے ایک دوسرے سے ڈوپٹا ادل بدل کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اب (دال ہندی سے) ڈوپٹا بدلنا مستعمل ہے۔

دوپٹا بدل بہن :۔ وہ عورت جو کسی سے ڈوپٹا بدل کے بہناپے کا رشتہ جوڑے۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ اب یہ صرف کمی کے ساتھ ہے اور دوپٹا کی جگہ ڈوپٹا زبانوں پر ہے۔ جیسے :۔ ہم دونوں ایک دوسرے کی ڈوپٹا بدل بہنیں ہیں۔

دوپٹا تان کے سونا :۔ بے فکری سے سونا، گھوڑے بیچ کے سونا، اطمینان سے گہری نیند سونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں دوپٹا کی جگہ ڈوپٹا ہے اور کمی کے ساتھ رائج ہے۔ اب اس محل پر چادر تان کے سونا زیادہ مستعمل ہے۔

دُوپٹا چننا :۔ کلف کیے ہوئے دوپٹے کو انگوٹھوں اور انگلیوں کی مدد سے خوبصورتی کے لیے ایک طرز خاص سے شکن آلود کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اب دوپٹا کی جگہ ڈوپٹا رائج ہے۔ جیسے :۔ بہن ہم جب تک نہا رہے ہیں انّا تم ہمارا ڈوپٹا چُن دو۔

دوپٹا ڈھلنا :۔ اوڑھنی کا اپنی جگہ سے سرک آنا، ڈوپٹے کا سر یا سینے سے ڈھلک جانا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

دوپٹے نے ترے سینے سے ڈھل کر
دکھایا کچھ کہیں سے کچھ کہیں سے — راسخ عظیم آبادی

دوپٹا ہلانا :۔ صلح کرنے کی علامت ظاہر کرنے کے واسطے حالت جنگ میں چادر ہلاتے ہیں تاکہ مخالف لڑائی بند کر دے۔ مغلوب ہونے یا پناہ میں آنے کی علامت ہے۔
(نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں چادر ہلانا کہتے ہیں۔ جیسے : چادر ہلا رہے ہیں پھریرے نشان کے

دُوپٹیا :۔ ۱: (واو معدولہ) کبوتر جو پیٹ کے نیچے سفیدی مائل پر رکھتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوپٹیا :۔ ۲: (واو معدولہ) ایک قسم کی پتنگ جس میں دو رنگ کی پٹیاں پڑی ہوتی ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ایسے کنکوے کو دوپٹیا نہیں بلکہ پٹی دار کنکوا کہتے ہیں جس میں دو یا دو سے زیادہ مختلف رنگ کی پٹیاں ہوتی ہیں۔

دُوپٹیا :۔ ۳: اوڑھنی، بچیوں کے اوڑھنے کا چھوٹا ڈوپٹا۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ اس کا تلفظ بہ دال ثقیلہ کیا جاتا ہے، ڈوپٹیا کہتے ہیں۔

جیسے :۔ اے ہے تمھاری ڈوپٹیا کیا ہوئی؟ کہیں پھینک آئیں۔ کم بخت کو کھیل میں سر و پا کا ہوش نہیں رہتا۔

دوپٹی بات:- باہمی مصالحت کی گفتگو، باہم تصفیہ کرانے والی بات۔ اردو، متروک۔

نکھی رندانہ ایک دوپٹی بات
ہو بکھیڑا خرابی اوقات — سودا

محل صرف:- ہم دوپٹی بات کے عاشق ہیں سنیے آپ اس وقت قاضی اور آپ کے گھر کے چوہے سیانے آپ ایک امر متنازعہ فیہ کا فیصلہ کر دیجیے اور دولت خانے کا راستہ لیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

دوپٹی جواب:- صاف جواب۔ دو ٹوک جواب۔ اردو، صفت، مذکر، متروک۔

محل صرف:- مولوی صاحب:- (خوب بگڑ کر) سیدھے ڈھرے پر آئیے نا۔ بارش کیوں کر ہوئی ہے اس کا دوپٹی جواب یہ ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دوپرا:- ایک قسم کا پتنگ جس کو دوپلکا بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دوپرتا:- (واو غیر ملفوظ) دو پرت کا۔ صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ کم بولتے ہیں۔

دوپرکالے ہونا:- دو ٹکڑے ہونا۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف:- شہزادے نے پینترا بدل کر... اور ایک ہاتھ تیغے کا مارا کہ وہ دیو دو پرکالے ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

دوپشتہ:- دو رخہ، دو طرفہ، دونوں رخ چھپا ہوا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوپشتہ کرنا:- (متعدی) کاغذ کو ایک رخ چھاپ کر دوسرے رخ سے چھاپنا، دو رخا بنانا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ میں اہل مطابع اسے دو رخا کرنا کہتے ہیں۔

دوپلڑی:- (واو غیر ملفوظ) ایک قسم کی ہندوستانی وضع کی ٹوپی، مؤنث۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ دوپلی ٹوپی کہتے ہیں۔

دوپلکا [۱]:- (واو معدولہ) ایک قسم کا پتھر جس سے انگوٹھی بناتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- پتھر سے انگوٹھی نہیں نگینہ بنتا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ایک قسم کا قوام نگینہ معنی لکھے ہیں۔

اے جان جہاں کم سخنی ختم ہے تجھ پر
لب بستہ ہیں ہو کر نگینہ ہو دوپلکا — بحر

دوپلکا [۲]:- ایک قسم کا نگینہ، وہ نگینہ جو دو ٹکڑوں کو جوڑ کے بنایا جاتا ہو اوپر کی بالکل باریک پرت کسی قیمتی پتھر کی ہوتی ہو اور نیچے کی موٹی تہ شیشے بلور کی ہوتی ہو۔ ہیرے کا دوپلکا مصری کے دانے سے بھی اسی ترکیب سے بنایا جاتا ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا کہیں حال جدائی ہم کہ اپنے نام کی
جس نگیں پر مہر کھدوائی دوپلکا کھل گیا — خلد لکھنو

دوپلکا [۳]:- ایک قسم کا پتنگ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوپلکا [۴]:- ایک قسم کا کبوتر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوپلی ٹوپی:- ایک خاص قسم کی بنی ہوئی ٹوپی جو باریک کپڑے کی ہوتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اب ان حضرت کی قطع ملاحظہ فرمائیے کہ از سرتا پا زرد ہی زرد۔ ڈھیلے پائنچوں کا پائجامہ زعفرانی کپڑے لیٹ کا تین کرتی والا انگرکھا، کیسریا دوپلی نکے دار ٹوپی بسنتی۔ (فسانۂ آزاد)

دوپنا:- (واو معدولہ) کنکوے کی ایک قسم جس کا نپ کے دونوں سروں پر پان بنے ہوتے ہیں جن کا رنگ کنکوے کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:- ہم نے مانگ دار بڑھایا تھا اور ادھر سے گول دوپنا کل پنا چھپکا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- اس کنکوے کی چھوٹی قسم "دوپنی" کہلاتی ہے جو مؤنث ہے۔ جیسے:- ابے لونڈے ہم کو بھول گیا؟ یاد ہے جب گومتی کے سامنے میدان میں بانسے کی کنکیاں ہم سے آپ نے لڑائی تھیں اور میدان بدا گیا تھا اور ادھر سے ہم نے ماہی چال کی گول دوپنی کنکیا چھپکا لی، ادھر سے آپ نے جھنڈے دار گل پنی بڑھائی۔ (فسانۂ آزاد)

دوپنکھی:- ایک وضع کی دوہرے خانے کی جالی جس کی عورتیں کرتیاں بناتی ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دوپہر [۱]:- (بروزن معتبر) دن کے بارہ بجے کا وقت، وہ وقت جب آفتاب خط نصف النہار پر ہو، دن کا درمیانی حصہ جب کہ آفتاب سر پر آ جاتا ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

فروغ ہجر میں کیا آفتاب عمر کو ہو
ادھر تو دوپہر آئی ادھر زوال آیا — میر

قول فیصل:- اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ

ہائے مفتوح میں ہلکی سی یائے مجہول کی آواز نکلتی ہو۔ زیادہ تر حضرات شعرا بروزن معتبر بولتے ہیں اور معتبر و مختصر وغیرہ کے ساتھ قافیہ کرتے ہیں۔ شعرائے دہلی نے بواو غیر ملفوظ و سکون ہائے ہوز بھی کہا ہو۔ جو فارسی ہو۔

نہ دیکھیں جو نگہ خشم دوپہر کی گرمی
اٹھائیں ہائے وہ جلتی دوپہر کی گرمی — داغ دہلوی

بواو ملفوظی و سکون ہائے ہوز بھی استعمال کیا ہے۔

وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر
اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا — ذوق دہلوی

دوپہر ۲: ایک پہر کا دونا یعنی چھ گھنٹے۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ صبح سے ۱۲ بجے تک دن کے دوپہر ہوتے ہیں۔

دوپہر ۳: تھوڑی دیر، دو گھڑی۔ اردو، فصیح، رائج۔

کسی کی ایک طرح سے بسر ہوئی نہ انیس
عروج مہر بھی دیکھا تو دوپہر دیکھا — انیس

دوپہر آنا:۔ دوپہر ہونا، دن کے بارہ بجے کا وقت آنا، دن کے بارہ بجے کا عمل ہونا، آفتاب کا خط نصف النہار پر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ظلمت شب فرقت کی یہ چھائی مرے گھر میں
جب دوپہر آئی تو میں سمجھا سحر آئی — امیر

دوپہر بجنا:۔ (لازم) دوپہر کی توپ چلنا یا گھنٹہ بجنا، آدھا دن ہونا، دن کے بارہ بجنا، دن کے بارہ بجے کا عمل ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

اے سوز فراق نیم جاں ہوں
تیری ابھی دوپہر بجی ہے — ناسخ

دوپہر ڈھلنا:۔ (لازم) زوال کا وقت ہونا، دن ڈھلنا، سورج کو زوال ہونا، سہ پہر شروع ہونا، دن کا تیسرا پہر آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دھوپ ہو لیٔں غضب کی جلتی ہو
دوپہر کوئی دم میں ڈھلتی ہو — عشق

دوپہر ڈھلے:۔ دوپہر ڈھلنے کے بعد، زوال کے وقت، دن ڈھلے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دوپہر ڈھلے ایک قصبے میں پہنچے۔ پیپل کے پیڑ کے سایے میں بستر جمایا۔
(فسانۂ آزاد)

دوپہر رات:۔ نصف شب، آدھی رات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوپہر رات جب گذرتی تھی
ڈولی پر ڈولی پھر اترتی تھی — شوق

دوپہر کا وقت:۔ دوپہر، دن کے بارہ بجے کا عمل۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گھر کہاں جاؤ گے خس خانے میں چل کر سیدھو
دھوپ پڑتی ہے غضب کی دوپہر کا وقت ہے — امیر

دوپہر کرنا:۔ دوپہر کا وقت کرنا، اتنی دیر کرنا کہ دوپہر کا وقت آجائے، دن کے بارہ بجا دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم نے تو باتوں میں دوپہر کر دی۔

قول فیصل:۔ دہلی میں دوپہر کا پہر بروزن شہر بھی مستعمل ہے۔

وہ صبح کو آئے تو کروں باتوں میں دوپہر
اور چاہوں کہ دن تھوڑا سا ڈھل جائے تو اچھا — ذوق

دوپہر کی توپ چھوٹنا:۔ دن کے بارہ بجے کی توپ چھوٹنا۔ اردو صرف، متروک۔

ڈھلنے کو ہے مہر نوجوانی
چھٹنے کو ہے توپ دوپہر کی — شاد لکھنوی

قول فیصل: شاہی زمانے میں دوپہر کا وقت ظاہر کرنے کے لیے ٹھیک بارہ بجے دن کو توپ چھوٹا کرتی تھی اور یہ طریقہ مدتوں انگریزی دور حکومت میں بھی جاری رہا پھر انگریزوں ہی کے عہد میں بند بھی ہو گیا۔

دوپہر کی چیل:۔ (چیل: بیائے معروف) اس لڑکے کی نسبت کہتے ہیں جو دوپہر کے وقت ادھر ادھر آوارہ و سرگرداں پھرے۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ یہ لڑکا بھی بالکل دوپہر کی چیل ہے جلتی دوپہریا میں گھر سے نکل کے نہ معلوم کہاں کہاں کے چکر لگایا کرتا ہے۔

دوپہر ہونا:۔ نصف النہار ہونا، دن کا درمیانی وقت ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دوپہر ہو گئی مگر تم پڑے سو رہے ہو۔ اٹھو کھانا وانا کھاؤ گے یا نہیں؟

دوپہریا ۱: (واو ظاہر) ایک پھول کا نام جو دوپہر کو کھلتا ہے۔ اردو، مؤنث۔

جدا ہے دوپہریا کا ہر روپ
کہاں اس کی رنگت کو پاتی ہے دھوپ — اسمٰعیل میرٹھی

قول فیصل:۔ عام بول چال میں گل دوپہریا (گل بے اضافت) کہتے ہیں۔

دوپہریا ۲: دوپہر کا وقت۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ اب دوپہریا کسی باغ میں منائیے چل کر۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ دوپہریا منانے کا مفہوم ہے دیکھیے

کے وقت دھوپ سے آ کے سایہ میں بیٹھنا۔

دو پھول چڑھانا:۔ قبر پر بہ نیت ثواب کچھ پھول رکھنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

اب کوئی پئے فاتحہ آنے کو نہیں ہو
اگر گل کوئی دو پھول چڑھانے کو نہیں ہو — عشق

دُو پیازہ:۔ (بروزن خوش ارادہ) بغیر ترکاری کا پکا ہوا گوشت جس میں ترکاری کی جگہ کترا ہوا پیاز ڈالتے ہیں نام کی وجہ تسمیہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اوّل پیاز داغ کرتے ہیں پھر گوشت وغیرہ بھون کے کچی پیاز اوپر سے ڈالتے ہیں چونکہ پیاز سے دو مرتبہ کام لیا جاتا ہے اس لئے دو پیازہ نام رکھا۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑی بیگم:۔ آج بیٹھے کہ دو پیازہ کھاؤ گی بھیجوں۔

حسن آرا:۔ اماں جان اس وقت تو جی نہیں چاہتا دو پیازہ ہو کھٹا کھٹا تو بھجوائیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ فصحائے لکھنؤ دو پیازہ کا آخری جزو (پیازہ) بروزن تازہ بولتے ہیں۔

دو پیسے اللہ کے نام اٹھانا:۔ تھوڑی سی خیرات کرنا کسی محتاج کو اللہ کے نام پر دو پیسے یا چند پیسے دینا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خدا کا دیا سب کچھ ہے۔ دولت کی کمی نہیں۔ جہاں سب خرچ ہیں وہاں دو پیسے اللہ کے نام اٹھانا بھی ضروری ہے ورنہ دولت بلا کہلائے گی۔

قول فیصل:۔ پیسے کی جگہ کوڑیاں بھی کہتے تھے جواب رائج نہیں عوام لفظ "کے" کی تخفیف کے ساتھ یوں بولتے ہیں: دو پیسے اللہ نام الخ

دو پیسے کا سیر بھر کر دینا:۔ تھوڑی سی بیماری کو بہت زیادہ کر دینا، تھوڑی سی مقدار کو بہت زیادہ کر دینا۔

پھر سیر اپنا اور ہی بنفشہ نے توڑ کے
دو پیسے بھر کا سیر بھر آنار کر دیا۔ — جان صاحب (نور اللغات)

قول فیصل:۔ شعر ہی سے ظاہر ہے کہ شعر دو پیسے بھر کا ...الخ ہے نہ کہ "دو پیسے کا ...الخ" اب نہیں بولتے۔

دو پیسے کمانا:۔ تھوڑی سی کمائی کرنا، کر کے ساتھ پیسے پیدا کرنا۔ اردو، مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

جب کہ دو پیسے کمانے کی ہو تدبیر کوئی
ناک میں کوڑیا خانم نہ کرے تیر کوئی — جان صاحب

دُو پیکر:۔ (واو معدولہ) برج جوزا جو آسمان کا تیسرا برج ہے اس کی شکل باہم ملے ہوئے دو لڑکوں کی سی ہے۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل:۔ شعرائے اردو نے جوزائے دو پیکر کی ترکیب سے نظم کیا ہے۔

دُو پیکر:۔ (واو معدولہ) تلوار کی صفت میں کہتے ہیں۔

کٹ ہی چکے کہیں کہ ہویاں سر وبال دوش
قاتل کو بھی ہو تیغِ دو پیکر وبال دوش — امیر

قول فیصل:۔ اگرچہ اردو شعرانہ ترکیب کے ساتھ بکثرت استعمال کیا ہے مگر یہ لفظ ان معنوں میں لغات فارسی میں نہیں ملتا۔

دُوت:۔ (واو معروف) قاصد، پیک، ایلچی، وکیل، سفیر۔ نائب، پیشکار، متصدی، مختار۔ جم دوت، فرشتۂ موت، قابض الارواح، عزرائیل۔ چغل خور، غماز، لترا، سخن چیں۔ ہندی، اسم مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو میں رائج نہیں۔

دُوت:۔ گنجفے کو نہکانے کا ایک کلمہ۔ (فرہنگ آصفیہ و سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ اس جگہ دُھوت (واو مجہول) بولتے ہیں۔

دُوتا:۔ (بروزن دُعا) جھکا ہوا، دوہرا، دہرا، خم کھایا ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

سُنا تھا یہ کہ رن کو چلے شاہ بحر و بر
بار الم سے پشت ہوئی خم اور دوتا کمر — اوج

قول فیصل:۔ یہ لفظ ترکیب کے ساتھ زلف کی صفت میں زیادہ آتا ہے جیسے زلف دوتا (خم کھائی ہوئی زلف) کہتے ہیں۔

دُوتا:۔ مرد سخن چیں، غماز۔ اردو، اس کا مؤنث دوتی ہے۔ (سرمایہ زبان اردو)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

دوتارا:۔ (واو معدولہ) دو تاروں والی سارنگی کی ایک قسم جسے فارسی میں دوتار کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، ساز نوازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تم گویّوں سے چھپا ساز دوں کے باوا بنے ہو مگر نہ تمہارا تنبورا ٹھیک ہے نہ دوتارا۔

دُوتائی:۔ (بروزن دُہائی) وہ کرتہ جو قبا کے نیچے پہنتے ہیں۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوت پن:۔ (واو معروف) جاسوسی، وکالت، ایلچی گری۔ چغلی، غمازی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوت دات:۔ (واو معروف) بحث، تکرار۔ اردو، مصدر، متروک۔

جس وقت بڑھ بڑھ کے غرض آپس میں دوت دات
ادھر سے ڈھول چلنے لگی اور ادھر سے لات — سحر

دُوہی:۔ ایک قسم کا کپڑا جو بستر کی طرح دوہرا بچھایا جاتا ہے۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- کپڑے کی یہ قسم اب نہیں بنتی۔

ڈوتی ہند (بروزن جوتی) جاسوس عورت، کٹنی ۲ چغل خور عورت، سخن چیں عورت ۳ لونڈی۔ جیسے مورا دوتی سند موری بیرن (گیت) (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ کا اردو داں طبقہ نہیں بولتا۔

ڈو تین :- چند، کچھ، قلیل تعداد ظاہر کرنے کے لیے بولتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دو تین بیرش رکھے ہوئے ہیں اور مٹکی کی چینیوں کو سنڈھارنے والے برتنوں کا جوڑا بھی ایک دوسرے سے جڑا ہوا رکھا ہے۔ (عزیز الرحمٰن نادر۔ میرا پہلا لکھا)

ڈو ٹکریں :- نماز، ایسی نماز جس میں خضوع و خشوع نہ ہو۔ بے دلی کی نماز، جلدی کی نماز، ایسی نماز جس کے قبول ہونے کی امید نہ ہو۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف :- دنیا کے کام کرو گے مگر دو ٹکریں کی فرصت نصیب نہیں ملتی۔

قول فیصل :- "لگانا"، "مارنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "نماز کیا پڑھتے ہیں دو ٹکریں لگا لیتے ہیں"۔ صاحب نور اللغات نے "دو ٹکریں مارنا" کو صرف عورتوں کی زبان لکھا ہے حالانکہ لکھنؤ میں عورت مرد سب بولتے ہیں۔

دو ٹکڑے بات :- دو ٹوک بات، صاف بات، کھری بات۔ اردو، صفت، متروک۔

> دو ٹکڑے بات کہتی ہو کس منصفی کے ساتھ
> ستم بھی ہو تو کہتی ہو منہ پر کھری کھری (ظفر) قدر بلگرامی

قول فیصل :- صاحب فرہنگ اثر کو "دو ٹکڑے بات" میں کلام ہے۔ فرماتے ہیں "دو ٹوک بات ہے، نہ دو ٹکڑے ہے"۔ مولف فرہنگ کی رد میں مندرجہ ذیل عبارت کافی ہوگی "زبان ہوشیاں سے مزاج کے آدمی کی صفت نوعیت کی بات زبان پر لائی، وہاں تیغ نے لگی لپٹی نہ رکھی۔" (طلسم ہوش ربا)

دو ٹکڑے کرنا :- دو پارہ کرنا، بیچ سے دو کرنا، کاٹ کے یا ضرب لگا کے کسی چیز کو دو کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- چار چھیلے سنہرے سپاہی وضع دار آڑی پٹیاں باندھے ہوئے، سنہری لباس، بجات، سانگ بیچ کھینچے ہوئے جس کے ہاتھ مارا دو ٹکڑے کیے۔ (طلسم ہوش ربا)

دو ٹکڑے ہونا :- بیچ سے دو ہونا، دو پارہ ہونا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس بجلی نے جھلا کر پنجہ مارا۔ یہ مرد سپاہی پھنکیت، بیت، ہنستا جاتا ہے۔ اس کے نیچے کی سپر پر کاٹا، افسوس کر کے ہاتھ مارا بجلی کے دو ٹکڑے ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

دو ٹوک :- (واو دوم معروف) دو پارہ، دو ٹکڑے، صاف صاف۔ اردو، صفت، متروک۔

قول فیصل :- اب صاف صاف کے معنی میں بولتے ہیں۔ جیسے "ہم کھری کھری دو ٹوک کہتے ہیں لگی لپٹی نہیں رکھتے"۔

دو ٹوک بات :- صاف صاف بات، وہ بات جس میں لگی لپٹی نہ ہو، خدا لگتی بات، سچی اور کھری بات۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- چاہے کسی کو اچھی لگے یا بری ہم دو ٹوک بات کہتے ہیں۔ لگی لپٹی نہیں رکھتے۔

قول فیصل :- "کہنا" کے ساتھ کم اور "کرنا" کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے۔ جیسے "جا تو رہے ہو مگر دو ٹوک بات کرنا"۔

دو ٹوک جواب دینا :- صاف انکار کرنا، صاف جواب دینا، مختصر جواب دینا، قطعی انکار کر دینا، بغیر کسی رو و رعایت کے انکار کرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ لونڈا بڑا بد تمیز ہو گیا ہے کسی کام کو کہو تو دو ٹوک جواب دیتا ہے۔

دو ٹوک کرنا :- دوستی کا سلسلہ منقطع کرنا، محبت کا رشتہ توڑنا۔ اردو، صرف، متروک۔

دو ٹوک کہنا :- صاف صاف کھری کھری کہنا۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- میں لگی لپٹی نہیں رکھتی کھری کھری کہتی ہوں دو ٹوک یا ادھر یا اُدھر۔ (میر گلستان)

دو ٹوک ہو گئے :- چاروں پھولوں سے درست ہو کے، بخوبی معلومات حاصل کر کے۔ اردو، صرف، متروک۔

> وصف شمشیر کیا چاہے تو صورت زندہ
> ہو کے دو ٹوک ہے تاثیر سخنور اشعار (سودا)

دو ٹوک ہونا :- دوستی منقطع ہونا، فیصلہ ہونا، دوستی کا سلسلہ ٹوٹ جانا، راہ و رسم رہنا، کسی امر کا فیصلہ ہو جانا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

> کل کچھ طبیعت اپنی جو مشکوک ہو گئی
> آنا اُن سے دو ہی باتوں میں دو ٹوک ہو گئی (داغ)

قول فیصل :- مولف نور اللغات نے اس کا مترادف "دو ٹوک کرنا" یعنی دوستی کا سلسلہ منقطع کرنا، محبت کا رشتہ توڑنا، بھی لکھا ہے مگر وہ بھی دہلی کی زبان ہو سکتی ہے، اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوج :- (واو معروف) ہر ہندی مہینہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔ ہر حصہ پندرہ دن کا ہوتا ہے اور پاکھ کہلاتا ہے۔ پہلے پاکھ کو "اجالا پاکھ" اور دوسرے کو "اندھیرا پاکھ" کہتے ہیں۔ ہر پاکھ کی دوسری تاریخ دوج کہلاتی ہے۔ ہندی، مونث، رائج۔

> تمہاری ابرو کجی کا ہے دوج پر دھوکا
> سیاہ ہوگا اگر عید کا ہلال ہوا (آتش)

قولِ فیصل :۔ لگن کے ساتھ صرف ہو۔

دُوجا :۔ دوسرا، ثانی، دوم۔ ہندی، صفت، اہلِ ہنود کی زبان۔

قولِ فیصل : ہندی کے گیتوں میں اس کا استعمال زیادہ ہو۔

دو جوتے لگائیے اور کہیے قصور ہوا :۔ کسی کی انتہائی ذلت کر کے جب کوئی معافی کا خواستگار ہوتا ہو تو کہتے ہیں۔ اردو، جملہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ خوجی :۔ خوجی کی ایسی تیسی، دو دو کی پھر تم نے خوجی کہا ہم کو۔ کیوں جی؟

آزاد :۔ معاف کرنا بھئی۔ قصور ہوا۔

خوجی :۔ واہ اچھا قصور ہوا۔ کسی کو دو جوتے لگائیے اور کہیے قصور ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

دوجہاں :۔ (بواوِ معدولہ) عالم مادی و عالم روحانی، دنیا و آخرت سے مراد ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع قتل ہو گھوڑے سے امام دو جہاں گر کے یہیں　　انیس

دوجہاں سے کھو دینا :۔ کسی کام کے لائق نہ رکھنا، دین کا رکھنا نہ دنیا کا۔ اردو، قلیل الاستعمال

دو جہاں سے کھو دیا تیری کمر کی یاد نے
کھوتا ہو کیوں کمن ہیت مری کا فوہ ہو　　داغ عظیم آبادی

دوجہاں سے گیا :۔ (واو ظاہر) دین کا رہا نہ دنیا کا، ادھر کا رہا نہ ادھر کا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال

جس گھڑی تیرے آستاں سے گئے　　محبوب علی شاہ
ہم نے جانا کہ دو جہاں سے گئے　　آصف جاہ

دوجیا :۔ حاملہ، پیٹ سے، حمل سے، وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک۔

ع جیا اب دوجیا ہو آسرا ہو جائے روٹی کا　　جان صاحب

دوجی سے ہونا :۔ حاملہ ہونا، پیٹ سے ہونا، حمل ہونا۔ اردو، صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

لے دوگانہ زندگی میری تری مرضی سے ہو
لا کہیں صورت ترسے اک جی پہ تو دوجی سے ہو　　بیگم ملاز؟

دُوچار :۔ چند، دو ایک، دو تین، کچھ کم کچھ غیر معین تعداد ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

قسمت کی خوبی دیکھو کہاں ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لبِ بام رہ گیا　　قائم

دو چار دن :۔ کچھ روز، چند یوم، چند روز۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

شاید بچے گر آج تو کل شب کو مر گئے
دو چار دن ہی چھوٹ گئے یا گزر گئے　　مصحفی

دو چار کے ہاتھ جانا :۔ کسی شے کا مستعمل ہو جانا، چیز کا برابر استعمال میں لایا جانا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

روئے زیبا نہ دکھایا کرو ہر ایک کو آپ
قدر اُس شے کی نہیں ہو گئی دو چار کے ہاتھ　　آتش

دو چار گھڑی :۔ چند ساعتیں، چند گھنٹے، بابت قلیل مدت ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

غیر ممکن ہو کہ صبحِ شبِ فرقت دیکھیں
خاتمہ ہو کوئی دو چار گھڑی رات ہے　　صبا

دو چار ہونا :۔۱ (دو چار بروزن غبار) ملاقی ہونا، کسی کا کسی سے اچانک ملنا، سامنا ہونا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

عازم کوئے گل بیدار ہوئے
جا کے اس شوخ سے دو چار ہوئے　　مرزا رسوا

قولِ فیصل :۔ یہ محاورہ فارسی کے فقرہ "دوچار شدن" کا ترجمہ ہے۔

دو چار ہونا :۔۲ مقابل ہونا۔ اردو، محاورہ، قلیل الاستعمال

محلِ صرف :۔ نواب صاحب نے تقریر پر سکوت کر کے فرمایا کہ صفات ایزدی سے ایک آفت نہیں بلکہ ہر قسم کی آفات ارضی و سماوی سے دو چار ہونا پڑتا ہو۔ (سیر کہسار)

دوچشمی :۔۱ ہائے ہوز کو کہتے ہیں (یعنی ھ) (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اسے تنہا "دوچشمی" نہیں بلکہ "دوچشمی ہے" (ھ) کہتے ہیں، جو ہندی الفاظ میں اپنے سے قبل والے حرف سے مل کے ایک آواز دیتی ہو۔ جیسے۔ بھر، پھل، تھوڑ وغیرہ۔ اسی وجہ سے اس کو ہائے مخلوطی بھی کہتے ہیں حسابِ جمل میں "ہ" کی طرح اس کے بھی ۵ عدد لیے جاتے ہیں۔

دوچشمی :۔۲ وہ تصویر جس میں پورے چہرے کا عکس ہو۔ فارسی ترکیب، متروک۔

کشیدہ ہو کہ مجھ سے زمیں وہ صنم
دوچشمی بھی یک چشمی تصویر ہو　　شعور

دو چلوؤں میں بہک جانا :۔ (کنایۃً) تھوڑی سی مقدار میں شراب پی کے اعضا پر قابو نہ رکھ سکنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

کیسی جناب داغ کی تھی مے کشی کی دھوم
دو چلوؤں میں آج وہ حضرت بہک گئے　　داغ

قولِ فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے "دو چلو میں۔۔۔" قائم کیا تھا اور خیال میں داغ کا مندرجہ بالا شعر پیش کیا تھا۔ حالانکہ داغ نے "دو چلوؤں میں۔۔۔" کہا اور یہی فصیح بھی ہے اس لیے کہ دو پر جمع کا اطلاق ہو جاتا ہو۔

دوچند :۔ (بروزن تنگ) دونا، دگنا، دہرا، ڈبل، دو بالا، جتنا پہلے تھا اتنا ہی اور۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

تھا شباب عمر سے طفلی میں حسنِ یار نصف
ہے دوچند اب تھا جو پہلی گزری بلا از نصف　　غیور

دوچنداں :۔ دوچند (دوچند کا مزید علیہ) بمعنی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ایک شب گر رخ جاناں سے کرے کسب ضیا
روشنی چاند میں سورج سے دو چنداں ہو جائے   صبا

قول فیصل :- زیادہ تر ضرورت قافیہ کے لیے لفظ استعمال ہوتا ہو۔ موجودہ دور میں کم مستعمل ہو۔

دو چونٹوں کے بھی پر ہوتے ہیں :- باہمی اتفاق سے دو کمزور بھی قوی ہو جاتے ہیں۔ مثل۔ (نور اللغات)

قول فیصل : لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دو چھریاں ایک میان میں نہیں رہتیں :- ایک شخص کی دو عورتوں کا ایک گھر میں رہنا دشوار ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل : عام بول چال میں نشست الفاظ یوں ہے: ایک میان میں دو چھریاں۔ مرد کی نسبت کہیں گے تو چھریاں (چھریوں) کی جگہ "تلواریں" بولیں گے جس کا مفہوم یہ ہوگا کہ "دو ہمچشم ایک جگہ نہیں رہ سکتے"۔

دو چیز تیرۂ عقل است دم فرو بستن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

بولنے کے وقت چپ رہنا اور چپ رہنے کے وقت بولنا ان دو چیزوں سے عقل کی کمی ظاہر ہوتی ہو۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دو چیز در دو چیز نگفتن نشاید۔ ذکر جوانی در پیری و ذکر تونگری در فقیری :- دو چیزوں کا ذکر دو حالتوں میں نہ کرنا چاہیے۔ جوانی کا ذکر بڑھاپے میں اور امیری کا ذکر غریبی میں۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دُو حرف :- تھوڑا سا، دو جملے، دو کلمے، دو فقرے، تھوڑی سی عبارت۔ فارسی عربی الفاظ مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی مطلب نہ تھا مضمون شوق کے دو حرف بھی
میں جو لکھنے کے لیے بیٹھا تو دفتر ہو گیا   جلیل

دو حرف بھیجنا :- (کنایۃً) لعنت بھیجنا، لعنت کرنا۔ اردو، عورات دہلی کی زبان۔

بھیجتی ہوں میں دوگانہ کی اکڑ پر دو حرف
اس نہ جا کر مجھے صورت بھی نہ دکھلائی پھر   بیگم

قول فیصل : لکھنؤ میں کیا عورتیں کیا مرد دو حرف کی جگہ تین حرف (ل، ع، ن) یا چار حرف (ل، ع، ن، ت) بولتے ہیں۔

دو حرف پڑھنا :- معمولی تعلیم حاصل کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- انگریزی کے دو حرف کیا پڑھ لیے، ان کا دماغ ہی نہیں ملتا۔

دو حرف کا پرزہ :- مختصر تحریر، چند سطروں کا رقعہ یا خط۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

خط جاتے ہیں آتا نہیں دو حرف کا پرزہ
استاد ہیں فقرہ کوئی چلنے نہیں دیتے   منیر

دو حرفی :- (بواو معدولہ) نہایت مختصر، دو حرفوں کا، چند حرفوں کا۔ فارسی ترکیب، مونث، فصیح، رائج۔

عرض وصال پر یہ دو حرفی جواب ہو
ہر اک سخن میں کیوں کہیں ہر اک سخن میں کیا   داغ

دو حصے کرنا :- دو ٹکڑے کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرے دو حصے مجھ کو تیغ اس کی
امیر ایسی مری قسمت کہاں ہو   امیر

دوخت :- سلائی، سیون۔ فارسی، مونث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب بالکل نہیں بولتے۔

دوخصمی :- (بواو معدولہ) وہ عورت جس نے دوسرا بیاہ کیا ہو، دو خصم والی۔ اردو صفت، مونث، عورتوں کی زبان، متروک۔

بیاہ ہو ایک میرا جانتی ہوں
دوخصمی ہوں نہیں بیاہتا نتی ہوں   (دولھن آم)

دوخوابہ :- (بواو معدولہ) مخمل کی ایک قسم جس کے دونوں رُخ یکساں ہوتے ہیں یعنی اُلٹا سیدھا نہیں ہوتا۔ فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔

تم جو آئے طالع خوابیدہ جاگ اٹھے کے
سوئے ہم تم کیے کا مخمل دوخوابہ ہوگیا   رشک

دُود :- دُخان، دھواں، بھاپ، وہ مادّہ جو سُلگتی یا کھولتی ہوئی چیز سے خارج ہو کر ہوا میں منتشر ہو جاتا ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یکایک آندھی تیرہ و تار اٹھی اور برق شعلہ بار چمکنے لگی شہزادہ گھبرایا دُود سے پناہ مانگنے لگا۔ (طلسم ہوش رُبا)

دو دال اڑھائی چاول :- تھوڑی سی جنس۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

گھر سے لاتی تھی وہ دال اڑھائی چاول
فقیر کی ہانڈی میں پک جاتا تھا کھانا میرا   جان صاحب

دُودامہ: (واو معدولہ) ایک قسم کا بیل۔ مذکر۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ والے کسی قسم کے بیل کو "دودامہ" نہیں کہتے۔

دودامی: (واو معدولہ) ایک کپڑے کا نام جس میں کشیدہ کاری کے ذریعے سے بیل بوٹے بنائے ہیں۔ مذکر

شکار اپنے بنائے حسن کا شاید کھیلے گا
پہنتا ہے مرا صیاد پیراہن دودامی کا — آتش

(سرمایۂ زبانِ اُردو)

قولِ فیصل: اب مستعمل نہیں۔

دُودانے کو محتاج پھرنا: ایک ایک ٹکڑے کو محتاج پھرنا، بھیک مانگتے پھرنا، گداگری کرتے پھرنا، دردر بھیک مانگنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل: اس جگہ دانے دانے کو محتاج پھرنا (یا) ہونا زیادہ رائج ہے۔ صاحبِ نور اللغات نے "دودانے کو پھرنا" بھی اسی معنی میں لکھا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔

شعر: پھرتے ہیں دانے دانے کو محتاج — لا اعلم

دُودِ آہ: آہ کو دھویں سے تعبیر کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

شعر: ہونٹوں کے دودِ آہ سے کرتے سیاہ تھے — تعشق

قولِ فیصل: بلند ہونا اور نکلنا وغیرہ کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

دودِ جگر۔ دودِ دل: (کنایتہً آہ) وہ سانس جو کسی جلنے کے اثر سے زور سے کھنچی جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

میرے مزار پر جو پڑا پاؤں غیر کا
جائے غبار خاک سے دودِ جگر اٹھا — اسیر

دو دو بک بتانا: دو ٹکا دو ٹکا بتانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: ایسی جگہ چلو جو جوان ہو اچھی صلاح دے یہ نہیں کہ عورت کو دیکھا اور دو دو بک بتائی۔
(فسانۂ آزاد)

دودستہ: (واو معدولہ) دونوں طرف، دُوگونہ۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

یا خیر خدا کر کے حبیب اعدا میں در آئے
ابنا رتن و سر کے دودستہ نظر آئے — انیس

قولِ فیصل: اب اس محل پر زیادہ تر "دوہرے" (واو معدولہ) کہتے ہیں۔

دودستہ خلال: دو طرفہ خلال، دو آدمیوں کو ایک بازی میں خلال دینا۔ مذکر۔
(نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: یہ جواریوں کی اصطلاح ہے۔ تنہا "دودستہ" بھی کہتے ہیں جس کا صرف ہونا کے ساتھ ہے۔ جیسے: "اگر اللہ نے چاہا تو دودستہ ہو تو اور ہی چڑھے تو پھر دل لگی دیکھیے"۔ (فسانۂ آزاد)

دُودَستی: (واو معدولہ) کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں دونوں ہاتھوں کے ذریعے سے حریف کو کھینچ لاتے ہیں۔ مونث۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ کے پہلوان اسے بالعموم "دستی" کہتے ہیں۔

دُودَستی: تلوار کا وہ وار جو دونوں ہاتھوں سے کیا جائے۔

تنگ ہری کو نہ وسعتِ جولانیٔ سپاہ ملے
ہو دودستی وار جب برآستیں چقماق ہو — شعور

قولِ فیصل: فارسی میں تیغِ دودستی کا معاملات قوی سے کنایہ ہے۔ اب اُردو میں بہت کم مستعمل ہے۔

دُودُشتی: ایک قسم کی تلوار جو دو ہاتھ لمبی ہوتی ہے۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف: تیغِ دودستی سے جنگ کرنا آسان نہیں ہے بڑی مشق کی ضرورت ہے۔

دو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی: زوجین کی رضامندی میں حاکم دخل نہیں دے سکتا، دو شخص متفق ہوں تو تیسرا شخص نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ بھی واضح کر دینا چاہیے تھا کہ یہ مثل ایسے ہی محل پر بولی جاتی ہے جب مرد و عورت جو آپس میں غیر ہوں ایک دوسرے کو چاہنے لگتے ہیں اور میاں بیوی کے رشتے میں منسلک ہونا چاہتے ہیں۔ ذیل کی مثالوں سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا۔ "تمہارے ساتھ نکل چلیں گے۔ دو دل راضی تو کیا کرے گا نگوڑا قاضی۔ کسی کی لونڈی نہیں ہوں، مجھ پر کسی کا زور نہیں۔" (طلسم ہوش ربا)

دو دل آپس میں ہوں اگر راضی
تو وہاں کر سکے گا کیا قاضی — (گلشنِ عشق)

شعرا نے بھی اس میں تصرف کیا ہے ؎

کوئی پوچھے ہے خوف راضی کو کیا
جو دو دل ہیں راضی تو قاضی کو کیا — (اختر، رشاہ اودھ)

دل دو راضی ہوں تو قاضی کا اجارہ کیا ہے
دھر رکھے اپنی کچہری میں بچھا ان کا — برق

دُودِل ملنا: دو شخصوں میں اتحاد ہونا، دو آدمیوں میں باہم اتفاق ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہزار لشکر ہو لیکن جہاں ملے دو دل
نیا زمانہ میں جگہ بعد ہوتا ہے — جلیل

دُودِلہ: متشکک، سراسیمہ، وہمی، وسواسی۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ مؤلفِ فرہنگِ اثر نے لکھا ہے اردو میں اس کا املا "دودلا" ہے اور مفہوم ہے ایسا شخص جو کشمکش و تذبذب میں رہے اور کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ عورت کو "دودلی" کہتے ہیں۔ (امراؤ جان ادا) میں "دودلی تھوڑی ہی ہوں کہ جاؤں یا نہ جاؤں" فاضل مؤلف نے یہ نہیں لکھا کہ "دودلا" اور "دودلی" اب متروک ہے کوئی نہیں بولتا۔ ورنہ یہ لکھا ہے کہ اس کا صرف عورتوں کے ساتھ تھا۔

سنتے ہی یہ وہ دودلی ہو کے
بولی تیوری چڑھا کے چپکے سے (زہرِ عشق الفت)

دُودِلی :۔ تذبذب، دھڑکا۔ اردو، مؤنث ہر کسی متحد ہونے سے بھی ہم کو تردد رہتا
دودلی ہوتی اگر ہم سے ترا دل ہوتا — منیر

دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را :۔ (دو دل دا و غیر متلفظ) جب دو دل ایک ہو جاتے ہیں تو پہاڑ کو توڑ ڈالتے ہیں اور ایک کو پراگندہ کر دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اتحاد و اتفاق سے بڑے بڑے کام کیے جا سکتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف :۔ بہتر یہ ہے کہ ظاہر میں اطاعت کیجئے ہم آپ مل کر اس کو ماریں۔۔۔ بقول شاعر —
دو دل یک شود بشکند کوہ را
پراگندگی آرد انبوہ را (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر مصرعۂ اولیٰ زبانوں پر ہے مصرعۂ ثانی بہت کم مستعمل ہے۔

دُودَم :۔ (بروزنِ اَدَم) یعنی تلوار کے لیے کہتے ہیں، دو دھاری تلوار۔ فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

تیغِ دودم کو دیکھا تو بھاگے وہ دس ہزار — (نصرت لکھنوی)
شمشیر ہجر کی مصیبت الم وہ ہے ہر دم
کرے یار کی تیغِ دودم نہیں وقت — (منیر)

قولِ فیصل :۔ تیغ یا خنجر کی یہ صفت ہمیشہ اپنے موصوف ہی کے ساتھ آتی ہے۔ (تیغِ دودم، خنجرِ دودم، سیفِ دودم)

دُودمان :۔ (بالضم اوّل و واو معروف و سکونِ سوم) خاندان، نسل۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم تک اپنے عرش روشن ہے چراغِ دودماں
پھر نہیں کوئی جناب میر کی اولاد میں — (میر محمد مونس، نواسۂ میر)
ایک ایک دودمان ہی کا چراغ تھا
جس کو بہشت پر تھا تفوق وہ باغ تھا — (انیس)

دو دن :۔ کچھ دن، تھوڑا سا زمانہ، تھوڑی مدت، چند روز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جو تجھ سے دو دن کی کو ہے سو ہی
جو لگتی نہیں ہے تو یوں ہی سہی — (میر حسن، سحر البیان)
دو دن ہی میں مزاج تھا را بدل گیا
کیوں جی؟ یہی قرار ہوا تھا نباہ کا — (داغ)

دو دن کا مہمان :۔ چند دن کا مہمان، جلد ختم ہو جانے والی چیز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ہائے لیجیے یہ تو بھی گیا؟ کس مزے سے ان کے ساتھ زندگی بسر کرتی۔ ہائے حسرت ہی رہ گئی داغِ مفارقت بھی دے گئے۔ اور اب ہم کو بھی دو دن کا مہمان سمجھو۔ (فسانۂ آزاد)

دو دن کی بات :۔ گزشتہ چند روز کا معاملہ، گزرے ہوئے چند دنوں کا معاملہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دو دن کی ہے یہ بات کہ پھرتے تھے جن کے ساتھ
اب گور پر ہماری جوان کا گزر ہے — (شہرت)

دو دن کی چاندنی :۔ چند دن کی رونق، زود رنج والی دولت، مٹ جانے والا، فانی، ناپائدار حسن۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

یہی چاہت امنگ ہے سن کی
یہی تو چاندنی ہے دو دن کی — (انجم)
یہ جوانی چلتی پھرتی مہتاب کی طرح ہے
دولت بھی ہے تماشا دو دن کی چاندنی کا — (شاد لکھنوی)

دو دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ (پایا)، اندھیاری رات :۔ حسن و شباب، جاہ و اقبال، دولت و ثروت یہ سب فنا ہو جانے والی چیزیں ہیں۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ان روزوں لطفِ حسن ہے آؤ تو بات ہے
دو دن کی چاندنی ہے پھر اندھیاری رات ہے — (منیر)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر یوں بولتے ہیں: "چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات" یعنی دو دن کے بجائے چار دن اور اندھیاری کی جگہ اندھیری کہتے ہیں۔

دو دن کی زندگی :۔ چند روزہ زندگی، چند دن کی حیات۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر رونا کا ہے کو ہنسنے کے لیے پھر
دو دن کی زندگی نہ کرو صرف رائگاں — (سحر)

محلِ صرف :۔ جب ملکوں ملکوں کی سیر کرے تب انسان پختہ تجربہ ہو مگر دو دن کی زندگی میں کیا کیا کرے۔ (میر کہار)

دُو دن میں :۔ تھوڑے عرصے میں، قلیل مدت میں، چند روز میں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میں دہلی جا رہا ہوں، دو دن میں آ جاؤں گا اور آنے کے ساتھ ہی آپ کا کل حساب بے باق کر دوں گا مطمئن رہیے۔

قولِ فیصل :۔ دودھ پینے کے محل پر دُوہی دن میں کہتے ہیں جیسے۔ اس کنارے تو دوہی دن(ہیں) بچہ جو جھیلے کرتے ہیں۔

دو دو باتیں :۔ مختصر بات چیت، تھوڑی سی گفتگو، مختصر سوال و جواب۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ کرنا، اور سُننا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے :۔ ذرا چل کر سامنے درخت سایہ دار کے نیچے ہم تم دونوں بیٹھیں، شراب پئیں، دودو باتیں کریں پھر چلی جانا۔　(طلسم ہوش رُبا)

ایک دم کے لیے یہاں تک آؤ
دودو باتیں کھڑے کھڑے سُن جاؤ　　خلق دہلوی

دو دو پیچے یا دو دو چونچیں کسانا :۔ بٹیر لڑانا، اُردو مصرف، بٹیر بازوں کی خاص اصطلاح

محلِ صرف :۔ پرسوں نواب صاحب کے یہاں بٹیروں کی پالی ہے۔ مہینوں سے بٹیر تیار کیے ہیں، دودو پیچے لڑ کے لیں۔　(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر دودو چونچیں (یا) دودو لڑائیں کسانا بولتے ہیں۔

دو دو چونچیں ہونا :۔ دو بٹیروں یا دوسرے لڑنے والے دو پرندوں میں ہلکی سی جھڑپ ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ چکھی کھائی اور ڈٹ گیا، سیکڑوں کی گرہ میں لڑایا، منھ کر آیا۔ دودو چونچیں ہوئیں اور بٹیر دم دبا کر بھاگا۔　(فسانۂ آزاد)

دو دو چونچیں ہونا :۔ ہلکی سی جھڑپ ہونا۔ اُردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ الغرض میاں آزاد اور خوجی ہر شہر کی سیر کرتے بمبئی میں آئے جب بمبئی میں داخل ہوئے تو شہر پناہ کے پاس دونوں میں دودو چونچیں ہوگئیں۔　(فسانۂ آزاد)

دُودُو دانے کو پھرنا :۔ (لازم) ایک ایک دانے کو محتاج پھرنا، بھیک مانگتے پھرنا۔

(فقرہ) ہمارے سمدھیانے کو نہیں پھرتی دودو دانے کو۔　(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اس طرح اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُودُو کا غذ گھلنا :۔ کسی بیماری یا فکر سے دُبلا ہوجانا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

کام وہ لینا نہیں ہوتا ہے یاں کام تمام
دودو کا غذ میں اسی فکر میں گھلتی ہوں مدام　　جان صاحب

دُودُو کلام کرنا :۔ تھوڑی سی بات چیت کرنا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

جس سے کہ پوچھا کہ نام کیا تم نے
کیے دُودُو کلام کیا تم سے　　زریب(؟) عشق

دُودُو مُنھ آنا :۔ آواز سے کہنا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے۔

دو دو نوکیں ہونا :۔ باہم تھوڑی سی سخت کلامی ہونا، سرسری جھڑپ ہونا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

دودو نوکیں جو ہوگئیں باہم
کچھ بڑھا اور دل کا رنج و الم　　عالم (بیگم واجد علی شاہ)

قولِ فیصل :۔ اب 'دودو چونچیں ہونا' مستعمل ہے۔

دُودُو ہاتھ اُچھلنا :۔ نہایت بے تاب و بے قرار ہونا، مضطرب الحال ہونا، تڑپنا۔ اُردو مصرف۔

تڑپے ہے جگر سینے میں اُچھلے ہے دودو ہاتھ
گر دل یہی ہے میر تو آرام ہو چکا　　میر

(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ تنہا یہ معنی نہیں دیتا، 'دل' یا 'کلیجا' اور بعض کسی کے ساتھ جگر کے لیے کہتے ہیں۔ باعتبار لکھنؤ یہ محاورہ غیر فصیح ہے۔

دو دو ہاتھ کرنا :۔ لڑنا، اچھا تھوڑا سا لڑنا، اُردو محاورہ، دہلی کی زبان۔

دو علم مرگ اثر سے جا بھڑے یار بے شب ہجراں
اور جیسے میں بڑا اور تیغ ہے دودو ہاتھ کرنے کا　　راسخ عظیم آبادی

دو دو ہاتھ ہونا :۔ لڑائی ہونا، اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جوش کرتا ہے جنونِ بسمل سے
دودو ہاتھ آج ہوں گے قاتل سے　　امیر

محلِ صرف :۔ حوصلہ ہو تو آؤ! دودو ہاتھ ہوجائیں خبردار! جو آج سے صندل جوڑا پہنا تو تم جانو گے۔　(فسانۂ آزاد)

دُودُو ہاتھ لڑنا :۔ آپس میں تھوڑی دیر فنِ سپہ گری کا کمال دکھانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کیدان نے کہا، میاں کیا مونچھوں پر تاؤ پھر اکڑتے ہو، آؤ دودو ہاتھ لڑ لو۔　(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ انھیں معنی میں 'دودو ہاتھ ہوجانا' بھی کہتے ہیں۔ جیسے :۔ "بڑے کٹورے بنتے ہو۔ اچھا پھر آؤ آج دودو ہاتھ ہو ہی جائیں۔ ہم بھی دیکھیں کہ تم کتنے پانی میں ہو؟"

دُودہ :۔ (واو معروف و فتح سوم) کا جل۔ فارسی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

خط لکھوں گا یار سیم اندام کو میں اے قلم
روشنائی میں جو دودہ روغن اکسیر کا　　آتش

دُودھ :۔ مذکر (واو معروف و سکون ال و ہائے مخلوط)۔ سفید رقیق عرق جو چوپایوں کے تھن سے حاصل ہوتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دودھ جوش کر کے نعمت خانے میں رکھ دو۔

دُودھ ۔ پُ ۔ سفید اور گاڑھا عرق جو کسی درخت یا کسی اور چیز سے نکلتا ہے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جریان کے لیے برگد کا دُودھ بہت مفید ہے۔

قولِ فیصل:۔ جس درخت کا دُودھ ہوتا ہے اسی کے نام کے ساتھ ملا کے بولا جاتا ہے۔ جیسے برگد کا دودھ، مدار کا دودھ وغیرہ۔

دُودھ ۔ پُ ۔ عورت کا پستان۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا کی قدرت ہے کہ نوزائیدہ بچے کے منہ سے جب ماں دُودھ لگاتی ہے تو منہ چلانے لگتا ہے۔

قولِ فیصل:۔ مرد کے سینے پر جو دو نشان ہوتے ہیں انھیں بھی دودھ کہتے ہیں جیسے:۔ ذراست زیدپوری کے حقیقی بھتیجے مناظر زیدپوری نے لفظ "خوز" بمعنی مرد جری و بہادر کی تعریف کی ہے کہ اس کے سینے پر سیاہ چھپے نشان جو دودھ کہلاتے ہیں نہیں ہوتے۔ واللہ اعلم

دودھ اُتارنا :۔ عورت کا اپنی چھاتی میں اور جانور کا اپنے تھن میں دودھ بھر لانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ماں پستان میں دُودھ اس لیے اتارتی ہے کہ بچہ پیے۔

قولِ فیصل:۔ عورت کے لیے بہت کم بولتے ہیں۔ حیوانات کے لیے زیادہ مستعمل ہے۔ جیسے: "گائے بھینس ہے تھنوں سے تھن سہلا رہا ہوں مگر کم بخت دودھ ہی نہیں اُتارتی"۔ اسی دُودھ اُتارنا کو پنجابی زبان میں پنہانا کہتے ہیں۔

دُودھ اُترنا :۔ پلاتے وقت دودھ چھاتیوں میں آ جانا، عورت کی چھاتیوں یا گائے بھینس وغیرہ کے تھنوں میں دُودھ آ جانا۔ اُردو لازم، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بعض عورتوں کے دودھ نہیں اترتا وہ اپنے بچے کو اوپر کا دُودھ پلاتی ہیں۔

دُودھ اُچھالنا :۔ دودھ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ایک ظرف سے دوسرے ظرف میں بار بار دھار باندھ کے گرانا۔ تاکہ استعمال کے قابل ہو جائے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جلتا جلتا دودھ نہ پیو۔ کسی دوسرے ظرف میں اچھال لو کہ گنگنا ہو جائے زیادہ گرم دودھ سے دست آ جاتا ہے۔

دُودھارا ۔ پُ ۔ (واو غیر ملفوظ) دوہری باڑھ کا خنجر یا نیچہ وغیرہ۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

جس خنجر سے ہر پُرزے جس پر کے کاٹ گئے
ہیں ابروؤں کے دونوں دودھارے دیکھیے — بحر

قولِ فیصل:۔ مؤنث کے لیے "دودھاری" مستعمل ہے جیسے:۔ دودھاری تلوار۔

دُودھارا ۔ پُ ۔ وہ جگہ جہاں سے دریا کی شاخیں دو ہو جائیں یا دو شاخیں ملیں۔ اُردو۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُودھارا ۔ پُ ۔ ایک قسم کا تھوہڑ جس کی دوہری شاخ ہوتی ہے، زقوم۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

دُودھاری تلوار :۔ دودھاری بروزن جواری، وہ تلوار جس میں دوہری باڑھ ہو۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ شجاعانِ عرب دودھاری تلوار یا دودھارے خنجر سے بھی جنگ کیا کرتے تھے۔

قولِ فیصل:۔ تلوار کے ہم معنی دوسرے الفاظ کے ساتھ بھی اس کا استعمال ہوا ہے۔ جیسے دُودھاری تیغ۔ تنہا دُودھاری بھی استعمال ہوا ہے۔

دُودھ اُگلنا :۔ دودھ پیتے بچے کا منہ سے دودھ ڈالنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

زندگی دُشمنِ کا تیرِ رُخ چلتا ہے
پہلے دودھ اُگلتا تھا خون اب اُگلتا ہے — ذرّہ دودلوی

یوں دہن غنچے سے قطرۂ شبنم گرے
دودھ اُگلنے لگے۔ جیسے کوئی شیر خوار — اوستا لکھنوی

دُودھ اور چھاچھ دونوں سفید ہوتے ہیں :۔ صرف ظاہری حالت کا اعتبار نہیں تمیز کرنے والا چاہیے۔ ظاہری حالت پر نہ جاؤ اصل کو دیکھو۔ اُردو مصرف، دہلی کی زبان۔

دُودھ بچھا کر :۔ دودھ کا رشتہ بچا کر۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) دودھ بچا کر شادی کرو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُودھ بخشنا :۔ دودھ پلانے کا حق معاف کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دیکھیے کے رکھتی ہوں جو آزردہ ہوئے شاد
تو دودھ نہ بخشوں گی نہ بخشوں گی میں واللہ — انیس

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت بھی رائج و فصیح ہے۔

حسرت ہی دیکھنے کی رہی تشنہ کام کو
اب دودھ بخش دیجیے اپنے غلام کو — عشق

دُودھ بخشوانا :۔ مرتے وقت ماں سے دودھ کا حق معاف کروانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دُودھ تو ماں سے بخشوا لیجیے
پھر وصیت تو آخری کیجیے — قلق

دُودھ بڑھانا :۔ (متعدی) بچے کا دُودھ چھڑانا، بچے کو دودھ پینے سے باز رکھنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

پھول اُن کی قبر پر بھی چڑھائے : ہائے ہم — عشق
چھینا جل نے دودھ بڑھانے والے ہم

قولِ فیصل :- باعتبار محل "دودھ بڑھایا جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

ہو گی جبکہ چوتھے برس میں لگا — میر حسن
بڑھایا گیا دودھ اس ماہ کا (سحرالبیان)

دُودھ بڑھائی :- ایک تقریب جس میں لڑکوں کو دودھ پینے سے باز رکھتے ہیں اور پھر نہیں پینے دیتے۔ دودھ چھڑانے کی تقریب۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع ہم سے سلوائے گا دودھ بڑھائی کا لباس — تعشق

قولِ فیصل :- کرنا ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

آب پیکاں سے ہوئی دودھ بڑھائی جس کی
تیر سے پیٹ کے سرہاں نکل آئی جس کی — انیس

دُودھ بڑھنا :- دودھ زیادہ ہونا۔ دودھ کا افراط ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بھینس پہلے تو ڈھیر سیر دودھ دیتی تھی اب تو سیر دینے لگی ہے ایک سیر دودھ بڑھ گیا۔

دُودھ بڑھنا :- دودھ چھوٹنا، دودھ سے باز رہنا، دودھ پیتے بچے کا دودھ سے باز رکھا جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- والدہ بتاتی ہیں کہ جس وقت دودھ بڑھا ہے تم دو سوا دو سال کے تھے۔

دُودھ بھات کھانا :- دودھ میں چاول اور شکر وغیرہ ڈال کے کھانا۔ اُردو مصدر، عام اور دیہاتیوں کی زبان۔

قولِ فیصل :- جب چھوٹے بچے کا منھ دھلاتے ہیں اور بچہ رونا شروع کر دیتا ہے تو اسے بہلانے کے لیے یہ جملہ بار بار کہتے ہیں۔ "بی بی کو کا کھائے دودھ بھات بیبا کھائے"۔

دُودھ بھائی :- ہوتی کی ایک رسم جس میں دولھا کو کھیر کھلاتے ہیں۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُودھ بھائی :- برادرِ رضاعی۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نوراللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اُردو میں "دودھ شریک بھائی" کہتے ہیں۔

دُودھ بھر آنا :- ممتا کے جوش میں عورت کی چھاتیوں میں دودھ اتر آنا۔ جو مادری محبت کے جوش میں آنے کی علامت ہے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- قدرت کا انتظام دیکھیے کہ ادھر بچہ پیدا ہوا ادھر ماں کی چھاتیوں میں دودھ بھر آیا۔

دُودھ بھری کٹوریاں :- دودھ بھری چھاتیاں۔ اُردو، عورتوں اور بچوں کی زبان۔

(فقرہ) اللہ اللہ لوریاں، دودھ بھری کٹوریاں، خدا آئے دودوں سے گھوڑا، باز رہوں گجوروں سے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دُودھ بہن :- وہ لڑکی جس کی ماں کا دودھ پیا ہو، رضاعی بہن۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نوراللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- اُردو میں "دودھ شریک بہن" کہتے ہیں۔

دُودھ پڑنا :- اناج میں رس پڑنا، بالی میں سفید عرق آنا، یہی سفید عرق سخت ہو کے دانہ بن جاتا ہے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- دھان میں بالیاں تو نکل آئی ہیں مگر دانوں میں ابھی دودھ نہیں پڑا ہے۔

دُودھ پڑنا :- چیچک کے دانوں میں پیپ پڑنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں چیچک کے دانوں کی پیپ کو سفید پانی کہتی ہیں۔

دُودھ پلانا :- بچے کو شیر دینا، شیر خوار بچے کے منھ میں چھاتی دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- میری نانی کو میں اتنا پیارا نہ تھا جتنی تم مجھے پیاری ہو اور کیوں نہ ہو تمھاری پرورش کو میں نے گودوں میں کھلایا ہے اور میری بہن نے اسے دودھ پلایا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ پلائی :- دایہ، بچے کو دودھ پلانے والی عورت۔ اُردو، مؤنث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُودھ پلائی :- نقدی جو دولھا کو دلہن کے گھر سے ساچق کے روز آتی ہے یا دولہن کے رشتہ دار اس نام سے دیتے ہیں۔ (نوراللغات، فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں اس نقدی کو "دودھ پینے کے روپے" کہتے ہیں۔

دُودھ پوت :- دھن دولت، آل اولاد۔ اُردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دُودھ پوت سے خوش :- آل اولاد اور دھن دولت والی۔ اُردو صفت، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- ماما جی، کہنا ابکا نام خدا چودھواں ہی سنا ہے اور امیر ہیں۔
مبارک قدم :- گھروں کی دودھ پوت سے خوش ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ پوت والی :- آل اولاد والی، دھن دولت والی، صاحبِ نصیب، بال بچوں والی، پیسے والی، نصیبہ ور عورت۔ (فرہنگِ آصفیہ، نوراللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

دُودھ پھاڑنا :- دودھ کے جزو کو جدا کرنا، کوئی دوا ڈال کے دودھ کا پانی علیحدہ کر دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دودھ پھاڑنا ہو تو لیمو کا عرق ڈال دو فوراً پھٹ جائے گا۔

دُودھ پھٹنا :۔ (لازم) دودھ سے باقی اور اس کی دُہنیت کا علیٰحدہ ہو جانا، دودھ کے اجزا کا پانی سے جُدا ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ تقریباً دس سیر دودھ جوش دیتے ہی پھٹ گیا۔

دُودھ پیتا :۔ ناتجربہ کار۔ اُردو، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ تانیث کے لیے 'دودھ پیتی' کہتے ہیں۔

جیسے :۔ بھلا کوئی بات بھی ہے کیا، وہ دودھ پیتی ہیں صاف کہہ جائیں گی کہ ہائیں ذرا کی قبر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ پیتا بچّہ :۔ چھوٹا بچّہ، گود کا بچّہ، طفلِ شیرخوار۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سُنتا جھلا کر بولی، کچھ دیوانی ہو گئی ہو۔ ماشاءاللہ تیس برس کا مرد ہے کیا دودھ پیتا بچّہ ہے۔ (کاسنی ادیب شاد)

قولِ فیصل :۔ اس کی تانیث 'دودھ پیتی بچّی' ہے۔

دُودھ پیتا بچّہ :۔ بھولا، ناتجربہ کار، اُردو محاورہ، جس کو اچھے بُرے کی تمیز نہ ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ایک دودھ پیتا بچّہ بھی جانتا ہے کہ ریل کی سواری سے زیادہ اور کسی سواری میں آرام نہیں ہے مگر اکثر حضرات جو وحشت کے ہاتھوں بِک گئے ہیں اس آرام سے محروم رہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ تانیث کے لیے 'دودھ پیتی بچّی' اور بچّی کی جگہ بھی کے ساتھ 'لڑکی' کہتے ہیں جیسے :۔ بھلا اتنا تو سوچو! کیا میں دودھ پیتی لڑکی ہوں؟ (رسیرِ کہسار)

دُودھ پیتے رُوپے :۔ کھرے کھرے رُوپے، نقد رُوپے، وہ رُوپے جو کچھ فائدے کے ساتھ ملیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ایسے محل پر جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ تمھاری اُجرت کام ہو جانے کے بعد فوراً ملا دوں گا، عموماً وہاں اس طرح بولتے ہیں "تمھارے روپے سمجھو دودھ پی رہے ہیں"۔

دُودھ پینا :۔ (شیر نوشیدن کا ترجمہ) شیر استعمال کرنا، شیر اور پینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ساقی حالت دکھ مجھے ساغر کشی سے تو
لے کیا ہے جو دودھ کو پیا کر اُبل جیسے — (برقِ شش)

زلفوں والا دودھ پر لوز کو دودھ پیا — (فقتی)

قولِ فیصل :۔ ایسے محل پر جہاں 'دودھ پینا' کا پہلو شامل نہیں ہو 'دودھ پینا' کی جگہ 'دودھ کھانا' یا 'دودھ استعمال کرنا' بول چال میں فصیح ہے۔ جہاں ذم کا پہلو نہ ہو وہاں 'دودھ پینا' ہی صحیح ہے۔

دُودھ پینے کی رقم :۔ وہ رقم جو دلہے کی تقریب کے موقع پر دلھن والوں کی طرف سے دولھا کو دی جاتی ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دودھ پینے کی رقم کم سے کم دس روپے ہونا چاہیے۔

قولِ فیصل :۔ لفظ 'رقم' کی جگہ 'روپے' زیادہ ہے۔

دُودھ توڑنا :۔ (ہندی) گرم دودھ کو اوپر نیچے کرنا۔ ہندی، دیہک۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُودھ جاتا رہنا :۔ دودھ خشک ہو جانا، ماں کا دودھ خشک ہو جانا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

لگ گئی کس کی نظر پتھر پڑیں کیا کہوں
دودھ ہی جاتا رہا چھاتی میں کنکر پڑ گیا — (جانی صاحب)

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر 'دودھ سوکھ جانا' یا 'خشک ہو جانا' کہتی ہیں۔

دُودھ جلنا :۔ دودھ خشک ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں گائے بھینسوں وغیرہ کے لیے تھن جلنا کہتے ہیں۔ دودھ جلنا کسی معنی میں نہیں بولتے۔

دُودھ چاول ساتھ کھانا :۔ دو مردوں میں بھائی چارہ قائم ہونا، دو عورتوں میں بہناپا ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دونوں میں بہناپا بھی ہے، دودھ چاول ساتھ کھاتے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ فرہنگ اثر نے اس رسم کو عورتوں سے مخصوص کر دیا ہے جبکہ عوام مردوں میں بھی ایسا ہوتا ہے۔

دُودھ چڑا جانا :۔ (لازم) دودھ چھپا لینا، جب گائے یا بھینس یا بکری دوہتے وقت تھنوں میں سے دودھ اوپر کو چڑھا جاتی ہے تو کہتے ہیں دودھ چڑا گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ گائے بھینس پالنے والے بولتے ہیں عام بول چال میں اس کا استعمال نہیں ہے۔

دُودھ چڑھانا :۔ گائے، بھینس اور بکری وغیرہ کا اپنے دودھ کو چڑھانا یعنی دودھ تھن میں نہ آنا، بھینس وغیرہ کا اینٹھ جانا۔ اُردو صرف، دودھ والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ میاں آج آپ کو تھوڑی دیر کے بعد دودھ ملے گا اس لیے کہ جس بھینس کا آپ دودھ لے جاتے ہیں وہ اینٹھ گئی ہے اور دودھ چڑھا لیا ہے۔

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم 'دودھ چڑھنا' بھی مستعمل ہے (دودھ چڑھنا، دودھ رُکنا) جیسے :۔ آج تیتے سے بھینس کو نہیں دوہا اس لیے دودھ چڑھ گیا۔ کوشش کر رہا ہوں شاید اُتر آئے گا کیونکہ بہت تھن سے ہلوئے ہیں۔

دُودھ چڑھانا :- کسی دیوتا پر بطور نذر دُودھ کی دھار گرانا۔ ہندی مصرف، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف :- ٹھاکر کی بیوی گوپی "بھوجی" کہتا ہوں آج میں کھیت راستے کے تالاب کی طرف سے جا رہا تھا اُدھر سے وہ آ رہی تھی میں نے دور ہی سے کہا "بھوجی سلام"۔ اُس نے "جیتے رہو" کہا میں نے پوچھا بھوجی! یہ لٹیا میں کیا ہے؟ بھوجی نے کہا دُودھ ہے منت رہا رہی ہوں دیوتا پر چڑھاؤں گی۔ میں نے مذاق کے طور پر کہا، بھوجی یہ تمہارا دودھ ہے کہ گائے کا۔ اتنا سننا تھا کہ وہ ڈنڈا لے کر میرے پیچھے۔ میں تالاب کی طرف بھاگ نکلا۔ وہ بڑبڑاتی ہوئی مندر میں چلی گئی۔

قولِ فیصل :- اس کا لازم "دُودھ چڑھنا" بھی اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

دُودھ چڑھنا :- دودھ کی کثرت سے پستان کا تن جانا، دودھ کا چھاتیوں میں کثرت سے جمع ہونا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- بچاری کا بچہ مر جانے کی وجہ سے چھاتیوں میں دودھ چڑھ گیا ہے جس سے بہت تکلیف ہے۔

قولِ فیصل :- بچے کے مر جانے یا دودھ چھڑا دینے کے بعد چھاتیاں دودھ جمع ہو جانے سے تن جاتی ہیں یہی دُودھ چڑھنا ہے۔

دُودھ چھٹانا :- (متعدی) دُودھ بڑھانا، بچے کو دودھ پینے سے باز رکھنا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :- تمہارا لڑکا جب سوا دو برس کا ہو جائے اس وقت دُودھ چھٹانا۔

قولِ فیصل :- زیادہ تر "دودھ چھڑانا" کہتی ہیں۔

دُودھ چھٹنا :- (لازم) دودھ بڑھنا۔ اُردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

ع جب دودھ چھٹا بات ہوئی گنگ تک آئی (دری کتاب)

دُودھ چھڑانا :- (متعدی) دودھ بڑھانا۔ بچے کو دودھ پینے سے باز رکھنا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- جب بچہ سوا دو سال کا ہو جائے تو اس کو دُودھ چھڑا دینا چاہیے۔

دُودھ خشک ہونا :- چھاتی کا دودھ سوکھ جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ان کا دودھ خشک ہو گیا ہے۔ بچہ کئی دن سے گائے کے دودھ پر ہے۔

دودھ دوہنا :- دودھ نکالنا، دودھ کی دھار نکالنا، گائے بھینس وغیرہ کے تھنوں سے دودھ حاصل کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دودھ ان کا دوہا، پیا، کھا لو!
گو برکے اپنیں نے پھوٹ پیکو (گلزارِ نسیم)

محلِ صرف :- امیر نے ایک گائے کو پچکار کر پاس بلایا اور دودھ دوہا اور پیتل کی لٹیا میں بھر کر بے ہوشی کا کر اندر کو دیا۔ (طلسم ہوش ربا)

دُودھ دیا مینگنیوں بھرا :- جب کوئی اچھی چیز دے اور اس میں کوئی عیب ہو تو یہ مثل بولتی ہیں۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- پوری مثل یوں ہے۔ "بکری نے دودھ دیا وہ بھی مینگنیوں بھرا"۔ صرف "دودھ دیا مینگنیوں بھرا" نہیں بولتے۔

دُودھ دیکھنا :- (متعدی) دودھ کی برائی بھلائی کی جانچ کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ڈاکٹروں کے پاس دودھ دیکھنے کے لیے ایک آلہ ہوتا ہے اسی سے دودھ کی اچھائی برائی معلوم کرتے ہیں۔

دودھ دینا :- (شیر دادن کا ترجمہ) گائے، بھینس، بکری وغیرہ کا برابر لگنا، دودھیل ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- ہماری گائے چار سیر دُودھ دیتی ہے، دو سیر صبح کو دو سیر شام کو۔

دُودھ دینا :- بچے کو دودھ پلانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بچے کو دودھ کیوں نہیں دیتی ہو، دو گھنٹے سے رو رہا ہے۔

دُودھ دینا :- دودھ فروخت کرنا، دودھ بیچنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- سوبھن اگر گورے چٹے ہیں، پر شرافت ہے تو یہ گھوسن جو روز دودھ دے جاتی ہے اس سے زیادہ شریف اس شہر میں تو شاید ہی کوئی اور ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ دینا :- (طنزاً) بیکار آدمی سے کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- عوام اس محل پر "انڈے دینا یا بینا" کہتے ہیں۔ جیسے "بیٹھے بیٹھے کیا انڈے دے رہے ہو جاؤ جلدی سے سودا سلف لے آؤ"۔

دُودھ ڈالنا :- بچے کا دودھ پی کر گرا دینا، بچے کا دُودھ اگلنا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :- ارے اس نے تو دودھ ڈال دیا لاؤ بھئی میں اسے دھو ڈالوں۔

دُودھ سا :- (کنایۃً) نہایت سفید، بہت اُجلا، دودھ کی طرح سفید۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- بالکل سفید دودھ سا پائجامہ کمبخت نے مٹی کے رکھ دیا۔

قول فیصل :۔ اس جگہ 'دودھ جلا لیا' یا 'دودھ کی طرح' زیادہ بولتے ہیں۔

دُودھ سُوکھ جانا :۔ دودھ خشک ہو جانا۔ چھاتی میں دودھ جل جانا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بچے کا خیال رکھنا کوئی ایسی چیز نہ کھانا کہ دودھ سوکھ جائے۔

دُودھ سے دُھویا پڑا ہے :۔ بہت صاف ہے نہایت شفاف ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'دودھ کا دھویا' کہتے ہیں۔

دُودھ شریک بھائی :۔ جس لڑکے یا لڑکی نے کسی عورت کا دودھ پیا ہو اس کے بچے اور یہ لڑکا یا لڑکی دودھ شریک بھائی یا بہن کہلاتے ہیں۔ اردو صفت۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بدیع الزماں نے کہا کہ اے عمر نامدار معلوم ہو کہ عمرو دودھ شریک بھائی حمزہ صاحبقران کا ہے اس وجہ سے بیٹے امیر حمزہ کے اس کو پیار کرتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

دُودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے :۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں کسی کو ضرر پہونچا ہو اور وہ ہر ایک سے خائف و ترساں ہے یعنی ایک بار کا نقصان اٹھانے والا ذرا ذرا سے محل پر ضرر سے ڈرتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ والے 'چھاچھ' کی جگہ 'مٹھا' بولتے ہیں۔ یعنی دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہے جیسے۔

آزاد۔ پانی پیجیے گا؟ حضرت اقدس! پانی منگواؤں؟

خوجی :۔ پیئیں تو۔ مگر دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک کے پیتا ہے، سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے جب اس ساوھو نے بے ایمانی کی تو اب کس کا اعتبار کروں۔ تم کسی ہندو کے ہاتھ پانی منگواؤ اور اپنے سامنے بھرواؤ تو پی لوں۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ کا دُودھ پانی کا پانی :۔ پورا پورا انصاف ٹھیک انصاف۔ انصاف کی طرح کا انصاف، ایسا انصاف جس میں بے انصافی کا شائبہ نہ ہو، جھوٹ سچ ظاہر ہو جانا۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

سب کو دعویٰ ہے محبت کا جو اٹھے تلوار
دودھ کا دودھ رہے پانی کا پانی ہو جائے
جلیل

محل صرف :۔ حضور تو خاکسار سے بد دماغ ہو گئے تھے کہ صاف صاف حال کیوں نہ بیان کیا۔ کچھ تو ہنسی آتی تھی اور کچھ رنج ہوتا تھا کہ میں صاف صاف حال کیا اپنا سر عرض کروں گا مگر خیر اب تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ (میر کہسار)

دُودھ کا دُھویا :۔ بہت صاف، نہایت شفاف، براق۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نواب بنّن صاحب مرحوم بہت صاف اور سفید کپڑے پہنتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا دودھ کے دھوئے۔

دُودھ کا دُھویا ہے :۔ پیسہ ڈوب نہیں سکتا اطمینان رکھو۔ اردو فقرہ، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارا پیسہ ڈوب نہیں سکتا۔ دودھ کا دھویا ہے گلے گلے پانی میں دیں گے تم اطمینان رکھو۔

دُودھ کا سا اُبال رہا، دُودھ کا اُبال :۔ وہ غصہ جو جلدی سے ٹھنڈا ہو جائے۔ وہ جوش جو بہت جلد ختم ہو جائے۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

مجال ہے کوئی طوفاں کو روک سکتا ہے
یہ جوش عشق ہے کچھ دودھ کا ابال نہیں
صبا

قول فیصل :۔ اب عورتیں اس محل پر زیادہ تر 'گرمی کا ابال' کہتی ہیں۔

دُودھ کا سا اُبال آیا چلا گیا :۔ غصہ جلدی ختم ہو گیا۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل :۔ بالکل مستعمل نہیں۔

دُودھ کھانا :۔ دودھ پینا۔ اردو مصدر۔ فصحا کی زبان۔

محل صرف :۔ بابا جی دو وقت موہن بھوگ اڑانے لگے صبح کو دودھ کھایا اور ڈنڑ پیلے شام کو انواع و اقسام کی نعمتیں چکھیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ جہاں 'دودھ پینا' کا مفہوم مشکوک نظر ہو جاتا ہے وہاں دودھ کھانا کہتے ہیں۔

دُودھ کی بُو منھ سے آتی ہے :۔ ابھی بچہ ہے، ناسمجھ اور نادان ہے۔

شعر
دودھ کی بو آتی ہے گویا دہان پر شیر سے
رشک
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ عام بول چال میں نشست الفاظ یہ ہے منھ سے دودھ کی بو آتی ہے۔ پیش کردہ مثال میں 'دہان' کا صرف ضرورت شعری کی وجہ سے ہوا ہے۔ اصل منھ ہے۔ مؤلف نور اللغات نے یہ نازک سا فرق واضح نہیں کیا۔

دُودھ کے دانت :۔ بچے کے وہ دانت جو شیر خوارگی کے زمانے میں نکلتے ہیں۔ اردو اسم، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیوں گھبرا گیا ہے تو لگ جانے دو دودھ کے دانت ہیں ابھی ٹوٹ کے دوسرے نکل آئیں گے۔

دُودھ کے دانت نہیں ٹوٹے ہیں :۔ ابھی تک کم عمر اور صغیر سن ہے، نادان بچہ ہے، نو عمر ہے ناتجربہ کار ہے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ابھی بچے ہو کچھ بھی آٹھ دن کی پیدائش ابھی تھا جو شیر منھ بھرائے تو دودھ کے دانت بھی نہ ٹوٹے ہوں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دُودھ کے دُھوئے :۔ بالکل اُجلے جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ جس میں کوئی میل نہ ہو۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مہاجن نے کہا صاحب سنیے! (۱) اس چوری (۲) ہیرا ان دغا بازی۔ جہرۂ شاہی تھے گن کے تین ہزار دیا گے دودھ کے دھوئے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ روپے پیسے ہی کے لیے کہتے ہیں۔

دُودھ دھکّے دے کے نکال دینا :۔ بہت بے عزتی سے نکال باہر کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح رائج۔

محلِ صرف :۔ کہا نے سے نہیں مانتا تو دو دھکے دے کے باہر نکال دو۔

دُودھ کی سی مکھی نکال کے پھینک دینا :۔ قرابت داری کے باوجود کسی شخص کو اپنے یہاں سے خارج کر دینا اور اس سے کوئی تعلق باقی نہ رکھنا۔ اُردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اور بھی مختلف تصرفات کے ساتھ بولتے ہیں مثلاً دودھ کی مکھی مجھ کے نکال کے پھینک دیا۔

ہے جو شیر و شکر بھی تو وائے ناکامی
مجھ کے دودھ کی مکھی دیا نکال کے پھینک
شاد لکھنوی

"دودھ کی ایسی مکھی جان کے نکال دینا" جیسے :۔
تمہارے دوطا بھائی نے رنڈی کی ہے۔ ہم کو دودھ کی ایسی مکھی جان کے نکال دیا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

اب لکھنؤ میں یہ مثل عام طور سے یوں بولی جاتی ہے : "دودھ کی مکھی کی طرح نکال کے پھینک دینا" جیسے :
"اس ستاری سے ہمیں کیا مطلب، کہیں تو انھوں نے دودھ کی مکھی کی طرح نکال کے پھینک دیا"

دُودھ کی طرح اُبھان آنا :۔ (کنایۃً) بہت جوش آنا غصے کا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔

دُودھ کی مکھی :۔ (۱) وہ مکھی جو دودھ میں گر پڑے اور اسے نکال کر پھینک دیا۔ (۲) (کنایۃً) وہ شخص جو دخیل ہونے کے بعد کسی صحبت سے خارج کر دیا جائے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُودھ کی مکھی کسی نے نہ چکھی :۔ نالائق آدمی کسی کو خوش نہیں آتا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُودھ گھٹ جانا :۔ دودھ خشک ہو جانا، دودھ کم ہو جانا، تھن یا عورت کی چھاتیوں کا دودھ معمول سے کم ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اصغر کو جدا دکھ ہو تعلق ماں کو جدا ہو
گرمی کے سبب دودھ جو گھٹ جائے تو کیا ہو
انیس

قولِ فیصل :۔ اب عام طور سے جانوروں کے لیے اس کا استعمال ہے جیسے، چارے کی کمی سے جو بھینس ۱۰ سیر دودھ دیتی تھی وہ پانچ سیر مشکل سے دیتی ہے دودھ گھٹ گیا۔

دُودھ مسہری :۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ اُردو صرف۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل :۔ اب یہ کپڑا ہی نہیں بنتا تو بولے گا کون!

دُودھ ملیدہ کھانا :۔ (کنایۃً) عمدہ اور نرم کھانا کھانا، نفیس اور مرغن غذا کھانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

شیخ کمھارے یہی دینی صفت کے لقمے کھاتا ہے
دودھ ملیدہ کھاتے ہیں یا مست قلندر کی کھچڑی
غلام رسول شوقی دہلوی

قولِ فیصل :۔ ملیدہ کی جگہ ملائی بھی ہے یعنی دودھ ملائی کھانا۔

دُودھ مُوت کرنا :۔ بچے کی پرورش اور خدمت کرنا، گوہ موت کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں گوہ موت کرنا کہتی ہیں۔

دُودھ میں مکھی کسی نے نہ چکھی :۔ نالائق کو کوئی نہیں پسند کرتا، ایسے آدمی کو ہر شخص ناپسند کرتا ہے۔ اُردو مثل، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

دُودھو :۔ (ہر دو وا معروف) دودھ پلانے والی عورت، انّا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دُودھ والی :۔ دودھ بیچنے کا پیشہ کرنے والی گوالن، لکھنوی، اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دودھ والی سے کہہ دو کل سے سیر بھر دودھ راتب میں بڑھا دینا۔

دُودھ والی :۔ وہ عورت جو بچے کو دودھ پلاتی ہو، زچہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ کمی کے ساتھ عورتیں بول دیتی ہیں۔

دُودھوں نہاؤ پوتوں پھلو :۔ دُعا، خدا آل اولاد اور دھن دولت سے خوش رکھے، مال و دولت کی زیادتی ہو۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اتنے میں کروٹ لے کے کہا، کیا زینب کی ماں ہیں، سلام ہوا، اس نے کہا جیتی رہو دودھوں نہاؤ پوتوں پھلو۔ اللہ سکھ دیکھنا نصیب کرے۔ راج کرو۔ (کاظمی از مشاہد)

قولِ فیصل :۔ عام بول چال میں یونہی رائج ہے مگر ضرورتِ شعری سے یہ مثل یوں بھی استعمال ہوئی ہے : "پوتوں پھلو دودھوں نہاؤ"

بیگمات نے جو کیا جھک کے سلام آنو کو
آغا مینا نے سنائی اسے یوں بے آواز

پوتوں پھلو تجھے اور دودھوں نہاؤ بیبیب
بیاہ ہو جُٹنے کے جھتّرے تری عمر دراز ۔ (انشؔ)

دُودِھیا ؑ دودھ کا ، پُر از شیر ۔ اُردو ، صفت ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ کھانے سے فراغت پائی تو گرما گرم دودھیا چائے آئی ۔
(سیر کہسار)

دُودِھیا ؑ سفید رنگ کا ۔ اُردو صفت ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ قبرستان کی دودھیا چاندنی کفن کا نقشہ پیش کر رہی تھی ۔

قولِ فیصل ۔ زیادہ تر ایسے پھل یا چیز کو کہتے ہیں جو اندر سے سفید نکلے جیسے ، دودھیا آم ، دودھیا خربوزہ دودھیا کتھا وغیرہ ۔

دُودِھیا ؑ کچا ، ہرا ۔ اُردو صفت فصیح ، رائج ۔
محلِ صرف ۔ دودھیا بھٹّے بڑے خوش ذائقہ ہوتے ہیں ۔

دُودِھیا ؑ ایک قسم کا پتھر ۔ اُردو قلیل الاستعمال
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے ۔

دُودِھیا ؑ علاقہ سوہن کی ایک قسم جس میں دودھ زیادہ ملا کے نرم اور ملائم کر لیتے ہیں ۔ اُردو مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ رات کو جب آتا تو ہمارے لیے پاؤ سیر دودھیا لیتے آتا ۔

دُودِھیا ؑ دودھ میں ملی ہوئی بھنگ ۔ اُردو ، مؤنث ، بھنگ پینے والوں کی اصطلاح ۔

محلِ صرف ۔ یہاں تو جب تک ملیدے کی گنگ نہ ہو ، رُخِ انور کی جھلک نہ ہو ۔۔۔۔ آنکھوں میں لالی ڈورے نہ ہوں ، دودھیا گھوڑے نہ چلیں ۔۔۔۔ اپنے حساب ہم جیسے کو جی چاہیے ۔
(فسانۂ آزاد)

دُودِھیا چائے ۔ زیادہ دودھ کی چائے اُردو ، مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

محلِ صرف ۔ کھانے سے فراغت پائی تو گرما گرم دودھیا چائے آئی اور نواب صاحب نے بہ صد حسین نوش فرمائی ۔
(سیر کہسار)

دُودِھیا کھاگرا ، ایک قسم کا کبوتر ۔ ہندی ، مذکر ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں 'دودھیا کھاگرا' کہتے ہیں ۔ جیسے ابھی ابھی کئی دودھیا کھاگرے ادھر سے اُڑتے ہوئے جا رہے تھے ۔

دُودَھیل ۔ (بروزن کُشیل) دودھار ۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں زیادہ دودھ دینے والی گائے بھینس کو "دودھیلی" کہتے ہیں ۔

دودھیلی گائے کی دو لاتیں بھلی ۔ جس سے فائدہ ہو اس کی سخت کلامی بھی بُری نہیں لگتی ۔ اُردو عورتوں کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ نسیمن کے مزاج میں غصّہ تو بہت ہے زبان کی بھی تیزی ہے مگر کام بڑی ایمانداری سے کرتی ہے اسی وجہ سے میں کچھ نہیں کہتی ۔ دودھیلی گائے کی دو لاتیں بھلی ۔

قولِ فیصل ۔ عورتیں "بھلی" کی جگہ "بھی جاتی ہیں" بھی بول دیتی ہیں ۔ صاحبِ خزینۃ الامثال نے "دودھیل گائے کی دو لاتیں بھی سہتے ہیں" لکھا ہے مگر اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے ۔ صاحب محاورات ہندوستان نے دودھیل گائے کی چار لاتیں بھی بھلی لکھا ہے وہ بھی مستعمل نہیں ۔

دُودھہنڈی ۔ ہانڈی جس میں دودھ دوہتے ہیں ، دودھ کی ہنڈی ۔ ہندی ، مؤنث (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں ایسی ہانڈی کو "دوہنی" کہتے ہیں اور دودھہنڈی مٹی کی اس ہانڈی کو کہتے ہیں جس میں اکثر دیہاتوں میں دودھ پکایا جاتا ہے ۔ دودھ کا پیشہ کرنے والوں کی اصطلاح ۔

دَور ؑ (بالفتح) گردش کرنا ، گرداگرد پھرنا ، کسی چیز کے چاروں جانب گردش کرنا ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

دیتا ہے دَور پر جانے کے زیست نشاط
ہوتی کے پاس جام وہ ابھی ہے کہ نہیں ۔ (ذوقؔ)

دَور ؑ گردش ، چکّر ۔ عربی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

دورِ قمر پہ گردشِ گردوں کا وقت ہے
فوجِ امیر شاہ پہ شکنوں کا وقت ہے ۔ (انیسؔ)

دَور ؑ کسی چیز کا دورہ کرتے کرتے اپنی ہی ذات پر ٹھہرنا اس طرح کہ تسلسل ہو جائے ۔ عربی ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔ حقّے کا ایک دور اور چل جائے تو مزہ آ جائے ۔

دَور ؑ حاشیہ ، کنارہ ، حلقہ ، گروہ ، گھیرا ، جیسے شال کا دَور ۔ (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

دَور ؑ باری ، نوبت ۔ اُردو ، مؤنث ، جیسے سبق قرآن شریف کی دَور ۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ یہ دہلی کی زبان ہے ۔

دَور ؑ گرداگرد ، اردگرد ، چاروں طرف ۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے ۔

دَور ؑ عہد ، حکومت کا زمانہ ۔ اُردو ، مذکر فصیح ، رائج ۔

شگفتہ دل تو نظر آتے ہیں اس کے دَور میں
ہم سے تنگ خلاف گردشِ ایام کا (امیرؔ)

دُوران ۔ زمانہ، وقت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
ہمیں وہ فتنۂ دوراں کہ گنبد کو زیر کریں
گال دہ صبح درخشاں کہ ملک چار کریں — اکبر الہ آبادی
قولِ فیصل۔ عربی بروزنِ خفقان تھا۔ فارسیوں نے بروزنِ ادزان کر لیا۔

دُوران ۔ مونث۔ گردش، چکر، دورہ، انقلاب۔ فارسی۔ (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)
قولِ فیصل۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُورانِ تحقیقات ۔ تحقیقات کے درمیان۔ فارسی ترکیب، اصطلاحِ قانون۔ (اردو قانونی لغت)

دُورانِ خون ۔ خون کی گردش، خون کی رفتار۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ دوڑنے سے دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے۔

دُور اندیش ۔ دور بین، انجام پر نظر رکھنے والا، عقل مند، عاقبت اندیش۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ اگر کوئی اور موقع ہوتا تو حسن آرا اس کو کھاتی اور سپہر آرا بگڑ جاتی کہ تمام بارہ ہمارے منہ پر چڑھتی ہے۔ مگر دونوں دور اندیش اور دانا تھیں دم بخود ہو گئیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُور اندیشی ۔ عقل مندی، عاقبت بینی، انجام پر نظر رکھنے کی صورتِ حال۔ فارسی، مونث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ سخن سازانِ معانی دل فریب ..... بہ نظرِ دور اندیشی جادۂ خطرناک کی طرف سرِ پیچ کریں قدم اٹھاتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

دُورانِ سر ۔ سر گھومنا، سر کا چکر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
بے دماغ ایسا ہوں بزمِ مے میں بھی خرم نہیں
دورِ ساغر ساقیا دورانِ سر سے کم نہیں — وزیر
قولِ فیصل۔ اسے صرف "دوران" بھی کہتے ہیں۔

جیسے: "اس وقت ہم سے نہ چلا جائے گا کچھ دوران کی سی کیفیت ہے"

دُورانِ گفتگو میں ۔ بات کرنے کے درمیان میں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ موصوف کا کلام ختم نہیں ہوتے دورانِ گفتگو میں تھا ابھی ذکر گئی۔

دُورانِ مقدمہ ۔ مقدمہ دائر ہونے کی حالت میں۔ فارسی ترکیب، اصطلاحِ قانون۔ (اردو قانونی لغت)

دُورانی کیفیت ۔ دورانِ سر کی شکایت۔ فارسی و لی الفاظ، مونث، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ ڈاکٹر صاحب سے کہنا آج صبح سے دورانی کیفیت ہو گئی ہے۔

دُوراؤ ۔ دو رُوئی، نفاق، فرق۔ اردو، عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) اگر ایک ہی جگہ ہو تو پھر کیوں جی میں دوراؤ رکھتے ہو۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دُورِ ایّام ۔ دنوں کا پھیر، زمانے کی گردش، قسمت کا الٹ پھیر۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔
اپنی غفلت کو تو دیتے نہیں کوئی الزام
ہے زبانوں پہ مگر شکوۂ دورِ ایّام — منشی کی ضرورت (تحفۂ القوم)

دُوراہا ۔ (واؤ غیر ملفوظ) وہ راستہ جو دو طرف کو گیا ہو یا جہاں دو راستے ملے ہوں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
سحر کو اک دوراہے پر پہنچ آیا
وہاں پر مرزباں نے وقت پایا — (الف لیلہ منظوم)
قولِ فیصل۔ بطور تشبیہ و استعارہ زیادہ بولتے ہیں۔
اے خضرِ راہ راست ہدایت کا وقت ہے
درپیش ہے دوراہا عذاب و ثواب کا — ہجر

کوئی مرہم کو گیا کوئی نمک کو اے ہجر
ہجر شکستہ میں اس دور ہے میں بلبلا — ہجر

دُورِ آخر ۔ (بااضافت) آخری زمانہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب ساری دنیا قحط سے بھوکوں مرے گی وہ دورِ آخر ہو گا اور اسی میں دجّال خروج کرے گا۔

دُور آنا ۔ باری آنا، گردش کرتے ہوئے جام کا باری باری سے ہر ایک حاضرِ بزم تک پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں — غالب

دُور آنا ۔ زمانہ آنا، عہد آنا، وقت آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف۔ ہمارا دور آئے گا تو ہم بتا دیں گے کہ دفتر کا انتظام کس طور سے کرنا چاہیے۔

دُور باش ۔ دور رہ، الگ رہ۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔
جب یہ صورت تھی تو ممکن تھا کہ کس کی جا ہی دستِ ہمیشہ بڑھاتی اور یہ کہتا دور باش (داستانِ...)

دُور باش ۔ ایک دو شاخہ نیزہ جو بادشاہوں کی سواری کے آگے لے کر چلتے تھے جس کو لوگ دیکھ کر راستہ خالی کر دیتے تھے۔ فارسی، مونث، متروک۔
جیسے ہوتے دور باشِ ادب کی
طوبیٰ بہ ہیبت دو عرش و کرسی — محسن کاکوروی

دُور باش پکارنا ۔ بادشاہوں کی سواری کے آگے چوبدار کا راستہ خالی کرنے کے لیے دور باش کی صدا دینا۔ اردو مصرف، متروک۔
محلِ صرف۔ ... اور نقارے بجے، ... دل

اور چوبدار دور باش پکارتے تھے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "دور باش کی صدا دینا" بھی کہتے تھے جیسے: بادشاہی لشکر ادب و نقارت دور باش کی صدا دینے لگے۔ (طلسم ہوش رُبا)

دُور باندھنا۔ حلقہ باندھنا، چکر باندھنا، مسلسل چکر لگانا۔ اُردو صرف، متروک۔

میرے سر میں رہا دور خمار اے ساقی
دور باندھا ترے ساغر نے کہ گنڈا باندھا — جُرأت

دُور بھاگنا۔ نفرت کرنا، جی چرانا، الگ الگ رہنا، وحشت کرنا۔ اُردو صرف، صحیح، رائج۔

اے رشکؔ دور بھاگے آئینہ رُویوں سے
خاک ان کو پاس خاطر اہلِ وفا نہیں — رشکؔ

دُوربِیں (واو معروف و یائے معروف) ایک مشہور آلہ جس سے فاصلے کی چیز دیکھتے ہیں۔ فارسی مؤنث، فصیح، رائج۔

ہر طرح محروم نظارے سے رہ جاتے ہیں ہم
بام پر آتے ہیں وہ تو دور بیں ملتی نہیں — اسیرؔ

قولِ فیصل:۔ مجازی معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

جلوۂ تاریخ اپنی دوربیں،
لا کے ہم کو ئے کہ دیکھیں ہم نشیں
اپنے آثارِ قدیمہ تھوڑی دیر — صفی لکھنوی
اور اس دریائے بے پایاں کا پھیر — (صحیفۂ القوم)

اُردو میں اس کی جمع 'دور بینیں' (یائے دوم مجہول) اور 'دور بینوں' رائج ہے۔

ڈھونڈنے والے انھیں پاتے ہیں
دور بینوں سے نظر آتے ہیں — مرزا رسوا

دُوربِیں ۔ دور اندیش، فاصلے کی چیز دیکھنے والا، دور تک دیکھنے والا۔ فارسی، صفت فصیح، رائج۔

بڑی عاقل ہے بہت دور بیں ہے
کہ فکر اپنی روزی کا تیرے تئیں ہے — اسمٰعیل میرٹھی

محلِ صرف:۔ آلات اور عقل دور بیں کے ذریعے سے یہ کون مشکل بات ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ نگاہ کی صفت میں زیادہ مستعمل ہے۔ (ریمبی، نگاہ دور بیں)

دُور پار (دُ) (کلمۂ نفرت) نوج، نصیب دشمناں خدا نہ کرے ایسا ہو۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

ع یوں نہ در گور دور پار ہُوا — شوقؔ

دُور پہنچنا لازم۔ دور نکل جانا، دور چلا جانا، فاصلے پر پہنچ جانا۔ اُردو صرف، صحیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم تو بہت دور پہنچ گئے وہ راستہ تو پیچھے رہ گیا ہے۔ اس سے پہلے جو راستہ ہے وہ ان کی کوٹھی کی طرف کو جاتا ہے۔

دُور پہنچنا لازم۔ درجۂ کمال کو پہنچنا، بلند پروازی کرنا، بلند درجے پر پہنچنا۔ اُردو صرف، متروک۔

نزدیک خدا حضور پہنچے
اللہ اللہ دور پہنچے — محسن کاکوروی

دُور پہنچنا لازم۔ بزرگوں کی گالی دینا، بڑوں تک پہنچنا، باپ دادا تک پہنچنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دُور پہنچنا لازم۔ شہرت ہونا، مشہور ہونا، نامور ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع دور پہنچے گی میری رُسوائی — شوقؔ

دُور پہنچنا لازم۔ دور اندیشی کرنا، دور کی سوچنا، دور اندیشی سے کام لینا، دور کی کوڑی لانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ آپ نے صرف اس خیال سے کہ کل یہ مقدمہ چل جائے گا مخالف پارٹی سے گٹھ جوڑ کر لی۔ واللہ آپ بہت دور پہنچے۔

دُور پھینکنا۔ فاصلے پر پہنچا دینا، بالکل الگ کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع پھینکا ہے دور تیر کو کھینچے سے یار نے — ناسخؔ

دُور تک۔ کئی پشتوں تک۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

دور تک اس کا اثر ہوتا ہے
نسل اجداد اور پسر ہوتا ہے — مرزا رسوا

دُور تک پہنچنا لازم۔ (لازم، کنایۃً) بڑوں تک جانا، بڑوں کو گالی دینا، کسی کے باپ دادا کو بُرا کہنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ذرا زبان سنبھال کے بات چیت کیجیے اب آپ بہت دور تک پہنچ رہے ہیں۔

دُور تک پہنچنا لازم۔ فاصلے تک چلا جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مطلع ابر آلود تھا لیکن میں نے کچھ خیال نہ کیا اور سواری کی تلاش میں بہت دور تک پہنچ گیا کہ یکایک دھواں دھار بارش ہونے لگی۔

دُور جانا۔ لمبی مسافت طے کر کے جانا، کسی دور کے مقام پر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اے دوستو یہ دور ہے سختی کہیں نہ جھیلو
جانا ہے دور تم کو زادِ سفر تو لے لو — صفی لکھنوی
پچھتاؤ گے نہیں پھر مخدوش راستہ ہے — (صحیفۂ القوم)

دُور چلنا لازم۔ (اصلی یا مجازی) حاضرینِ بزم کا ایک ساتھ شراب پینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چشمِ مستانہ کی گردش کا تصور ہے اجل
(اصلی) غفلتِ انجام ہے جب دور چلے ساغر کا — آتشؔ

ساقیا کام تو دوروں کا بہر طور چلے — صفی لکھنوی
(مجازی) اب دریا کی بر سبزہ کہیں دور چلے — (صحیفۂ القوم)

قولِ فیصل:۔ کثرت ظاہر کرنے کے لیے "دور پر دور چلنا" کہتے ہیں۔

رہنا، الگ الگ رہنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

نزدیک آپ کے کوئی کیا بولا ہوں میں
رہتے ہیں مجھ سے کج جو دور دور آپ — جانِ صاحب

دُور دُور رہنا۔ رسم و رواج برقرار رہنا، حکومت رہنا، دستور رہنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

دُور دُور جگ سے گزرے آشام رہے — منی لکھنوی
جب تک آوازۂ کوثر ہے ترا نام رہے (صحیفۃ القوم)

دُور دُور کرنا۔ متنفر ہو جانا، کسی کو اپنے قریب نہ آنے دینا۔ اُردو صفت، عورتوں کی زبان۔

پیسہ تھا پاس بیٹھتے تھے ہر آن آشنا
اب دور دور کرتے ہیں اے جانِ آشنا — جانِ صاحب

دُور دَورہ۔ عمل دخل، رواج، حکومت۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ زیادہ تر ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہم
ہم نہ ہوں گے پر رہے گا نام
دور دورہ اسی کا دائم — مرزا دا سوا
بصیغۂ جمع دور دورے ہونا بھی مستعمل و فصیح ہے۔

دل پھرے پھر گردشِ ایام کے
آج کل ہیں دور دورے جام کے — شاہجہانپوری دل

دُور دُور ہونا۔ بڑی بارگاہ ہونا، تباہی یا دور ہونا۔ اُردو صفت، قلیل الاستعمال۔

یہ کس نے چشم سیہ دور دور
نگہ کی مونڈ لیتے جاتے ہیں ہم — اسیر

فصلِ گل ہے شیشہ و پیمانہ کا ہے دور دور
خانقاہیں چند ہیں سے خانہ کا در باز ہے — آتش

قولِ فیصل۔ کسی چیز کے عام رواج ہونے، الگ ہونے وقعت بچنے کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

کسی فقیر کے گھر کا تو پوچھتا ہے کون
کہ دور دور زمانے میں ہے وسالوں کا — بحر

اس جگہ دور دورہ ہونا فصیح ہے۔

دُور رکھنا۔ کوئی خیال دل سے نکال دینا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

بدگمانی یہ مجھ سے رکھیے دور
منظور کیجیے جو ہوا ہو قصور — قریب عشق

دُور رَسا۔ تیرہ، نا ہوا تمباکو، دو قسم کا بنا ہوا تمباکو۔ اُردو صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہم سے آپ کا حقہ نہیں پیا جائے گا۔ آپ کڑوا دور رسا پیتے ہیں اور ہم میٹھے دور رسا کے عادی ہیں۔

قولِ فیصل۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں، کڑوا دور رسا، میٹھا دور رسا۔

دُورَستہ۔ دو رویہ، راستے کے دونوں طرف۔ اُردو، متروک۔

دیکھا تو تمام دشت گلزار
داہیں بائیں دو رستہ بازار — (گلزارِ نسیم)

دُور سَرَک۔ دور ہو، ہٹ کر رہ، یہاں سے نظروں کے سامنے سے ٹل جا۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔

او بوا او کترا او بو سرک دور سرک
دور ہو دور سرک دور سرک دور سرک — (انشا، درصنعت مہملہ)

دُور سے آنا۔ بڑی مسافت طے کر کے کسی مقام پر آنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

باتیں کرتا ہوا اپنے دل دلبر سے آج — منی لکھنوی
ساقی نے کہا آتا ہوں بڑی دور سے آج (صحیفۃ القوم)

دُور سے بات چیت کرو۔ قریب نہ آؤ، دور رہو۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

اخلاص ہے پیار رہنے دیجیے
بس دور سے بات چیت کیجیے — عاشق

دُور سے بات کرنا۔ قریب نہ آنا، دور رہنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

کب زبان آوری منظور ہے کی
بات بھی کی تو ہمیں نے دور سے کی — شوق لکھنوی

دُور سے ترسانا۔ کسی کو دور سے کوئی چیز دکھلا کے للچانا اور وہ چیز نہ دینا۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔

پیوں پلاؤں اب تجھے دور سے میں ترساؤں
یہ روزِ عید ہے زاہد یہ ماہِ صیام نہیں — ناسخ

دُور سے تماشا دیکھنا۔ الگ رہ کر سیر دیکھنا، پاس نہ جانا، الگ سے تفریح لینا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

جب کہا میں نے کہ مجھ سے غیر سے ہوگا فساد
بولے وہ ہم بھی تماشا دیکھ لیں گے دور سے — صبا

دُور سے دیکھ کر بھاگنا۔ نہایت خائف ہونا، بہت خوف کھانا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

شبہ ہو جاتا ہے تیری زلف کا شاید انہیں
بھاگتے ہیں سانپ کو سب دیکھ کر جو دور سے — ناسخ

دُور سے سلام کرنا۔ بیزاری ظاہر کرنا، علیحدگی اختیار کرنا۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

جس میں تقسیم کیے جاتے ہیں چھپائی کے جام
ایسے مے خانے کو میں دور سے کرتا ہوں سلام — انور رائے بریلوی

قولِ فیصل۔ دور دینے کے محل پر دور ہی سے سلام کرنا کہتے ہیں۔ بصیغۂ متعدی دور سے سلام ہونا بھی مستعمل ہے۔

جلیل اس انجمن کو دور ہی سے ہے سلام اپنا
جہاں جا بیٹھیں اغیار ہی اغیار بیٹھے ہیں — جلیل

دُور سے شیطان نے اُنگلی دکھائی۔ جب کوئی قاعدے سے بات کرتے کرتے بے قاعدہ بات کرنے لگتا ہے تو کہتے ہیں۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میاں آزاد مجھ گئے کہ حضرت خواجہ

بریع صاحب کو دُور سے شیطان نے اُنگلی دکھائی وحشت سر پر سوار ہوئی ترولی یاد آئی۔ (فسانۂ آزاد)

دُور سے لینا: قریب آنے سے پیشتر کسی کو لعنت ملامت کرنا، پاس آنے سے پہلے کسی کو بُرا بھلا کہنا۔ اُردو مصرف، دہلی کی زبان۔

آہٹ بھی نہیں سُنی کہ مجھے دُور سے لیا
بیلی پھڑک اٹھی تھی مگر پاسبان کی — داغ

کون جاتا ہے اس گلی میں مجھے
دُور سے پاسبان لیتے ہیں — داغ

دُور شروع ہونا: پہیے چلانے یا اور کسی کام کا سلسلہ شروع ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اسی مشاعرے سے آپ کے ساغرِ شہرت کا دُور شروع ہوا۔ (مقدر، گلفشاں القوم)

دُور کا بہ گھوڑا: اونچا گھوڑا جس پر بیٹھنے کے لیے دُور کا بیں ہوتی ہیں تاکہ آسانی سے بیٹھا جا سکے۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: میاں آزاد نے کہا۔ حضرت قصور ہوا معاف فرمایئے واقع میں یہ تو دور کا بہ پورا گھوڑا اور یا کی نسل سے ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: لمبی گھوڑی کو دور کابی گھوڑی کہتے ہیں مگر یہ قلیل الاستعمال ہے۔ جیسے: اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک گاڑی سامنے سے آ رہی ہے۔ بڑی بیش بہا نفیس ریکٹ دور کابی گھوڑیاں جتی ہوئی ہیں دونوں برق۔ (فسانۂ آزاد)

دُور کا رشتہ: رشتۂ بعید، قرابتِ بعیدہ، دُور کی رشتہ داری۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: رشتہ کی جگہ ناتا بھی ہے جو غیر فصیح ہے

ہٹ جائیں جن کا دُور کا ناتا ہے ماجو
دولہا دُلہن کے لینے کو آتا ہے ماجو — انیس

دُور کا مضمون: مضمونِ عالی، وہ مضمون بلند جو کسی اور کے دماغ میں نہ آیا ہو۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: سوجھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

کرتا ہوں رنج دُوریِ جاناں میں فکرِ شعر
مضمون کس طرح مجھے سوجھے نہ دُور کا — ناسخ

دُور کرنا: (متعدی) دو شخصوں کا بیٹھ کر باری باری سے ایک دوسرے کو قرآن سنانا، قرآن کا آموختہ پڑھنا۔ (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل: حضرات اہلِ سُنت کی اصطلاح ہے۔

دُور کرنا: الگ کرنا، دفع کرنا، الگ کرنا، کاٹنا، جُدا کرنا، خارج کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

جا رنی صاف کہے لے وہ یہیں رہ جاؤ
جانے دو دور کرو دل کا غبار آج کی رات — امیر

دُور کرنا: درگزر کرنا، اڑانا، معاف کرنا، چشم پوشی کرنا، ترک کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

جو شکوۂ دلِ نالاں حضور کرتے ہیں
ہم اس فساد کو پہلے سے دور کرتے ہیں — رشک

دُور کرنا: غائب کرنا، پوشیدہ کرنا، آنکھوں سے علیحدہ کرنا، نظروں سے دور کرنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: میں اس مردود کی صورت نہیں دیکھنا چاہتا۔ دور کر دو اسے میری نگاہوں کے سامنے سے ورنہ ٹھیک نہ ہوگا۔

دُور کرنا: ملازمت سے برخاست کر دینا، نوکری سے علیحدہ کر دینا۔ اُردو مصرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُور کرنا: رد کرنا، کاٹنا، منہا کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُور کرنا: بیچنا، فروخت کرنا، پاس نہ رکھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُور کرو: دفع کرو، ملاحظہ کرو، چشم پوشی کرو۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

پہچانتے نہیں تمہیں بھائی یا بی ستم
جانے دو، آؤ، دور کرو، دھیان ہے کدھر! — امیر

قولِ فیصل: زیادہ تر عورتوں کی زبان پر ہے۔

دُور کھنچنا: کشیدہ رہنا، الگ رہنا، نخوت اور غرور کرنا، کھنچا کھنچا رہنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

کھنچا رہتا تھا بہت دُور جو خنجر کی طرح
کیا تماشا ہے قریبِ رگِ گردن نکلا — حکیم آبادی

جو دُور کھنچتے تھے پوچھے تو جذبِ دل اُن سے
پکو کھینچ کے قریبِ رگِ گلو آئے — جلال

دُور کھینچنا: (متعدی) نخوت کرنا، غرور کرنا، تمکنت سے پیش آنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

دُور اتنا آپ کو مجھ سے نہ اے خونخوار کھینچ
ایک دن اس سے تو میرے قتل کو تلوار کھینچ — ناسخ

دُور کی افواہ: وہ مشکوک خبر جو بہت دور سے سنی گئی ہو۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

چھوڑ کر عشقِ صنم زاہد نہ ہو مفتونِ حُور
کب یقیں لاتا ہے دانا دُور کی افواہ کا — آتش

دُور کی بات: نکتہ، باریکی، چھپی ہوئی بات جو کسی اور کے ذہن میں نہ آئی ہو۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دُور کی بات ہے ایسے کو نہ کہیے نزدیک
آشکارا جو رہے پاس نہاں دور رہے — رشک

قولِ فیصل: سوجھنا کے ساتھ اس کا صرف زیادہ

یکایک ہی کو سوجھی دُور کی بات
کہیں ظلمات سے تاریک تھی رات — (الف لیلیٰ نو منظوم)

دُور کے ڈھول ۔ کنایۃً اور دل خوش کن تعریف ۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ایسے کبھی نہ ہوں گے زمانے بھی نور کے
شوروں کے شور ڈھول ہیں جیسے ہیں دُور کے — برقؔ

دُور کے ڈھول سُہانے ۔ کنایۃً تعریف دل خوش کن ہوتی ہے ۔ اس مثل کو ایسے موقع پر بولتے ہیں جہاں غائب کی ایسی تعریف کی جائے جو فی نفسہ اس تعریف کے قابل نہ ہو اس کی دو صورتیں ہیں یا یہ کہ تعریف سننے والا واقف ہو اور تعریف کرنے والے سے مخاطب ہو کے طنز سے یہ مثل کہہ دے یا یہ کہ واقف نہ ہو اور سننے کے بعد یہ مثل بولے ۔ اُردو مثل، فصیح، رائج۔

حیرت زدوں کے فسانے ہیں
دُور کے ڈھول کا سہانے ہیں — شادؔ لکھنوی

قول فیصل ۔ اس جگہ "دُور کی ڈھول سہاونی" بھی کہتے تھے ۔ فارسی میں "آواز دُہل از دُور خوش آیند" ہے ۔ سوداؔ نے اس کو اس طرح نظم کیا ہے ۔

سوداؔ کبھی نہ اینو واعظ کی گفتگو
آوازۂ دہل ہے خوش آیند دُور کا — سوداؔ

دُور کی سُنانا ۔ (کنایۃً) باپ دادا تک جا کے بڑوں کو گالیاں سُنانا، پیٹنا، بھکانا۔

(فقرہ) ایسا نہ ہو پھر میں بھی دُور کی سناؤں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے ۔

دُور کی سُوجھنا ۔ باریک بات خیال میں آنا ۔ دُور بینی اور دُور اندیشی ہونا، نیا نکتہ سمجھ میں آنا ۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

پہ آتا ہے جی میں کہ کوثر پہ چلیے
خرابات میں دُور کی سوجھتی ہے — اسیرؔ

قول فیصل ۔ نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے ۔ جیسے "ایسے ہی مجھوٹے نوشادریاں نے تو لکھنؤ کو تباہ کر دیا ۔ پچھوا ہوا چلی تو ٹھنڈا پانی پیتے ۔ اب دن بھر شوربے کا جلا پانی کھاتے ہیں چٹخارا ۔ اور خدا نے زیادہ (زحمت) کھانے کو دی ۔ پھر انھیں دُور کی نہ سوجھے تو کیسے سوجھے" (فسانۂ آزاد)

دُور کی صاحب سلامت ۔ الگ الگ رہنا، زیادہ ربط ضبط نہ بڑھانے کی صورت حال ۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ناز سے کہنا وہ وہی حال پر
دُور کی صاحب سلامت ہے بہت — راسخؔ عظیم آبادی

دُور کی کوڑی لانا ۔ بڑا کام کرنا، بڑا تیر مارنا، قابل فخر کام کرنا ۔ عموماً بولتے ہیں جب کوئی بچے وغیرہ بندروں کو کھیلایا کوڑی لا لا سدھایا جاتا ہے اور یہ کام اس کی بساط سے باہر ہوتا ہے لہٰذا یہ محاورہ اس سے لیا گیا ہے ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ "کوڑی" کی جگہ "کوری" کہتے ہیں ۔ یعنی دُور کی کوری لانا ۔

دُور کی کوڑی لانا ۔ باریک بینی سے کام لینا، دُور کی بات سوچنا، باریک بات کرنا ۔ اُردو مصرف، عوام اور عورتوں کی زبان ۔

دُور کی لاتا ہے کوڑی مدد یہ میرا بیٹا
چھٹیاں اس تم پہ کہے گی آئی آج شیطان روز — جان صاحب

مجلس سرور ۔ وہ بھئی واہ ۔ واللہ دُور کی کوڑی لائے اور اپنے اپنوں کو سب ہی پہچان لیتے ہیں ۔ (فسانۂ آزاد)

دُور کی کہنا ۔ عقل مندی کی بات کہنا، حد سے زیادہ بڑھ کر کہنا، معمولی سمجھ سے باہر بات کرنا ۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال

دُور کیوں جاؤ (یا) دُور کیوں جاتے ہو ۔ سامنے کی بات ہے، قریب کی مثال ہے ۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں سامنے کی مثال کہنا مقصود ہو ۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دُور کیوں جاؤ زمیں کیا کم ہے
بخدا ہر ذرہ نیا عالم ہے — مرزا رسواؔ

قول فیصل ۔ یوں بھی استعمال کیا ہے ۔

دل جو کر لیلیٰ و مجنوں سے بہلاتے ہیں لوگ
سامنے ہیں سامنے تم دُور کیوں جاتے ہیں لوگ — شوقؔ قدوائی

صدر میں "دُور کیوں جاؤ" یا "دُور کیوں جاتے ہو" کی جگہ "دُور نہ جاؤ" بھی کہتی ہیں جو نسبتاً کمی کے ساتھ رائج ہے ۔

جیسے "غیبر پرستی کا تعجب ۔ دیکھنا ہے تو دُور نہ جاؤ محلے ہی میں دیکھ لو ۔ فقیر کی لڑکی جو گرلس اسکول میں پڑھتی تھی ایک ہفتہ ہوا کسی کے ساتھ نکل گئی ۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔"

دُور کی ہانکنا ۔ (نون اول مفتوح) یعنی بگھارنا، قابلیت سے بڑھ کے دعویٰ کرنا ۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

بعید بندہ نوازی سے قرب یار نہیں
پڑا اتنی دُور کی ہانکو بچھا کے پاس مجھے — رشکؔ

دُورگا (ہ) ۔ وہ آدمی جس کے ماں باپ دو قوم کے ہوں ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ ایسے شخص کو "دوغلا" کہتے ہیں ۔

دُورگا (ہ) ۔ لکھنؤ میں دوغلے مرغ کو بھی کہتے ہیں ۔ (نور اللغات)

تو نصیبی ہے، اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَورِ گردُوں۔ آسمان کی گردش۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

بخت تیرے داغ دل سے مجھے ہے بزم میں مشتاق دار
دورِ گردوں ہے ترے حق میں گردش ساز ہو — شیخ مہاجب شاہی لکھنوی

دَور گزرنا۔ زمانہ گزرنا، وقت گزرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

مستی لاالہ اب کہاں، اس کا پیالہ اب کہاں؟
دورِ طرب گزر گیا، آمد یار ہو چکی — اکبر الہ آبادی

دَور گئے کی آس کیا۔ دور اُفتادہ شخص کا کیا آسرا۔ اُردو مقولہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہیں جو کچھ انتظام روپیوں کا کرنا ہو کر دو، خدا معلوم تمہارے بھائی بمبئی سے روپیہ بھیجیں کہ نہ بھیجیں۔ دور گئے کی آس کیا۔

دَور میں آنا۔ گردش میں آنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مرا کی دور میں آئی جام چلنے لگے۔

دَور میں بٹھانا۔ صف میں بٹھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

بٹھا گردش بخت فرخندہ خو
بٹھا دور میں مجھ کو بزدوں کے تو — (طلسم ہوش رُبا)

دُورنگا۔ (دورنگا، بروزن فعلن) دو رنگ کا، یک رنگ کے خلاف، دو رنگوں کا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کمرے کے دروازوں پر دو رنگے پردے ڈالو، سفید و سرخ یا سبز و سرخ۔ بہت اچھے معلوم ہوں گے۔

دُورنگی۔ (بروزنِ فعولن) دوئی، بیگانگی، مکاری، ظاہر کچھ باطن کچھ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

شناساؤں کے دلوں سے تمنا نکل گئی
دُور سے دورنگی غم دُنیا نکل گئی — عشق

دُورنگی کرنا۔ کبھی کوئی رنگ اختیار کرنا کبھی کوئی۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیوں دورنگی کی رضا کی طرح کرنے لگے
گل رُخ پر تو ابھی سبزے کا آغاز نہیں — ناسخ

دُورنگی ہونا۔ کبھی کسی حالت میں ہونا کبھی کسی حالت میں ہونا، کبھی کسی رنگ میں ہونا کبھی کسی رنگ میں ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میاں آزاد تو شترگشتی پر اُدھار کھائے ہی بیٹھے تھے جھٹ راضی ہو گئے۔ ایک پاؤں میں ادھوڑی، سر کا گھونگھرو جوتا، دوسرے میں سنہرا گھیتلا۔ اس وحشت کو دیکھیے گا یاراں سر پر آوازے کسنے لگے۔ مرزا کے جوتے کا چرچا ہے۔ ماشاءاللہ کیا دورنگی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُور نہ جاؤ۔ یہیں رہو، دور جانے کی ضرورت نہیں، تمہارا مقصد یہیں حل ہو سکتا ہے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دجاؤ دور یہیں علم کے دفینے ہیں
سیر و خاک عجب قیمتی نگینے ہیں! — تمنی لکھنوی (گنجینۂ القلم)

دُور نہ ہونا۔(۱) بعید نہ ہونا، تعجب نہ ہونا، قابلِ حیرت نہ ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کیا دور ہے یہ اس کے جمال و جلال سے
چیتے سے چھین لے کمر آنکھیں غزال سے — امیر

دُور نہ ہونا۔(۲) بہت نہ ہونا، زیادہ نہ ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بیگم صاحب ولیس کر اچھا ایک گھنٹہ تو کچھ دور نہیں ہے ایک گھنٹہ کی مہلت ہی۔ (سیر کہسار)

دُورُو۔ (واؤ غیر ملفوظ) دو رُخ کا، دو طرفہ یکساں۔ فارسی ترکیب، صفت، متروک۔

ظلمت کفر ہو زائل شرف ایماں سے
نورِ وحدت دو دو جانب یک رو ہو جائے — شعور لکھنوی

یوں نکھس صفائے عارت سے ہو چمن
جو ایک رو مکاں ہو سو معلوم ہو دورُو — سودا دہلوی

دُور و دراز۔ بہت دور، طویل مسافت والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

اُٹھ اس خیال سے باز آ، وہ ہے صعب منزلِ عاشق
کہ خضر بھٹکے ہیں آج تک اسی راہِ دور و دراز میں — مرزا جعفر علی خاں اثر لکھنوی

دُورُوزہ۔ چند روز، چند یوم، کچھ دن۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہیں تو کھانے دو روز میں گھلا دیا۔ اب کسی ڈاکٹر کے مشورے سے قوت کی دوائیں استعمال کرو۔

دُورُوزہ کا مہمان۔ جس کو قیام نہ ہو، چند یوم جینے والا، دُنیا سے تاپائدار کا رہنے والا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

موت کو مجھے رہیں جگر و سلاں آنکھیں
دو دن قالب میں ہو دوروزہ کی مہمان آئی — آتش

دَور و تسلسل۔ دور کہتے ہیں کسی شے کا موقوف ہونا، اپنی ہی ذات پر، اسی توقف سے تسلسل لازم آتا ہے۔ بعضوں نے یہ تعریف کی ہے۔ دور ایک شے کا دوسری شے پر موقوف ہونا اور دوسری شے کا پلٹ کے پھر اسی شے پر موقوف ہونا ہے۔ مرغ کا ہونا منحصر انڈے پر اور انڈے کے وجود کا انحصار مرغ پر۔ یعنی انڈا نہ ہو تو مرغ نہ ہو اور مرغ نہ ہو تو انڈا نہ ہو۔ یہی چیز لازم دور تسلسل قرار پائی۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مذکر، علم فلسفہ کی اصطلاح۔

یہ سب کیا ہے فقط خمیازہ پندارِ الٰہی　　　مشفی گھری
کہ اِس بزم جہاں میں قائل دور و تسلسل ہیں　　(صحیفۂ الہام)

دُوزُوزہ۔ تھوڑی مُدّت کا، قلیل عرصہ کا، دو روز کا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حضرت دو روزہ زندگی کے لیے اتنے جھگڑے بکھیڑے سب فضول ہیں، محض بیکار۔ (فسانۂ آزاد)

دُوزُولی۔ نفاق، مکر، فریب، دھوکا۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

دُورُویہ۔ دو رُخا، دو رنگا۔ (نور اللغات)۔

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُورُویہ۔ دو طرفہ، دونوں جانب سے، دونوں طرف، ہر دو جانب۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

دو رویہ تھی بیلوں کی تازہ بہار
کہ تھے ایک سے ایک سب ہم کنار　　اختر (شعلۂ اردو)

محلِ صرف:۔ کارخانہ چونکہ دیہات میں واقع ہے اس لیے اس نے احاطہ نہایت وسیع پایا ہے۔ کپاس کے گوداموں کی لانبی لانبی قطاریں دو رویہ چلی گئی ہیں۔ (دنیا آرٹس ادا دی، میرا جلا گاہ)

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم "دونوں رُخ" بھی ہے۔

ہم نے تمام دولت اپنی تباہ کر دی
فردِ عمل دو رویہ بالکل سیاہ کر دی　　مشفی گھری
قطعاً کیا روا ہے زمانہ جدا رہا ہے　　(صحیفۂ الہام)

دو رویہ۔ منافق۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَوْرَہ۔ گردش، چکر۔ مذکر، فصیح، رائج۔

یوں نہیں گردش میں رہنے کے ہمیشہ مہر و ماہ
ختم اک دن دورہ شمس و قمر ہو جائے گا　　رند

قولِ فیصل:۔ عربی دَوْرَۃ (بالفتح و فتح سوم) ہے۔

دَوْرَہ۔ باری، نوبت کسی مرض کی۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ انہیں مرگی کا دورہ اٹھتا ہے۔

دَوْرَہ۔ گشت، حکّام یا افسروں کا اپنے علاقے کے معائنہ کے لیے گشت کرنا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سردی میں اِکّا دُکّا ہی کوئی رخصت لیتا ہو تو لیتا ہو ورنہ جسے دیکھیے دورے پر ہے۔ (جیونا مصنفہ کے) (سیر کہسار)

پھرتے پھرتے لحد میں ہم پہنچے
دورۂ آخری تمام ہوا　　امیر (مینا)

دَوْرَہ۔ شراب وغیرہ کا دَور۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رکھ دے اُٹھا کے ساغر و مینا کو طاق پر
دورہ تمام ساقیِ گلفام ہو چکا　　رند (خراب)

کہیں ترانۂ نوشا نوش آمد پہ دور پہ
رچا ہے کہیں پہ جام کا دور کہیں ہے ساغر
مناسبت سے مقامات پر غرض ہر سمت

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں　　[illegible]

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "دَور" ہی بولتے ہیں۔

دَوْرَہ۔ کسی ایک چیز کو باری باری سب کے سامنے لے جانا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ صرف ایک سفید کنول دورے کے لیے روشن کر دیا گیا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

دَوْرَہ باندھنا۔ حلقہ بنانا، چکر لگانا جس سے حلقہ بن جائے، مسلسل گردش کر کے چکر باندھنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

رقص جب کرنے لگے ہم مست دورہ باندھ کر
شیشۂ شیخ تا دُر کس خیالی ہو گیا　　صبا

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر حلقہ باندھنا زیادہ بولتے ہیں۔

دَوْرَہ تمام کرنا۔ گشت کرنے کی معینہ مدت پوری کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

جیسا زمانے میں گردش ہے دل کے رہنے تک
اس ایک جام میں دورہ تمام کرنا ہے　　رشک

دَوْرَہ تمام ہونا۔ (لازم) گشت کی معینہ مدت ختم ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ صاحب ہفتہ بھر اجلاس بند کریں گے دورے پر جا رہے ہیں جب دورہ تمام ہوگا تو ملاقات کریں گے۔

دَوْرَہ سپرد کرنا۔ (متعدی) فوجداری کے سنگین مقدمے کو تجویز کے لیے سشن جج کے متعلق ہونا، عدالت کے سپرد کرنا۔ اُردو مصدر، اصطلاحِ عدالت، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ دوسرے دن مجرم کا چالان ہوا اور گواہوں کے بعد مجرم دورہ سپرد کیا گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم بھی مستعمل تھا یعنی "دورہ سپرد ہونا"۔

دَوْرَہ کرنا۔ چکر لگانا، گشت کرنا، حکام کا اپنے ضلع اور علاقے کو دیکھنے کے واسطے گشت کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ترقی یعنی ملازمت کو ملازمت نہیں سمجھتے ڈپٹی کلکٹر ہوئے کو دو مہینے ہو گئے مگر تم ایسے بے فکرے ہو کہ ایک دن کے لیے دورے پر نہیں گئے حالانکہ تمہیں علاقے کا دورہ کرنا چاہیے تھا۔

قولِ فیصل:۔ تجارت پیشہ حضرات کا بسلسلۂ تجارت مختلف مقامات پر جانا بھی "دورہ کرنا" ہے جیسے: ہم نے جب سے کتابوں کا کاروبار کیا ہے برابر شہروں شہروں دورہ کرتے رہتے ہیں کبھی یہاں کبھی وہاں

کبھی کلکتے میں، کبھی مدراس کی ہوا کھا رہے ہیں تو کبھی دہرہ دون کی سیر کر رہے ہیں۔" محکمۂ حفظانِ صحت کے ڈاکٹروں کا بیماروں کی دیکھ بھال کے لیے گاؤں گاؤں سرکاری طور سے پھرنا بھی دورہ کرنا ہے۔ جیسے:۔ "اس دن اتفاق سے ایک یوروپین ڈاکٹر دورہ کرتے ہوئے اس گاؤں میں آئے اور ان کے علاج سے مریض چنگا ہو گیا۔"

(فسانۂ آزاد)

دُور ہو [۱] (کلمۂ نفرت) منہ نہ دکھا، دفع ہو، نظر کے سامنے سے ہٹ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دُور ہو دُور ہو اے یاد شباب
دُور ہو دُور ہو اے خانہ خراب　　(فرزانہ رسوا)

قولِ فیصل:۔ اسی کو "دُور ہو سامنے سے" بھی کہتے ہیں جیسے:۔ "کیوں بے مردک ہم احمق ہیں، بھولے ہیں، گدھے ہیں، ابھی دُور ہو جا سامنے سے۔" (فسانۂ آزاد)

دُور ہو [۲]:۔ بہت چالاک ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُور ہو جانا:۔ اُڑ جانا، نہ رہنا، ختم ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بس آج جلوۂ عام اے حضور ہو جائے
کلیم و طور کی تخصیص دُور ہو جائے　　(بشارت حسین جعفر زمین پیٹ بہار)

دُور ہونا [۱]:۔ جاتا رہنا، غائب ہو جانا، دفع ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چاندنی چھٹکی ہوئی ظلمت دور
ہو گئی نور سے جنگل معمور!　　(فرزانہ رسوا)

محلِ صرف:۔ عیّار نے دیکھا کہ جب وہ تاریکی دور ہوئی لاش بدیع الزماں کی خاک پر پڑی ہے۔

(طلسم ہوش رُبا)

دُور ہونا [۲]:۔ فاصلے پر ہونا، بہت فاصلے پر ہونا

اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ابھی آباد یہاں سے دُور ہے۔

دُور ہونا [۳]:۔ ہوشیار ہونا، چالاک ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ ابیان نے جلا کے منہ پھیر لیا۔ سماعیل سے کہا یہ کنیزان سامری بڑی مغرور ہیں، اپنے نزدیک بہت دور ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ بُرائی کے محل پر بولتے ہیں۔

دُور ہونا [۴]:۔ نہایت سنجیدہ اور سمجھدار ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

کہا اس گُرگ نے یہ تقریر سُن کر
بہت ہے دُور وہ سوچا سمجھ کر　　(الف لیلہ نو منظوم)

دُور ہونا [۵]:۔ نہایت شریر اور بدذات ہونا، بہت کائیاں ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ حضور انھیں سیدھا نہ سمجھیں یہ بڑے دور ہیں۔　　(میر کہسار)

دُور ہونا [۶]:۔ سرکنا، نظر سے اوجھل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رُباعی
پیری آئی عذار بے نور ہوئے
یاران شباب پاس سے دور ہوئے
لازم ہے کسی کی یاد ہر وقت انیسؔ
جو شکستہ بال نغمۂ گور ہوئے　　(انیس)

دُور ہونا [۷]:۔ سمجھ سے باہر ہونا، دقیق ہونا، بعید الفہم ہونا، فہم سے بالاتر ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ عسکری مرزا۔ مشاعرے میں ہمارا یہ شعر نام ہوا ؎

اے جنّل گر جاؤ ہستی نہیں ہے بے ثبات
پھر را چاک گریباں شکل و کرو بکر ہوا

مُمتحن:۔ مشکل لا! ابے سبحان اللہ کیا کلام ہے۔ راوی:۔ اور خیر سے خود بدولت اور میاں ممتحن دونوں میں ایک بھی اس شعر کے معنی نہیں سمجھے۔ عسکری مرزا:۔ اس کے معنی ذرا بہت دور ہیں میاں ممتحن۔

(میر کہسار)

دُور ہونا [۸]:۔ (بفتح اوّل) زمانہ ہونا، عہد ہونا، عہدِ حکومت ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ایسا بھی کوئی دور ہو گردش سے فلک کی
وہ لوگ زیادہ ہوں جو جھک جاتے ہیں کم ہے　　(آتش)

دُور ہونا [۹]:۔ حاضرینِ بزم کا جامِ یا شربت بالخصوص شراب کا ایک ساتھ پینا پلانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ساقیا چل کے وہیں دور ہوئے نوشی کا　　منشی کھنڈی
جس کے رستانے میں اک خلعت ہے خانوشی کا　　(ذخیرۃ القوم)

دُور سے بہانا لگتی ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا دور ہے یہ اس کے جمال و جلال سے
پیتے سے چھین لے کر آنکھیں منزال سے　　(امیر)

دُوری دُور سے باتیں کر دیا کیجیے

اس محل پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہوتا ہے کہ ہم تم سے بیزار ہیں، دور رہو، الگ رہو۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آزاد:۔ ہم نے تو سُنا ہے کہ خراب پی کر آگ میں پھاند پڑے تو آگ گُل ہو جاتی ہے اور جو سمندر میں کود پڑے تو انسان سے پل ہو جائے اور جو زیادہ پی جائے تو بس قتل ہو جائے۔ بس دُوری دور سے باتیں کیجیے گا۔ الگ الگ!

(فسانۂ آزاد)

دُوری ہی سے سلام ہے:۔ خدا بچائے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایسے لُطف کو ہمارے کا دور ہی سے

سلام ہے بس خدا حفظ رکھے (دبیر کہار)

قولِ فیصل :۔ بعینہٖ متعدی "دوری سے جھک کے سلام کرنا" بھی مستعمل ہے جیسے :۔ آپ ہیں تو اسی لائق کر دور ہی سے جھک کے سلام کرلے ۔ (فسانۂ آزاد)

دُوری :۔ بُعد ، فاصلہ ، تفاوت ۔ فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

دور ہو جاتے یہ دوری
دیکھ لوں وہ شکل نوری (مولود سعیدی)

دُوری :۔ چھوٹی ٹوکری ۔ ہندی ، مؤنث ، اہل ہنود کی زبان ۔

دَورے سپرد کرنا :۔ (متعدی) فوجداری کے سنگین مقدمے کو تجویز کے لیے سشن جج کے سپرد کرنا ۔ عدالت فوجداری کے سپرد کرنا ۔ اصطلاح عدالت (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے ۔

دَورے سپرد ہونا :۔ (لازم) فوجداری عدالت سے سشن جج کے سپرد ہونا ، مقدمے کا سشن جج کے متعلق ہونا ۔ اصطلاح عدالت ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے ۔

دَوڑ :۔ چڑھائی ، وہ لوگ جو مجرم کے گرفتار کرنے کے لیے بھیجے جاتے ہیں ، پولیس کا کسی جگہ چھاپا مارنا ۔ اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ ابھی ابھی پولیس کی دوڑ آئی تھی ، دس جواریوں کو گرفتار کر کے لے گئی ہے ۔

دَوڑ :۔ رسائی ، پہنچ ۔ اُردو ، مؤنث ، غیر فصیح ، رائج ۔

ع ملا کی دوڑ مسجد اکبر کی دوڑ بھی (اکبر الٰہ آبادی)

دَوڑ :۔ کوشش ، سعی ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ "دوڑ دھوپ" کہتے ہیں ۔

دَوڑا جانا :۔ دوڑ کر جانا ، بہت جلد جانا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

کیوں نہ دوڑے جاؤ گھر تم سوت کے پھر کیا کرو
جان صاحب دل ہمارا سینے میں جب بیتاب ہو (جان صاحب)

دَوڑا چلا آنا :۔ جلدی جلدی آنا ، فوراً آنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ ایسا تو گیا گزرا نہیں ہوں کہ بغیر بلائے آپ کے یہاں دعوت میں دوڑا چلا آتا ۔

قولِ فیصل :۔ شخص واحد کے لیے بھی بیادہ تر بعینۂ جمع "دوڑے چلے آنا" کہتے ہیں ، جیسے :۔ وہ لڑکا بچہ بہت مانتے ہیں ۔ اگر ان کو جھولوں کسی کام کے لیے بلاؤں تو بچوں دوڑے چلے آئیں ۔

تانیث کے محل پر "دوڑی چلی آنا" کہتے ہیں جیسے "مہرخ ان کے باپ کی نوکر ہے جو دوڑی چلی آئے گی ۔" (طلسم ہوش ربا)

اس کی ضد "دوڑے چلے جانا" بھی رائج و فصیح ہے ۔ جیسے :۔ "مسلمان اپنے پاک پروردگار کی درگاہ میں سربسجود ہونے کو مسجد کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں ۔" (رونق بزم الرحمٰن آبادی ، میرا پہلا گھونسلا)

دَوڑا دوڑا آنا :۔ دوڑتا ہوا آنا ۔ اُردو صرف فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ لڑکے نے جا کر جا کا تو دیکھا حضرت کی خبر آگئی ہے دوڑا دوڑا آیا اور کہا وہ تو کس وقت خدا جانے کہاں ہیں بے چارے خوب آدمی تھے ۔ (فسانۂ آزاد)

دَوڑا دَوڑی :۔ بھاگا بھاگ ، اُردو ، مؤنث عوام کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ ، نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ بہت کمی کے ساتھ لکھنؤ کی عورتیں بولتی ہیں ۔

دَوڑاک :۔ (معنف شناک) بہت دوڑنے والا ۔ صفت ، (لکھنؤ) (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہو تو ہو ، اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

دَوڑانا :۔ بھگانا ، ہنکانا ، جلدی جلدی چلانا ، تیز قدمی سے چلانا ۔ اُردو ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ اونچی اونچی چڑھائیوں پر لوگ گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں ۔ (دبیر کہار)

دَوڑانا :۔ قاصد روانہ کرنا ، جلد بھیجنا ، تیز قدمی سے روانہ کرنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ تیمارداروں کو ایسی سرسری تشخیص اور روا داری کی تجویز سے کیا خاک تسلی ہوتی فوراً آدمی کو شفاخانے دوڑایا اور ڈاکٹر دوا لے صدا کی طرح آموجود ہوا ۔ (توبۃ النصوح)

دَوڑانا :۔ نانبائی کا پکانا ، جیسے تنور میں روٹیاں دوڑانا ۔ اُردو ، نانبائیوں کی اصطلاح ۔

دَوڑانا :۔ دسترخوان پر بیٹھے ہوئے لوگوں کے سامنے رکھنا ۔ اُردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ یہ پلاؤ کی پلیٹیں سب کے سامنے دوڑا دو ۔

دَوڑانا :۔ بہت کام لینا ، تھکا مارنا ، پریشان کر دینا ۔ اُردو ، فصیح ، رائج ۔

صاف کہہ دو نہیں دیدار دکھانا ہے اگر
کعبہ و دیر میں دوڑاتے ہو کیوں تم مجھ کو (امیر)

دَوڑانا :۔ خیال کو کسی طرف جلد متوجہ کرنا ، جیسے خیال دوڑانا ۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ تنہا "دوڑانا" نہیں "خیال دوڑانا" ہے ۔

دَوڑا آنا :۔ جلدی قدم اٹھاتے ہوئے آنا ، بہت تیز آنا ، جلدی جلدی آنا ، جلدی سے آنا ۔ اُردو صرف ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف :۔ ابھی ابھی دوڑا آیا تھا کہ کہاں ہے جلدی لا۔ (کامنی از سرشار)

قولِ فیصل :۔ شخصِ واحد کے لیے بصیغۂ جمع "دوڑے آنا" بھی کہتے ہیں۔ جیسے : ہرکارے جو باہر جاسوسی پر مقرر ہیں دوڑے آئے اور بعد دعا و ثنا کے عرض پیرا ہوئے۔۔۔ کہ اجلال نے تہیۂ جنگ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

آدمی کیا کہ تیرے زماں سے
دوڑے آئے ہیں لاکھ بار درخت — ناسخ

مؤنث کے لیے "دوڑی آنا" رائج ہے۔

وصل کا جب مزہ اڑائیں گی
آپ سے آپ دوڑی آئیں گی — شوق

مطلق آنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے۔ وہ بھی اپنے دل میں کہتے ہوں گے کہ ہندوستانیوں کی بات اور وعدے کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ وہ بے جانے تو اس محبت سے دوڑے آئے اور ہم بے خوانے لیے رہے ہیں۔ (سیرِ کہسار)

دوڑا ہوا آنا

:۔ ضرور بالضرور آنا۔ آپ سے آپ آنا۔ اپنی غرض کے لیے بے تابی کے ساتھ آنا۔ بال کا باندھا آنا۔ اردو مصرف، صحیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کوکب نے اپنے کانوں سے سُنا کہ صبا اپنی ہوا باندھتی ہوئی اختر سے کہتی ہوئی چلی آتی ہے کہ لے ملکۂ عالم! دشمن کا ضرور خیال رہے۔ آپ نے دعویٰ کیا ہے کنیز کو ساتھ لیا۔ ایک دشمن نہ بچے۔ اختر نازک مزاج کہتی ہے اے صبائے آہو چشم! بڑے شخص سے سامنا ہے، صبا نے جواب دیا لونڈی کی ہوا بندھی ہوئی ہے، دامِ بلا کا صید خود دوڑا ہوا آئے گا دانے کی خواہش سے دام میں پھنسنے کا۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ گھبراہٹ کے ساتھ تیز قدمی سے آنے کو دوڑا ہوا آنا یا دوڑے ہوئے چلا آنا کہتے ہیں۔

میرے مرنے کی جب خبر پانا
یوں نہ دوڑے ہوئے چلے آنا — شوق (زہرِ عشق)

دوڑ بھاگ

:۔ دوڑ دھوپ، تیز قدمی، کوشش۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

وہ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی — حالی

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اس محل پر دوڑ دھوپ کہتے ہیں۔

دوڑ بھیجنا

:۔ مجرم کی گرفتاری کے لیے پولیس کے ملازمین کو بھیجنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

تیار فوج آہ رسا لے دل حزیں
بھیجیں گے دوڑ یار کی ضد گی کچہری پر — صبا

دوڑ پڑنا

:۔ یک بیک کسی طرف تیز روی سے جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جتنے ممتاز زور بڑے تھے کھڑے
حکم کے ساتھ ہی وہ دوڑ پڑے — عالم (بیگم واجد علی شاہ)

دوڑ پڑنا

:۔ جلدی کرنا، جلدی مچانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دوڑ پڑنا قصور ہے اس میں
صبر کرنا ضرور ہے اس میں — شوق

دوڑ پڑنا

:۔ چلنے کی مشقت پڑنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آج بڑی دوڑ پڑ گئی، تھک کے چور ہو گیا ہوں۔

دوڑتا پھرنا

:۔ ہر وقت دوڑتا رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

لکھنؤ اے مطلعِ نورِ ہدایت لکھنؤ
چاند کا ٹکڑا لیے ہے گود میں کیسا ترا
دوڑتا پھرتا ہے رگ رگ میں جو اسلامی لہو — منشی گھنوری
دوڑ رہی کی جان اپنی اعضا میں یہ جوشش تو (تحفۂ القوم)

دوڑ لے دوڑ لے بخیہ ادھڑ جانا

:۔ بہت دوڑ دھوپ کرنے پر بھی مطلب برآری کی صورت نہ نکلنا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل :۔ عوام لکھنؤ ایسے محل پر کہتے ہیں : دوڑتے دوڑتے پنجر بگڑ گئے یا دھیلے ہو گئے۔

دوڑ جانا

:۔ پھیل جانا، منتشر ہو جانا، الگ ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سندر کی آب و ہوا سے طبیعتی پر زنگ دوڑ گیا۔

دوڑ جانا

:۔ سرایت کر جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

وہ خون بن کے رگِ دل میں دوڑ جاتی تھی
پہ خاک میں سر اعدائے دیں ملاتی تھی — اوج

دوڑ جانا

:۔ رواج پانا، مشہور ہو جانا۔ جیسے شہر بھر میں چند منٹ میں یہ خبر دوڑ گئی۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ تنہا "دوڑ جانا" نہیں، "خبر دوڑ جانا" ہے۔

دوڑ چلنا

:۔ دوڑ کر چلنا، تیز چلنا۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

عہدِ پیری نے بھلایا دوڑ چلنا کودنا
ہائے طفلی کھیلنا کھانا اچھلنا کودنا — ذوق

محلِ صرف :۔ چلو بھیا دوڑ چلو

دوڑ چلیے نہ گر پڑیے

:۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی آدمی حدِ اعتدال سے کوئی کام کرتا اور ناکامیاب ہوتا ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ خزینۃ الامثال نے لکھا ہے "دوڑ چلیے نہ گر پڑیے" اہلِ لکھنؤ کہتے ہیں "جو دوڑ کے چلتا ہے وہ گرتا ہے"۔

دوڑ دوڑ جانا یا دوڑ دوڑ کے جانا (لازم) بار بار جانا۔ جلدی جلدی جانا۔

تو جو جاتا ہے دیکھنے نت دوڑ دوڑ کے مصحفی
اور کیا دنیا کے سارے خوبصورت مر گئے مصحفی (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ "دوڑ دوڑ کے جانا" ہی بولتے ہیں

گر جائے زلف سے نہ کہیں پر الجھ کے دل
جاتا ہے دوڑ دوڑ کے پیاد وقن کے پاس لاالم

دوڑ دوڑ کے۔ بار بار، شوق سے، دم بدم، بے قرار ہو کے، جلدی جلدی۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

عاشق ہو شوخی اگر اس کا عجب نہیں
آتا ہے دوڑ دوڑ کے یہ بے سبب نہیں مصحفی

دوڑ دھوپ م۔ سعی کوشش، محنت و مشقت۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ جلال نے بھی لکھا ہے مگر اب متروک ہے۔

دوڑ دھوپ م۔ سعی و کوشش، تلاش و جستجو، محنت و مشقت، دادو دہش۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اسی دور میں (میاں آزاد) کہیں... سکندر باغ کی طرف نکل گئے دیکھتے کیا ہیں کہ ایک... دلکش و خوش نما بنگلے میں دس دس پندرہ برس کی لڑکیاں اور لڑکے... کھیل رہے ہیں.... کوئی دوڑتا ہے، کوئی کرکٹ کھیلتا ہے۔ سب صحیح و تندرست، خوش و خرم، دوڑ دھوپ میں طاق ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ کرنا ہونا کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

مجنوں ہو اگر تو فصد لیجے
سایہ ہو تو دوڑ دھوپ کیجے (فسانۂ آزاد)

سب دوڑ دھوپ تھی مری تربیت کے واسطے
اب بے قرار سایہ ابر کرم نہیں ریاض خیر آبادی

دوڑ کٹ دھیا م۔ تیزی کے ساتھ ادھر ادھر آنا جانا۔ اردو صرف، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان

عاشق، بارش، چھپک چھیا
ان کی گلی میں دوڑ کٹ دھیا احسن لکھنوی

دوڑ کر چلنا ف۔ (لازم) بھاگ کر چلنا، تیزی اور سرعت سے چلنا، تیز چلنا۔ اردو صرف، صحیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آہستہ آہستہ چلو دوڑ کے چلنے سے کیا فائدہ۔

دوڑ کر چلنا ف۔ بساط سے باہر قدم رکھنا، بے سوچے کوئی کام جلد کرنے پر مستعد ہو جانا، اوقات سے بڑھ کے کام کرنا، بلا سوچے سمجھے کوئی کام کرنے پر جلد کمربستہ ہو جانا۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

کیوں گرے ہو دوڑ کے چلتے ہی نہیں
حد سے باہر نکلتے ہی نہیں مولانا روحی

دوڑ کے چلے نہ گر پڑے م۔ جو شخص اپنی بساط سے زیادہ یا حد سے بڑھ کر کوئی کام کرتا ہے اور خفت اٹھاتا ہے اس کی نسبت کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ اس مثل کو اس طرح بولتے ہیں: "نہ دوڑ کے چلے نہ گرے"۔

دوڑ لانا۔ ملزم کی گرفتاری کے لیے کسی افسر کا پولیس کے سپاہیوں کو ساتھ لے کے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ صاحب نے کہا تم کو ہم معاملات کو بیچ دے گا (دیں گے) ایک دم سے تم بولو کہ نواب صاحب کہاں ہے (ہیں) آتنگ آکر جواب دیا اسے کیا کوئی دوڑ لائے ہو۔ (سیر کہسار)

دوڑ لگانا۔ تیز دوڑنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ انگنائی بھر میں ادھر سے ادھر دوڑ لگاتے پھر رہے ہو جھے نہیں بیٹھتے۔

دوڑ مارنا ف۔ تاخت و تاراج کرنا، بے خبری میں دشمن پر چھاپہ مارنا، یکایک حملہ آور ہونا، دھاوا کرنا، چڑھ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دوڑ مارنا ف۔ لمبا سفر مارنا، دراز مسافت طے کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم تو ایسا ہانپ رہے ہو جیسے دوڑ مار کے آئے ہو۔

دوڑ مارنا ف۔ کمال کوشش کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دوڑنا ف۔ جلدی چلنا، بھاگنا، لپکنا، رپٹنا، تیزی سے چلنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اہلِ محلہ سواری کے لوگ حیران ہو کر لکھ کر کھڑے دوڑے کہ کب آئے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

دوڑنا۔ رقیق چیز کا تیزی سے ڈھال کی طرف بہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو بہا مجھ سے فیض اس سے بہا
سیل دوڑی جو مرکز ڈھال بہا شاد لکھنوی

دوڑنا۔ پھیلنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

بے رنگ کر رہا ہے لہو کس شہید کا
اے دل سفیدی دوڑ رہی ہے شباب پر حسرت

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "دوڑ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

عارضِ گل پہ سفیدی دوڑ گیا رنگ بہار
کوئی غنچے کے سوا اب نہیں ہوں رنگ بہار (صحیفۃ القوم)

دوڑنا ف۔ محنت و سعی کرنا، تیزدوی کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ملازمت کی درخواست دینے کے بعد

میرا اَوڑنا کام آیا ورنہ میں کسی طرح مُلازم نہیں ہو سکتا تھا۔

دَوڑنا: ۳۔ کوشش کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اے گُلفروش کیوں تجھے کانٹوں سے ہے خلش
ان میں بھی خون دوڑ رہا ہے بہار کا — اثر

دَوڑنا: ۴۔ کسی درندے کا کسی پر حملہ کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

نہ پوچھ حال شب ہجر انی ہرن ہوئی نیند بھی جاتی
بنے جو چوپایہ چارپائی پلنگ دوڑے پلنگ ہو کر — شاد

دَوڑنا: ۵۔ بے چین اور پریشان ہو کر بار بار تیزی سے اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر آنا جانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ازبس کہ اسد کو یہ دیو پہچانتا تھا فوراً اس نے گردن شعلہ جادو کی پکڑ کر سب اعضا اس کے توڑ مروڑ نقمہ بنا کر منہ میں ڈال لیا اور نگل گیا پیٹ میں جاتا تھا کہ معلوم ہوا دم نکلا۔ دوڑنے لگا کمبخت یہ لقمہ کیسا تھا کہ جس نے معدے میں جا کر یہ آفت برپا کی۔ (طلسم ہوش رُبا)

دَوڑنا دھوپنا: ۱۔ کوشش اور سعی کرنا۔ ۲۔ تگ و دو کرنا، محنت و مشقت کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آخر ش ساڑھی کی رپٹ لکھوائی ہے کہ نہیں۔ پھر اب دوڑ دھوپ کے نہیں تو بنے گی کیسے۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) یہ ضرور ہم تو کر جا کر آدمی لگے کو ساتھ کے دوڑنے والے ہم کو دوڑنے دھوپنے سے کام ہے۔ (سیر کہسار)

دَوڑ ہونا: دو یا دو سے زیادہ آدمیوں میں بطور شرط دوڑ ہوا کر دیکھیں کون آگے نکل جاتا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج کیننگ کالج میں لڑکوں کی دوڑ ہے۔ میرا لڑکا بھی دوڑے گا دیکھیے کیا ہوتا ہے۔

قولِ فیصل: مگر 'دوڑ ہونا' کو بھی صرف 'دوڑ ہونا' کہتے ہیں (اصلی یا مجازی) جیسے۔

(اصلی) آج کانپور میں دوڑ ہے چلو گے۔

(مجازی)
دوڑ مہند میں اک دوڑ ہے بین الاقوام
سب کے دیکھے ہیں پیام وصل سے ناکام
اپنی غفلت کو تو دیتے نہیں کوئی الزام
ہے زبانوں پہ مگر شکوۂ دورِ ایام
تو سن سعی کو لازم ہے کہ مہمیز کریں — عشقی لکھنوی
البتہ آئے ابھی پالا جو قدم تیز کریں — (مجیبۃ القوم)

دَوز: (دوختن کا امر) مرکبات میں سینے والے کے معنی دیتا ہے۔ جیسے چرم دوز، پارہ دوز۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں چمن صاحب زردوز کے کارخانے میں بہت دن تک کام کر چکا ہوں۔

دُوزانو: (دو، غیر ملفوظی) گھٹنوں کے بل، مؤدب۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ہو بیٹھے دوزانو جو کسی شہ نے یہ گفتار
محسن اور بڑھاپے میں جانتی ہوے گلنار — عشق

دُوزانو بیٹھنا: گھٹنوں کے بل بیٹھنا، مؤدب بیٹھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بزم میں واعظ کی رندوں کو کہاں پاسِ ادب
پالتی مارکے بیٹھے نہ دوزانو بیٹھے — داغ

دُوزانو ہو کر بیٹھنا: مؤدب بیٹھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کون کرتا نہیں وحشت میں مرا پاسِ ادب
سامنے بیٹھے ہیں شیر دوزانو ہو کر — اسیر

دُوزخ: ۱۔ آگ کے وہ سات طبقے جو تحت الثریٰ میں گنہگاروں کی سزا دہی کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ اُن کے نام بالترتیب یہ ہیں:

پہلا طبقہ جہنم۔ دوسرا طبقہ سعیر۔ تیسرا طبقہ سقر۔ چوتھا طبقہ جحیم۔ پانچواں طبقہ لظیٰ۔ چھٹا طبقہ حطمہ۔ ساتواں طبقہ ہاویہ۔

بعضوں نے کہا ہے کہ دوزخ سات دروازے رکھتا ہے جو مذکور ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جلتی ہے کون سی یارب دلِ اُمیں میں آگ
کہ جس کی آنچ سے دوزخ کباب رہتا ہے — انیس

قولِ فیصل:۔ جان صاحب نے مؤنث بھی نظم کیا ہو
اگر دوزخ ہوتی کون کرتا فکر جنت کی
ہے رتبہ شوم کی خست سے حاتم کی سخاوت کا — جان صاحب
عام طور سے مذکر ہی بولتے ہیں۔

دُوزخ: ۲۔ (کنایتہً) آدمی کا پیٹ۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سب بھوک کے مارے تھا میں مرتے ہیں اور
دوزخ نہ بھرا ہو گئی دنیا خالی — نظیر

دُوزخ بھرنا: پیٹ پالنا، پیٹ بھرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

رندے خوار ہی پیتے ہیں پلا کر ورنہ
اپنے دوزخ کو بھرا کرتے ہیں بھرنے والے — داغ

دُوزخ کا کُندہ: دوزخ میں جلنے والی لکڑی (کنایتہً) بڑا گناہگار۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بھری اُس کے قدموں سے جو مجرم عظیم
کُندہ دوزخ کا بنائے گا خدا شمشاد کو — جلیل

دُوزخ کی آنچ: آتشِ جہنم، جہنم کا شعلہ، جہنم کی لپک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دوزخ کی آنچ رسول اور آلِ رسول کے دشمنوں کو ڈھونڈھتی ہے۔

دوزخ کی لگی :۔ پیٹ کی فکر ہوئی، پیٹ بھرنے کی فکر ہوئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دوزخ میں پڑے :۔ (بددعا) داخلِ جہنم ہونا، جہنم واصل ہو، بھاڑ میں جائے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

تو مید کرم ہوکر ہم تو بہ کریں کیسے
دوزخ میں پڑے زاہد بے لطف ثواب ایسا — داغ

قولِ فیصل :۔ دوزخ کی جگہ جہنم بھی ہے۔

ع جل کے ہم رہے ہیں نوح جہنم میں پڑے — تعشق

دوزخ میں جائے :۔ (کنایۃً) بھاڑ میں جائے، غارت ہو۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

زر دوستی سے کورہ ہے بخشش بلا رہے ہیں
اب بھی اگر نہ آئے دوزخ میں جائے واعظ — اسیر

دوزخ میں جھونکنا :۔ جہنم میں ڈالنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہو جو منظور سزا اپنے گنہگاروں کی
جھونک دو آتشِ فرقت میں بجائے دوزخ — نظم طباطبائی (دفتر خیالی آتش)

دوزخ میں ڈالنا :۔ عذابِ جہنم میں گرفتار کرنا، دوزخ کا کندہ بنانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دوزخ میں گھر کرنا :۔ گناہ کا کام کرکے دوزخ کا مستحق ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دوزخ میں گھر ہونا :۔ مستحقِ جہنم ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شدّاد کو خدا سے نہ کرنا تھی ہمسری
دوزخ میں گھر بہشت کی کیسے ہو — آتش

دوزخی :۔ جہنمی، ناری۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ع وہ دوزخی ہے جو آل نبی کا دشمن ہے — کاظم

دوس :۔ الزام، تہمت، عیب۔ ہندی، ذکّی عورتوں کی زبان۔

تقصیر طالع ہے دیکھئے کس کو دوس
بھاگتا ہے لاکھوں کوس — مصحفی

قولِ فیصل :۔ اب عورتیں دوش، شین نقطہ دار سے بولتی ہیں۔

دوسار کرنا :۔ چھیدنا، مجروح کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

تیر مژگاں دل ربا کیا ہے
جو کلیجہ دوسار کرتا ہے — (فرہنگِ آصفیہ)

دوسار ہونا :۔ (دوسار، بروزنِ حصار) تیر یا نیزے کا بدن کے پار ہو جانا، تیر کا پیوست ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

ٹکرا جو خونِ ناحق مژگاں کے بسملوں کا
تیر نگاہ بکار دل میں دوسار ہیں ہم — شاد لکھنوی

محلِ صرف :۔ تیر اس کے دوسار ہو اور وہ ہرن زمین پر گرا۔ (طلسم ہوش ربا)

دوسالہ :۔ وہ زمین جو دو برس بوئی گئی ہو۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دوسالہ :۔ دو برس کا، دو برس کی عمر کا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دودھ چھڑاتے تیرہ دو سالہ بچے کو جب غذا پر لگا دیا جائے گا تو وہ بیمار نہ پڑے گا آزاد کیا ہو۔

دوساہی (یا) دوساکھی :۔ دو فصلی، وہ زمین جس میں دو فصلیں ہوں، وہ زمین جس کے نیچے سخت زمین اور اوپر ریت ہو۔ اردو صفت۔ (اردو تلفظی لغت)

قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دوست :۔ (دشمن کی ضد) یار، آشنا، خیرخواہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دوست غمخواری میں میری سعی فرماویں گے کیا
زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاویں گے کیا — غالب

قولِ فیصل :۔ اس کی فارسی جمع الف نون کے اضافے کے ساتھ، دوستان، رائج ہے جس کا استعمال عطفِ اضافت کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے اور اسی صورت سے فصیح بھی ہے، مثلاً: اُن یارانِ صادق و دوستانِ موافق، یارانِ بادہ نوش و بذلہ سنجان، جشنِ عشرت کوش میں دن بھر تو وہ چہل پہل اور قہقہے رہے کہ شام سے ناچ رنگ کی دھماچوکڑی مچی۔ (فسانۂ آزاد)

اس صورت کی جمع لفظوں کا تنہا استعمال اکثر مخلِّ فصاحت ہوتا ہے۔

دوست :۔ محبوب، چہیتا، حبیب۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قتل گر میں اپنے اپنے کام میں تھے حسن و عشق
اس کی آنکھیں تیغ پر تھیں میری آنکھیں سوئے دوست — تعشق

دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بہر سفر ہمہ دوست نمایند :۔ مصیبت میں ساتھ دینے والا اصلی دوست ہے بھلے وقت کے ساتھی تو ہزاروں ہوتے ہیں۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔

دوستانہ :۔ (۱) یاری، دوستی، محبت۔ (۲) محبت سے۔ فارسی، ذکر، فصیح، رائج۔

ع جب سے اس بت سے دوستانہ ہوا — کاظم

دوستانہ تجھے سمجھاتے ہیں
نہیں سنتا ہے تو ہم جاتے ہیں — محسن

دوستانہ شکایت:۔ ہلکا سا ملال جو کسی دوست سے ہو جاتا ہو۔ فارسی عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

خیر یہ ہے کہ دل سے تم ہو صاف
دوستانہ شکایتیں ہوں معاف — نالۂ رسوا

دوستانہ صلاح:۔ پُر خلوص مشورہ۔ فارسی مرکب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم نے جو ایک دوستانہ صلاح دی تو کہنے لگے تم عاقبت کے کیوں درپے ہو رہے ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دوست آں باشد کہ گیرد دستِ دوست در پریشاں حالی و درماندگی:۔ عزیز اور دوست وہی ہے جو کسی مشکل میں دست گیری اور امداد کرے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دوست بغیر زہر کی چیز بھی نہیں کھاتے:۔ بے انتہا دوستی سے نہایت اتحاد ہے۔ اردو مثل، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ پکاری کہ اے شیاطین بغیر ہمارے تو کبھی کوئی اچھی چیز نہ کھاتے تھے آج یہ کیا اب اکیلے اکیلے کھانے لگے ہاں سچ ہے ان کبابوں میں زہر بھی تو ملا ہے مگر وہ مثل چلی آتی ہے دوست بغیر زہر کی چیز بھی نہیں کھاتے۔ (طلسم ہوش ربا)

دوست بنانا:۔ ہم راز بنانا، طرفدار بنانا، اپنا ہمدرد بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایسا با اخلاق آدمی میری نظر سے نہیں گزرا دشمن کو دوست بنا لینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

دوست بننا:۔ اپنے آپ کو حرکات و سکنات و گفتگو سے کسی کا دوست ثابت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا — غالب

دوست دار:۔ خیر خواہ، دل سوز، ہم راز۔ فارسی صفت، فصیح، رائج۔

یہ مرد اپنے ہیں مطلب کے آشنا اے جانی
کہیں ہزاروں میں اک دوست دار ہوتا ہے — جانِ صاحب

دوست داری:۔ خیر خواہی، دوستی، دل سوزی۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ خیر دار اک نامہ و پیام سے واسطہ رکھنا۔ شاہ سے ظلم کی دوست داری (فسانۂ آزاد)

دوست دشمن کو نہ پہچاننا:۔ یہ نہ سمجھنا کہ دوست کون ہے اور دشمن کون ہے۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جیسے کوئی آدمی دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن سمجھنے لگتا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ حیرت نے زمرد کی دلداری کی اور ہیران کو ہوشیار کیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی حیرت اور افراسیاب کو بیٹھے دیکھا۔ اٹھ کر سلام کیا۔ حیرت نے کہا عیار کو بغل میں لیے بیٹھے تھے اور زمرد کو تم نے تیر مارا، کچھ میرا بھی پاس نہ کیا۔ افسانہ ہوا کہ دوست دشمن کو پہچانتے۔ (طلسم ہوش ربا)

دوست دشمن میں فرق کرنا:۔ دوست دشمن کو پہچاننا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن میں
خدا نے آنکھیں ہیں دیں دیکھ بھال لینے کو — ذوق

دوست رکھنا:۔ کسی شخص کو بہت چاہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چاہیے لطفِ احمدِ مختار
دوست رکھتا ہے جن کو خود غفار — سید ضیاء حسین جاہ

دوست رکھنا:۔ کسی کام سے نہایت دلچسپی رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

رکھتے ہیں بہت دوست عدو بے ادبی کو
کیوں ساتھ لیے جاتے ہو ناموس نبی کو — عشق

دوست رکھنا:۔ کسی چیز کو بہت عزیز رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یوں مرے آئینۂ دل کو نہ تو دے دے زنگ
دوست رکھتے ہیں حسین اپنے فقط آئینے کو — ناسخ

دوست شاد۔ دشمن نامراد:۔ (دعا) یوں بھی بولتے سنا ہے "دوست شاد۔ دشمن برباد"۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دوسری صورت (دوست شاد دشمن برباد) زیادہ رائج ہے۔

دوست قدیم شراب کہنہ:۔ پرانا دوست اور پرانی شراب عمدہ ہوتی ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (محاورات ہندوستان)

دوست قلبی:۔ جگری دوست۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نواب چھٹن صاحب محمد عسکری کے شفیق ولی اور دوست قلبی، سفر نینی تال کے انیس شائق اور محمد عسکری کے نفس ناطقہ ہیں۔ (امیر کبیر بہار)

دوست کو دشمن بنانا:۔ دوست کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا کہ وہ دشمن ہو جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دوست کو دشمن بنایا بھی تو کیا
لطف جب ہے دوست دشمن کو بنا — صفی لکھنوی (صحیفۂ الہام)

قولِ فیصل:۔ اس کا اُلٹا دشمن کو دوست بنانا بھی رائج ہے جیسا کہ شاعر نے مصرعۂ ثانی میں کہا ہے۔ "لطف جب ہے دوست دشمن کو بنا"۔

دوست ہونا:۔ مخلص ہونا، خیر خواہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہماری جان تم ہو وہ ہماری جان کا دشمن ؛
سمجھائے تو دیتے ہیں تم اس کس لیے دشمن سے دوستی ہو ۔ امیر

دوستی ۔ یارانہ ، دوستانہ ، پیار ، محبت ، آشنائی ۔
فارسی ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

ع نادانوں کی دوستی سے ز بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غم گسار ہوتا غالب

دوستی ادا کرنا ۔ دوست کے ساتھ وفاداری کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ ہم وہ مصاحب وفادار ہیں جس کی تلاش میں تم نکلے ہو ۔۔۔ اب چاہے ہاتھ دھو لے چلو ۔ چاہے دوستی ادا کرو ۔ (فسانۂ آزاد)

دوستی بڑھانا ۔ ربط ضبط بڑھانا ، یارانہ پیدا کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ اس جھنجھٹ سے نجات پائی تو چیکار صاحب کے منجھلے صاحبزادے سے دوستی بڑھائی ۔ (فسانۂ آزاد)

دوستی پیدا کرنا ۔ یارانہ کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ لومڑی (لوخری) بڑی چالاک اور دغاباز ہوتی ہے ۔۔۔ اس نے اونٹ سے دوستی پیدا کی ۔ (فسانۂ آزاد)

دوستی رکھنا ۔ کسی سے محبت رکھنا ، خلوص اور ہمدردی رکھنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

دوستی رکھتے ہیں کس درجہ برابر آنسو
ساتھ آتا ہے مرے آنسو کے برابر آنسو دیا شنکر نسیم

دوستی کا دم بھرنا یا مارنا ۔ دوستی کا دعویٰ کرنا ، دوست ہونے کا بیڑا اٹھانا ، دوستی کا حق جتانا ۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں دوستی کا دم بھرنا بولتے ہیں ۔ دوستی کا دم مارنا رائج نہیں ۔

اب میں نہ مانوں ناک سے پھر سے دوستی کا دم
اٹھا ہے زہر یار سے کیا اعتبارِ دل جلیل

دوستی کٹ کرنا ۔ رشتۂ دوستی منقطع کرنا ۔ اردو مصدر ، عوام کی زبان ۔

محلِ صرف ۔۔ آجکل کی دوستی بھی کوئی دوستی ہے ذرا سی بات ہوئی اور دوستی کٹ کر دی ۔

قولِ فیصل ۔۔ اس کا لازم ' دوستی کٹ ہونا ' بھی عوام بولتے ہیں ۔

دوستی کرنا ۔ یارانہ کرنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ ایک روز اونٹ سے کہا کر بھائی اونٹ ہم سے دوستی نہیں کرتے ۔ (فسانۂ آزاد)

دوستی نبھانا ۔ دوستی باقی رکھنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ دوستی کر لینا سہل ہے مگر نبھانا دشوار ہے ۔

قولِ فیصل ۔۔ ' نبھانا ' کی جگہ ' نباہنا ' بھی مستعمل ہے جو موجودہ دور میں غیر فصیح ہے ۔

ع دوستی اس بُتِ کافر سے نباہیں کیونکر داغ

دوستی نبھنا ۔ دوستی باقی رہنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

دوستی نبھتی نہیں ہرگز فرومایہ کے ساتھ
روحِ جنت کو گئی جسم مگر یاں رہ گیا آتش

محلِ صرف ۔ منجھلے میاں سے دوستی نبھتے نہیں دیکھی ، چار دن کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ ۔ (فسانۂ آزاد)

دوسخنے ۔ وہ ایسے سوالات جن کا جواب ایک ہو جیسے ، گوشت کیوں نہ کھایا ؟ ڈوم کیوں نہ گایا ؟ گلا نہ تھا ۔

محلِ صرف ۔۔ امیر خسرو کے دو سخنے اب تک مشہور ہیں ۔

قولِ فیصل ۔۔ یہ امیر خسرو کی ایجاد ہے ۔ اب کم بولے جاتے ہیں ۔

دوس دینا ۔ الزام دینا ۔ اردو مصدر ، متروک ۔

قسمت اُلٹی ہے کیا کروں اس کو
دوست دشمن ہر دوس دوں کس کو رشک (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل ۔۔ اب عورتیں شین نقطہ دار سے ' دوش دینا ' بولتی ہیں ۔

دوس دینا دوسرے کو کام کرنا خود ۔ خراب کام خود کر کے دوسرے کو ملزم ٹھہرانا ۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل ۔۔ اب ' دوس ' کی جگہ ' دوش ' ہے ، اور کمی کے ساتھ بولتے ہیں ۔

دوسرا ۔ (واؤ غیر ملفوظ) ، دونوں جہان ، فارسی ، فصیح ، رائج ۔

ع جس پر نظر لطف سے دوسرا ہو انیس

دوسرا ۔ ہر چیز کے لیے ، دوم ، ثانی ، اور ، دیگر ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ یہ سوچ کر اس باغ میں سب طرف پھرا ایک طرف کو دوسرا دروازہ اور دکھائی دیا ، اسی دروازے سے نکل کر راستہ لیا ۔ (طلسم ہوشربا)

دوسرا ۔ غیر آدمی ، اجنبی شخص ، کوئی اور ، اسم مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محلِ صرف ۔۔ اسے صحرائے طلسم میں پھینک دو ، اگر طلسم کشا ہے از خود طلسم سے نکل جائے گا ۔ اور اگر کوئی دوسرا ہے تو صحرا میں سرگرداں ہو کر جان دے گا ۔ (طلسم ہوشربا)

کعبے میں بھی وہی بُت خود بیں تھا جلوہ گر
ہم کو تو خوف تھا کہ کوئی دوسرا نہ ہو ۔ اکبر

دوسرا ۔ مقابل ، برابر کا ، ہم پلہ ، ہمسر ۔ اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

اک قدم میں وسعتِ دشتِ جنوں کرتا ہے طے
دوسرا اپنا نہیں رکھتا ترا دیوانہ آج — رشک

قولِ فیصل:۔ اس جگہ اب زیادہ تر ثانی بولتے ہیں۔

دوسرا خدا سمجھنا:۔ اپنا سب کچھ سمجھنا، خدا کی طرح سمجھنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ بعض بعض تو معاذ اللہ انھیں دوسرا خدا سمجھتے ہیں۔ خدا ایسے خیالات مرغوب سے بچائے۔

(فسانۂ آزاد)

دوسر بلانا:۔ نکاح بیاہ کرا دینا، عقد کرا دینا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ مصرف:۔ اس غریب کی شادی کہیں کرا دو دوسر بلانا بڑا ثواب ہے۔

دوسری ص: (دوسرا کی تانیث) اور، دیگر۔ اُردو فصیح، رائج۔

خورشید و ماہ جو نہیں سکتے ترا جواب
یہ بات دوسری ہے کہ ہیں آسمان پر — جمیل

دوسری ص: کوئی اور۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ مرقع دہر میں ایسی صورت زیبا دوسری خلق نہ ہوئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

دوسری ف: مہینے کی دوسری تاریخ۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ آج شوال کی دوسری ہے، نمازیوں کو جلوس اُٹھے گا۔

دوسرے:۔ مزید برآں، اس کی جگہ، برخلاف سابق کے۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ یہ خیال کر کے دیو ایک کنیز کی صورت میں ملکہ شہزادہ جادو کے سامنے آیا اور دست بستہ عرض کیا، لونڈی کو یہ مقام اور باغ بہت پسند آیا ہے۔ آج میرا جی نہیں چاہتا ہے کہ آپ کے قدموں سے جدا ہوں۔ اور دوسرے میں نے علم موسیقی کو خوب حاصل کیا ہے اور آپ ایسا قدر دان مجھے ملا ہے۔ چاہتی ہوں کہ شب بھر رہ کر وہ سب کمال آپ کو دکھاؤں۔

(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اسی مفہوم کو دوسرے یہ کہہ کر بھی ادا کرتے ہیں اور اسی طرح زبانوں پر زیادہ ہے جیسے: مہتاب نے کہا، معلوم ہوتا ہے اگر میں کچھ فرق پڑ گیا ہے اور دوسرے یہ کہ تم ذرا سی بھی ہو، میں اس سحر کو مٹائے دیتا ہوں۔

(طلسم ہوش رُبا)

دوسرے تیسرے:۔ کبھی کبھی، گاہ گاہ۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

یہ بھی احسان ہے جو وعدے ہوں
دوسرے تیسرے قیامت کے — داغ

محلِ مصرف:۔ ہمارے یہاں تو دوسرے تیسرے وہ آتے ہیں۔ سچ کہتے ہیں بی حسن آرا ہی کے لائق ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

دوسری حالت (یا) صورت:۔ مختلف حالت، مختلف وضع۔ اُردو مصرف، مؤنث، فصیح، رائج۔

دوسرے دن:۔ بعد کو، کسی اور دن۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی میں "کسی دوسرے دن" کہتے ہیں۔

دوسرے رنگ میں ہونا (یا) دوسرے ہی رنگ میں ہونا:۔ بُرے رنگ میں ہونا، چال چلن خراب ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ ان کو سمجھاؤ بجھاؤ، ورنہ بالکل ہی ہاتھ سے جائیں گے۔ آج کل وہ دوسرے ہی رنگ میں ہیں۔

قولِ فیصل:۔ دوسری صورت سے زیادہ مستعمل ہے۔

دوسری صورت پکڑنا:۔ تبدیلی ہو جانا، مختلف ہو جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دوسرے فاقے:۔ دو وقت کھانا نہ کھانے کے بعد۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ٹلتی ہوں تن پیٹ میں بھی اوجھڑی کو فکر ہو تماہ صبح
دوسرے فاقے کہا جوڑی نے حسنا فقے ہے گواہ — جان صاحب

دوسرے کا منہ دیکھنا:۔ عورت کا غیر مرد کے ساتھ منہ کالا کرنا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

کیوں نہ منہ دوسرے کا دیکھے وہ
آپ سے شکل کے جب بیزار رہے — جان صاحب

دوسری ماں:۔ سوتیلی ماں۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف:۔ میں تو دوسری ماں ہوں، بچوں کا بہت خیال رکھتی ہوں۔

دوسرے ہاتھوں کو دیکھنا:۔ غیر کے سہارے پر رہنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

قوم اس کمزوری تمت پہ تو کیوں ہو منحصر
خود سنبھلنا چاہیے ہر قوم کو سب ہیں منتظر
دست گیروں کا سہارا ڈھونڈنا ہے بے خطر
دوسرے ہاتھوں کو جب تک دیکھنے والی تو پھر
بے نیازی اس قدر کب درخورِ احوال ہے — منشی لکھوری
اپنا ذاتی گھر بنا کوئی اگر کچھ مال ہے (صحیفۂ القوم)

دوسری ہوئی:۔ (اُردو فقرہ) ایک چوٹ ہو چکی تھی دوسری پھر ہوئی۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

پہلے نگاہ پھر مری دشمن حیا ہوئی
وہ ایک تھی یہ دوسری اے دل بلا ہوئی — امیر

دوستہ:۔ ایک قسم کا زیور۔ اُردو، (لکھنؤ)

(نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اب رائج نہیں۔

دوسوتی : (واؤ غیر ملفوظ) دوہرے سوت کا بنا ہوا ایک قسم کا کپڑا جو اکثر خیموں یا فرش وغیرہ میں لگاتے ہیں۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل: اب زیادہ تر فرش ہی کے کام میں یہ کپڑا آتا ہے۔

دو سے تین بھلے : دو سے تین آدمیوں کے ہونے میں زیادہ تقویت ہوتی ہے۔ اردو، مقولہ، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل: اس جگہ زیادہ تر "ایک سے دو بھلے" بولتے ہیں۔

دوسیرا : (واؤ غیر ملفوظ) دو سیر کا ایک باٹ، وہ باٹ جس کا وزن دو سیر ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: اس کی تانیث "دوسیری" ہے۔

دوسیرا : روپے کا دو سیر والا، بیشتر تمباکو کے لیے مستعمل ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: کبدار خانے والا پہلوان ابھر کر لایا، محمد علی کی دکان کا دوسیرا شکیو تمباکو... (سیر کہسار)

دوش : قصور، خطا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ استعمال: اپنی غلطی پر دوسرے کو دوش دینا یہ تمہارا ہی کام ہے۔

دوش : مونڈھا، کاندھا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تیرے کوچے سے بڑے گا جنازہ میرا
بعد مردن نہ دیا تو نے اگر دوش بھلے — (انو)

قولِ فیصل: آذر نے دوش دینا میت کو کاندھا دینے کے معنی میں نظم کیا ہے جو اب نہیں بولتے۔

دوش : گزری ہوئی رات۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رہا فکر فردا نہ کروں محو غم دوش رہوں — (اقبال)

دوشاخہ : دو شاخوں کی لکڑی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: یہ دوشاخہ غلیل کے لیے کاٹ کے رکھ لو۔

دوشاخہ : دو شاخوں کا درخت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: یہ آم کا دوشاخہ مدت سے سوکھا کھڑا ہے۔ کٹوا کے رکھ لو۔ جلانے کے لیے لکڑیاں ہو جائیں گی۔

دوشاخہ : شمع دان جس میں دو شمعیں روشن کی جاتی ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: حضور روشنی کا انتظام تو ایسا ہوا ہے کہ شہزادوں کے ہاں بھی نہیں ہے۔ جھاڑ، کنول، مردنگ، جھالے، دوشاخے اس طرح روشن ہیں کہ دن معلوم ہوتا ہے۔ (رفتار آزاد)

جا دوشاخہ لیا جس اس کا اٹھا
اور دی شمع دان میں شمع جلا — (ہشت گلزار)

دوشاخہ : بھنگ چھاننے کی لکڑی جس میں دو شاخیں ہوتی ہیں۔ اردو، مذکر، بھنگیڑیوں کی اصطلاح۔

دوشالہ : (واؤ غیر ملفوظ) چادر، جوڑا، دو شالوں کا جوڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لگا ہاتھ اس کے زر و مال بھی
ملا اک دوشالہ بھی رومال بھی — (اختر رشاد جلد دوم)

قولِ فیصل: اوڑھنا اور ڈھلکنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(ڈھلکنا) نئی جوانی کا جوش اور ابھار سینے کا
دوشالہ ڈھلکا پڑا ہے بھی کیا تعجب — (جگر)

(اوڑھنا) سبزہ و حسن کدہ کو تم نہ یاد گئی بسا دہ
جب دوشالہ سوئی اوڑھے بادِ سبو بنگ — (جگر)

دوشالہ پوش : شالی چادر اوڑھنے والا، فارسی، صفت، قلیل الاستعمال۔

محلِ استعمال: انقلاب زمانہ نے بڑے بڑے دوشالہ پوشوں کو آج اس منزل پہ پہنچا دیا کہ جہاں ٹاٹ کا کمبل بھی نصیب نہیں۔

دوشالہ پوش : خوش لباس، امیر، خوش پوشاک۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل: اب مستعمل نہیں۔

دوشالے میں لپیٹ کر لگانا : (کنایتہً) در پردہ ذلیل کرنا، محمود الفاظ میں ہجو کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوش بدوش : کاندھے سے کاندھا ملا کر، کاندھے سے کاندھا جوڑے، شانہ بشانہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: ساٹھ ہزار سوار چلتہ پوش، چار آئینہ بند دوش بدوش پرے سے پرا ملائے ترکب ملے دو رکاب بہ سوار گزرے۔ (طلسم ہوش ربا)

دوش بدوش : (کنایتہً) اتفاق کے ساتھ، شرکت میں، متفق ہو کے، ایک ساتھ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: یہ بالکل صحیح ہے کہ قدوائی نے جواہر لال کے دوش بدوش قوم کی خدمت انجام دی۔

دوش بدوش : جنازے کو کاندھوں پر لے کر لے جانے کے لیے بھی بولتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دوش بردوش : کاندھے سے کاندھا جوڑے، شانہ بشانہ۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محاورہ صرف ۔ اتنے میں سامنے جو نظر پڑی تو ایک بُتِ غنچہ دہن سیم بغب سے آنکھ لڑی۔ گیسو لیلۃ القدر، جبین مطلع الفجر، نسیم گلشن دل رُبائی، شمیم زلفِ شتائی ...... زلف عنبر بار چین ابرو تیغ جوہر دار، قیامت کُبریٰ ہے دوش بردوش غارت گر دین و رہزن ہوش۔

(فسانۂ آزاد)

دُوش پر سر بار ہونا۔ زندگی سے بیزاری ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دونوں کی مرادیں پوری ہوں، ہاں تیغ کھینچ اب وار چلے
مدت سے مجھے ارمان یہی ہے سر دوش پہ میرے بار بھی ہے

بشارت حسین اختر رئیس پٹنہ (بہار)

دُوش پر لینا۔ کاندھے پر سوار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دُوشنبہ۔ (واو غیر ملفوظ) سوموار، پیر، اتوار کے بعد کا دن۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جمعہ اگر نہیں تو دوشنبہ کو آیئے
نمبر جیب کے آپ کو سب دن غلط کئے ہیں — امیر

محاورہ صرف ۔ میر صاحب پر یوں نہ ہنسیے بھی دوشنبہ دیکھے دن بیلیے۔

(فسانۂ آزاد)

دوشیزگی۔ دوشیزہ یا کنوارا ہونے کا زمانہ، بکارت، کنوارپن۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

بحر آزادان گل پاکیزگی سے
دل غنچہ لہو دوشیزگی سے — تسلیم (شام غریباں)

دُوشیزہ۔ ناکتخدا، کنواری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ایک گرد دوشیزہ سڑک پر دھوپ میں ہو بے قرار
چوڑیاں بجتی ہیں کنکر کوٹنے میں بار بار — جوش (روح ادب)

قول فیصل ۔ اس کی فارسی جمع ۔ دوشیزگاں ۔ بھی مستعمل ہے جیسے: بیٹھے بیٹھے یہ سوجھی کہ خدمت گاروں کو موقوف کر کے ان کی جگہ پر دوشیزگانِ مہ سیما حور لقا کو نوکر رکھیں۔ (سیر کہسار)

دُوشینہ۔ شب گزشتہ کا، رات کی رکھی ہوئی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں گے نکیرین
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے — غالب

دُوطرفہ (یا) دُوطرفی۔ (واو غیر ملفوظ) دوطرفہ دونوں طرف، دونوں جانب، جانبین، طرفین، دونوں رُخ، دونوں سمت۔ فارسی، صفت۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ صرف 'دوطرفہ' بولتے ہیں۔

دُوطناب۔ وہ زمین جس پر دو فصلیں بوئی جائیں۔ فارسی ترکیب، کاشت کاروں کی اصطلاح۔

دُوعالم۔ (واو غیر ملفوظ) دو جہان، دُنیا و آخرت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ناموس بادشاہ دو عالم پناہ ہیں
پردہ نشین اہلبیت کے جسم میں کپڑے سیاہ ہیں — نفیس

دُوعالم اُلٹ جانا۔ دونوں عالموں کا تہ و بالا ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نظر بدلے جو اپنی وہ ستم گر
اُلٹ جائیں دو عالم ایک پل میں — شاد لکھنوی

دُوعالم سے گزر جانا۔ دُنیا اور عقبیٰ کے خیال سے دست بردار ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پہنچیں گے رہ گزرِ یار تلک کیونکر ہم
پہلے جب تک دو عالم سے گزر جائیں گے — ذوق

دُوعالم فراموش ہو جانا۔ کسی کام میں ایسا منہمک ہو جانا کہ دُنیا و مافیہا سب بھول جائیں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

مے پلا ایسی کہ ساقی نہ رہے ہوش مجھے
ایک ساغر میں دو عالم ہوں فراموش مجھے — دہر

دُوعملہ۔ دو شخصوں کی حکومت، وہ چیز یا مکان جو دو آدمیوں کی ملکیت ہو، ایک ہی جگہ دو شخصوں کی عمل داری، کشمکش، ایک چیز پر دو شخصوں کا قبضہ۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تا کجے گنج شہیداں میں دو عملہ اے ترک
سر ہمارا رہے یا خنجر فولاد رہے — حیدر

قول فیصل ۔ اس محل پر آتش کا مصرعہ بطور ضرب المثل زبان زد خاص و عام ہے۔

یہ دو عملے میں ہمارا آشیاں ہے — آتش

دُوعملی۔ دو حکومتیں، بد انتظامی۔

(نور اللغات)

قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوغ۔ (واو مجہول) چھاچھ، مسکہ نکلا ہوا دہی، مٹھا۔ فارسی، مذکر، دہلی کی زبان۔

دیا جو عشق نے شیرہ یہ مرشک ہیں
تو نوش جاں اُسے ہم نے مثال دُوغ کیا — بہادر شاہ ظفر

قول فیصل ۔ یہ لفظ لکھنؤ میں بھی رائج و فصیح مگر مؤنث ہے۔ بس معنوں میں ذرا سا فرق ہے۔ لکھنؤ میں 'دوغ' اس دہی کو کہتے ہیں جس میں کھیرے ککڑی کے باریک کٹے ہوئے لچھے دہی میں ملا کے اور نمک مرچ وغیرہ حسب ضرورت ڈال کے بناتے ہیں۔ مثال ملاحظہ ہو۔
... خوانوں میں رکابیاں اور قابیں لگانی شروع کر دیں۔ ایک خوان میں پیالے لگائے، کسی میں فیرنی اور مزاعفر کسی میں دُوغ اور کباب و پلاؤ وغیرہ۔

(فسانۂ آزاد)

دُوغزلہ۔ ایک طرح میں ایک شاعر کی دو غزلیں جو ایک ساتھ لکھی یا پڑھی جائیں۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

جب تک نہ دوغزلہ ہو شعر ایسے نہیں ہیں
ہم ہاتھ سے ہرگز قلم اپنا نہیں رکھتے — شعور

محلِ صرف: ایک دل میں اُن کا دو غرضا رہتا تھا۔
(دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

دُوغَلا: (اصل میں دوغلہ تھا) وہ جس کے ماں باپ ایک قوم کے نہ ہوں، کم اصل، کمینہ، کم ذات، بدگوہر۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: ایسا دُوغلا آدمی میری نظر سے نہیں گزرا۔

قولِ فیصل: استعمال: تانیث دوغلی ہے۔

دُوغلی بات: گول بات۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں کمینے پن کی اور ذلیل بات کو دوغلی بات یا دوفصلی بات کہتے ہیں۔

دُوغنا: طعنہ دینا۔

(فقرہ) لڑکی تو ساس نندوں کی طرح دوغتی ہے۔
(لغاتِ اُردو جلد اوّل)

قولِ فیصل: اب مستعمل نہیں۔

دُوفصلا: وہ درخت جس میں دو فصلیں ہوں۔ اُردو صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُوفصلا: (کنایۃً) یکسوئی نہ رکھنے والا، ظاہر میں کچھ باطن میں کچھ، جس کا ظاہر و باطن یکساں نہ ہو۔ اُردو، مذکر، متروک۔

ایک سے رنگ بہار اور خزاں میں اپنا
اس پہ اے غیرتِ گل تو نے دو فصلا جانا — نسیم

قولِ فیصل: اب ایسے آدمی کو دوغلا و دوفصلا کہتے ہیں۔ تنہا دوغلا نہیں کہتے۔ تانیث کے لیے دوغلی، دوفصلی مستعمل ہے۔

دُوفصلی: وہ درخت جس میں فصل میں دوبار پھل لگے۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُوفصلی: وہ زمین جو سال میں دو بار بوئی جائے۔
(فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوفصلی بات: گول بات، دورُخی بات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نہیں بھاتی مجھے دو فصلی بات
رہے گی رنگ ایک روز یہی بات — سفیر

قولِ فیصل: جمع کے ساتھ "دوفصلی باتیں" بھی مستعمل ہے۔

باتیں دوفصلی کرو اُن سے دو جی جان کے لیے
گرگٹ کے جیسے بنے آم خالص ہوئے — جان صاحب

دُوقَدم: چند قدم، تھوڑی دور، کچھ دور تک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: سواری کی کیا ضرورت ہے دو قدم پر تو اُن کا مکان ہے۔

قولِ فیصل: جانا، چلنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے:
(جلال) اُٹھا دو قدم چلا تھا کہ منھ کے بل پر جوتی بیوی بہار گرا۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

جو بے سواری گھر سے نہ چلتے تھے دو قدم
کھاتے ہیں ٹھوکریں سرِ بازار پاؤں میں — شعور لکھنوی

دُوقدم پر: قریب، نزدیک، پاس۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کچھ اس قدر نہیں سفرِ ہستی و عدم
گر پا اُٹھایئے تو یہ عرصہ ہے دو قدم — مصحفی

دُوقدم آگے ہونا: سبقت لے جانا، کسی سے بڑھ کر ہونا، کسی سے بازی لے جانا، کسی سے بڑھ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: چالاکی میں وہ اپنے اُستاد سے بھی دو قدم آگے ہیں۔

دو قدم بڑھ جانا: تھوڑا سا آگے بڑھ جانا، ذرا سا آگے نکل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

امتحاں گاہِ محبت میں تھے سب ثابت مگر
دو قدم جو بڑھ گیا میدان اُس کے ہاتھ تھا — امیر

دُوقدم پر: تھوڑی دور پر، بہت کم فاصلے پر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پھر گئے آپ میرے کوچے سے
دو قدم پر غریب خانہ تھا — (عمادالدین اختر) (مظہر الاملا)

دُوقصائیوں میں گائے مُردار: دو آدمیوں کی بحث و تکرار سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ اُردو مثل، متروک۔ (مخزن الامثال)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس جگہ "دو ملاؤں میں مرغی حرام" رائج ہے۔

دُوقلم کرنا: دو ٹکڑے کرنا۔

بولی سہے تیری مے میں آبداری تیغ کی پیدا
کھینچی تیغ کر کے چل کر کیا عَلَم دو قلم ساقی — جرأت
(نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

دُوک: دو سال کا بچھڑا۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوکان: دکان۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مر گیا کیا تاریخِ مئے کش جو سارے مے فروش
مسجدوں میں بیٹھے اپنی اپنی دوکاں چھوڑ کر — ناسخ

قولِ فیصل: عربی میں "دُکّان" ہے فارسیوں نے تخفیف "دکان" کر لیا۔ اُردو والے "دوکان" اور "دکان" دونوں طرح استعمال کرتے ہیں۔

دُوکرنا: دو حصے کرنا، دو ٹکڑے کرنا، دو پارہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کم نہیں ابروؤں سے یار کی آنکھیں
دو کیا ہوگئیں جو چار آنکھیں — سحر

دُو کوڑی کا :۔ بے وقعت، حقیر۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم جو کچھ لائے ہو کسی کام کا نہیں، بالکل دو کوڑی کا ہے۔

دُو کوڑی کا آدمی :۔ نہایت بے وقعت آدمی، بہت حقیر آدمی۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ یہ دو کوڑی کا آدمی اور آپ کا مقابلہ کرے۔

دو کوڑی کا نہ رکھنا :۔ کسی لائق نہ رکھنا، ناکارہ کر دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم ہمارا فاؤنٹین پن مانگ کے لے گئے تھے نہ معلوم کس صورت سے رکھا کہ دو کوڑی کا نہ رکھا۔

قولِ فیصل :۔ مؤنث کے لیے "دو کوڑی کی نہ رکھنا" کہتے ہیں۔ خراب ہو جانا، ناکارہ ہو جانا کے معنی میں "دو کوڑی کا نہ رہنا" کہتے ہیں۔ جیسے :۔ بہت قیمتی سوٹ تھا جیسے تم نے سیاہ رنگوا لیا اب دو کوڑی کا نہ رہا۔

دُو کوڑی کا ہونا :۔ بے قدر ہونا، حقیر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خوب رو بے قدر ہو جائیں اگر ہوں ہرزہ گرد
پھول دو کوڑی کے ہو جائیں اگر بازار میں — وزیر

دو کوڑی کو نہ پوچھنا :۔ بالکل خاطر میں نہ لانا، ذرا قدر نہ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں "کوڑی کو نہ پوچھنا" کہتے ہیں۔

دُو کوڑی کی :۔ سبک، بے وقعت، حقیر، ناچیز۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دو کوڑی کی چیز کے لیے اُن سے کون کہے، نہ معلوم وہ اپنے دل میں کیا خیال کریں۔

دُو کوڑی کی بات کر دینا (یا) دُو کوڑی کی آبرو کرنا :۔ ذلیل کر دینا، عزت گھٹا دینا۔ (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دو گوشیا :۔ ایک قسم کا پتنگ۔ اُردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُو کھر لگانا (یا) دُو کھنا :۔ (۱) برے کام سے منع کرنا۔ (۲) اعتراض کرنا، عیب نکالنا۔ (۳) ... [?]

مجھ کو دوکھا جو کسی نے تو وہ بولے ہنس کے [?]
ایک سیرا ہے دو ناکھوں کے برابر عاشق [?] — انشا

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دُو گاڑا :۔ دو نالی بندوق، وہ بندوق جس میں دو گولیاں بھری جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں دو گولیاں بھرنے کو بھی دوگاڑا کہتے ہیں۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُو گاڑا مارنا :۔ (مستعدی) دو نالی بندوق لگانا، ایک دفعہ میں دو گولیاں بھر کر چلانا۔ اُردو صرف، متروک۔

خالی رونے سے دکھائے نہیں ناگہ کو [?]
بھر کے قاتل نے تپنچے سے دوگاڑا مارا — برق

دُو گال ہنسنا بولنا :۔ تھوڑا سا ہنسی مذاق کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :۔ حکیم :۔ اب ہم تم کو شرارت کیا کریں گے کہ دیا کر بھاگ جاؤ دیوانے کے منہ نہ لگو اور گھڑی دل لگی بازی کر رہی ہو۔ [?]

نوجی :۔ دُنیا میں بندر کھو نہ درکی دو گال ہنسنے بولنے دو میاں۔ (فسانۂ آزاد) [?]

دُوگامہ چلنا :۔ (دوگامہ :۔ واؤ غیر ملفوظ) گھوڑے کا آہستگی چلنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مزاج دیکھتے ہیں یک رنگ بجز ناز و فا [?]
جیسے دوگامہ سواری میں وہ سمند نہیں — بحر [?]

قولِ فیصل :۔ دوگامہ (دوگام) فارسی میں وہ قدم جو چلتے وقت دونوں پاؤں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ کنایۃً سست رفتار گھوڑے کو کہتے ہیں۔

دُو گالی سنانا :۔ دشنام دینا، غصے میں گالیاں زبان پر لانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی جا کر دیکھے تو دھاڑیں مار رہے ... چلم پر دم لگاتے ٹہلیں گے یا اپنے جلاجلا کر تاپتے ہوں گے۔ پہلی ہی آہٹ پر دو گالی سنا کر کہیں گے کہ "فلانے اتنی دیر کو آئے، ہم گھڑی بھر سے راہ دیکھتے آ رہے ہیں (راہ دیکھتے رہے)"۔ (عزیز الرحمن، آنادونی، میرا پہلا گناہ) [?]

دُوگانہ ادا :۔ دو رکعتی نماز۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

بس ایک ہاتھ میں دو ہو گئے پڑھ دوگانہ عشق
جو بے نماز ہے وہ قابلِ سلام نہیں — دبیر

دُوگانۂ عید :۔ عید کی نماز۔ فارسی، مذکر۔

عدم کوئی تو کوئی عید گہ روانہ ہوا
کہیں نمازِ جنازہ کہیں دوگانہ ہوا — شاد لکھنوی

قولِ فیصل :۔ اب صرف حضرات اہلِ سنّت بولتے ہیں۔

دُوگاؤں کی پاہی گئے تمرے آہا جائی [?] :۔ مشقت زیادہ اور حاصل کچھ نہیں۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل :۔ کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دُو گز زمین :۔ (کنایۃً) قبر کی زمین۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کتنا ہے بدنصیب ظفر دفن کے لیے
دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں — ظفر

دوگز کفن نہ دینا:- کفن کے لیے دو گز کپڑا نہ دینا، کفن تک نہ دینا۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

راحت سوائے ایذا اہل وطن نہ دیں گے
مرجاؤں گا تو مجھ کو دوگز کفن نہ دیں گے — زند

دوگونہ:- (واؤ غیر ملفوظ) دو قسم کا، دو طرح کا۔ فارسی صفت، قلیل الاستعمال۔

حسرت خوبیٔ تقدیر کہ کام کیا
صورت رائج شب وصل دوگونہ ہوئی — راسخ عظیم آبادی

دوگھر مسلمانی ان میں بھی آنا کانی:- تھوڑے سے آدمی اُن میں بھی نا اتفاقی۔ اُردو مثل۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

دوگھڑی:- تھوڑی دیر، چند ساعتیں۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

بہار بلا کہ دگل دوگھڑی تو دیکھ لینے دے
ابھی نرگس نے او گلچیں چمن میں آنکھ کھولی ہے — امیر

محل صرف:- نازنینان خورخال پری تمثال..... ترتیب ہر کب شاہزادہ عالی وقار کو دست ادب باندھ کر تسلیم بجا لائیں اور عرض کیا۔ ہماری شاہزادی یعنی ملکہ تصویر جادو نے سلام شوق عرض کیا ہے کہ اگر ہرج کار تصور نہ ہو تو دوگھڑی کے لیے ہمارے باغ میں قدم رنجہ فرمایئے۔ (طلسم ہوش ربا)

دوگھڑی بجنا:- رات کے دو پہر کا گھنٹہ بجنا یا توپ چلنا، رات کے دو بجنا۔ اُردو، مونث، متروک۔

تم دوگھڑی کے بجتے ہی جاتے ہو اپنے گھر
آتا ہے روز شمس گھڑی دوگھڑی کے بعد — تنویر

دوگھڑی دن رہنا:- تھوڑا سا دن باقی رہنا، دن ختم ہونے کے قریب ہونا۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ایسے وقت سے چلو کہ دوگھڑی دن رہے جا کر باغ پہونچ جاؤ۔

دوگھڑی دن رہے:- اس وقت جب تھوڑا سا دن باقی رہے، وہ وقت جب دن کم رہ جائے۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- مہتابی پر دوگھڑی دن رہے چھڑکاؤ ہوا تھا۔ (امراؤ جان ادا)

دوگھڑی رات باقی رہنا:- تھوڑی سی رات باقی رہنا، رات ختم ہونے کے قریب ہونا۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دوگھڑی رات باقی رہتی ہے تو میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اسی وقت سے لکھنے کے لیے بیٹھ جاتا ہوں۔

دوگھڑی کا تڑکا:- صبح کاذب، آفتاب نکلنے سے پہلے کا وقت۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوگھڑی کی بے حیائی سارے دن کا آدھار:- تھوڑی دیر کی بے مروتی اور بے غیرتی سے ایک مدت تک کے لیے آرام ہو جاتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دوگھڑی کی دل لگی:- تھوڑی دیر کا مذاق، کچھ دیر کی تفریح۔ اُردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- جب بہنکری کی ندیاں ملتی ہیں تو ایسی ہی سوجھتی ہے، ادھر ان کا ہرج ہی کیا ہے۔ ان کو دوگھڑی کی دل لگی ہاتھ آتی ہے، اور کیا ہے۔

دوگھڑی کی واہ واہ:- تھوڑی دیر کی تعریف۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دوگھڑی کی واہ واہ کے لیے مشاعرے میں جا کے کون اپنی رات برباد کرے۔

دوگھونٹ:- تھوڑی سی کوئی رقیق شے۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

زخم جگر کو خوب ہی لے کر بڑھا دیئے
دوگھونٹ اگر ہیں تری جھوٹی شراب کے — صبا

دوگھونٹ پلانا:- تھوڑا سا پلانا۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

زاہدو! حق تو یہ ہے تم ہو بڑے بے توفیق
اپنے مہمان کو دوگھونٹ پلاتے بھی نہیں — وزیر

دوگھونٹ لینا:- حقہ، بیڑی اور سگریٹ وغیرہ پینا۔ اُردو، مونث، متروک۔

کھڑے ہو کے دوگھونٹ حقے کے لے
چبا پان اور رنگ ہونٹوں پہ دے — میر حسن

دُوَل:- (بضم اوّل و فتح دوم) دولت کی جمع، عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:- ترکیب اضافی کے ساتھ اہل دول، صاحبان دول، ارباب دول وغیرہ بولتے ہیں۔

دولاب:- (واؤ مجہول) چرخ، رہٹ۔ فارسی، مذکر۔

ہوں وہ گریاں بعد مردن گر چلے میرا غبار
گرد بادوں پر بھیں عالم کو ہو دولاب کیا — ناسخ

قول فیصل:- عربی میں بواؤ معروف ہے، اب مستعمل نہیں۔

دولایہ:- ایسا قرضہ جو ایک سے لے کے دوسرے قرض خواہ کو دیا جائے۔ فارسی، متروک۔

دولا کریں بہتر رکھیں یہ بھی تو کیا ہے
ہوتا نہ گرا سماں ہے اس کے رنگ زمانہ — میر

دولاغولا:- (۱) بڑی جسامت والا، کئی (۲) نیک،

سیدھا، بھولا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

دُولائی ۱۔ (دوا و معدولہ) جامہ دوتہ جس کو ابرہ اور استر سے باہم سیا جاتا ہے۔ فارسی۔

گرفتہ گرز رفعت گرم بازار گلشن را
قبائے خود گل رعنا چرا دولائی کرد — تاثیر

کیا کہوں کیا کچھ ترے دونے نگاہ شوق نے
بٹ گئی جس وقت پہنے سے دولائی آپ کی — مصحفی

قولِ فیصل۔ اردو میں اب اس کا ہم تلفظ دُلائی ہے۔

دَولت ۱۔ زمانے کی گردش، نیکی، ظفر و اقبال و مال سے کسی کی طرف — عربی، مؤنث، تسلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (نور اللغات)

دَولت ۲۔ جو چیز کہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پہونچتی ہے۔ مال و ظفر کو دولت اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں کبھی کسی کی ہیں کبھی کسی کی۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اک زمانے کو ہے دولت کی تلاش
علم ہے آرزوئے تحصیلِ معاش — مرزا رسوا

دَولت ۳۔ بخت، اقبال، نصیبا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دل بے مدعا پایا جو دولت ہو تو ایسی ہو
خدا سے پھر نہ کچھ مانگا قناعت ہو تو ایسی ہو — آسی جرن پوری

دَولت ۴۔ سلطنت، حکومت، طاقت۔ جیسے دولتِ ایران، دولتِ روم وغیرہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ منشی عبد الحمید سرکار شاہی میں احکامِ شاہی اور پرچہ و پیام یعنی مراسلت فی مابین دولتِ انگلیشیہ و دولتِ اودھ لکھنے پر مامور تھے۔ حافظ ابراہیم (خوشنویس) کے شاگرد تھے۔ (قدیم، جزو دوم، منشیانِ اودھ)

دَولت ۵۔ (کنایۃً) اولاد، بیٹا، بیٹی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ع دولت کوئی دنیا میں پسر سے نہیں بہتر — انیس

دَولت ۶۔ یہ لفظ اکثر امرا کی چیزوں کے واسطے زائد بطور تعظیم اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے درِ دولت، دامنِ دولت۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ع حضور کے درِ دولت پہ خاک اُڑتی ہے — انیس

محلِ صرف۔ افراسیاب تختِ مجوہر پر بیٹھا، جادو وزیر امرا ارکانِ دولت خدمت میں حاضر تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

دَولت ۷۔ نعمت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہا جب لے صنم جلوہ دکھائیے
تو وہ بولا کہ یہ دولت خدا دے — امیر

دَولت اُٹھانا۔ مال صرف کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اُلفت کا داغ تک بھی نہ دیکھے رقیب کو
دولت پہ وہ نہیں جسے بے جا اُٹھائیے — داغ

دَولت اُڑانا۔ مال و متاع بے جا اُڑانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جو خزانے کی زمانے سے تھی علوی دولت
وہی اولاد نے دو دن میں اُڑا دی دولت — مؤلف

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "دولت اُڑنا" بھی مستعمل ہے۔

دَولتِ ایمان۔ ایمان کی نعمت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کہاں کا نقدِ دل ہم دولتِ ایمان لٹا بیٹھے
ذرا اس پر بھی خیال کا فریبی ہم میں آئے — صبا

دَولت برسنا۔ کثرت سے روپیہ پیسہ ملنا، بکثرت دولت ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع برسے دولت تیرے گھر دن رات ساون کی طرح — [illegible]

دَولتِ بیدار۔ (کنایۃً) وہ دولت جس سے منفعت حاصل کی جائے۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اُس کا مقصود یہ تھے ہی خواب میں ہم چونک اٹھے
اپنے ہاتھ آئی ہوئی دولتِ بیدار گئی — داغ

دَولت تباہ کر دینا۔ مال کو بیجا کاموں میں خرچ کر ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم نے تمام اپنی دولت تباہ کر دی
زر گل دو روزہ پہ اپنا بیاہ کر دی
تنہا ہمیں زوال پہ شرما جو نا تھا — نفی تخلص (صحیفۂ الہام)

دَولتِ حُسن۔ حسن کا دولت سے استعارہ کرتے ہیں۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر آپ کو کھلا یہ ہونے لگی
دولتِ حسن جب لُٹا بیٹھے — رند

دَولت خانہ۔ غریب خانہ کی ضد، تعظیماً دوسرے کے گھر کو کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میں صرف ایک مرتبہ آپ کے دولت خانہ پر حاضر ہو کر اُس کی زیارت سے مشرف ہو چکی ہوں۔ (جنونِ انتظار)

قولِ فیصل۔ جب کسی کے گھر کا پتہ پوچھتے ہیں تو تعظیماً دولت خانہ کہتے ہیں۔ جیسے:

قباسی: آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟
وکیل: ہمارا دولت خانہ ۔ وہ ۔ ہمارا!!
قباسی: (قہقہہ لگا کر) ہم کیسے سمجھے؟ (سیرِ کہسار)

دَولتِ خُداداد۔ خدا کی دی ہوئی نعمت، عطیۂ خداوندی۔ وہ اچھی چیز یا اچھی صفت یا کوئی اور نعمت جو بغیر کسی کوشش کے حاصل ہو۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ یہ دولتِ خداداد

اپنے ہاتھوں سے برباد نہ کرو۔
قولِ فیصل۔ صاحبِ نوراللغات نے، دولتِ خداداد کی مثال میں یہ شعر لکھا ہے ؎

عشق بتوں کی اُلفت ہو مبارک تجھے اے دل
دولت یہ خداداد ہے برباد نہ کرنا — آغا حجو شرف

حالانکہ یہ شعر 'خداداد دولت' کی مثال ہے۔

دُولتِ دُنیا۔ مالِ دنیا۔ دنیوی عیش و آرام کے سامان، دُنیا کی حکومت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

دین کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ
ہاتھ میں لو دولتِ دُنیا کا ہاتھ — صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

رہبری کے واسطے علم و عمل کو ساتھ لیں
دولتِ دُنیا کا اپنے ہاتھ میں پھر ہاتھ لیں — (صحیفۂ القوم)

دُولت دینا۔ بہت روپیہ پیسہ عطا کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

بس یہی دولت مجھے دی تو نے اے بندہ نواز
سینۂ اک گنجینۂ داغِ فراواں ہوگیا — اکبر آبادی

دُولت ڈوبنا۔ مال و متاع کا تباہ و برباد ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کہاں ڈوبی یہ سب دولت تمہاری
ملی کیوں خاک میں عزت تمہاری — لائق سیدنو مسلم

دُولت رائگاں ہونا۔ مال، متاع کا تباہ و برباد ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کر دو دُنیا کو حاصل ذائرے میں خرچ کے رہ کر
کہ اس دُنیا کے پیچھے دولتِ دیں رائگاں کیوں ہو — صفی لکھنوی (صحیفۂ القوم)

دُولت سرا۔ بڑے آدمی کا محل۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

اُٹھے نہیں ہیں وادیٔ وحشت میں گرد باد
پھرتے ہیں اے جنوں تری دولت سرا کے ہیں — امیر

دُولت سے مالا مال کرنا۔ بہت سا مال و متاع دے کر کسی کو بڑا دولت مند بنانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جن کو خدا نے ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے وہ متاعِ دُنیا کو ٹھوکروں پر مارتے ہیں۔

دُولت سرک جانا۔ دفینہ کھسک جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ٹھنڈے سینے سے چپک دیتے ہیں وہ سوتے ہیں
رات کو روز سرک جاتی ہے دولت میری — امیر

دُولت عام کر دینا۔ کسی نعمت کو لوگوں میں بے دریغ تقسیم کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

فرصت تو مروں میں کچھ یہ قوم اُس دن پائے گی
دولتِ تعلیم جس دن عام کر دی جائے گی
(صفی لکھنوی، صحیفۂ القوم)

دُولت قدم۔ لونڈی باندیوں کے نام جو اچھا شگون سمجھ کر رکھتے ہیں۔ مبارک قدم۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اب اس کا رواج بہت کم ہوگیا ہے۔

دُولت کا مزہ۔ دولت کا لطف۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

غنچہ خنداں نہ ہو کیوں کر کے زر اپنا برباد
کر اُڑانے ہی میں ملتا ہے دولت کے مزے — ذوق

دُولت کا نشہ چڑھنا۔ امارت کا غرور ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

نشۂ دولت کا بد اطوار کو جس آن چڑھا
سر پہ شیطان کے ایک اور بھی شیطان چڑھا — ذوق

دُولت کدہ۔ دوسرے کے گھر کو تعظیماً کہتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ حضور کا دولت کدہ کہاں ہے؟ آخر کس پتے سے آپ کے یہاں حاضر ہوا جائے۔

دُولت کونین (یا) دارین۔ دونوں عالم کی نعمت، دونوں جہان کی نعمت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہجر میں ایسا رُلانے دولتِ کونین دی
خانہ ویرانی میں پانی کا خزانہ بڑھ گیا — رشک

اپنی کیوں نہ چاہوں دولتِ دارین میں تجھ سے
بڑی خیاط یہ کھوٹ تری سرکار کیسی ہے — داغ

دُولت کھونا۔ ثروت کھونا، دولت برباد کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

داغ میرے بھی ہیں دو دن کے غنیمت سمجھو
کھوئی نہ رشک جوانی کی تو ساری دولت — رشک

دُولت کی گنگا بہانا۔ (کنایۃً) افراط سے دولت خرچ کرنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُولت گردی ہونا۔ روپے پیسے کی کال ہونا، دفینہ ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

نکو جائے کہاں سینے سے اُٹھ کر
یہیں تو حسن کی دولت گردی ہے — امیر

دُولت لٹانا۔ مال و متاع تقسیم کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دولتِ دیدار لٹاتا ہے یار
آج فقیروں کا بھلا ہو گیا — وزیر

دُولت لٹنا۔ مال و متاع کی تقسیم ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

جلوہ گر یار ہے مجمع میں نظر بازوں کے
لٹ رہی ہے مری سرکار میں دولت کیسی — امیر

دُولت لٹے کوٹلوں پر مہر۔ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص بیجا خرچ کے لیے کفایت

نمائش کرے اور بیجا خرچ کی پروا نہ کرے۔ اُردو، مثل، متروک۔

مہراب کوٹھوں پر ہونے لگی
دولتِ حسن جب لٹا بیٹھے (وزیر)

قولِ فیصل: صاحبِ عالم ہوئے "اشرفیاں کشتیوں کو کوٹھوں پر "مہر" بوتے ہیں۔

دَولتِ مَدار: جس کے دم سے دولت اور حکومت ہو۔ ایک خطاب ہے جو خلیفہ کسی بڑے آدمی کے لیے کہتے ہیں۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف: حق کو سب نے جوڑا نے مل کے اُلّو بنایا اور سرکار دولت مدار نے بھی خوب ہی آڑے ہاتھوں لیا۔ (سیر کہسار)

دَولت مَند: مال دار، امیر، صاحبِ مال و متاع، روپے پیسے والا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: نواب چھٹن صاحب ایک خوب رو اور نوعمر دولت مند رئیس زادے تھے۔ (سیر کہسار)

دَولت مَندی: مال داری، امیری، روپیہ پیسہ ہونا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اگر اسی طرح کسی زمانے کی حالتوں کے ساتھ صغرسن میں لڑکے لڑکیوں کی شادی مفید تھی۔ اس پر کوئی مقامِ اعتراض نہیں ہے۔ شاید اس زمانے کے ساتھ اس کا برتاؤ احسن تصور کیا گیا ہو۔ مگر فی زمانہ اس فعل میں بجز حیرانی اور کوئی امر متصور نہیں، بلکہ اس کے قبائح پر جو نظر کی جاتی ہے تو ایک بڑا عبرت انگیز معاملہ دکھائی دیتا ہے اور طرفہ تر یہ کہ اہلِ دول نے اس کو ایک اعلیٰ درجہ دولت مندی کا تصور کیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دَولت والا: زردار، دولت مند۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کیا تو خوش لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے
اُن کا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے (ذوق)

دَولت ہاتھ آنا: مال دولت یا کسی نعمت کا میسر ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ساتھ اُس کے برکت خلق سے اُٹھ جائے گی
پھر جو ڈھونڈھو گے یہ دولت تو نہ ہاتھ آئے گی (انیس)

دُولتّی: (دو اور غیر ملفوظ) چوپائے کا پچھلے پیروں سے لات مارنا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دولتی سے سمندِ نازکی عاشق کا مر جانا
یہی تو ہے عوض کی جا سند رکے سر جانا (ظریف)

دُولتّی اُچھالنا: گھوڑے کا اپنی دونوں پچھلی ٹانگیں مارنا۔ (کنایۃً) کسی شخص کا بگڑ جانا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: ارے ان کے غصے کی حالت کو نہ پوچھو مارے غصے کے دولتی اچھالنے لگتے ہیں۔

دُولتّیاں جھاڑنا: گھوڑے یا گدھے کا پچھلی ٹانگیں اچھالنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: وہ گاڑی آدمی تو عجب سے راضی ہو گئیں گھوڑوں نے بیر یا کہیں کہ ٹٹو کو جوتیں مگر اس نے سیکڑوں ہی بار پٹک اچھالی اور دولتیاں جھاڑیں گر گاڑی کے قریب نہ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

دُولتّی پھینکنا: لات مارنا، لات چلانا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُولتّی جھاڑنا (یا چلانا یا مارنا): لات مارنا، لاتیں چلانا، گھوڑے کا پچھلی ٹانگیں مارنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اب یہ جیا بیٹے میاں سوار ہو جائیں لیکن یار لوگ ڈراتے ہیں کہ دیکھا دیکھ وہ پٹخنیاں اچھالی، وہ دولتی جھاڑی، وہ کاٹنے دوڑا، وہ منہ کھول کر لپکا، وہ دبوچا، وہ جھٹکا لیا۔ وہ ٹٹو کھڑا ہے کان تک نہیں ہلاتا۔ (فسانۂ آزاد)

دُولتّی چھانٹنا: (مؤنث) لات مارنا، لات چلانا۔ اُردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

جا پہنچا اسٹیشن اور پہن کے سولا ہاٹ گا
چھانٹی جب اُن نے دولتی تو پھر ادبار بجا (۱۲۲)

دُولتّی لگانا: لات مارنا۔ اُردو، مصدر، متروک۔

محلِ صرف: مرغزبے جو یہ حال اپنا دیکھا کہا سے حرامی تو تم شرفِ عقب کے ہو اور ایک دولتی سینے پر گھوڑے نے لگائی کہ دور جا رہا گیا۔ (طلسمِ ہوشربا)

دُو لڑا: دو لڑ کا ہار، دوہرا بنا ہوا تاگا۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہے: مقابلے میں ایک جیتتا ہے ایک ہارتا ہے۔ جب دو آدمی لڑیں اور ایک زک اٹھائے تو زک اٹھانے والے کی تسکین کے لیے بولتے ہیں۔ اُردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ارے اس کا کیا افسوس، دو لڑتے ہیں تو ایک گرتا ہی ہے۔

دُو لگانا: (کنایۃً) دو پاپوشیں مارنا، دو جوتے مارنا۔ اُردو، مصدر، عوام کی زبان۔

اے شیخ جو حرام ہے عشق کو حرام
ایسے کو دو لگائے جھکو کر شراب میں (داغ)

دُولھا: نوشاہ، شوہر، ہندوستان میں شادی کے زمانے میں مرد کو سرخ جوڑا پہناتے اور ہلدیاں ڈالتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جلوۂ دُلھن کے چہرے کا آئینۂ طلب
دولھا کے رُخ کا عکس شبیہ کتاب رب — عشق

دُولھا: سُسرال والے بزرگ داماد کو کہتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دولھا کے نام ایک خط لکھ دو کہ جلدی سے آ جائیں چھوٹے بچے کی طبیعت خراب ہے۔

قولِ فیصل: کبھی کسی نام کے ساتھ لا کے دولھا کو خطاب دیتے ہیں جیسے مرزا دولھا، نواب دولھا وغیرہ۔ کبھی اصلی نام کے ساتھ ملا کے کہتے ہیں جیسے ... لا میں اور تم ... یوں تو دانشؔ کے نخل سے عشق ... ہے۔ مگر ظاہر ... کم ... ہے۔ (دبیر کہار)

دُولھا بنانا: نوشاہ بنانا (کنایۃً)، سُرخ جوڑا پہنانا۔ اُردو، متعدی، فصیح، رائج۔

تو اگر دولھا بناتی ہے انھیں لے تیغ ناز
دولھیاں زخموں کی کشتوں کے بدن پہ کیوں نہیں — امیر

دُولھا بنے بیٹھے رہنا: وقت و توقیر کے ساتھ بیٹھے رہنا۔ اُردو، مصدر۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل: اب متروک ہے۔

دُولھا بھائی: بڑے بہنوئی کو کہتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: خدا را کہیں آزاد نہ کہنا، ہمیں دُولھا بھائی کہا کیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: صاحب نور اللغات نے اسے عورتوں کی زبان لکھا ہے۔ حالانکہ لکھنؤ میں کیا عورت کیا مرد سبھی بولتے ہیں۔

دُولھاپن: دولھا کی سی کیفیت۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: سپہر آرا نے کہا اماں جان! میں آج بڑی دیر تک شہزادے کی قبر کو پھولوں سے آراستہ کیا کی۔ سچ کہتی ہوں اماں جان قبر سے بھی دولھاپن برستا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُولھا دُلھن کو پائے رشتہ بالا آئیں کھائے: کوئی مزے کرے کوئی مفت زحمت اُٹھائے۔

(رشتہ بالا دولھا کا بھائی ہے یا جو رشتہ دار ہے جو دولھا کے پاس ہاتھی پر بیٹھ کر دُلھن کے گھر جاتا ہے جب دولھا دُلھن کے پاس چلا جاتا ہے تو اس کو ٹانگ توڑنے کے سوا کوئی کام نہیں رہتا) (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل: اب بالعموم مستعمل نہیں۔

دُولھا دُلھن مل گئے جھوٹی پڑی برات: دوست دوست ایک ہو گئے درانداز مفت برے بنے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اب بالعموم مستعمل نہیں۔

دُولھا کے دم کے ساتھ ساری برات ہے: سردار کی وجہ سے ماتحت کام کرتے ہیں۔ گھر کی رونق گھر کے مالک سے ہوتی ہے۔ اُردو مثل۔

سب حسرتیں سدھاریں دل پر الم کے ساتھ
ساری برات تھی اسی دولھا کے دم کے ساتھ — جلال

قولِ فیصل: ملاحظہ بھی استعمال ہوا ہے۔ "دولھا کے دم تک دم سے براتی ہیں"۔

نفس جب تک ہے اعضا مجتمع ہیں
براتی ساتھ ہیں دولھا کے دم تک — شاد لکھنوی

اب زیادہ تر اول بولتے ہیں۔ "بغیر دولھا کے برات نہیں"۔

دُولھا نہیں بنے تو براتیں تو دیکھی ہیں: کام کیا نہیں تو کیا ہوا کام کا تجربہ تو رکھتے ہیں۔ اُردو مثل، متروک۔

محلِ صرف: آپ تو جنتی ہیں۔ دیو نہیں دیکھا تو کیا، سنا تو ہے۔ وہ کیا مثل ہے دولھا نہیں بنے تو براتیں تو دیکھی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اب کہتے ہیں۔ "شادی نہیں کی تو کیا براتیں بھی نہیں دیکھیں"۔

دُولھڑا: ایک قسم کا موٹا فرشی کپڑا جسے گنوار 'دوہڑا' کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُولھا مرے یا دُلھن نائی کو اپنے ٹکوں سے کام: خود غرض اپنی غرض کو مقدم سمجھتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل: اب نہیں بولتے۔

دُولھا نے دُلھن پائی رشتہ بالے نے گانڑ مرائی: دو رفیقوں میں صرف ایک کا فائدہ ہوتا ہے۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُولھا ہی کے سر سہرا ہے: سردار کے سپرد کام کیا جاتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل: اس مقولے کا مفہوم ہے سرداری کی وجہ سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

دُولھن: دُلھن۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

جہاں پر قافلہ اترا لقا سا را
وہیں اک سمت دولھن کو اُتارا — سودا

قولِ فیصل: اب دُلھن بر وزن چمن ہی رائج ہے۔

دُولھن کا عطر: ایک عطر ہے مشہور اسی نام

عطر ہے۔ (سرمایۂ زبانِ اُردو)

قول فیصل:۔ اب اس کو عطر فردوس، یا عطر سہاگ کہتے ہیں۔

جائے عجب نہیں ہے کہ عطر سہاگ کے
شیشے کے شیشے بھر کے لنڈھائے گر جہاں — ذوق

دُوم (یا) دویم:۔ (بضم اول و فتح ثانی و نیز بضم ثانی) دوسرا، دیگر، ثانی۔ فارسی، صفت۔

وہ بت گزیں تھے بعد علی قبلۂ دُوم
اس بے کسی میں سر پہ نہ عبد تھے نہ اب اُم — انیس

قول فیصل:۔ اس لفظ کو بزیادتِ "ی" (دویم) لکھنا صحیح نہیں اور دُوّم (بہ تشدید واو مفتوح) بھی غلط ہے۔ اُردو میں زیادہ تر بضمتین (دُوُم) مستعمل ہے۔

دُوماہہ:۔ (واو غیر ملفوظ) دو مہینے کی تنخواہ، دو مہینے کا مشاہرہ۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ع انعام میں ملے گا دوماہہ سپاہ کو — انیس

دُومٹ:۔ بالو اور مٹی ملی ہوئی اراضی۔ اُردو، مونث، جغرافیہ والوں کی اصطلاح۔

دُومحلہ:۔ دو منزلا، دو کھنڈ کا مکان (دو درجے کا مکان)۔ اُردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عوام کی زبان ہے۔ فصحا "دو منزلا" کہتے ہیں۔

دو مسلمانی تس میں بھی آنا کانی:۔ تھوڑے سے آدمی ان میں بھی نااتفاقی۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل:۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے یہ مثل یوں لکھی ہے۔ "دو گھر مسلمانی ان میں بھی آنا کانی" لکھنؤ میں کسی بھی صورت سے رائج نہیں۔

دُومعنی:۔ دو وارثی، وہ بات جس کے دو معنی ہوں، پہلودار بات، دو پہلو کی بات۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے بلکہ یہاں کا تعلیم یافتہ طبقہ "ذو معنین" بولتا ہے۔ اور عربی سے ناواقف حضرات "ذو معنی" بولتے ہیں۔

دُومغزہ:۔ (واو غیر ملفوظ) کنایتہً، فربہ، قوی۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُو مُلاؤں میں مُرغی حرام:۔ دو ہم دعوی اور ہم پیشہ آدمیوں میں کام بگڑ جاتا ہے۔ دو آدمیوں کی بحث و تکرار سے اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے۔ اُردو مثل، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ "اڈّی دو مُلّاؤں میں مُرغی حرام۔ اب ہم جائیں تو نہیں بنتی نہ جائیں تو نہیں بنتی۔" (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ "مُلا" کی جگہ "مُلاؤں" فصیح ہے یعنی "دو مُلاؤں میں مُرغی حرام"۔ صاحب فرہنگ اثر نے "دو مُلا میں مرغی مردار" کو لکھنؤ کی زبان لکھا ہے اور حوالہ دیا ہے انشا کے قول "دریائے لطافت" کا۔ مگر لکھنؤ میں آج تک کسی کی زبان سے یہ مثل یوں نہیں سنی۔

دُومنزلہ:۔ (واو غیر ملفوظ) دو منزل کا مکان، دو منزل کی عمارت۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

نشیمن اس کا سویدا ہے اور منظر چشم
مکاں ہے آپ کے لائق دو منزلا دل کا — ناظم

دوں مَنِش:۔ پست طبیعت، کمینہ فطرت۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ بغض و حسد دوں منشوں کا کام ہے۔ خدا کے مقبول بندے حسد اور بغض سے منزلوں دور رہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُومُنہا:۔ (واو غیر ملفوظ و نون مخفی) دو منہ کا سانپ، اسکو "دو مُنہی" اور "دو موہی" بھی کہتے ہیں۔ اُردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ تنہا "دو منہا" نہیں "دو منہا سانپ" کہتے ہیں۔ تانیث کے محل پر "دو منہی" بولتے ہیں۔

دُو مُنہ ہنس لینا:۔ تھوڑا سا ہنس لینا، ذرا سا ہنس لینا۔ اُردو مصدر، متروک۔

چار ہیں بیٹھ کے ہنس لیتی ہوں دو منہ میں بھی
جی بہلتا ہے تو ہوتی ہے ملاقات بہم — رنگین

قول فیصل:۔ اس سے پہلے "دو دو منہ ہنس لینا" بھی مستعمل تھا۔

یہاں ٹھہرے کبھی جا وہاں ٹھہرے
دو دو منہ ہنس لیے جہاں ٹھہرے — شوق

دُومُنہی رَتی:۔ (واو غیر ملفوظ) دو منہا سانپ۔ اُردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

دو موہی رتی ڈسے ان کے دونوں ہاتھوں کو
نگوڑی جان کے وہ مجھ کو مار لیتی ہے — جان صاحب

دو میانوں میں ایک چھری:۔ دو عورتوں میں ایک مرد۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

او بی دوانے ہوئے ہو باجی کیا کرتے ہو
دو میانوں میں بھلا ایک چھری کی ٹھہرتے ہو — جان صاحب

قول فیصل:۔ اب "ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہتیں" بولتے ہیں۔

دو میں تیسرا آنکھوں میں ٹھیکرا:۔ اجنبی آدمی جب دو دوستوں کے بیچ میں آ جاتا ہے تو مخل صحبت ہوتا ہے۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔

دُوں (بضم و تشدید بات میں): کمینہ، پاجی، ادنیٰ، حقیر۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

دونا دینا ۔ (رسم ہندی) حضرت نخل گھر شیر خدا علیؑ یا حضرت فاطمہؓ خاتونِ جنت کی نیاز دینا۔

جلد بازار سے ٹولا دونا
کر کے دادوں گی میں گھرّا دونا — جہاں (فرہنگ آصفیہ)

تولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں تنہا، دونا دینا، نہیں بولتیں، گھرّا دونا دینا، کہتی ہیں جس پر صرف مولا مشکل کشا کی نذر ہوتی ہے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ کے پیش کردہ شعر میں بھی گھرّا دونا دینا، ہی کا استعمال ہوا ہے۔

دونا کرنا ۔ دوگنا کرنا، بڑھانا، اضافہ کرنا۔ اُردو مصرف، نصیح، رائج۔

آ گیا اے ابر تیرے اس گھڑی
میکشوں کے لطف کو دونا کیا — تماشئ (حضرت پیرانی) شاگرد مصحفی

دونالی بندوق ۔ (دو نالی غیر منقولہ) وہ بندوق جس میں دو نالیں ہوتی ہیں۔ اُردو مصرف، مؤنث، نصیح، رائج۔

ہم پائے ہے دونالی بندوق سے وہ مینی
پھیروں کا کام روئے قاتل کے خیال کرتے — بخش

دونالی چھتیانا ۔ دونالی بندوق چلانے کی غرض سے چھاتی پر رکھنا۔ اُردو مصرف، نصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ دونالی چھتیائے بیٹھے ہی رہ گئے ہرن سامنے سے نکل گیا۔

دونا ماننا ۔ نذر ماننا، نذر دینے کی منت ماننا۔ اُردو مصرف، نصیح، رائج۔

دیکھنے جاتا ہوں زیور کی پھبن
ایک اک پتی پہ دونا ان کے — ہجر

دونا مروا ۔ ایک قسم کی خوشبودار گھاس، تُلسی ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

تولِ فیصل ۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دونا ہو جانا ۔ زخمیرہ ہو جانا، تلوار وغیرہ کا خم کھا جانا۔ اُردو مصرف، غیر نصیح، رائج۔

جان شیریں ہم نے کس کھٹی ہے دی
نیمچہ ساقی کا دونا ہو گیا — حبا

تولِ فیصل ۔ اس آدمی کو بھی کہتے ہیں جس پر آثارِ ضعیفی قبل از وقت طاری ہو جائیں اور کمر جھک جائے۔

دوں بدوں ۔ بد زبانی جو بڑوں سے کی جائے، رنج بنی۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

تولِ فیصل ۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ۔ تجھے شرم نہیں آتی ماں سے دوں بدوں کر رہا ہے۔

دوں پر آنا ۔ ڈینگ کی لینا، شیخی بگھارنا، تعلّی کرنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

میں کیا کرکاتب خط شوق آئے دوں پہ
مدحت جو تیرے گانے کی تحریر ہو گئی — رشک

دوں پرست (یا) دوں نواز ۔ کمینے کی پرورش یا مدد کرنے والا، سفلہ پرور، پاجی پرست۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ننگ عادت فلک دوں نواز سے
بہتر نہیں ہے تربتِ بہرام گور پر — رشک

دوں پر ہونا ۔ دماغ اُونچے ہونا، شان دکھانا۔ اُردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

دوں پر جو دماغ آپ کا ہے
اب میں بھی کہوں کہ باغ آپ کا ہے — شوق

دونتر ۔ (بفتح اوّل دوم و تشدید چہارم) ناز، گھمنڈ، نخوت، دماغ۔ اُردو، مذکر، متروک۔

محلِ صرف ۔ نہیں معلوم یہ دونتر کا ہے کا ہے۔
جمشید ان کا دونتر ڈھائیں یہ محل سے نکلیں تو روز کی راتنا کل کل جائے۔ (طلسم ہوشربا)

دوں کی ۔ شیخی، ڈینگ کی بات، تعلّی، خودستائی۔ اُردو مصرف، غیر نصیح، رائج۔

تولِ فیصل ۔ اُڑانا، لینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بیگانے مکاں میں اک تو آئیں
لطف اس پہ کہ دوں کی اُڑائیں — عاشق

دوں کی لینا ۔ ڈینگ ہانکنا، تعلّی کرنا، خودستائی کرنا۔ اُردو مصرف، غیر نصیح، رائج۔

بس بس زباں روک لو اتنا نہ بڑھ چلو
ہم جیب میں آپ دوں کی نہ بار لیجئے — امیر

دونگڑا ۔ (دون خفہ بالفتح) برسات کے شروع کی وہ بارش جو خوب زور سے ہو۔ اُردو، مذکر، نصیح، رائج۔

رو رہا ہوں مثال ابر بہار
دونگڑا اپنا کا ہے نہ جالا ہے — شاد

تولِ فیصل ۔ زیادہ تر برسنا، پڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے ۔ سبحان اللہ کا دونگڑا برسنے لگا اور گھنٹوں تک لوگوں نے تعریف کی۔ (فسانۂ آزاد)

یہ پہلا دونگڑا ساز رو میں پڑتا نہیں کبھی — انیس

دونوالے ۔ دو لقمے، تھوڑی سی خوراک، ذرا سا کھانا، تھوڑا سا طعام۔ اُردو، نصیح، رائج۔

بلا نوش جنت سیر ہوتے ہیں کہیں ان سے
غم دُنیا و دیں ان کے لیے بس دو نوالے ہیں — داغ

دونوالے کھانا ۔ تھوڑا سا کھانا۔ اُردو مصرف، نصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ کچہری کا معاملہ ہے معلوم نہیں کب فرصت ہو۔ دو نوالے کھا لوں تو چلوں۔

دونوں ۔ (حرف عطف) ہر دو، دو میں سے ہر ایک۔

اُردو، فصیح، رائج۔

جوشِ بہار و سوزِ عشق دونوں یہ ایک ہی نہ ہوں
رنگ ہے لالہ زار میں سینۂ داغ دار کا
(محمد عبد الحلیم — آسی جونپوری)

دونوں آنکھیں برابر ہیں :۔ دونوں یکساں طور پر عزیز ہیں۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ دو شخصوں میں کس کو کس پر ترجیح دی جائے ہمارے نزدیک دونوں برابر ہیں۔ اُردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ میر ادا کا بیٹا ہو یا بھائی صاحب کا اگر غلط راہ پر چلیں تو ضرور تنبیہ کروں گا میں اسے کوئی غیر تھوڑا سمجھتا میرے نزدیک تو دونوں آنکھیں برابر ہیں۔

قولِ فیصل :۔ "دونوں آنکھیں ایک ہیں" بھی کہتے ہیں۔

ع آنکھیں حضور اہلِ نظر دونوں ایک ہیں — تعشق

دونوں بازو :۔ دونوں طرف، جانبین۔ اُردو، کہاروں کی اصطلاح۔ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں)

دونوں باگیں کسنا :۔ دونوں جانب سے اصیل طوار کا فیصلہ ہو جانا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

نیک و بد سب تیغ کے لیتے ہیں
دونوں باگیں تیغ کستا ہے — برق

قولِ فیصل :۔ "باگیں" کی جگہ "باگوں" زیادہ ہے۔ جیسے

ع جو تیغ دونوں باگوں کسے وہ اصیل ہے — انیس

دونوں پلّے برابر ہونا :۔ کسی طرف کمی بیشی نہ ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سعادی ترازو کا کانٹا ہے دونوں پلّے برابر ہیں پاسنگ کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

دونوں ٹانگوں میں سر کر دینا :۔ (کنایۃً) سزا دینا، ٹھیک بنانا، مرمت کرنا، حجامت بنا دینا۔ اُردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ زیادہ کرے گا تو دونوں ٹانگوں میں سر کر دیں گے۔

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے "دونوں ٹانگوں میں سر دینا لکھا ہے (بحذفِ لفظ "کر") اہلِ لکھنؤ زیادہ تر "دونوں ٹانگوں کے بیچ میں سر کر دینا" بولتے ہیں۔

دونوں جہان :۔ دنیا و آخرت۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دونوں جہان میں آلِ نبی انتخاب ہے
ہر ایک باکمال ہے اک لاجواب ہے — مہذب

دونوں جہان سے جانا :۔ کہیں کا نہ رہنا، نہ دین کا رہنا نہ دنیا کا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اگر ہی حالت رہی کہ اس کی روح تعلقات دنیوی میں مقیّد ہوئی اور دل بھٹکتی رہی پھر رہی تھی کہیں خدانخواستہ اس کی جان نکل جاتی تو بس دونوں جہان سے گیا گزرا ہوا تھا۔ (توبۃ النصوح)

دونوں جہان سے کھونا :۔ دین و دنیا کہیں کا نہ رکھنا، اِدھر کا رکھنا نہ اُدھر کا۔ (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ بہت کم مستعمل ہے۔

دونوں جہان میں بھلا ہو :۔ (دعا) دین و دنیا میں بھلائی ہو۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

گر آس کو طارے ہوئے
دونوں ہی جہان میں بھلا ہو — حسرت

دونوں طرف :۔ ہر دو جانب، دو طرفہ۔ اُردو، فصیح، رائج۔

اُلفت کا یہ مزہ ہے کہ ہوں وہ بھی بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی — ۱۵ علم

دونوں طرف سے (دین سے) گئے پانڈے نہ حلوا نہ مانڈے :۔ ہر طرح نقصان ہوا۔

محلِ صرف :۔ میرا نسبہ چلنے نہ پایا، دونوں طرف سے گئے پانڈے نہ حلوا نہ مانڈے۔ (اُردو مچ)

قولِ فیصل :۔ اب یوں بولتے ہیں "پانڈے سے دونوں دین سے گئے حلوا ملا نہ مانڈی۔"

دونوں کی چاٹ پڑنا یا لگنا :۔ بازار کے سودوں کا مزہ پڑنا، چٹور پن ہونا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دونوں میٹھے :۔ جب دو راہ یا ہر حالت میں فائدہ ہو، اس وقت کہتے ہیں۔

(فقرہ) امیر کے منہ چڑھے قیصر چند کے ہر دو عنایات بقول شخصے ان کے دونوں میٹھے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ میرے ٹ کے اضافے کے ساتھ (میرے دونوں میٹھے) بولتے ہیں۔

بلایا جو تو نے مرے رو برو
مرے دونوں میٹھے یہ کہتا ہوں تو — دولت رائے شوق

صاحب نور اللغات نے اپنے پیش کردہ فقرے میں "ان کے دونوں میٹھے" استعمال کیا ہے جو کم مستعمل ہے۔

دونوں وقت ملتے :۔ وہ وقت جب دن ختم ہو رہا ہو اور شام ہو رہی ہو، جھٹ پٹا وقت، سرِ شام۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ خدمت گار نے دبے ہاتھوں عرض کیا، خداوند! دونوں وقت ملتے ہونے سے سستی آتی ہے اب سرکار نہ سوئیں۔ (رسیر کہیار)

دونوں وقت ملنا :۔ شام کا وقت ہونا، جھٹ پٹا وقت ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

رخ پر گیسو ہوا سے ہلتے ہیں!
چلیے اب دونوں وقت ملتے ہیں — شوق

قولِ فیصل :۔ اس جگہ "دو وقت ملنا" بھی کہتے تھے مگر اب متروک ہے۔

دو وقت مل رہے ہیں پھنسو گے مرغِ دل
لگا کے زلف کو سرِ شام وہ دوش پر! — ناسخ

مور میں ایسی بہت لیٹے رہنا نحوس خیال کرتی ہیں۔

دُونوں وقت ملے: شام کے وقت جھٹ پٹے میں، مغرب کے وقت۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل:. اس صورت سے نہیں بولتے۔

دُونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے: دونوں طرف سے لڑائی ہوا کرتی ہے، جب تک دونوں فریق نہ چاہیں لڑائی نہیں ہوتی۔ اردو، مثل، فصیح، رائج۔

یہ سچ ہے بجتی ہے جب دونوں ہاتھ سے تالی
جو وہ نہ آئے تو میں بھی نہیں بلانے کی　　رنگین

قولِ فیصل:. اب زیادہ تر عورتیں اس طرح بولتی ہیں: ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی، دونوں ہاتھ سے تالی بجتی ہے۔

دُونوں ہاتھ سے سلام کرنا: نہایت تعظیم کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:. اہلِ لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

دُونوں ہاتھ سے سلام کرنا: بیزاری اور دست برداری ظاہر کرنے کے لیے دونوں ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں۔

آزمایا ہے سلام آپ کو بس بس اجی بس
دونوں ہاتھوں سے سلام آپ کو بس بس اجی بس　　داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل:. صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے ہاتھ (واحد) کی جگہ "ہاتھوں" (جمع) درج کیا ہے۔ پیش کردہ مثال میں بھی "ہاتھوں" ہی کا ہے اور یہی فصیح بھی ہے۔

دونوں ہاتھوں سے پگڑی سنبھالنا: آبرو کی حفاظت کرنا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:. پگڑی کی جگہ دستار اور سنبھالنا کی جگہ تھامنا بھی کہا ہے۔

ہے دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار　　میر

اسی مثل کو صاحبِ خزینۃ الامثال نے یوں لکھا ہے "دونوں ہاتھوں پگڑی سنبھالنی پڑتی ہے۔" جو لکھنؤ میں رائج نہیں ہے۔

دُونوں ہاتھوں سے سلام لینا: کبھی عاجزی ظاہر کرنے کے لیے اور کبھی پیچھا چھڑانے کے لیے مستعمل ہے۔ اردو، صرف دہلی کی زبان۔

وہ پیچھا چھڑا کے مجھ سے سلام لیتے ہیں
کہ دونوں ہاتھوں سے میرا سلام لیتے ہیں　　داغ

دُونوں ہاتھوں سے لوٹنا: کسی بے وقوف رئیس کو احمق بنا بنا کے اس سے خوب رقمیں اینٹھنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:. رئیس اگر بیوقوف ہوا تو مصاحبین کی بن آتی ہے خوب خوب رقمیں اینٹھتے ہیں دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔

دُونوں ہاتھوں سے کلیجا تھامنا: نہایت ضبط کرنا، بے حد صبر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

نالے سنتا ہوں دلِ ناکام کے
دونوں ہاتھوں سے کلیجا تھام کے　　راسخ عظیم آبادی

محلِ صرف:. واللہ وہ پیاری پیاری صورتیں دیکھنے میں آئیں کہ واہ جی واہ کس کا فرکا اُٹھنے کو جی چاہتا ہو جب برخاست ہوا تو سب کلیجے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر ہم بجا بادلِ سرد آہ بھرتے ہوئے۔

(فسانۂ آزاد)

دُونی: دوگنی، زیادہ بڑھ چڑھ کے۔ دونا کی تانیث۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہے وصل میں تو ہجر سے بڑھ چڑھ کے فسوں
تڑپانے میں تو درد سے دونی دوا ہوئی　　امیر

دُونی: دو آنے کا سکہ۔ اردو، مونث، متروک۔

قولِ فیصل:. ہندوستان کی آزادی کے بعد اس سکے کا رواج ختم ہوگیا۔

دُونی دینا: ایک روپے پر دو روپے دینا۔ اردو، صرف، جواریوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:. کیا بتاؤں بشیر کا گھوڑا کٹ جانے کی وجہ سے مجھے دونی دینا پڑی۔ مجبور تھا داؤں لگ چکا تھا۔

دُو نیم: (واو غیر ملفوظ) دو ٹکڑے، دو پارہ، وہ چیز جو کسی دھار دار آلے سے کٹ کے دو ٹکڑے ہو جائے (اصلی یا مجازی) فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(رہنا) نیزوں کے بند بند قلم برچھیاں دو نیم
(ہونا) مثلِ قلم زبانِ دراز سناں دو نیم
(کرنا) چار آئنے کٹے ہوئے گرزِ گراں دو نیم
(رہنا) مغفر سے تا کمر جسدِ پہلواں دو نیم　　انیس

کھینچ تو آہ شعلہ زن ہو سوز دل دو نیم ہے
(دل، مجازاً) اس کی تیغ کا جگر کچھ بار بار گرم سے　　احمد حسین امجد (حیدرآبادی)

قولِ فیصل:. کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ کرنا کی مثال میں کسی کا مصرع ہے

تیغِ فرقت نے دل دو نیم کیا
کئی باتیں ہاتھ آئی تقسیم
(ہونا) فلاکت کے سیر ایا دل دو نیم　　محسن کاکوروی

دو نیم ہونا میں "ہونا" کو حذف کرکے بھی کہا ہے جیسا کہ انیس کے چاروں مصرعوں سے ظاہر ہے۔

دُو وَرقہ: (واو غیر ملفوظ) دو ورق، دو ورق کی کتاب۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

غافل بشر رہے نہ کبھی انقلاب سے
مطلب یہ ہے دو ورقہ لیل و نہار سے　　شعور

(نور اللغات)

قولِ فیصل:. بعض شاعروں نے ورقہ کو بسکون دوم نظم کیا ہے جو مولانا نیم دوم ہونا چاہیے۔ (دیکھیے ورقہ)

دُوورقی :- دو ورق کی کتاب، چھوٹی سی کتاب۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :- لکھنؤ میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

دُوورقی :- (واو غیر ملفوظ) عورت کی شرم گاہ۔ اُردو، مؤنث۔ بازاری زبان۔

جب دُوورقی دو آئی پیشِ نظر
ہوگیا جزو معتل زیر و زبر (وحشت گلزار)

دُوورقی کا سبق پڑھنا :- (لازم) جماع کرنا، عیاشی کرنا۔ اُردو مصدر۔ بازاری زبان۔

قولِ فیصل :- "سبق پڑھنا" کی جگہ "درس لینا" بھی ہے۔

ع ناصح بھی درس لینے لگے اس دُوورقی کا — گو مرزا مہذب

دُووقت ملنا :- دونوں وقت ملنا، جھٹ پٹا وقت ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

ع دو وقت مل رہے ہیں کہاں چھپا ہوا ہے دل — ناسخ

قولِ فیصل :- اب دونوں وقت ملنا ہی رائج و فصیح ہے۔

دُووقتہ :- دونوں وقت۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- باجی دو وقتہ مُوہنی بھوگ ڈالنے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

دُووقتی اذان :- صبح و شام کی اذان۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

یاد کر رہے ہیں دووقتی اذاں نہیں
تکلیف تجھ کو دیتے ہیں صبح و مسا نماز — جگر

دُوہا (یا) دُوہرا :- چوپائی، ہندی نظم کی بیت۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

دُوہاتھ :- دو ہاتھ کے فاصلے پر، نزدیک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دو ہاتھ جب کنارا ہو دریا میں کیا کہے
ہم پھر کر خراب سے کوثر میں جا گئے — امیر

دُوہاتھ (یا) دُودُو ہاتھ اُچھلنا :- (جیسے دل اور کلیجے کے لیے) کمال تڑپنا، بے طلب ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

شب جو دل دو دو ہاتھ اچھلے تھا
وجد یہ تھا کہ حال تھا کب تھا — مصحفی

دُوہاتھ (یا) دُودُو ہاتھ اُچھلنا :- خوشی یا طیش کی حالت ظاہر کرنے کے لیے استعمال میں ہے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

پہنچا جو براق تک ہے نامہ
دو ہاتھ اچھل پڑا ہے خامہ — محسن

دُوہاتھ چلنا :- تھوڑی سی لڑائی ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ابلیس اُدھر تھکا اُدھر دل، اِدھر تھکا
دو ہاتھ چل گئے سر زن و دیا ہی میں گئی — امیر

دُوہاتھ کا کلیجا ہو جانا :- (کنایۃً) حوصلہ بڑھ جانا، ہمت بڑھ جانا، دل بڑھ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

تم نے گردن میں جو ڈالے دست ہائے نازنیں
دیکھیے دو ہاتھ کا سیر اکلیجا ہو گیا — منیر

دُوہاتھ کی رسّی :- (کنایۃً) پھانسی۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

عداوت اگر جان کے ساتھ کی
تو قسمت میں رسّی ہے دو ہاتھ کی — شوق قدوائی

دُوہاتھ میں :- دریا میں دو ہاتھ کے پیر کے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دو ہاتھ میں اس پار سے اُس پار گئے — دبیر

قولِ فیصل :- اسی محل پر دو ہاتھ مارکے بھی بولتے ہیں جیسے:
ع دو ہاتھ اور مار کے دریا کی پھینکی لو — مہذب

دُوہاجو :- وہ مرد جو دوسری عورت کرے، یا وہ عورت جس کی دوسری شادی ہو۔ ایسی عورت کو لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

دانہ بیوی کا نہ کھا کو نڈے کو مت چھو کو کا
بھول مت جائیو ہے تو تو دو ہاجو کو کا — بیگم

دُوہائی :- (واو غیر ملفوظ) فریاد، دادخواہی، استغاثہ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- عوام کی زبان پر اکثر و بیشتر آتا رہتا ہے۔ "دوہائی ہے لاٹ صاحب کی!"

دُوہائی :- پناہ، بچاؤ، امن چاہنا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

آیا ذرا جو ہوش نہ ہو کر بتول کی
چلا کیں دم خفا ہے دوہائی رسول کی — مشتاق

دُوہائی :- قسم، واسطہ، سوگند، حلف۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

میرے گھر چلیے اسی میں ہے بھلائی آپ کی
آج میں ہرگز نہ چھوڑوں گا دوہائی آپ کی — رنگین

دُوہائی :- منادی، اعلان۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

دوہائی پھر گئی گھر اک زماں کی
لگا ہے سلطنت کرنے یہاں کی (الف لیلہ منظوم)

دُوہائی پڑنا :- صدائے نالہ و فریاد بلند ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

ہوئی معروف رسم بے وفائی
پڑی یاران قفس میں دوہائی (الف لیلہ منظوم)

دُوہائی پکارنا :- کسی زبردست کا لفظ دوہائی زبان پر لانا۔ اُردو صرف۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قولِ فیصل :- اب مستعمل نہیں۔

دُوہائی پھرنا :- کسی فریادی کو کسی حاکم زبردست کا نام لے کر سر بازار پکارنا تاکہ وہ اس کی فریاد کو

پہونچے۔ اُردو صرف۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)
قولِ فیصل:۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

دُوہائی پھرنا : منادی ہونا۔ ڈھنڈورا پٹنا۔ اعلان ہو جانا۔ اُردو صرف، متروک۔

وہ توحید کی اک دوہائی پھری
کہ دو رُجتاں سے خدائی پھری — محسن

محلِ صرف:۔ سشہر میں دُہائی پھری ہے کہ جو حاکمِ وقت کی اطاعت نہ کرے گا سزا پائے گا۔ (طلسم ہوش رُبا)

دُوہائی پھیرنا ۔ (متعدی) منادی کرنا، اشتہار کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دُوہائی تہائی :۔ دُہائی، فریاد و استغاثہ۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

مچی کے اس اک دُوہائی اور تہائی
خلق چاروں طرف سے دوڑی آئی — بہشت گلزار

دُوہائی تہائی کرنا یا مچانا ۔ مدد کے لیے فریاد کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ بڑا فیلیا لڑکا ہے پہلے خود لڑکوں کے ساتھ چھیڑ کرتا ہے پھر جب وہ کچھ کرتے ہیں تو دُوہائی تہائی مچاتا ہے۔
قولِ فیصل:۔ اسی محل پر 'دوہائی کھینچنا' بھی بول دیتے ہیں مگر قلیل الاستعمال ہے۔

دُوہائی دینا ۔ مظلوم کا فریاد کرنا، کسی کا نام لے کر داد فریاد کرنا، شور کرنا، غل مچانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نالہ اس شور سے کیوں میرا دوہائی دیتا
اے فلک تجھ کو جو اونچا نہ سنائی دیتا — ذوق

محلِ صرف:۔ عمرو پری پر خفا ہوا کہ پری دیا تعالیے نے جگانا اور تو نے جگا دیا اور اُٹھ کر کوڑا اس ساحروں کو مارنا شروع کیا۔ انھوں نے دوہائی دینا اور زیادہ کرنا آغاز کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

دوہائی کھینچنا :۔ مظلوم کا فریاد کرنا۔ اُردو صرف غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ سخت مار پڑ رہی ہے غریب کا دوہائی کھینچنا ہی رہ گیا۔

دُوہائی مانگنا :۔ پناہ مانگنا، امان چاہنا۔ اُردو صرف۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

دُوہائی ہے :۔ فریاد ہے، الامان، الحفیظ۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اشتیاقِ وصلت میں جان لب تک آئی ہے
عشق نے ستایا ہے حُسن کی دُوہائی ہے — جوش

دُوہتّڑ :۔ (واو غیر ملفوظ) دونوں ہاتھ ایک ساتھ اپنے منہ اور سینے پر یا دوسرے کے منہ اور سینے پر مارنا۔ اُردو، مذکر۔
قولِ فیصل:۔ لگانا، مارنا اور جڑنا پیٹنا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

اک دوہتڑ لگا کے سینے پر
غش ہوئیں فرشِ خاک پر گر کر — اوجِ اُلفت

کیا کہا پیچا سب نے بڑے مشتاق سے
مرگیا بس دل پر اپنے خود دوہتڑ مار کے — جرأت

گہ دوہتڑ زمیں پہ مارے تھی
ہائے اور وائے کہہ پکارے تھی — بہشت گلزار

دیا نامہ سیدانی تو اس نے
دوہتڑ جڑا اک سر نامہ بر پر — انشا

۔۔۔ یہ سنتے ہی انور کی بیوی دو ہتڑ پیٹنے لگی لوگو دوڑو ہائے لوگو دوڑو مجھ پر بجلی گری۔ (فسانۂ آزاد)
اب لکھنؤ میں دونوں ہاتھوں سے پیٹھ پر مارنے کو" دوہتڑ کہتے ہیں۔ مارنا اور دینا کے ساتھ صرف ہے۔
جیسے:۔ "پانچوں نے چھٹے کے چانٹا رسید کیا۔ چھٹے نے ساتویں پر دوہتڑ دیا۔ (فسانۂ آزاد)
دہلی میں تانیث کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔
جیسے:۔ دوسرے دوڑ پیچھے سے حمیدہ کے ایسی دوہتڑ ماری کہ حمیدہ رکوع سے پہلے سجدے میں جا گری۔ (توبۃ النصوح)

دُوہتّی :۔ دونوں ہاتھوں کی، دونوں ہاتھوں سے۔ اُردو۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُوہتّی تالی بجنا :۔ (لازم) دونوں ہاتھ سے تالی بجنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل:۔ اس صورت سے اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُوہتّی ماتم :۔ دونوں ہاتھ کا ماتم۔ اُردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ دوہتّی ماتم میں پورے جسم کا اُردو صرف ہوتا ہے۔

دُوہر ؎:۔ (واو غیر ملفوظ) دوہری، چادر، دُلائی۔ اُردو، مؤنث۔
محلِ صرف:۔ ادھر بچھونا ہوا اُدھر اٹھ بیٹھے۔ ابھی دو گھڑی کی رات باقی ہے۔ تھوڑی دیر بعد کوئی جا کر دیکھے تو دھاٹا باندھے، ہتوا بغل میں دبائے، مارکین کی دُوہر اوڑھے، چار بالشت کا گول دار ڈنڈا ہاتھ میں لیے، جس کی گرہوں میں تار بندھا ہوا ہے،

چشم پر دم لگاتے ہیں گے۔

(دوہڑا (رحمٰن آتا دی) میرا پہلا گناہ)

توارِ نصیل: اب لکھنؤ میں دُوہر (بفتحتین) بولتے ہیں اور تذکیر کے ساتھ زبانوں پر ہے۔

دُوہَرَہ :- (واو غیر ملفوظ) وہ آراضی جس میں دو فصلیں ہوتی ہوں۔ یہ دریا کا قدیم تہ۔

(نور اللغات)

توارِ نصیل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُوہرا :- دُلائی۔ اُردو، مذکر۔

(نور اللغات)

توارِ نصیل: لکھنؤ میں دُوہر کہتے ہیں۔

دُوہرا :- ہندی بیت۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

کبت پڑھنا کیا پھر اُس نے آغاز
کبھی تھا دُوہرا لب پر بصد ناز (الف لیلہ نو منظوم)

دُوہرا :- (واو غیر ملفوظ) تہہ دو، جھکا ہوا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- چھت پر بڑا بوجھ تھا۔ دس سال کے عرصے میں شہتیر دُوہرا ہو گیا۔

دُوہرا بدن :- (واو غیر ملفوظ) کسی قدر موٹا جسم۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آج کل اُن حکیم سے طب پڑھتا ہے وہ جو ہیں نہیں دُوہرا بدن، وہاں شفاخانے میں۔

(فسانۂ آزاد)

دُوہرانا :- کسی واقعہ کو بار بار بیان کرنا، کسی کام کو دوبارہ کرنا، اعادہ کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دُوہری :- دوبارہ، دوسری مرتبہ۔ ماہرینِ فنِ جنگ اور فوجیوں کی خاص اصطلاح۔ اُردو۔

محلِ صرف :- ایک دفعہ ہی تین کی دوہری باڑھ کی تو پڑے کے پڑے صاف تھے۔

(فسانۂ آزاد)

دُوہریا :- (واو غیر ملفوظ) دوگانہ تیل۔ اُردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- دوہریا آم دوسرے دوہریا پھلوں سے زیادہ عجیب معلوم ہوتا ہے۔

دُوہنا :- (ہندی) دُودھ نکالنا، تھن سے دُودھ حاصل کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- آپ بھینس مجھے بیکار دے رہے ہیں جب دوہنا نہیں آتا، دودھ کی پریشانی بہرحال رہے گی۔

دُوہنا :- ظرف جس میں دُودھ دوہا جاتا ہے۔

(نور اللغات)

توارِ نصیل: لکھنؤ میں اسے "دوہنی" کہتے ہیں جو دودھ والوں کی اصطلاح ہے۔

دوہنی :- دودھ دوہنے کا برتن۔ اُردو، مؤنث۔ دودھ والوں کی اصطلاح۔

دُو ہونا (یا) ہو جانا :- دو ٹکڑے ہو جانا، قتل ہو جانا، دوپارہ ہو جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سالم تھا پیشِ آئینہ تیغ جو تن تھا
لشکر میں کون ساتھا کہ جو دو تن تھا (انیس)

فسادی کا سب ہے ابھی زد ہو جائے
کہیں شریر جو تیغِ دودم سے دو ہو جائے (اوج)

دُوہی بات میں ہار جیت :- دو باتوں میں کامیابی یا ناکامی۔ اُردو صرف۔

(محاورات ہندوستان)

توارِ نصیل: اس طرح لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُوہی دن میں :- کم عرصے میں، تھوڑے سے وقفے میں۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اپنے ڈھب کی کیا پڑھی اک اور تو مومن نے غزل
دو ہی دن میں یہ تو گویا ماہرِ فن ہو گیا (مومن)

دُوئی :- (واو غیر ملفوظ) وحدت کی ضد، دوگانگی، شرکت، غیریت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

جذبِ کامل کی بدولت اُٹھ گیا فرقِ دُوئی
اب بجائے شمع تو دیتی ہے پروانے کی خاک (آنند لکھنوی)

دُوئی ڈالنا :- لڑائی کرا دینا، بگاڑ کرا دینا، ان بن کرا دینا۔ اُردو صرف، متروک۔

"ڈالی لگا لگا کے دوئی جس نے بیچ میں
اس دشمنِ خدا کا بُرا ہو خدا کرے (رشک)

دُوئی کا پردہ اُٹھانا :- غیریت مٹانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جہاں تک رنگِ اُلفت سے جتایا
دوئی کا بیچ سے پردہ اُٹھایا (الف لیلہ نو منظوم)

توارِ نصیل: "پردہ" کی جگہ حجاب بھی ہے۔

وہ دیواریں آئینہ باآب و تاب
جو دل سے اُٹھا دیں دوئی کا حجاب (بے نظیر شاہ)

دُوئی کا پردہ اُٹھ جانا :- غیریت مٹ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع اُٹھ گیا دل سے دوئی کا پردہ (صبا)

دُوئی کا نقش :- بیلنے والے عاملوں کی اصطلاح میں نقشِ مثلث کا نام ہے کہ نو خانے بنا کر جس کے تین خانوں کو دو خانوں کے مانند خانہ ہائے دیگر کے بھرتے ہیں اور ایک خانے کو خالی رکھتے ہیں۔ (سرمایۂ زبانِ اُردو)

توارِ نصیل: یہ عاملوں کی خاص اصطلاح ہے۔

دُوئی مِٹنا :- غیریت ختم ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بتوں کی صورت یاں دیکھی خدا کی شان وہاں دیکھی
مجازی گم کی گئی حقیقت میں دوئی ایک رنگ ہو کر بہار کی (اختر)

دہ ۔ دیہہ ، قریہ ، موضع ، گاؤں ۔ فارسی ، مذکر
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لفظ "دہ" کو ترکیب کے ساتھ شعرا استعمال کرتے ہیں مگر بہت کم ۔ عام بول چال میں رائج نہیں

سات دن بعد اک دہ ویراں
دیکھ کر بارے آئی تن میں تواں ۔ ہشت گلزار

اُردو میں لفظ "دیہہ" کا استعمال کسی کتاب میں ابھی نظر سے نہیں گزرا یا ایسا کسے کہتے ہیں ۔ البتہ یائے نسبتی کے ساتھ "دیہی" مستعمل ہے جس کے معنی ہیں "دیہات سے منسوب" یہ لفظ زیادہ تر لفظ "علاقہ" کے ساتھ آتا ہے (یعنی دیہی علاقہ) ۔ اس لفظ کا تعلق اخبارات سے زیادہ ہے ۔ عام بول چال میں نہیں ہے ۔

دہ :۔ در ترکیبات میں ؛ دینے والا ۔ فارسی فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ ہوا آئی جیسے آرام دہ کو ہوتی ہیں شعر زیادہ استعمال صفر ہے ۔

دَہ :۔ نو اور ایک کا مجموعی عدد ، دس ۱۰ ۔ فارسی ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

قول فیصل :۔ اُردو میں تنہا مستعمل نہیں ۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں ۔ جیسے دہ چند (دس کے لیے) دہ زبان وغیرہ ۔

دَہا :۔ (بروزن بہا) عشرہ ، مہینے کے ہر دس دن کو کہتے ہیں ۔ محرم کا مہینہ ، خصوصاً محرم کی دسویں تاریخ ۔ اُردو متروک ۔

ہم تو گئے کنارے ہوئے غیر ہمکنار
ایکو نکی عید ایکو کے گھر میں دہا ہوا ۔ میر
پھر دہا آیا اُٹھا آشوب محشر ماتم ۔ میر

قول فیصل :۔ فارسی میں مہینے کے ہر دس دن کو "دہہ" کہتے اور لکھتے ہیں ۔

دہا :۔ اب دیہات میں اس مخصوص طرز کی منظوم نظم کو کہتے ہیں جو واقعات کربلا سے متعلق ہوتی ہے ۔ اس نظم میں جذبات غم کا اظہار ہوتا ہے ۔ عورتیں بڑے پُر درد لہجے میں مخصوص دھن سے ادا کرتی ہیں اور اس کو "دہا رونا" کہتی ہیں ۔ اس کا رواج صرف محرم کے دس دن تک رہتا ہے یا پھر اور صفر سے ۱۲ صفر تک چہلم میں ۔

دَھا :۔ آہنگ ۔ نرادہ ، پہلا سُر ۔ ہندی مذکر ، گویوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ سا ۔ رے ۔ گا ۔ ما ۔ پا ۔ دھا ۔ نی ۔ یہی سات سُر سرگم کہلاتے ہیں ۔

دَھا :۔ دائی ، انّا ۔ دودھ پلانے والی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

دھابا :۔ کچی چھت ، وہ مکان جو اناڑیوں نے چُنا ہو
(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ بہت کی کے ساتھ کچی چھت کے معنوں میں بولتے ہیں ۔

دَھابا :۔ ہندوؤں کے باورچی خانے کی دکان ۔ اہل پنجاب کی زبان ۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

دَھابلی :۔ کبوتروں کے رہنے کا دڑبا ، اُردو ، مؤنث ، قریب بہ متروک ۔

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر دَھابلی زبانوں پر ہے ۔

دَھاپ :۔ وہ طولانی پیمائش جو انسان کے ایک سانس دوڑنے کی مقدار سے کی جاتی ہے یعنی میل بھر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں

دَھاپنا :۔ لازم ، ہارا جانا ، سیر ہونا ، چکنا ، اگھانا ، رہ تھکنا ، اترانا ، عاجز آنا ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں ۔

دَھات :۔ کان سے نکلنے والا قیمتی مادہ جس میں پگھلنے کی صلاحیت ہو ۔ جیسے رانگ ، تانبا ، چاندی ، سونا ، سیسہ ، جست ، پارہ ، ٹین وغیرہ ۔ اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ دھات کے برتن بہت چلتے ہیں ۔

دَھات :۔ منی ، رقیق منی جو مرض کی وجہ سے پیشاب کے ساتھ یا قبل و بعد آتی ہے ۔ اُردو مؤنث غیر فصیح ، رائج

محل صرف :۔ دھات کا مرض بہت بُرا ہے جسم انسانی میں گھن لگا دیتا ہے ۔

قول فیصل :۔ آنا ، گرنا ، پتلی ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

دَھار :۔ (بروزن خار) لکیر ، خط ، اس معنی میں فصحا دھاری کہتے ہیں ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کیا عوام کیا خواص سبھی "دھاری" کہتے ہیں ۔ دھار کوئی نہیں بولتا ۔

دَھار :۔ کسی رقیق چیز کے مسلسل بہنے کا تار ، اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

دھار پانی کی دی لپٹے زمیں کے قعر کو
(پانی) کاٹ کر ادھر کو نکلے پردۂ آسماں ۔ سودا

کھلوائی فصد یار نے میں قتل ہو گیا
(لہو) کم تھی لہو کی دھار نہ خنجر کی دھار سے ۔ ناسخ

یہ کہہ کے شوخ نے عاشق پہ کر دیا پیشاب
(پیشاب) بلا دیا کہ جس میں دھار نہ ہو ۔ ظریف

قول فیصل :۔ اس کی جمع "دھاروں" اور "دھاریں" بھی رائج و فصیح ہے ۔

میرے گھوارے عجب دلچسپ تیرا آسماں
یہ تیری موج رواں اور یہ ترا جوش نہاں
مضطرب موج ہوا ہے بے تاب ہے
تیری دھاریں ابھرتی ہیں کہ تختی آب ہے ۔ عزیز لکھنوی

دھار :۔ تلوار ، خنجر ، چھری وغیرہ کی باڑھ ۔ اُردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

تیغوں کی دھار پر یوں کو راہ راہ چلنا
یہ جادۂ وفا ہے لے دل بڑا خطر ہے عزیز لکھنوی

قولِ فیصل:۔ الٹ جانا، پلٹ جانا، کر جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے کلہاڑی کی دھار اُلٹ گئی ہے جاکے بنوا لاؤ۔ اس سے لکڑی نہیں چیری جا سکتی (رہنما)، یہ چاقو کچے لوہے کا ہے قلم بنانے میں اس کی دھار پلٹ جائے گی۔

دھارا۔ دریا کا بیچ جہاں پانی زور سے بہتا ہے (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ اسے "دھارا" کہتے ہیں۔

دھارا (ہ) (بروزن تارا) دریا کے وسط کی روانی آب، آب دریا جاری ہونے کی جگہ، بیچ دریا کے پانی کی روانی۔ دریا کا وہ مقام جہاں پانی تیزی سے بہتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بحر کو نسبت بھلا کیا چشم دریا بار سے
ایک دم رونے تھمے پر جو ہم دھارا ہوا ناسخ

دھارا (ہ) وہ رنگی قرابہ، دو جوتی الجھڑا یا تنگہ، ارامی مزروعہ پر کی جائے۔ اردو، مذکر، دکن کی زبان۔ (اردو قانونی لغت)

دھار باندھنا (ہ) سحر یا افسوں سے دھار بیکار کر دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نہیں کرتی ہو تیغ ابکی اثر کچھ جسم پر میرے
نسو گر ہے کوئی دشمن کر اس کی دھار باندھے تو جرأت

دھار باندھنا (ہ) کوئی رقیق چیز اس طرح گرانا کہ اس کی دھار بندھ جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ قیف نہیں ہے تو دھار باندھ کے انڈیل دو۔

دھار بند ہو جانا:۔ دھار کند ہو جانا، دھار کر جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

تیرے ابرو سے نہیں لیکن کسی صورت پناہ
سحر سے ہو جاتی ہے تلوار کی بھی دھار بند ناسخ

دھار بہنا:۔ کوئی رقیق چیز بہنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

اسے تھا یہ منظور دونوں رہیں
کہ اک چشمے میں دو نوں دھاریں بہیں (مختصر شاہ اودھ)

دھار بیٹھ جانا:۔ دھار کا کند ہو جانا، دھار کر جانا۔ اردو مصدر، متروک۔

سخت جانوں پہ چلی تیز چھری قاتل نے
مڑ گئی بڑھ گئی دھار کہیں بیٹھ گئی شاد لکھنوی

دھار پر مارنا (کنایۃً) خاطر میں نہ لانا۔ بے وقعت جاننا، حقیر خیال کرنا، کچھ نہ سمجھنا۔ اردو مصدر، متروک۔

چشم تر نے بہا کے جوشِ سرشک
موج دریا کو دھار پر مارا شاد لکھنوی

دھار چڑھانا:۔ گنگا یا جمنا جی پر منت مان کر دودھ کی دھار ڈالنا۔ ہندی، عورات اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

دھار چڑھنا:۔ گنگا یا جمنا جی پر منت مان کر دودھ کی دھار ڈالی جانا۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

دھار چھوٹنا:۔ زور سے دھار نکلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع چھوٹی ہر ایک زخم بدن سے لہو کی دھار عشق

دھار چھوڑنا:۔ دھار باندھ کے پانی ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب تک مسلسل پانی کی دھار نہیں چھوڑو گے۔ اس وقت تک نجاست دور نہیں ہوگی۔

دھار دار:۔ باڑھ دار، تیز، سر تیز۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کوئی دھار دار چاقو لے آؤ جیبی مسلم

بن سکتا ہے۔

دھار ڈھور:۔ وہ حد جو چشمے کے جاری ہونے سے بن جاتی ہے۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھار رکھنا:۔ دھار تیز کرنا۔ تلوار، خنجر، چھری وغیرہ پر باڑھ رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چاقو بہت عمدہ لوہے کا ہے، دھار رکھ دی جائے تو تپا تپ چلنے لگے۔

دھار رکھوانا:۔ باڑھ رکھوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چھری پہ دھار رکھوا لو ورنہ کاٹ نہیں خراب ہو جائیں گی۔

دھار کرنا:۔ دانتے پڑنا، دھار نہ رہنا، باڑھ جاتی رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ کچے لوہے کا چاقو ہے اس سے قلم بناؤ گے تو فوراً اس کی دھار کر جائے گی۔

دھار لگانا:۔ دھار رکھنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں سان یا سلی پر دھار تیز کرنے کو دھار لگانا کہتے ہیں۔ جو حجاموں کی اصطلاح ہے۔

دھار لینا:۔ تھنوں سے منہ لگا کر دودھ پینا، تھنوں میں دودھ کی دھار لینا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھار مارنا:۔ تیزی کے ساتھ پیشاب کرنا، موتنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بچے نے پیشاب کی دھار جاری کی سارے کپڑے لت پت ہو گئے۔

دھارم دھار رونا:۔ ایسا رونا کہ آنسوؤں کا تار نہ ٹوٹے، شدت کے ساتھ رونا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

وقت آنچل سے پونچھ کر کئی بار
مجھکو رونے لگی وہ دھارم دھار — انجبتم

قول فیصل :۔ تیز بارش کے لئے دھارم دھار پانی برسنا کہتے ہیں۔ جیسے :۔ پانی دھارم دھار برس رہا ہے۔ بغیر چھتری کے میں ایمن آباد کیونکر جا سکوں گا۔

دھار میں پہنچکر ڈوب جانا :۔ ہمت کر کے پست ہمت ہو جانا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بالعموم رائج نہیں ہے۔

دھارن :۔ (بروزن باڈن) ہتھیوں کی ایک دوا کا نام۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دھارنا :۔ دکھتے ہوئے عضو کو گرم پانی سے آہستہ آہستہ دھونا تاکہ درد میں کمی ہو جائے۔ زخمی یا چوٹ کھائے ہوئے یا درد کرتے ہوئے عضو پر نیم گرم پانی کی دھار ڈالنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہ اعلا سوزشِ دل نے کمی کی
ہزاروں اشکوں سے چشم تر نے دھارا — شاد لکھنوی

دھار نکالنا :۔ (بفتح کی) دودھ دوہنا۔ دودھ نکالنا۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس صورت سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھار نکالنا :۔ دھار بنانا، دھار رکھنا۔ اردو، صرف حجاموں کی اصطلاح۔

محل صرف :۔ ایک حجام ایسا تھا جس نے استرے پر کبھی سان نہیں رکھوائی۔ ہمیشہ سلی لگا کے دھار نکالتا تھا۔

دھاروں دھار آنسو بہانا :۔ بہت رونا۔ اردو، محاورہ عورتوں کی زبان، متروک۔

محل صرف :۔ سپہر آرا اپنے بھولے پن کے سبب سے بہت ملول ہوئی۔ دھاروں دھار آنسو بہائے۔

گول گول اشک ڈھلکتے ہوئے دامن تک آئے۔ (فسانۂ آزاد)

دھاروں دھار رونا :۔ بہت زیادہ رونا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔ متروک۔

محل صرف :۔ نواب پھر تو ایسے دھاروں دھار روئے کہ گھر بھر میں کہرام مچ گیا۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) بیوی نے دھاروں دھار رونا شروع کیا۔ ہچکیاں آنے لگیں۔ سر پر خاک اڑائی۔ (فسانۂ آزاد)

دھاری :۔ لکیر، خط، سیدھا خط۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ذرا وہ لال دھاری والا تھان اٹھانا۔

قول فیصل :۔ بصیغہ جمع (دھاریاں) بولتے ہیں۔

دھاری دار :۔ (بیائے معروف) وہ چیز جس پر خط پڑے ہوں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ کپڑے کے ساتھ ملا کے (دھاری دار کپڑا) بولتے ہیں۔ کپڑے کی جگہ کپڑے کا نام یا تھان کے ساتھ مستعمل ہے۔ دھاری دار پاجامہ۔ دھاری دار تھان۔ دھاری دار قمیض وغیرہ۔ جیسے :۔ اودی نیلی اور اس پر گہرے بادامی رنگ کی دھاری دار قمیص پہنی۔ (میرا بچہ لاڈلا)۔ کاغذ وغیرہ کے لیے دھاری دار مستعمل نہیں۔ جیسے :۔ کمر میں ایک چوڑا پٹکا ہے اور پٹکے کے اوپر ایک چوڑے چیتے کی پٹی ہے۔ جو دھاری دار ہے اور اسی پٹی کے بیچ میں ایک گول ڈھاب لگی ہوئی ہے۔ گھٹنا سفید رہنے دینا چاہئے۔ (مرزا عبد الرحمن دہلوی، میرا بچہ لاڈلا)

دھاڑ :۔ بفتح، اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ بیوی بڑا ہانو یا بھلا جس وہ ایسی ہی تھیں معلوم کہ میاں قابو میں آ جائیں ہم نے تو نیک قدم کے ابا کو شیشے میں اتار لیا۔ وہ اچھیں تو بھولی ترنگ کہتے ہیں۔ تجھوٹے خوشامدیوں کی دھاڑ کی دھاڑ بیچ رہتی ہے۔ لوگ ایسے کسی کے میاں ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے اس کا اوپر سے پانی گرنے کے معنی میں بھی لکھا ہے۔

دھاڑ :۔ مار کے ساتھ بطور تابع آتا ہے (یعنی مار دھاڑ) (نور اللغات)

قول فیصل :۔ دھاڑ تنہا بھی مستعمل تھا۔ مثلاً دھاڑ بچنا۔ مجمع کا ایک ساتھ یورش کر دینا۔ جیسے :۔ اس باغ کی آتش گل افسردہ نہ ہونے پائی تھی کہ سر آنکھایوں کی دھاڑ بچی۔ (اودھ پنچ)

دھاڑ :۔ شیر کی آواز۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

دھاڑ :۔ چند آدمیوں کا ہجوم۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اسے مخلوط کے ساتھ (دھاڑ) بولتے ہیں۔

دھاڑا :۔ مجمع۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ زور دینے کے محل پر صرف دھاڑے کا دھاڑا بولتی تھیں۔ جیسے :۔ پاک پروردگار کی قسم جو ہمارے میاں جو تو وہ پیارے کی پیاری صورتیں دیکھنے میں آئیں کہ پرستان کو بھول جاؤ۔ دھاڑے کا دھاڑا راجہ اندر کا اکھاڑا۔ جب ہے وہ پری پیکر جو ہے وہ جان عالم۔ (فسانۂ آزاد)

دھاڑا :۔ درجہ، حال، گت۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ یہ لفظ مرکب ہے۔ دیہ یعنی جسم اور بھنی ہڈی ۔۔۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

پہلے سے جا کے تم کو سنا تھا
یہ دھاڑا ہمارا بنا تھا — انجبتم

دھاڑ لگانا :۔ دھاوا کرنا، حملہ کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان، دہلی کا صرف۔

دھاڑکی دھاڑ :۔ کثرت، ہجوم، انبوہ، مجمع۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

کس لئے اپنے ساتھ لاتے ہیں
آپ ان لونڈیوں کی دھاڑکی دھاڑ — انشؔ

قولِ فیصل :۔ مؤلف فرہنگ آثر نے لکھا ہے یہ فقرہ دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں عورتیں دھاڑے کا دھاڑا کہتی ہیں۔ مؤلف فرہنگ "فسانۂ آزاد" کا بغور مطالعہ فرمائیں تو معلوم ہو کہ مؤلف فسانہ نے کتنے مقامات پر اس محاورے کو صرف کیا ہے۔ دو مقامات میں نے انتخاب کئے ہیں۔ (۱) میں موجود ہوں اور لونڈیوں اصیلوں کی دھاڑکی دھاڑ موجود ہے۔ (۲) بھولے خوشامدیوں کی دھاڑکی دھاڑ جمع رہتی ہے۔ نوج ایسے کسی کے میاں ہوں۔

دَہاڑ مارنا :۔ (کنایۃً) بہت سے چوروں کا جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَہاڑنا ہ :۔ شیر کا بولنا۔ غرّانا۔ گونجنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ شیر اتنے زور سے دہاڑا کہ رونگٹے کھڑے ہوگئے۔

دَہاڑنا ہ :۔ غل مچانا۔ چلانا۔ شور کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

دَہاڑنا ہ :۔ بچوں کا سخت آواز سے رونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دہاڑوں کو پہونچنا :۔ بُرے حالوں کو پہونچنا۔ اُردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ تم نے تو مُبارک قدم دُھوپ میں چونڈا سفید کیا ہے۔ میری جوتی کو کیا غرض پڑی ہوئی ہے؟ جب تو میں ان دہاڑوں کو پہونچی، جو کلمہ درازی کرتی تو جانے کیا ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

دَہاڑی :۔ ڈاکو، ڈاکہ زنی جیو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھاڑے کا دھاڑا :۔ بڑا جمگھٹ، کثیر مجمع۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

زاہدو مجمع سے ہم رندوں کے یاں بھاگے تو کیا
جائے کوثر پر پہنچی دھاڑے کا دھاڑا چاہیے — صباؔ

دہاڑیں مارنا (یا) **دہاڑیں مار کر رونا** :۔ (لازم) چلانا۔ چیخنا۔ واویلا کرنا۔ زار زار رونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے دہاڑیں مار کر رونا مستعمل ہے۔

دھاک ہ :۔ (بروزن چاک) خوف، رعب داب، رُعب، ہیبت و جلال۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

مردے بہتر ہے نام مرد پیچ ہے یہ مثل
پیچوانی ہے سبب بستیاں آتش دھاک ہے — آتشؔ

محلِ صرف :۔ اتفاق وقت سے مطلب بر آیا تو شاہ صاحب کی چاندی ہے ورنہ کیا کس کا کر سکا یہت کا لفظ زبان تک لائے زبان نہ کتر جائے۔ السدی دھاک۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ باندھنا، بندھنا، بٹھانا، بیٹھنا اور کسی کے ساتھ جمانا، جمنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دھاک ہ :۔ شہرہ، غلغلہ، دھوم۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ہفت اقلیم میں اس شہر کی کہ دھاک بندھی
کوئی دنیا میں دکھا شہر بشانِ دہلی — تجلیؔ

دَہاکا ہ :۔ صدمہ، رنج، فکر، رُعب، خوف۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَہاکا ہ :۔ دس، دہائی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دہاکا بیٹھنا :۔ (لازم) صدمہ گزرنا، خوف یا صدمے میں آ جانا، دہشت بیٹھنا۔ ہندی، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھاک باندھنا :۔ رعب بٹھانا، سکہ بٹھانا، نقش بٹھانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چکر میں آسماں ہے تو جنبش میں ہے زمیں
آہوں نے دھاک باندھی ہے دونوں جہان میں — رضاؔ

قولِ فیصل :۔ "رعب غالب ہونا" کے معنوں میں دھاک بندھنا بھی مستعمل ہے۔

کیا دھاک ترے فتنۂ قامت کی بندھی ہے
آتے ہوئے ڈرتی ہے قیامت نہیں آتی — امیرؔ

دھاک بٹھانا :۔ رعب جمانا، سکہ بٹھانا، رعب قائم کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رقیب زور روکی دھاک کیوں تم نے بٹھائی ہے
اکیلے میں ہوتا شیر تھا یا مجھ کو کھا جاتا — عاشقؔ

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم دھاک بیٹھنا (یا) بیٹھ جانا بھی مستعمل ہے۔

دھاک پڑنا :۔ ہیبت چھانا۔ اُردو صرف، متروک۔

کیا دشت و بیشہ جو شیروں سے پاک
پڑی شیر کے مارنے کی یہ دھاک — سوداؔ

دھاک پڑی ہونا :۔ ہیبت سوار ہونا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھاک جمانا :۔ رعب قائم کرنا۔ اُردو، دکن کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بھی بولتے ہیں۔ اس کا لازم

دھاک جمنا بھی مستعمل ہے۔

دَھاکڑ۔ زبردست، بانکا۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ یہ سب میں دھاکڑ پینے والے تھے۔ (کامنی از سرشار)

دھاک ہونا۔ رعب و داب ہونا۔ ہیبت چھائی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اے حضور! آپ کی جوتیوں کے صدقے میں اس بازار میں تو کوئی آنکھ نہیں ملا سکتا۔ دھاک ہے محلہ محلہ ہوا بندھی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُھاکے دینا۔ (متعدی) ڈرا دھمکا دینا، دہلانا، خوف دلانا، دم دینا، فریب دینا، دھوکا دینا۔ اردو مصدر، عورات دہلی کی زبان۔

ہٹی رو رو دالی کو کر کے دوری
مجھے اسکے آنے کے دیے ہے دُھاکے

الٰہی کرے جلد سے کر آپ ہے جو تو
وہ آوے گا سب تیری مَنیا کے آگے — رنگین

(فرہنگ آصفیہ)

دَھاگا بلیہ تاگا۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

سحر تک دھوئی نہ سونے دیا
دھوتی میں دَھاگا پرونے دیا — شوق

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں بالعموم اسے تاگا کہتے ہیں۔ پرونا، ڈالنا کے ساتھ اسی کا صرف ہے۔

دَھاگا۔ دم، فریب، دھوکا۔ اردو، متروک۔

یہ چاہنے والے چاہتے تھے گلے کا ہار اپنے کر کے رکھتے
دیا نہ کسی کس نے اس کو دھاگا نہ دم میں نہ گھونا دیا — بحر

قولِ فیصل:۔ دینا کے ساتھ صرف تھا۔

بے بند دلبستگی خلعت لعب عارفی

دھاگا نہ دیکھے ہیں دام و کمند سے — رشک

دَھاگا پرونا۔ سوئی وغیرہ میں تاگا ڈالنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

سحر تک نہ سوئی نہ سونے دیا
نہ موتی کہ دھاگا پرونے دیا — شوق

دھاگا ڈالنا۔ دھاگا پرونا، تاگا پرونا، سوئی میں تاگا ڈالنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ میں تو بوڑھی ہو گئی ہوں۔ کم دکھائی دیتا ہے۔ ذرا سوئی میں دھاگا ڈال دو۔

دھا لگانا۔ طبلے کے بولوں میں کا ایک بول۔ سم لگانا۔ اردو مصدر، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ میاں نیاز احمد! واقعی تمہارے ریاض کی انتہا نہیں۔ چھوٹی ننھی گلا نے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ رات کو مجرے میں تم نے سنگت کا کمال دکھا دیا۔ ہر موقع پر ایسی دھا لگائی کہ اہلِ محفل کے دل پھڑک گئے۔

دَھام۔ گھر، رہنے کی جگہ۔ سنسکرت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں دھوم کے ساتھ مل کے بطور تابع آتا ہے یعنی "دھوم دھام" بولتے ہیں۔ گھر کے معنی میں مستعمل نہیں۔

دَھا مارنا۔ دھونس ڈالنا، آمد کی کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں آپ کی دھونس میں آنے والا نہیں۔ مجھ پر دھا نہ ماریئے گا۔

دَھامن (بفتح میم) سانپ کی ایک قسم۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کل شہر سے کے راستے میں ایک دھامن اتنی تیز دوڑ رہی تھی کہ جیسے بجلی۔

قولِ فیصل:۔ لفظ "سانپ" بڑھا کے "دھامن سانپ"

کہیں گے تو ذرا بولیں گے۔

دَھامن۔ ایک قسم کی موٹی گھاس۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَھامن:۔ ایک قسم کا بانس جس سے کمان اور غلیل وغیرہ بناتے ہیں (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بالعموم مستعمل نہیں۔

دَھاں:۔ توپ، بندوق کی آواز۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں، لکھنؤ میں دھائیں نیز دھائیں دھائیں کہتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر سے عرض ہے کہ توپ کی آواز "دن" ہے دھائیں نہیں۔ دھائیں بندوق کے لئے مخصوص ہے۔

دَھان:۔ چھلکے دار دانہ جس سے چاول نکلتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کھیتوں کو کر شب چاندنی آن کے
نکالا ہے منہ کھیت سے دھان کے — میر حسن

قولِ فیصل:۔ دھان کے پودے کو بھی "دھان" کہتے ہیں۔

دَہان بالکسر۔ دہن، منھ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یار سے ہنس کے یہ باتیں پر نظر آتا نہیں
دیکھنا اب آنکھ سے بہتر دہاں ہو جائے گا — وزیر

دہان۔ روزن، سوراخ، زخم کا شگاف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اسے "دہانِ زخم" کہتے ہیں۔

دُہانا:۔ دُہنا کا متعدی۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کھیر کے لئے پانچ سیر دودھ آئے گا۔ مگر اپنے سامنے دُہا کے لانا۔

دھان پان:۔ لغوی معنی دھان کے پیڑ اور پان کے مانند نازک۔ (اصطلاحی) دُبلا، پتلا، لاغر، نازک اندام۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

گوری بھی جو اٹھائی لچک گیا پوپ
ہمارا یار نزاکت میں دھان پان ہوا — بحر

محلِ صرف :۔ ارے بھئی یہ دھان پان آدمی۔
ذرا سی سر میں درد ہوا لیٹ رہیں (فسانۂ آزاد)

دَھاندل :۔ (ہندی) بے ایمانی، مکر، فریب، جھوٹ، جھگڑا، غل، تکرار، حجت (کرنا کے ساتھ)
(نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ تنہا دھاندل نہیں بولتے، اپنے معنوں میں دھاندلباز، دھاندلبازی مستعمل ہے۔

دَھاندل باز :۔ بے ایمان، دغاباز، دلیبیا، مکار، جھگڑالو، حجتی۔ اردو، عورتوں کی زبان
محلِ صرف :۔ وہ بڑا دھاندل باز ہے اچھے اچھوں کو دھندلا لیتا ہے۔

دَھاندلبازی :۔ مکاری، دغابازی، فیل۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف :۔ پیچھے سے ایک ہاتھ مارا تھا، وہ گھنٹے سے رو رہا ہے۔ اس لڑکے کو بڑی دھاندلبازی آتی ہے۔

دَھاندل کرنا :۔ جھوٹ کرنا، بے ایمانی کرنا، دغا کرنا، فریب کرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

دَھاندل لانا :۔ جھگڑا لانا، فیل لانا، تکرار کرنا، حجت کرنا (فرہنگِ آصفیہ و نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ یہ اہلِ دہلی کی اصطلاح ہے۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھاندل مچانا :۔ ناحق کا جھگڑا پھیلانا، بدمعاشی کرنا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اس سے اہلِ لکھنؤ کو کوئی تعلق نہیں۔

دَھاندلی :۔ حقیقت سے انکار، اندھیر۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف :۔ شانِ خدا ابھی آپ چنگیوں میں اڑاتے ہیں لے اب یہ دھاندلی نہ کر رکھو روپے کاؤ۔
(فسانۂ آزاد)

دَھاندلیا :۔ (صفت) امرِ حق کو چھپانے والا (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں "دَھاندلباز" کہتے ہیں

دَھاندلی بازی :۔ دھاندلی۔ اردو، مونث۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر دھاندل بازی بولتی ہیں۔

دھانس :۔ (اردو، مونث) تیز بو، سوکھے تمباکو یا تیز مرچوں کی جس سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ اردو، مونث فصیح، رائج۔
؏ مکھیوں کی بھنبھناہٹ اگرکی بو مرچوں کی دھانس — جوشش

قولِ فیصل :۔ اس کا صرف اڑانا، اڑنا کے ساتھ ہے۔

دَھانس دُھانس کے رکھنا :۔ بہ جبر پیش آنا، سخت نگرانی کرنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف :۔ بیگم صاحب لڑکیوں کو اس قدر دھانس دھانس کے نہ رکھتیں تو اب تک نہ معلوم یہ لڑکیاں آزادی کی کس منزل پر ہوتیں۔

دَھانس لگنا :۔ تمباکو یا مرچوں کے باریک ذرّا کا ہوا کے ذریعے سے اڑ کے ناک میں پہنچنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ بقر عیدی تمباکو والے کی دکان پر جب وہ کوٹی تمباکو کوٹتی ہے تو اس طرف سے گزرنا محال ہو جاتا ہے۔ ایسی دَھانس لگتی ہے کہ چھینکیں آنے لگتی ہیں۔

دَھانسنا :۔ (اول مفتوح) زمین میں دھنسا دینا۔ گھسیڑنا۔ اردو مصرف، بازاری زبان۔
محلِ صرف :۔ وہ ایک مرتبہ تو ٹالی ہو جاؤں گا اگر اس کے بعد بھی میری بات نہ مانی تو ٹھونک کے زمین میں دھانس دوں گا۔

دَھانسنا :۔ (گھوڑے کے لیے) کھانسی آنا۔ اردو، سواریوں کی اصطلاح۔
محلِ صرف :۔ یہ گھوڑا رات بھر دھانستا ہے۔

دَھانسی :۔ گھوڑے کی کھانسی (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دَہانِ فرنگ :۔ ایک قسم کا سبز رنگ کا پتھر، فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔
قولِ فیصل :۔ اسی کو دہانۂ فرنگ بھی کہتے ہیں۔

دَھانک :۔ کمان دار، تیر انداز، وہ چھوٹی کمان سے تیر اور کمان سے مسلح رہے۔ ایک پہاڑی قوم کا نام جو پورب میں اکثر پائی جاتی ہے (فرہنگِ آصفیہ)
قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دھانگڑ :۔ ایک قوم کا نام جس کا کام اکثر کنوئیں اور تالاب کھودنے کا ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے رائے ہملہ سے "دھانگر" لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

دَہانہ :۔ (بفتح اول) منہ، دہن، جیسے چوڑا دہانہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ لڑکی ہر طرح خوبصورت ہے لیکن دہانہ ذرا چوڑا ہے۔
قولِ فیصل :۔ بڑا دہانہ، چھوٹا دہانہ اور چوڑا دہانہ بھی اپنے محل پر استعمال ہوتا ہے۔

دَہانہ :۔ اس مقام کو کہتے ہیں جہاں دریا گرتا یا

ختم ہوتا ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جہاں دو دریاؤں کے دہانے مل جاتے ہیں، ایسی مہیب آواز پیدا ہوتی ہے کہ خدا کی پناہ۔

دَہانَہ: مشک کا منہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ آب آب ہوئے انفعالِ عصیاں سے
کُرتی ہے ہر بُنِ مُو مشک کا دہانہ ہوا
صبا

محلِ صرف:۔ ہر ایک سقہ خواجہ خضر کا دم بھرتا تھا، لنگیاں، باندے اور کھاروے کی باندھے، ہوری بہتے، کٹورے کمر سے لگائے، تسمے گلوں میں ان کے، آب شار سنبھالے، ہزاری کے فوارے دہانے پر مشکوں کے چڑھائے چھڑکاؤ کرنے نکلے۔ (طلسم ہوشربا)

دَہانَہ: موری، بدرو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَہانَہ: لوہے کی کسی قدر خاردار سلاخ جس کے دونوں طرف دو سلاخیں چپٹی ہوتی ہیں ان سلاخوں میں لوہے کے حلقے لگے ہوتے ہیں ان آہنی حلقوں میں لگام کا چرمی تسمہ لگا ہوتا ہے۔ اس آلۂ آہنی کا خاردار حصہ گھوڑے کے منہ میں زبان کے اوپر رہتا ہے۔ جب گھوڑا مرکشی کرتا ہے اس وقت کھینچتے ہیں وہ خاردار سلاخ گھوڑے کے جبڑوں میں چبھتی ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نکالے یہ فرس بر لگام ہر دوراں
اگرچہ دورۂ آفاق بھی دہانہ ہوا
بحر

قولِ فیصل:۔ بالعموم اسے خاردار دہانہ کہتے ہیں۔

دَہانَہ چبانا:۔ گھوڑے کا غصہ کی حالت میں ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لشکر کو دیکھتا ہے دہانہ چبا چبا
انیس

دَہانۂ فرنگ:۔ ایک قسم کا سبز رنگ پتھر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اسی کو دہانۂ زنگ بھی کہتے ہیں۔

دَہانہ کھولنا:۔ (متعدی) مشک کا منہ کھولنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مشک کا پورا دہانہ کھول کے مٹی بھا سے نالی میں پانی ڈالو، ورنہ گندگی صاف نہ ہوگی۔

دَہانہ کھولنا:۔ پانی چھوڑنا، پیشاب کرنا۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام نہیں بولتے۔

دَہانہ کھولنا:۔ موری کھولنا۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھانی:۔ ہلکا سبز رنگ۔ زمین دھان بونے کے قابل۔ ایک قسم کا چاول۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ صرف معنی اول میں بولتے ہیں۔

دھانی ہے اس کا جوڑا تو رخسار لال لال
اک شاخِ سبز پر ہیں کھلے دو گلاب سرخ
لطافت

دَھاوا:۔ ایک قسم کا درخت جو رنگنے کے کام آتا ہے۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَھاوا:۔ چڑھائی، بڑا حملہ، یلغار۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ترکوں نے سات ہزار کی فوج سے روسیوں کی ۸۰ ہزار فوج پر دھاوا کر دیا۔

دَھاوا:۔ گرد آوری کو یعنی شہر کے یا کسی مکان کے چاروں طرف پھرنے کو کہتے ہیں۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل:۔ اب ان معنی میں نہیں بولتے۔

دَھاوا:۔ مسافت۔ اردو مصدر۔

اس کے لئے ڈاک کام تھا سو کوس کا دھاوا
تینوں کو چباتا تھا وہ جو ہر کے علاوہ
مرثیہ

دَھاوا:۔ جانے کا قصد، سفر کا ارادہ۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کہئے آج کیا قصد ہیں۔ کدھر کے دھاوے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھاوا بولنا (بول دینا):۔ حملہ کر دینا، یلغار کر دینا، یورش کر دینا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سوار خاکی وردیاں پہنے کرچ لٹکائے۔ گھوڑے کی باگ اٹھائے دھاوا بولا ہی چاہتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھاوا کر دینا (یا) دھاوا کرنا:۔ سفر کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ اب سنیئر پہنچو اور وہاں زراعت کی تعلیم میں مصروف ہو لندن کا دھاوا کر دو۔ اب ترقی کا ذریعہ یہی ہے۔ (سیرِ کہسار)

دَھاوا کرنا:۔ چڑھائی کرنا، یورش کرنا، حملہ کرنا، یلغار کرنا، بہت سے آدمیوں کا مل کے حملہ کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

جی وار نکل نکل کے صف سے
دھاوا کرتے تھے ہر طرف سے
عاشق

دَھاوا کرنا:۔ بہت تیز دوڑنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ اے میاں یہ سانڈنی بلا کی دھاوا کرنے والی ہے۔ ریل کی دم میں باندھ دو دیکھو چوکڑی تک برابر چھم چھم کرتی چلی جاتی ہے یا نہیں۔ میں تو ایک مرتبہ سوار ہوا، واللہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہوا پر جا رہا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھاوا مارنا:۔ دور دراز کا سفر طے کرنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ چوک سے امین آباد تک پیدل گیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ غنیموں کا دھاوا مار کے آئے ہیں

دَھاوا مارنا :۔ گرد و نواح کی بستی یا کسی مکان کی لوٹ مار کرنا۔　　(سرمایۂ زبان اُردو)

قولِ فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

دَھاوَت :۔ شہدوں کا سرگروہ　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے۔

دَھاوَت :۔ دوڑنے والا، تیز چلنے والا۔

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ اب اس معنی میں 'دھاوتیا' بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے (دھاوت اصل میں دھاوک ہے جو ہندی ہے)

دَھاوَت پینے والا :۔ شراب لنڈھانے والا، جام پر جام چڑھانے والا، کثرت سے پینے والا، مگر بدمست نہ ہونے والا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

عجب کیا ہے جبینِ شیشہ و خم سے عرق ٹپکے
ترے میخوار اے ساقی وہ دھاوت پینے والے ہیں　　(منشی لطیف اثر)

(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ فصحا ایسے پینے والے کو 'بلانوش' کہتے ہیں۔

دَھاوَت سیلانی :۔ جس کے قدم ایک جگہ نہ ٹکیں۔ اُردو، صفت، متروک۔

محلِ صرف :۔ تم بھی آدمی تو سچی ہیں (رہی ہی) مگر سچ کہنا کیسا دھاوت سیلانی ہے اُف وہ! بچھ ٹھکانا ہے۔ دو پہرا اتنا گھومے تو ہلکان ہو جائے ان کا تلوا گھستا ہی نہیں۔ کوئی خاکی ہوتا ہے کوئی ناری۔ یہ سیمابی ہے۔　　(فسانۂ آزاد)

دَھاوَنا :۔ چڑھائی کرنا (کنایۃً) حملہ کرنا۔ اُردو، عورات دہلی کی زبان۔

تری وہ ذات ہے داری کہ تجھکو جو دھاوے
جو ہاتھ جوڑے تو اُس کے دو دو جنے توام　　(رنگین)

قولِ فیصل :۔ دہلی میں پست طبقے کی عورتیں بولتی ہیں

دَھائے پوجنا :۔ باز آنا، دُور سے ڈنڈوت کرنا، اُردو، عورات دہلی کی زبان۔　　(لغات النساء)

دَھائے دَھائے کرم لکھا سو پائے :۔ جتنا قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے اس سے زیادہ نہیں ملتا

(خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل :۔ صاحب محاورات ہندوستان نے دھائے دھائے کی جگہ دھاؤ دھاؤ لکھا ہے لکھنؤ میں کسی صورت سے مستعمل نہیں۔

دَہائی :۔ (بروزن ہوائی) دس کا عدد دو کے عدد کا دوسرا حصہ۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ گنتی میں اکائی داہنی طرف اور دہائی بائیں طرف ہوتی ہے۔

دُہائی :۔ زیادہ مدد کی طلب، اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ اس کا پرانا رسم الخط دوہائی (دو آہی علم) ہے۔ جو اپنے محل پر لکھا جا چکا ہے

دَھائی :۔ دھانی　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں دھانی کہتے ہیں۔

دُہائی پھرنا :۔ اعلان ہونا۔ اُردو، مصدر، متروک۔

ارادوں کی ہوس گرمی بڑائی
پھری دل میں تمنا کی دُہائی　　(الف لیلہ نو منظوم)

دَھائیں :۔ (بروزن ہنسیں)۔ دھاں۔ توپ کی آواز دھول۔ ہندی، مونث۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بندوق چھوٹنے کی آواز کو "دھڑ سے" اور توپ دغنے کی آواز کو "دن" کہتے ہیں۔

دَھائیں دَھائیں :۔ بندوقوں توپوں کی متواتر آواز۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ توپوں کے متواتر چھوٹنے کی آواز کو دنا دن کہتے ہیں۔ دھائیں دھائیں بندوق کی متواتر آواز ہے۔

دَھائیں دَھائیں کرنا :۔ چائیں چائیں کرنا، شور مچانا۔ اپنا راگ گانا، جیسے اپنی دھائیں دھائیں کئے جاتے ہو دوسرے کی بھی تو سنو۔　　(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے

دَھائیں سے :۔ دھن، دھول سے، دن سے جیسے اتنے میں دھائیں سے توپ چلی بگا ہوئی۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں بندوق کے لئے اس جگہ دھائیں سے اور توپ کے لئے دن سے بولتے ہیں۔

دَھبّا :۔ داغ، نشان، دھبکا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چھڑائے سے نہ چھوٹے گا ارے قاتل زمین پر کا
دنا دا روں کے خون کا داغ کیا دھبا ہے کیچڑ کا　　(امیر)

دَھبّا :۔ (کنایۃً) عیب۔ الزام۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

تم کو کہتا تو ہوں خود کیا بھولا ہیں
تم کے دامن کا اک دھبا ہوا ہیں　　(منشی لکھوری / رحیم الحکم)

قولِ فیصل :۔ اس کی جمع دھبے بھی مستعمل ہے۔ جیسے ترا لعنے اپنی شکل باورچی کی بنائی میلے کچیلے کپڑے پہنے جس میں ہلدی اور گھی کے دھبے تھے۔

(طلسم ہوشربا)

دَھبّا پڑنا :۔ داغ لگنا، نشان پڑنا، کپڑے وغیرہ پر داغ پڑنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ دیکھو تمہاری قمیض کے پچھلے دامن پر تیل کا بہت بڑا دھبا پڑ گیا ہے۔ اسے دُھلنے کے لئے دے دو۔

دَھبّا چھڑانا :۔ داغ دُور کرنا، نشان مٹانا، اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

بجھے گا ذرا خفیف سے عاشق کے لہو کی
دھبا کبھی دامن سے چھڑایا نہیں جاتا — جلال

دَھبّا دینا :۔ دھبا ظاہر ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کب دل کو تپش ہو کر بندھا زخم کا انگور
دھبا جو دیے سرخی خوں ناب کا پھاہا — شعور

دَھبّا لگانا :۔ داغ لگانا، عیب لگانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بے داغ ہونے نے رخ پر نور یار کے
داغ جبین ماہ کو دھبا لگا دیا — آتش

دَھبّا لگنا یا لگ جانا :۔ داغ لگنا، داغی ہو جانا کسی چیز کا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ پیجامے میں نہ معلوم کس چیز کا دھبا لگ گیا۔

دَھبّا لگنا :۔ عیب لگنا، عیب دار ہونا، نقص آنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

سب بے عیب آج تک نہیں دیکھا کوئی حسین
دھبا لگا ہوا ہے قمر میں قدیم سے — بحر

قول فیصل :۔ لفظ کے ساتھ بھی مستعمل ہے جیسے بات وہ کرنی چاہیے کہ دھبا نہ لگے اور ہم اور تم لطف سے زندگی بسر کریں۔ (فسانۂ آزاد)

دھبا مٹنا :۔ عیب دور ہونا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہمیں چاہیے کہ وہ تدبیر کریں جس سے ناقص العقل ہونے کا دھبا مٹ جائے اور وہ تدبیر یہی ہے کہ زیور علم سے متحلی ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھب دَھب :۔ بھدے آدمی کے پاؤں کی آواز، موٹے آدمی کے رستے یا زمین پر چلنے کی آواز۔ ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دَھبڑ دَھبانا :۔ دھب دھب کی آواز پاؤں یا ہاتھ سے نکالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں دروازے پر ہاتھ مارنے کو دھبڑ دھبانا کہتے ہیں۔

دھبڑ دھباہٹ :۔ دھب دھب کی آواز، اردو، مونث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں دروازے کے دھبڑ جانے کی آواز کو کہتے ہیں۔

دُھبڑ دُھبڑ :۔ دھب دھب۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ آواز عورتوں کے پاؤں سے اس وقت نکلتی ہے جبکہ وہ دوڑ کے چلتی ہیں۔ جیسے کنیز نے کہا "او بڑھیا ٹھہری رہ۔ میں تیرے سے لیے آتی ہوں یہ کہہ کر دھبڑ دھبڑ دوڑی ہوئی اندر گئی ایک طباق پلاؤ کا لے کر نکلی۔" (طلسم ہوشربا)

دھبلا :۔ (بفتح اول) عورتوں کا ڈھیلا ڈھالا پائجامہ، لہنگا، بے قطع ڈھیلا پائجامہ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ تیرے دھبلے میں خاک۔

دھبلیائی :۔ موٹی بھدی عورت جس پر کپڑے زیب نہیں دیتے۔ اردو، مونث، عورتوں کی زبان۔

ہم بالوں میں بیلے کے پہنتے ہیں جن پھول
پہنا دا دھبلیائیوں کا ہے یہ کرن پھول — جان صاحب

دَہ بندی :۔ حلقہ بندی، تفصیل بندی، نقشہ مفصلات۔ فارسی، مونث۔ (اردو قانونی لغت)

دَہ بیٹھنا :۔ صبر کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

کوششوں سے جب نہ بر آئی امید
تھک کے ہم دہ بیٹھے ہجر یار میں — رشک

قول فیصل :۔ کبھی کبھی عوام مرد بھی بول دیتے ہیں۔

دَہ بیٹھنا :۔ کسی بات کا دب جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھبیلا :۔ (بیائے معروف) وہ کپڑا جس کا رنگ کہیں کہیں سے اڑ گیا ہو۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دھوپ میں پڑا رہنے سے یہ کپڑا جابجا سے دھبیلا ہو گیا۔

دَھپ :۔ گدی پر ہاتھ مارنا۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ادھر سے آئے ایک دھپ رسید کر دی۔ ادھر سے آئے ایک ہاتھ دے دیا۔ یہ کیا واہیات ہے؟

قول فیصل :۔ دینا، رسید کرنا، لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا مصرف ہے جیسے کہ میر صاحب نے اسی زناٹے سے دھپ دی۔ (فسانۂ آزاد)

دُھپ :۔ خسارہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھپّا :۔ دھپ۔ مارنا، لگانا کے ساتھ اس کا مصرف ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھپّا :۔ نقصان، خسارہ، ضرر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دَھپّاڑ :۔ [illegible]، ہندی، مونث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب عوام بھی نہیں بولتے۔

دَھپ جڑنا :۔ گدی پر ہاتھ سے مارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ خبردار شراب نہ پینا ورنہ دھوبن کان پکڑے گی، گنوارن دھپیں جڑے گی، آبرو خاک میں ملا جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

دَھپ جمانا :۔ گدی پر ہاتھ مارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ایک لڑکے نے دوسرے کی چاند پر ایک دھپ جمائی۔ (فسانۂ آزاد)

دَھپ کھانا۔ اپنی گدی پر کسی کے ہاتھ کی مار کھانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ ایک کسیرو والے کی چپت گاہ پر پہلوان نے دھپ لگا دی وہ پیچھے پھر کر دیکھتا ہے تو ڈھوڈھو آدمی... کان دبا کر دھپ کھا کر دل ہی دل میں کوستا ہوا چلا گیا۔ (فسانۂ آزاد)

ورنہ۔ واہ صفت کی جھنجھٹ دلینا ایک دلینا دو ابھی کنجڑا ایسے تو دھپ کھائے۔ (فسانۂ آزاد)

دَھپ لگانا۔ کسی کی گدی پر ہاتھ مارنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ اتنے میں میاں آزاد کے قریب سے ایک پہلوان اینڈتے ہوئے نکلے اور... ایک کسیرو والے کی چپت گاہ پر... خدا واسطے کو دھپ لگا دی۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) شمیم نے جست کر کے پھر ایک دھپ لگائی اور تیسرا آج جو ہر بار افراسیاب منگا کر پہنتا ہے لے کر راہی ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

دھپنا۔ خاموش رہنا۔ اُردو، متروک

کل بے تکلفی میں لطف اس بدن کا دیکھا
نکلا نہ پڑ تہا سے اے گل بس اب دھپاؤ — میر

دھپنا یا دھپے جانا۔ لا۔ دھپ مارنا۔ بڑا دھپولے سے مارا جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھپیانا۔ کسی کو دھپ مارنا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ پٹنے کا تو انھیں خوف نہیں کئی جگہ دھپیائے گئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھت۔ (ہ۔ ل) علت، خراب علت۔ اُردو، مونث، متروک۔

اتنی تھے تو مستیوں کی دھت تھی
گھوڑے سے تو پالکی کی لت تھی — گلزارِ نسیم

دَھت۔ (ہ) فیل بان جب اس کلمہ کو زبان پر لاتے ہیں تو ہاتھی پیچھے ہٹتا ہے۔ اُردو، فیلبانوں کی اصطلاح۔ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں)

دُھت۔ (ہ) بالضم نشے میں چُور۔ اُردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اللہ رکھے جتر کل تاڑی خانے سے نکل کر باہر آیا ہوا، دُھت نشے میں چُور، کوئی دُھن گنگناتا ہوا تال کٹورے کی طرف جا رہا تھا۔ آج معلوم ہوا کہ وہ کل سے گھر نہیں آیا ہے۔

دُھت۔ (ہ) دُت کی جگہ، دُور ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں دھرت کہتے ہیں۔

دَھتّا۔ ٹال مٹول، دھتکار، دوت، دھکا، اخراج۔ اُردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھتا بتانا۔ کسی کو اپنے پاس سے دور کرنا۔ اُردو کا ورہ، بازاری زبان۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل۔ صاحبِ فرہنگ اثر کہتے ہیں۔ دھتا بتانا بازاری زبان نہیں۔ خواص بھی برابر بولتے ہیں۔ جیسے رئیس نے ہارے غصے کے آزاد کو دھتا بتائی۔ (فسانۂ آزاد)

مؤلفِ فرہنگ سے عرض ہے کہ دھتا بتانا خواص نہیں بولتے، یہ واقعی بازاریوں کا محاورہ ہے۔ صاحبِ فسانہ نے ظریفانہ رنگ میں اپنے بیان استعمال کیا ہے ظاہر ہے کہ ظریفانہ رنگ میں عمداً عامی اور بازاری زبان استعمال کی جاتی ہے تاکہ ہنسی آئے۔ فسانۂ آزاد کا ہم نے جہاں تک مطالعہ کیا ہے اس میں دھتا کی لفظ کو استعمال کی گئی ہے۔ جیسے "الگنے پیسے تو ہتھیا لئے اور دھتا بتایا"۔ لیکن ہو خود وہ زور میں دھتا مؤنث ہے۔

دُھتا بتلانا۔ کسی کو اپنے پاس سے دُور کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ ان بیسواؤں پر علم دار کا علم ٹوٹے... ان کا تو مطلب یہ ہے کہ گھر کی جورو کو مرد دھتا بتلائے اور ان کے گھر میں ہمیں پڑا رہے۔ (سیر کہسار)

دُھتا بول دینا۔ نکال باہر کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ اچھی مزے سے نکاح پڑھوا لے اور اس کی بیع جتا کر دھتا بول دیتے۔ (فسانۂ آزاد)

دُھتا دینا۔ دھوکا دینا، جُل دینا، فریب دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھت پڑنا یا لگنا۔ عادت پڑنا، لت لگنا۔ (نور اللغات و فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اب لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھت دُھت۔ فیل بان یہ کلمہ ہاتھی کو ہٹانے کے لئے کہتے ہیں۔ اُردو، فیلبانوں کی اصطلاح۔

دُھتکار۔ لعنت ملامت۔ اُردو، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھتکار بتانا۔ ذلیل کر کے ترک کرنا۔ اُردو، مونث، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف۔ کچھ پوچھی سالی کا لالا بڑھیوں کا تھا سو بیاہ سے ان کو بھی دُھتکار بتائی۔ (زوجۃ النسوح)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں دُھتکار بتانا بولتے ہیں۔

دُھتکانا۔ نکالنا، لعنت ملامت کرنا، بھگانا، گھُرکنا، جھڑکنا۔ اُردو۔ دہلی کی زبان۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں دُھتکانا کہتے ہیں۔

دَھتورا۔ ایک خاردار زہریلے پودے کا نام جس کے

پتیل کا نام۔ اُردو، مذکر، فصیح رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک درخت کے تلے چھپر پڑا ہے۔۔۔ صاف ستھرا ایک تخت بچھا ہے۔ دو تین توریاں، دو تین گھڑے، ڈول، رسّی، لوٹے، کونڈی بھنگ بھری، دھتورا، شکر، کالی مرچ یہ سب سامان موجود ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دُھتوریا۔ ٹھگوں کا وہ فرد جو مسافروں کو دھتورا کھلا کر لوٹ لیتا ہے۔ ہندی، مذکر۔ ذریعۂ حصولِ نور اللغات۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھتو کے دُھتو۔۔ ہٹا کٹا، موٹا تازہ۔ اُردو، عوام کی زبان۔

گئے قیس و فرہاد دُھتو کے دھتو
بھلا مجھ سے چیری کی کیا جان جاتا
شہنشاہ پہلوان

دُھتیا:۔ (بضم اول) چھوٹی دھوتی، معمولی دھوتی۔ اُردو، مونث، عوام کی زبان۔ متروک۔

محلِ صرف:۔ ایک سیٹھ جی دھتیا لٹکائے گال پھلائے ۔۔۔ تشریف لائے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دھوتی باندھنے والے کو دھتیا بند کہتے ہیں مگر اب چھوٹی دھوتی کو دُھتیا نہیں کہتے۔

دَھتیا:۔ (بفتح اول) لتیا۔ ہندی۔ اُردو، متروک

محلِ صرف:۔ جھینپے میں دو چار پی تو کچھ مضائقہ نہیں مگر یہ نہیں کہ برانڈی کا پیپا پی گئے اور اگر ایسے ہی دھتیا ہو تو واللہ تمام ہی کرو۔ (فسانۂ آزاد)

دُھتیا پرشاد:۔ (بضم دال وفتح بائے فارسی) دیہاتی، گنوار، بیوقوف۔ دھوتی پہننے والے کو مزاح سے کہتے ہیں۔ اُردو، عوام کی زبان۔

دھتیا پرشاد، لکھی جیز، تلک
سب سمجھنے لگے گنوار ہیں سب
جان صاحب

محلِ صرف:۔ ہم دھتیا پرشاد ابھی تک بچا ڈھنگ کی لئے جاتے ہیں کہ پدرم سلطان بود۔ (ریسر کہیان) (ایضاً) اے بیوقوف تو نرا دھتیا پرشاد نکلا ہا۔ ارے غلط ہم تو سمجھتے ہیں کوٹ پتلون پہن اور تو دھوتی پہن کے سویا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دَھج:۔ (بروزن کج) طرز، روش، انداز۔ اُردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

قدم اس دھج سے رکھے ہے کہ سر عالم کا
موجب شور ہو خلخال کے پاؤں کی جھنک
سودا

قولِ فیصل:۔ اب زیادہ تر سج دھج ملا کے بولتے ہیں۔

دَھج:۔ وضع۔ اُردو، مونث، متروک۔

محلِ صرف:۔ آپ کی دھج بھی نرالی ہے یہ ڈبل کوٹ اور یہ گگر تو ربوٹ ماشاء اللہ تم ماشاء اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

دَہجار کا چودا:۔ بازاری لوگوں اور دیہاتیوں کی زبردست گالی۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہزار مرتبہ منع کیا کہ لڑکی سے دل لگی نہ کیا کر مگر دہجار کا چودا مانتا ہی نہیں۔

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ (دہ) فارسی اور (جار) ہندی سے مرکب ہے۔ دہ کے معنی دس، جار کے معنی یار، دس یاروں کا چودا یعنی دس باپوں کا لڑکا۔

دَہ جانا:۔ گر جانا۔

(فقرہ) کنواں دہ گیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھ جانا کہتے ہیں۔ اور یہ صرف عمارت کے لئے مخصوص ہے۔ جیسے چاروں کی مسلسل بارش سے اچھے اچھے مکان ڈھ گئے۔ کنوئیں کے لئے لکھنؤ میں "بیٹھ جانا" مستعمل ہے۔

دَھج بدلنا:۔ صورت بدلنا، لباس بدلنا، طرز بدلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھج بدلنا:۔ (پہلے بازی میں) ٹھاٹھ بدلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

دَھج بنانا:۔ کوئی وضع بنانا۔ اُردو مصرف، متروک

محلِ صرف:۔ اکثر آپ سے آپ یہ دھج بنا جولن پلید کے تاضی ہونے کو ضعیف میں راضی ہو گئے۔ (فسانۂ عجائب)

دَھج دکھانا:۔ انداز دکھانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نئی دھج اس نے مقتل میں دکھائی جتنے جانوں کو
لگایا بانکپن پر اور وہ کج ادائی کا
امیر

دَھج نکالنا:۔ نئی وضع پیدا کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ چھوٹی تھی طوائف سن سے اتر جانے کے بعد بھی جب کنگھی چوٹی کر کے پشواز پہنتی تھی تو ایسی دھج نکالتی تھی کہ اچھے اچھے جوانوں کی لٹیا ڈوبی پڑی تھی۔

دَھجی:۔ کاغذ یا کپڑے کی لانبی پٹی یا کترن جس میں عرض کم ہو۔ ہندی، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں صرف کپڑے کے لئے بولتے ہیں۔ کاغذ کی نسبت نہیں کہتے ہیں جیسا کہ جلال نے بھی لکھا ہے۔

دھجیاں ڈھونڈھ کے سلوائے کوئی
جیسے رفو گر کو بلائے کوئی
مرزا رسوا

دَھجیاں اڑانا:۔ (دھاں) کپڑے کے لئے پارہ پارہ کرنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

رہے گی گور میں بھی سوزش جنوں مجھ کو
کفن کی بعد فنا دھجیاں اڑاؤں گا
اسیر

دَھجیاں اڑانا:۔ (کنایۃً) ذلیل کرنا، رسوا کرنا، خوب خبر لینا، شرمندہ کرنا، پھبتی کرنا، اعتراض کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ لو یہ پانچ اور لو۔ اس کے کپڑے بنوانا مگر میری دھجیاں نہ اڑانا۔ میں زمین کا گز بن جاؤں گا مگر تم کو بیگم بنا کر رکھوں گا۔ (فسانۂ آزاد)

دھجیاں اُڑنا:۔ (جیسے کپڑے کے لئے) پارہ پارہ ہونا، ٹکڑے ٹکڑے ہونا، پرزے پرزے ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

جیب کیا دامنِ محشر کی اڑیں گی دھجیاں
ہے یہی عالم جو اپنے پنجۂ چالاک کا ناسخ

دھجیاں اُڑنا:۔ ذلت ہونا، رسوائی ہونا، برائی بیان ہونا۔

محلِ صرف:۔ میرے سامنے میرے بچے کی دھجیاں اڑیں اور میں چپ رہوں یہ کیونکر ممکن ہے۔

دھجیاں بکھیر دینا:۔ ادھیڑ دینا، منتشر کر دینا، افشائے راز کرنا، توہین کرنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دھجیاں یا دھرے اڑا دینا کہتے ہیں۔

دھجیاں کرنا:۔ پرزے پرزے کرنا، پارہ پارہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چاہے دامن کی دھجیاں کر دیجیے گریبان کے ٹکڑے اڑا دو۔ مگر اس بے وفا پر تمہاری محبت کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

دھجیاں لگانا (یا) دھجیاں تن پر لگانا:۔ (کنایۃً) پھٹے ہوئے کپڑے پہننا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

دستِ وحشت نے مجھے لوٹ لیا پردے میں
دھجیاں تن پہ لگے ہوئے دامن نکلو راسخ

دھجیاں لگنا:۔ (لازم) غریبی یا مفلسی کی وجہ سے کپڑے پھٹ جانا، نہایت غریب اور مفلوک الحال ہو جانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سب دولت دوست احباب لوٹ لے گئے سب خوش پوشاکی تشریف لے گئی۔ اب غریب کے دھجیاں لگی ہوئی ہیں۔

دھجیاں لینا:۔ (کنایۃً) (متعدی) شرمندہ کرنا، ذلیل و رسوا کرنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قطعہ:۔
تنگ آ گئے ہیں مجھ سے عالم کو
کس حقارت سے نام لیتے ہیں
کیوں اڑاؤں نہ جیب کے ٹکڑے
دھجیاں خاص و عام لیتے ہیں برقؔ

دھجی دھجی کرنا:۔ کپڑے وغیرہ کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

دھجی دھجی کی کرتی اور انگیا
چوڑیاں توڑ توڑ کر پھینک دیا بہشت گلزار

دھجیر:۔ دھجی۔ ہندی، مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں داخل نہیں۔

دھجی کی دیوار:۔ وہ دیوار جو آڑی ترچھی لکڑیاں لگا کر پچی اور گارے سے بھری جائے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھجیلا:۔ خوش اندام، وضعدار، سجیلا، بانکا، خوش وضع۔ ہندی، صفت۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ سجیلا، چھیل چھبیلا کہتے ہیں۔

دھجی ہو جانا:۔ نہایت کمزور اور لاغر ہو جانا، بیماری کے باعث زرد یا سفید رنگ نکل آنا۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

دھچکا:۔ ہچکولا، صدمہ، دھکا، جھٹکا۔ اردو، مذکر۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ڈاکٹر صاحب نے نبض دیکھی تو کہا:۔ اس کو بڑا صدمہ پہنچا۔ اس دھچکے کو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اس کا مر جانا ہی اب بہتر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اٹھانا، پہنچنا، لگنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے: حسن آرا بیچاری نصیب اعدا گری اور گرنے کا دھچکا اٹھا کر فوراً آنکھ کھل گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ترچھے قدم کے پڑتے کل بھول تو اس کا لچکا
پہنچا کیے زمیں کے مردوں کے دل کو دھچکا مصحفی

دھچکا:۔ (کنایۃً) نقصان کا صدمہ۔ اردو، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دھچکا اُٹھانا یا لگنا:۔ صدمہ اٹھانا، نقصان اٹھانا۔

محلِ صرف:۔ اف اس وقت ملک الموت سے سامنا ہوا۔ دنیا و دھچکا لگا کر کلیجا بیٹھا جاتا ہے اور بے اختیار رونا آتا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ دھچکا اٹھانا کم اور دھچکا لگنا زیادہ بولتے ہیں۔

دھچکا پہنچنا:۔ صدمہ پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ایک دھچکا سا قلب پر پہنچا
دل دکھا درد ہو گیا پیدا عروج الفت

دَہ چند:۔ دس گنا، دس حصے۔ فارسی، صفت۔ فصیح، رائج۔

ہو مہ چار دہم چار برس کے سن میں
کون کہتا ہے کہ تم ماہ سے دہ چند نہیں اسیر

دَہ درِ دُنیا سَر در عاقبت:۔ اس جگہ بولتی ہیں جب کسی کو کسی نیک کام کا صلہ دنیا میں ملے۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے عاقبت،

کی جگہ لفظ "آخرت" لکھا ہے، اور اس مثل کا مفہوم نکالا ہے کہ "اگر دنیا میں ایک حصہ دو گے تو آخرت میں اس کا دس گنا ملے گا"۔ یہ مثل دہلی کی عورتوں سے مخصوص ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دَہ دَردَہ: دس گز مکعب، دس گز لمبا دس گز چوڑا دس گز گہرا پانی جو مسلمانوں میں شریعت کی رو سے پاک ہے۔ فارسی، صفت، حضرات اہلِ سنت کی فقہی اصطلاح۔

قولِ فیصل: صاحبِ نور اللغات نے دہ دردہ کا حساب دس گز چوڑا دس گز گہرا پانی لکھا ہے۔ صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے دس گز مربع اور بالشت بھر گہرا پانی لکھا ہے۔ شیعوں میں سوا گز مکعب (سوا گز لمبا سوا گز چوڑا سوا گز گہرا) پانی پاک سمجھا جاتا ہے اور اسے کُر کہتے ہیں۔

دَہدَہک: (بروزن نمک) جلتی ہوئی آگ کا شعلہ، مونث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: عوام لکھنؤ اس جگہ "لپٹ" بولتے ہیں۔

دَہر: (بروزن قہر) زمانہ، وقت، سماں۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

بے شک اس دہرِ ستمگر کو ہے عجب کو
عشرتِ عمرِ ابد ہے مجھ کو — مرزا رسوا

دَھرہ: ایک گز ہے جس سے ہاتھی کو گھاس توڑنے کے لئے دیتے ہیں۔ اردو، فیلبانوں کی اصطلاح۔ (اصطلاحاتِ پیشہ وراں)

دَھرہ: (حرفِ اختصاص) یہ لفظ اردو میں انحصار اور انفرادیت کے معنی دیتا ہے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: پینی خیر آ گیا استاد لیس آ گیا۔ اب حضرت بھی کوئی دم کے دم میں دَھر دھمکیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دُھر: (فعلِ امر) دُور، انتہائی بعد مسافت۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

تلاشِ کعبۂ مقصود میں کیا کیا ٹھوکریں کھائیں
گرے دو دو قدم پر ہم ارادہ باندھ کر دُھر کا — صبا

محلِ صرف: سیڑھیوں پر دم لے لے کے اوپر جاتے تھے، سو زینے پر گئے کہ دم پھول گیا۔ ہانپنے لگے۔ خراب کیا کریں۔ وہ سب بلند ہوئیں کہ برج تک جائیں گے۔ دم لے لے کے پھر چڑھے۔ جب دُھر پہ پہونچے تو دم نہیں باقی رہا کہ ذرا بھی ہل سکیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُہرا: دو چند۔ جیسے دُہرا بدن، دُہرا حصہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: مجلس میں ذاکر کا دُہرا حصہ ہوتا ہے۔

قولِ فیصل: مونث کے لئے دُہری مستعمل ہے۔

دُہرا: دو تہ کا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اگر تم اپنے قرآن مجید کی حفاظت چاہتے ہو تو جلد پر بجائے اکہرے کپڑے کے دُہرا کپڑا لگواؤ۔

قولِ فیصل: لکھنؤ میں خاص طور سے "دُہرا" اس دو تہے اور طولاً وعرضاً میں سلے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں جو بچوں کے اوڑھنے کے لئے ان کے قد کے اعتبار سے چھالیس یا تین گرہ یا دو کسی کپڑے سے بنایا جاتا ہے۔ یہی دُہرا، دوہر بھی کہلاتا ہے۔ دہرا کی مثال ملاحظہ ہو: ممکن ہے رات گئے سردی ہو جائے، دہرا نکال کے پلنگ پر لگا لو، جب سردی معلوم ہو اوڑھ لینا۔

دُہرا: سپاری کا ٹکڑا۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُہرا: پتنگ بازی کا ایک پیچ۔ اردو، مذکر، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف: ہاتھی کی اوٹ میں مرزک نے پیچے چھڑا دیئے، کبھی سر سر کرتا ہوا نیچے کھینچ لیا، کبھی اوپر سے تنگ پر چھاپ بیٹھا، کبھی دھوکا دے کر دُہرا نکال لے گیا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: نکالنا، نکلنا کے ساتھ صرف ہے۔

دَھرا: بت خانہ، بیت الصنم۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل: صاحبِ فرہنگِ اثر لکھتے ہیں: "میں دھرا کے اس معنی سے واقف نہیں، شاید کسی سے تحقیق ہو گی۔" صرف اتنا لکھ دینا کافی تھا کہ اردو میں مستعمل نہیں، مندرجہ بالا عبارت لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ لفظ ہندی کے لغات میں ملتا ہے۔ صاحبِ ہندی اردو لغت نے اس کے معنی لکھے ہیں: "دیول، دیوستان"۔

دُھرا: محور، حد، زمین کا وہ فرضی اور وہمی خط جو زمین کے مرکز سے گزر کر قطبین تک پہونچتا ہے اور زمین اس کے گرد حرکت کرتی ہے۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل: اردو داں حضرات زیادہ تر "بفتح میم" (محور) کہتے ہیں۔ عوام کِلی بھی کہتے ہیں۔

دُھرا: گاڑی کی وہ سلاخ جس پر پہیّا پھرتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: "تمھارا یکّہ ہر طرح سے ٹھیک ہے صرف دُھرا خراب ہو گیا ہے اسے بدلوا دو۔"

دُہرا بدن: موٹا بدن۔ ادھیڑ کا جسم جو بہت موٹا نہ دبلا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: "ان حکیم صاحب سے مطلب پڑتا ہے وہ جو ایسا نہیں دُہرا بدن، وہاں شفاخانے میں۔" (فسانۂ آزاد)

دَھرا چھوٹے لکھا نہ چھوٹے: قسمت کا لکھا ہو کے رہتا ہے۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: اب اہلِ لکھنؤ بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دُہرا تہرا: دو چند، سہ چند۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: صاحب بیانش ادبانوؤں کو ہر جگہ دُہرا تہرا حصہ ملتا ہے۔

نکالتے اور شکر دہی ڈالنے کے بعد جو چاول اور کھرچن پتیلی میں بچ رہتی ہے اسے کھرچ کے خالی نہیں نکالتے بلکہ بچا ہوا دہی اور شکر اس پتیلی میں ڈال کے اور سب ملا کے وہ چاول نکالے جاتے ہیں۔ اس بچے کھچے چاولوں میں بچی ہوئی شکر اور دہی ڈالنے کو ڈہرانا کہتے ہیں اور یہ دہی شکر ملے ہوئے چاول پہلے سے نکلے ہوئے طباقوں پر ذرا ذرا سے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ اور اسے بھی سہنک کھانے والیاں چکھ لیتی ہیں۔ اردو مصدر، عورتوں کی اصطلاح۔

ڈہراتا۔ سینا۔ عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) وہ آنچل ڈہراتی ہے۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈہراو:۔ اعادہ۔ ہندی مذکر۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھراوتا:۔ وہ عورت جس کی دوسری شادی ہوئی ہو۔ مذکر: دوسری شادی۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈہرا ہو جانا:۔ خمیدہ ہو جانا۔ ہنسی کے مارے یا ناز یا شرم سے جھک جانا۔ اردو مصدر، فصیح، لازم۔
(از تشبیہ سے) ڈبسکہ وہ ہوئے جاتے ہیں
کیوں رگ جاں کی لاغر تھی کمر کی صورت — داغ

قول فیصل:۔ مونث کے لئے ڈہری ہو جانا مستعمل ہے۔

ڈہرا ہو جانا:۔ زنانہ، خنجر وغیرہ کے لئے، دونا ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، لازم۔
محل صرف:۔ ایسی دیوار گری کہ جستے کی پھلدھ ڈہری ہو گئی۔
قول فیصل:۔ مونث کے لئے ڈہری ہو جانا بولتے ہیں۔ نزاکت کی وجہ سے چلنے میں ان کی کمر دوہری ہوئی جاری ہے۔

دھرا ہونا:۔ (طنزیہ) کچھ موجود نہ ہونا۔
بیت الصنم کو چھوڑ کے کعبے کو جائیں کیوں
زاہد تو ہی بتا۔ ہے وہاں کیا دھرا ہوا — انجم
(فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ زبان ہے، کیا دھرا ہے (یا) کیا دھرا ہوا ہے۔ صرف دھرا ہونا سے یہ مفہوم ادا نہیں ہوتا۔ پیش کردہ شعر سے میرے قول کی تائید ہو رہی ہے۔

دھر بنانا:۔ کسی کا مال خوب خرچ کرا دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ یہ جس سے ملتے ہیں اس کی دھر بنا دیتے ہیں۔
قول فیصل:۔ دھر بن جانا بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔
آج تو میری دھر بن گئی بہت سے پیسے اٹھ گئے۔

دھر بھولنا:۔ عورتیں اس طرح دعا دیتی ہیں یعنی دودھ کی افزائش ہو۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت کمی کے ساتھ دھر کے بھولن بولتی ہیں۔

دھر پت (یا) دھر پد:۔ ایک قسم کا ہندی راگ۔ ہندی، مونث۔ گویوں کی اصطلاح۔
محل صرف:۔ دھرپد کا خیال، ٹپے کی فکر، بھیرویں کی دھن، نیچے گانے کا ذکر۔ (فسانۂ آزاد)

دھر پت بھولنا:۔ چوکڑی بھول جانا، سب راگ رنگ بھول جانا۔ (محاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ عام طور سے نہیں بولتے۔

دھر پیچ:۔ مار پیٹ، کشتم کشتا۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ ابھی کھڑے ہوئے دونوں قاعدے کی باتیں کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد دیکھا تو دونوں میں دھر پیچ ہو رہی تھی۔
قول فیصل:۔ اسی جگہ دھر پٹخم بھی بولتے ہیں۔

دھر پٹکا:۔ سخن دروغ اور بے اصل کو کہتے ہیں۔ (سرمایۂ زبان اردو)
قول فیصل:۔ اب کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دھر پکڑ:۔ گرفتاری، مونث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھر پٹخم:۔ دھر پٹخم، مار پیٹ، گتھم گتھا۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔
محل صرف:۔ خوبی پیچھے ہٹنے لگے تو اس نے پیچھے پکڑ کر خوب بے بھاؤ کی لگائیں اب یہ جھلائے اور غل مچایا کہ کوئی ہے، لاتا قرولی۔ تماشائی، بازاری اور گرد کے مشٹ لگائے کھڑے ہنس رہے ہیں۔
ایک:۔ کیا ہے میاں کیا ہے، یہ دھر پٹخ کیسی؟
عورت:۔ آپ کوئی قاضی ہیں۔ یہ ہمارے میاں ہیں ہم چاہے پچھاڑیں چاہے دھپیائیں، پھر کسی کو کیا۔ (فسانۂ آزاد)

دھر پکڑنا:۔ آ خوذ کر لینا، پھانس لینا، جلدی سے پکڑ لینا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھر بنگا:۔ جھوٹ بات، بے اصل، بے حقیقت۔ ہندی، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں دھر بنگا بولتی ہیں۔ جیسے:۔ ان کی کوئی بات قاعدے کی نہیں ہوتی ہمیشہ دھر بنگے پنے کی باتیں کرتی ہیں۔

دھر پھونکنا:۔ بانسری وغیرہ کو تیزی کے ساتھ بجانا۔ اردو مصدر، متروک۔
محل صرف:۔ عمرو نے بہ تعجیل اپنے پاس سے بانسری نکالی اور دہن پہ رکھ کر دھر پھونکا۔ (طلسم ہوشربا)

دھرتی:۔ زمین، دنیا، جہان۔ ہندی، مونث۔

حضرات اہل ہنود کی زبان۔
محلِ صرف :- خوجی: کیوں بھئی، اجی بھر کو پاؤں پاؤں تو نہ چلنا ہوگا کسی مقام پر؟
ماجھی: ہونہہ کیا دھرتی پر چلنا ہے؟
خوجی: اجیم کھانے کی تو جہاز پر ممانعت ہے۔
(فسانۂ آزاد)

دَھرتی دھمک :- (توپ کے لئے) زمین کو ہلانے والی۔ اُردو، متروک۔
محلِ صرف :- ایک تو دلی ایک ترا میں ایک پتھر کلا ایک دھرتی دھمک توپ آپ کو خرید دیا گئے۔
(فسانۂ آزاد)

دَھرتی کا پھول :- (۱) کُکُرمُتّا۔ (۲) مینڈک (۳) (کنایتہ) نو دولت۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :- لکھنؤ میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

دُھر چھوڑنا :- رکھ لینا۔ حفاظت سے رکھ لینا۔ اُردو مصدر، متروک۔
جو عذر جان کے دینے میں ہو یہ کہتا ہے
دل شکستہ بھی پاس اپنے ہم جاں دھر چھوڑ — شاد
قولِ فیصل :- اب اس جگہ "رکھ چھوڑنا" بولتے ہیں۔

دَھر دبانا :- (متعدی) مغلوب کر لینا، دبوچ لینا۔ اُردو مصدر، متروک۔
محلِ صرف :- منع کر رہے تھے کہ ہاتھی سے اتر کے شیر کا شکار نہ کرو۔ کسی (کا) نہ مانا۔ وہی ہوا کہ جھاڑی سے نکل کے ایک شیر نے دھر دبایا۔ بندوق لیے کے لیے رہ گئے۔
قولِ فیصل :- تیزی سے راستہ طے کرنے کو بھی "دھر دبانا" کہتے تھے، اور دھر دابنا بھی کہا ہے مگر وہ بھی اب متروک ہے۔
گرم سیر آیا ہے گر بابا، خوش ہمت ادھر کو دھر دبا — جُرأت

دَھر دَھر بھولو :- دعا (کنایتہً) دولت بڑھے۔ عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف :- جیتی رہو۔ پھلو پھولو۔ خدا اتنی دولت دے کہ دھر دھر بھولو۔

دَہڑ دَہڑ جلنا :- (دَہڑ بروزن خبر) کسی چیز کا آگ لگ جانے سے شعلہ زن ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔
محلِ صرف :- جھولے سے پڑیا نکال کر خاک ان پر چھڑکی۔ وہ بیٹے اس کے بچّہ کو دوڑے تھے خاک جو ان پر پڑی جسم طلسمی میں ان کے آگ لگی۔ سر سے جو لگی تلووں میں، بجھی تلووں کی لگی سر میں بجھی۔ دَہڑ دَہڑ جلنے لگے۔
(طلسم ہوشربا)
تھا وہ بھی اک زمانہ جب نالے آتشیں تھے
چاروں طرف سے جنگل جلتا دَہڑ دَہڑ تھا — میر
قولِ فیصل :- اب "دھڑ دھڑ جلنا" بولتے ہیں۔

دَھر دَھر کے :- رکھ رکھ کے۔ کس کس کے۔ اُردو متعلّق فعل غیر فصیح، رائج۔
پیچ و تاب دل عاشق کی جو صورت پکڑی
زلف دلدار نے دھر دھر کے مروڑا کیا کیا — صبا

دَھر دَھر کے پینا :- (متعدی) زور کر کے پینا۔ اُردو مصدر غیر فصیح، رائج۔
قولِ فیصل :- دھر کے پینا بھی مستعمل ہے۔
تن بیجاں کو میرے اس نے کیا کیا دھر کے پیسا ہے
ستم کرنے میں استاد آسماں کی بھی زمیں نکلی — امیر

دَھر دھمکنا :- (لازم) دفعتہً آجانا۔ جا پہنچنا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔
محلِ صرف :- پیش خیمہ آگیا، استاد، بس آگیا۔ اب حضرت بھی کوئی دم کے دم میں دھر دھمکیں گے۔
(فسانۂ آزاد)

دَھر دھمکنا :- (کنایتہً) خواہ مخواہ کوئی نقص کر

جیسے اس نے اعتراض دھر دھمکا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :- عوام بہت کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

دَھر رکھنا :- (لازم) رکھ چھوڑنا، چھپا رکھنا، پکڑ رکھنا، مقام لینا، روک لینا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھر سے :- ابتدا سے، جڑ بنیاد سے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :- یہ دہلی کا صرف ہے۔

دُھر سے دُھر تک :- ابتدا سے انتہا تک۔
(فرہنگ آصفیہ)
قولِ فیصل :- اس صرف کا تعلق دبستانِ دہلی سے ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُھر کا :- اصلی درجے کا، چوٹی کا۔ اُردو، مذکر، متروک۔
دُھر کا ترسا نجّہ بے برقی لئے جل میں آگ
ابر چوٹی کا برہمن ہے لئے آگ میں جل — محسن کاکوروی
قولِ فیصل :- اس اعلیٰ مقام سے بھی مراد ہوتی ہے جو مسافت بعید طے کرنے کے بعد ملے یعنی دور پر واقع ہو۔ اس معنی میں تانیث کے ساتھ مستعمل ہے اور صرف "کربلا" کے ساتھ ملا کے "دُھر کی کربلا" کہتے ہیں، جو خاص عورتوں کی زبان ہے۔

دُھر کار :- (بروزن زرتار) وہ شخص جو نرکل چیر کر اس سے چیزیں بناتا ہے۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل :- اب نہیں بولتے۔

دُھر کی :- ازل کی، تقدیر کی، خدا کے گھر کی۔ جیسے دُھر کی ساری چاہیے بیماری کچھ نہیں کر سکتی۔ اُردو صفت، مؤنث، عوراتِ دہلی کی زبان۔
(لغات النساء)

دُھر کی کربلا :- دُور کی کربلا، اصل کربلا، کربلائے معلّیٰ، عراق کی کربلا جہاں روضۂ سید الشہدا

علیہ التحیۃ و الثنا واقع ہے۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی خاص زبان۔

محلِ صرف:۔ بیٹیوں دل سے دُعا کرو کہ بہت جلدی سے دُھر کی کربلا پہونچ جائیں۔

دھر کے کسنا:۔ (متعدی) سخت پکڑنا۔

محلِ صرف:۔ زمینداروں کو تشخیص جمع میں ایسا دھر کر کسا کہ گاؤں کا سارا رقبہ ہر سال جوتا بویا جائے تو سرکاری جمع گھر سے بھرنی پڑے۔ (ابن الوقت)

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھر کے مروڑنا:۔ (متعدی) زور کر کے مروڑنا۔ اُردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

نفسِ امّارہ کو درویشوں نے توڑا کیا کیا
گل جو اتراتا ہے اسے دھر کے مروڑا کیا کیا — شعور

دھر گھسیٹنا:۔ (متعدی) زور سے گھسیٹنا۔ اُردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "وہ ایک لاأبالی آدمی ہے۔ منع کرتے رہے کہ نئی دیوار سے لگا ہوا ہے قوت دکھانے کے لئے نل کو دھر گھسیٹا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دیوار کا کافی حصہ زمین پر آ رہا۔

دھر لپکنا:۔ (لازم) سب کام چھوڑ چھاڑ کے لپکنا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھر لیا جانا:۔ پکڑ لیا جانا، گرفتار کر لیا جانا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ "میں۔ جھٹ کمرے سے نکل دیوار پر چڑھ... چند چور پکارتا ہوا کودا... وہ دونوں سر پر جیسے تو کھسکے تھے، دھر لئے گئے۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) ایسا نہ ہو کہیں جا کر جڑ دے (کہہ دے) تو لینے کے دینے پڑ جائیں اور دھر لیے جائیں۔

(فسانۂ آزاد)

دھر لینا:۔ (متعدی) رکھ لینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اب "رکھ لینا" ہی بولتے ہیں۔

دھر لینا:۔ (کنایۃً) متواتر حملہ کرنا۔ اُردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

مجھ کو دیکھ کے پلکوں کا حکم ابرو سے
بچے جو تیغ سے تم برچھیوں پہ دھر لینا — امیر

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں اب "رکھ لینا" فصیح ہے۔

دھر لینا:۔ (کنایۃً) سخت ملامت کرنا، قائل معقول کرنا۔ اُردو، صرف، دہلی کی زبان۔

بگڑ کے بولے کہ خیر پہ ہم اس نے دھر لیا
کوئی جواب جب نہ بن آیا بنا کے — داغ

دُہرم:۔ (بروزن پُرنم) پتنگ کا دُہرا پیچ۔ مذکر۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ دُہرم یہ ہے کہ پیچ لڑاتے وقت دونوں کنکوے اس طرح گتھ جائیں کہ چھڑائے نہ چھوٹیں اور دونوں فریق گھسیٹ شروع کریں۔

دھرم:۔ (بروزن حرم نیز بروزن ظلم) ایمان، عقیدہ، انصاف۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

ان سے یہ کہئے اگر منظور دھرم
ہے تمہیں اور دھرم کی پینے کی قسم — سودا

قولِ فیصل:۔ زبانوں پر زیادہ تر دھرم بروزن قسم ہے۔

دھرم:۔ دستور، قاعدہ، اُردو، متروک۔

وقت اظہار بر سرِ اجلاس
اپنے اپنے دھرم سے بولے ہوش — اوج اللغت

دھرم:۔ مذہب، ملّت، (ایضاً) جیسے سناتن دھرم۔ مذکر، ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

دھرم آتما:۔ سخی، فیاض۔ ہندی، صفت، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

دھرم بگاڑنا:۔ (متعدی) دین کھونا، ایمان کھونا۔ ہندی، مصدر، اہلِ ہنود کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

دھرم دھرم سے:۔ ایمان داری کے ساتھ۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اس معاملہ کا فیصلہ تمہیں پر چھوڑ دیا۔ اچھا اب تم ہی دھرم دھرم سے کہہ دو کہ ہم حق پر ہیں یا نہیں۔

دھرم شالا:۔ مسافر خانہ، خانقاہ۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر زبانوں پر دھرم شالا ہے۔

دھرم شاستر:۔ فقہ اہلِ ہنود۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تعلیم النساء ممنوع نہیں ہے۔ دھرم شاستر اور شرعِ محمدی دونوں کے رو سے اس کا جواز ظاہر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھرم کانٹا:۔ سچا کانٹا، پورا پورا تولنے والی ترازو۔ اُردو، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ سب سے پہلے تم اپنا سونا صرافہ میں دھرم کانٹے پر تلوا لینا پھر بیچنا۔

دھرم کوئی کھوئے دھن کوئی لے:۔ ایمان کوئی گنوائے فائدہ کوئی اٹھائے۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل:۔ صاحب محاورات ہندوستان نے "کھوئے" کی جگہ "دے" اور "لے" کی جگہ "پاوے" یعنی یوں "دھرم کوئی دے دھن کوئی پاوے" لکھا ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں ہے۔

دھرم گھڑی:۔ بڑی گھڑی جو آٹھ دن چلتی اور گھنٹہ بجاتی ہے۔ مونث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھرم لگتی کہنا:۔ (لازم) ایمان سے کہنا۔ ہندی، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پنڈت جی دیکھئے دھرم لگتی کہئے گا جھوٹ کی سند نہیں۔

دھرم نشٹ کرنا:۔ (متعدی) دین برباد کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تم نے ہمیں کباب کھلا کے ہمارا دھرم نشٹ کر دیا۔

دھرم نشٹ ہونا:۔ (لازم) دین تباہ ہونا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں مسلمان ہوں اور آپ ہندو، میرے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھائیے گا تو آپ کا دھرم نشٹ نہ ہو جائے گا؟

دھرن:۔ (بروزنِ کرم) ناف، ٹلا، بچہ دانی۔ اردو، متروک۔

وہ چھوڑا ہوا ہے دائی ہندی کی کیا دھرن میں — جان صاحب

دھرنا:۔ (لازم) رکھنا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

کاوش یہی اب تک چلی جاتی ہے اگر میں مر گیا
جائے گی کاٹنے مری تربت پہ ظالم دھر گیا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ زیادہ تر "رکھنا" بولتے ہیں۔

دھرنا:۔ قائم کرنا، ٹکانا، بٹھانا، جمانا، جگہ قرار دینا۔ اردو، متروک۔

قولِ فیصل:۔ اب "رکھنا" مستعمل ہے۔

دھرنا:۔ سپرد کرنا، تحویل کرنا، ودیعت کرنا۔ اردو، متروک۔

قولِ فیصل:۔ اب "رکھنا" کہتے ہیں۔

دھرنا:۔ گروی رکھنا، رہن کرنا، مکفول کرنا، ضمانت میں لے دینا، امانت رکھنا۔ اردو، متروک۔

قولِ فیصل:۔ اب "رکھنا" زبانوں پر ہے۔

دھرنا:۔ پکڑنا، قبضہ کرنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بہت اکڑے اکڑے پھرتے تھے، کل پولیس نے ان کو دھر لیا۔

دھرنا:۔ دھنی، دھرنگ۔ مذکر، متروک۔

محلِ صرف:۔ آخر کار دو ایک چپراسی دھرنا دیکر بیٹھے کہ بے لیے ہم نہ جائیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب اس کو "دھرنا" کہتے ہیں۔

دھرنا دے کر بیٹھنا:۔ اڑ کے بیٹھ جانا، جم کے بیٹھ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف:۔ ایک مہینے تک بل پر بل آئے اور چپراسی پٹائے گئے۔ آخر کار دو ایک چپراسی دھرنا دیکر بیٹھے کہ بے لیے ہم نہ جائیں گے۔ (فسانۂ آزاد)

دھرنا دینا:۔ (متعدی) دھنی دینا، جم کر بیٹھنا، قرض خواہوں کی طرح جم جانا، دستک دینا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ "دھرنا دینا" مستعمل ہے۔

دھروا دینا:۔ (متعدی) کسی کو گرفتار کرا دینا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ آپ بہت تنگ ہو جیے گا تو بندہ دھروا ہی دے گا۔ لے بس کیا اچھا کہ بندہ دور میں پکارتا ہوں پھر۔ (فسانۂ آزاد)

دھروا دینا:۔ رکھوا دینا۔ اردو، غیر فصیح۔

محلِ صرف:۔ "تمھارے باپ نے کیا میرے پاس روپیہ دھروا دیئے تھے جو تم مجھ سے مانگا کرتے ہو"

دھرونا:۔ ہندو لڑکی کی دوسری شادی۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہندو لڑکی اور دھرونا کرلے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

دھرودھر:۔ امانت، تحویل۔ اردو، مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

یوں مفت نقدِ دل کو وہ دلدار لے گیا
گویا کہ اس کی تھی یہ دھرودھر دھری ہوئی — ہجر

قولِ فیصل:۔ دہلی میں اس جگہ گرود کے وزن پر "دھرودر" کہتے ہیں۔ صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں "دھرودھر یعنی امانت بازاری زبان ہے۔ دھری کی رعایت سے ہجر نے اس کا استعمال جائز رکھا۔ بازاری زبان بھی ہے اور ہجر نے دھری کی رعایت سے استعمال بھی جائز رکھا، یہ منطق ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ بہر حال فصحا نہیں بولتے۔

دھری:۔ لوہے کی سلاخ جس پر پہیا پھرتا ہے، کیلی۔ اردو، مونث، متروک۔

چودھری جی چلے وہ کیا گاڑی
کبھی پہیوں میں جو دھری نہ لگے — انشا

قولِ فیصل:۔ اب اس کو "دھرا" کہتے ہیں جو مذکر ہے۔

دُہری:۔ دُہرا کی تانیث۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم ہمیشہ لنگوٹیوں میں اکہری ڈور رکھتے ہو، دہری ڈور رکھنا چاہئے۔

دَہری:۔ (بفتح اول) ملحد، لامذہب، وہ شخص جو دنیا کو قدیم جانتا ہو۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

دہریہ نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا — حالی

قولِ فیصل:۔ دہریہ کے فرقہ کا نام عربی میں

کفن بھی ہو گیا میلا دھرے دھرے اے موت
تمام عمر ہوئی تب تک انتظار کریں — رند

قولِ فیصل: اب زیادہ تر رکھے رکھے اس محل پر بولتے ہیں۔

دھری رہ جانا: بے توجہی ہونا، بیکار ہونا، کام نہ دینا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

دھری رہ جائے گی تیغ تبسم
ہنسی اچھی نہیں زخم جگر سے — حسرت

قولِ فیصل: اس جگہ "رکھی رہ جانا" زیادہ بولتے ہیں۔

دُھری سواری: ڈولی یا پینس وغیرہ جس میں دو عورتوں کے سوار ہونے کو کہتے ہیں۔ اردو، مونث، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل: ڈولیاں اور پینس نہ رہ جانے کی وجہ سے اس کا استعمال بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔

دھڑ: ہندی۔ بدن، جسم، گردن کے نیچے سے پیڑو تک کے حصے کو کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کھینچے ہنسا نہ کوچہ قاتل سے اپنا پاؤں
سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا — آتش

دھڑ: ہندی۔ گرنے کی آواز۔ اردو، مونث۔

آئی جو سن سے تیغ وہ بکھرا زمین پر
گردن نے دھڑ سے پھینک دیا سر زمین پر — انیس
(نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ تنہا "دھڑ" نہیں ہے بلکہ "دھڑ سے" ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

دھڑا: ہندی۔ وزن، بوجھ، پاسنگ برابر کرنے کا وزن۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: کرنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے: پہلے دھڑا کر لو پھر تولو۔

دھڑا: ہندی۔ پانچ سیر کا وزن، دھڑی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دھڑا اٹھانا: (لازم) تولنا، وزن اٹھانا۔ اردو، مصرف، بقالوں کی اصطلاح۔

دھڑا باندھنا: (متعدی) کسی کو بغیر کچھ کیے ملزم کرنا، تہمت لگانا۔

(فقرہ) تم نے ملنے کے بدلے نہ ملنے کا اچھا دھڑا باندھا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں، اس کا مفہوم ہے "غول بندی کے ساتھ سازش کرنا تاکہ کسی کو نقصان پہنچایا جائے"۔ مؤلفِ فرہنگ کو چاہیے تھا کہ مثال بھی دے دیتے اس لیے کہ دعویٰ بغیر دلیل کے بیکار ہے۔ دھڑا باندھنا اب ان معنوں میں متروک ہے۔

دھڑا باندھنا: ہندی۔ پاسنگ یا کسی چیز کا وزن برابر کرنا۔ ترازو کے پلے برابر نہ ہونے پر ایسے وزن کی چیز اس پلے کی طرف ڈنڈی میں باندھنا جو اس کی اونچائی کو دور کر دے اور دونوں پلے برابر ہو جائیں۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تمہاری ترازو کبھی صحیح نہیں رہتی ہمیشہ پاسنگ رہتا ہے۔ دھڑا باندھ دو تو ترازو ٹھیک ہو جائے۔

دھڑا دھڑ: ہندی (بروزنِ سراسر) مکانوں کے گرنے کی آواز۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: مکان دھڑا دھڑ گر رہے ہیں اور تم ہو کہ باہر جانے سے باز نہیں آتے۔

دھڑا دھڑ: ہندی۔ چیزوں کے گرنے کی آواز۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: کل شب میں کسی صاحب کو محلے میں آج کی سوجھی۔ انھوں نے چاروں طرف مکانوں میں ڈھیلے اور پتھر پھینکنا شروع کر دیے۔ سب کی نیند اڑ گئی اور رات بھر دھڑا دھڑ کی آواز آتی رہی۔

دھڑا دھڑ: ہندی۔ کسی چیز کے برابر گرنے یا پٹخنے کی آواز۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: رات بھر موسلا دھار پانی برسا، خدا کی پناہ! پوری رات دھڑا دھڑ دیواروں کے گرنے کی آوازیں آتی رہیں۔

دھڑا دھڑ: ہندی۔ سینہ زنی، سر پیٹنے کی آواز۔ اردو، فصیح، رائج۔

ع کیوں دوسرا اپنا بھلا پیٹے دھڑا دھڑ عاشق — انشا

دھڑا دھڑ: ہندی۔ پے در پے، متواتر۔ اردو، قریب بہ متروک۔

صاف بارش کی صدا میں ہے صدائے ماتم
رات بھر میں پڑتا ہے دھڑا دھڑ پانی — رشک

دھڑا دھڑی بکنا: (لازم) کثرت سے فروخت ہونا، بہت بکنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ کی زبان ہے "دھڑا دھڑ بکنا"۔ جیسے: مال اس قسم کا رکھو جو دھڑا دھڑ بکے۔

دھڑا دھڑی کا ماتم: اردو، ماتم جس میں سینہ کوبی زیادہ ہو، بہت زور کی سینہ زنی۔ اردو، صفت، فصیح، رائج۔

ع ماتم دھڑا دھڑی کا ہوا جیسے ہی ادھر — اوج

دھڑا دھڑی لوٹنا: سب مال لوٹ لینا۔ اردو، صفت، متروک۔

محلِ صرف: سوسن صورزباں نے دھڑی کسی کی نکالی، دھڑا دھڑی لوٹ رکھی ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دھڑاکا: ہندی (بالفتح) دھماکا۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: تیز بارش کا نتیجہ یہ ہوا کہ کل بھی سڑک کی چھت گری۔ ایسا دھڑاکا ہوا کہ میرے مکان کی چھت سے مٹی گرنے لگی۔ خدا کی پناہ!

دھڑاکا: ہندی۔ کسی گرانبار چیز کے بلندی سے گرنے کی

آواز۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رات کو مٹکا پر گرنے کا جو دھڑاکا ہوا میری آنکھ کھل گئی۔

دھڑاکا: ہ۔ آوازِ گوز جو زور سے متولد ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ اسے "دھڑاکا" کہتے ہیں۔

دھڑاکا: ہ۔ آوازِ بندوق۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بندوق کی آواز کو زیادہ تر "دھائیں" کہتے ہیں۔

دھڑا کرنا: (متعدی) ترازو کے دونوں پلّوں کو کسی چیز کے وزن سے برابر کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نسیمہ نے چیٹے کا دھڑا کرکے بیچ دیا۔

دھڑاک سے: ہ۔ پیٹھ سے لے کے چوتڑ اور تک کسی حصے پر ڈنڈے یا سونٹے وغیرہ سے مارنے سے جو آواز نکلتی ہے اسے "دھڑاک" کہتے ہیں، "دھڑاک سے" کا مفہوم ہوا، دھڑاک کی آواز کے ساتھ۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ میٹ اُن سب کا افسر کالا سونٹا اس کے ہاتھ میں.... مزدور ذرا رُکا، اس کے چوتڑ پر دھڑاک سے سونٹا پڑا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "تڑاک سے" بھی بولتے ہیں۔

دھڑاکے سے: ہ۔ پھرتی سے، جلدی سے جیسے، دھڑاکے سے کام بھی کرو۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ صاحبِ فرہنگ اثر لکھتے ہیں۔ اس کے معنی شدت سے، کثرت سے مقبول ہے (مثلاً) دھڑاکے سے بڑا بیمار گی ناگے ہے۔ مؤلف فرہنگ کو یہ بھی لکھ دینا چاہیے تھا کہ یہ ترکیب صرف اسی مقولے کے ساتھ رائج ہے۔ اس کے علاوہ نہیں بولتے۔

دھڑام: ۔ کسی بھاری چیز کے زور سے گرنے کی آواز، زمین پر گرے یا پانی میں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پھر آپ جانیے میرا گرنا یہ معلوم ہوا جیسے ہاتھی پہاڑ سے گرا دھڑام، دھڑام۔ (فسانۂ آزاد)

دھڑام سے گرنا: (لازم) زور سے گرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اتنے میں نواسی دوڑی ہوئی آئی اور کہا چھوٹی بی! منّو مر گیا۔ گھبرا کر اٹھی اور سپٹا کر چلی۔ تو جیسے پائنچوں کا پاجامہ پاؤں میں اُلجھا اور دھڑام سے گری۔

دھڑ پکڑ: ہ۔ لینا پکڑنا کا شور۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ غل غپاڑے اور دھڑ پکڑ کی آواز جو بلند ہوئی تو مغلانیاں ماما... لونڈیاں سب باہر نکل آئیں۔ (فسانۂ آزاد)

دھڑ ٹوٹنا: ۔ کبڑا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھڑ دھڑ: ہ۔ (بفتح ہر دو دال) دروازہ دھڑ دھڑانے کی آواز۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ دیکھو کون ہے؟ بڑی دیر سے دروازہ دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔

دھڑ دھڑ: ہ۔ دھڑا دھڑ، لگاتار، متواتر۔ اُردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ یہاں دھڑ دھڑ چوریاں ہوتی ہیں۔ وہاں چوری کا نام نہیں ہے۔ (اسیرِ کہسار)

دھڑ دھڑانا: ہ۔ (متعدی) زور سے کواڑ کھٹکھٹانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے "دھبدھانا" کہتے ہیں۔

دھڑ دھڑانا: ہ۔ ڈھول بجانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھڑ دھڑانا: ہ۔ دھڑ دھڑ کی آواز نکلنا، کسی چیز کو ٹھونک کر دھڑ دھڑ کی آواز نکالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھڑ دھڑ جلنا: (لازم) بہت تیزی سے جلنا، شعلے دیتے ہوئے جلنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مجھے چاہے کنجوس کہو یا سوم کچھ کہو تو یہ بھی برا معلوم ہوتا ہے کہ آگ دھڑ دھڑ جل رہی ہے اور چولھے پر کچھ نہیں۔ (نور اللغات)

دھڑ دھڑ جلنا: (لازم) بہت تیزی سے جلنا۔ اُردو صرف، متروک۔

میں خانہ زادِ قفس ہوں مری بلا سے نسیم
دھڑ دھڑ جلیں جنگل کے چمن میں آگ (شعر)

دھڑ دھڑ کرنا: (متعدی) دھڑکنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ میرا کلیجا اس وقت دھڑ دھڑ کر رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ یہ صرف کلیجا اور دل کے ساتھ آتا ہے۔

دھڑ رہ جانا: (لازم) جسم کا حرکت نہ کر سکنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ معلوم غریب کو کیا بیماری ہو گئی کہ آدھا دھڑ رہ گیا، جیسے جان ہی نہیں۔

دھڑ سے آ رہنا: یکایک گر پڑنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خوجی نے جھلا کر جو ایک ایڑی دی تو ٹٹو بگڑ کھڑی ہوئی اور جھپٹی تو... سنبھل نہ سکے... دھڑ سے زمین پر آ رہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھڑ سے گرنا: (لازم) بے قصد زمین پر گرنا۔

کسی بھاری چیز کا بلندی سے زور کے ساتھ گرنا۔
اردو صرف، قلیل الاستعمال۔
محلِ صرف:۔ دو بار دُھری مُری، کر کر تیسری بار تڑ پھر مُری کہنے کو تھی کہ دھڑ سے زمین پر گر پڑی۔
(فسانۂ آزاد)

دھڑک:۔ تڑپ، بیقراری، ڈر۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

دھڑکا:۔ (بفتح اول) دل کی دھڑکن۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ہوں میں بیمار گیا غیر کے دل کا دھڑکا
کی مرے درد نے خاصیت درماں پیدا — ناسخ

دھڑکا:۔ خوف، اندیشہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ اُسے میرا یہ کن و سال اور موت کا خیال، کیا بڑا دھڑکا ہے۔ کس مزے سے کٹتی تھی۔
(فسانۂ آزاد)

دھڑنگا:۔ (بفتح دال و کاف مشدد) ڈرانے کی فرضی چیز۔
دونوں نقطے شرم کی دھڑنگا ہے۔ (طلسم فصاحت)
دھڑنگا کے لفظی معنی ہیں، وہ دھوکا جو کسان کھیتوں میں جنگلی جانوروں سے حفاظت کے لئے لگا دیتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)
قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

دھڑکا رہنا یا لگا رہنا (لازم)۔ خوف غالب رہنا، کھٹکا رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

گرمی مہر قیامت کا بھی دھڑکا نہ رہے
پھونک دے خلق کو اے جور جہاں گر چھالے — امیر

وصل میں ہجر کا دھڑکا جو لگا رہتا ہے
شام سے پھرتی ہے آنکھوں میں مری صبح — آتش

دھڑکانا یا دھڑکا دینا (متعدی)۔ ڈرانا، دہلا دینا۔
(فقرہ) اس خبر نے کلیجا دھڑکا دیا۔ (نور اللغات)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس جگہ دہلا دینا بولتے ہیں۔

دھڑکا ہونا:۔ (لازم) اندیشہ ہونا، تشویش ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہم اسیروں کو قفس میں بھی ذرا چین نہیں
روز دھڑکا ہے کہ اب کون رہا ہوتا ہے — آتش

دھڑکن:۔ (بفتح اول و سکون دوم و فتح کاف) تڑپ، بیقراری، ہول دل، اختلاج قلب۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

اُن سے کچھ کہنے ہی نہیں دیتی
یہ جو اک چیز دل کی دھڑکن ہے — خمار بارہ بنکوی

دھڑکنا:۔ (لازم) دل کا اچھلنا، دل کا بیقرار ہونا، کلیجا کانپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف:۔ دل دھڑکنے کی بیماری کو اختلاج قلب کہتے ہیں۔
قول فیصل:۔ دل، کلیجا اور چھاتی وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دھڑکنا:۔ دہلنا، خوف کھانا، اندیشہ کرنا، ڈرنا۔

بیچارہ مرنے دیر لگائی تو بے ڈسے
دھڑکے سے دل کی دینہ کہیں رات ہو گئی — سودا

(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ یہ تنہا دھڑکنا نہیں، دل دھڑکتا ہے جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

دھڑکی ٹوئی نہیں جمتی (جڑتی):۔ جب کوئی بات انتہائی درجے پہ پہنچ کر بگڑ جاتی ہے تو پھر نہیں بنتی۔ اردو، مقولہ۔
(دیکھئے اقوال و امثال و محاورات ہندوستان)
قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھڑلا:۔ (انبوہ اور اژدحام لوگوں کا اور کنایہ ہے باعلان تمام کوئی کام کرنے سے بھی۔
(سرمایۂ زبان اردو)

وحشت کی فوج کے جو دھڑلے نظر پڑے
فرہاد و قیس دونوں چھپے نظر پڑے — انشا

(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل:۔ باعلان تمام کرنے کو 'دھڑلے سے' کہتے ہیں۔ اور انبوہ و اژدحام کے معنی میں اب نہیں بولتے۔

دھڑلے سے:۔ علانیہ، بے باکانہ، کھلم کھلا، [illegible]
اردو صرف، عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ برچھی برداروں کی لال لال وردی سے گل لالہ کھلا تھا۔ سر پر سرخ پر سبز بھوئی بنے ہوئے بال، ہر داریاں چمکا کے، پھریرے اڑاتے، بڑے دھڑلے سے ساتھ ہیں۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل:۔ ہندی میں 'دھڑلا' بمعنی ہجوم ہے۔

دھڑلے کی لڑائی:۔ زور شور کی لڑائی۔
اردو صرف، عام اور عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف:۔ بیوی اور لونڈی میں وہ دھڑلے کی لڑائی ہوتی ہے کہ محلے والے حیرت میں رہ جاتے ہیں۔

دھڑ میں ڈالنا:۔ (متعدی) پیٹ میں ڈالنا۔
اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دھڑوت:۔ وہ رقم جو گتے داروں سے ان کے اعتماد اور اعتبار کے لئے نقد رکھوائی جاتی ہے، تاکہ وہ گنہ چھوڑ کر بھاگ نہ جائیں یا خلاف احکام عمل نہ کریں۔ اردو، مؤنث، دکن کی زبان۔

دھڑوکا:۔ (بفتح اول و واو مجہول) خمیر کا معنے میں ڈرکا ڈنا۔ اردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ بعبارت نے چاہا سر کاٹ لوں پہلو سے دھڑوکے کی شیر کے آواز آئی۔ نعرہ ہوا او عمرو کیا کرتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دھڑوکا مارنا۔ (متعدی) شیر کا ڈکارنا۔ اردو مصدر، متروک۔

محلِ صرف:۔ زمین سے شعلہ چمک کر شیر پر جا، شیر نے اس شعلے کا خیال نہیں کیا اور تڑپ کر عمرو پر آیا اس کو پنجے میں داب کر اس زور سے دھڑوکا مارا کہ آگ لرز گئی پھر زمین میں سما گئی۔ (طلسم ہوشربا)

دھڑوکنا۔ (متعدی) شیر کا گرجنا، ڈکارنا۔

محلِ صرف:۔ جنگل کی طرف سے ایک شیر اور شیرنی دھڑوکا مارتے ہوئے آئے۔ (طلسم ہوشربا و فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ دھڑوکنا بصورت مصدر مستعمل نہیں دھڑوکا مارنا ہے جیسا کہ پیش کردہ مثال میں ہے۔ مثال میں اگر "دھڑوکتے ہوئے آئے" ہوتا تو میں مان لیتا۔ طلسم ہوشربا وغیرہ میں اس قسم کی ایک مثال نہ ملے گی۔ البتہ دھڑوکا مارنا پایا جائے گا۔

دھڑی۔ (بفتح اول) مسی کی تہ جو عورتیں اپنے ہونٹوں پر جماتی ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

بے وجہ کر شرمندہ کرے اور کی کلمہ کو
دیکھے جو دم بھر تری مسی کی دھڑی آنکھ — ناسخ

دھڑی۔ شہروں میں دس سیر کے باٹ کو اور قصبات میں پانچ سیر کے باٹ کو دھڑی کہتے ہیں اردو، مونث، متروک۔

تولے گئے جب حشر میں اعمال ہمارے
پوری ہوئی میزانِ عدالت کی دھڑی سے — خلاق لکھنوی

دھڑی باندھنا۔ کنایہ ہے کسی شخص کو الزام اور تہمت لگانے سے قبل کوئی کام کرنے کے۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

قولِ فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دھڑی بھرنا۔ (متعدی) وزن کرنا، تولنا۔ جنری، بقالوں کی اصطلاح۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

، صاحبِ فرہنگ آصفیہ نے اکثر و بیشتر محاورہ لکھ کے یہ نہیں لکھا کہ محاورہ لکھنؤ یا دہلی کا ہے۔ اس لئے وضاحت کردی کہ لکھنؤ میں نہیں بولتے

دھڑی جمانا (یا) لگانا۔ (متعدی) ہونٹوں پر مسی کی تہ جمانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

لوگ سودائی ہوئے جاتے ہیں
دھڑی مسی کی لگایا نہ کرو — رند

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "دھڑی جمنا" ہے۔

چھپاں جھپی یہ مسی کی دھڑی جمتی ہے
آج سامان کرم کا ہے کہ مر جائے گا — داغ

دھڑی دھڑی کر کے لٹنا۔ (لازم) ذرا ذرا کر کے لٹنا۔ اردو محاورہ۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس کا متعدی زیادہ مستعمل ہے۔ یعنی دھڑی دھڑی کر کے لوٹنا جیسے۔

خوب لوٹا تم دھڑی دھڑی کر کے
مجھ کو گوڑوں میں لے گئے بھر کے — اسمٰعیل میرٹھی

دھڑی دھڑی کر کے لوٹنا۔ (متعدی) بالکل تاراج کرنا، جھاڑو پھیرنا۔ تمام مال و متاع لوٹ لینا، کچھ بھی نہ چھوڑنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

لوٹے گا دھڑی دھڑی کر کے
مسی ہونٹوں پہ گھڑی گھڑی ہے — بحر

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر "دھڑی دھڑی لوٹنا" بھی استعمال ہوا ہے جو اب متروک ہے۔

جو مسی بری ہوئی نہیں لوٹا دھڑی دھڑی — لائق

دھڑیوں:۔ (واؤ مجہول و نون غنہ) بہت، بکثرت، بافراط۔ جیسے دھڑیوں خون بہ گیا۔ عورتوں کی زبان۔

اٹھائے لطف جھلا کر اسے گگریوں مزے لوٹے
مسی آلودہ لب کے ہم نے بھی دھڑیوں بوسے لئے — نکہت

(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

دُھس:۔ (بضم اول) الو پشتہ، قلعے کے گرد کا پشتہ یا وہ مٹی جو چاروں طرف چڑھا دیتے ہیں دمدمہ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دُھسّا:۔ موٹی اونی چادر۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

محلِ صرف:۔ پہلے تو کہا تھا کہ ہم نہیں آئیں گے مگر شام کو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک موٹا اونی دھسّا اوڑھے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ آتے ہی شکایت کرنے لگے کہ اوہ بڑی سردی ہے۔

دھسانا:۔ (متعدی) کیچڑ، یا دلدل میں پھنسانا، گھسیڑنا، بھرنا، ٹھونسنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ "بلا وجہ دلدل میں پیر کیوں دھسا رہے ہو؟"

دُھس بندی:۔ مورچہ بندی۔ اردو، مونث۔

محلِ صرف:۔ قلعہ میں داخل ہوتے ہی بادشاہ نے جگہ جگہ دھس بندی کرا دی۔ قلعے پر قلعہ بننے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ یہ عام زبان نہیں ہے۔ میدانِ جنگ کی اصطلاح ہے۔

دھسک:۔ کھانسی، خفیف کھانسی۔ ہندی، مونث۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھسکا:۔ کھانسی، ہندی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

دُھس کا دھس ۔ موٹا تازہ، ہٹا کٹا۔ اردو، مذکر، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محلِ صرف ۔ میں جیسے ہی ہوٹل میں پہونچی، کمرہ کھولا گیا میں سامان سمیت داخل ہوئی تھی کہ ایک بڑا بد قطع دھس کا دھس آدمی کمرے میں آ گیا اور مجھ سے غیر متعلق گفتگو کرنے لگا۔ میں نے منیجر کو اطلاع کی۔ منیجر نے اسے ہوٹل سے باہر نکلوا دیا۔

دھسک جانا ۔ (لازم) سر سے پا کر دیوار کا بیٹھ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھسکنا ۔ (غیر متعدی)، دھکا دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

دھسکنا ۔ بیٹھ جانا۔ اردو، متروک۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھسکنا ۔ کسی چیز کا کسی صدمے سے شق ہو جانا۔ اردو، متروک۔

گور دل دھسک ہی جاوے آنکھیں ابل ہی آویں
سب اونچ نیچ کی ہے ہو لذتِ تیری خاطر میر

دَہ سیرا ۔ دس سیر کا باٹ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ صاحب نور اللغات نے اس کی تانیث "دہ سیری" بھی لکھی ہے مگر اہلِ لکھنؤ "دس سیرا" یا "دس سیری" بولتے ہیں۔

دِہِش ۔ (بکسرتین) بخشش۔ فارسی، مؤنث۔

(فقرہ) ان کی داد و دہش اب تک یادگار ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ داد و دہش بولا ہی کے بولتے ہیں جیسا کہ پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے۔

دَھشت ۔ (بفتح اول و سکون دوم و سوم ہوز) زور سے جھڑک دینے کا کلمہ۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ منیژہ تھوڑی دیر میں ہوٹل سے گئیں، تو میاں خوجی کے دماغ عرش بریں پر تھے۔ زمین پر قدم نہیں رکھتے تھے۔ میاں آزاد نے کہا، خواجہ صاحب ذرا ادھر تشریف لائیے۔ فرمایا، دھشت۔ پھر آزاد نے کہا قبلہ ذرا اس طرف مخاطب ہو جیے۔ آپ نے کہا دھشت۔ (فسانۂ آزاد)

دَہشت ۔ (بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم) ڈر، خوف۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

در رہا خوف نہ دہشت باقی
در رہا رنج نہ کلفت باقی مرزا رسوا

دَہشت انگیز ۔ ڈراؤنا، ہیبت ناک، بھیانک۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ اس مکان میں تنہا رہنا کمال ہے۔ ایسا دہشت انگیز مکان میری نظر سے نہیں گزرا۔

دہشت بیٹھ جانا ۔ (لازم) ہیبت طاری ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ پولیس کی شکل دیکھتے ہی بچے پر ایسی دہشت چھائی کہ روتا ہوا ماں سے لپٹ گیا۔

دہشت زدہ ۔ ڈرا ہوا، سہما ہوا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ تم اس قدر دہشت زدہ کیوں ہو؟ کیا کوئی بھیانک خواب دیکھا ہے۔

دہشت سمانا ۔ (لازم) دل میں خوف سمانا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

کیا شبِ تارِ جدائی کی سمائی دہشت
کر گئی روشنی دیدۂ بیدار گریز ناسخ

دہشت طاری ہونا ۔ (لازم) ڈر غالب ہونا، خوف معلوم ہونا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ بڑے بزدل ہو، ادھر شام ہوئی ادھر تم پر کچھ ایسی دہشت طاری ہونے لگی۔

دہشت کھانا ۔ (لازم) خوف کھانا، ڈرنا، رعب میں آنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ لڑکی کا بخار ماڑی ہے، وہ رونہیں اس نے کالا سانپ دیکھا تھا، دہشت کھا گئی ہے۔

دہشت لگنا ۔ (لازم) خوف معلوم ہونا۔ اردو، مصرف، قریب بہ متروک۔

زلفیں نہ کھلیں آپ کی رشک مہِ کامل
دہشت لگی رہتی ہے مجھے چاند گہن کی رشک

دہشت ناک ۔ دہشت انگیز، بھیانک، پُرخطر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

یہ بھی جنگل ہے عجب وحشت ناک
سخت پُر ہول ہے اور دہشت ناک مرزا رسوا

دِہقان ۔ (بکسر اول) گنوار، مالک دیہہ، دیہاتی۔ (مجازاً) کسان۔ عربی، مذکر۔

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو ڈاکٹر اقبال

قولِ فیصل ۔ یہ لفظ فارسی "دہگان" کا معرب ہے جو مرکب ہے۔ "دہ" بمعنی "دیہات" اور "گان" کلمہ نسبت ہے۔ اردو میں بفتح اول زبانوں پر ہے۔

دُہقانی ۔ (دہقان کا مزید علیہ) دیہاتی، اجڈ، گنوار۔ فارسی، صفت۔

قولِ فیصل ۔ عام بول چال میں بفتح اول رائج ہے۔

دہقانیت ۔ (بکسر اول) گنوار پن۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف ۔ چودہ پندرہ سال سے لکھنؤ میں مقیم

ہو تو تمہاری دہقانیت ابھی نہیں گئی۔

دَھک ۲ مؤنث (بروزن شک) چھوٹی جوں، پھکڑ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل، جمع کے ساتھ زیادہ زبانوں پر ہے جیسے، ”بیٹی میرے سر میں ڈھکیں بہت پڑ گئی ہیں۔ ذرا نکال دو۔“

دُھک ۳ صفت۔ حیران، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ کی عورتیں اس جگہ ہک دھک بولتی ہیں یا پھر ’دھک سے‘ کہتی ہیں۔

دَھکّا ۱ مذکر (بفتح اوّل و کاف مشدد) صدمہ جو ہاتھ اور شانے کے ریلے سے کسی کو پہونچے۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف، سیدھی طرح بیٹھو دھکا کیوں دیتے ہو۔

قولِ فیصل، فارسی میں اس محل پر ”ذکر“ مستعمل ہے۔

دَھکّا ۲ مذکر۔ ضرر، ٹوٹا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں فصحا نہیں بولتے۔

دَھکّا ۳ مذکر۔ آفت، بلا، حادثہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں عام طور سے مستعمل نہیں۔

دَھکّا پڑنا۔ (لازم) کسی کے ہاتھ کے ریلے سے کسی کو صدمہ پہونچنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھکّا پیل ۲ مؤنث (بیائے مجہول) دھکم دھکا، ہڑبڑی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں زیادہ تر ’دھکاپیلی‘ (دھکا، بلا تشدید) مستعمل ہے۔

دَھکّا پیل ۳ مذکر۔ ریلا پیلی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، عوام لکھنؤ ریلا پیلی بھی اور اس کے تخفیف کاف ’دھکا پیل‘ بولتے ہیں، جیسے، کوئی چیز یہاں سے لے جانے کی ضرورت نہیں وہاں ہر چیز کی دھکا پیل ہے۔

دَھکّا پیلی کرنا۔ (متعدی) ریلنا، ڈھکیلنا۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، دھکا پیلی کر کے پیچھے والے آگے پہونچ گئے۔

دَھکّا دَھک۔ (بفتح ہر دو دال) مسلسل، برابر۔ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، بیگمیں دھکا دھک اڑ رہی ہیں، بڑے بوڑھوں کا بھی کوئی لحاظ نہیں۔

دَھکّا دینا۔ (متعدی) ڈھکیلا دینا، ڈھکیلنا، صدمہ پہنچانا۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، (آزاد) نے پہلوان کے پاس جا کر گھٹنوں سے ایسا دھکا دیا کہ میاں پہلوان نے بایں ہمہ تن و توش بیس لڑھکنیاں کھائیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھکّا شیطان کا۔ شیطان کا ورغلا کر خراب کرنا اور دوزخ میں ڈلوانا، شیطان کی مار۔

> کوئی پکی ہے گئے ہر بات کا لگا تجھے
> گر پڑے تو اوندھے منہ شیطان کا دھکا تجھے
> (انشا)
> (زرِ رنگ آمیز)

قولِ فیصل، دہلی اسکول کی زبان ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔ شعر سے صاف ظاہر ہے کہ اس فقرے کی نشست الفاظ یوں ہے۔ ’شیطان کا دھکا‘ نہ کہ ’دھکا شیطان کا‘۔

دَھکّا کھانا۔ (لازم) صدمہ اٹھانا، نقصان اٹھانا، آوارہ پھرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، بیشتر بصیغۂ جمع ’دھکے کھانا‘ بولتے ہیں۔ ان معنی کا تعلق آوارہ پھرنا کے معنی کے ساتھ مخصوص ہے۔

دَھکّا لگنا۔ (لازم) صدمہ پہونچنا، نقصان ہونا، ضرر ہونا، آفت آنا۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، دو پیسے اگر فقیر کو دے دیتے تو کیا گھر سال بھر میں دھکا لگ جاتا۔

دَھکّا مارنا۔ دھکا دینا، ڈھکیلنا۔ اُردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، بڑھیا ضعیف کو کمبخت نے ایسا دھکا مارا کہ میں منہ کے بل زمین پر گر پڑی۔

قولِ فیصل، اس کا صرف اہلِ بستی کے بیچ بازاری لوگ بیشتر کرتے ہیں۔ جیسے، ”ایسا دھکا مارا کہ ننھی جان چیخ اٹھی“۔

دَھکانا۔ (متعدی) سلگانا، جلانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف، تھوڑے سے کوئلے دہکا کر سالن گرم کر لو۔

دَھک دَھک۔ (بفتح ہر دو دال) ایسا دل کی کلیجے یا دل کی بے قراری۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ ’کلیجا‘ یا ’دل‘ کے ساتھ ملا کے بولتے ہیں۔ یعنی کلیجا دھک دھک ہونا، دل دھک دھک کرنا۔

دَھکڑ دَھکا۔ اختلاجِ قلب، دل کی دھڑکن۔ ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دَھکڑ دھکانا۔ زیادہ سُرخ چیز کا دمکنا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف، کوئی لال لال انگیٹھی نکالے دھک دھکاتی ہوئی۔ چوڑیاں چڑھا رہی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

دَھک دَھک کرنا۔ دھڑکنا، بے قرار ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف، سپہر آرا کا کلیجا دھک دھک کرنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

دُھکدُھکی (یا) دُھکدُھگی گلے کا ایک زیور۔ اُردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ حیرت کا اس وقت یہ عالم تھا کہ ماتھے پر پسینا نکلا ہوا، دوپٹہ دُور پڑا ہوا، سینہ کھلا ہوا چھاتی پر دُھکدُھکی پڑی ہلکتی تھی۔ (طلسم ہوشربا)

دُھکدُھکی اس کے گلے سے لگی ہے ظالم
ہمدمو! چھاتی پہ کمبخت مری دھرے پتھر (جرأت)

دُھکدُھکی (یا) دُھکدُگی سینے کی ہڈی (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دُھکدُھکی کہتے ہیں۔

دُھکدُھکی گلا۔ گلے کے نیچے کا وہ حصّہ جہاں پر زیور سا گڑھا ہوتا ہے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ان کی دُھکدُھکی پر ایک سیاہ تل ہے جو بہت اچھا معلوم ہوتا ہے

دُھکدُھکی میں دَم ہونا۔ (لازم) نزع کا عالم ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

دُھکدُھکی میں رات نرگس کا دم ہے بوا
اب دن نہیں کٹتا نظر آتا ہے اس بیمار پر (جان صاحب)

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر دھکدھکی میں دَم اٹکنا بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ بچے کا دم دھکدھکی میں اٹکا ہے کوئی دم کا مہمان ہے۔

دُھکڑ پکڑ:۔ (ہر دو دال مکسور پیش) تذبذب، پس و پیش۔ اُردو، عوام کی زبان

قولِ فیصل:۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے۔ جیسے میرا دل دُھکڑ پکڑ کر رہا ہے جاؤں کہ نہ جاؤں۔

دھک رہ جانا۔ (لازم) حیران ہو جانا۔ سراسیمہ ہو جانا۔ متحیر ہو جانا، ششدر سا رہ جانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ دہلی کا صرف۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ کی عورتیں دھک سے ہو جانا اور دھک سے ہو کے رہ جانا بولتی ہیں۔

دُھکڑ پکڑ (ہ) گھبراہٹ، پس و پیش، اُمید و بیم۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام اسی معنی میں دھکڑ پکڑ کہتے ہیں۔

دُھک سے رہ جانا۔ (لازم) حیران رہ جانا، ڈر یا خوف سے دَم بخود رہ جانا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اُف! اللہ جانتا ہے میں تو دھک سے رہ گئی۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

دُھک سے ہو جانا۔ (لازم) حیرت میں رہ جانا۔ اچانک صدمے یا خوف سے بھونچکا ہو جانا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ڈاکٹر کے منہ سے یہ سن کر کہ مریضہ کو ٹی بی ہو گئی ہے، میں دھک سے ہو گئی۔

دھکم دھکا۔ (بفتح ہر دو دال و زیر ہر دو کاف مشدد) خلائق کی ریل پیل جو بھیڑ اور ازدحام میں ہوتی ہے۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یک ایک گھنٹوں میں جیب جیب خانہ جنگیوں کی خبر آتی تھی۔ دوکان دار چیزیاں چھوڑ چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے۔ وہ دھکم دھکا وہ بھیڑ بھڑکا ہوتا تھا کہ واہ جی واہ انتظام کرنا خلافی کا کام نہیں تھا۔ (فسانۂ آزاد)

دُہکنا (لازم) آگ کا بھڑکنا، آگ کا روشن ہونا، بھڑکنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

گلشن میں آ کے آگ لگا دی بہار نے
انگارہ سا طرح سے ہر اک گل دہک گیا (رشک)

قولِ فیصل:۔ بے انتہا گرم ہو جانا کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

گرمی سے اس کے رخ کی یہ گلشن دہک گیا
گل پر پڑا جو داغ شبنم چھنک گیا (رند)

دہکنا۔ بدن کا خوب گرم ہونا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بخار کی وجہ سے بدن دہک رہا ہے۔

قولِ فیصل:۔ خالی "بدن دہک رہا ہے" کم بولتے ہیں "آگ کی طرح بدن دہک رہا ہے" زیادہ مستعمل ہے۔

دھکیانا۔ (متعدی) دھکا دینا، پیچھے سے دھکیلنا، ریلنا، ٹھیلنا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ محفل میں ایک لڑکا بہت بدتمیزی کر رہا تھا لوگوں نے دھکیا کے نکال دیا۔

دھکیایا جانا۔ (متعدی) دھکوں سے مارا جانا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ تانیث کے لئے دھکیائی جانا بولتے ہیں جیسے۔ ثریا بیگم:۔ "میرا بال بال، نُچ رہا اب تو قناعت کرو۔"

کلو:۔ "قناعت کرتے تو اتنے بڑے نہ ہوتے... چلو اچھی طرح اٹھو۔ ورنہ دھکیائی جاؤ گی۔"

ثریا بیگم:۔ "یا خدا میں نے کون سا جرم کیا تھا۔ جس کے عوض اتنی بڑی مصیبت پڑی۔" (فسانۂ آزاد)

دھکے دینا۔ (متعدی) اگردنی دے کر نکال دینا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر دھکے دے کے نکالنا مستعمل ہے۔ جیسے:۔ "آدمیوں نے دھکے دے کر ان کو باہر نکالا دروازے پر کھڑے ہو کے انھوں نے غل مچایا۔" (فسانۂ آزاد)

دھکے کھاتے پھرنا۔ (متعدی) (کنایتاً) مارا مارا پھرنا، اِدھر اُدھر پھرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیا اوباشوں کی طرح ہر طرف دھکے کھاتے پھرتے ہو۔ کوئی کام کرو اور نیک نامی کے ساتھ زندگی گزارو۔

دھکے کھانا:۔ دھکوں کے صدمے برداشت کرنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہاں کون جائے بڑا مجمع ہوگا مجھے دھکے نہیں کھانا ہیں۔

دھکے مار کے نکلوا دینا:۔ ذلیل کر کے کسی کے یہاں سے برطرف کرا دینا یا کسی کو نکلوا دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا کی قسم وہ ایسے مرتبے کے لوگ ہیں کہ ان کی ڈیوڑھی پر اگر تم ایسے جاؤ تو دھکے مار کے نکلوا دیں۔ (سیر کہسار)

دھکے مارنا:۔ دھکے دینا۔ کہنیوں اور شانوں سے ٹھیلنا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ٹھیک سے راستہ چلو۔ دھکے کیوں مار رہے ہو۔

دھکڈھکی:۔ دھکڑ دھکی، ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں "دھکڑ دھکی" کہتے ہیں۔

دھگڑ:۔ (دھگ۔ گڑ) یار، آشنا۔ دھگڑا کی دوسری شکل۔ اُردو، مذکر، متروک۔

کچی خلقت کو خیال اپنے میں لاتا کب ہے
ہے یہ زندیل یہاں کسبی کا دھگڑ و عاشق (انشا)

(فرہنگِ آصفیہ بحوالہ پلیٹس)

دھگڑا:۔ آشنا، بدکار، عورت کا آشنا۔ عورتیں کسی عورت کی نسبت غصے کے محل پر کہتی ہیں۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

کوئی بولی وہ تو دھگڑا ہے
تم کو کیا کچھ تمہارا دھگڑا ہے (قلق)

قولِ فیصل:۔ اس کی تانیث "دھگڑی" ہے، جو اب نہیں بولتے۔

آپ تو دھگڑی ہے دن رات اُڑاتے ہیں مزے
مجھ سے کہتے ہیں کہ ہوں بیگما عاشق تیرا (جان صاحب)

دھگڑے باز:۔ فاحشہ عورت۔ اُردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ پس وہ عفریتہ ذلیل چنگھاڑی کہ ارے دھگڑے باز تو نے طلسم کشا کا ساتھ دیا اور میرے سئے دولہا کو۔۔۔ عروس رگ سے ہم آغوش کیا۔ (طلسم ہوشربا)

دُہل:۔ نوبت، ڈھول، فارسی، مذکر۔ فصیح، رائج۔

زینب کے گوش زد جو خروشِ دُہل ہوا
بولی چراغ اب مری داں کا گل ہوا (دبیر)

قولِ فیصل:۔ یہ لفظ زیادہ تر آواز، بانگ، خروش، شور اور صدا وغیرہ کا مضاف الیہ قرار پاتا ہے۔ (یعنی آوازِ دُہل، بانگِ دُہل، خروشِ دُہل، شورِ دُہل، صدائے دُہل وغیرہ کہتے ہیں) اور قریب قریب ہر صورت میں "ڈھول کی آواز" معنی ہوتے ہیں۔

ع شورِ دُہل سے خیمے میں سنّاٹے ملتے ہیں (انیس)

بوقِ وقرنا کا بار بار اک غل
شور نقارہ و صدائے دُہل (قلق) (طلسم الفت)

دہل:۔ تردد، گھبراہٹ۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

فرخ یہ دوری شکل نہ ہو وے
دیکھ آ جو تجھے دہل نہ ہووے (گلزار نسیم)

دہلا:۔ (بروزن شہلا) تاش یا گنجفے کے اس پتے کا نام جس میں ایک طرح کے دس نشانات بنے ہوتے ہیں۔ اُردو، مذکر، تاش یا گنجفہ کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ وہ بڑا چار سو بیسا ہے ہمیشہ نہلے پر دہلا مارتا ہے۔

دھلائے چلنا (یا بہنا):۔ بکثرت خون جاری ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ خدا جانے کیا ہے کہ گرمیوں میں نیری نکسیر ضرور پھوٹتی ہے تھوڑا خون نہیں نکلتا دھلائے چلتے ہیں (ایضاً) کوٹھے سے گرنے کی وجہ سے قریب کا سر پھٹ گیا ہے خون رکتا ہی نہیں ہے دھلائے بہہ رہے ہیں۔

دَہلانا:۔ (متعدی) ڈرانا، خوف دلانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے تو ہُو کر کے بچے کو دہلا دیا۔

دُھلانا:۔ (بضم اوّل) دھونا کا متعدی المتعدی۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دُولہا کمر سے ہو کے بھانے میں شرف ہے
خادم کی طرح ہاتھ دُھلانے میں شرف ہے (انیس)

دُھلائی:۔ کپڑے دھونے کی اُجرت، دُھلوائی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دھوبی روو ے دُھلائی کو میاں روویں کپڑوں کو۔ (خزینۃ الامثال)

دَہل پڑنا:۔ دہل جانا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

دُھل جانا:۔ محو ہو جانا، مٹ جانا، صاف ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دھل کے دھل جاتی ہیں یاں سطریں کی سطریں نوحیاں سے (اللہ اسلم)

دَہل جانا:۔ (لازم) خوف کھانا، ڈر جانا، رُعب میں آ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

اس دل پہ اور میرے ستانے کا حوصلہ
اک گر پڑی جو آہ کی بجلی دہک پڑے (جلال)

ع　نعرہ جو کریں شیر تو افلاک دہل جائے　　　　عشق

دُہل دَمامہ:۔ ڈھول اور نقارہ۔ ایک قسم کے باجے۔ فارسی الفاظ۔ قریب بہ متروک۔

محلِ صرف:۔ ماہرانِ سحر ملکہ مہرخ نے طبل اور نقارے کی آواز سن کر روانہ کیے کہ دیکھو یہ دہل دمامے کیسے بجتے ہیں۔　(طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ دہل اور دمامہ کو ملا کے ایک ساتھ بولتے تھے یعنی دہل دمامہ کہتے تھے مگر اب شاذ و نادر ہو تو ہو۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں آتا۔

دُھل دُھل:۔ اس جگہ بولتی ہیں جہاں کوئی رقیق شے زیادہ بہے خصوصاً خون کے ساتھ بول چال میں ہے۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ماما کو اس زور سے مارا کہ اس کی بھنوں پھٹ گئی دھل دھل خون بہنے لگا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں صرف 'خون' ہی کے ساتھ (دھل دھل خون بہنا) کہتی ہیں۔ ہر رقیق شے کے لئے نہیں بولتیں۔ زور دینے کے محل پر تکرار کے ساتھ (دھل دھل دھل دھل خون بہنا) بھی رائج ہے۔ جیسے: میں دیکھ رہی تھی مُوئے نے دُولھا بھائی کی ران پر اس زور سے چھری ماری کہ دھل دھل دھل دھل خون بہنے لگا۔

دھلا دھلانا:۔ کثرت سے خون نکلنا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ میں کیا کروں میرا دل گھبرا رہا ہے خون کا دھلا دھلانا مجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ چکر آنے لگتا ہے۔

دُہل زنی:۔ ڈھنڈورا پٹنے کی صورت حال فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بہادروں کے خلعت بٹنے لگے۔ مہرخ کو وزارت کا خلعت ملا ... مہرخ جو خزانہ اپنے ہمراہ لائی تھی اسے منگوا کر میر بخشی کے حوالے کیا اور حکم دیا کہ ڈھنڈورا پٹے اور قریب قریب جو اس جنگل کے گاؤں قصبے واقع ہوئے ہیں وہاں جا کر منادی ندا کرے کہ جس کو نوکری کرنا ہو وہ آئے ... دُہل زنی شروع ہوئی۔ لوگ آنے لگے۔

(طلسم ہوشربا)

دَہلنا:۔ (بفتحتین) (لازم) ڈرنا، خوف کھانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

ترائی زمیں شیر جو چلائے دہل کے
مرغان ہوا اڑ گئے گوشوں سے نکل کے　　　　عشق

دَہلنا:۔ زمین کا جنبش میں آنا، یا صدمے سے شق ہو جانا۔

(فقرہ) توپ کی آواز سے زمین دہل گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُھلنا:۔ (متعدی) دھویا جانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

ساقیا رحمت حق حصہ ہے بے خواروں کا
دفتر اس پانی میں دھلتا ہے گنہگاروں کا　　　　راسخ عظیم آبادی

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دھویا جانا فصیح ہے۔

دُھلوانا:۔ (متعدی المتعدی) دُھلانا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دھلوایا آبِ کوثر و تسنیم سے لباس
پر کیا کروں شراب کا دھبا لگا رہا　　　　رشک

محلِ صرف:۔ مجھ کو خوک اور شراب کا لگاؤ نہ ہو تو پھر کھانے میں کیا قباحت ہے؟ مسلمانوں کے ہاتھ کا پکا ہوا ہو تو کھانے میں کیا حرج ہے؟ سر کو دھلوا ڈالا اور بدن پر تن بدلوا ڈالے۔ چلو بس جھجھی ہوئی۔　(نسیر کمہار)

دُھلوائی:۔ دُھلائی۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس جگہ دُھلائی فصیح ہے۔

دہلوی:۔ دہلی کا باشندہ۔

کیوں داغ دہلوی کی زبان مستند نہ ہو
پیدا کیا خدا نے اسے تخت گاہ میں　　　　داغ

دُھلی:۔ دُھلی ہوئی۔ صفت۔ مؤنث۔ غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دھلی ہوئی فصیح ہے۔

دہلی:۔ راجہ دہلو کا بسایا ہوا شہر جسے دلّی بھی کہتے ہیں۔ مذکر۔　(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں دہلی ہی رائج ہے البتہ کہاوتوں وغیرہ میں دلّی کہتے ہیں جیسے: ہنوز دلّی دور است (۱) بارہ برس دلّی میں رہے کیا بھاڑ جھونکا کیے (۲) دلّی وال، خرقی، لچھو وغیرہ۔ اہلِ لکھنؤ دہلی کو مؤنث بولتے ہیں۔

دُھلے دُھلائے:۔ دھوئے ہوئے۔ لکھنؤ میں دُھوئے دُھلائے ہے۔　(ابن الوقت)

کپڑے کی کل پی کپاس بھر کر اچھے خاصے دھلے دھلائے تہ کئے ہوئے تھان نکال لیا کریں گے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام 'دُھلے دُھلائے' اور خواص 'دُھوئے دُھلائے' بولتے ہیں۔ اور عورتیں 'دھوئے دھلائے' کہتی ہیں۔

دِہلیز:۔ (بکسر اوّل) چوکھٹ۔ عربی، مؤنث۔

سجدہ خاص دعا ہے دہلیز یار کی
جھکتا ہے واں پہنچ کے سرِ بے غرور آپ　　　　ذوق

قولِ فیصل:۔ عام طور پہ بفتح اوّل بولتے ہیں۔

دہلیز چومنا:۔ (متعدی)۔ (کنایۃً) قدم بوسی ہونا

اُردو مصرت، فصیح، رائج۔

خورشید کو حسرت ہے کہ دہلیز کو چومے
چمکا ہے ستارہ یہ ترے روزنِ در کا — جگر

دہلیز کا کتا۔ وہ کتا جو ہر وقت دروازے پر بیٹھا رہے۔ گھر کا کتا (مجازاً) مفت خورا۔ اُردو، ترکیب، متروک۔

دہلیز کی مٹی لے ڈالنا۔ (متعدی) (کنایتہً) کثرت سے آنا، متواتر گھر پر آکر تقاضا کرنا، بہت پھیرے کرنا، پھیرے پر پھیرے کرنا، بار بار آنا۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب دہلیز کی خاک لے ڈالنا بولتی ہیں جیسے:۔ میں سب سے کہہ رہی ہوں کہ ابھی لڑکی کی شادی کا ارادہ نہیں مگر بڑی خالا نے دہلیز کی خاک لے ڈالی کہ میرے لڑکے کے ساتھ شادی کر دو۔

دہلیز ناگھنا۔ (متعدی) دروازے سے باہر قدم رکھنا، ایک گھر سے دوسرے گھر جانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں ہی میں اس کا استعمال ہے (یعنی دہلیز نہ ناگھنا) اس کا مفہوم ہوا گھر سے باہر قدم نہ رکھنا، عورت کا سختی کے ساتھ پردے کی پابند رہنا۔ جیسے:۔ آج کل کی لڑکیوں کو میں دیکھتی ہوں کوئی غیرت ہی نہیں دیدہ دلیلی کے ساتھ سڑکوں پر پھرا کرتی ہیں۔ میری والدہ مرحومہ (خدا بخشے) مرتے مر گئیں مگر گھر کی دہلیز نہیں ناگھی۔ ترکِ موالات کرنا بھی اس کا ایک مفہوم ہے جیسے:۔ جب سے بیگم صاحب نے مجھ سے سخت کلامی کی میں نے ان کی دہلیز نہیں ناگھی، امیر ہیں تو ہوا کریں۔ دہلی میں "ناگھنا" کی بجائے "ڈانگنا" یا "ڈانگنا" ہے۔

دہلیز نہ جھانکنا۔ (متعدی) کسی کے دروازے پر نہ جانا، ترکِ موالات کرنا۔ اُردو مصرت، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب سے ان کی بیوی نے مجھے بُرا بھلا کہا میں نے ان کی دہلیز نہیں جھانکی۔

قولِ فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے پردے میں رہنا بھی اس کا ایک مفہوم لکھا ہے جو لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دہلی کا کوتوال۔ (کنایتہً) مغرور، نازک مزاج۔ اُردو، متروک۔

ڈیوڑھی سے لال پردے تک آنا محال ہے
دلی کے کوتوال ہیں دربان آپ کے — منیر

دُھلینڈی۔ (ہائے اول مجہول) ہولی کا دوسرا دن جب ہندو دھول اڑاتے اور رنگ پاشی کرتے ہیں۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

بازار ان چلی ہے دھلینڈی ہے باغ میں
نسریں عبیر ہے گل لالہ گلال ہے — بحر

قولِ فیصل:۔ ہونا اور مچانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے:۔ دھلینڈی مچادی ہولی کے بھڑووں کی قطع صرصری بنادی۔ (طلسم ہوشربا)

دَہُم۔ (ہ۔ لے) دسواں حصہ، دسواں۔ غیر فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

دَہُم۔ (ہ۔ ٹ) دسویں تاریخ بالخصوص محرم کی دسویں تاریخ، روزِ عاشورا، فارسی، مونث، فصیح، رائج۔

جاتے ہے عزیز و دہم ماہِ محرم ہے آج — مرثیہ

دَھم۔ دھماکا، گرنے یا کودنے کی آواز۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جیسے تو فسانہ و بند اُٹھے تو چلنا امیرن، چلے تو یہ لڑکھڑائے وہ دالان سے وہ اُچھلے یہ آگئے، دھم ... دو آدمی تھپیا پر گئے۔ (فسانۂ آزاد)

دھما چوکڑی۔ (ا) اچھل کود، شور و غوغا، بچوں کا کودنا اچھلنا، دھینگا مشتی کرنا۔ اُردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ گھسیٹا ان کے آتے ہی آنکھوں میں بت سا کھنچا، تڑپ کر علیحدہ ہوئی اور کہا صاحب نکلے بیٹھو، جھینپے یہ دھما چوکڑی کی ... بھلا کے دیدوں نہیں بھاتی۔ (طلسم ہوشربا)

دھما چوکڑی رہنا۔ اچھل کود یا ہڑبونگ رہنا۔ اُردو مصرت، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ غرض کہ بڑے دھوم دھڑکے اور ٹھٹے سے شادی ہوئی۔ کئی دن برابر دھما چوکڑی رہی۔ (فسانۂ آزاد)

دھما چوکڑی کرنا۔ اچھل کود کرنا، شور و غل مچانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اتنے بڑے ہو گئے اور لونڈوں کے ساتھ دھما چوکڑی کرتے ہو شرم نہیں آتی۔

قولِ فیصل:۔ ان معنوں میں "دھما چوکڑی لگانا" بھی بولتے ہیں۔ جیسے آج صبح سے باغ میں لڑکوں نے دھما چوکڑی لگا رکھی ہے کئی بار منع کر چکا ہوں اب کی بھی نہ مانے تو سخت سزا دوں گا۔

دھما چوکڑی مچانا۔ (متعدی) اُودھم مچانا، ہنگامہ برپا کرنا۔ اُردو مصرت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

کیا دھما چوکڑی مچائی ہے
تیری شامت کچھ آئی ہے — شوق

محلِ صرف ،۔ پھر ایک نے حملہ کیا۔ اس نے بہک کر ہاتھ مارا، وہ پشت پر جا رہا، ایک دھما چوکڑی مچا دی۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل ،۔ اس کا لازم (دھما چوکڑی مچنا) بھی مستعمل ہے۔ جیسے ،۔ اُدھر وہ لھا کے یہاں دھما چوکڑی مچی تھی۔ طبلے پر تھاپ پڑتی تھی۔

(فسانۂ آزاد)

دھما چوکڑی ہونا (لازم) اجڑ، ہنگامہ ہونا، ادھم مچنا۔ اردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف ،۔ اس محفل میں شب کو دھما چوکڑی ضرور ہوگی۔ (طلسم ہوشربا)

دھما دھم ،۔ کسی ایک آدمی کے بار بار کودنے یا یکے بعد دیگرے کئی آدمیوں کے کودنے کی آواز کو مجموعی طور پر کہتے ہیں۔ اردو صرف۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف ،۔ اللہ دیکھئے یہ چبوترے پرسے دھما دھم کود رہے ہیں، ہم منع کرتے ہیں کہ چوٹ لگ جائے گی مگر یہ نہیں مانتے۔

قولِ فیصل ،۔ بالکل اسی صورت سے گرنے کی آواز کو بھی مجموعی طور پر دھما دھم کہتے ہیں جیسے کنیزیں گھبرا گھبرا کر اٹھیں اور دھما دھم گر کے بے ہوش ہوئیں۔

(طلسم ہوشربا)

متواتر پیٹنے کی آواز کو بھی کہتے ہیں جیسے ،۔ اتنی سی بچی کو دھما دھم پیٹ رہی ہو تمھیں رحم نہیں آتا کیسی ماں ہو۔

کسی وزنی چیز سے پیہم ضرب لگانے کی آواز بھی مجموعی طور پر دھما دھم کہلاتی ہے۔ جیسے ،۔ یہ دھما دھم کی آواز کہاں سے آرہی ہے کیا سڑک پر دُرمٹ چل رہے ہیں؟

پہلوانوں کی اصطلاح میں مجموعی حیثیت سے ان آوازوں کو بھی کہتے ہیں جو کشتی لڑنے یا زور کرتے وقت زمین پر گرنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

زور جب آپس میں دھما دھم ہوئے
مار کٹائی سے یہ بے دم ہوئے (سودا)

متواتر گھونسے اور مُکّے چلنے کی مجموعی آواز بھی "دھما دھم" ہے۔

دَھماکا (اسم) کودنے کی آواز، زمین پر زور سے قدم رکھنے کی آواز، کسی چیز کے زور سے گرنے کی آواز۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ،۔ وہ کچھ ایسا گھبرایا کہ مارے بوکھلاہٹ کے کانپنے لگا۔ اور ایک دفعہ ہی اڑا اڑا کر دھم۔ دھماکے کی آواز سنکر نواب چونک پڑے۔

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ،۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دَھماکا (اسم) ہاتھی پر لادنے کی توپ۔ اردو مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ،۔ اب نہیں بولتے۔

دَھماکا (اسم) آتش بازی کی ایک قسم۔ اردو مذکر فصیح رائج۔

محلِ صرف ،۔ جب پھلجھڑی، دھنک، انار، بنگی پٹاخے لیے ہیں تو ایک دھماکا بھی لے لو، برات میں مزا آجائے گا۔

قولِ فیصل ،۔ چھوڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے ،۔ "دیکھو دریا پر جاتو رہے ہو مگر وہاں دھماکے وماکے نہ چھوڑنا"۔ عوام "پھٹنا" کے ساتھ بولتے ہیں۔

دَھماک سے یا دَھماکے سے ،۔ جلدی سے تیزی کے ساتھ۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف ،۔ (دھماک سے) ریل پہنچا ہوئی اور دھماک سے اسٹیشن پر موجود۔ (فسانۂ آزاد)

(دھماکے سے) اجی ہمارے مزاج کی نہ پوچھو گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ، ابھی شیطان انگلی دکھا دے تو وہی ہو رہیں، وہاں وحشت پیدا ہوئی تو دھماکے سے جبل پور ہو چلیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَھماک سے گرنا ،۔ دھم سے گرنا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف ،۔ (پہلوان اس کے) چمٹ گیا اور چمٹتے ہی کولے پر لادا اور کولے پر لادتے ہی زمین پر پٹکا تو دھماک سے گرا مگر منہ کے بل۔

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ،۔ اب اس محل پر دھم سے گرنا رائج ہے۔

دَھماک سے لُڑھک جانا ،۔ دھم سے گر جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف ،۔ تاریکی اس قیامت کی کہ راہ سوجھتی ہی نہیں، ایک پر ایک بعد بعد کر کے گرتا ہے اور میاں آزاد قہقہے لگا کر کہتے جاتے ہیں کہ ... کیوں حضرت نہ پوچھا نہ پاچھا اور دھماک سے لڑھک جانا۔ (فسانۂ آزاد)

دَھماکے کی آواز ،۔ دھم سے گرنے کی آواز۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف ،۔ آج سپنا (خواب) دیکھا کہ ایک جوان۔ چھیل چھبیلا... ایک کنوئیں کی جگت پر کھڑا ہے۔ ہچکچا کر بولیں سلطانہ ہائے دیکھتے ہی کنوئیں میں دھم سے گر پڑا اور دھماکے کی ایسی آواز ہوئی کہ آنکھ کھل گئی۔ (فسانۂ آزاد)

دَھمال ،۔ (بفتح و تشدید میم) اکود پھاند، اچھل کود،

قلندر فقیروں کا کودنا۔ ہندی، مؤنث۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ عورتیں اس لفظ کو کود پھاند، اچھل کود، دھما چوکڑی، شور و غل کے معنی میں استعمال کرتی ہیں۔

دَھمَال (ہ) ایک قسم کا راگ۔ اُردو، گویّوں کی اصطلاح۔

دَھمَال (ہ) دھلینڈی کے دن کا گیت۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (نوراللغات)

دَھمَال (ہ) بہت زیادہ کاموں کا بوجھ، پورے گھر کی ذمہ داری۔ اُردو، مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ امی جان بگڑ کے چلی گئیں۔ بھائی ابا نے ماما کا انتظام نہیں کیا۔ سارے گھر کی دھمال میرے سر پر ہے۔

دَھمَال کرنا۔ (متعدی) قلندروں کا ایک خاص وضع کے ساتھ کودنا، دھما چوکڑی مچانا، غل شور کرنا، فقیروں کا آگ میں کودنا۔

(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ عورتیں دھما چوکڑی مچانا، اور شور غل کرنا کے معنی میں بھی نہیں بولتیں۔

دَھمَال کھیلنا۔ (متعدی) قلندرانہ اچھل کود کرنا، اچھلنا کودنا۔

لے کمن پور کے یہاں لگوا دی پکڑ شالہ ہے
کھیلے ہے دھمال تیرے عاشقوں کی ٹولی (انشا)

(نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اب مستعمل نہیں۔

دَھمَال ہونا۔ (لازم) دھما چوکڑی مچنا، اودھم مچنا۔ اُردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

جگر جل کے ہوا ہے کوئلہ جیتا بھی ہوں
تپش سے دل کی میرے سر پہ ہے دھمال برپا میر

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر سر کے ساتھ دھمال سر پہ ہونا مستعمل ہے، جیسا کہ شعر میں ہے۔

دَھمَالیا:۔ دھمال کرنے والا فقیر، آگ میں کودنے والا فقیر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھمَانا ہو جانا:۔ (پیٹ اور پاؤں کے لئے مخصوص) دبازت کا زیادہ ہو جانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پاؤں کے دانے کو معمولی سمجھ کر تم نے دھیان نہیں دیا، جب پھول کے دھماما ہو گیا تو علاج کرنے چلے ہو۔

قولِ فیصل:۔ پیٹ کے ساتھ اس کا صرف زیادہ ہے (پیٹ پھول کے دھماما ہو گیا)۔ دھمانا، لفظ دنامہ (ڈھول) کی بگڑی ہوئی صورت ہے۔

دَھمّا ہو جانا۔ (لازم) بچے کا گر پڑنا۔ اُردو، مصدر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ جب بچہ گر پڑتا ہے تو ماں بہلانے کے طور پر کہتی ہے: "دھمّا ہو گیا"۔

دَھم دَھم:۔ (بروزنِ دم خم) وہ آواز جو آدمی کے پاؤں سے اس وقت نکلتی ہو جب وہ زمین پر پاؤں مارتا ہوا چلتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بھائی ابا رات بھر کے جاگے ہوئے سو رہے ہیں، آہستہ آہستہ چلو دھم دھم نہ کرو۔

دَھمدَھمانا (متعدی) پاؤں کو زمین پر مار کے آواز نکالنا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھمدَھمانا (متعدی) دروازے پر ہاتھ مارنا۔ اُردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے لونڈی کو اشارہ کیا اس نے زور سے دروازہ دھمدھمایا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ 'دھمدھمانا' کی جگہ اب 'دھبدھبانا' نے لے لی ہے۔

دَھمدُھمی:۔ ایک قسم کی ڈفلی۔ اُردو، متروک۔

محلِ صرف:۔ ایک طرف عیاروں کے غول دھمدھمیاں بجاتے شتلنگیں بھرتے۔ (طلسم ہوشربا)

دَھمدُھوسڑ۔ (بفتحِ اول و سکونِ دوم و ضمِ سوم و واؤ معروف و فتحِ سین)۔ موٹا، مشٹنڈا، بھاری، طعن آمیز لہجے سے کہتی ہیں۔ اُردو، صفت، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ اسے نوج میں اس کالے کلوٹے بینگن لوٹے موٹے دھمدھوسڑ کے ساتھ اپنی چاند سی لڑکی بیاہوں، جو اپنی صورت تو دیکھے۔

قولِ فیصل:۔ مرد کی نسبت بہت کم اور عورت کے لئے بکثرت مستعمل ہے۔ جیسے: "منع کرتے تھے کہ وہاں شادی نہ کرو کہا نہ ماننے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیوی ایسی سیاہ فام اور موٹی دھمدھوسڑ ملی کہ اب چرکا ہو رہا ہے"۔ عورت ہی کے لئے 'دھمدھوسڑی' (بسکونِ سین) بھی کہتی ہیں۔ جیسے:۔ "خدا معلوم اس کو غرور کس بات کا ہے؟ موٹی، کالی کلوٹی، دھمدھوسڑی، چاہتی ہے مجھے سب حسین خوبصورت سمجھیں"۔

صاحبِ نوراللغات نے (ارسطو جاہ) سے دھمدوسڑ لکھا ہے جو لکھنؤ میں نہ پہلے رائج تھا، نہ اب بولتے ہیں۔ صاحبِ 'خزینۃ الامثال' نے ہندی کی ایک کہاوت میں 'دھمدھوسڑ' ہی درج کیا ہے، ملاحظہ ہو۔

"دھمدھوسڑ کاہے موٹا کرے نہ بچ ذادے ٹوٹا"

(یہ کہاوت اردو میں رائج نہیں)

دھڑ دھڑ کوٹنا۔ جلدی جلدی غصّے میں کسی کو مارنا۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب دونوں میں گُتھم گُتھا ہونے لگا تو بابو جی کی بن آئی۔ بڑی ہمدردی سے بیچ بچاؤ کرنے لگے۔ سیٹھ کے تو ہاتھ پکڑ لیے اور سیٹھانی کو اشارہ کیا تو گئی دھڑ دھڑ کوٹنے۔ (فسانۂ آزاد)

دَھم سے: زمین پر وزنی چیز کے گرنے کی آواز۔ اردو کلمہ، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ (میں) تلوار پھینک کر جَھپٹ گیا دونوں ہاتھ دستی کھینچی اور کولے پر لاد کر دھم سے زمین پر دے پٹکا۔　　(فسانۂ آزاد)

دَھم سے: بلندی سے کودنے کی آواز۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیکھو یہ دھم سے آواز کیسی آئی ہے معلوم ہوتا ہے کوئی چور کودا ہے۔

دَھم سے آواز آنا۔ گرنے کی آواز آنا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں دفتر میں بیٹھا ہوا تھا یکایک دھم سے آواز آئی، دیکھتا کیا ہوں ایک بڑے میاں کمائی سے پھسل کے گر پڑے ہیں۔

دَھم سے کودنا۔ (لازم) بلند مقام سے نشیب کی طرف چھلانگ لگانا، اوپر سے پھاندنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تھوڑی دیر بعد لڑکوں کو زمین پر پٹکا اور خود بدولت بھی دھم سے کود پڑے۔

(فسانۂ آزاد)

دَھم سے گرنا۔ (لازم) زور سے زمین پر گرنا، دھڑام سے گرنا، زور سے بے اختیار زمین پر

آ رہنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کوکب نے ایک طمانچہ مارا کہ گال پیاڑ کا رُخ ہو گیا، چرخ آیا، آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھایا۔ جنبا کر کے کوکب کی گردن پر ہاتھ رکھا۔ لپٹ کر کوکب نے کولے پر لادا، زمین پر دے مارا۔ لیٹے کا لٹھا زمین پر دھم سے گرا۔ کوکب جست کر کے چھاتی پر سوار ہوا۔　　(طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ تکمیلِ فعل کے لئے اپنے محل پر دھم سے گرپڑنا کہتے ہیں۔

نہ ہوا ضبط جو شِشِ غم سے
ہو کے بے ہوش گر پڑا دھم سے　　تلق

دَھمَک: (بر وزن نمک) وہ صدمہ جو حرکت آواز یا شور و غل کے اثر سے کسی چیز کو پہنچے۔ اردو، مونث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ شور محشر بپا تھا۔ کان پڑی آواز کا سننا مشکل، زمین لرزنے لگی۔ در و دیوار غل کی دھمک سے کانپ رہے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

دھمک: زور زور سے قدم رکھنے کی آواز۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

اکثر آمد کی میرے جاں پر شام ہوئی
تم تو سمجھے کہ دھمک موت کا پیغام ہوئی　　پیارے صاحب رشید

محلِ صرف:۔ کتے رات کے وقت کسی اجنبی کے پاؤں کی دھمک سنتے ہی بھونکنے لگے اتنے زور سے کہ میری آنکھ کھل گئی پھر صبح تک جھجک کے خیال سے نیند نہیں آئی۔

دھمک: وہ صدمہ جو حرکت آواز سے دل و دماغ کو پہنچے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم آنا کی زور سے چیخ چیخ کے باتیں کر رہے ہو کہ دماغ کو دھمک پہنچتی ہے۔

دھمک: وہ بھاری پن جو ہلکے ہلکے درد کی وجہ سے پورے سر میں محسوس ہو، خفیف دردِ سر۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

ہے یہ نزدیک قدم رنجہ کرے فصلِ جنوں　　عشق
سر آمادۂ سودا میں دھمک ہوتی ہے

دھمکا۔ (بفتح دال و ضم میم و کاف مشدد) گھونسا، مُکّا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دولن کی ایک دھمکا ساری شرارت نکل جائے گی۔

قولِ فیصل:۔ مارنا کے ساتھ بولتے ہیں جیسے تم نے اس کی پیٹھ پر ایسی زور سے دھمکا مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئی۔

دھمک اُٹھنا۔ ہل جانا، متزلزل ہو جانا۔ اردو صرف، متروک۔

گئی بالکی کی آسماں تک کمک　　میر حسن
اٹھا گنبد چرخ سارا دھمک　　(سحر البیان)

دھمکانا۔ (متعدی) ڈرانا، خوف دلانا، ڈانٹنا، سرزنش کرنا، گھُرکنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہر چند شگوفہ نے کہا دادی مجھ پر یہ ساحر گزرا ہے کہا چل جھوٹی مجھے کب یقین آتا ہے قسم ہے سامری کی اب جو مجھ سے ایسی باتیں کرے گی سزا دلواؤں گی۔ غرض، اس کو دھمکایا کہ پھر بار بار اپنی کیفیت بیان نہ کرے اور اس امر کا چرچا نہ ہو۔　　(طلسم ہوشربا)

جو میں یہ حور تو اس نے دھمکایا
ڈر کے گھبرا کے سب سے فرمایا　　تلق

دھمک پہنچنا۔ سخت آواز سے صدمہ پہنچنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

جا تا آسماں شوروں کی پہنچنے کی دھمک　　عشق

دھمک دینا۔ مار دینا، گھونسا دے دینا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم نے اس کی پیٹھ پر بلا وجہ ایک گھونسا دھمک دیا۔ یہ کون سی شرافت ہے۔

قولِ فیصل۔ کوئی چیز کھا لینے کے معنی میں بھی لفنگے سے کہتے ہیں جیسے: "میں نے کہا تھا ایک سیب تم کھا لینا ایک اپنی بچو کو دے دینا، تم نے دونوں دھمک دیئے؟"

دھمکنا۔ ہلکی خفیف درد سر ہونا۔

(فقرہ) رات سے اس کا سر دھمکتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ یوں بولیں گے، "رات سے اس کے سر میں دھمک ہو رہی ہے" یا "ماتھا دھمک رہا ہے"۔ (فسانۂ آزاد)

دھمکنا۔ کوئی چیز کاٹنا۔ اُردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھمکنا۔ ہلکا لازم، یکایک کسی جگہ پہونچ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اس کے قبل "آ" "جا" نیز "دھمر" کا اضافہ کر کے "آ دھمکنا، جا دھمکنا، دھمر دھمکنا" بولتے ہیں۔ تنہا دھمکنا سے کیونکر یہ مفہوم پیدا ہو جائے گا۔

دُھمکنا۔ بمعنی کسی عورت کے ساتھ زنا کرنا۔ اُردو، بازاری زبان۔

محلِ صرف۔ ہم نے ایسے مال دھمکے ہیں جو تم نے خواب میں بھی نہ دیکھے ہوں گے۔

دھمک ہونا۔ سخت آواز سے کسی چیز کو صدمہ پہونچنا، زمین پر زور سے پاؤں رکھنے کی آواز سے کسی چیز کو صدمہ پہنچنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

بار مجھ حلم پہ کیا ہے یہ کہ تیرے وقت خرام
ہو وے ذرہ بھی اگر مرکز خاکی کو دھمک
صدمہ دیسا کر گاو زمیں کو پہونچے
شاخیں ہر چند وہ کھینچا ہے بیلے زنگ — سودا

دھمک ہونا۔ ہلکے درد کی وجہ سے سر میں رہ رہ کے ایک قسم کا بھاری پن محسوس ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ زکام بند ہو گیا ہے۔ کل سے سر میں دھمک ہو رہی ہے، سر پھٹا جاتا ہے۔ رات بھر نیند نہیں آئی۔

دھمک ہے۔ راہ میں اونچا نیچا یا غار ہے۔ اُردو، کہاروں کی اصطلاح۔ (اصطلاحات پیشہ وران)

دُھمکی۔ ڈر، خوف زدہ کرنا۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ فرشتے دبنے کسی اور کو دکھانا، میں تمہاری دھمکی میں آنے والی نہیں ہوں۔

دُھمکے۔ گھونسے۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ کمبخت ماری نے چھوٹی بہن کے اتنے دھمکے مارے کہ اس کی سانس اُلٹ گئی۔

قولِ فیصل۔ مارنا اور دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دُھمکی دینا۔ (متعدی) نقصان پہونچانے کا خوف دلانا، ڈرانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کیا ہوا پیدا وہ دوزخ ہے اگر اے واعظ
کیا وہ دھمکی بھی نہ دیں اپنے گنہگاروں کو — قبلہ گھلوی

محلِ صرف۔ یہ تم دھمکی کیا دیتے ہو، پہاڑن ہو یا کوئی ہو۔ (امیر کہار)

قولِ فیصل۔ بصیغۂ جمع "دھمکیاں دینا" نسبتاً زیادہ بولتے ہیں۔

دھمکیاں وہ تو بہت روز جزا دیتے ہیں
ہم وفائی تری یا بار خدا دیتے ہیں — داغ

دُھمکے کھانا۔ گھونسے کھانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ ہر وقت لڑکوں کے ساتھ کھیلا کرتی ہے اور دھمکے کھایا کرتی ہے پھر بھی نہیں مانتی۔

دُھمکی میں آ جانا یا آنا۔ (لازم) کسی کے دھمکانے سے ڈر جانا، خوف مان لینا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

شعر: دھمکی میں آ گیا کبھی جھکی میں آ گیا — داغ

دُھمّلا۔ دھندلا۔ ہندی، صفت، مذکر۔ اہلِ پنجاب کی زبان۔

محلِ صرف۔ ڈاکٹر صاحب نے پنڈت جی سے پوچھا کہ اب آنکھ کا کیا حال ہے کچھ دکھائی دینے لگا؟ پنڈت جی نے کہا ہاں ڈاکٹر صاحب اب کچھ دھملا دھملا دکھائی دینے لگا ہے۔

دُھموکا۔ مکا، گھونسا۔ ہندی، مذکر، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) جب دونوں میں سے کوئی اُدھر آ نکلا ایک آدھ دھموکا اور اپنی طرف سے دے کر چلا گیا۔ (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں عورتیں دھمکا کہتی ہیں۔ (بفتح اوّل و ضم سوم و کاف مشدد)

دُہن۔ (بروزن شست) روغن، تیل۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دَہن یا دہان۔ منہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

لگے منہ بھی چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زبان بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا — آتش

دُھن۔ (بروزن گن) راگ کی آواز۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

شرارت سے جلایا کی صفت جب میں نے گانے کی
اتاری دفعتہ دیپک میں دُھن اس نے ترانے کی

دُھن ۔ۂ دھیان، خیال جو مستقل رہے۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کوئی طائر اس نازنین کے بازو پر بیٹھا ہے۔ کسی نے سر پر آشیانہ کیا ہے۔ کوئی ہاتھ پر مشغلِ گریہ ہے۔ مگر اس کو اپنی دھن میں کچھ خبر نہیں ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دُھن ۔ۂ شوق، اشتیاق، لَو، سرگرمی، انہماک، ایک ہی بات کی رَٹ، لگن۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

لے آئی ہے اس کو محبت کی دُھن
جیا ہے فقط تیرے ملنے کی سُن (میر حسن — سحرالبیان)

قولِ فیصل:۔ باندھنا، بندھنا، رہنا، ہونا، ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دُھن ۔ۂ لَت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھن ۔ۂ گانے وغیرہ کی طرز۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سوہنی کی دُھن میں اس غزل نے وہ لطف دکھایا اور ایسا رنگ جمایا کہ ہمارے حبیب لبیب تک اچھو ہو کر اُٹھے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ آنا، سمجھانا، جانا، جنتا، رکھنا اور گنگنانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

دَھن ۔ۂ مال، دولت، جائداد۔ جیسے استری دھن۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تنہا بہت کم استعمال ہے۔ دوسرے الفاظ کے ساتھ ملا کے زیادہ بولتے ہیں۔ عام کی زبان۔ جیسے:۔ دھن دولت، تن من دھن، کالا دھن، وغیرہ۔ استری دھن کی ترکیب اردو میں مستعمل نہیں۔

بھارت ماتا کی سیوا میں تن من دھن کو لگا دیجئے
ہم کیسے جوان ہیں بھارت کے یہ دنیا کو دکھلا دیجئے (کھنڈا ریپ)

دُھن ۔ۂ منطقۃ البروج، برجِ قوس۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

دَھن ۔ۂ طالع، بخت، نصیب۔ اُردو، مذکر، متروک۔

اور کبھی کسی پہ بس نہیں اپنا
دھن ہی ہوتا ہے لُٹیا کا بُرا (جان صاحب)

دُھن ۔ۂ بندوق اور توپ کی آواز۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بندوق کی آواز دھائیں اور توپ کی آواز دَن ہے۔ دُھن ان معنوں میں نہیں بولتے۔

دَھنّا ۔ دھنّی، دُھن۔ اُردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ دینا کے ساتھ اس کا صرف ہے یعنی دھنّا دینا کہتے ہیں۔

ارمان میرے دل سے نکلنے محال تھا
دھنّا دیے ہوئے تہِ تیرِ نگاہ تھے (رِند لکھنوی)

دُھنا (بروزنِ گنا) صفت، رُوئی دھنکنے والا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ دُھنیا کہتے ہیں۔ اسی دُھنیا کو دیہاتی زبان میں دُھنا کہتے ہیں۔

دَہنا ۔ (بفتحِ اول وسکونِ دوم) داہنا۔ اُردو، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

وہ نچیں کاش کبھی میرے دہنے پہلو میں
اسی حوالے سے تسکین پائے دردِ جگر (داغ)

دُہنا ۔ (بضمِ اول وسکونِ دوم) گائے بھینس وغیرہ کے تھن سے دودھ حاصل کرنا۔ اُردو، مصدر متعدی، فصیح، رائج۔

دودھ اس کا دُہا کر پی لو
گر زرکے دھنی کے چھوٹ جیکو (گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل:۔ جہاں دودھ دُہنا کہتے ہیں وہاں اس جانور کے نام کے ساتھ بھی دُہنا لگاتے ہیں جس کا دودھ دُہتے ہیں۔ جیسے:۔ "مرکھنی گائے یا بھینس کا دُہنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔" "دُہنا" کا رسم خط واؤ غیر ملفوظی کے ساتھ دودھنا زیادہ ہے یعنی دودھنا، لکھ کے "دُہنا" پڑھتے ہیں۔

دھنّا دینا ۔ (لازم) کسی کے دروازے پر کسی چیز کے تقاضے کے واسطے کسی کا بیٹھنا، موجود رہنا، اَڑ کے بیٹھ جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کبھی دھنّا دینے کا شوق چرّایا کبھی بھاگ جانے کو جی چاہا۔ (فسانۂ آزاد)

اہلِ دنیا کیوں تنگ ہے ہیں فراغت کے بغیر
بر لگنا دینے جنہیں دھنّا در قصاب پر (اسیر)

قولِ فیصل:۔ اسی جگہ "دھنّا دے کے بیٹھ جانا" بھی ہے۔ جیسے "زچا کے الگ بیٹھو یہاں دُہلیز سی پر کیوں دھنّا دے کے بیٹھے ہو۔"

دھنّا سیری ۔ۂ مالکوس راگ کی ایک راگنی کا نام، پوربی ٹھاٹھ کی ایک راگنی۔ اُردو، مونث۔ گویوں کی اصطلاح۔

کہیں دھنا سری اور بھیرویں کہیں ٹھاٹھ (طلسم ہوشربا)

دُھنّا سری ۔ۂ کشتی کا ایک داؤں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

دَھنّا سیٹھ ۔ۂ بڑا دولت مند، دھنی، بہت مالدار۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس پر ہماری جوتی پڑی وہی دھنّا سیٹھ بن بیٹھا۔ (اودھ پنچ)

قولِ فیصل:۔ طنزاً بھی کہتے ہیں بلکہ زیادہ تر طنزاً ہی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ "جی ہاں ایسا ہی تو بندہ دھنّا سیٹھ ہے کہ سب کو قرض دیتا پھرے۔" (فسانۂ آزاد)

دَھنّا سیٹھ ، مفسد، سرکش، سرزور، صاحب اختیار۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

اُٹھائے گا ترے در سے ہمیں غیر
بڑا آیا ہے دھنّا سیٹھ بن کر — مصحفی

دُھنا قدم لینا ، (طنزاً) ملک تعظیم کرنا، چالاکی مکر پردازی اور شرارت کا قائل ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ، لکھنؤ میں کسی کے ساتھ ایسے محل پر "بایاں قدم لینا" بولتے ہیں۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بایاں پاؤں پوجنا" بھی لکھا ہے جو لکھنؤ کی زبان نہیں۔

دُھن باندھنا ، (متعدی) لگاتار کسی شخص یا چیز کا خیال کرنا، کسی بات کی رٹ لگانا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ، "بھیا یکساں دُھن باندھے ہوئے ہیں کہ ہم بمبئی ضرور جائیں گے۔"

دُھن بجنا ، (لازم) باجے پر کسی گانے کی طرز بجنا۔ اُردو مصدر، گانے بجانے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف ، "چپ رہو ریڈیو سُننے دو دیکھو کتنی عمدہ دُھن بج رہی ہے۔"

قولِ فیصل ، اس کا متعدی "دُھن بجانا" بھی رائج ہے

جس نے بنائی بانسری گیت اسی کے گائے جا
سانس جہاں تک آئے جائے ایک ہی دُھن بجائے جا — آرزو لکھنوی

دِہن بگڑنا ، کسی کو منہ چڑھانے میں منہ ٹیڑھا ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کسی کی جب کوئی تقلید کرتا ہے میں روتا ہوں
ہنسا گل کی طرح غنچہ جہاں اس کا دہن بگڑا — آتش

دُھن بندھنا ، (لازم) ہر وقت ایک ہی امر کا خیال رہنا، ایک ہی بات میں دھیان لگا رہنا، کسی ایک بات کی طرف ذہن کا ہر وقت متوجہ رہنا یا ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

اے دامنِ دُھن بندھی ہے تجھے کوئے یار کی
کم بخت موت ہے ترے سر پر سوار آج — داغ

دَھن بھاگ ، نیز خوش قسمتی کی جگہ بولتے ہیں، خوش قسمت۔ اُردو، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل ، "دھن بھاگ ان کے"، "دھن بھاگ تمہارے" وغیرہ عورتوں سے بولتے ہیں۔

دَھن بھاگ ، (طنزاً) بدقسمتی کی جگہ کہتے ہیں۔ (فقرہ) دھن بھاگ ان ماؤں کے جن کے یہاں ایسی ناشدنی بیٹیاں پیدا ہوں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دِھن تا دھن تا ، تال بجانے میں جو آواز نکلتی ہے اسے کہتے ہیں۔ اُردو، گانے بجانے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف ، ایک صاحب اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے بائیں ہاتھ پر تال بجا رہے ہیں۔ دِھن تا دِھن تا۔ (فسانۂ آزاد)

دَھنتّر ، دولت مند، مال دار، امیر۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قولِ فیصل ، ان معنوں میں مستعمل نہیں۔ جلال نے سرکش اور زبردست کے معنی میں لکھا ہے مگر ان معنی میں بھی اب نہیں بولتے۔

دھنتّری بن جانا ، شیخی اور زبردست بن جانا۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَہن تنگ ہونا ، منہ چھوٹا ہونا جو خوبصورتی کی علامت ہے۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

غنچوں کے دہن تنگ ہیں سینے ہیں کشادہ
شکلیں تو فرشتوں کی ہیں خیروں کا ارادہ — عشقی لکھنوی

دَہنِ تیغ ، تلوار کا منہ مراد تلوار۔ تلوار کی دھار فارسی ترکیب (نور اللغات)

قولِ فیصل ، صاحب نور اللغات کو ان معنی کے ساتھ لغت میں لکھنا نہیں چاہیئے تھا۔ اس کا اردو سے تعلق نہیں۔

دُھن جُڑنا ، دولت جمع ہونا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

اس جلد سے دُھن جُڑ جائیگا کھولی بات ہے
لے کے گھن اے اشرفی خانم دیا جنگلا جھٹ — جان صاحب

دُھند ، (بروزن گند) تاریکی جو انسان کی بصارت پر غالب ہو جاتی ہے اور دُھندلا دکھائی دینے لگتا ہے۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف ، ہمارے بچپنے میں ایک سُرمہ بیچنے والا آتا تھا اور یہ آواز لگاتا تھا "دُھند کا مارے کا سُرمہ"۔

دُھندا ، (بضم اوّل) اندھا کا مُرادف۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف ، وہ بیچارا اپنی راہ چلا جا رہا ہے۔ تم لوگ اپنی شرارت سے باز نہیں آتے، جانے دو، کیوں اندھے دُھندے کو پریشان کرتے ہو۔

قولِ فیصل ، اردو میں تنہا دُھندا نہیں کہتے ہیں، "اندھا دھندا" ملاکے بولتے ہیں۔ تانیث کے لئے "اندھی دھندی" مستعمل ہے۔

دَھندا ، (بفتح اوّل) کام کاج، کاروبار، روزگار، پیشہ۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف ، کسی دھندے سے لگو اب خالی پھرنے کا زمانہ نہیں ہے۔

دَھندا ، شغل، مصروفیت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھندا ، ہنر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ، ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھندلے یاد ہیں:۔ بڑے چیلے اور فریب یاد ہیں، نہایت مکار اور حیلہ ساز ہیں۔ عورتوں کی زبان۔

(نور اللغات و لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اب نہیں بولتیں۔

دھن دولت:۔ روپیہ پیسہ۔ اُردو، مؤنث۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ میں تو روپیہ کا بھوکا ہوں اور بس دھن دولت، زر و ثروت چاہتا ہوں۔ (فسانۂ آزاد)

دھن دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے:۔ مال و دولت کا کوئی بھروسا نہیں۔ کبھی ایک کے پاس کبھی دوسرے کے پاس۔ اُردو، محاورہ۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر دولت چلتی پھرتی چھاؤں ہے۔ اور روپیہ پیسہ چلتی پھرتی چھاؤں ہے بولتے ہیں۔

دھندوں میں پھنسنا:۔ کاموں میں اُلجھے رہنا۔ اُردو مصرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

جنوں کو خانہ خرابی سے اب کہاں فرصت
پھنسا ہوا ہے یہ دن رات گھر کے دھندوں میں — داغ

دھندے سے لگنا:۔ اپنے کاروبار میں لگنا، اپنے کام میں مصروف ہونا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ دن کو اپنے اپنے دھندے سے لوگ لگتے ہیں، مگر رات سے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلے میں انسان کی صورت نہ دیکھنے میں آئے گی۔

(سیر کہسار)

دھندے میں رہنا:۔ کسی کام میں ریاض کرنا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مثلاً حضور کو بھی بڑی تحقیقات کی۔ برسوں اسی دھندے میں رہے ہیں

میاں محسن:۔ (سیر کہسار)

دھندے میں مصروف ہونا:۔ اپنے کام میں لگ جانا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ وہیں چند افراد جمع ہو گئے کوئی چینی کی پیالی میں افیون گھول رہا ہے، کوئی چانڈو کا قوام بنا رہا ہے کسی نے گنڈیریاں بنائیں، کسی نے امیر حمزہ کی داستان چھیڑی۔ سب اپنے اپنے دھندے میں مصروف ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

دہن زخم:۔ زخم کا شگاف۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

دہن زخم سے اُف ہاں کی صدا آتی ہے — تعشق

دہن زخم سینا:۔ شگاف زخم میں ٹانکے دینا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

رشک ہے بات نہ قاتل سے کرے
دہن زخم سیا کرتے ہیں — وزیر

دہن (دہان) زخم کا ہنسنا:۔ شگاف زخم کے بڑھ جانے کا ہنسنے سے استعارہ کرتے ہیں۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ہنستے ہیں جب دہان زخم بسمل
تو اُن تلوار اور ابرو پہ جڑ نا ہے — امیر

دھنس پڑنا:۔ گھس جانا، در آنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ہم اور خوست گار اور ایک چوبدار ساتھ چلے گھر میں دھنس پڑیں۔ (فسانۂ آزاد)

دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ:۔ لقمہ دے کے کتے کا منہ بند کر دینا بہتر ہے۔ ایسے محل پر مستعمل ہے جب کسی شخص کو اس کی ایذا سے بچنے کے لئے کچھ دیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ تھانیدار صاحب میرے لڑکے کو بے جرم خطا پھنسانا چاہتے تھے بہت خوست کے آدمی ہیں۔ میں نے سوچا کہ دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ پر عمل کرنا چاہئے۔ چنانچہ پچاس روپے دے کے انھیں چھوڑ دیا۔

دھن سمانا:۔ خیال بندھنا۔ کسی فوری خیال کے ماتحت کوئی کام کرنے لگنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میاں آزاد سیلانی آدمی سیر سپاٹے پر ادھار کھائے ہوئے، سر پر کشتی کی دھن جو سمائی تو ریل کے انجن کی طرح جی کھولے ہوئے۔ (فسانۂ آزاد)

دھنسنا:۔ (بفتح اول) بیٹھ جانا، بیٹھنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

وہ گراں بار معیت ہوں شاد
ہر قدم پر زمیں دھنستی ہے — شاد لکھنوی

دھنسنا:۔ گھسنا، در آنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

نظر بد سے خدا عون و فقر کو بچائے
دیکھنا کیسے دھنسے جاتے ہیں تلواروں میں — جلیل

دھنسنا:۔ پیوست ہونا۔ اُردو، متروک۔

جو چالاک ہو گا تو پھنس جاؤ گے
جہنم میں تم لوگ دھنس جاؤ گے — شوق قدوائی

دھنسنے نہ دینا:۔ آنے نہ دینا، دخیل نہ ہونے دینا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہارا لڑکا بہت چور ہو گیا ہے، اب میں اسے اپنے گھر میں دھنسنے نہیں دوں گی۔

دھن سوار ہونا:۔ کوئی خیال ہر وقت رہنا۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ امتحان قریب ہے اب ان پر دن رات پڑھنے کی دھن سوار ہے۔

دہن سے پھول جھڑنا:۔ منہ سے پھول جھڑنا۔ ایسے شخص کی تعریف میں کہتے ہیں جس کی باتیں اچھی

ہو گیا ہے نواب کی دُھنکی کو کون پوچھتا جیسے دیکھو روئی کا گٹھر لیے ہوئے مشین پر موجود۔

دُھنکیا:۔ روئی دُھنکنے والا۔ اُردو، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ عام طور سے "دُھنیا" کہتے ہیں۔

دُھنک کے رکھ دینا:۔ بہت زیادہ مارنا پیٹنا۔ اُردو، عوام کی زبان، متروک۔

محلِ صرف:۔ تم لوگوں کی قضا آئی ہے اب میں دُھنک کے رکھ دوں گا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب لکھنؤ میں "دُھنک کے رکھ دینا" زیادہ مستعمل ہے۔

دُھنگار:۔ (بر وزنِ بگھار) دھنگارنے کا فعل۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیسی گھی کے دُھنگار سے بیگن کا بھرتا بہت مزے کا ہو جاتا ہے۔

دُھنگارنا:۔ (بضمِ اوّل و نونِ غنّہ) گھی داغ کرکے دال وغیرہ کو بو دار کرنا۔ (نور اللغات و سرمایۂ زبانِ اُردو)

قولِ فیصل:۔ دال کے لیے اب اس مصدر کا استعمال متروک ہے اب "دال بگھارنا" کہتے ہیں۔ دُھنگارنے کا عمل لکھنؤ میں بعض قسم کے کبابوں اور بیگن کے بھرتے تک محدود ہے۔ جس چیز کو دھنگارنا ہوتا ہے اس کے اوپر پیاز کی پرت رکھ کے تھوڑا سا گھی رکھ دیتے ہیں اور اس گھی پر انگارہ رکھ کے فوراً ڈھانک دیتے ہیں۔ اس طرح اس چیز میں ایک خاص خوشبو پیدا ہو جاتی ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔

"سنا ہے کہ جو لکھنؤ والے نواب کو دھنگارے بیگن بہت پسند ہیں"۔

دُھنگرنا:۔ (بضمِ اوّل و نونِ غنّہ و فتحِ کافِ فارسی)۔ دھنگارنے کا فعل واقع ہونا۔ اُردو، مصدر لازم، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ بھرتا دھنگر گیا ہو تو جلدی سے کھانا لاؤ بھوک لگی ہے۔

دُھن لگنا:۔ (لازم) کوئی خیال ہر وقت رہنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

پھر بہار آگئی، گھر پھر گئیں پھول پھر آئے، پھر بخودی دھن لگی پھٹ کے
ان کے گالوں کی طرح ان کے ہونٹوں کی بھی وہی ترکیب ہو گئی — آغا

محلِ صرف:۔ تین سال ہوئے میں کون لاؤ مرے ہیں ہم نے تو آج تک نام بھی نہیں سنا تھا۔ مگر اللہ جانے یہ کیوں دھن لگی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ کسی اسم یا ضمیر کے بعد "سے" کا اضافہ کرکے بھی بولتے ہیں۔ مثلاً "اللہ سے دُھن لگی ہے"، یعنی خدا سے ہر وقت یہی دُعا ہے۔ یہ خاص دہلی کا صرف ہے۔ اہلِ لکھنؤ اس صورت سے نہیں بولتے۔

یعنی تیرے سوا اور اللہ سے مانگوں
قدرت سے یہی دُھن ترے سائل کو لگی ہے — داغ دہلوی

دُہن موتیوں سے بھرنا:۔ انعامِ سخن کے طور پر منہ موتیوں سے بھرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

وصف دندانِ حسیناں جس کی ہے گویا بہار
موتیوں سے دُہن اس شخص کا بھرئیے فی الفور — انیس

قولِ فیصل:۔ عام طور پر "منہ موتیوں سے بھرنا" مستعمل ہے۔ "دُہن موتیوں سے بھرنا" ضرورتِ شاعری کے ماتحت استعمال ہوا ہے۔

دُھن میں:۔ دھیان میں، خیال میں، جستجو میں۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس دھن کی، کس کی، اس کی، ان کی وغیرہ ضمیر یا کسی اسم کے بعد "کی" کا اضافہ کرکے بولتے ہیں۔

نکلا ہے کسی شمع جہانسوز کی دُھن میں
خورشیدِ قیامت بھی ہے پروانہ کسی کا — امیر

دُہن میں مزے ہونا:۔ منہ میں لذت ہونا۔ اُردو، صرف۔

دُہن میں مزے آب کوثر کے ہیں
لب تر شناگوئے پیمبر کے ہیں — (لکھنؤ کا مجمع غزال)

قولِ فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ہے۔ عام بول چال میں "منہ میں مزہ ہونا" رائج ہے۔ "مزہ" کو بصیغۂ واحد زیادہ بولتے ہیں۔ "دُہن (منھ) میں مزے ہونا" (بصیغۂ جمع) کم رائج ہے۔

دُھنکنا:۔ روئی صاف کرنا، دُھنکنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں "دُھننا" کہتے ہیں۔

دُھننا:۔ مارنا پیٹنا۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ (ہماری) شامت جو آئی تو ایک درخت کے سائے میں دو پہر ڈھلنے بیٹھ گئے۔ بیٹھا تھا کہ ایک نے تڑ سے گالی دی۔ اب سنیے کہ گالی تو دی ہم کو لیکن ایک پہلوان بھی قریب ہی بیٹھا تھا۔ سنتے ہی پھٹ گیا اور ... زمین پر پٹکا ..... اور اپنے شاگردوں سے کہا کہ پڑھو جاؤ پیڑ پر اور آم، سپتے، بور، ٹہنی، جو پاؤ توڑ کر پھینک دو ..... لوگوں نے سمجھایا کہ جانے دو، جواب دیا کہ ہم، ابھی گالی دینا تو ان کا ادنیٰ سا کام ہے ... یہ اسی لائق ہیں کہ خوب دھنیں۔

آزاد:۔ وجہ؟ آخر کوئی وجہ تو دھننے کی بیان کیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ مؤلفِ فسانۂ آزاد نے جس محل پر استعمال کیا ہے اس محل کے اعتبار سے اب قلیل الاستعمال بلکہ قریب بہ متروک ہے۔ متوسطین اور عوام لکھنؤ دھننا کے بجائے "دُھنکنا" بولتے ہیں جیسے دھنک دینا، دھنک کے رکھ دینا وغیرہ وغیرہ۔

دُھننا:۔ سرزنش کرنا، تنبیہ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

دُھننا :- پٹکنا، دے مارنا۔ جیسے سر دُھننا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- سر دُھننا ہی ہے۔ تنہا دُھننا کا تو مطلب ہوا کہ ہاتھ پٹکنے کو ہاتھ دُھننا اور پاؤں پٹکنے کو پاؤں دُھننا کہہ سکتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

دُھننا :- برا بھلا کہہ کے ذلیل کرنا۔ اُردو، دہلی کی زبان۔

پھر بھی اگر آپ کو پُن کے رکھ دوں گی
جینے والوں کو دُھن کے رکھ دوں گی (انجم)

دَھنَدَھنانا :- توپ سر ہونے کی آواز۔ اُردو، رائج۔

محلِ صرف :- دو گھنٹوں نے ترکی فوج کی نمبر پر توپیں داغنا شروع کیا۔ دونوں طرف روشن ہوئیں اور توپوں نے دنادن گولے برسنے لگیں۔ اور دَھنادَھن کی آوازیں آنے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

دُھنّو :- تعریف کے قابل۔ بھلا دُور سے لوگ جاتے ہیں دُھن گرا چھا ہے کوئی نہ آیا یار۔ امیر کے دولت آشنا بہت ہوتے ہیں۔ غریب کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہوتا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

دُھن ہونا :- ہر وقت کسی بات کا خیال ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گلزار ارم کی ہے مجھے دُھن
جلا کر بشر ارے وہ کمبخت (گلزارِ نسیم)

دُھن سے :- آخر یہ ہے (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :- اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

دَھنی :- بروزن غنی، مال دار، خوش نصیب۔ اُردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- تنہا بہت کم زبان پر آتا ہے بلکہ ... کے بولتے ہیں۔ جیسے :- مال دَھنی۔

ارز بازار ہے جو سر دل بیحال کا مول
گر جو مال دَھنی دے ہے دل مال کا مول (شاد لکھنوی)

دَھنی :- کسی فن میں پوری دستگاہ رکھنے والا۔

اُردو کے دھنی وہ ہیں جو دلی کے ہیں روڑے
پنجاب کو مَس اس سے نہ پورب نہ دکن کو (حالی)

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- اہلِ لکھنؤ اس معنی میں صرف تیغ و شمشیر یا تلوار کا دھنی بولتے ہیں جیسے شیوہ ہم لوگوں کا مکر کرنے کا نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر ایک شمشیر کا دھنی ہے۔

مار لا برد سے سیکڑوں کو
قاتل تلوار کا دَھنی ہے (ناسخ)

صفت میں کمال رکھنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے :- ہمت کا دھنی، شجاعت کا دھنی۔ قائم رہنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے :- قول کا دھنی۔ بات کا دھنی۔

دَھنی :- چوبِ مستوی، شہتیر، کڑی۔ اُردو، مؤنث۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :- دَھنی، شہتیر، کڑی یہ تینوں مختلف چیزیں ہیں۔ تینوں سے چھت پٹتی ہے۔ دھنی اس لٹھے کو کہتے ہیں جو زیادہ تر چوکور اور شہتیر سے چھوٹا ہوتا ہے۔ دھنیوں کی چھت میں صرف دھنیاں ہی دھنیاں ہوتی ہیں کڑیاں اور شہتیر نہیں ہوتے۔ شہتیر لکڑی کے بڑے اور چوکور لٹھے کو کہتے ہیں اس سے بڑی اور چوڑی چھت پٹتی ہے۔ شہتیر کی چھت اس طرح پٹتی ہے پہلے شہتیر دُور دُور فاصلے پر رکھ دیے جاتے ہیں اور درمیانی فاصلوں پر کڑیاں جو نسبتاً دھنیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں مگر بالکل دھنیوں کی شکل کی ہوتی ہیں اس طرح بچھا دی جاتی ہیں کہ ایک سرا ایک شہتیر پر اور دوسرا دوسرے شہتیر یا دیوار پر رکھ دیتے ہیں۔

محلِ صرف :- خوجی بے چارے اُٹھے اور آفتابہ لے کر منہ دھویا اور ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے خوب تر ہوئے۔ دیسے کھوپڑی پر خوب پانی ڈالا۔ تب ذرا کسی قدر تسلی ہوئی اور بیٹھ کر بہروپیے کو کوسنا شروع کیا۔ خدا کرے سانپ کاٹے مردود کو، مکان پھوٹ پڑے۔ دھنی اُڑا اُڑا کر کے گرے۔ (فسانۂ آزاد)

دُھنی :- وہ ظرف جس میں دودھ رکھتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :- اس کا رسم الخط زیادہ تر واو معروف کے ساتھ صحیح ہے یعنی دودھی کہہ کے دُودھی پڑھتے ہیں۔

دُہنی :- دُہنا کی تانیث۔ اُردو، صفت، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- مرد کی دہنی آنکھ پھڑکنا خوشی کی علامت ہے۔

دُھنیا :- (بفتح اول) کشنیز۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- پیارا ہوا دھنیا بازار سے لے آؤ۔ ہرا دھنیا نہیں کہا تھا تم سے۔ تم تو عقل کے پیچھے ڈنڈا لیے گھومتے ہو۔

دُھنیا :- روئی دھنکنے والا، نداف۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :- دن رات مشہور دل، لقوں، دھنیوں جولاہوں کے ساتھ رہتا ہے۔ کوری دو دھنیے۔ ہو لاہے آپ کے لنگوٹیے یار ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دَہنے بائیں دیکھ کے :- ہوشیاری سے راستہ طے کرنے کے لیے کہتے ہیں۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :- زمانہ خراب ہے گھر سے نکلو تو ذرا دہنے بائیں دیکھ کے۔

دَھنی بَلی :- قوی، بہادر، شجاع، دلیر، جری۔ اُردو، متروک۔

(داغ) اب سوزِ محبت کا یہ عالم ہوگیا ہے کہ اندر ہی اندر آگ سلگتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور دل سے دھواں اٹھتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

(جگر) اب دھواں یوں جگر سے اُٹھتا ہے
جیسے پُرپیچ کوئی کاکُل ہو — میر

(رکھیا) آہ کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کلیجے سے دھواں اُٹھ رہا ہے۔

دھواں اُڑانا۔ حقہ، سگریٹ اور بیڑی وغیرہ کا پینا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ چلم بھروائی... حقہ تازہ کرایا... اور دھواں اڑایا۔ (فسانۂ آزاد)

دھواں اُس پار ہونا۔ وارا نیارا ہو جانا۔ وار کا بھرپور پڑنا، قتل ہونا۔ اُردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ اتنا سننا تھا کہ ایک کڑک کر بولا، کیا کہا؟ دوسرے نے کہا، اماں دے، دھواں اس پار ہو! پیر مرد کے ہوش پراں کر بڑے پھینکے۔

(ایضاً) کیا بھٹو بونی کی طرح دانت نکالتا ہے اے گیدی نہ ہوئی تروالی ورنہ دھواں اُس پار ہوتا۔ (فسانۂ آزاد)

دھواں آنکھوں میں لگنا۔ آنکھوں میں دھواں بھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دوسری طرف منہ کر کے سگریٹ پیو، دھواں میری آنکھوں میں لگ رہا ہے۔

دھواں بکھیر دینا۔ شکست دے دینا۔ شیرازہ بکھیر دینا۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھواں بھرنا۔ محدود جگہ میں دھواں گُھٹنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دالان میں انگیٹھی سلگانے سے کمرے میں دھواں بھر گیا۔

دھواں پھیلنا۔ دھوئیں کا منتشر ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ انجن سے دھواں نکل نکل کے فضا میں پھیلتا چلا جاتا ہے۔

دھواں پھینکنا۔ (متعدی) کسی کی طرف سگرٹ وغیرہ کا دھواں چھوڑنا۔ اُردو صرف، سگرٹ وغیرہ پینے والوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ جب کئی آدمی بیٹھے ہوں تو احتیاط سے سگریٹ پینا چاہیے۔ کسی کی طرف دھواں پھینکنا بدتمیزی ہے۔

دھواں جانا۔ کھانے میں دھوئیں کی بو آ جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دھواں دیتی ہوئی لکڑیوں پر چاول گرم کروگے تو دھواں جائیں گے۔

دھواں جانا۔ چھت، دیوار یا کسی اور چیز کا دھوئیں سے سیاہ ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ باورچی خانے کی چھت اور دیواریں ایسی دھواں گئی ہیں کہ بالکل سیاہ ہو گئی ہیں۔

دھواں چھوڑنا۔ (متعدی) حقے کا کش لے کر کسی دوسرے کی طرف اپنے منہ سے دھواں خارج کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع حقے کا منہ سے غیر کی جانب دھواں نہ چھوڑ — محسن

قولِ فیصل۔ انجن سے جو دھواں نکلتا ہے اسے بھی دھواں چھوڑنا کہتے ہیں۔ جیسے دیکھو انجن دھواں چھوڑتا ہوا اس بستی پر آ رہا ہے۔ آگرے جانے والی ٹرین آ گئی سامان قلیوں کے حوالے کرو۔ کوئی چیز رہنے نہ پائے۔

دھواں دھار۔ دُود، دود آلودہ، دھوئیں میں چھپا ہوا۔ اُردو، متروک۔

مسی آلودہ نہیں تیرے لبِ آتش رنگ
اپنی نظروں میں دھواں دھار انگارے ہیں — وزیر

دھواں دھار۔ بہت سیاہ، بالکل تیرہ و تار، بے حد کالا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محو باراں نہیں دے جلد شراب اے ساقی
کہ ابرِ دھواں دھار چلے آتے ہیں — اسیر

دھواں دھار۔ (صفت) جوش سے بھرا ہوا، پُرجوش۔ جیسے دھواں دھار تقریر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ قاضی صاحب نے وہ دھواں دھار تقریر کی کہ مجمع جوش میں آ گیا۔ قاضی صاحب زندہ باد و دینِ اسلام زندہ باد کے نعرے لگانے لگا۔

دھواں دھار اُڑنا۔ (تمباکو، حقہ اور چرس وغیرہ کے لیے) تمباکو اور حقے وغیرہ کا بکثرت پیا جانا۔ کثرت ظاہر کرنے کے محل پر بولتے ہیں۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ دم دم حقہ، چلم پر چلم بھری جاتی ہے خمیرہ و دیسی تمباکو دھواں دھار اُڑ رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) کیونکہ جب چرس کی دھواں دھار چلیں؛ (چرس) اُڑیں، تو آسمان کی خبر نہ لائے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اس لازم کا متعدی دھواں دھار اُڑانا بھی کبھی کبھی بول دیتے ہیں۔ جیسے: یہ کیا اندھیر ہے بھئی... یہ لوگ بڑی گڑگڑانے لگے دھواں دھار طرفہ اس پہ یہ کہ حقہ بھی پیچوان۔ (فسانۂ آزاد)

دھواں دھار بارش۔ شدید بارش، ایسی تیز بارش جس سے فضا میں تاریکی چھائی ہوئی معلوم ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ایسی دھواں دھار بارش ہو رہی ہے

کر اللہ تیری پناہ!

قولِ فیصل: اسی محل پر دھواں دھار پانی پڑنا اور دھواں دھار مینھ پڑنا بھی مستعمل ہے۔ "پڑنا" کی جگہ "برسنا" بھی ہے۔

دھواں دھار برسنا۔ (لازم) تیز بارش ہونا، زور شور سے برسنا، جھما جھم مینھ برسنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اس تیز بارش میں کہاں جاؤ گے پانی دھواں دھار برس رہا ہے ایسے میں چھتری کیا کام دے گی۔

دھواں دھار دھڑی۔ گہری مسّی کی دھڑی جو ہونٹوں پر دھوئیں کی طرح سیاہ نظر آئے۔ اردو صرف، متروک۔

مسّی تری ہے اگر نمودار
تو تیری دھڑی بھی ہو دھواں دھار — سعادت یار خاں رنگین دہلوی

قولِ فیصل: دھڑی کے بجائے صرف "دھواں دھار مسّی" بھی کہا ہے۔

تھی دھواں دھار ایک کی مسّی
تھر تھراتی تھی یا چپک سُرخی — (طلسم ہوشربا)

دھواں دھار فقرہ۔ گرما گرم فقرہ، جوش دلانے والا فقرہ۔ اردو صرف، متروک۔

روز مرّہ جہاں سے ان کا بگڑا
کہا دھواں دھار تھا اک فقرا — تقی لکھنوی (طلسم الفت)

دھواں دھار قدم۔ اس گھوڑے سے کنایہ ہے جو سرگرمی سے قدم اٹھا کے چل رہا ہو۔ اردو صرف، متروک۔

گرم میدان رہ وصدت گھوڑے میں ہے یہ
کیا شبدیز قلم بھی ہو دھواں دھار قدم — امیر

دھواں دھار گھٹا۔ کالی گھٹا، زور شور کی گھٹا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

چاہیئے پانی کے بدلے ہو شرر بار گھٹا
دود آہ دل سوزاں ہو دھواں دھار گھٹا — ناسخ

قولِ فیصل: دھواں دھار گھٹا چھانا۔ اس کا خاص صرف ہے۔

وہ دھواں دھار گھٹا چھائی ہوئی ڈھالوں کی
آگ جن سے کہ برس پڑتی ہے کیسا پانی — (آزاد)

دھواں دھار نشہ۔ بہت زیادہ نشہ۔ اردو صرف، متروک۔

جب آیا نشہ آنکھوں میں دھواں دھار
ہوئی آتش محبت کی شرر بار — (الف لیلہ منظوم)

دھواں دھار ہو جانا۔ (لازم) بہت زیادہ تاریکی چھا جانا، اندھیرا گھٹا ٹوپ ہو جانا۔ اردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ابھی سورج نکلا ہوا تھا، دھوپ ہر طرف پھیلی ہوئی تھی کہ یکایک کالی کالی گھٹائیں اٹھ اٹھ کے پھیلنے لگیں دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف دھواں دھار ہو گیا۔

دھواں دینا۔ (متعدی) کسی چیز کا جلنے یا سلگنے کی حالت میں دھواں پیدا کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: یہ اپلے گیلے ہیں اسی وجہ سے دھواں دے رہے ہیں۔

قولِ فیصل: جب حقّہ سلگنے لگتا ہے تو کہتے ہیں مزا دینے لگا یعنی سلگ گیا جیسے بیچے حقّہ پیجیے اب دھواں دینے لگا ہے۔

دھواں رسنا۔ (لازم) دھواں بھرنا، دھواں پھیلنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

دھوانسا۔ وہ کھانا جس میں دھواں رچ گیا ہو۔ صفت، عورتوں کی زبان۔ (فافالحق)

قولِ فیصل: اب لکھنؤ کی عورتیں ایسے کھانے کو "دھنایا" یا "دھنوایا ہوا" کہتی ہیں۔

دھواں کرنا۔ (متعدی) کوئی چیز جلانا جس سے دھواں پھیل جائے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

جان عزیزوں کی جلاتی ہے جلا بھی دے کہیں
کیوں دھواں کرتی ہے میری آہ سوزاں صبح — جگر

دھواں گھٹنا۔ کسی طرف سے نکلنے کا راستہ نہ پا کے دھوئیں کا کسی بند مکان میں جمع ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس زلف کا بے طرح بندھا دل میں تصور
اندھیر ہے سودا کی گھر میں ہوا گھٹ کے دھواں بند — رند

دھواں گھمنڈنا۔ (گھمنڈنا بروزنِ اُمنڈنا) بند مکان میں دھوئیں کا کسی طرف راستہ نہ پا کے جمع ہونا، دھواں گھٹنا، دھوئیں کا اپنے مخرج سے نکل نکل کے محدود جگہ میں گھوم پھر کے رہنا۔ اردو صرف، متروک۔

کمر ہے جو یہ بال سے نزدیک ترقب غم میں
گھمنڈا ہوا ایسا مری آہوں کا دھواں ہے — قبا لکھنوی

دھواں لپک۔ حقّے کی بو پر ٹوٹنے والا آدمی، کثرت سے حقّہ پینے والا (مجازاً) حریص، ہنگلیا۔ اردو، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ کے عوام کسی معنی میں نہیں بولتے۔

دھواں منتشر ہونا۔ دھواں پھیلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: باغبان نے سحر پڑھ کر دستک دی کر دھوئیں کی ایک لاٹ اژدہ میں تا چرخ بریں بندھ گئی اس دھوئیں سے حکم کیا کہ جہاں عمرو جو دہاں سے لا خبردار اس کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ دھواں منتشر ہو کر تلاش عمرو چلا۔ (طلسم ہوشربا)

دھواں منھ سے چھوڑنا۔ (متعدی) حقّے

کا کش لے کر منہ سے نکالتے ہیں اسی کو کہتے ہیں۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کش کھینچ کے کس مزے سے منہ سے دھواں چھوڑ رہے ہیں جیسے انہیں کے لئے تو ہم نے حقہ بھرا ہے۔

قولِ فیصل:۔ صاحب نوراللغات نے اس کی مثال میں یہ شعر لکھا ہے۔

شوق ہے اس کو بھی طرزِ نالۂ عشاق سے
دمبدم دیکھے ہے منہ سے وہ دھواں چھوڑ کر — ذوق

یہ مثال اتفاقاً صحیح نہیں۔ ذوق نے منہ سے دھواں چھوڑ کر کہا ہے نہ کہ دھواں چھوڑنا۔

دُھواں نکلنا:۔ (لازم) سلگنا، جلنا، دھواں اُٹھنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیکھو پھونس سے دھواں نکل رہا ہے ایسا تو نہیں ہے کہ کسی نے آگ ڈال دی ہو۔

دُھواں ہو جانا:۔ (متعدی) بھاپ بن کے اُڑ جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

اس قدر ہے شوخ رنگت روئے آتش ناک کی
شعلۂ آتش ترے آگے دھواں ہو جائے گا — ناسخ

دُھواں ہونا:۔ (لازم) دھوئیں کا پیدا ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نزلہ بہانے کا نہایت سستا نسخہ ہے کہ کڑچھے میں تھوڑی سی آگ لے کے اس پر شکر ڈالو دھواں ہونے لگے گا۔ اس دھوئیں کو ناک کے ذریعے سے سڑک لو۔ فوراً نزلہ بہنے لگے گا، سبکی ہو جائے گی اور دماغ ہلکا ہو جائے گا۔

دُھوپ:۔ شُوب۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں ’شُوب‘ کہتے ہیں، دھوپ نہ جانے کہاں کی زبان ہے!

دُھوپ پڑنا:۔ (لازم) شوب پڑنا، دھوپ آجانا (نوراللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے محاورے میں ’شوب پڑنا‘ کہتے ہیں۔

دُھوبَن:۔ (بروزنِ مجوبن) دھوبی کی تانیث، کپڑے دھونے کا پیشہ کرنے والی، دھوبی کی جورو۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بس اُس نے اسی وقت رنگ روغن عیاری کا نکالا اور ایک دھوبن کی صورت بن کر تیار ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ ایک چڑیا کو بھی کہتے ہیں۔ جو دریا اور تالابوں کے کنارے پائی جاتی ہے اور اپنی دم کو ہر وقت حرکت دیا کرتی ہے۔

دُھوبی:۔ (بضمِ اوّل و واوِ مجہول) کپڑے دھونے والا، کپڑے دھونے کا پیشہ کرنے والا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

دھوبی کمہار کے گدھے اس دنیا میں ہیں تجھ کم
اس ماجرے کو سن کیا روتا نہ ہے وہاں گزار — سودا

دُھوبی:۔ ایک چڑیا۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

پلنے کے آگے ترستی ہے منیت
جنگل کی نظروں میں دھوبی خفیف — سودا

قولِ فیصل:۔ اسی کی مادہ دھوبن کہلاتی ہے۔

دُھوبیا پُلاؤ:۔ (بسکونِ واو) وہ پلاؤ جس میں گھی کم ہو، طنزاً کہتے ہیں۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ لو یہ دھوبیا پلاؤ تمہیں کھاؤ مجھ سے نہیں کھایا جائے گا۔ اس سے اچھے تو سادے چاول ہوتے ہیں۔

دھوبیا صابن:۔ وہ صابن جو بغیر خوشبو کا ہوتا ہے اور کپڑے دھونے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اُردو، مذکر۔ دھوبیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ دھوبیا صابن میں کاسٹک کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔

دُھوبی بیٹا چاند سا سیٹی اور پٹاخ:۔ دکھاوا، خوش وضع دھوبی اپنی ذات دکھائے بغیر نہیں رہتا۔ (لغات النساء)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دُھوبی پاٹ:۔ کشتی کے ایک پیچ کا نام جس میں حریف کو کمر پر لاد کے زمین پر دے مارتے ہیں۔ اُردو، مذکر، کشتی گیروں کی زبان۔

نیچے لینے کا مرزا نے کر غضب
کیا لوٹے پہ دوہی دھوبی پاٹ — سودا

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر ’دھوبی پاٹا‘ کہتے ہیں، کنایۃً کے ساتھ صرف ہے۔

دُھوبی پاٹ:۔ کپڑے دھونے کا تختہ یا سل۔ اُردو، مذکر، رائج۔

قولِ فیصل:۔ کسی کے ساتھ اسی کو ’دھوبی پاٹا‘ بھی کہتے ہیں مگر عام طور سے دھوبی کا پاٹ زبانوں پر ہے۔

دُھوبی رووے دھلائی کو میاں روویں کپڑوں کو:۔ دھوبی کو کسی کے کپڑوں کے اُٹھ جانے کا غم نہیں ہے وہ اس لئے رو رہا ہے کہ ہماری کی کرائی محنت برباد ہو گئی اب دھلائی نہ ملے گی۔ دھلوانے والا اپنے کپڑوں کو جھینک رہا ہے کہ دوری کیا دے گا۔ ایسے محل پہ بولتے تھے جب کام خراب ہو جانے کی وجہ سے کام کرنے والے کی اُجرت کام لینے والا روک لیتا تھا۔ اُردو مثل، متروک۔

قولِ فیصل:۔ یہ مثل خزینۃ الامثال سے ماخوذ ہے کوئی مثال نظر سے نہیں گذری تیاسی مفہوم لکھ دیا گیا ہے کیونکہ صاحب خزینۃ الامثال نے کچھ وضاحت نہیں کی

کردی ہیں مگر کسی کو باوت کا مطلب تحریر کرنے کی زحمت نہیں گوارا فرمائی۔

دھوبی سے بس نہ چلے گدھے کے کان کاٹے۔ زبردست سے زور نہ چلا تو کمزور کو دبا لیا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ بھی شرط ہے کہ وہ کمزور، اس زبردست آدمی سے کوئی تعلق رکھتا ہو۔ یہ مثل یوں بھی استعمال ہوتی ہے: "دھوبی سے نہ جیتے گدھے کے کان اینٹھے"۔ جیسے:۔ افراسیاب حیرت جادو سے کہہ رہا ہے، کلاب عقاب سوار مقابلے میں بٹھلا کے گیا ہے ... تمہاری ہمشیرہ بھی گرفتار ہو کر آئی ہوں گی ... اب مجھ سے اس کی سفارش نہ کرنا ... آتے ہی ایک ایک کو قتل کروں گا ... یہ سُن کے حیرت کا چہرہ لال ہوا، غصے سے عجب حال ہوا ... ضبط کر کے جواب دیا، واہ شہنشاہ! بموجب مثل دھوبی سے نہ جیتے گدھے کے کان اینٹھے۔ (طلسم ہوشربا)

اور یوں بھی رائج تھی: "دھوبی پر زور نہ چلے گدھی کے کان اینٹھے"۔ جیسے:۔ میاں صمصام نے خنجر بار جادو گو آتی کی خطا پر مار ڈالا اس ہنگامے میں داسباب سحر لے کر رفو ہو چکا ہو گا۔ ایسے جلاد صاحب بیداد سے ڈرنا چاہیے ... بموجب مثل دھوبی پر زور نہ چلے گدھی کے کان اینٹھے۔ (طلسم ہوشربا)

اب عورتیں عام طور سے یوں بولتی ہیں: "دھوبی سے بس نہ چلے گدھیا کے کان اینٹھے"۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "بس نہ چلے" کے بجائے "بس نہ چلا" لکھا ہے جو شاید ہی کوئی عورت بولتی ہو۔

دھوبی کا چ:۔ ایک مرض کا نام ہے جو پاؤں کی انگلیوں اور ناخنوں میں ہوتا ہے۔ اُردو؛ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ حکیم صاحب: یہ دھوبی کا چ کس صورت سے ہو جاتا ہے؟

دھوبی کا چھیلا آدھا اُجلا آدھا میلا۔ بدتمیز اور بدسلیقہ شخص۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ ذرا سا تصرف کے ساتھ نظم ہوا ہے:

بن بھرتی تھی دھوبن کا چھیلا
ایک کپڑا جو اُجلا اک میلا
(قدر لکھنوی)

صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے "آدھا اُجلا آدھا میلا" کی جگہ "ایک اُجلا ایک میلا" لکھا ہے۔ مگر اب نہیں بولتے۔

دھوبی کا حقہ:۔ وہ حقہ جو بغیر تازہ کیے ہوئے برابر پیا جائے۔ اُردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پتے ہی پیچوان مگر کبھی تازہ کرنے کی زحمت نہیں گوارا فرماتے۔ پیچوان بھی کہتا ہو گا کہ کس موذی سے پالا پڑا ہے کم بخت نے مجھ کو بالکل دھوبی کا حقہ بنا رکھا ہے۔

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے اس کے معنی خشک چیز لکھے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہر خشک چیز دھوبی کا حقہ ہو جائے گی؟ کہنا تو یہ چاہیے تھا: "دھوبی کا حقہ" اس چیز کو کہتے ہیں جسے تر رکھنا ... اور وہ بجائے تر رکھنے کے خشک رکھی جائے۔ بہر حال لکھنؤ میں اکثر و بیشتر وہی مفہوم دھوبی کے حقے کا لیا جاتا ہے جو اوپر درج کر دیا گیا ہے۔ دھوبی کبھی اپنے حقے کو تازہ نہیں کرتا اس لیے استعارۃً ہر خشک حقے کو دھوبی کا حقہ کہا جانے لگا۔

دھوبی کا کُتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا:۔ نکما اور بیکار آدمی۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو کسی مصرف کا نہ ہو یا اپنے فعلوں کی وجہ سے نہ اِدھر کا رہے نہ اُدھر کا رہے۔ اُردو مثل، فصیح، رائج۔

کُتوں کی جستجو میں ہوا روڑا باٹ کا
دھوبی کا کُتا ہے کہ نہ گھر کا نہ گھاٹ کا
(میر)

قولِ فیصل:۔ تیل والے "نہ" کو حذف کر کے بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ بس اسی وقت رنگ و روغن جا رہی کا نکلا اور ایک دھوبن کی صورت بن کر تیار ہوا ... کچھ کپڑے اُجلے کچھ میلے بطور لادی کے گدھے پر لاد کر نکلا تا ہوا ... چلا۔ ایک سوار کی نگاہ پڑی کھنکار کر آواز دی، بڑھیا ہمارے بھی کپڑے لیتی جا! یہ سُن کر آگے بڑھا جیسے کھیتے، ہو گئے گویا دھوبی کا کُتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ (طلسم ہوشربا)

دھوبی کہنے سے گدھے پر نہیں چڑھتا۔ کینہ شخص کبھی کہنے سے کوئی کام نہیں کرتا ہے اور جب اپنا جی چاہتا ہے خوشی سے انجام دیتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مثل یوں مستعمل ہے:۔ "کہنے سے دھوبی گدھے پر نہیں چڑھتا"۔ کہتے ہیں دھوبی گدھے پر تھوڑی چڑھتا ہے۔ مثال کہنا کے ضمن میں آ سے گی۔ ان شاء اللہ۔

دھوبی کی دشمنی میں پجامے میں ہگ دیا۔ ایسے بیوقوف کی نسبت کہتے ہیں جو دشمن سے اس صورت سے انتقام لے کہ خود بھی نقصان اٹھائے۔ اُردو مثل، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ طنز و مزاح کے محل پر بولتے ہیں۔

دھوبی کے گھر پڑا چور وہ نہ لُٹا لُٹے اور۔ پرائی چیز اڑانے والے کی نسبت کہا کرتے ہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھوبیوں میں سب ننگے:۔ سب ایک حال میں۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اس محل پر ایک عام میں سے نیچے بولتے ہیں۔

دھوپ ہے: سورج کی روشنی۔ اردو، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

گرو یا آکے شب مہ نے جہاں کو نقرئی
ہے گرچہ پیشے پہ دن بھر دھوپ سونے کا ورق — تسلیم لکھنوی

دھوپ ہ: ایک قسم کی خوشبو کا نام جو ہندو پوجا کے وقت جلاتے ہیں۔ ہندی، مؤنث۔ اہل ہنود کی اصطلاح۔

دھوپ۔ (واو مجہول بروزن ٹوک) ایک قسم کی راست خم تلوار جسے فارسی میں عصا شمشیر کہتے ہیں جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

چرخ ازرہ جمن استاد بیا چوں سالک
آہ من ورکفت این پیر عصا شمشیر است — سالک یزدی (رفانش)

قول فیصل: اردو میں اب یہ لفظ متروک ہے کیونکہ ایسی تلوار اب نہیں بنتی۔

دھوپا۔ (واو مجہول) فریب، دھوکا، جس بات کی کوئی اصلیت نہ ہو۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف: ابھی تم دونوں تو چاندو کی پینک میں دو گھڑی سے پڑے تھے نہ نقل دیکھی نہ کچھ، اور لگے گالیاں دینے۔ بھلا تم تو کما ؤ کر اپنی کھنوں کا سارا قصہ دیکھا آنکھیں تو آپ کی بند تھیں، آپ کو سوجھا کیا خاک؟ تم نے تو کچھ دیکھا ہی نہیں۔ مرے تو ہم نے لوٹے تھے اس وقت ... سے اس مرے تک گھرا چکا تھا۔ سب کے سب ڈاڑھیں مار مار کے رو رہے تھے آپ نے نکھنؤ بھر کے بعد آنکھ کھولی تو بڑا اٹھے کہ دھوپا ہی دھوپا ہے۔ ذری آنکھیں کھول کر دیکھو تو۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ اُترنا: دھوپ کا بلندی سے نیچے آنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

آ گئے جلال حسن کے کیا ٹھہرے جاندنی
کو ٹھے پہ تم جو دن کو چڑھے دھوپ اتر گئی — شعور لکھنوی

دھوپ اُٹھانا۔ (متعدی) دھوپ کی تکلیف سہنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

اس وقت بیاں کرنے کی حاجت تجھے وائی
منہ کھولے پڑے رستے میں بہت دھوپ اٹھائی — تعشق

دھوپ اداس ہونا۔ (لازم) رنجیدہ خاطر آدمی کو دھوپ افسردہ نظر آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: سورج کے آتے ہی پر گرد حسرت و یاس (رونا) دھوپ ہر طرف پھیلی ہوئی ہے مگر عاشق مہجور کے دل کی طرح اداس ہے۔

اداس دھوپ زمیں پر جاڑوں کی لگتی ہے
ہوا ہمیشہ یہاں زور سے تیز چلتی ہے — عشق

دھوپ آنا۔ (لازم) دھوپ پھیلنا، دھوپ پہنچنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: دالان میں دھوپ آگئی سب جا بیجا کرسی بچھا کے بیٹھ جاؤ۔ تم سے اس سردی میں ہٹانے کے لئے کس نے کہا تھا؟

دھوپ بھرنا۔ کسی محدود مقام میں اچھی طرح دھوپ آجانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: تمام کمرے میں دھوپ بھری ہوئی ہے کسی طرح لیٹا نہیں جا سکتا۔

دھوپ پڑنا۔ (لازم) تیز دھوپ ہونا، شدت کی گرمی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع پڑتی ہے دھوپ آگ برتی ہے ... — عشق

ع پڑتی ہے غضب ہوا کی وحشت میں کڑی دھوپ — ناسخ

دھوپ پہنچنا۔ (لازم) سورج کی روشنی کا کسی مقام پر پہنچنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف: دونوں طرف اونچی اونچی دیواریں کھڑی ہیں اس گلی میں دھوپ کیونکر سے پہنچے۔

قول فیصل: ایسے محل پر اب زیادہ تر دھوپ آنا بولتے ہیں۔

دھوپ پھیلنا۔ (لازم) سورج کی روشنی پھیلنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: جاموش میدان نبرد میں نکلا اور ایک آفتاب کا غذ کا تحریر کر ہاتھ پر رکھ کر سحر پڑھا کہ وہ سورج اڑ کر بلند ہوا اور دھوپ ہر طرف پھیل گئی۔ (طلسم ہوشربا)

دھوپ تیز ہونا۔ دھوپ کڑی ہونا، شدت کی دھوپ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: اتنے میں دھوپ کسی قدر تیز ہوئی اور وہ نازک اندام وزیر ہوش خرام پر سوار ہو کر چلی گئی۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ ٹلنا۔ (لازم) دھوپ سرکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع دھوپ ٹلتی نہیں دم بھر مرے ویرانے سے — ناسخ

دھوپ چٹکنا۔ (لازم) دھوپ پھیلنا۔ اردو مصدر، متروک۔

بیاں کیا کروں اس کا کیا روپ ہے
کہ سایہ میں کھلی ہوئی دھوپ ہے — لا اعلم

دھوپ چڑھنا۔ (لازم) دن چڑھنا، آفتاب بلند ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کون چھپتا ہے شوق سے آ دیکھا
دھوپ چڑھتی ہے جلد لے جا دیکھا — حافظ احسب

دھوپ چڑھنا: سورج نکلنا، دن ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ان معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھوپ چڑھنا۔ (لازم) کسی بلند مقام پر دھوپ کا پہنچنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

شام ہو جاتی ہے چڑھتی ہی نہیں دیوار پر
روز رقت کیا زمیں پر پاؤں پھیلاتی ہے دھوپ — ناسخ

دھوپ چڑھے۔ دن چڑھے۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ دھوپ چڑھے تک بستر پر پڑے رہتے ہو۔ کبھی تو نیت خیر ہوتی کہ اٹھ کے دو رکعت نماز پڑھ لو۔

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر دن چڑھے مستعمل ہے جیسے، وہ ہمیشہ دن چڑھے سو کے اٹھتے ہیں۔

دھوپ چمک کے نکلنا۔ (لازم) پانی برس جانے یا ابر کھل جانے کے بعد تیز دھوپ نکلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جب رو چکا میں دل کی جلن اور بڑھ گئی
نکلی چمک کے دھوپ جہاں مینہ برس گیا — جلال لکھنوی

دھوپ چھاؤں۔ ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ جس میں سایہ پڑتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ع تھا زر شاہر شجر کے تلے دھوپ چھاؤں کا — امیر

قول فیصل :۔ اسی کو دھوپ چھاں اور دھوپ چھانہہ بھی کہتے ہیں جیسے: زلفت گلبدنوں کو بھایا لالہ زمین سکھ سے بچا و چکایا۔ انھوں نے کبھی دس کبھی پانچ دام جتائے، دھوپ چھانہہ نے گرگٹ کے ایسے رنگ بدل کے شرمایا۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ چھاؤں کی رنگت۔ ایک وضع پر قائم نہ رہنے کی صفت۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ابھی تو آپ کا کچھ مقولہ تھا اب کچھ اور کہنے لگے۔ یہ دھوپ چھاؤں کی رنگت آپ نے کہاں پائی۔ یہ گرگٹ کی خاصیت کیوں بھائی۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ چھپنا۔ (لازم) قریب شام بادل چھا جانے سے دھوپ کا غائب ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع جشم تر بارش میں چھپ جاتی ہے دھوپ — ناسخ

دھوپ چھننا۔ (لازم) درختوں سے یا ایک کپڑے سے یا اور کسی چیز کے چھلنی چھلنی سوراخوں وغیرہ سے گزر کے کسی مقام پر دھوپ پڑنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گری چمن کے واں اس لطافت سے دھوپ
کہ زردی کا چھلنی زعفراں بہ جو روپ — میر

دھوپ چھوڑنا۔ (متعدی) جس رخ سے کسی پر دھوپ پڑ رہی ہو اس رخ سے ہٹ جانا تاکہ دھوپ پڑتی رہے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

سرد مہری سے کسی کی آگ ہی دل سرد ہے
یاں سے ہٹ جا دھوپ لے ابر بہاراں چھوڑ کر — ذوق دہلوی

دھوپ دان، دھوپ دانی۔ وہ ظرف جس میں آگ رکھ کر خوشبودار چیزیں ڈال کر جلاتے ہیں۔ اردو مونث، دہلی کی زبان۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بھی بہت کم لوگ صرف 'دھوپ دان' بولتے تھے۔ جیسے :۔ بادبجول، دھوپ دان، مہندی کا سامان فراہم کیا۔ (طلسم ہوشربا)

دھوپ دکھانا۔ (چیز کے لیے) سکھانے کے لیے کسی چیز کو دھوپ میں رکھنا۔ اردو مصرف، متعدی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ان کتابوں کو کبھی کبھی دھوپ دکھا دیا کرو، ورنہ دیمک لگ جائے گی۔

دھوپ دکھانا۔ (آدمی کے لیے) دھوپ میں لانا، دھوپ میں نکالنا۔ اردو مصرف، متروک۔

کس روز تمہیں آہ فرش پہ نہیں ہیں
دھوپ ایسے مریضوں کو دکھاتے نہیں ہیں — مشفق

دھوپ دھیمی ہونا۔ (لازم) دھوپ کی حدت کم ہونا، دن ڈھلنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

پر اس عرصے میں کچھ دھیمی ہوئی دھوپ
جب خورشید کا سینہ ہوا زرد روپ — سودا

دھوپ دیکھنا۔ (لازم) سایے سے دھوپ میں آنا۔ اردو مصرف، لازم، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جاڑوں میں دن دن بھر زردوزی کے کام پر بیٹھے رہتے ہو کبھی دھوپ نہیں دیکھتے اسی وجہ سے پنڈلے بھر میں درد پڑ گیا ہے۔

دھوپ دینا۔ (لازم) دھوپ دکھانا، دھوپ میں رکھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جب شیشے کو دھوپ دی گئی تو اس احاطہ میں جگہ باقی نہ تھی۔ چوبیس دن تک دھوپ دی۔ مگر ناتے کے ناتے کھلنا باقی رہ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ ڈھلنا۔ (لازم) زوال آفتاب کے بعد دھوپ کی تیزی میں کمی ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ڈھل جائے ذرا دھوپ کہ گرمی کے ہیں ایام
دم لیں وہ ادھر باندھے زخموں کو یہ ناکام — تعشق

دھوپ زیادہ ہونا۔ دھوپ تیز ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اتنی دور نہ چلا جائے گا۔ عورت ذات اور نازک دھوپ اب زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ سہنا۔ دھوپ کی گرمی برداشت کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

دھوپ سہ لینا ہے اچھا بار احساں کون اٹھائے
چھاؤں اک گرتی ہوئی دیوار ہے سر پر لیے — آزاد لکھنوی

دھوپ سے کھوپڑی چٹخنا۔ شدت کی دھوپ ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف: دھوپ سے کھوپڑی تڑخی جاتی تھی۔ ماما جیسے سری تکاتی تھی۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ سے منہ سنولانا۔ دھوپ کی گرمی سے چہرے کی رنگت کا ہلکا سیاہی مائل ہو جانا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

دوسا زمُرتبۂ: عجب حسن کے تو سخن
سنولا سے ہوئے دھوپ سے منہ وہی فرق تن — عشق

دھوپ کا تڑاقا۔ دھوپ کی تیزی۔ اُردو، مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف: مئی جون کی گرمیوں میں دوپہر کو دھوپ کا تڑاقا ہوتا ہے کہ الامان والحفیظ۔

قولِ فیصل: اس معنی میں تڑ واقے کی دھوپ زیادہ زبانوں پر ہے۔

دھوپ کڑی پڑنا۔ (لازم) تیز دھوپ پڑنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

کہتا ہوں میں سوز جو دیکھو ہے بڑی دھوپ
اس وقت کہاں جاؤ گے پڑتی ہے کڑی دھوپ — امیر

دھوپ کڑی ہونا۔ (لازم) دھوپ تیز ہونا۔ آفتاب کی تمازت بڑھ جانا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

تھی دن میں دم نزع شہ دیں پہ کڑی دھوپ
پھر گلشنِ ایجاد میں ویسی نہ پڑی دھوپ — عشق

دھوپ کھانا۔ (آزدی کے لئے) دھوپ میں بیٹھنا۔ جاڑوں میں جسم سے سردی کا اثر دور کرنے کے لئے دھوپ میں کچھ دیر بیٹھا رہنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

آگ تاپے کہاں تک انساں
دھوپ کھائے کہاں تک جاں دار — غالب دہلوی

تابش مہر خمیدہ دل ہی تن میں دیکھی دوساتے
دھوپ کھائی راہ رونے سایے میں دیوار کے — بحر لکھنوی

قولِ فیصل: حیوان کے لیے بھی کہتے ہیں۔ جیسے: بکری کے بچوں کو وہاں سے نہ ہٹاؤ دھوپ کھا لینے دو۔ درختوں کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

جڑ سے اکھیڑے کے میں جلاؤں تمام تاک
میرے چمن میں کیا دھوپ اگر دار ست کھائے — آتش لکھنوی

سیلن سے متاثر چیزوں کے لیے بھی کہتے ہیں جیسے: کتابیں ابھی الماری میں نہ رکھو ذرا دیر اور دھوپ کھا لینے دو ابھی طرح سوکھ جائیں۔

دھوپ کھلنا۔ دھوپ کا پھیلنا۔ اُردو صرف۔ دہلی کی زبان۔

جام شراب ہاتھ سے ساقی نے رکھ دیا
جب مینہ برس کے دھوپ چمن میں ذرا کھلی — داغ دہلوی

قولِ فیصل: اہل لکھنؤ چاندنی کھلنا اپنے محل میں بولتے ہیں مگر دھوپ کھلنا نہیں استعمال کرتے۔

دھوپ کی تمازت۔ دھوپ کی حرارت اور تیزی۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف: لکھنؤ کے ایسے گھوڑے تڑپتے اڑ جاتے، ساری خدائی میں دیکھے نہ سنے۔ تنومند و شیر دل... گرمی کی شدت، آفتاب کی حدت، دھوپ کی تمازت زمین کی حرارت نے وہ اعجاز دکھایا کہ ایک ایک کو کوزۂ قند و نبات بنا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

دھوپ گھڑی۔ ایک قسم کا آلہ جو دن کو دھوپ کی مدد سے وقت بتاتا تھا۔ اُردو، مونث۔ قریب بہ متروک۔

وہ شب مہ میں خط جو کھینچتے ہیں
چاندنی دھوپ گھڑی ہوتی ہے — محمود

قولِ فیصل: اس گھڑی کا رواج اب نہیں رہا۔

مذکرہ بول دیتے ہیں۔

دھوپ لگنا۔ دھوپ کا اثر ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دھوپ لینا۔ (متعدی) دھوپ کا اثر لینا، دھوپ کھانا۔ اُردو صرف۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھو کتنا خط مخمور کو کچھ ہے بادہ نوش
مُرغِ زریں دھوپ لیتا ہے پر کھولے ہوئے — مسرور

قولِ فیصل: زیادہ تر اس محل پر "دھوپ کھانا" بولتے ہیں۔

دھوپ میں بال سفید کیے ہیں۔ پیرانہ سالی ہونے کے باوجود ناتجربہ کاری۔ جب کوئی شخص عمر رسیدہ ہوتے ہوئے ناتجربہ کاری کی باتیں کرتا ہے تو طنز سے کہتے ہیں۔ اُردو صرف۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: دنیا میں ایک تمہیں عقل مند ہو ہم نے تو دھوپ میں بال سفید کیے ہیں کچھ جانتے ہی نہیں۔

قولِ فیصل: اس کی منفی صورت (دھوپ میں بال نہیں سفید کیے ہیں، یعنی دنیا دیکھی ہے ناتجربہ کار نہیں ہیں) بکثرت بولتی ہیں جیسے: ہم نے بھی دنیا دیکھی ہے دھوپ میں یہ بال سفید نہیں کیے ہیں۔ تمہاری اس بات کو کیونکر سے مان لیں۔ بطور استفہام بھی رائج ہے جیسے: ہم نے کیا دھوپ میں یہ بال سفید کیے ہیں جو تم ہم کو سبق پڑھاتی ہو۔ بال کی جگہ "چونڈا یا سر سفید کیا ہے" بھی کہتی ہیں۔

نیکی کی رکھ ہر ایک میں امید
(چونڈا) کیا دھوپ میں تو نے چونڈا سفید — شوق لکھنوی

کہا کیا ہے دھوپ میں بادی نے اپنا سر سفید
(سرا) آج تک یاد شیریں کو بچانا کمیسہ کا — حافظ

اس محاورے کی نشست الفاظ یوں زیادہ ہے۔ بال دھوپ میں سفید کیے ہیں، نہیں کہتے ہیں۔

چونڈا زاں دھوپ میں سفید کیا ہے نہیں گیا ہے وغیرہ۔

دھوپ میں بٹھانا، (متعدی) ایک قسم کی سزا ہے کہ قصوروار کو تیز دھوپ میں بٹھا دیتے ہیں تاکہ پھر وہ ایسی خطا نہ کرے جو اس کی سزا کا سبب بنی۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

رُوئے روشن سے مشابہ کہ نہایت آفتاب
دھوپ میں بٹھلائے گا مجھ تشنۂ دیدار کو — آتش

دھوپ میں جلنا، (لازم) تیز دھوپ میں دیر تک کھڑا یا بیٹھا، لیٹا یا پڑا رہنا۔ اُردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

ع دو پہر سے جلتے ہیں ہم شل دوزخ دھوپ میں — ناسخ

دھوپ میں سلفا ہونا، (لازم) دھوپ میں جلنا، تپنا، مزاحاً یا غصے سے کہتے ہیں۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ یہاں سے وہاں تک دھوپ میں سلفا ہو جائیں گے۔ اس جلتی دوپہریا میں ہم سے نہ جایا جائے گا۔

دھوپ میں کملانا، دھوپ کی گرمی سے پژمردہ ہونا، دھوپ کے اثر سے مرجھانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

تو جوانانِ چمن دھوپ میں کیا کملاتے
چتر کھولے ہوئے پھرتے تھے ہوا پر بادل — انیس

قولِ فیصل:۔ چہرے کو پھول سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ پھول سا چہرہ دھوپ میں کملا کے رہ گیا ہے۔

دھوپ میں کنڈا ہونا، (لازم) دھوپ میں جلنا۔ اُردو مصرف، بازاری زبان۔

محلِ صرف:۔ ہم یہاں کب سے کھڑے دھوپ میں کنڈا ہو رہے ہیں اور آپ اندر گئے تو پھر پلٹنے کی خبر بھی نہ لی۔ ہم از کم ایک گلاس پانی کو پوچھ لیتے

دھوپ نکلنا، (لازم) سورج نکلنا، آفتاب کی روشنی پھیلنا۔ اُردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اور بدلی کے بعد جب دھوپ نکلی ہے (نکلی) تو اس قدر تیز کہ کھوپڑی چٹخنے لگتی ہے۔

(سیر کہسار)

(نکل آنا) بادل چھٹا اور دھوپ نکل آئی۔

دھوپ نکلنا، (کنایۃً) تیز روشنی میں جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

جلوۂ رخسارِ جاناں کی شکل آتی ہے دھوپ — ناسخ

دھوپ ہو جانا، (لازم) دھوپ کا نمودار ہونا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

ع وصل کی شب جیسے ویرانے میں ہو جاتی ہے دھوپ — ناسخ

دُھوت، کتے کے ہنکانے کی آواز۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم کتے سے ڈر کے بیکار بھاگے "دُھوت" کہہ دیتے وہ خود بھاگ جاتا۔

قولِ فیصل:۔ عوام بہ کمال تکرار کے ساتھ "دھت دھت" کہتے ہیں۔

دُھوتال، تیز، چالاک، مکار، ہشیار، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ چڑی والی کی آنکھوں میں بے ساختہ آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ رونے لگی۔
منیفہ:۔ "ایں یہ رونے لگی کیسی پلک تکتی ہے"
نازو:۔ "پلک حشتی نہیں یہ بڑی دھوتال ہے"

(فسانۂ آزاد)

دُھوتر، (واؤ مجہول) ایک ہندوستانی موٹا چھیدا کپڑا۔ اُردو، مؤنث، متروک

محلِ صرف:۔ عمرو نے جو چالیس تو ڑے اشرفیوں کے دیکھے تو منہ میں پانی بھر آیا۔ تجلی تمام رنگ روغن عیاری کا نکال کر ایک برہمن کی صورت بنے گاڑھے کی دھوتی دُھوتر کا انگوچھا سر پر باندھا ہوا۔

(طلسم ہوشربا)

دُھوتو، (واؤ اوّل مجہول دوم معروف) بھونپو، بگل، تُرہی، نرسنگا وغیرہ جو منہ سے بجاتے ہیں۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دُھوتو دُھوتو، ترہی، نرسنگا وغیرہ بجنے کی متواتر آواز۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ترہی بجنے کی دھوتو دھوتو کی آواز آئی

(طلسم ہوشربا)

دُھوتی، (واؤ مجہول) تہبند، ایک کپڑا جس کو حضراتِ اہلِ ہنود اکثر لنگی کی طرح باندھتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ رنڈیاں طرحدار، چھکلا چوک میں آباد، تماشا بین دل شاد، عورتیں جوان، لہنگے زربفت کے دھوتی کے انداز پر کسے۔

(طلسم ہوشربا)

دھوتی، (واؤ معروف) ایک شکاری جانور کا نام۔ مذکر۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

دُھوتی باندھنا، دھوتی پہننا۔ اُردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ عمرو عیار نے ... کپڑے اس کے اتار کر آپ پہنے انگوچھا سر پر باندھا اور دھوتی باندھ کر مرزائی پہن کر ... ویسی ہی اپنی صورت بنائی۔

(طلسم ہوشربا)

دُھوتی بند، دھوتی باندھنے والا، ہندو، بنیا، بقال، غلہ فروش وغیرہ۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بڑی جستجو ہو جہاں اس طرح سے چھپے دبکے ہو کر آدمی دھوکے میں آ جاتا ہے۔ (میر [illegible])

قولِ فیصل :۔ بصیغۂ جمع "دھوکوں میں آنا" بھی مستعمل ہے۔ جیسے :۔ نواب جگن صاحب نے محمد عسکری سے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ آپ سے آدمی اور ان دھوکوں میں آ جائیں۔ (میر [illegible])

دُھوکے میں ڈالنا :۔ (متعدی) مبتلائے فریب کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح و رائج۔

ایک ہی جلوہ دکھا کے مجھے دھوکے میں نہ ڈال
دل کہے جاتا ہی کہتا ہے یہ کھول یار نہ تھا — داغ

دُھوکے میں رکھنا :۔ (لازم) جھوٹے آسرے پر رکھنا، جھوٹا وعدہ کرنا، کسی سے کئے ہوئے وعدے کو وفا نہ کرنا، کسی کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنا جو اسے غلط فہمی میں مبتلا رکھے، جھوٹی تسلیوں سے کسی کو مطمئن رکھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم نے اتنے دن مجھ کو دھوکے میں کیوں رکھا؟ اُسی دن صاف صاف کہہ دیتے کہ ہم سے آپ کا یہ کام نہیں ہو سکے گا۔

دُھوکے میں رہنا :۔ (لازم) خوش فہمی یا غلط فہمی میں مبتلا رہنا، مغالطے میں رہنا، جھوٹے آسرے پر رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ہم اس دھوکے میں رہے کہ تم ضرور آؤ گے مگر تم نہیں آئے۔

دُھول :۔ خاک، راکھ۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

بوتۂ نقشِ قدم سے پھول ہے
نکہتِ گل رہ گزر کی دھول ہے — ناسخ

دَھول :۔ (بر وزنِ قول) ہلکا چانٹا، چار انگلیاں ملا کے کسی قدر آہستگی کے ساتھ سر پر مارتے یا لگتے ہیں۔

اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مدّعی گذرے ہے ہم سے پر ستم پر عذاب
دھول پر دھول آج واعظ بر سرِ منبر پڑی — تمنّا

قولِ فیصل :۔ پڑنا، مارنا، لگانا، لگنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اس کی جمع "دھولیں" ہے۔

دھول کیا جوتی نے کل اس سے رنگے بھوکا
دھولیں صبا نے ماریں شبنم نے منہ پر تھوکا — مصحفی

دَھول :۔ نقصان، خسارہ۔

فقرہ :۔ مقدّمے میں خرچے کی دھول مفت پڑی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھول :۔ جوار کا ہرا پٹھا جسے گنّے کی طرح چوستے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اس کا تعلق دیہات سے ہے، شہر کا اُردو داں طبقہ عام طور سے نہیں بولتا۔

دُھولا :۔ سفید رنگ۔ ہندی صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دُھولا پڑنا :۔ سفید پڑ جانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دُھولا پن :۔ سفیدی، ہندی، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "اُجلا پن" کہہ کے ادا کیا جاتا ہے جو عوام اور خواص کی زبان ہے۔

دُھول اُڑا دینا :۔ (کنایۃً) مٹا دینا، فنا کر دینا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

غفلت یہ اپنی اس قدر اے آسماں نہ بھول
چاہیں تو ایک دم میں اُڑا دیں یہ تیری دھول — [illegible]

دُھول اُڑانا :۔ (متعدی) گرد اُڑانا، خاک اُڑانا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

سب نے الفاظ رنگیں رنگ کے پھول
اُڑائی باغِ ابراہیم میں دھول — [illegible]

دُھول اُڑانا :۔ رسوا کرنا، بدنام کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھول اُڑانا :۔ آوارہ پھرنا، خراب خستہ پھرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھول اُڑانا :۔ کوشش کرنا، تدبیر کرنا۔ اُردو صرف، متروک۔

منزلِ الفت میں عشاق آپ کے
دھول اُڑا کر تھک کے بیٹھے راہ میں — رضا فرنگی محلی (مثنوی)

دُھول اُڑنا :۔ (لازم) خاک اُڑنا، گرد کا اُڑنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سیدھی طرح راستہ چلو، خواہ مخواہ دھول کیوں اُڑا رہے ہو۔

قولِ فیصل :۔ اس جگہ "خاک اُڑانا" فصیح ہے۔

دُھول اُڑنا :۔ بدنامی ہونا، رُسوائی ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دُھول اُڑنا :۔ برباد ہونا، تباہ ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَھول پڑنا :۔ تھپڑ پڑنا، طمانچہ پڑنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ نوبت یہاں تک پہنچی ... کسی نے کوئی منتر پڑھا اور زور سے میاں خیراتی کی کھوپڑی پر دھپ جما کر کہا یہ لیجیے سانپ .... خیراتی نے کہا واہ تمہاری تو اتنی تعریف ہوئی، ہم بیچاروں پر دھول

پڑی کہ کھو پڑی سنک گئی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھول پڑنا ہ۔ (متعدی) تھپڑ مارنا (اصلی یا مجازی) اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

دیو نے ایسی ہی جڑی کہ ایک ڈھول
(اصلی) اگر خطا ہو گیا وزیر کا بول (جشن گلزار)

فتنۂ سرکش سے تھپی ٹنگ کر تری آنکھوں نے
(مجازی) دستِ مژگاں سے کوئی ڈھول جڑی خوب نہیں (ذوق دہلوی)

ڈھول جڑنا ہ۔ نقصان ہو جانا، خسارہ دینا۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

اُتو حوالے کیا باتوں کی میزان میں تول
زمین کے دو سر پاس سو کی جڑی ڈھول (سودا)

ڈھول جمانا۔ زور سے تھپڑ مارنا، ڈھول جڑنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ وہ لونڈا ایک ہی شریر، دیہاتی کی گھسی ہوئی چاند جو دیکھی، نہ رہا گیا۔ پیچھے سے دوڑ کے وہ ڈھول جمائی کہ تڑسے آواز آئی۔ دیہاتی ڈھول کھا کے گالیاں دیتا ہوا لاٹھی لے کے پیچھے دوڑا۔ مگر وہ کب ہاتھ آتا ہے۔ بھاگ کے دو دو والے کے مکان میں گھس گیا اور اندر سے کنڈی چڑھالی۔

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم "ڈھول جمنا" (زور سے تھپڑ پڑنا) بھی مستعمل ہے۔ جیسے، یہ لڑکا دیہاتی کی چندیا سہلا کے بھاگا تو اس کے ساتھی قہقہہ لگانے لگے۔ ایک نے کہا۔ کیا ڈھول جمی ہے۔ دوسرا بولا، کیا تڑسے آواز آئی مزہ آ گیا۔ تیسرا کہنے لگا۔ اپنے نہ ہوا میں ورنہ ایک اور دیتا چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا بچہ کو۔

ڈھول جمنا۔ کسی چیز پہ گرد کی تہ جمنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ڈھول جھاڑنا:۔ خاک جھاڑنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بخشا ور کا لڑکا بڑا بے غیرت ہے۔ کل باپ نے کسی خطا پر بہت مارا تو کہتا کیا ہے ابا نے مارا نہیں ڈھول جھاڑی ہے۔ بہت دن سے ہم نے کپڑے نہیں بدلے تھے ڈھول جم گئی تھی۔

قولِ فیصل:۔ مارنے پیٹنے اور ضرب و زد و کوب کرنے سے بھی کنایہ ہے۔

ڈھول بھرنا:۔ (لازم) گرد و دور ہونا، گت بننا، سزا ملنا۔ اُردو صرف۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں اہلِ لکھنؤ "خاک جھڑنا" بولتے ہیں۔

ڈھول دھپّا۔ (دھپّا بروزن ہپّا) آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ چانٹا چپٹی ہونے کی صورت، دھینگا مشتی۔ اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈھول دھپّا اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالبؔ پیش دستی ایک دن (غالب)

قولِ فیصل:۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے ادھر تو یہ گفتگو ہو رہی تھی ادھر دوسری ٹکڑی میں نوک جھوک اور ہیکڑی کا چکر چلتا تھا۔ تیسرے غول بیابانی میں ڈھول دھپّا ہو تا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھول سے رسّیاں بٹنا:۔ (متعدی) ناممکن بے سر پیر کی بات کہنا، کسی بات کو خوب بڑھا چڑھا کے بیان کرنا، مبالغہ آمیز گفتگو کرنا، بھانس کا بانس بنانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

گر دھجیاں ہے ترے دامن بلبل ہے امیرؔ
رسّیاں ایسی تو ناحق نہ بٹیں ڈھول سے پھول (امیر)

قولِ فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے "ناممکن بات کی کوشش کرنا" اس کا مفہوم لکھا ہے جو درست نہیں معلوم ہوتا اور شعر بھی پیش کیا ہے۔ اس شعر سے وہی مفہوم نکلتا ہے جو اوپر درج کر چکا ہوں۔

ڈھول کھانا ہ۔ تھپڑ کھانا، چانٹا کھانا، طمانچہ کھانا۔ اُردو، متروک۔

قولِ فیصل:۔ اس کی جمع ڈھولیں کھانا بھی بولتے تھے جیسے "اسی کی سزا تھی جو ہم شیشے نے تیری ڈھولیں کھائیں۔" (طلسمِ ہوشربا)

ڈھول کھانا ہ۔ خسارہ برداشت کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ دہلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھول کی رسّی:۔ (کنایۃً) ناممکن کام کرنے کی کوشش، بے اصل، بے ثبات۔ اُردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ ڈھول کی رسّی نہیں بٹی جاتی (یعنی ناممکن کام کو کرنے کی کوشش فضول ہے)۔ (خزینۃ الامثال)

ڈھول کی رسّیاں بٹنا:۔ (متعدی) ناممکن کام کو کرنے کی کوشش کرنا، جھوٹ کا طومار باندھنا یا کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ ترکیب بھی تھی تم نے کہاں
جنہیں خوب ہی ڈھول کی رسّیاں (شوق قدوائی)

فریب زلف سے رگ رگ ہوئی غبار آگیں
بٹی ہیں ڈھول کی جھوٹے نے رسّیاں کیا کیا (شاد لکھنوی)

ڈھول کے لٹھ لگانا:۔ (متعدی) جھوٹ بولنا، دروغ گوئی کرنا۔ اُردو عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام نہیں بولتے۔

ڈھول لگانا:۔ (متعدی)۔ سر پر دھپ مارنا۔ (اصلی یا مجازی)۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل استعمال:۔ پو پھٹتے ہی بیگن کی کھچڑی پر چناخ (دہلی) سے ڈھول لگائی۔ (فسانۂ آزاد)

مقابل اس کا رخِ روشن کے شمع گر ہو جائے
مبادہ ڈھول لگے گر اسے سحر ہو جائے (ذوق دہلوی)

قولِ فیصل:۔ اس کا لازم ڈھول لگنا بھی رائج ہے جیسے۔ اس وقت وہ ڈھول لگی ہے کہ بچہ عمر بھر یاد کرتا ہوگا۔

ڈھول لگنا:۔ (لازم) خسارہ ہونا، ٹوٹا ہونا، نقصان ہونا۔

(فقرہ) اس کارخانہ میں شرکت کرنے سے دو سو روپے کی ڈھول لگی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ دہلی سے مخصوص ہے۔

ڈھول مارنا:۔ (متعدی) سر پر یا گدی پر مارنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی کو کوئی ڈھول مارے کہیں
کوئی جان کو اپنی وارے کہیں ([illegible])

قولِ فیصل:۔ یہ بصیغۂ جمع ڈھولیں مارنا بھی کسی کے ساتھ بولتے ہیں۔

ڈھولی کیا تھا گل نے کل اس سے رنگ و بو کا
ڈھولیں لگانے مارا شبنم نے منہ پہ تھو کا (مصحفی)

ڈھولیا پیر:۔ لڑکوں کا ایک فرضی پیر۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

ڈھولیا پیر کی قسم (یا) ڈھولیا قسم: ایک طرح کی قسم جو بچے اس طرح کھاتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کی لپ میں خاک بھر کر اس پر ایک تنکا کھڑا کر دیتے ہیں اور قسم کھانے والے سے کہتے ہیں کہ تو اس تنکے کو منہ سے اٹھا۔ جب وہ منہ کے سامنے ہاتھ لاتا ہے تو وہ لڑکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے اس طرح اچھال دیتے ہیں کہ ساری خاک اس کے منہ پر جا پڑتی ہے اور پھر خوب ہنستے ہیں

کوئی اس طفل سے ہنگام بازی خاک ہو رو برو
قسم دے ڈھولیا جو رکھ کے خاکستر ہتھیلی پر (ظفر)

(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں بچوں کی کے ساتھ یہ کھیل بچے کھیلتے ہیں مگر اس طریقے کا نام یہ نہیں ہے اور مثال بھی ایسی دی گئی ہے جو ناقص ہے اس لیے کہ لغت تو تو نہ کیا گیا ہے ڈھولیا پیر قسم (یا) ڈھولیا قسم۔ یعنی ڈھولیا کی قسم کھائی جا رہی ہے اور شعر میں قسم دے ڈھولیا قسم دے رہا ہے بس لفظ قسم اور لفظ ڈھولیا دیکھا فوراً آنکھیں بند کر کے شعر مثال میں پیش کر دیا الحذر الحذر مثلاً۔

ڈھوم: (واؤ معروف) شور و غل، ہنگامہ، اردو مونث، فصیح، رائج۔

ع سید انیوں میں ہائے حسینا کی دھوم تھی ([illegible])

قولِ فیصل:۔ سنسکرت میں دھوپ کو کہتے ہیں۔ جیسے، دھوموں بجنے سنج کروائی اگر بے سو سگند بسائی۔ دھواں اپنی گرمی اور کڑواہٹ کو بہت آسانی سے چھوڑ دیتا یا ختم کر دیتا ہے اگر کوئی خوشبودار چیز اس سے مل جاتی ہے۔

ڈھوم:۔ آواز، غلغلہ، شہرت۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

چشم مست یار کی اک دھوم ہے
آج کل ہیں دور دورے جام کے (داغ دہلوی)

قولِ فیصل:۔ شادی اور غم دونوں موقع پر اس کا استعمال یکساں ہے جیسے:۔ دھوم سے جنازہ اٹھنا، دھوم سے برات آنا۔

ڈھوم: افواہ، خبر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھوم: ایک قسم کا چکن کا کام۔ اردو، عورات لکھنؤ کی زبان۔

محل استعمال:۔ چکن کی چیزوں میں قسم قسم کی بوٹیاں پھول پتیاں بنا ہیں۔ ریشم سوت کا کام کیا، مری، پھندا، بخیہ، زنجیرا، ڈھوم وغیرہ کے نمونے کاڑھے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب بہت کم مستعمل ہے۔

ڈھوما:۔ ایک قسم کا کبوتر۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ والے کسی قسم کے کبوتر کو ڈھوما نہیں کہتے۔ البتہ کبوتر کی ایک قسم دھوئیں کے رنگ کی ہوتی ہے اس کو اہل لکھنؤ تامڑا کہتے ہیں۔ ممکن ہے اسی کو دہلی والے ڈھوما کہتے ہوں۔

ڈھوم اٹھانا:۔ (متعدی) شور مچانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

عارض نے دھوم اٹھائی ہے خورشید حشر کی
قامت نے بپا ہے قیامت جہان میں (بحر)

ڈھوم اٹھنا:۔ (لازم) دھوم مچنا، دھوم ہونا، شور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دھوم میں دھوم اٹھے گی وہ آندھی آ پہونچی
جہان بھر کے سر پر گرد ڈال کے چلے (صبا)

گل تازہ آیا ہے گلزار میں
اٹھے دھوم یوسف کی بازار میں (اختر شاہ اودھ)

ڈھوم کا اڑانا:۔ (متعدی) شہرت دینا، مشہور کرنا۔ اردو صرف، متروک۔

لیا جو دشت جنوں شدہ و سے مجنوں نے
صبا نے دھوم اڑائی ہے چار سو کیا کیا ([illegible])

ڈھوم پڑنا:۔ (لازم) شہرت ہونا، چرچا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل استعمال:۔ آجکل [illegible] کی دنیا میں [illegible] کی دھوم پڑی ہے

پڑی گلشن میں یہ اس گل رو کی جب دھوم — نگار دہلوی
ہوئے سب گل رخاں گلشن کے مغموم — (زلیخائے اردو)

دھوم دھام (اِ۔مث) شان، تزک، طمطراق، شکوہ، احتشام، شہرہ، نام۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

زلفوں نے تیری آنکھ کا رتبہ بڑھا دیا
نالے سے دھوم دھام غزال ختن کی ہے — برق

محل صرف:۔ اس قدر زر کثیر بے وجہ بلا سبب محض بے کار ضائع ہوا۔۔ اگر یہی زر خطیر امور رفاہِ عام اور فائدہ انام میں صرف ہوتا تو سبحان اللہ ..... ہم نے کہیں سنا ہی نہیں کہ اس فضول دھوم دھام سے کسی ملک کو فائدہ پہنچا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھام (اِ۔مث) زور شور، ریل پیل، غلغلہ، دھاک، شہرہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سقوں کے کٹوروں کی جھنکار، دلالوں کی بول چال، ہر سمت دھوم دھام، خلقت کا اژدحام۔ (طلسم ہوش ربا)

ولولے تھے شتاب تک اپنے
اب بہاری وہ دھوم دھام نہیں — بحر

دھوم دھام رہنا (ف۔ل) زور شور رہنا، ریل پیل رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صورت نامہ و پیام رہے
خط کتابت کی دھوم دھام رہے — داغ

دھوم دھام سے (م۔ف) تزک و احتشام سے، شان و شوکت سے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک رکن رکین سلطنت کی دختر فرخندہ اختر کی شادی اس دھوم دھام سے ہوئی کہ پیر فلک نے باوصف پیرانہ سالی اس دھوم کی شادی دیکھی نہ تھی۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھام سے (م۔ف) زور شور سے۔ اردو صفت، فصیح، رائج۔

دنبال ہر نگاہ ہے صد کاروانِ اشک
برسے ہے ابرِ چشم بڑے دھوم دھام سے — میر

دھوم دھام کرنا (ف۔م) غلغلہ کرنا، مشہور ہونا، دھاک بٹھانا، ہنگامہ آرا ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

وہ سام بن نریمان کہ اب تک جہان کے بیچ
افسانے اس کے دور کے کرتے ہیں دھوم دھام — میر

دھوم دھام کی (صف) عمدہ، بہترین۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا سنیے گا، دیکھیے کس دھوم دھام کی غزل ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھام ہونا (ف۔ل) کثرت ہونا، بہت کثرت سے ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ گھر گھر شیون و شین۔ گھر گھر بکا و بین، گریہ و زاری و اشکباری، چشم تصویر نیم گیر..... اور کہیں نہ ہو مجالس عزا کی دھوم دھام ہے لکھنؤ کا [illegible] ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھام ہونا (ف۔ل) چرچے ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لکھنؤ کی ہر گلی کوچہ زعفران زار ہے۔ کیوں نہ ہو آخر بسنت کی بہار ہے۔ شاہ مینا صاحب کی درگاہ سب میں انتخاب، زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ اللہ اکبر گرد مزار کہیں زرد پوشوں کی وہ دھوم دھام ہے کہ جس طرف دیکھیے اژدحام عام ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھامی (م۔ف) بڑی دھوم سے۔ اردو، متروک۔

جلال ان کو مرنے کی تیرے خوشی ہے
ترا وہ سادہ دھوم دھامی کریں گے — جلال

دھوم دھڑکّا (اِ۔مذ) ہنگامہ، غل غپاڑہ، شور، غلغلہ۔ اردو، مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ شادی اور غمی دونوں موقعوں پر یکساں طور سے مستعمل ہے۔

پرسا دینے کو مرا لوگ چلے آتے ہیں
گھر میں تو دھوم دھڑکّا ہے لحد سونی ہے — سحر

دھوم دھڑکے سے (م۔ف) تزک و احتشام کے ساتھ، شان و شوکت سے۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ رئیس معہ لشکر بڑے دھوم دھڑکے سے ہاتھی پر سوار ہوئے اور سیر دریا کو چلے۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھڑکے سے (م۔ف) زور شور سے، جوش و خروش کے ساتھ۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ایسا سحر کسی کو آتے نہیں دیکھا۔ کس دھوم دھڑکے سے لڑی۔ (طلسم ہوش ربا)

دھوم دھڑکے کا (صف) شان دار، تزک و احتشام والا۔ اردو صفت، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ دونوں اسے چڑیل آزاد تیری کی طرح روانہ ہوئے تو راہ میں دیکھا کہ کئی مسافر لوٹے چلے جا رہے ہیں۔ کیوں بھئی اس وقت کہاں؟ لکھنؤ۔ لکھنؤ کیوں؟ کیوں کیا؟ آٹھوں کا میلہ ہے یا نہیں۔ اس دھوم دھڑکے کا میلہ دیکھا نہ سنا۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم دھڑکا (اِ۔مذ) دھوم دھام، غل غپاڑہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اب لکھنؤ میں اس محل پر دھوم دھڑکا کہتے ہیں۔

دھوم دھڑلے سے (م۔ف) تزک، احتشام سے۔ اردو صفت، متروک۔

محل صرف:۔ تاکہ حسن آرا، آزاد کو رو بیٹھے اور پھر ساتھ دھوم دھڑلے سے شادی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دھوم ڈالنا ؛ بہت زیادہ کسی امر کا چرچا کرنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

نمرود کی کی ڈالی جب شدّاد نے دھوم
وہ اس باغ سے کا فردہ محروم (رشکِ شاہ مدم)

دھوم ڈالنا ؛ (لازم) ہنگامہ برپا کرنا بہت غل مچانا بے حد شور مچانا۔ اُردو مصرف، متروک۔

دھوم ڈالی ہے عجب نالۂ سوزاں نے مرے
گھر جلے آگ لگے ہے یہ پکار آج کی رات (امیر)

دھوم سے ؛ زور شور کے ساتھ، کر و فر کے ساتھ بڑے تزک، احتشام سے، نہایت اہتمام سے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

الٹھوا دیئے نہ میرے جنازے کو دھوم سے
مرنے کے بعد کیا حشم و جاہ ہے فزوں (امیر) (نورِ کلامِ امیر)

ہے ختم بعد عصر مشقت حسین کی
دسویں کو ہو گی زور سے دعوت حسین کی (عشق) (دوشی کا پڑھنا)

دھومکڑ دھیّا ؛ غل شور، ہنگامہ، واویلا، ہڑبڑی مؤنث، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ؛ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

دھوم کرنا ؛ (متعدی) ہنگامہ برپا کرنا، شہرت دینا۔ اُردو مصرف، متروک۔

دھوم کرتا ہے جو اے وحشت تو خاطر خواہ کر
شہر گردی کب تلک صحرا سے بھی کچھ راہ کر (امیر)

دھوم مچانا ؛ ہنگامہ برپا کرنا، جھگڑا ڈالنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

بلا ہی ہیں فلک عاشقوں کی فریادیں
یہ تو نے دھوم مچائی ہے دل بتاں کیسی (داغ دہلوی)

قولِ فیصل ؛ اس کا ایک مفہوم دھاک بٹھانا بھی ہے۔ جیسے، تو نے کو نے دھوم مچائی (زمخری)

دھوم مچانا ؛ چیخنا چلانا، غل مچانا، فریاد کرنا اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کیا دھوم بھی نالوں سے مچائی نہیں جاتی
سوتی ہوئی قسمت رہ جگائی نہیں جاتی (جلال لکھنوی)

دھوم مچانا ؛ چیخ چیخ کے گڑگڑا کے مسلسل کسی چیز کا تقاضا کرنا، جلدی کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

دم بدم ساقی و مطرب کو صدا دیتے ہیں
کوچۂ گل میں پیا ہم ایک دھوم مچا دیتے ہیں (صبا لکھنوی)

دھوم مچنا یا مچ جانا ؛ کسی امر کی خوب شہرت ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ؛ شہر بھر میں دھوم مچ گئی کہ ایک نئے گرو آئے ہیں جہاں جاؤ یہی چرچا۔ (فسانۂ آزاد) (دھوم مچ جانا)

ایضاً ؛ ہندوستان کی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا جس کی آمد کی تیاروں میں دھوم مچی تھی۔ (مچنا) (مقدمہ، صحیفۃ القوم)

قولِ فیصل ؛ شورِ تحسین بلند ہونے یا کسی شخص یا چیز کی بہت زیادہ تعریف ہونے کے محل پر بھی دھوم مچنا (مچ جانا) کہتے ہیں۔ جیسے، نواب صاحب نے کہا ہم نے ایک غزل تصنیف کی تھی جس کی بڑی دھوم مچی تھی۔ (سیرِ کہسار)

دھوم ہونا ؛ کسی امر کی شہرت ہونا، کسی بات کا خوب چرچا ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ؛ سب سے پہلی مرتبہ اچھے صاحب نے یہاں مشاعرے میں آپ نے غزل پڑھی، جس کی بڑی دھوم ہوئی۔ (مقدمہ، صحیفۃ القوم) (ہونا)

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

ایضاً ؛ شہر بھر میں دھوم ہو گئی کہ میاں آزاد نے بجرنگ کے چھکے چھڑا دیے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل ؛ کسی شخص یا چیز کی لوگوں میں بہت زیادہ تعریف ہونے کو بھی دھوم ہونا کہتے ہیں۔

دھوم ہے پیرہن یار کی بازاروں میں
چھینٹیاں پڑتی ہیں یوسف کے خریداروں میں (سیرِ کہسار)

تکمیلی صورت سے "دھوم ہو جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

دھوم ہے بہار، علی پر کہ دارالعلوم
چار سو جس کی سواد ہند میں ہو جائے دھوم (منشی لکھنوی) (صحیفۃ القوم)

دھوم ہونا ؛ گریہ و زاری کا شور ہونا، کہرام ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

تھی دھوم اسی بار شہ مشرقین کی
تعزیہ اٹھا کے لے گئی مسند حسین کی (عشق لکھنوی)

قولِ فیصل ؛ غلغلہ ہونا، ہنگامہ ہونا کے معنوں میں بھی بولتے ہیں۔

تھی دھوم ہاریوں کے دھوئیں آج اٹھ گئے (عشق)

دھول ؛ توپ بندوق کی آواز، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ؛ لکھنؤ میں توپ کی آواز "دھائیں" اور بندوق کی آواز "دائیں" ہے۔ دھول نہیں بولتے۔

دھون ؛ بیس سیر کا وزن (بیس سیر، آدھا من) صحیح "دھون" ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ؛ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھونا ؛ (واؤ مجہول) پانی سے صاف کرنا، پاک کرنا۔ اُردو، مصدر لازم، فصیح، رائج۔

گریۂ بے اثر ہجر اُسے دھو ڈالے
جو تصور بھی کھینچے ہی اثر کی تصویر (جلال)

دھونا ؛ دور کرنا، دور کرنا، زائل کرنا، مٹا دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل ؛ مختلف صیغوں سے مستعمل ہے۔ جیسے، گناہ دھونا، داغ دھونا وغیرہ۔

گرمی ہے تو اندیشۂ پریشانی ہے
شبنم سے چیا ہے کی تمنا خوانی ہے (رباعی)

اے عشق پسینہ نہیں آتا ہے کر (گناہ)
دھوتا ہے گناہوں کو یہ وہ پانی ہے — عشق

دھونا تھا دل کے داغ چمن لالہ زار کا (داغ)
سردی جگر کو دیتا تھا سبزہ کچھار کا — امیں

دھونا ہ‍ (واؤ معروف) ایک قسم کا روغن جس کو کشتی کے نیچے لگا دیتے ہیں تاکہ پانی اثر نہ کرے۔ اردو، مذکر، متروک۔

جب اٹھا دود دلِ سوزاں میرا
کشتیِ گردوں کو دھونا ہو گیا — بشارت

دھونا ہ‍ دال۔ ایک قسم کا گوند جو بہت جلد آگ پکڑ لیتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب عموم رائج نہیں۔

دھونا دھونا۔ (بر دو واؤ مجہول) غیبت کرنا، بدگوئی کرنا، پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

نکتہ چیں ہر پیٹھ پیچھے تیرے کپڑوں پر جیسی
صاف ہے بے رنگ دھونا دھوتی ہر پوشاک کا — رنگ

دھون بھر۔ دس بیس سیر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھونتال۔ (بر وزن چال کے وزن پر) کام میں چالاک، جلد کام کرنے والی۔ اردو، صفت، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

اک مرے بچے کے لیتے وقت ہی بیحال ہو
اور جو کاموں میں تم دنیا بڑی دھونتال ہو — نازنین

قولِ فیصل:۔ شوخ اور تیز لڑکی کو بھی کہتے ہیں

بے رنگ ڈھنگ اور بے رسن و سال کیا کروں
ہے مجھے کیسی ہو گئی دھونتال کیا کروں — منشی گوپال سہائے تیر لکھنوی

نسیفہ:۔ ایسا ایسا پڑھنے لگی، پلک تھکنی ہو
نازو:۔ پلک تھکنی نہیں یہ بڑی دھونتال ہوتی جاتی

بیان ہے — (امیر کیسانی)

دھول دھول۔ توپوں بندوقوں کی متواتر آواز (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں توپ کی متواتر آواز دھائیں دھائیں، اور بندوق کی ٹھائیں ٹھائیں ہے۔

دھول دھکار۔ زور کے بجانا، یا زور کی بارش کے واسطے بول چال میں ہے۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ گھرے ہوئے زوردار بادل کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے:۔ وہ ابر دھوندھکار بعد خو کرت دقار قریب لشکر نہر راستے آ کر شق ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

دھونس ہ‍ (بفتح اول و نون غنہ) تہدید، دھمکی۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ پیسہ کوڑی پاس نہیں صرف ہاتھ پاؤں کے بل پر محلے بھر میں دھونس سے کام لیا کرتا ہے۔

دھونس ہ‍ دم، جھانسا پٹی، فریب، دھوکا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس معنی میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھونسا۔ (نون غنہ) بڑا نقارہ۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ تشبیہ کے طور پر عورتیں حقارت سے کہتی ہیں مرد ا ہو وے لوج اس گت کا
جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا — شوق

دھونسا کھانا۔ شامت آنا، سر پھرنا۔
(فقرہ) کسی کی ماں نے دھونسا کھایا ہے جو تم کو ساجھی بنائے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عورتیں گی کے ساتھ بولتی ہیں۔

دھونس بٹھانا۔ دھمکی، ڈرانے کی صورت حال۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دوسروں پر اپنا رعب جمانے لگا ہیں آپ کے دھونس بتے میں آنے والا نہیں ہوں۔

دھونس پٹی۔ دم، جھانسا پٹی، فریب، دھوکا۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دھونس دھڑنگا۔ دھمکی۔ اردو، متروک۔

لیتے ہیں ہر ایک سے یہ تو ڈوما ہے
تک دھونس دھڑے کی نہیں تاب و توان ہے — سودا

دھونس دھونس کے پہننا۔ (لازم) (بر دو واؤ معروف) کپڑے کو بے دردی کے ساتھ استعمال میں لانا۔ خوب ٹھونس ٹھونس کے پہننا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جو نیا جوڑا دھونس دھونس کے پہننا نصیب ہو۔

دھونس دینا۔ (متعدی) دھمکی دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

کو چڑیا ہیں بے راج تج تھے کمینت
دھونس دے دے کے رقیبوں کو اٹھایا ہم نے — مصحفی زرد

دھونس کھانا۔ (لازم) دبنا، ڈر یا دھمکی میں آ جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ بڑے جیوٹ کا جوان ہے اچھے اچھے پہلوانوں سے دھونس نہیں کھاتا۔

دھونس میں آنا۔ (لازم) دھمکی میں آ جانا، رعب میں آ جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

گھڑ نے سے ترے ڈر جائیں یہ ناممکن ہے
دھونس میں ہم بر کبھی نہیں آنے والے — رضا

دھونس ہونا۔ (لازم) ڈر ہونا، خوف ہونا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ مجھے کسی کی دھونس نہیں جو چپکے چپکے باتیں کروں۔

دھونسیا ہ‍ دھباز، مکار، فریبی۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

دُھوئی دال: امش یا مونگ کے چھلکے نکال کر دال پکاتے ہیں۔ اس کو دھوئی دال کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اس قسم کی دال اگر مونگ کی ہوتی تو دھوئی مونگ کی دال اور ماش کی ہوتی تو "دھوئی ماش کی دال" کہلاتی ہے۔ دھوئی دال اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُھوئی دھلائی: دھوئی ہوئی، پاک کی ہوئی۔ اردو۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

اردو کی زباں جو حقیقت میں اے سحر
دھوئی دھلائی کوثر جنت کی ہے زباں — سحر

دُھوئی دُھلائی آنکھ: وہ آنکھ جس میں حیا اور مروت نہ ہو۔ اردو۔ مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

آبرو عشق کے سب ترے دیکھے بھالے ہیں
دھوئی دھلائی آنکھ سے لے یار صاف صاف — سحر

دُھوئی دُھلائی زبان (یا) دُھوئی ہوئی زبان: پاک کی ہوئی زبان۔ اردو۔ مؤنث۔ فصیح، رائج۔

مضموں جھکتے ہیں کس لاجواب سے
دھوئی ہوئی زبان ہے عطر گلاب سے — اوج

قولِ فیصل: دُھلائی کی جگہ دھائی بھی کہا جاتا ہے مگر اب متروک ہے۔

صاف شستہ ہے دھوئی دھائی زباں
کرکے اب ہیں ممتنع میں رواں — عروج اللغت

دھویا جانا: (لازم) (کنایۃً) بے شرم ہو جانا۔ بے باک ہو جانا۔ اردو مصرف۔ دہلی کی زبان۔

رونے سے اور عشق میں بے باک ہو گئے
دھوئے گئے ہم ایسے کہ بس پاک ہو گئے — غالب

دھویا دھایا: (کنایۃً) بے عزت، بے شرم، سادہ لوح، صاف۔

(فقرہ) تم دھوئے دھائے دہر ہے ہو (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُھویا دھایا: عیب سے بری۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دُھویا دھایا احمق ہے: اس کی حماقت میں کوئی تامل نہیں۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل: بہت کم مستعمل ہے۔

دھویا دیدہ: بے حیا، بے شرم، بے مروت، بے غیرت۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔

کیا آنکھ میں اس کے رہے ہے آنکھ لگا
اس لڑکی کا تو دھویا دیدہ دیکھو — مصحفی

دُھویں اُڑانا: (متعدی) تباہ و برباد کرنا، غارت کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

دیکھیں دھویں فلک کے اڑائے گی آہ کب
عاشق سے منہ چھپائے گا یہ روسیاہ کب — جلال

پست و بلند کا ہوا ہے التیام بجائے
آپ ذوشتیں ہوں ہم یہ دھویں اڑائے — عشق

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت "دھویں اُڑا دینا" بھی رائج ہے جیسے، بچھ زنی پر آمادہ ہوا تو اچھے اچھوں کے دھویں اڑا دیے آتش نفسوں کے چھکے چھڑا دیے۔ (فسانۂ آزاد)

صاحبِ فرہنگِ آصفیہ نے ان معنوں میں "دھویں بکھیرنا" بھی لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔

دُھویں اُڑنا (یا) اُڑ جانا: (لازم) غارت ہو جانا، فنا ہو جانا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

اڑ گئے اک آن میں جادوئے بابل کے دھویں
سرمہ آلود تری چشم پُر افسوں دیکھ کر — ذوق

دھواں دھار ہوئیں جلد گئے منہ بھی مڑ گئے
تھی دھوم ناریوں کی دھویں آج اڑ گئے — عشق

دُھویں پار کر دینا: (متعدی) نہایت عمدہ تقریر کرنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: دہلی آباد پارک میں کل ایک جلسہ تھا اس میں ایک بزرگ نے حالاتِ حاضرہ پر ایسی تقریر کی کہ دھویں پار کر دیے سب دم بخود رہ گئے ایک بھی دیا نہ بول سکا۔

دُھویں دُھویں گھر کو جا تیری ماں نے کھیر پکائی: جب بچوں کی آنکھوں میں دھواں لگتا ہے تو عورتیں بہلانے کے لیے یہ جملہ کہتی ہیں۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔

دِھی: بیٹی، دختر۔ ہندی۔ مؤنث۔ متروک۔

ع دھی پوت جنوائی بیٹا کیا بنجارن پاس نہ آئے گی۔ نظیر

دَہی: جما ہوا دودھ جس میں جلی سی ترشی آجاتی ہے۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: فاتحے کے بعد سب کھانا کھانے بیٹھے۔ شاہ صاحب ایک ہاتھ میں چھوٹے سے دونے میں ایک بادیہ لیے ہوئے آئے۔ اس میں دہی تھا کہ خاص خاص انخاص کے سامنے ڈالتے آتے تھے۔

(دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

قولِ فیصل: جما جمانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ مؤلف "قدیم ہنر و ہنر مندانِ اودھ" نے لکھا ہے کہ غازی الدین حیدر نے حقے کا نام "حسن محفل" اجزات کا نام "دہی" اور "ملائی" کا نام "بالائی" رکھا۔

دَہے: محرم کے دس دن۔ دیہاتیوں کی زبان۔

دَہے: تعزیے۔

(فقرہ) آج دہے اٹھیں گے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: دیہات کی زبان ہے۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھیان: (بروزن میان) خیال، تصور، توجہ، مراقبہ، لحاظ، التفات۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ کا دھیان اس وقت کہاں ہے؟ میں زمین کی پوچھ رہا ہوں آپ آسمان کی کہہ رہے ہیں۔

دھیان آنا۔ (لازم) یاد آنا، خیال آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

پہنچے نہ وہاں تک یہ دعا مانگ رہا ہوں
قاصد کو اُدھر بھیج کے دھیان نے ہیں کیا کیا　　جلال

قولِ فیصل۔ سبھی صنفوں میں بھی مستعمل ہے۔

ع ترا میں گئے علیٰ قبر میں یہ دھیان نہ آیا　　عشق

دھیان باندھنا۔ (لازم) تصور کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دھیان بلبل نے یہ باندھا گیسوئے صیاد کا
آشیانہ سانپ والے کا پٹارا ہو گیا　　امیر

دھیان کیوں فرقت میں باندھا اس لب جاں بخش کا
دائے قسمت دم نکلنے کا سہارا بھی گیا　　امیر

دھیان بٹانا۔ (متعدی) کسی کی توجہ کو ایک طرف سے دوسری طرف موڑ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ میں یہ لاکھوں روپیوں کی باتیں جانتی ہوں نہ زری خیال کر کے سنو... دھیان نہ بٹاؤ تم گے تم جانو تمہارا کام جانے۔ (میر گلسار)

دھیان بٹنا۔ (لازم) شور ہونے یا بات چیت ہونے یا کسی سے مخاطب کرنے یا اور کسی وجہ سے کسی کے کسی خاص خیال کا سلسلہ منقطع ہو جانا، تصور میں خلل پڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

نصیحت کرنے سے آگے ہٹے گا
نہ دھیان اپنا بتا ہے نہ بٹے گا　　جرأت دہلوی

مروت دعا ہوں گا میں جب حلق کٹے گا
مٹنے کی صدا سن کے مرا دھیان بٹے گا　　انیس

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت "دھیان بٹ جانا" بھی رائج و فصیح ہے۔

چاہتی ہوں کہ دھیان بٹ جائے
اور طبیعت اُدھر سے ہٹ جائے　　قلق

دھیان بندھنا۔ (لازم) خیال بندھنا، تصور ہونا، کسی کا خیال آنا۔ اردو صرف، متروک۔

سارے عالم ہی سے بیزار وہ کچھ بیٹھا ہے
آج جرأت کو خدا جانے یہ کیا دھیان بندھا　　جرأت دہلوی

دھیان پر چڑھنا۔ (لازم) کسی بات کا اچھی طرح خیال آ جانا۔ اردو صرف، متروک۔

دیکھو قسمت کا لکھا اس نے پڑھا خط سو بار
دھیان پر میرا مطلب کسی عنوان چڑھا　　ذوق

دھیان پر چڑھنا۔ (خوشی کے ساتھ) نظر میں آنا، وقعت ہونا۔ متروک۔

انگڑائیاں لے لے کے یہی کہتے تھے ہر بار
کچھ دھیان پہ چڑھتا نہیں یہ لشکر کفار　　انیس

دھیان پڑنا۔ (لازم) یاد آنا، خیال آنا۔ اردو صرف، متروک۔

آخر الامر آہ کیا ہوگا
کچھ ہمارے بھی دھیان پڑتا ہو　　درد دہلوی

جب نظر اس کی آن پڑتی ہے
زندگی شب کو دھیان پڑتی ہے　　سودا

دھیان پھر جانا۔ (لازم) طبیعت کا پھر جانا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

کعبے کی سمت جا کے مرا دھیان پھر گیا
اس بت کو دیکھتے ہی مرا ایمان پھر گیا　　داغ

دھیان جانا۔ (لازم) خیال جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ جب سے میں نے شراب چھوڑ دی اب اس طرف دھیان بھی نہیں جاتا۔ میں نے کہا اس وقت تو آپ کا دھیان اس طرف گیا ورنہ ذکر ہی نہ فرماتے۔ ہنس کے کہنے لگے، ہاں تم بھی بڑے چنچلے ہو کسی مقام پر چوکتے ہی نہیں۔

دھیان چڑھنا۔ (لازم) ذہن نشین ہونا، بھولی بات یاد آنا، خیال آنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دھیان دوڑانا۔ (متعدی) خیال دوڑانا، سب پہلوؤں پر نظر کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مسئلہ پیچیدہ ضرور ہے۔ خود دیکھیے، دھیان دوڑائیے کوئی حل ضرور نکلے گا۔

قولِ فیصل۔ جب کوئی چیز کھو جاتی ہے یا یاد نہیں آتا کہاں رکھی ہے تو کہتے ہیں کہ دھیان دوڑاؤ یاد آ جائے گا۔

دھیان دوڑنا۔ (لازم) خیال جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اُٹھ گیا جب وہ جان جاں میرا
دھیان دوڑا کہاں کہاں میرا　　رشک

دھیان دینا۔ (لازم) توجہ کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم لاابالی انسان ہو محنت نہیں کرتے دھیان سے پڑھو تو پاس ضرور ہو گا۔

دھیان رہنا۔ (لازم) خیال رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دھیان اب سحر و شام اسی منظر میں رہے گا
میں ہوں کسی ویرانے میں یا گھر میں رہے گا　　عشق

قولِ فیصل۔ دھیان میں کبھی ضمیر یا ضمیر اضافی کو لاتے ہیں تو یہ معنی پیدا ہوتے ہیں، جیسا کہ پیش کردہ مثال سے ظاہر ہے۔

دِھیان رہنا۔ باخبر رہنا۔ اردو صرف،

فصیح، رائج۔

ع زر کی لالچ میں نہ ایمان کی طرف دھیان رہے

دھیان سے اترنا۔ (لازم) خیال سے اتر جانا، یاد نہ رہنا، بھول جانا، سہو ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

چشم پُر آب ال میں مرے بعد خوناب اترا
یاد آیا نہیں پھر دھیان سے جو خوب اترا — آتش

دھیان کرنا۔ (لازم) خیال کرنا، سوچنا، توجہ کرنا، التفات کرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ کام کی دھن میں بچے کی طرف دھیان نہیں کرتی ہو دیکھو کب سے بلک رہا ہے۔ شاید بھوکا ہے۔

قول فیصل۔ اب زیادہ تر دھیان دینا بولتے ہیں، جو غیر فصیح ہے جیسے "تم کوئی کام دھیان سے کرتے ہی نہیں"۔

دھیان لڑانا۔ (متعدی) خیال کو کسی خاص طرف متوجہ کرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف۔ ہزار بار سمجھایا پھر لیتے ہیں جب تک دھیان نہیں لڑاؤ گے امتحان میں کامیاب نہیں ہوگے۔

دھیان لڑنا۔ (لازم) دھیان کی رسائی ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

بے زباؤں سے جب زبان لڑے
ہر طرف کی سے میرا دھیان لڑے — قدر بلگرامی

دھیان لگانا۔ کسی کام میں فکر و اندیشہ کرنا، توجہ کرنا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ انسان جب تک دھیان لگا کے کسی چیز کو یاد نہیں کرتا یاد نہیں ہوتی۔

دھیان لگنا۔ (لازم) خیال ہونا، توجہ ہونا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ تمہارا دھیان تو کھیل میں لگا ہے سبق کیا خاک یاد ہو۔

دھیان میں آنا۔ (لازم) خیال میں آنا، ذہن پر زور پڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع جو جاتے ہیں تک آئے نہیں کیوں دھیان میں آئے جاتے ہیں — آرزو

قول فیصل۔ اس کا ایک مفہوم باوقعت ہونا بھی ہے جو نفی یا بطور استفہام بولا جاتا ہے جیسے "تم ذرا سی پڑھ کے تم ایسے مغرور ہو گئے ہو کہ اپنے سوا کسی کو کچھ سمجھتے ہی نہیں کوئی دھیان ہی میں نہیں آتا"۔

دھیان میں لانا۔ (لازم) خیال میں لانا، توجہ کرنا، لحاظ کرنا، خاطر میں لانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ایسے ویسے کا کہا دھیان میں کب لاتا ہے
(استفہام) اس پری چہرہ کا جو ہو مشتاق ناصح — رشک

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ بھی مستعمل ہے۔

لاکھوں کو دھیان میں نہ دم جنگ لائیے
مانند گل خوشی سے لہو میں نہائیے — عشق

دھیان میں ہونا۔ (لازم) خیال میں ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہے گمان روزن دیوار چشم غول پر
بول بیاباں میں ہے کس کے صاحب دھیان میں — ناسخ

دھیان میں نہ لانا۔ (لازم) توجہ نہ کرنا، متوجہ نہ ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

سب طور کی قدرت تھی مگر دھیان نہ لائے
رتی سے بندے کس کے حرم بولے میں آئے — عشق

دھیان ہونا۔ (لازم) دل لگا ہونا، برابر خیال رہنا، ہر وقت ذہن میں رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ کسی اسم یا ضمیر کے مابعد لفظ "میں" (حرف جار) کا اضافہ کر کے بولتے ہیں۔ جیسے "تمہیں میں دھیان ہے"۔

ہے دھیان تمہیں میں سحر و شام ہمارا
ہچکی جو کبھی آئے تو لینا نام ہمارا — عشق

نفی کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں۔

گھر کا اب دھیان نہ بچوں کا الم ہے مجھ کو
خانہ بربادی شبیر کا غم ہے مجھ کو — انیس

دھیانی۔ دھیان لگانے والا، صاحب تصور جیسے گیانی دھیانی۔ ہندی صفت، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

ڈہی بڑے۔ ایک قسم کا کھانا ہے (مذکر)۔ ماش کی دال کے تلے ہوئے بڑے ڈال کر بناتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ جاتے ہی ڈول کچے والے سے پیسے کے کچالو پیسے کے دہی بڑے۔ لیے اور کھاتے ہوئے چلے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ قدیم زمانے میں فصحا "دہی برے" لکھتے تھے مگر اب عام طور سے "دہی بڑے" بولتے ہیں۔

ڈہی جمانا۔ (متعدی) دہی تیار کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ خالص دودھ کا دہی جمانے سے تو بہت کم نکلتا ہے۔

قول فیصل۔ دودھ کو جوش کرنے کے بعد اچھا لیتے ہیں اور مٹی کے کونڈے میں انڈیل دیتے ہیں، اس کے بعد خامن یعنی تھوڑا سا پہلے کا بچا ہوا دہی یا نمک ملا کے گرمیوں کا موسم ہوا تو یوں ہی رکھ دیتے ہیں، سردیوں کا موسم ہوا تو کونڈے کو ہلکی آنچ پر رکھ دیتے ہیں وہ رفتہ رفتہ جم جاتا ہے اسی عمل کو دہی جمانا کہتے ہیں، اس کا لازم "دہی جمنا" بھی مستعمل ہے (دہی جمنا، دہی تیار ہونا) جیسے دہی والے نے کہا میاں ابھی دہی جما نہیں ہے ایک گھنٹے کے بعد جم جائے گا تو لے جائیے گا۔

ڈہی ڈہی کرنا۔ (لازم) کسی امر پوشیدہ کا جا بجا اظہار کرتے پھرنا۔ (نور اللغات)

دُہینڈی ۔ (یائے اوّل مجہول) دہی رکھنے کا ظرف کُلّی ۔ سنسکرت ۔ مؤنث ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ بالعموم رائج نہیں ۔

دُہینڈی ۔ دیکھو دوھینڈی ۔ ہندی ، مؤنث ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں دودھ والے 'دودھینڈی' کہتے ہیں ۔

دھینگ ۔ (بروزن سینگ) قوی ، مضبوط ، مسٹنڈا ہندی ۔ صفت ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اب نہیں بولتے ۔

دھینگا دھینگی ، دھینگا دھانگی ۔ (بزبر دال) دست درازی ، دھاندلی ۔ اردو ، عورتوں کی زبان ۔

خوب سیکھے ہو ہاتھ چالاکی
دھینگا دھینگی کمال چوری چوری
تعشق
(طلسم الفت)

قولِ فیصل ۔ ان دونوں صورتوں میں پہلی صورت رائج ہے ۔ دوسری صورت قلیل الاستعمال ہے ۔ اب اہل محل ... عورتیں زیادہ تر دھینگا دھنگانی دوھینگا بکسر اوّل ... نے معروف و نون غنّہ ۔ دھنگائی ، بکسر اوّل و نون غنّہ بولتی ہیں ۔

دھینگا دھینگی سے ، دھینگا دھانگی سے ۔ زبردستی سے ، جور و تعدّی سے ، ظلم و ستم سے ۔ اردو ، عورتوں کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ تم دھینگا دھینگی سے مجھ کو قائل کرنا چاہتے ہو ۔

دھینگا مشتی ۔ ۔ گھر لینے کی لڑائی ۔ اردو ، مؤنث ، عوام کی زبان ۔

محلِ صرف ۔ کیوں بھئی ، معقولات میں بھی کچھ دخل ہے یا نہیں ؟ ہاں دھر کشتی اور دھینگا مشتی ہی جانتے ہو ۔ (رفاہِ آزاد)

دھینگا مشتی ۔ کسی کا کسی سے دست و گریباں ہونا ۔ اردو ، مؤنث ، عوام کی زبان (کرنا ، ہونا کے ساتھ صرف ہے) ۔

محلِ صرف ۔ ۱ ۔ پوڑی والی ۔ دیکھو نواب ہاتھاپائی (کرنا) کی سند نہیں ۔

نواب ۔ کیا مجال گر ذرا یہاں تک تو آؤ ۔

پوڑی والی ۔ بس بس دھینگا مشتی بازاریوں سے کرو ۔ (سیر کہسار)

۲ ۔ سڑک پر دونوں آدمیوں میں بڑی دیر سے دھینگا (ہونا) مشتی ہو رہی ہے ۔ پولیس آیا ہی چاہتی ہے ۔

دھینگا مشتی ۔ ۔ ہاتھاپائی ، زور آوری ۔ اردو ، مؤنث ، عوام کی زبان ۔

جو ہے مری اتنی دھینگا مشتی
کیسے کہیں اور جائے کشتی
عاشق

محلِ صرف ۔ اسی ہاتھاپائی دھینگا مشتی میں ہم نے ایک جام شراب کا پیا ۔ (طلسم ہوش ربا)

دھینگ دھوکڑی ۔ زبردستی کرنا ، زور آوری کرنا ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں "دھینگ دھوکڑی" بولتی تھیں مگر اب رائج نہیں ۔

دیکھی جرأت بہت بڑی تیری
واہ رے دھینگ دھوکڑی تیری
شوق
(فریبِ عشق)

دھینگ دھینگ بوکاراج ۔ حاکم اور رئیس کی بے انصافی ۔ (خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں رائج نہیں ۔

دھینگڑا ۔ دھینگ کی تصغیر یا تحقیر ۔ ہندی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں ۔

دھیوت ۔ (یائے مجہول) سات سُروں میں سے ایک سُر کا نام ۔ اردو ، مذکر ، گویّوں کی اصطلاح ۔

اس قدر ہے ساز طرب ساز کی آواز بلند
چھیڑیں گر راج کھرج کا تو ہو پیدا دھیوت
ذوق

دِی ۔ گزرا ہوا کل ۔ فارسی ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

فردا و دی کا تفرقہ اک بار مٹ گیا
کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گزر گئی
غالب

دَے ۔ (بفتح اوّل) شمسی سال کے دسویں مہینے کا نام جبکہ سورج برج جدی میں ہوتا ہے ۔ یہ مہینہ ہندی مہینے اگہن کے مطابق ہوتا ہے چونکہ اس مہینے میں جاڑا زیادہ ہوتا ہے اس لیے کبھی کبھی دے مجازاً بمعنی زمستان بھی بول دیتے ہیں ۔ فارسی ، مذکر ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان ۔

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستان سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل
سودا

دے ۔ دینا مصدر کا صیغۂ امر ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے
پیالہ گر نہیں دیتا نہ دے شراب تو دے

آنسو خوشی سے مرے ہاتھ پاؤں پھول گئے
کہا جو اس نے ذرا میرے پاؤں داب تو دے
غالب

دِیا ۔ (بکسر اوّل) چراغ ، لیمپ ۔ ہندی ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

بس برگ سبز مزار پر جو دیا کسو نے جلا دیا
اسے آہ دامنِ باد نے سرِ شام ہی سے بجھا دیا
ظفر

قولِ فیصل ۔ بجھانا ، جلانا اور رکھنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف تھا ۔

خدا سے لگا کرنے وہ التجا
لگا آپ مسجد میں رکھنے دیا
میر حسن

دِیا ۔ (اسم مفعول) دیا ہوا ، عطا کیا ہوا ، عنایت کیا ہوا ، بخشا ہوا ، مرحمت فرمایا ہوا ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

لگیں جیسے کسی نے دیا سلائی لگا دی۔

دیا سلائی لگا دینا:۔ پھونک دینا، جلا دینا، خاکستر کر دینا۔ اُردو عرف: عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ روزی کی ٹوکری میں جیسے کوڑا جمع ہو گیا ہے آج اس میں دیا سلائی لگا دو۔

قول فیصل:۔ عورتیں غصے میں بھی کہتی ہیں جیسے۔ "اب اگر تم نے میرے کپڑے پہنے تو میں کسی دن دیا سلائی لگا دوں گی۔"

دیا تلے کو کے گڑانے:۔ جیسے کا غلط معرف۔ (فرہنگ اثر بحوالہ خزینۃ الامثال)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

دیا قوزا:۔ (یونانی زبان میں دونوں دال مجہول ہیں) خشخاش کا شربت۔ اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ہمدرد دواخانہ دہلی کا بنا ہوا دیا قوزا مدہ دو دواخانوں سے نسبتاً اچھا ہوتا ہے۔

دیا کھانا:۔ (لازم، کنایۃً) کسی کی امداد سے گزر اوقات کرنا۔ اُردو عرف: مردوں کی زبان

محل صرف:۔ حضور چاہے کچھ بھی دیں تو کیا پروا ہے۔ حضور ہی کا دیا کھاتے ہیں یا کسی اور کا، یہ سب حضور کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔ (ریسرچ کمیٹی)

دیا لیا آڑے آنا:۔ (لازم) خیر خیرات کا کام آنا۔ اُردو متروک۔

مر ہی گئے تھے ہجر کی شب یک بیک بچ گئے
کیا جانے کب کا آگیا آڑے دیا لیا — مرزا دہلوی

قول فیصل:۔ اب "دیا لیا کام آنا" بولتے ہیں۔

دیا لیا آگے آنا:۔ (لازم) خیر خیرات کی وجہ سے کسی مصیبت یا آفت ناگہانی سے بچ جانے کے واسطے مستعمل ہے۔ اردو: دہلی کی زبان۔

کچھ آ گیا ہے آگے دیا لیا میرا
یقین تھا وہ مری جان لے کے جائیں گے — داغ

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں "دیا لیا کام آنا" بولتے ہیں صاحب "فرہنگ اثر" نے "لیا" کو مقدم کر کے "لیا دیا کام آنا" لکھا ہے مگر اس صورت سے بالعموم مستعمل نہیں۔

دیا لیا ساتھ جانا:۔ (لازم) آخرت میں خیر خیرات کا کام آنا۔ اُردو عرف: قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ دنیا چند روزہ ہے۔ آج ہیں کل نہیں ہیں۔ سب دھن دولت چھوڑ کے ملک عدم کا سفر کرنا پڑتا ہے بس دیا لیا ہی ساتھ جاتا ہے

قول فیصل:۔ یہ زیادہ تر بزرگوں کی زبان ہے دونوں جگہوں میں "دیا لیا کام آنا" بھی بولتے ہیں۔ جیسے:۔ دیا لیا آخرت میں کام آتا ہے۔

دیانت:۔ (بکسر اول) ایمانداری، راستی، صداقت، امانت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل دیا جس نے امانت نہ ملا پھر اس کو
عشق بازوں میں ہے مشہور دیانت داری — سرور

دیانت دار:۔ ایماندار، سچا، راست باز، امانی، امین۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

اے دونوں دیانت دار سچے
رفیق و غمگسار و یار سچے — الف لیلہ نو منظوم

دیانت داری:۔ ایمانداری، صداقت، امانت داری۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دیانت داری انسانیت کا جوہر ہے۔

دیا نہ بائی کھٹ بھرے اِترائی پھری:۔ بڑی شیخی بگھارنا۔ (نفقت کے بجائے "دمڑی" کے ساتھ بھی مستعمل ہے) (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ صاحب خزینۃ الامثال نے یہ مثل "دمڑی" ہی کے ساتھ درج کی ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے مستعمل نہیں

دیا ہاتھ کھانے لگا ساتھ:۔ ذرا سی توجہ یا التفات میں برابری اور ہمسری کا دعویٰ! (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اس طرح اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

دیبا:۔ (یائے مجہول) ایک ریشمی کپڑا۔ جس کا مؤنث دیباج ہے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بس جلد جلد فراشان نے مکان میں فرش قاقم و دیبا بچھایا۔ (طلسم ہوشربا)

دیباجہ، دیباچہ:۔ (یائے مجہول سے) ایک قسم کی قبا۔ جس کو سلاطین پہنتے تھے کنز میں لکھا ہے کہ جیم عربی سے یہ لفظ عربی اور بمعنی چہرہ و رخسار ہے۔ مجازاً خطبہ کتاب۔ بعض محققین کی رائے ہے کہ یہ لفظ دیباج سے بنایا گیا ہے اور دیباج معرب ہے دیباہ کا ہائے مختفی واسطے نسبت اور مشابہت کے اضافہ کی گئی ہے) مقدمۂ کتاب، تمہید۔ اردو میں یائے معروف اور جیم فارسی سے بولتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کتاب نور کا مضمون لے اسیر اس کا ہے دیباچہ
سواد خاطر کن خاتمہ ہے اپنے دیوان کا — اسیر

دیبی:۔ (یائے اول مجہول) کالی، بھوانی، دیوی۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

بیٹھا ہوں مسن پہ کرنے کو پوجا
پاؤں دیبی کے پوجنے دو لگا — (بہشت گلزار)

دے بیٹھنا:۔ بے سوچے سمجھے دینا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

بیٹھے بیٹھے حکم دے بیٹھے وہ قتل عام کا
جب کہا یہ کیا تو بولے ناز معشوقانہ تھا — امیر مینائی

دہی دہ بیٹھیں:۔ صاحب مخزن سے

چہرہ، منھ. فارسی. مذکر. قلیل الاستعمال

[illegible] بھی مر بہ نور کی آنکھ کی شاہ حسین دہلوی
بنی بستی تھی دیدار کی (مثنوی مرض موت)

دیدار: جلوہ، نظارہ، زیارت. فارسی. مذکر. فصیح، رائج.

محلِ صرف: صاحبقراں نے فرمایا چلو ہم سواری کا سامان دیکھیں اور ایک بار وقتِ رخصت پھر اپنے فرزند کے دیدار سے مسرور ہوں. (طلسم ہوشربا)

دیدار بازی: نظارہ بازی. تاک جھانک. فارسی، مؤنث. (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں.

دیدار پانا: (لازم) صورت دیکھنا. اردو مصدر، متروک.

جیتے جی پاؤں دوست کا دیدار
ناسخ ایسے مرے نصیب نہیں ناسخ

دیدار دکھانا: (متعدی) صورت دکھانا، جلوہ دکھانا. اردو مصدر. فصیح، رائج.

طور پر حضرت موسیٰ نے تجلی دیکھی
بام پر یار نے دیدار دکھایا ہم کو آتش

قولِ فیصل: تکمیلی صورت سے "دیدار دکھا دینا" بھی رائج و فصیح ہے.

فرزند گئی آخری دیدار دکھا دو
اماں مجھے آخر کو پھر اک بار دکھا دو انیس

دیدار دیکھنا: (لازم) صورت دیکھنا. اردو مصدر، فصیح، رائج.

بابا کا تو دیکھا بھی نہ تھا آپ نے دیدار
رو دیتے تھے دادا کے [illegible] بار انیس

دیدار دینا: آخری دیدار [illegible]. قلیل الاستعمال.

محلِ صرف: شہزادی بیگم نے رو کر کہا میرے نازوں کے پالے. میری نرگسی آنکھوں والے بیٹا یہیں لاش پر [illegible] ہے آخری دیدار تو دو. (فسانۂ آزاد)

دیدارِ عام کرنا: (متعدی) سب کو اپنی صورت دکھانا. اردو مصدر، فصیح، رائج.

رُخِ روشن میں ہے خورشیدِ قیامت کی چمک
حشر برپا ہو وہ دیدار اگر عام کریں آتش

دیدار کا بھوکا: مشتاقِ دیدار. اردو صفت، قلیل الاستعمال.

واعظا سے تری جلوہ [illegible] ہے
دیدار کے بھوکوں کو ہے روزِ قیامت آتش

قولِ فیصل: ہونا کے ساتھ صرف ہے

دل جو دیدار کا قاتل کے بہت بھوکا تھا
اس ستم کشتہ سے اک زخم بھی کھایا نہ گیا میر

دیدار کا گونڈا: (کنایۃً) پیر دیدار کا گونڈا. (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں پیر دیدار کا گونڈا کہتے ہیں. اہلِ سنت حضرات کی اصطلاح ہے.

دیدار کرنا: (متعدی) صورت دیکھنا. اردو مصدر، فصیح، رائج.

مریضِ دردِ الفت جاں بلب ہے
بس اب تو آخری دیدار کر لو [illegible]

قولِ فیصل: صاحبِ نور اللغات نے دیدار کرنا کی مثال میں آتش کا یہ مصرع لکھا ہے.

ع نقاب الٹ کے وہ دیدار عام کرتے ہیں آتش

گویا دیدار کرنا کی نہیں بلکہ دیدار عام کرنا کی مثال ہے

دیدارُو: شکیل، وجیہ، صورت شکل کا اچھا، قبول صورت. اردو صفت، متروک.

محلِ صرف: چونکہ ریل چلنے کو تھی لپک کر اپنے درجے میں جو رہے. نواسی خواص نے کہا لے حضور کیا اچھا مجاز (مزاج) ہے اور ماشاء اللہ جاتا ہے دیدارو جوان ہیں. (سیر کہسار)

دیدار ہونا: (لازم) صورت نظر آنا، کسی کو دیکھنا. اردو مصدر، فصیح، رائج.

رونا ہے اب یہ آنکھ میں بیمار کیا ہوا
(ہونا) آنکھوں تو رنگ لگ گیا دیدار کیا ہوا جلیل

قولِ فیصل: تکمیلی صورت سے بھی رائج و فصیح ہے

جھلک پردے کی تھی جس نے اڑائے ہوش موسیٰ کے
نہیں معلوم کیا ہوتا اگر دیدار ہو جاتا جلیل

دیدان: [illegible] دودہ کی جمع [illegible] کیڑے جو پیٹ میں پڑ جاتے ہیں. فارسی، اصطلاح اطبا.

افسوس کہ دیدان کا کیا رزق فلک نے
جن لوگوں کی تھی درخورِ عقدِ گہر انگشت غالب

دیدبازی: آنکھیں لڑانا. فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال.

قولِ فیصل: مختلف صورتوں سے صرف کرتے ہیں، اختلاطاً

(دیدبازی کا حوصلہ کرنا)

کریں اس شوخ سے حوصلہ کیا دیدبازی کا
نہیں پاتے ہیں جرأت اس قدر جانباز [illegible] میں شعور

(دیدبازی کا لپکا چھٹنا)

دیدبازی کا لطافت نہیں چھٹتا لپکا
اچھی صورت پہ نہ آجائے مرا دل کیونکر لطافت

دیدبان: وہ سوراخ جس سے نشانہ لیتے ہیں. فارسی، مذکر.

(فقرہ) بندوق میں دیدبان نہ تھا. (نور اللغات)

قولِ فیصل: جہاز یا قلعے کا وہ حصہ جہاں سے دور کی چیز دیکھتے ہیں اسے بھی دیدبان کہتے ہیں.

اور اس شخص کو بھی دیدبان کہتے ہیں جو قلعے سے دشمن کو دیکھتا ہے

قلعے سے دیدباں نے صدا دی یہ ایک بار
آتا ہے شیر قلعہ خیبر سے ہوشیار مونس

اب عام طور سے دیکھنے والے ہی کو کہتے ہیں۔

دید شنید۔ وہ جس سے کوئی واقف ہو۔

جو رہا کشتیٔ غمزۂ دیدار
وہ اجل کا نہ دید شنید رہا قدر بلگرامی

(نور اللغات)

قول فیصل۔ اس کا استعمال نفی کے ساتھ ہی ہے جو شعر سے بھی ظاہر ہے۔

دید کے قابل۔ دیکھنے کے لائق، دیدنی، اردو مرکب فصیح، رائج۔

میزان قوم ہی خود جب ترا جہان سے ہے
لکھنؤ کیا بلکہ ساری قوم پیمانہ سان ہے
تیری حال مختی کی بس یہی پہچان ہے منی لکھنوی
دید کے قابل تماہر ساز ہر سامان ہے (گنجینۂ الفقیر)

دیدگاہ۔ جس کی زیارت کی جائے۔ فارسی ترکیب مؤنث، قلیل الاستعمال۔

ع دہی دنیا میں دیدگاہ حضور عشق

دیدہ نہ شنیدہ۔ (فقرہ یعنی کلمہ) عجیب، دیکھا نہ سنا، دیکھی نہ سنی۔ اظہار حیرت کے محل پر کہتے ہیں، فارسی کلمہ فصیح، رائج۔

محل صرف۔ شیدا کا جوبن دیکھ کر خوجی ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور بڑے غور سے گھور کے آزاد سے کہنے لگے قسم خدا کی وہ جھمکڑا ہے کہ دیدہ نہ شنیدہ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اسی محل پر دیدہ نہ شنیدہ بھی مستعمل ہے مگر نظماً، عام بول چال میں دیدہ نہ شنیدہ کہتا ہے۔

تجھے چشم وفا ہیں حسرت مردم دید
تماشہ سے وہ اخلاص نہ دیدہ نہ شنیدہ اوج لکھنوی

دیدہ نہ شنیدہ کا ایک مفہوم ”جان نہ پہچان“ بھی ہے جیسے: کبھی کی دیدہ نہ شنیدہ ہم ان سے کیونکر کہیں ہمارا یہ کام کر دیجئے۔

دیدہ نہ شنیدہ آئے میاں وحیدہ۔ ناخواندہ مہمان کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو، قلیل الاستعمال

دیدنی۔ دیکھنے کے قابل، نظارے کے قابل، قابل دید۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شہروں شہروں میں جو یہ میر کہاتا ہے میاں
دیدنی ہے یہ بہت کم نظر آتا ہے میاں میر

دید و باز دید، دید وا دید۔ ملاقات، ایک کا دوسرے کی ملاقات کے لیے جانا۔ فارسی، مؤنث۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

دید و شنید۔ دیکھنا سننا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

چادر گوش و چشم اکھوں قابل دید و شنید
سنئے کیا کیا کانوں سے آنکھوں سے کیا کیا دیکھیے رشک

قول فیصل۔ اردو عطف کے ساتھ دید اور شنید بھی کہا ہے۔

صفت حسن یار کیا لکھوں
حق یہ ہے دید اور شنید نہیں دیو

اب اس طرح بہت کم بولتے ہیں۔

دیدوں پھوٹی۔ اندھی۔ تحقیر اور تذلیل سے اردو، صفت، مؤنث، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال

محل صرف۔ جب آتی ہے ادھر ادھر کی اڑاتے تکتی ہے۔ دیدوں پھوٹی یہ نہیں دیکھتی کہ کون بیٹھا ہے۔

دیدوں سے کاجل چرانا۔ (لازم) بڑی صفائی سے چوری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ دیدوں کی جگہ دیدہ بھی لکھا ہے۔

پردۂ ابر بہاری میں ہوائے گلشن
لے چلی دیدۂ نرگس سے چرا کر کاجل منیر

اب لکھنؤ میں آنکھوں سے کاجل اڑانا (یا) چرانا کہتے ہیں۔

دیدوں کا پانی مر جانا۔ (لازم) بے غیرت ہو جانا کی جگہ۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ زیادہ تر دیدے کا پانی مرجانا کہتے ہیں۔

دیدوں کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ ایک بولی کر لو وہ مردوا بھی ایسا سج دار چھیلا حسین و جمیل ہے کہ ٹکٹکی لگی رہتی ہے میرا بھی اپنے دیدوں کی قسم عجب حال ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

دیدوں میں چربی چھا جانا۔ نشیب و فراز نہ دکھائی دینا، نیک و بد نہ سمجھنا، اچھے برے میں تمیز نہ رہنا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ نہ مرد بھی اڑتی ہوئی پیچھے پیچھے چلی اور گنبد تو پر آئی اور حیرت سے کہا۔ واہ واہ بی بی جانیے آپ کے اپنا پرایا نہیں پہچانتے۔ ایسی مستی میں آگئے دیدوں میں چربی چھا گئی تھی کہ بے تقصیر سحر کا مارا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اب زیادہ تر آنکھوں میں چربی چھا جانا بولتے ہیں۔

دیدوں میں خاک جھونکنا۔ سراسر جھٹلانا، بے وقعت بتانا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ زیادہ تر آنکھوں میں خاک جھونکنا، بولتی ہیں۔

دیدہ۔ (یائے معروف) دیکھا ہوا، دیکھی ہوئی۔ فارسی، اسم مفعول، فصیح۔ رائج۔

بے حجابی یہ کہ ہر صورت میں جلوہ آشکار
گھونگٹ اس پر یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہے — آسی جونپوری

قول فیصل :۔ ان معنوں میں زیادہ تر یہ لفظ "دیدہ" کی ضد بن کے آتا ہے جیسا کہ آسی کے ایک دوسرے شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

دیکھیے کس چیز سے تشبیہ تیرے حسن کو
ایک تو ہی نادیدہ ہے، تیرے سوا نادیدہ ہے — آسی

لفظ "نادیدہ" میں بھی "دیدہ" کے یہی معنی ہیں "نادیدہ" میں "نا" علامت نفی کا ہے۔ (یعنی نہیں دیکھا ہوا)

دیدہ۔ (یائے معروف) آنکھ۔ فارسی۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

قول فیصل :۔ ترکیب کے ساتھ اسم علم بن جاتا ہے جیسے :۔ نم دیدہ، شوخ دیدہ وغیرہ۔ (نم دیدہ جس کی آنکھ آنسوؤں سے تر ہو۔ شوخ دیدہ، دیدہ دلیر)

دل ہے پر دل میں اب تک ذوق نم دیدہ ہے — آسی
بستا ہے عین دریا میں، مگر نم دیدہ ہے — جونپوری

دیدہ۔ (یائے معروف) آنکھ، آنکھ کا ڈھیلا۔ فارسی۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ نزلہ بند ہو جانے کی وجہ سے سر میں اتنا درد ہے کہ دیدے پھٹے پڑتے ہیں۔

دیدہ۔ (یائے مجہول) جرأت۔ اردو۔ مذکر۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ مجھ ہی کے سینے میں مستعمل ہے، صاحد نہیں بولتے۔

مذاق ہے آنکھ اس سے ڈرتی نہیں
ذرا دیدہ دیکھے کوئی آرسی کا — اکبر

دیدہ باز :۔ نظر باز۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دیدہ بازی :۔ نظر بازی۔ نظریں لڑانے کی حالت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہزار طرح کے دل میں خیال آتے ہیں
تمام رات ستاروں کی دیدہ بازی سے — فراق گورکھپوری

قول فیصل :۔ اسی کو "دیدہ بازی" بھی کہتے تھے مگر اب کم رائج ہے۔ (دیکھو دیدہ بازی)

دیدہ بڑا ہے :۔ ڈھیٹ ہے، شوخ ہے

آنکھوں کے سامنے یوں صورت تری پرائی
دیدہ بہت بڑا ہے چھوٹی سی آرسی کا — محروق قدوائی

قول فیصل :۔ عورتیں بالعموم "بڑا دیدہ ہے" (بڑا کو مقدم کر کے) بولتی ہیں۔

دیدہ بہہ جانا :۔ (لازم) دیدے کا بہہ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

شدت گریہ سے عاشق کو ترے ڈر ہے یہی
ہو دہ بہہ جائیں کہیں دیدۂ گریاں بالکل — شعور

دیدہ بیٹھ جانا :۔ (لازم) دیدے کا دھنس جانا، روشنی جاتی رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جب نظر آئی تری گرد نمک چشم سیاہ
دیکھنا دیدہ بے نور زحل بیٹھ گیا — رشک

دیدہ پھٹا ہونا :۔ (لازم) (کنایۃً) نڈر ہونا، بے باک ہونا کی جگہ۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ماشاء اللہ بہت بڑے خاندان کی لڑکی ہے مگر اس کو کیا جانے کہ دیدہ پھٹا ہوا ہے۔

دیدہ پھٹ جانا :۔ (لازم) حیرت و استعجاب سے دیکھتا رہ جانا۔ اردو مصرف، متروک۔

اے پری چاک گریباں ہو کر
پھٹ گیا دیدہ تماشائی کا — رشیح عظیم آبادی

قول فیصل :۔ اب اس جگہ "آنکھیں پھٹ جانا" مستعمل ہے۔

دیدہ پھٹ جانا :۔ (لازم) بے غیرتی کی باتیں کرنا۔ شرم و لحاظ نہ رہنا، غیرت جاتی رہنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ عورتیں بالخصوص کنواری لڑکیوں کی نسبت کہتی ہیں۔ جیسے :۔ ۔۔۔ کوئی کہتی ہے کہ بی بی خالہ اماں کو کیسا جواب دیتی ہو۔ ذرا سے دنوں میں دیدہ پھٹ گیا۔ (طلسم ہوشربا)

دیدہ پھٹی :۔ بڑی بڑی نازیبا آنکھوں والی (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں بے غیرت عورت کو کہتی ہیں۔ جیسے :۔ جہاں کسی جوان مردوے کو دیکھا کمبخت بی بی ہی ہی ٹھی ٹھی کرنے لگی۔ بڑی دیدہ پھٹی ہے۔

دیدۂ تر۔ روتی ہوئی آنکھ، وہ آنکھ جس میں آنسو ہوں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ خون دل کی جھلک، آنسوؤں میں دیدۂ تر! چمن چمن بہار شوق کہاں احسن مزیبا کے لئے — (زکا پھلا؟)

ہر نقش قدم پہ ہے اثر خون جگر کا
تلووں سے ترے کس نے ملے دیدۂ ترج — داغ

دیدۂ جوہر۔ وہ حلقے جو جوہر تیغ اصل میں نظر آتے ہیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

اور استادان تیغ جفا کس کو کہتے ہیں
آنکھوں کو ہم نے دیدۂ جوہر بنا دیا — رشک

دیدہ جھپکنا۔ (لازم) آنکھ جھپکنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھئے تا دیدۂ مہر تاباں
کھلی خواب راحت سے چشم کوکب — منیر

قول فیصل :۔ اب اس محل پر "آنکھ جھپکنا" زیادہ ہے۔

دیدہ چربانک ہونا۔ (چربانک بروزن کاواک) شوخ ہونا، بیباک ہونا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

دیکھنا اس آنکھ شندی کی چال ڈھال
کس قدر چربانک دیدہ ہوگیا ۔۔۔ جان صاحب

دیدہ چھنال ہونا۔ (لازم) نڈر ہونا، ڈھیٹ ہونا، شوخ ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

دیکھو اذیں کون روٹھ عادت خدا ہی کھوئے
نرگس چشم ہی ہو وے دیدہ چھنال تیرا ۔۔۔ جان صاحب

دیدۂ حیراں۔ حیرت زدہ آنکھ۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

کون وہ دل ہے جو محو رخِ جاناں نہ ہوا
کون آئینہ ہے جو دیدۂ حیراں نہ ہوا ۔۔۔ ناسخ

دیدہ خواہد شد:۔ دیکھا جائے گا۔ فارسی ترکیب۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ او نامعقول بہرو پیئے۔ اچھا دیدہ خواہد شد۔ اس وقت ذرا عجلت میں ہوں۔

(فسانۂ آزاد)

دیدۂ خونبار:۔ خوں برسانے والی آنکھ، روتی ہوئی یا رونے والی آنکھ۔ (کنایۃً) عاشق کی آنکھ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

شیشے کو یہ دیکھ کر کہتا ہوں میں
دکھلا رہی ہے دیدۂ خونبار شراب ۔۔۔ نظم طباطبائی

دیدہ و دانستہ:۔ جان بوجھ کے۔ فارسی فصیح، رائج۔

وصل کی آپ کو زبان دے کون
دیدہ دانستہ اپنی جان دے کون ۔۔۔ نواب مرزا شوق

قولِ فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ "دیدہ و دانستہ" کہتا ہے۔

دیدہ ورائی:۔ (فارسی میں دیدہ دریدگی صاحب نظر ہے) دلیری، جرأت، بے باکی، شوخ چشمی۔ اردو مؤنث، عورتوں کی زبان۔

چشم عاشق جو کھلی نزع میں دیکھی تو کہا
پھر گئی آنکھ مگر دیدہ درائی نہ گئی ۔۔۔ شاد

قولِ فیصل:۔ کرنا کے ساتھ صرف ہے

جو سرمہ بھی بنے پس کر سائے چشم مردم میں
کھچے آنکھوں میں یوں دیدہ درائی کی توہم نے کی ۔۔۔ شاد

اس کی اُردو جمع "دیدہ درائیاں" بھی کرنا کے ساتھ استعمال ہوئی ہے۔

ہرن جو نشۂ وحشت دکھائے آنکھیں
غزال کرتے ہیں دیدہ درائیاں کیا کیا ۔۔۔ شاد لکھنوی

دیدۂ دل:۔ دل کی آنکھ، بصیرت۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

دیدۂ دل نے کھینچا کوچۂ محبوب میں
کھینچ کر ہم کو فرشتے سوئے جنت لے گئے ۔۔۔ آتش

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل وا کرے کوئی ۔۔۔ (ڈاکٹر اقبال) (واکرنا)

دیدۂ دلیر۔ دیدہ دلیل، شوخ چشم۔ فارسی ترکیب فصیح، رائج۔

دیکھتی ہے وہ گور دیدہ دلیر
بیگا بہرام اس پہ صورت شیر ۔۔۔ بشت گلزار

محلِ صرف:۔ ہے ہے لگوڑی کیا ہوا اس سے تو مرہی گئی ہوتی یہ تو ایسی دیدہ دلیر تھی نہیں۔ اس پر کسی کا سایہ تو نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دیدہ دلیری۔ شوخ چشمی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ واہ لڑکی کیا بلا ہے بے دیدہ دلیری ہے۔ وہ تو سوار کو گھوڑے گھوڑے پر سے اُتار لے۔

لے ہے ایسی لڑکی نوج کسی کی ہو۔ یہ دیدہ دلیری۔

(فسانۂ آزاد)

دیدہ دلیل:۔ (دلیل، بروزن دلیر) شوخ چشم بے باک، بے شرم۔ نڈر۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

سب کو دیدہ دلیل سمجھا ہے
کیا ملاقات کھیل سمجھا ہے ۔۔۔ شوق لکھنوی

دیدہ دلیل کرنا۔ (متعدی) نڈر کرنا، بیباک کرنا۔ اُردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمہارا لڑکا تو کبھی ایسا نہ تھا۔ تم نے ہر وقت ٹوک ٹوک کے ایسا کردیا کہ اب تمہاری بھی نہیں سنتا۔ دن بھر بارا مارا پھرتا ہے۔ دیدہ دلیل کرنے کی ساری ذمہ داری تمہیں پر ہے۔

دیدہ دلیل ہونا۔ (لازم) بے باک ہونا، نڈر ہونا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ہے ہے اس لڑکی کا کیسا دیدہ دلیل ہے۔ نامحرم سے بڑھے چچا کے سامنے اس بے تکلفی سے گفتگو کرنا ــ آج آبرو خاک میں مل گئی۔

(فسانۂ آزاد)

دیدہ دلیلی۔ شوخ چشمی، بے باکی، دلیری، جرأت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

کیا چھپتی ہے خصم سے دیکھے ہیں لوگ سب
دن دہاڑے یہ تیری دیدہ دلیلی تو ہے ۔۔۔ رنگین

دیدہ ڈھوئی:۔ شوخ دیدہ، شوخ چشم، دلیر، بے باک، بے حیا، بے غیرت۔ اُردو صفت، مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کسی دیدہ ڈھوئی بیگم نے اکڑے وعدہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ شادی کروں گی۔

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "دیدے کی ڈھوئی"

بولتی ہیں۔

دیدہ دیکھنا۔ (لازم) ہمت دیکھنا، جرأت دیکھنا
اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

لڑا دی ہے آنکھ اس سے ذرا بھی نہیں
ذرا دیدہ دیکھیے کوئی آرسی کا — امیر

دیدہ روزن۔ روشن دان کی آنکھ، روشن دان
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

انتظار یار میں تسلیم ہم کو رات دن
دیدۂ روزن کی صورت در کو تکنا — تسلیم لکھنوی

دیدہ ریزی۔ (دریزی، بیائے دوم مجہول) طر
باریک کام جس میں آنکھوں پر زور پڑتا ہے، مجاز
کسی کام میں نہایت غور کرنا۔ اردو، مؤنث۔
(نور اللغات)

قول فیصل۔ معنی مذکور میں اہل لکھنؤ دیدہ ریزی کا کام
کہتے ہیں۔ جیسے۔ کوئی ایک مہینے میں قرآن لکھ
ڈالا۔ جیسے مسطور قرآن موجود ہے ملاحظہ فرمائیے
میری محنت پر نظر ڈالیے اور غور فرمائیے کہ کیا دیدہ ریزی
کا کام ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دیدہ ریزی کرنا۔ (متعدی) باریک کام کرنا، ایسا
کام کرنا جس سے آنکھوں پر زور پڑے۔ اردو مصرف،
فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس وقت تو راحت لو۔ جان مارت دیدہ
ریزی کیے جاؤ گی تو آنکھوں کا کیا حال ہوگا۔

دے دھڑا دھڑ۔ مارنے میں تسلسل ظاہر
کرنے کے لیے بڑے زور سے کے بولتے ہیں۔ اردو مصرف
عوام کی زبان۔

محل صرف۔ غصے میں بھرے ہوئے آئے تھے کہ آتے ہی
بیوی کو دے دھڑا دھڑ مارنا شروع کر دیا۔

دیدۂ زہ گیر۔ زہ گیر کا حلقہ۔ فارسی ترکیب
فصیح، رائج۔

ہوا ہے دیدۂ زہ گیر سے مجھے ثابت
تری کمان بھی کچھ دیکھ بھال رکھتی ہے — خورد

دیدہ سفید ہونا۔ آنکھ میں جالا پڑ جانا۔ اردو مصرف
فصیح، رائج۔

تم نہانے کو جو دریا میں نہ آؤ دو روز
رو دیے روتے ہر اک دیدۂ گرداب سفید — امیر لکھنوی

دیدۂ کور۔ (کور، بواو مجہول) اندھی آنکھ
اندھے کی آنکھ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آنکھ والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے — امداد امام اثر
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے [illegible]

دیدہ کھلنا۔ آنکھ کھلنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

آج ادھر ہی کو رہے گا دیدۂ اختر کھلا — غالب

دیدہ کھیل میں ہونا۔ (لازم) طبیعت کا کھیل
میں لگا ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

دیدہ ہے تیرا کھیل میں پڑھتی ہے کس لیے
پہچانتی اری نہیں خوشہ بھی سیپ کا — جان صاحب

دیدۂ گریاں۔ رونے والی آنکھ۔ فارسی ترکیب
مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب غم ہجراں یار ہے، آہ آتش بار،
سر بہ سینہ، سرگرداں، سینہ بریاں اور دیدۂ گریاں۔
حیران و پریشاں۔ (فسانۂ آزاد)

اشک خوں دیکھ کے ہنستے ہو مگر یاد رہے
رنگ لائے گا کبھی دیدۂ گریاں اپنا — جلیل

دیدہ لڑنا۔ محبت ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں
کی زبان۔

پھری چشم الفت جو مہ رو سے
لڑا دیدۂ شوق خورشید سے — اختر (شاہ اودھ)

دیدہ لگانا۔ (متعدی) توجہ کرنا، دھیان دینا۔
اردو، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ میں نے لاکھ کوشش کی کہ تمہاری لڑکی
کو پڑھا دوں مگر اس کا دل ہی نہیں لگتا۔ ہاں کھیل
میں ہر وقت دیدہ لگائے رہتی ہے۔

دیدہ لگنا۔ (لازم) توجہ ہونا، دھیان ہونا۔ اردو
عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف۔ میرا لڑکا کسی کام میں دیدہ بھی لگتا ہے
کہ بی اسے کچھ پڑھائے لکھائے بھی تو کیونکر۔

قول فیصل۔ نفی کے ساتھ زیادہ استعمال ہے۔

دے دھادھم۔ ان الفاظ میں گھونسوں اور
مکوں سے مارے جانے کی کیفیت بتاتے ہیں یعنی جس
سے زد و کوب کیا جائے مراد ہوتا ہے۔ اردو مصرف،
عوام کی زبان۔

محل صرف۔ وہ بھی عجب انسان ہیں، آتے ہی نہ کچھ
پوچھا نہ گچھا دے دھادھم اپنے لڑکے کو پیٹنا شروع
کر دیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہم اچھا کرتے ہیں۔ لیکن اگر
یہی رہا تو لڑکا غارت ہو جائے گا۔

دیدۂ مخمور۔ نشیلی آنکھ، کنایۃً محبوب کی آنکھ۔
فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

صاد سرخی سے کیا کس نے مرا دیوان —
اپنے عالم میں ترے دیدۂ مخمور نہیں — عزیز لکھنوی

دیدۂ مقراض۔ مقراض کا حلقہ۔ قینچی کے
دونوں حلقوں میں سے ہر حلقہ جو انگلیوں میں پھنسا
لیا جاتا ہے۔ فارسی ترکیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ بہت کم مستعمل ہے۔

دیدہ موٹا ہونا۔ (لازم) ڈھیٹ ہونا، نڈر ہونا
بے باک ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ دیدہ ایسا موٹا ہے کہ کسی سے جھجکتی
ہی نہیں۔ (رحم بر خر)

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

دیدہ نڈر ہونا:۔ بے باک ہونا، ڈر نہ ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

تلوار چلی مجھ پہ مرے آگے سے جب سے
مردود ہے سو اب تو ہے دیدہ نڈر اپنا — جان صاحب

دیدۂ نم:۔ چشمِ تر، روتی ہوئی یا آنسو بھری ہوئی آنکھ۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

عُمر کرتے ہیں قیامت یہ مرے دیدۂ نم بھی — لالہ علم

دیدہ نہ لگنا:۔ دل نہ لگنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

گلزار خال کی چاہ میں نرگس یہ تنگ ہے
لگتا نہیں ہے دیدہ اب اس کا سوائے باغ — جان صاحب

دے ڈھوال ڈھول:۔ بچے کو مارنے کی آواز۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ سب سے پہلے تو اس نے دے ڈھوال ڈھول دے ڈھوال ڈھول اپنے بے زبان معصوم بچے کو پیٹ ڈالا۔ (توبۃ النصوح)

دیدہ و دانستہ:۔ قصداً، عمداً، جان بوجھ کے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

دل دیا نادان کو کیا جانیں وہ بھر تکتی ہیں
دیدہ و دانستہ چونکے سخت نادانی ہوئی — بحر

دیدہ ور:۔ صاحبِ نظر، ہوشمند۔ فارسی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا — اقبال

قولِ فیصل:۔ ہوشمندی اور دانائی کے معنوں میں دیدہ وری بھی رائج ہے جو مؤنث ہے۔

دیدہ ہرجائی ہوجانا:۔ (لازم) نڈر ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وہ خود ہرجائی تھے تو بے چارہ دیدہ بھی ہرجائی
اِدھر تاکا، اُدھر تاکا، کہاں بھاگا تھا، اِس جھانکا — ناسخ

دیدہ ہوائی ہونا:۔ (لازم) (کنایۃً) اِدھر اُدھر تماشا دیکھتے پھرنے کا شوق ہونا۔ اُردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

نکلتے ہی مرے سینے سے لوگو دوں پہ جا چمکی
یہ برقِ آہ کا بھی ذوق کیا دیدہ ہوائی ہے — جرأت

قولِ فیصل:۔ اس کی ضمنی صورت "دیدہ ہوائی ہو جانا" بھی رائج ہے۔ جیسے:۔ "میں نے کہا اب تو کچھ نہیں کہتی صندل لگانے کو کہا تھی وہ کوئی اور آخر لگا گئی ہے لے سیوتی اب تیرا دیدہ ہوائی ہو گیا ہے۔ نہیں معلوم کہاں اُڑ گئی تھی۔" (طلسمِ ہوشربا)

دیدے اُلٹ جانا:۔ (لازم) (کنایۃً) نزع کا عالم ہونا، پتلیاں پھر جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

نظر آجائیں جو آئینے تری رانوں کے
کیوں اُلٹ جائیں نہ دیدے ترے حیرانوں کے — ناسخ

قولِ فیصل:۔ اب "آنکھیں پلٹ جانا" زیادہ بولتے ہیں۔

دیدے بدلنا:۔ (لازم) (کنایۃً) بے رُخ ہونا، بے مروت ہونا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ "مُردے، ذرا ذرا سی بات پر سوائے دیدے بدلنے کے اور کچھ نہیں جانتا۔"

دیدے بھر آنا:۔ (لازم) رونا، آنسو بھر آنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سُنا تھا کر جی میں آیا جی دے
دیکھا دکھی بھر آئے دیدے — شوق قدوائی

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر "آنکھیں بھر آنا" زیادہ بولتے ہیں۔

دیدے بہنا:۔ (لازم) (کنایۃً) زار زار رونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بہیں گے شکلِ دریا دیدۂ تر
پئیں گے آبِ زبان چشموں کا پانی — آتش

دیدے پتھرا جانا:۔ (لازم) اندھا ہو جانا، آنکھ کی روشنی جاتی رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

پتھرا رہے ہیں میان میں خنجر بھی خوف سے
پتھرا گئے ہیں دیدۂ جوہر بھی خوف سے — اوج

دے دے پٹکنا:۔ (لازم) لگاتار کوئی چیز ہاتھ سے بلند کرنا اور قصداً زمین پر کھینچ دینا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یوں مرے آئینۂ دل کو نہ تو دے دے پٹک
دوست رکھتے ہیں حسین لے منہ کر آئینے کو — ناسخ

دیدے پٹم ہونا (یا) ہو جانا:۔ (لازم) اندھا ہو جانا، بصارت نہ رہنا۔ اُردو صرف، عورتوں کی زبان۔

زانی شرم ہے کہتے ہیں یہ کہن کے وہ دشمن
نہ دیکھے جو ہمیں دیدے پٹم ہو جائیں اندھا ہو — راسخ

قولِ فیصل:۔ کوسنے کے طور پر کہتی ہیں کہ دیدے پٹم ہو جائیں۔ نثر میں بھی یونہی ہے۔ جیسے:۔ "جس نے کہا ہو اس کے دیدے پٹم ہو جائیں۔" (فسانۂ آزاد)

دیدے پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا:۔ خوب غور سے دیکھنا، گھور گھور کے دیکھنا، بہت دیکھنے کی کوشش کرنا۔ اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ "اب تو شاہ جی چکر میں آئے۔ یہ آوازہ کس نے کسا، یہ حریف کون پیدا ہوئے، یہ پھبتی کس نے کہی۔ اِدھر اُدھر دیدے پھاڑ پھاڑ کر دیکھا مگر آدم نہ آدم زاد۔" (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ "دیکھنا" کی جگہ "گھورنا" بھی کہا ہے۔ جیسے:۔ میاں خوجی چکھا تو قلی کی

دراج جھل رہے ہیں۔ گر دیدے پھاڑ پھاڑ کے نظارہ بازی میں مصروف ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دیدے پھاڑ کر دیکھنا (یا) گھورنا۔ (لازم) گھور کر دیکھنا، خوب آنکھیں کھول کر دیکھنا، ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ دیکھیے واللہ غضب کر دیا۔ لوگوں نے آنکا گر رہا لگا، آنکھ تک نہ جھپکی، دیدے پھاڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ گھورنے کے لیے 'دیدے پھاڑ پھاڑ کے دیکھنا' بھی کہتے ہیں۔

دیدے پھاڑنا۔ (لازم) دیدے کو دور سے کھلے رکھنا۔ اردو مرث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کوئی ٹانڑ سا قد لال لال دیدے پھاڑے لمبے لمبے دانت نکالے، گلے میں کھوپڑیوں کی مالا ڈالے کھڑا ہنس رہا ہے۔ (آب حیات)

دیدے پھٹے کے پھٹے رہ جانا۔ (لازم) سخت استعجاب ہونا۔ اردو مرث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ سوت کے گھر کو ایسا سجا ہوا دیکھا کہ دیدے پھٹے کے پھٹے رہ گئے۔

دیدے پھٹے ہونا۔ (لازم) کسی چیز کا نگاہ میں نہ سمانا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بڑے گھر کی لڑکی ہے۔ غریب سسرال میں ہر چیز کو حقیر نظر سے تو دیکھے گی، دیدے پھٹے ہوئے ہیں۔

قول فیصل:۔ بے باک، شوخ اور تیز لڑکی کو بھی کہتے ہیں۔

دیدے پھوٹ جانا۔ (لازم) اندھا ہو جانا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

آئی کسی سامنے آئی تو کہا جھنجھلا کر
دیدے پھوٹیں ترے کیوں گھورتی ہے تو مجھ کو — امیر

دیدے پھیر پھیر کے دیکھنا۔ پتلیاں پھیر پھیر کے دیکھنا۔ اردو مرث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب ہاتھی قریب آیا تو نواب صاحب نے پوچھا۔ ابے صاحب سب خیریت تو ہے؟ ہاتھی کہاں رہ گیا تھا؟ جواب ندارد۔ پھر دریافت کیا ارے صاحب واسطے خدا کے جواب دو۔ یہ ہاتھی دیر میں کیوں آیا؟ مہرائے بر نکامت گول گول دیدے پھیر پھیر کے دیکھتے جاتے ہیں مگر بولتے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دیدے تلوؤں سے ملنا۔ (لازم، کنایۃً) کمال خوشامد کرنا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔

ہر نقش قدم میں ہے اثر خون جگر کا
تلوؤں سے ترے کس نے ملے دیدۂ تر آج — داغ

دیدے جھکتے ہیں تو گنتوں ہی کے آگے جھکتے ہیں۔ اچھوں کی مروت اچھی جاتی ہے خواہ اس میں برائی ہو۔ متروک۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اس محل پر کہتے ہیں "گھٹنے پیٹ ہی کی طرف کو جھکتے ہیں"۔

دیدے چار ہونا۔ (لازم) ہوشیار ہونا، ہوش میں آنا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

چشم بد دور دیدے چار ہوئے
آنکھ منڈی کو جواب ہوا ہے عشق — جان صاحب

دیدے چمکانا۔ (لازم) ناز غمزے کے ساتھ آنکھوں کو گردش دینا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ بڑی شوخ و شنگ اور بے باک لڑکی ہے۔ کسی کی بات مانتی ہی نہیں۔ جب دیکھو تو بگڑ کے دیدے چمکاتی ہے۔

دیدے دکھانا۔ (متعدی) آنکھیں دکھانا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

اس سفری سے ہجر نالی کو جب کہا
دیدے دکھائے جادو اکسوں بھرے ہوئے — رشک

دیدے دھنس جانا۔ (لازم) آنکھوں میں حلقے پڑ جانا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔

دھنس گئے ہیں ضعف کے مارے تو ہجر یار میں
میں کنواں کہتا ہوں اپنے دیدۂ نمناک کو — ناسخ

دیدے دھویا (یا) دیدوں دھویا۔ بے مروت، بے لحاظ۔ عورت کے لیے دیدے دھوئی، دیدوں دھوئی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کا مفہوم بے غیرت، بے حیا، ڈھیٹ ہے۔ اب دیدوں دھویا یا دھوئی مستعمل ہے۔

دیدے سفید ہو جانا۔ (لازم، کنایۃً) اندھا ہو جانا، بہت رونا۔ اردو مرث، فصیح، رائج۔

یار آیا تو ہوئے دیدۂ ناکام سفید
جیسے ہو آمد سلطاں سے در و بام سفید — ناسخ

دیدے سے ڈرنا۔ (لازم، کنایۃً) بے باکی اور شوخی سے ڈرنا۔ اردو مرث، عورتوں کی زبان۔

آہوئے ختن کے سب ترے دیدے سے ڈرتے ہیں
ڈھوئی ڈھلائی آنکھ ہے لے یار مان جان — سحر

قول فیصل:۔ 'دیدے سے ڈریے' بھی کہتے ہیں۔ جس کا مفہوم ہوا، بے باکی اور شوخی سے ہوشیار رہنا چاہیے۔ کسی اسم یا ضمیر کے ساتھ کہتے ہیں۔

نگاہ تیر ہے ڈریے تمہارے دیدے سے
شہید کر کے مجھے انفعال بھی نہ ہوا — سحر

دیدے کا پانی ڈھل جانا (یا) دیدوں کا پانی ڈھل جانا۔ (لازم) عورت کا بے حیا ہو جانا، غیرت جاتی رہنا۔ اردو

عورتوں کی زبان۔

محل صرف: ان کے دیدے کا پانی ڈھل گیا ہے کسی کو آپ ان کو نہیں اور وہ حیا کی محل کو جانے لگیں۔ (فسانۂ آزاد)

لڑکی دیدے کا ڈھل گیا پانی
حرکتیں کرتی ہے نہایت شوخ — جان صاحب

قول فیصل: "ڈھل جانا" کی جگہ "مر جانا" بھی ہے جیسے "مجھے میاں کا جتنا ڈر ہے کسی کا نہیں ہے نظیر کیسے دیدے کا پانی تو مر گیا ہے۔" (فسانۂ آزاد)

دیدے کھلے ہونا: (لازم) آنکھیں روشن و منور ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

انصاف کو ہیں دیدۂ اہل نظر کھلے
پردہ اٹھا کر پردۂ شمس و قمر کھلے — آتش

دیدے کھونا: (لازم) آنکھوں کی روشنی کو نقصان پہونچانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: دنیا کے نقصان پر رونا بے فائدہ دیدے کھونا۔ (توبۃ النصوح)

(ایضاً) سوچ کر بات محال ہے۔ ابتلین کی جدائی خواب و خیال ہے ..... گھر پھر خیال آیا کہ مصیبت سے مفر دو چار ہونا ہے۔ ابتلین کے وصل سے جلد ہاتھ دھونا ہے۔ فراق یار میں عمر بھر رونا ہے، بیٹھے بٹھائے مفت میں دیدے کھونا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دیدے کی صفائی: بے باکی، شوخ چشمی، بے حیائی، بے غیرتی، بے شرمی۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: اری لونڈیا اور دیدے کی اس قدر صفائی کلنگ اسی کا نام ہے۔ (کامنی از سرشار)

تو یہ کس وجہ بے حیائی ہے
واہ کیا دیدے کی صفائی ہے — شوق لکھنوی

دیدے گھٹنوں کے آگے آئے: (محاورہ) اندھا ہو جانا، لنگڑا ہو جانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

جس طرح سے نہیں زیب ہیں لائے
دیدے گھٹنوں کے ترے آگے آئے — شوق لکھنوی

دیدے گھٹنوں کے آگے پائے: (محاورہ) آنکھیں پھوٹ جائیں، چلنے پھرنے سے مجبور ہو جائے۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

دل ڈھونڈے بچے دیدے جو مرا اگر کسی کو جو
بی اپنے دیدے گھٹنوں کے آگے وہ پائے گا — جان صاحب

دے دے مارنا: (متعدی) کسی چیز کو متواتر پٹخنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

یاد گیسو میں جو دے دے مارتا ہے آپ کو
ہو گیا ہے اور سب اندر گیسو آئینہ — ناسخ

دیدے مٹکانا: (لازم) آنکھیں چمکانا، آنکھیں پھرانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: کمبخت گھر کا کوئی کام تلکے سے نہیں کرتی جب کہو تو دیدے مٹکانے لگتی ہے۔

دیدے میں ترمرے پھرنا: (لازم) کسی دماغی مرض کی وجہ سے آنکھوں کے آگے شرارے سے چمکتے ہوئے معلوم ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل: آنکھوں کے سامنے ترمرے پھرنا زیادہ بولتے ہیں۔

دیدے میں سرسوں پھولنا: (لازم) آنکھوں میں سرسوں پھولنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

سونے کا پانی پی کے ہے کیا طرفہ انساں بسنت
سرسوں جو پھولی دیدۂ جام شراب میں — تحریر

قول فیصل: آنکھوں میں سرسوں پھولنا زبان پر چڑھا ہوا ہے۔

دے دینا: بخش دینا، عنایت کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: آج دس روپے دے دیجئے بہت ضرورت ہے۔

دیدے نکالنا: خشمگیں آنکھوں سے دیکھنا، غضب ناک نظروں سے دیکھنا، آنکھیں نیلی پیلی کرنا، غصہ کرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

فرقت کی شب فلک پر داغ سیاہ بن کر
پھر پر تمام اختر دیدے نکالتے ہیں — جلال

قول فیصل: "پر" کے اضافے کے ساتھ بھی رائج ہے مگر وہ بھی قلیل الاستعمال ہے۔

بے فائدہ اگر وہ دیدے نکالتے ہیں
آنکھوں کے ... ڈھیلے نکالتے ہیں — سرمایۂ زبان اردو

اب بالعموم "آنکھیں نکالنا" بولتے ہیں۔

دیدے نکالنا: (متعدی) آنکھ کے ڈھیلے کو اس کی جگہ سے باہر نکالنا، آنکھیں پھوڑ ڈالنا، اندھا کر دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: لکھنؤ کے ایک نواب نے ایک بڑے شہ زور انسان کے کسی بات پر ناراض ہو کے دیدے نکال لیے تھے۔

دے ڈالنا: (متعدی) کسی کو کوئی چیز مفت دے دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی فقیر کو اپنا انعام دے ڈالیں
کہیں مجھے بھی نہ پیرے نام دے ڈالیں — عشق

الٰہی وصل کی ہے رات دے ڈال
مجھے کوئی گھڑی روز جزا کی — داغ دہلوی

قول فیصل: "دے دینا" کے محل پر بھی استعمال ہوا ہے۔

دے ڈالیں جان کشتہ کے جو اسماں کیا اٹھا
اچھا ہے وہ کام جسے تو کرے قبول — عشق

دیر: بت کدہ، بت خانہ، فارسی، مذکر۔

فصیح، رائج۔

کعبے میں آئے جو ہم سے دیر خالی ہو گیا
بُت بچھڑے تو کیا ہوا اللہ والی ہو گیا — امیر

قولِ فیصل:۔ عربی میں راہبوں کے رہنے کی جگہ کو دیر کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا معنی اسی سے مجاز ہیں

دیر:۔ (یائے مجہول) (امر) توقف، مدت، وقفہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

حالی ہو تو دیر ایک دم اک پل نہیں ہوتی
مشکل کوئی بے عقدہ کشا حل نہیں ہوتی — انیس

دیر آشنا:۔ وہ شخص جو دیر میں بے تکلف ہو۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

وفادار ہوتے ہیں دیر آشنا
یہ عقدہ کھلا ایک مدت کے بعد — داغ

دیر آنا:۔ دیر سے آنا، تاخیر سے آنا۔ قلیل الاستعمال

دیر آئے پر بہ جلد آئے رسولؑ
دور لاکھوں کوس تھا سایہ رہ گیا — انیس

قولِ فیصل:۔ اب زیادہ تر "سے" کے اضافے کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔ یعنی "دیر سے آنا"

دیر آید درست آید:۔ جو کام دیر میں سرانجام ہوتا ہے وہ ٹھیک ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ جب عباسی کے آنے میں دیر ہوئی تو ان کی بے قراری اور بھی بڑھی۔ مگر مقلا خیرل نے سمجھانا شروع کیا۔ حضور دیر آید درست آید کھانا کھائیں گے، کپڑا پہنیں گے۔ مگر ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ آئیں گے ضرور۔ (افسانۂ آزاد)

دیر بتانا:۔ مصدر، تاخیر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

دل جو تھا خاص گھر اس کا، نہ بنایا افسوس!
مسجد و دیر بنایا کر دیا ہوتا ہے — مولوی سلیم جونپوری

دیرپا:۔ پائدار، مستحکم، مضبوط۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بانکپن کا جوتا خوبصورت تو نہیں ہوتا۔ مگر دیرپا ضرور ہوتا ہے۔

دیرپائی:۔ استحکام، مضبوطی، پائداری۔ فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دل کی شکست و ریخت کی کیسے خبر تو لے
ہجر کی دیرپائی کو تعمیر شرط ہے — سودا

دیر تک:۔ مدت تک، عرصے تک۔ گفتگو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج خلافِ معمول وہ ہم سے دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اور بہت خوش نظر آ رہے تھے۔

قولِ فیصل:۔ "تک" کی جگہ "تلک" بھی کہتے تھے جو اب متروک ہے۔

دیدۂ حیراں نے تماشا کیا
دیر تلک وہ مجھے دیکھا کیا — مومن

دیر دار:۔ (دار، تابع مہمل) دیر۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

آیا ہے آج چھوڑ کے زلفیں وہ سوختہ
اب دل کو پھانسی دینے میں کیا دیر دار ہے — راسخ عظیم آبادی

دیر سویر:۔ (واو مجہول) وقفہ، دیر۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کچہری آنے میں دیر سویر کس کو نہیں ہوتی۔

دیر سے:۔ مدت سے، عرصے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محلِ صرف:۔ کہاں چلے گئے تھے جلدی جاؤ ماسٹر صاحب دیر سے بیٹھے ہوئے تمہارا انتظار کر رہے ہیں

دیر کرنا:۔ (لازم) دیر لگانا، وقت گزارنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ع دیر آنے میں تم نے میں تڑپ کر رہ گیا — ناسخ

دیرگاہ:۔ مدت تک، عرصے تک۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

یار دیرینہ ہے حسرت ابی دل
رہے یارب یہ دیرگاہ آباد — رشک

دیر گزرنا:۔ (لازم) وقفہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اس نامراد کا جسے صدمہ ہوا کمال
گزری تھی تھوڑی دیر کہ بانکا چلا — اوج

محلِ صرف:۔ عمرو نے کپڑے اس کے آ اریسے اور آپ اس کی ایسی صورت بنا کر مکان کے دروازے پر جا بیٹھا۔ کچھ دیر اسے گزری تھی کہ سامنے سے ایک اژدہا آتش فشاں پیدا ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

دیر لگانا:۔ (لازم) دیر لگانا، ڈھیل ڈالنا، تاخیر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قاصد قاصد میں کر رہا تھا
کیا دیر لگائی آہ قاصد — ناسخ

ہر اسے کو اللہ کہی ڈھونڈھ کے لاؤ
تکمیل کا ہے وقت نہ اب دیر لگاؤ — عشق

دیر لگنا:۔ (لازم) وقفہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

ذائقے دیر لگتی ہے نہ جلتے دیر لگتی ہے
جیسے ہم آبرو سمجھے ہیں اک قطرہ ہے شبنم کا — ونگ

ہچکی کی ہے بس منتظری نزع میں اے موت
کیوں دیر لگی وصل کا پیغام نہ آیا — جلال

دیر مکافات:۔ (مکافات) دنیا۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع اس دیر مکافات میں کس سے غافل — لااعلم

قولِ فیصل:۔ عموماً صرف "مکافات" استعمال کرتے ہیں

دیر میں:۔ تاخیر کے ساتھ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ "کیجئے مرزا جی! اب تو آپ کارِ خاص بھی دیر میں کرتے ہیں اور چلاتے بھی جا رہے ہیں"۔
(رمز پیرا نشن ۔ میرا بھولا گناہ)

دیر میں دیر ہونا :۔ دیر ہو جانے کے بعد اور دیر ہونا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ایک تو گاڑی کا وقت قریب آ گیا ہے دوسرے رکشا نہیں ملتا دیر میں دیر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

دیر نشیں :۔ مندر میں بیٹھنے والا، بت پوجنے والا (مجازاً) خدا سے غافل۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ اردو میں اس کی جمع واؤ، نون کے ساتھ "دیر نشینوں" رائج ہے۔

جنس نایابِ محبت کو پھر ارزاں کر دے
یعنی ہم دیر نشینوں کو مسلماں کر دے (ڈاکٹر اقبال ۔ شکوہ)

فارسی میں اس کی جمع الف، نون کے ساتھ لاتے ہیں جیسے: دیر نشینانِ ہند۔

دیر نہیں :۔ تاخیر نہیں۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

جان جانے میں بس اب دیر نہیں
ملک الموت ہے یہ شیر نہیں (مرزا آرسوا)

دیر ہضم :۔ دیر میں ہضم ہونے والا۔ فارسی ترکیب، صفت۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ پلاؤ بہت ثقیل ہوتا ہے اور دیر ہضم (امیر کہار)

دیر ہونا :۔ (لازم) توقف ہونا، عرصہ ہونا، وقت گزار کر آنا، دیر کر کے آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ان سے کہو دیر ہو رہی ہے، جلدی آئیں۔

دیر ہے :۔ تاخیر ہے۔ اردو فقرہ۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اشارے کی دیر ہے ذرا لب ہلاؤ تو ابھی بجا لوں۔ (فسانۂ آزاد)

؎ مارا دھرا ہے آنکھ ملانے کی دیر ہے (تعشق)

دیری :۔ (یائے اول مجہول) دیر، دیرتن۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

چل ادھر کے کی ہوئی جو دیری
سبحان اللہ شان تیری (گلزارِ نسیم)

دیریں :۔ (یائے اول مجہول و دوم معروف) کہنہ، پرانا، بڑی عمر کا، بہت سن رسیدہ۔ فارسی صفت، علیم یا خاص طبقے کی زبان

تھا ایک کمال پیرِ دیریں
عیسیٰ کی تھیں جس نے آنکھیں دیکھیں (گلزارِ نسیم)

دیرینہ :۔ (یائے اول مجہول و دوم معروف) کہنہ، پرانا، پرانی، دلی۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

شیوہ جو ہمارا ہے بغض و حسد و کینہ
کچھ کام نہیں دیتی اب الفت دیرینہ (تقی لکھنوی ۔ صحیفۃ القوم)

محلِ صرف :۔ مجھ سے عوض بیانے آقائے نادار... اس ساتھ کے کھیلے کو فراموش خاطر عاطر نہ فرمایئے گا اور حقوقِ دیرینۂ خدمت گزاری کے عوض دعائے خیر کیجئے گا۔ (طلسم ہوش ربا)

بلا اضافت بھی استعمال کرتے ہیں

یار دیرینہ ہے خرابی دل
رہے یارب یہ دیر گاہ آباد (رشک)

دیرینہ روز :۔ کہن سال، عمر رسیدہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ قرن جیوڑی والی کی ماں دیرینہ روز نے اپنی قرار اور یاقوت رخسار دخت گلعذار کو یہ پٹی پڑھا دی کہ آج جو نواب صاحب آئیں تو ان کو ٹھگنا چاہیئے۔ (امیر کہار)

دیرینہ سال :۔ کہن سال، بوڑھا، معمر۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ مرحوم ایک دیرینہ سال اور فقیر مزاج شخص تھے۔ (دیوانِ ذوق مرتبۂ آزاد)

دیس :۔ (یائے مجہول) ملک، ولایت، صوبہ۔ اردو، مذکر۔ فصیح، رائج۔

دم لینے کا موقع بھی کسی جا پہ نہ پایا
گرشتۂ و حیراں تھی کہ تھا دیس پرایا (برادر انیس ۔ مونس)

دیس :۔ وطن۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

وہ پوری کرکے ہو گیا جیسیں
جنگلے کی راہ سے چلا بیسیں (گلزارِ نسیم)

دیس :۔ ایک راگ کا نام جو آدھی رات کو گاتے ہیں۔ اردو، مذکر، گویوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ تاجدار سے کہو آدھی رات کا وقت ہے وقت کی مناسبت سے دیس راگ کی کوئی چیز سنائیں۔

دیسا :۔ (یائے مجہول) مُردے کا فاتحہ جو پہلے سال کے فاتحے کے بعد سالانہ ہوتا ہے پہلے سال کے فاتحے کو برسی کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آگرے میں شہید ثالث کا دیسا ہر سال ہوتا ہے۔

قولِ فیصل :۔ اردو میں اس کا رسم الخط دیسا ہے۔

دیسا دیسا چال کلال بیوپار :۔ ہر جگہ کی ریت رسم اپنے خرید و فروخت کا انداز جدا گانہ ہوتا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں۔

دیسائی ۔ دیس مکھ :۔ زمانۂ سلف میں اس حاکمِ پرگنہ کا نام تھا جس سے پرگنے کا سارا انتظام مالی متعلق تھا باستثنائے حساب و کتاب جس کا تعلق دیسپانڈیہ سے تھا۔ اردو، مذکر، دکن کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ مونث کے محل پر دیکھی بھالی ہے

گزریں نظروں سے ہزاروں گوری کالی صورتیں
اس مرتبہ کی ہیں اکثر دیکھی بھالی صورتیں — داغ

دیکھا بھالی (ہ) تلاش، جستجو۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دیکھا بھالی (ہ) دیدہ بازی، نظارہ، کسی چیز کو غور سے دیکھنا۔ اُردو مونث، متروک۔

دیکھا بھالی (ہ) دیکھ بھال، نگرانی، حفاظت۔ اُردو، مونث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔
محلِ صرف :۔ جب سے نوکری کی ہے سارا دن باغ کی دیکھا بھالی ہی میں گزر جاتا ہے۔
قولِ فیصل :۔ فصحا دیکھ بھال بولتے ہیں۔

دیکھا تیرا چھند بند، پھٹا جامہ تین بند، زیب کھل گیا۔ (خزینۃ الامثال)
قولِ فیصل :۔ عورتیں بہت کسی کے ساتھ بولتی تھیں

دیکھا جانا :۔ دیکھنے کی برداشت ہونا، دیکھنے کی ہمت ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح و رائج۔

دیکھا قسمت کو آپ اپنے پہ رشک آ جائے ہے
میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے — غالب

قولِ فیصل :۔ سلبی معنوں میں یا بطور استفہام بولتے ہیں۔

دیکھا جائے گا :۔ پھر بھی دیکھا جائے گا، سمجھ لیں گے، بدلہ لیا جائے گا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ زمین میری تھی زبردستی آپ نے قبضہ کر لیا، خیر دیکھا جائے گا۔

دیکھا جائے گا :۔ خیال رہے گا، دھیان رکھیں گے، غور کریں گے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔
محلِ صرف :۔ میں تو جاتا ہوں خیر تم ہو ہی سب دیکھا جائے گا۔
قولِ فیصل :۔ زیادہ اصرار یا اصرار کرنے والے کو ٹالنے کے لیے بھی کہتے ہیں۔ (دیکھا جائے گا)

دیکھا چاہیے (ہ) دیکھنا ہے، ایسے امر کی نسبت کہتے ہیں جس کا وقوع مشتبہ ہو۔ اُردو صرف، متروک۔
محلِ صرف :۔ دیکھا چاہیے اُن کا تبادلہ کب ہوتا ہے۔

دیکھا چاہیے (ہ) سراہا چاہیے، قابلِ تعریف ہے، دید کی ہے۔ اُردو صرف، متروک۔
محلِ صرف :۔ ان کا حوصلہ دیکھا چاہیے جو دے کر نہیں مانگتے

دیکھا چاہیے (ہ) انتظار کرنا چاہیے، ابھی اور انتظار کیا جائے۔ اُردو صرف، متروک۔

ایک دل کہتا ہے کیجے اُن سے آ کر درد رُک
ایک دل کہتا ہے کچھ دن اور دیکھا چاہیے — داغ

دیکھا چاہیے (ہ) دیکھنے کے لائق ہے، بیان سے باہر ہے۔ اُردو صرف، متروک۔

منحصر مرنے پہ ہو جس کی امید
ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے — غالب

دیکھا چاہیے (ہ) دیکھنا ہے، معلوم کرنا ہے، جاننا ہے۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال

آئینے میں ہر ادا کو دیکھ کر کہتے ہیں وہ
آج دیکھا چاہیے کس کس کی ہے آئی ہوئی — امیر مینائی

دیکھا دیکھی (ہ) کوئی کام کسی کو کرتے دیکھ کے، دیکھتے دیکھتے، دیکھ کے، حرصا حرصی۔ اُردو، مونث، فصیح و رائج۔
محلِ صرف :۔ حقیقت آپ جانیے بھیڑیا دھسان آپ کی دیکھا دیکھی میرا گیا، میری دیکھا دیکھی آپ گئے اور بابا جی کے یہاں روز دربار لگنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

آئینہ دیکھ کے وہ عکس سے فرماتے ہیں
تم بھی اب آنکھ لڑانے لگے دیکھا دیکھی — امیر

دیکھا شہر بنگالہ، دانت لال منہ کالا۔ ظاہر کچھ ہے باطن کچھ، جیسا سنا تھا ویسا پایا نہیں۔ اُردو مثل (خزینۃ الامثال)
قولِ فیصل :۔ اب متروک ہے۔

دیکھا کرنا :۔ یکساں دیکھتے رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح و رائج۔
محلِ صرف :۔ حضور کی یاد ستاتی ہے دن رات انہیں صورتوں کو دیکھا کریں۔ (سیر کہسار)

دیکھا کرے :۔ کسی چیز کی تعریف میں کہتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس کے دیکھنے سے کبھی جی نہ سیر ہو۔

سواروں کے ہر سو پرے کے پرے
وہ گھوڑے کہ انسان دیکھا کرے (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ مفہوم اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب اس فقرے کے قبل آدمی یا انسان کا اضافہ کر لیا جائے جیسا کہ شعر میں ہے ورنہ زیادہ تر اس محل پر "دیکھا کرو"، "دیکھا کیجیے" بولتے ہیں۔

عبرت ایجاد اسکندر ہے دل
رو نمائی ہے کہ دیکھا کیجیے — [illegible]

دیکھا نہ بھالا :۔ بغیر اچھے برے کی تمیز کیے ہوئے، بلا سوچے سمجھے۔ اُردو صرف، فصیح و رائج۔

نہ سوچا نہ سمجھا نہ دیکھا نہ بھالا
جیو تم کو چاہا جسے مار ڈالا — آرزو لکھنوی

قولِ فیصل :۔ صاحب نور اللغات نے اس کے معنی "جانا نہ پہچانا"، "دیدہ شنیدہ" لکھے ہیں۔ اس معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالا :۔ بے دیکھے بھالے کسی کی تعریف کرنے والے کی نسبت بولتی تھیں۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان، متروک۔
محلِ صرف :۔ اس مردوے کی تو دیکھی شکل بھی نہیں کہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالا، ابھی اُس کی صورت دیکھی نہیں اور اُس کے عوض بیسیر ڈالنے لگے۔ (طلسم ہوشربا)

تیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن میں
خدا نے آنکھیں ہیں دی بھال لینے کو — رند

دیکھ بھال لینا۔ (کنایۃً) ہنر کو پہنچا دینا۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

وہ اُن سے پہلے اُنھیں دیکھ بھال لیتے تھے
چمن میں تھے جو بڑے جن کے تالی دیتے تھے — اوج

دیکھ پانا۔ کسی چیز یا شخص کو جو نظروں سے اوجھل رہتا ہو کسی صورت سے دیکھ لینا۔ اردو صرف، بریج فصیح، رائج۔

کوچۂ جاناں دیکھ پائے گل تو گلشن چھوڑ دے — ناسخ

قولِ فیصل۔ "دیکھا" کی جگہ بھی استعمال ہوا ہے جو اب فصیح نہیں ہے۔

بگڑے ہوئے بزم نے تیور جو دیکھ پائے
پڑھ پڑھ رہے تھے عابد بیمار سر جھکائے — عشق

دیکھ پڑنا۔ دکھائی دینا، نظر پڑ جانا۔ اردو صرف، عام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف۔ آج بہت دن بعد دیکھ پڑے ہو کہاں۔

(سیر کہسار)

دیکھتا رہ جانا۔ کچھ بس نہ چلنا، حیران رہ جانا، مایوسی کے ساتھ حیرت میں رہ جانا، خلاف مزاج امر کو واقع ہوتے ہوئے دیکھنا اور کچھ کر نہ سکنا، حیرت زدہ رہ جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دیکھتی رہ گئی میں بیٹھنے پہ بیچی کمائی،
بیر اولاد خدا کے لیے مددو بھائی (مؤلف)

دیکھتا کا دیکھتا رہ جانا۔ متحیر رہ جانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ شام کا وقت تھا، گاؤں کے سب بچے میدان میں کھیل رہے تھے اور بڑے بوڑھے چوپال پر بیٹھے گپ شپ کر رہے تھے کہ یکایک ایک گولا آیا جو وہاں پچھلے دنوں سے اکٹھا ہو گیا تھا۔ آیا اور ایک چھوٹے سے بچے کو اُٹھا کے لے جا اور وہ جا۔ سب دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے کوئی کچھ بھی نہ کر سکا۔

دیکھتا کیا ہے۔ (کیا) فعل ہے بیچارہ بیٹھا ہے کر۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ شکار زد پر آکے نہیں چھوڑا جاتا۔ دیکھتا کیا ہے، ایک (ہاتھ) مار دے۔ ابھی بھتا کی گردن اُڑ جائے گی۔

قولِ فیصل۔ شخص واحد کے لیے بصیغۂ جمع بھی مستعمل ہے یعنی "دیکھتے کیا ہو"۔

دیکھتا کیا ہے۔ دیکھا، اب جو نظر پڑی دیکھا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ابھی حضور دوگانہ فرض ادا نہیں کر چکا تھا سلام پھیر کے دیکھتا کیا ہے کہ آپ نے قضا کی۔

(توبۃ النصوح)

قولِ فیصل۔ اپنے واسطے بھی کہتے ہیں، دیکھتا کیا ہوں کہیں دانتے ہیں۔ جو کلی کھلی۔

دیکھتا کیا ہوں فقط آدھی کھلی — مرزا رسوا

واحد کے لیے بصیغۂ جمع بھی مستعمل ہے یعنی "دیکھتے کیا ہیں" اور "کیا دیکھتا ہے" نیز "کیا دیکھتے ہیں" وغیرہ بھی بولتے ہیں۔ جیسے۔ ایک مقام پر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بیکا سی کھار اُگی ہے پر جمے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دیکھتا کیا ہے لگے۔ یعنی بے فکر و تامل وار کر۔ ہاتھ مار۔ اردو محاورہ، متروک۔

ساتھ پھرتے ہیں بہت مائل گئے
دیکھتا کیا ہے بت قاتل لگے — فدوی

دیکھتا ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں، دیکھ کے مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ تو میں دیکھتا ہوں نئے خیالات پر تلے ہوئے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ بصیغۂ جمع متکلم کے ساتھ بھی رائج ہے (یعنی ہم دیکھتے ہیں)۔

دیکھ تو۔ دھمکی دینے کے طور پر کہتے ہیں۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ فرّو نے کہا جہاں تو نے کسی بندی کا پیام سنا بس۔ بگڑ گئی ہو دیکھ تو چل کر تیرہ سے کیسا ٹھیک بنا آتا ہوں۔ (طلسم ہوش ربا)

دیکھتی آنکھوں ابھی مکھی نہیں نگلی جاتی، دیدہ و دانستہ حق تلفی نہیں کی جاتی ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کہتی ہیں "جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی"، "دیکھتی آنکھوں کا ٹکڑا زمانوں پر نہیں آتا"۔

دیکھتے۔ دیکھتے ہی، دیکھنے کے ساتھ ہی۔ اردو، دہلی کی زبان۔

کعبے کی سمت جا کے مرا دھیان پھر گیا
اُس بُت کے دیکھتے مرا ایمان پھر گیا — داغ

دیکھتے جاؤ۔ امتحان کرنے کے لیے یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

قدم انداز سے باہر ہوتے جاتے ہیں صاحب
ستم رفتار میں کرتی ہے شوخی دیکھتے جاؤ — آتش

دیکھتے جاؤ۔ کچھ نہ بولو، چپ چاپ دیکھتے رہو۔ اردو فقرہ، متروک۔

محلِ صرف۔ ابھی تم کو اس سے کیا بحث ہے صاحب! دیکھتے تو جاؤ۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل۔ اب یہ مفہوم "دیکھے جاؤ" یا "دیکھتے رہو" سے ادا کرتے ہیں۔

دیکھتے دیکھتے۔ (تابع فعل) بہت جلد، فوراً۔ اردو فصیح، رائج۔

؎ دیکھتے دیکھتے بڑھ جاتی ہے گلشن کی بہار — محسن

جب کسی امر کو لوگوں کی نظر ولت سے پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور اس کے دیکھ لیے جانے کا خوف ہوتا ہے تو لفظ کے ساتھ دیکھ نہ لے (لیں) کہتے ہیں۔ یہ بھی رائج فصیح ہے۔

دینے یا ئیں فلک ہیں دیکھ نہ لیں
اس لیے دیکھ بھال کر مارا — شاہ لکھنوی

دیکھنا: دیدار کرنا۔ اُردو مصدر فصیح رائج۔

آنکھ اُٹھے پردہ ہٹے یہ بھی ہے کوئی دیکھنا
آڑ میں گھونگھٹ کی آنکھ اور وہ بھی شرمائی ہوئی — امیر

دیکھنا: خیال رکھنا۔ نظر رکھنا۔ اردو فصیح رائج۔

محلِ صرف: ہم جا رہے ہیں اور لگی ہوئی ہے۔ مزدوروں کو دیکھنا اور سامان کا خیال رکھنا اب تمہارا فرض ہے۔

دیکھنا: شریک ہونا، نظر میں ہونا۔ اُردو فصیح رائج

محلِ صرف: عسکری: "آپ نے یہاں کے مشاعرے نہیں دیکھے ہیں"۔
دلگیر: "جی نہیں دیکھے۔ آج تک اتفاق نہیں ہوا"

(زبیر کمہار)

دیکھنا: محسوس کرنا، کسی کی بات سے متأثر ہونا۔ اُردو فصیح، رائج

محلِ صرف: ملکہ نے امیر کی مروت دیکھ کر عرض کیا کہ میں آپ کا دین اختیار کرتی ہوں (طلسم ہوش رُبا)

دیکھنا: کسی کے یا اپنے انجام پر نظر کرنا، حالت ملاحظہ کرنا کہ یہ کام جو ہم کر رہے ہیں یا کرنے کا خیال ہے اس کو کر کے دوسروں کا انجام کیا ہوا، کسی واقعے سے نصیحت حاصل کرنا۔ اُردو مصدر فصیح، رائج۔

دیکھنے میں آئے وہ جلوہ نہیں ہے یار کا
دیکھ لے موسیٰ کو جس کو شوق ہو دیدار کا — جلیل

دیکھنا: غور کرنا، گہری نظر کرنا۔ اُردو مصدر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دنیا کا رنگ دیکھو تو حقیقت معلوم ہو۔

پردہ تھا وہ صرف نظر کا قصور تھا
دیکھا تو ذرے ذرے میں اس کا ظہور تھا — جلیل

دیکھنا: ڈھونڈھنا، تلاش کرنا، جستجو کرنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اِدھر اُدھر دیکھو کتاب یہیں کہیں ہوگی۔

دیکھنا: مشاہدہ کرنا، آزمانا، امتحان کرنا، جانچنا، پرکھنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

ہوئے بیزار ہم پوچھا تو نے دیکھا کیا
تری مہر و محبت بہت لیں لے مہربان دیکھی — شعور

دیکھنا: خبردار ہونا، ہوشیار رہنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دیکھو! آئندہ ایسی خطا کبھی نہ ہو۔

دیکھنا: صورتِ حال سے آگاہ ہونا۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف: غرض شگوفہ بنا ہوا تھا تو سب کنیزوں کے رہنے کی جگہ ان کے ساتھ رہ کر دیکھ لی تھی۔

(طلسم ہوش رُبا)

دیکھنا: سوچنا، سمجھنا، سمجھ بوجھ کے کوئی کام کرنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دیکھ کے کام کیا کرو تم تو جو کام کرتے ہو اندھے پنے سے کرتے ہو۔

دیکھنا: ...کرنا۔

(فقرہ) مطالعہ دیکھا ہوتا تو سبق کا مطلب سمجھتے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دیکھنا: پانا۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

تاکہ پھر ملا نا ہوا دل کا مشکل
تب سہل سمجھتے تھے دشوار دیکھا — شعور

دیکھنا: آگاہ کرنے کا کام۔ اُردو، فصیح، رائج۔

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے کو رشک آجائے ہے
میں تجھے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے — غالب

دیکھنا: خیال رکھنا۔ دھیان رکھنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا
میری طرف بھی غمزۂ غماز دیکھنا — مومن

دیکھنا: کلام دیکھنا، اصلاح دینا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اُستاد کی دیکھی ہوئی غزل پڑھ رہا ہوں ملاحظہ ہو۔

دیکھنا: دیکھنے کی جگہ۔ اُردو فصیح، رائج۔

وہ لیے جاتا ہے دل اس کو ذرا تھامنا
دیکھنا لینا وہ بُت اللہ کے گھر لے چلا — رشک عظیم آبادی

دیکھنا: برداشت کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: جوان بیٹے کو مرتے دیکھنا ان کی قسمت میں تھا تقدیر کے لکھے میں کوئی کیا کر سکتا ہے۔

دیکھنا: فرق کرنا، تمیز کرنا۔ اُردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف: تم جوہری ہو ذرا دیکھنا کہ ان دو نگینوں میں کون سا بے داغ ہے۔

دیکھنا: جانچ کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: بیگم صاحبہ نے کہا مجھے افسوس ہے کہ انہیں کھیل کود کی باتوں میں یہ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور نہ ریاست کو دیکھتے ہیں نہ کاغذ دیکھتے ہیں۔

(زبیر کمہار)

قولِ فیصل: نگرانی کرنا اور انتظام سنبھالنا کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسا کہ اُوپر کی مثال میں "ریاست کو دیکھتے ہیں" کے ٹکڑے سے ظاہر ہے۔

دیکھنا: سوچنا، خیال میں لانا۔ اُردو مصدر،

لیکن حقیقتہً بیکار ہیں۔

دیکھنے میں آنا۔ ظاہر ہونا، آنکھوں کے سامنے آنا، نظر آنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

دیکھنے میں آئے وہ جلوہ جیسا ہے یار کا
دیکھ لے موسیٰ کو جس کو شوق ہو دیدار کا — جمیل

محلِ صرف۔ اس وقت ایک معشوق دیکھنے میں آیا ہے۔ واللہ عجب حُسن و ادا والا ہے۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل۔ نفی کے ساتھ دیکھنے میں نہ آنا بھی بولتے ہیں جیسے۔ دن کو اپنے اپنے دھندے سے لگ گئے ہیں۔ مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلے میں انسان کی صورت نہ دیکھنے میں آئے گی۔ (سیر کہسار)

دیکھنے میں ننھی کھا جائے دھنی۔ اس عورت کے لیے کہتے ہیں جو کمسنی کے باوجود مردوں کی شوقین ہو۔ اردو مقولہ، بازاری زبان۔

(رسالہ بازاری زبان)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں بازاری لوگ یوں بولتے ہیں۔ "کھا جائیں دھنی کی دھنی اور پھر ننھی کی ننھی"۔

دیکھنے والا۔ صحبت یافتہ، فیض یافتہ۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

دل دادہ میں ہر دھیان اس کمبخت کے گالوں کا
یہ سالک دیکھنے والا ہے ان صاحب کمالوں کا — قدر بلگرامی

دیکھو۔ (حرفِ ندا) ہوشیار رہو، خبردار رہو، متوجہ ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

دیکھو دیکھو بہت نہ اتراؤ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلو ہوا کھاؤ — شوق

محلِ صرف۔ آذر جادو نے دیکھا کہ یہ ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ راضی ہے یہ سمجھ کر ہاتھ پکڑ لیا۔ اس نے ہاں ہاں کر کے کہا کہ دیکھو کوئی آ جائے گا میں بدنام ہوں گی۔

(طلسم ہوش ربا)

دیکھو۔ تلاش کرو، ڈھونڈھو۔ اردو، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ دیکھو کی جگہ دیکھیو بھی کہا ہے جو باعتبار لکھنؤ اب متروک ہے۔

کمبخت ذرا دل کی خبر ہو دیکھیو کوئی
بے چین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی — داغ

دیکھو۔ حالت پر نظر کرو، قدر کرو، داد دو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم خالی رہتے ہو پھر بھی شکر نہیں کرتے مجھے دیکھو کہ کتنا عدیم الفرصت ہوں کہ وہ شعر کہنے بیٹھے غزل لکھ سکتا تھا۔

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں "دیکھیے" کہتے ہیں۔ جیسے آپ کی سرد مہری تو ستم ڈھاتی ہے اور ہم کو دیکھیے کہ آپ کو ادھر دیکھا اور جان نکل گئی۔ (سیر کہسار)

دیکھو ایڑی میں گو لگا ہے۔ دیکھو اپنی ایڑی دیکھو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نظر کے عیب سے بچنے کے محل پر کہتے ہیں "تمہاری ایڑی میں گو بھرا ہے"۔

دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اچھا ہوتا ہے یا برا، قسمت کیا دکھاتی ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ذرا ٹھہر جاؤ اور دیکھو کیا ہوتا ہے، مقدر کیا دکھاتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل۔ دیکھیے، دیکھیں، کے ساتھ بھی بولتے ہیں۔

دیکھوں۔ خدا جانے۔ اردو، فصیح، رائج۔

دیکھوں سیاہی شب مہجور کیا کرے
تارے فلک پہ آنکھیں چرانے لگا ہے — شعور

قولِ فیصل۔ اس جگہ زیادہ تر "دیکھیں" یا "دیکھیے" کہتے ہیں۔

دیکھی آنکھوں جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی۔ کوئی شخص جان بوجھ کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں کہتی ہیں۔ دیکھ کے جیتی مکھی نہیں نگلی جاتی یا نہیں کھائی جاتی۔

دیکھی بھالی باتیں۔ ایسی باتیں جن سے واقفیت ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دیکھی بھالی چیز۔ ایسی چیز جس سے واقفیت ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دیکھی بھالی چیز کا زیادہ لطف نہیں رہتا۔ (اردو محاورہ)

دیکھے بھالے شیخ جی اور چیرے سید ہوئیں۔ زمانہ موافق ہو تو شیخ سید بن جاتا ہے۔ بقول نظم

چوں ارزاں شود امسال سیدی خوہم
(فرہنگ نہ بحوالہ خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

دیکھی بھالی کرتے ہی لگی غوطہ دینے۔ جان پہچان ہوتے ہی برا برتاؤ کرنا۔

(محاورات ہندوستانی)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

دیکھی پیر تیری کرامات۔ اصل حال کھل گیا۔ تم سے کچھ نہیں ہو سکتا۔ اردو مثل۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

دیکھی تیری ساری کرامات۔ قلعی کھل گئی، بناوٹ کھل گئی، کچا چٹھا معلوم ہو گیا، حقیقت ظاہر ہو گئی۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل۔ صاحب خزینۃ الامثال نے دیکھی پیر تیری کرامات لکھا ہے۔ مگر اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے

نہیں بولتے۔

دیکھی تیری کالپی اور باون پورا اجاڑ۔ لغت: کہاوت کی بات میں، ایہام تمام۔ اردو مثل مذکر۔ (خزینۃ الامثال)

محلِ صرف:۔ کالپی: ایک ایسی بستی اچھی! سمجھنا، یہ اچھی بستی میں جا کر ہے۔ کالپی: اچھی بستی ہے۔ دیکھی تیری کالپی اور باون پورا اجاڑ۔ (کالپی از سرشار)

قولِ فیصل:۔ 'پورا' کی جگہ 'پورے' بھی مستعمل ہوا ہے۔ جیسے: جب نواب الف نے چھیڑنا شروع کیا تو وہ آگ بھبھوکا ہو گئی۔ جھنجھلا کر: میاں ہم ایسے ویسے سے [illegible] گزری۔ بی [illegible] حضور وہ کی [illegible] لگا۔ تم نے [illegible] پکار [illegible] گیا۔ آپ جا [illegible] بڑی خوش [illegible] خوش ہو بات وہ بات سنا [illegible]۔ اے واہ! دیکھی تیری کالپی اور باون پورے اجاڑ۔ (فسانۂ آزاد)

دیکھے جاؤ۔ کچھ بولو نہیں خاموشی سے دیکھتے رہو۔ چپ چاپ دیکھتے رہو۔ اردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں کچھ بھی کروں، ہوں تمہیں اس سے کیا مطلب۔ تم تو بس دیکھے جاؤ۔

دیکھے دیکھی نہ جانا۔ دیکھنے کی تاب نہ ہونا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ مریض اب اس منزل پر پہونچ گیا ہے اور اتنی حالت خراب ہے کہ دیکھے دیکھی نہیں جاتی۔

دیکھے سے۔ دیکھنے سے۔ اردو، فصیح، رائج۔

دیکھے سے دل ہے چاک ہر اک برگ خار کا
کھلا ہے جام آب دم ذوالفقار کا — عشق

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے — غالب

دیکھیں۔ آزمانے کا تجربہ کرنے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو، فصیح، رائج۔

جنوں کے جوش میں دامن گریباں سے کہتا ہے
کہ دیکھیں تم نکلتے ہو کہ پہلے ہم نکلتے ہیں — جلیل

دیکھیں۔ نیز: معلوم کی جگہ تذبذب ظاہر کرنے کے واسطے مستعمل ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

وہ ہم نہیں جو گلستاں کی جو خزاں دیکھیں
دکھائے گا ہمیں کیا رنگ آسماں دیکھیں — صبا

دیکھے نہ سنے۔ آنکھوں سے دیکھا نہ کانوں سنا۔ شخص یا چیز دونوں کی نسبت توصیف یا مذمت کے محل پر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ زہرہ نے کہا: بس بس الگ رہو۔ ایسے بے مروت دنیا میں دیکھے نہ سنے۔ ہم تو سیر ہو اسپ فرہاد آسا جان شیریں فراق میں برباد کر رہے ہیں .... اور آپ اب محبت جتانے آئے ہیں! (طلسم ہوشربا)

دیکھیے۔ دیکھ سکیں، دیکھا جا سکے، دیکھوں۔ اردو، فصیح، رائج۔

رونے سے کہاں فرصت کیا دیکھیے حال اپنا
نظروں نہیں آنکھوں سے دامن کا جدا کرنا — جلیل

دیکھیے۔ نیز: دیکھو، خدا جانے، خبر نہیں، نہیں معلوم۔ اکثر آئندہ کے وقوع کے لیے مستعمل ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

طاؤس دیکھ کر ہے نکل جانے کا خیال
چلتا ہے یار کون سی رفتار دیکھیے — آتش

دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھے۔ نہیں معلوم کیا انجام ہو، خدا جانے تقدیر کیا دکھائے۔ اردو مثل، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ 'کل' کی جگہ 'کروٹ' بھی کہتے ہیں۔ اور 'دیکھیے' کی جگہ 'خدا جانے' بھی مستعمل ہے۔

پیے جاؤ تم ایسے شربت کے گھونٹ
خدا جانے اب بیٹھے کس کل یہ اونٹ — شوق قدوائی

دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ خدا جانے کیا ہونے والا ہے، دیکھو کیا ہوتا ہے۔ اردو جملہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ملکہ یعنی عمرو نے دوپٹہ منہ پر ڈال کر سونے کے بہانے جاگنا شروع کیا اور منتظر قدرت نمائی کا ہوا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

دیکھیے دیدار مارے پیزار، مطلب کا آشنا۔ (فرہنگ اثر بحوالہ خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ اب عورتیں بہت کم بولتی ہیں۔

دیکھیے سانپ کی نظر کھلائیے سونے کا نوالہ۔ [illegible] کی خوشامد کر کے آدمی مزے کرتا ہے۔ (فرہنگ اثر بحوالہ خزینۃ الامثال)

قولِ فیصل:۔ [illegible] اردو [illegible] کی جگہ [illegible] شیر [illegible] زیادہ مستعمل [illegible] کا لفظ [illegible]

دیکھیے شیر کی نظر کھلائیے سونے کا نوالہ۔ بچے کو اچھی تربیت دینا چاہیے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ نے اپنے لڑکے کو بے جا لاڈ و پیار میں تباہ کر دیا جبکہ ہزار مرتبہ سمجھایا کہ دیکھیے شیر کی نظر کھلائیے سونے کا نوالہ۔

قولِ فیصل:۔ یوں بھی بولتے ہیں: کھلائیے سونے کا نوالہ دیکھیے شیر کی نگاہ۔

دیکھیے کیا پیش آتا ہے:۔ دیکھیے کیا ہو، دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ اُردو فقرہ، قلیل الاستعمال

محلِ صرف:۔ مقابلہ شہنشاہ ساحران سے ہے میں طلسم میں جاتا ہوں۔ دیکھیے کیا پیش آتا ہے۔

(طلسم ہوش رُبا)

دیکھیے کیا ہو؟:۔ خدا جانے کیا انجام ہو، دیکھیے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اُردو فقرہ۔ فصیح، رائج

دیکھیے کیا ہو عشق میں ناسخ
ان دنوں دل مرا مشوّش ہے — ناسخ

قولِ فیصل:۔ انہیں معنوں میں "دیکھیے کیا ہوتا ہے؟" بولتے ہیں اور یہ بھی فصیح ہے۔

کیا کہوں، دیکھیے کیا ہوتا ہے!
صدمہ یا بس بڑا ہوتا ہے — مرزا رسوا

دیکھیے کیا ہوگا:۔ دیکھیے کیا انجام ہو۔ خدا جانے کیا نتیجہ ہو۔ اُردو فقرہ۔ متروک۔

محلِ صرف:۔ دعائے خیر سے او دیکھیے گا اس سفر میں دیکھیے کیا ہوگا۔ مقابلہ شہنشاہ ساحران ذوالجناح سے ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر "دیکھیے کیا ہو" یا "دیکھیے کیا ہوتا ہے" بولتے ہیں۔

دیگ:۔ (بروزن بیگ) کھانا پکانے کا بڑا تانبے کا برتن۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

سوزشِ دل میں نہ نکلے گی وہ جو ہے میرے اُن
آنچ ہو لاکھ مگر دیگ اُبلنے کی نہیں — اسیر

محلِ صرف:۔ لگن اور دیگ کو غلط دے کر علاحدہ رکھ دیا۔ (سیرِ کہسار)

قولِ فیصل:۔ صاحب فرہنگِ آصفیہ نے ذکر لکھا ہے جو دہلی سے مخصوص ہے۔

دیگچہ:۔ دیگ کی تصغیر، چھوٹی دیگ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ایک نے آ کے دیگچہ چاٹا
ایک آیا سو کھا گیا آٹا — میر

دیگچی:۔ دیگ کی ساخت کی بڑی پتیلی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اس خیالات سے نہ دیگچی پکر
سرنگوں ہی کا ہاتھ کا ہوئے چولھے پر — سودا

محلِ صرف:۔ جب آفتابہ اور دیگچی ڈھونڈھیے گا تو قلعی کھل جائے گی۔ (فسانۂ آزاد)

دیگدان:۔ چولھا۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دیگر:۔ دوسرا، اور۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ چالاک ایک مزدور کی شکل بن کر حاضر ہوا۔ دیکھا کہ تمبرے بانسک مردار پڑا تھا ہیں۔ چھت پر دے اور دیگر ضروریات کی چیزیں مزدوروں کے سر پر اور چھکڑوں پر بار کرکے بھیجی جاتی ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

دیگر نجود مناز کہ ترکی تمام شد:۔ اپنے اوپر ناز نہ کرو کہ ترکی تمام ہو گئی یعنی تمہارا سارا زور شور ختم ہو گیا، رعب داب مٹ گیا، اب غرور کس بات پر ہے۔ فارسی مقولہ۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیگ سے گرم چمچہ:۔ بڑے کی حمایت میں چھوٹے کا بڑھ بڑھ کے باتیں کرنا۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نواب صاحب تو چپ ہو رہے مگر ان کے ایک مصاحب آستینیں چڑھا کے سامنے آ گئے۔ وہی مثل ہے کہ دیگ سے گرم چمچہ۔

دیگ کھڑکنا:۔ خالی دیگ سے آواز نکلنا۔ اُردو محاورہ۔ فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ بھری دیگ سے آواز نکلنے کو دیگ کھنکنا کہتے ہیں۔ دیگ کھڑکنا اب اہلِ لکھنؤ بہت کم بولتے ہیں۔

دیگ کی کھرچن بھی بہت ہے:۔ بڑی مقدار میں سے تھوڑا سا حصہ بھی بہت ہوتا ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت کم بولتے ہیں۔

دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں:۔ دیگ میں ایک ہی دانہ ٹٹولتے ہیں۔ ایک سے سب کی جانچ ہو جاتی ہے۔ اُردو مقولہ۔ فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں لڑکے کے بھائی سے ملا تھا۔ بات کی وہ بڑا بدتمیز اور فسادی انسان ہے۔ معلوم ہوتا ہے پیا کا تھا سب ہی ایسے ہیں۔ میری رائے میں وہاں شادی نہ کرو۔ دیگ میں سے ایک ہی چاول دیکھتے ہیں۔

دیگیں کھنکنا:۔ (لازم) دیگیں بجنا، دیگیں چڑھنا، بہت سی دیگوں کی آواز نکلنا۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب جو نواب صاحب کے یہاں پہنچا تو دیکھا کہ دہ آج عید رات شبِ برات ہے۔ لڑکے کی سالگرہ ہے، سامان جمع ہیں، دعوت کا انتظام ہے، دیگیں کھنک رہی ہیں، نوبت بج رہی ہے۔

دلیاں:۔ (بائے معروف) مٹی کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے چراغ جو دیوالی میں جلائے جاتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دیوالی کے موقع پر یہ شرف لکھنؤ ہی کو حاصل ہے کہ ہندو مسلمان دونوں رات کو دلیاں روشن کرکے چراغاں کرتے ہیں۔

دلیاں:۔ چیچک کے دانوں کا کھ[illegible] اُردو

تکر ہو گی جو دین کا جھنڈا سر پر لادے پھرتے ہیں
(فسانۂ آزاد)

دین کا جھنڈا، دیکھو دین ہی جھنڈا۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

دین کا رکھنا نہ دُنیا کا۔ کہیں کا نہ رکھنا کہیں کا نہ رکھنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ اتنا تو ہم ضرور کہیں گے پیچ نکلتے ہیں گے، ڈنکے کی چوٹ کہیں گے کہ آپ نے آخر ہمارا بیچارہ سا تو کو دو دگو رکر دیا۔ بیٹھے بھی مار ڈالا۔ دین کا رکھا نہ دُنیا کا۔
(فسانۂ آزاد)

دم نکلنا۔ جوش دینا، حمایت کر دینا، دے ڈالنا۔ اُردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ نواب صاحب اس ڈھرّے سے پتا جائیں گے تو پھر ہزاروں روپے ڈالیں گی۔ نئے میں دس کی جگہ بیس دے نکلیں گے۔
(سیر کہسار)

دین کے ہوئے نہ دُنیا کے۔ دنیا بھی دونوں خراب۔ نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔ اُردو مستعمل، فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ بے وفا معشوق سے محبت کر کے ہم تو دین کے ہوئے نہ دُنیا کے۔

دین لین۔ لین دین۔ اس جگہ تقدیم لین دین ستعمل ہے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل۔ لین دین بولتے ہیں۔ دین لین بالکل مستعمل نہیں۔

دین مہر۔ مہر کا قرضہ۔ فارسی ترکیب۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ منقولہ کے دین مہر کے عوض میں جناب نیکی نے کئی سال تک جناب شیخ کی حیثیاں چرائیں۔

دین و ایمان ہونا۔ سب کچھ ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ گھسیٹ خاں کی ٹیپ دار آواز، بہادر علی کی گٹکری، صادق علی خاں کی لے داری، پیار خاں کا خیالی چھوڑ کر جائیں کہاں وہاں تو یہی دین و ایمان ہے۔
(فسانۂ آزاد)

دین و دُنیا دونوں سے جانا۔ کہیں کا نہ رہنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ پیر و مرشد میں تو بوڑھا ہو گیا اور ربی سہی سکت انیم نے لے لی۔ اگر ان سب بلاؤں کا شر یہ کہیں پھینک دیا کہ وہ ہاتھ پاؤں توڑیں تو دین و دُنیا دونوں سے جاؤں۔
(فسانۂ آزاد)

دین و دُنیا دونوں سے کوئی سرو کار نہیں۔ ہر چیز سے الگ۔ کسی بات کی فکر نہیں۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ وہ بڑا اُن کے لوگوں میں خدا قیاشی اور اوباشی اور آرام طلبی اور عیش کا چرچا زیادہ ہے بلکہ اس کے سوا دین و دنیا دونوں سے کوئی سرو کار نہیں رکھتے۔
(سیر کہسار)

دین و دُنیا دونوں کا نہ رکھنا۔ کہیں کا نہ رکھنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ تم بڑی چھونے ہمیں ایسا چکر دیا کہ دین و دُنیا دونوں کا نہ رکھا۔
(سیر کہسار)

دین و دُنیا دونوں کو رو بیٹھنا۔ کہیں کا نہ رہنا۔ اُردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ ابھی کوئی چنگ پر کیا بڑھائے گی اور رنگ پر کیا لائے گی مگر تم ابھی مجبور ہو آخر دن کی پیدائش دنیا نہ ہو گر اُن کے پھیر میں آجاؤ پھر دین و دُنیا دونوں کو رو بیٹھو۔
(فسانۂ آزاد)

دین و دُنیا فراموش ہونا۔ کسی بات کا ہوش نہ رہنا۔ کیف و مستی، فرطِ مسرت یا کسی غم اور صدمے کی وجہ سے حواس میں نہ رہنا۔ اُردو صرف۔ متروک۔
محلِ صرف۔ بہار ایسی مست تھی کہ بار بار گلابی کا منہ چومتی تھی اور مستی میں آکر خود ہی گاتی تھی۔ دین و دنیا فراموش تھا ہر دم نوشا نوش تھا۔
(طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر دین و دنیا و مافیہا سے بے خبر ہونا، دنیا و مافیہا کی خبر نہ ہونا بولتے ہیں۔

دین و دُنیا کا فائدہ ہونا۔ دنیا بھی بننا اور عقبیٰ بھی سنور جانا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
محلِ صرف۔ فقیر اُن سب کو لشکر سے دور لگا لایا اور گھڑا شراب کا زمین پر رکھ کر آپ بھاگ کر جھاڑی میں چھپ رہا۔ ساحروں نے کہا یہ فقیر خدا رسیدہ تھا دنیا داروں سے طرف نہ ہوا جب ہم سب نے بہت گھیرا تو ہمارے لیے یہ گھڑا چھوڑ گیا۔ دیکھیں اس میں کیا ہے۔ بس آگے جا کر اس سبو کو دیکھا۔ ایک آبخورہ اس پر دھرا تھا اس کو جو اٹھایا شراب سے گھڑے کو مملو پایا۔ آپس میں کہا، اس شراب کے پینے سے کہ ایسے عارف پہنچے ہوئے کے پاس کی ہے دین و دُنیا کا فائدہ ہو گا۔
(طلسم ہوش ربا)

دین و دُنیا کی خبر نہیں۔ بالکل بیہوش ہے۔ کسی چیز کا ہوش نہیں۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
شعر
مستی میں رہتی نہیں کچھ دین و دُنیا کی خبر
خود بخود ہشیار ہو جاتے ہیں غافل کی طرح

دین و دُنیا کی فکر۔ دینی اور دنیاوی کاموں کی فکر۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔
تاریخ
دین و دُنیا کی عبث فکر ہے تجھ کو ناسخ
وہی ہو گا جو ارادہ ہے تیرے مولا کا

دینوکٹ۔ (دون فتحہ) دیکھو۔ اُردو۔ متروک۔

دینا کچھ آسان کام نہیں ہے۔ بعض حصے تو ایسے ہیں کہ وہاں پرندے کے سوا انسان کا جانا ہی تعجبات میں سے ہے اگر علم جر ثقیل سے یہ بات آسان کر بھی لی جائے تو بجز دو قاز میں کیا جواب بن سکتا ہے۔ دو ہزار برس سے زیادہ زمانہ گزر گیا لیکن نہ تو دیوار نے جنبش کھائی نہ طوفان نے ستایا نہ بارشوں نے گرایا۔ پانچ برس تک اس ملک کے آدھے باشندے تھکے اس دیوار کی تعمیر پر لگے رہے اس سے زیادہ تعجب انگیز بات یہ ہے کہ جہاں جہاں سے وہ دیوار گزری وہاں کہسار، ریگستان اور ویرانے کے سوا کچھ نہیں اس لیے اتنے آدمیوں کی رسد کا انتظام بھی ناممکن ہے غرض خاقانیوں کی ثابت قدمی اور حکمت نے سب مشکلوں کو آسان کر دیا۔ سچ پوچھو تو دیوار قہقہہ یہی ہے ورنہ سب باتیں قہقہہ لگانے کے قابل ہیں۔ فارسی، مؤنث۔

(فرہنگ آصفیہ)

دیوار درمیان:۔ اس مکان کی نسبت کہتے ہیں جس سے دوسرے مکان سے دیوار حد فاصل ہو دیوار بیچ۔ فارسی الفاظ، قلیل الاستعمال۔

خراب پھرتے تھے عالم میں دل کو کھلے ہوئے
مکان یار کا دیوار درمیان نکلا　آتش

دیوار سے دیوار ملی ہونا:۔ دیوار بیچ مکان ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

عمل مسرفہ:۔ حسن آرا بیگم کے پاس مجھے میرزا ہمایوں فر بہادر کی بڑی بہن ہوشی النسا بیگم نے بھیجا ہے اور کہا ہے کہ دیوار سے دیوار ملی ہے مگر آپ کو ہم نے آج تک دیکھا ہی نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

دیوار قہقہہ:۔ دیوار چین جو تاتار اور ختا کی سرحد پر واقع ہے۔ فارسی، ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیوار قہقہہ:۔ (کنایۃً) بہت اونچی دیوار بہت لمبی دیوار۔　(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عام طور سے دیوار قہقہہ کو اونچی دیوار کہتے ہیں۔ جیسے بارش کی وجہ سے منصور نگر میں ایک ایسی قہقہہ دیوار گری کہ زمین ہل گئی۔ ایک رکنے والا کچل کے مرگیا۔

دیوار قہقہہ:۔ ایک دیوار جو بہت لمبی اور اونچی ہے مشہور ہے۔ جو اس کے اوپر سے نیچے کی طرف دیکھتا ہے بے اختیار ہنسنے لگتا ہے۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ہنستے جو دوہرے رونے پر تو صف مژگاں
دیکھو تم اسے دیوار قہقہہ کہو!　ذوق

ہر ایک دیکھ کے صورت کو میری ہنستا ہے
الٰہی میں کوئی دیوار قہقہہ ٹھہرا　ظفر

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ دیوار قہقہہ ایک زمانہ کی بڑی دیوار ہے جس کو سد سکندری بھی کہتے ہیں اس کے نسبت اعتقاد کیا جاتا ہے کہ جب سکندر ذوالقرنین مشرق و مغرب تک اپنی سلطنت قائم کرچکا تو شمال کی طرف بڑھا جب انتہائے دنیا پر پہونچا تو وہاں پر دو پہاڑ دیکھے جو دیوار کی مانند کنارہ عالم پر واقع ہیں۔ ان دونوں کے بیچ میں ایک درہ ہے۔ ایک قوم جو دونوں پہاڑوں کے دامن میں رہتی تھی اس نے سکندر کا جاہ و حشم دیکھ کر سمجھ لیا کہ بادشاہ عالم یہی ہے۔ مگر سکندر اس قوم کی زبان نہیں سمجھتا تھا۔ قوم نے سکندر سے اشاروں میں فریاد کی کہ ان پہاڑوں کے دوسری طرف دو قومیں یاجوج ماجوج نامی آباد ہیں۔ وہاں درے کی راہ سے آکر ہم کو لوٹ لے جاتے اور برباد کر جاتے ہیں۔ ہمارے لیے کوئی روک اور پناہ اس قوم سے بچنے کے لیے بنا دیجیے۔ لہٰذا سکندر نے اینٹوں کے بجائے لوہے کی تختیاں تیار کرا کے سنگ لگا کر پوری دیوار دونوں پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند کر دی۔ جس میں گارے کے بجائے پگھلا ہوا تانبا کام میں لایا گیا۔ اس دیوار سے ان مفسد قوموں کی راہ بند ہو گئی۔ اب وہ مفسد قومیں اس دیوار کو ہمیشہ کھودتی رہتی ہیں۔ جب وہ گرنے کے قریب پہونچ جاتی ہے تو خدائے تعالیٰ ان لوگوں پر غنودگی طاری کر دیتا ہے اور دیوار قدرت الٰہی سے پھر درست ہو جاتی ہے۔ شبانہ روز یہی دستور جاری ہے۔ قیامت کے قریب وہ دیوار ٹوٹ جائے گی اور وہ دونوں قومیں درے کی راہ سے نکل کر ٹڈی کے مانند عالم میں پھیل کر اہل زمین کو تاراج و برباد کریں گی۔ عوام کا یہ خیال ہے کہ اس کے دوسری طرف کا حال کوئی نہیں بیان کر سکتا۔ جو شخص اوپر چڑھایا جاتا ہے وہ دیکھ کر ایسی حالت میں ہو جاتا ہے کہ ہنستے ہنستے مر جاتا ہے اور وہاں کی کچھ کیفیت نہیں بیان کر پاتا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ اسی خیال سے اس دیوار کا نام عوام نے دیوار قہقہہ رکھ دیا۔

دیوار کر دینا:۔ اندھا کر دینا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

بے نور تو نے آنکھوں کو اے یار کر دیا
پردے کے واسطے مجھے دیوار کر دیا　برق

دیوار کھڑی ہو جانا:۔ دیوار تعمیر ہو جانا، اونچا ہو جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

غم کی دیوار کھڑی ہو گئی دل کے اندر
میرے ارمان ترستے ہیں نکلنے کے لیے　داغ

دیوار کھلنا یا کھل جانا۔ آپ ہی آپ دیوار کا شگافتہ ہو جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

زنگال گر نہ عاشق ہو دیکھا چاہیے
کھل گئی مند گل سو جائے دیوار میں — داغ

(کھلنا)
نالوں سے شق ہوا دل جگر پاسبان کا
دیوار قیصر خانہ مگر بارہا کھلی — داغ

دیوار کھنچنا۔ (لازم) کسی جگہ یا کسی مکان کے درمیان دیوار بننا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اگر تمہیں مکان کے دو قطعے کرنا ہیں تو بیچ میں دیوار کھنچنا ضروری ہے۔

دیوار کھینچنا۔ (متعدی) کسی جگہ یا کسی مکان کے درمیان دیوار بنانا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

خدا نکل آئے تو رکھا رخ گلگوں پہ نقاب
چند روز اور تو اس باغ کی دیوار نہ کھینچ — رند لکھنوی

مہ تیرول پہ ہوئی روشنی کو شور زنا
فلک نے کھینچی زمیں پر ستاروں کی دیوار — ذوق دہلوی

قولِ فیصل۔ پردہ حائل کرنا، آڑ کرنا کے معنی میں مستعمل ہے۔

پھر رہا ہے کیا ہی عالم تیری خاطر میں غبار
شوق سے اب میرے اپنے بیچ میں دیوار کھینچ — ناسخ

دیوار کھوئی آلوں نے گھر کھویا سالوں نے۔ طاقوں سے دیوار کمزور ہو جاتی ہے اور سالوں سے گھر لٹ جاتا ہے۔

(گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل۔ بالعموم رائج نہیں ہے۔

دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔ بے حد احتیاط سے گفتگو کرو، بھید کے چھپانے میں بہت کوشش کرنا چاہیے۔ غماز پیشت دیوار سے کان لگا کر سنتے ہیں۔ اُردو مقولہ، فصیح، رائج۔

شل سنی ہے کہ دیوار بھی ہے رکھتی کان
نکال منہ سے نہ کچھ کسی مکان میں بات — ظفر

قولِ فیصل۔ دیوار ہم گوش دارد نیز دیوار بھی کان رکھتی ہے بھی بولتے ہیں۔ دوسری صورت میں کان کی جگہ لفظ گوش بھی مستعمل کیا ہے۔

اس کے در پر شب ڈر کرلے دل فرقتی
کہتے ہیں یاں دیوار بھی رکھتی ہے گوش — میر

دیوار کی چوٹی۔ دیوار کا سرا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

دیوار گیری۔ (مؤ) وہ کپڑا جو خوشنمائی کے لیے دیواروں میں لگا دیتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

دیوار گیر ایسے چھپاتی ہے منہ کو حور — عشق

محلِ صرف۔ پردے رنگ برنگ کے ہر دالان کے سرے پر آویزاں ہیں۔ اسباب شاہانہ ہر جگہ مہیا، خوش قطع چلمنیں دیوار گیریاں ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

دیوار گیری۔ (مؤ) دیوار پر لگانے کا لیمپ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اسے دیوار گیری لیمپ کہتے ہیں، جو دیوار میں کیل لگی ہوتی ہے، اس میں یہ لٹکا دیا جاتا ہے اب اس کا رواج کم ہو گیا ہے۔

دیوار گیری۔ (مؤ) لکڑی کا وہ تختہ جو دیوار میں لگایا جاتا ہے اور چیزیں اس پر رکھ دی جاتی ہیں۔ آرائش کے لیے گلدستہ وغیرہ بھی رکھ دیتے ہیں۔ اُردو مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہمارے کمرے کی چار دیوار گیریوں میں سے ایک دیوار گیری ٹوٹ کر گر گئی، بہت خراب ہو گیا۔

دیوار مسک جانا۔ دیوار شق ہو جانا۔ اُردو مصرف، متروک۔

میں کیا نہ میرے گھر سے اٹھا سلطنت کا بوجھ
دیوار یار ظل ہما سے مسک گئی — امیر

دیوار میں چنا جانا۔ پہلے زمانے میں مجرم کو زندہ دیوار میں چن دیتے تھے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محبت کے خانہ زنجیر میں ایسے ویسے
ہم گنہگار چنے جاتے ہیں دیوار میں — ہجر

قولِ فیصل۔ زیادہ تر زندہ دیوار میں چنا جانا بولتے ہیں۔

دیوار و در سے برسنا۔ کسی کیفیت غم یا خوشی کا ہر ہر گوشے سے ظاہر ہوتے ہوئے محسوس ہونا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف۔ جب سے مالک مکان نے دنیا کو خیرباد کہا ہے دیوار و در سے اداسی برس رہی ہے۔

قولِ فیصل۔ دیوار و در سے برسنا زیادہ مستعمل و فصیح ہے اور زیادہ تر کیفیت غم ہی کے لیے بولتے ہیں۔

دیوار و در سے رونا برسنا۔ غم کی حالت ہر جگہ ظاہر ہوتی ہے۔ اُردو مصرف، متروک۔

دیوار و در سے ہجر میں رونا برستا ہے
بدلی ہیاہ خانۂ عاشق کی چھت ہوئی — رشک

دیواروں سے لڑنا۔ (کنایتہً) خود بخود لڑے جانا، آپ ہی آپ باتیں کرنا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

وہ رہ گئے ہم سے تو کچھ بھی نہ چلا قابو
بیٹھے ہوئے اب گھر میں دیواروں سے لڑتے ہیں — شوق قدوائی

دیوار ہم گوش دارد۔ دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔ فارسی مقولہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ایک بات میں آپ کے کان میں کہوں گا کیونکہ دیوار ہم گوش دارد۔ ایسا نہ ہو کوئی سن لے۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل۔ دیوار گوش دارد بھی کہا ہے جو نام

نہیں ہے۔

جیل در دازوں کو دیوار کو عشق دیوار
نکلی جو منھ سے بات پھیں زمین آن پڑ
(شاہ لکھنوی)

دیوارین چاٹنا، (کنایۃً) بمد مشکل گزر کرنا۔ مشکل سے زندگی کے دن کاٹنا۔ پریشانی سے گزارنا۔
اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دیواستھان، ہند۔ ہندی۔ اہل ہنود کی عبادتگاہ۔
محل صرف۔۔ دا بھی دہیں کوئی ہوگا۔ تم کو کیا تمہاری خدائی تو جدا ہے وہ بے چارہ تو دور ٹھکانے دیواستھان میں بیٹھا ہے تم کیوں گھبرائی جاتی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

دیوال۔ دیوار۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔
محل صرف۔۔ اب کی برسات میں ایسا زبردست پانی برسا کہ شہر میں ایک بھی پکا دیوال نہیں بچی۔

دیوال بند۔ قرض خواہ، وہ شخص جس کے پیسے کسی کے اوپر باقی ہوں۔ اردو صفت۔ دہلی کی زبان۔ متروک۔

بیٹے کا دیوال بند ایک قرض دار تھا
اس سے ادا کرنے میں دقت دو ادا پار تھا
(سودا)

دیوالی۔ ہندوؤں کا ایک مشہور تہوار۔ اردو مونث فصیح۔ رائج۔
محل صرف۔۔ آج اس شہر کی بے مسجد بے کھی کے چراغ جلاتے چھوڑ دوں نہیں۔ دیوالی کا لطف رکھا دوں تو سہی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ عوام دِوالی کہتے ہیں۔

دیوان، مذ۔ (یائے معروف) عدالت، کچہری، دربار شاہی۔ متروک۔

قول فیصل۔ فارسی میں یائے مجہول مستعمل ہے ان معنوں میں۔ اس لفظ کا تعلق ریاستوں سے تھا۔ ریاستیں ختم ہونے کے بعد سے یہ لفظ زبان پر نہیں آتا۔

دیوان، مذ۔ وزیر، رکن سلطنت، وزیر مال، محکمہ مال کا بڑا افسر۔ فارسی، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔۔ منشی عبدالستار سندیلوی جلو آسنی کے کامل خوش نویس تھے۔ مہاراجہ ٹکیت رائے دیوان سلطنت اودھ کے یہاں ملازم تھے۔ تریب کا کوری پل پختہ جو مہاراجہ موصوف نے بنوایا تھا اس پر ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تاریخ سنگ مرمر پر کندہ ہے۔ (قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ)

دیوان، مذ۔ مقام دربار، مقام مجلس، آدمیوں کے جمع ہونے کی جگہ، بادشاہوں کی نشست گاہ۔ فارسی، مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

کیا تجھ کو کی مسند دیوان وزارت
میں حرکت شاہی کہوں یا شان وقار
(سودا)

دیوان، مذ۔ غزلوں کی کتاب۔ فارسی، مذکر۔ فصیح رائج۔

ہو دا تجھیں اجزائے دل ہوں جو پریشاں
سو شکر کہ دیوان تو مرتب ہے ہمارا
(امیر)

دیوانِ اعلیٰ۔ وزیر اعظم۔ فارسی، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

دیوان پن۔ جنون، سودا، وحشت۔ اردو مذکر۔ عورتوں کی زبان۔
محل صرف۔۔ اپنے حواسوں میں رہو بجھ سے دیوان پن کی باتیں نہ کیا کرو۔
قول فیصل۔۔ اس جگہ دیوانہ پن بھی مستعمل ہے۔

دیوان جی۔ کسی امیر کا تحویلدار۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔۔ دیوان جی آپ نے خوب ہی مثال دی کہ ذی روح کو اپنے ذائقے کے لیے ذبح کرنا بعقل کے خلاف اور سراسر بے انصافی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

دیوان جیب خاص۔ کسی رئیس یا بادشاہ کے نجی اخراجات کا تحویلدار، جیب خرچ کے روپوں کا خازن۔ فارسی ترکیب۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔۔ لالہ دستنگر سہائے دریا آبادی بجنت قلم فن خوش نویسی کے بہت بڑے ماہر تھے۔ لکھنؤ میں اس فن کی تعلیم پائی۔ ہر صنف خوشنویسی پر قادر تھے مگر خط گلزار، خط نستعلیق میں خاص طور پر شہرت حاصل تھی۔ یہ لالہ درباری لال صاحب چکلہ دار شاہی کے فرزند ارجمند تھے۔ نصیرالدین حیدر کے دیوان جیب خاص تھے۔ (قدیم ہنر و ہنر مندان اودھ)

دیوان خاص۔ دربار خاص، اجلاس، خاص لوگوں کا دربار، شاہی خلوت خانہ۔ فارسی ترکیب، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔
محل صرف۔ جلال الدین تخت شاہی پر جلوہ افروز ہی کچھ عرصے کے بعد تو شک محل میں گیا جو اس زمانے میں کا دیوان خاص تھا۔ (اردو زبان کی چوتھی کتاب۔ اسمٰعیل میرٹھی)

دیوان خالصہ۔ سلطانی مہر کا محافظ، وہ شخص جس کے پاس شاہی مہر رہتی تھی، معتمد الدولہ۔ فارسی ترکیب، متروک۔

دیوانخانہ، مذ۔ امیروں کی نشست گاہ، فارسی ترکیب، مذکر فصیح، رائج۔
محل صرف۔۔ صاحب عالم کچھ دیر کے بعد باہر دیوانخانے میں تشریف لائے۔ (فسانۂ آزاد)
قول فیصل۔۔ جلال نے لکھا ہے کبھی غربا کے بیٹھنے کے مکان پر بھی اطلاق کرتے ہیں۔ مگر موجودہ دور میں غربا کے مکان پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا۔

دیوانخانہ، مذ۔ اہل دفتر کے بیٹھنے کا مقام۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ اب یہ نہیں بولتے یا نہیں معنوں میں

"دیوان کردہ" بھی استعمال ہوا ہے۔ لیکن یہ بھی اب نہیں برتتے۔۔۔۔ جادو طرازانِ دفترِ فصاحت، منشیانِ بدائع نگار دیوان کردہ بلاغت سحر سازی، خامہ ساری کیش سے نیرنگیٔ تحریر حکایت یوں دکھاتے ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

دیوانِ عام۔ دربارِ عام، نشستِ دربار یا عام دربار کا محل۔ فارسی ترکیب، مذکر، متروک۔

محلِ صرف۔ جہاں شاہجہاں اپنے دیوانِ عام میں بیٹھ کر دربار کیا کرتا تھا، وہاں آج ایک معمولی پانی بھرنا بھی پہونچ جاتا ہے۔ عبرت کا مقام ہے۔

دیوانِ عدالت۔ مقامِ اجلاس۔ فارسی ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تیرا دروازۂ دولت ہے مقامِ اُمید
تیرا دیوانِ عدالت ہے محلِ عبرت — ذوقؔ

دیوان کہنا۔ دیوان تصنیف کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

کہا تھا میں نے جو توصیفِ خال میں دیوان
حروف میں نقطۂ انتخاب رکھتا تھا — رشکؔ

دیوانگی۔ جنون، سودا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

نہ کیوں لکھوں ہر ورق دیوان کا میرے پریشاں ہو
سراسر اس میں لکھی ہے رضا دیوانگی دل کی — رضا لکھنوی

دیوانِ محشر (یا) دیوانِ جزا (یا) دیوانِ قیامت۔ دار العدالت، وہ محکمہ جو قیامت کے دن واسطے حساب کتاب جزا و سزا کے قائم ہوگا۔ فارسی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

دیوانہ۔ فرزانہ کی ضد۔ دیو سے منسوب، خبطی، پاگل، سڑی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

گاہ گریباں پھاڑتا، گہ تنگ جیب دیوانہ کا ہے — آتشؔ

دیوانہ۔ وارفتہ، عاشق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کبھی دیوانۂ حسنِ تجرید
کبھی مستانۂ جامِ توحید — مرزا آرسوا

دیوانہ۔ خبطی، احمق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

تم تو اس کو بیچ میں سو سو طرح لائے مگر
مفت دینا دل نہیں داغؔ ایسا دیوانہ تھا — داغ دہلوی

یار آدھر جو مست ہیں بے خود تکلف برطرف
ایسی صحبت میں جو آتا ہوش کیا دیوانہ تھا — برہانی

قولِ فیصل۔ عام طور پر "دِوانہ" بولتے ہیں۔

دیوانہ باش تا غمِ تو دیگراں خورند۔ دیوانہ ہو جا تاکہ دوسرے لوگ تیری خبرگیری کریں۔ یعنی اگر تو بے فکری اور بے غمی کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو دیوانہ ہو جا۔ ورنہ جب تک ہوش و حواس بجا ہیں فکر دل سے نجات نہیں مل سکتی۔ اس بے فکرے کی نسبت کہتے ہیں جس کی فکر دوسروں کو کرنا پڑتی ہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔ دیوانہ مگر اپنے کام کے لیے ہوشیار۔ بعض لوگ دیکھنے میں بیوقوف معلوم ہوتے ہیں مگر اپنے معاملات میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں۔ یہ مصرع ایسے ہی لوگوں کے لیے کہا گیا ہے۔

مجنوں لیلیٰ کا ہے طلب گار
دیوانہ بکارِ خویش ہشیار — (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ "خویش" کی جگہ "خود" بھی کہا گیا ہے۔

تجھ عشق سے سودا کا انکار نظر میں ہے
دیوانہ بکارِ خود ہشیار نظر میں ہے — سوداؔ

دیوانہ بنانا۔ کسی کو بہت پریشان کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ضعف تو نہ ہوش میں آنے نہیں دیتی مجھ کو
دلربا نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے — امیرؔ

دیوانہ بنانا۔ پاگل بنانا، پریشان کرنا، عاجز کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

سب مجھے دیوانہ بنانے لگے
تو وہ لیتا نہ تھی کب ہو گیا — داغؔ

دیوانہ پن۔ سڑی پن، جنون۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

تلاش شب وصل میں پھر رہا ہوں
مرا آپ دیوانہ پن دیکھتے ہیں — مصحفیؔ

قولِ فیصل۔ اکثر مقامات پر دیوانے پن فصیح معلوم ہوتا ہے۔

مجنوں کے عمل نہ تھے وہ اب کون کے ہیں
ٹونکے بجھے ہوئے سر سے دیوانے پن کے ہیں — جلالؔ

دیوانہ تو دیوانہ۔ دیوانے کی بات کا کیا اعتبار۔ اُردو مصرع، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ وہ اپنے بڑے کی اگر تمیز کر سکتا تو بھلی بولتا۔ تم کیوں دھیان کرتے ہو، دیوانہ تو دیوانہ۔

دیوانہ تو ہے لیکن بات کہتا ہے ٹھکانے کی۔ پاگل تو ہے مگر بات ہے موقعے کی کہتا ہے۔ اُردو مقولہ، عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ باپ کی میراث سے ایک پیسہ بھی تو غریب کو نہ دیا گیا۔ دادی تو اس نے کچھ بیٹھے تو اور کیا ہو۔ جب وہ کچھ مانگتا ہے تو لوگ اس کو اور پاگل بناتے ہیں۔ معاف کرنا دیوانہ تو ہے لیکن بات کہتا ہے ٹھکانے کی۔

دیوانہ را ہوئے بس است۔ دیوانے کے لیے ایک ہو کافی ہے۔ یہ فقرہ ایسے لوگوں کے لیے استعمال کرتے ہیں، جو ذرا سا چھیڑ دینے پر بہت کچھ کہنے یا بہت کچھ کرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ

قولِ فیصل :۔ دیوانے کی جز مصدر نہیں ہے لہٰذا اس کے معنی اول فول ہونے نہ کہ اول فول بکنا۔

دیوانی مقرر کرنا :۔ پاگل بنانا، بے وقوف بنانا۔ اُردو مصرف۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ تیز نگاہ کو سب نے آڑے ہاتھوں لیا اور یہ شرمائی پسینے پسینے ہو گئی اور کہنے لگی واہ واہ تم سب نے مجھے دیوانی مقرر کیا ہے اے لوگو آپ اپنے لونڈوں کی تربیت کرو تو کچھ نہ ہو میں نگوڑی بے وقوف جو بول اٹھی تو سب نے ہنسی دل لگی میں اڑانا شروع کر دیا۔

(طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل :۔ مذکر کے لیے ' دیوانہ مقرر کرنا ہے '

دیوانی ہانڈی :۔ وہ ہانڈی جس میں مختلف ترکاریاں بے میل ڈال کر پکائیں۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ سمدھن صاحبہ جیسی دیوانی ہانڈی پکاتی ہیں ویسی کسی کو آج تک پکاتے نہیں دیکھا۔

دیوانے ہو :۔ جس وقت کوئی شخص بے عقلی کی باتیں کرتا ہے تو کہتے ہیں۔ اور اختلاط میں معشوقوں کی زبان پر بھی یہ فقرہ آ جاتا ہے۔ اُردو فقرہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم سا بے وقوف میں نے زمانے میں نہیں دیکھا۔ منع کیا تھا کہ دیکھو اب اُسے کبھی قرض نہ دینا۔ پھر روپیہ دے دیا۔ دیوانے ہو۔

قولِ فیصل :۔ تانیث کے لیے بصیغۂ واحد و جمع دیوانی ہے ' دیوانی ہو مستعمل ہے جیسے۔

مہبوت نے دست بستہ بادشاہ سے پوچھا کہ حضور ارشاد کریں کہ برق عیار کہاں چھپا ہے شاہ نے فرمایا کہ تو دیوانی ہے۔ اس کی بارگاہ میں نقب ہے وہ نقب کی راہ سے فلاں صحرا میں نکلتا ہے اور وہاں ایک غار ہے اس میں بیٹھا ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

صرصر نے کہا نوج خدا نہ کرے یہ تیری ہی عادت ہے کہ جہاں مرد کو دیکھا اور پھسل پڑی تو دیوانی ہے کہ مجھ پر گمان کرتی ہے اور خیر اگر میں ایسا کروں بھی تو میرا عاشق آج عیاران عالم کا شہنشاہ ہے۔

(طلسم ہوش رُبا)

دیوانی ہونا :۔ [illegible] اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

> باغ سے نکلی یہ کیوں پیراہن اپنا پھاڑ کر
> بوئے گل بادِ صبا کس گل کی دیوانی ہوئی — جلال

دیوبانی :۔ دیوتاؤں کی مقدس زبان۔ سنسکرت، مؤنث۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

دیو بگریزد ازاں قوم کہ قرآں خوانند
آدمی زاد نگہ دار کہ مصحف نہ برد

جو لوگ قرآن پڑھتے ہیں ان سے شیطان بھاگتا ہے۔ مگر آدمی پر نگاہ رکھو کہیں قرآن ہی نہ لے بھاگے۔ یعنی آدمی خود سب سے بڑا شیطان ہے اور اس کی شیطنت سے بچنا بہت مشکل ہے۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیوتا :۔ فرشتہ، اوتار، بزرگ، مقدس۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

> نگارِ خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرہ دیوتا ہے — چکبست

دیوتا :۔ بھولا بھالا، سادہ لوح۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

دیوتا :۔ (مفرس) سنگار، شرم، شگفتگی۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دیوتا :۔ سانپ، ناگ۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اُردو میں رائج نہیں۔

دیوٹ :۔ چراغدان، شمعدان۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں ' دیوٹ ' کہتے ہیں۔

دیوٹ :۔ رکابچہ : کالا آدمی، کالا کلوٹا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

دَیُّوث :۔ بے غیرت، بے عزت، بے حیا، بے شرم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دَیُّوث :۔ وہ شخص جو اپنی عورت کی بدکاری سے فائدہ اٹھائے اور اس کے افعال قبیحہ سے چشم پوشی کرے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ وہ حرامزادہ تو دیوث ہے نہ کام نہ کاج عورت کی کمائی کھاتا ہے۔ اور یہ کہ بڑا با عزت بنا گھومتا ہے۔

دَیُّوثی :۔ دیوث کا پیشہ، اپنی عورت سے کسب کروانا۔ فارسی، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ اُن کی نظر میں نہ خاندانی عزت کوئی چیز ہے نہ شرافت۔ پیسہ ہی ان کے لیے سب کچھ ہے۔ دیوثی کرتے ہیں اور پھر مونچھوں پر تاؤ دیے گھومتے ہیں۔

دیودار :۔ کیلو کا درخت، ایک قسم کا درخت۔ صنوبر جس کی لکڑی الماریاں وغیرہ میں کام

ڈ

ڈ۔ اردو حروف تہجی کا بارھواں اور ہندی کا تیرھواں مذکر، ڈال ڈا کہتے والی ثقیلہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حرف عربی اور فارسی میں نہیں ہے۔ البتہ انگریزی میں اس کی آواز ڈی (D) کے مطابق یہ حرف کبھی جیم بھی، تائے ثقیلہ یعنی ٹ، اور کبھی رائے ثقیلہ یعنی ڑ، اور کبھی کاف فارسی، ق، وغیرہ سے بدل جاتا ہے حساب جمل میں دال کے برابر اس کے بھی چار عدد فرض کیے گئے ہیں۔ اردو مونث فصیح، رائج۔

ڈا۔ ستار کی گت کا ایک ٹکڑا۔ ڈا۔ ڈو۔ ہندی، مونث (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاب ۱ ایک قسم کی گھاس جس کا بان بنایا جاتا ہے ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈاب ۲ پرتلا، چمڑے کا کمربند جس کے حلقے میں تلوار لٹکاتے ہیں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

میاں سے باہر ہیاندر کچھ نہیں اسباب ہو
ایک میر سے قبضے میں شمشیر خاں کی ڈاب ہو (جان صاحب)

محل صرف:۔ ملقہ زباں کے ساتھ نے ان کے ساتھ .... ڈاب تلوار کے ساتھ .... تازہ ادا معشوق فناز کے ساتھ آب زلال تشنگان حجاز کے ساتھ وہ نہیں کرتا ... جو ہمارے آزاد ... نے اسلام کے ساتھ کیا (خسانۂ آزاد)

ڈاب ۳ کچا ناریل۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈابر ۱ جھیل، چھوٹا تالاب، نشیب جہاں پانی اکٹھا ہو جاتا ہے۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل:۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے مذکر لکھا ہے لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ڈابر ۲ ہاتھ دھونے کا برتن، سیلابچی۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان (نور اللغات)

ڈابرنی ۱ وہ شخص جو ہر بات پر اڑ دے۔ اردو صفت۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

ڈابرنی ۲ بڑی بڑی آنکھوں والا۔ اردو، صفت دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈابک۔ کنوئیں کا تازہ پانی، ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں ڈبکا کہتے ہیں۔ آم کھانے ٹپکا یا ڈبکا۔

ڈالی فصل کا دھواں ٹکڑا جو اس کے کاٹنے والوں کو دیا جاتا ہے ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈاٹ ۱ کاگ، وہ کاغذ یا لکڑی یا شیشے کی چیز جس سے شیشے صراحی وغیرہ کا منہ بند کرتے ہیں اردو مونث فصیح رائج۔

میں وہ بدمست وحشی ہوں جو میرا دسترس چلتا
بنا تا بوتلوں کی ڈاٹ واعظ کے گریباں کو (امیر)

ڈاٹ ۲ وہ چیز جو بندوق میں بارود ڈالنے کے بعد ٹھونس دیتے ہیں تاکہ بارود نہ گرے۔ اردو، مونث فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہاری عادت ہے کہ بندوق میں بارود تو بھر دیتے ہو لیکن ڈاٹ ہمیشہ ڈھیلی لگاتے ہو۔

ڈاٹ ۳ محراب کے بیچ کا پتھر، محراب، اردو مونث، فصیح، رائج۔

اللہ اللہ کر دیں میسر دل کا زادگی
جن سے گر جاتی ہیں ڈاٹیں قصر استبداد کی جو ش ملیح آبادی

ڈاٹ ۴ گھرکی (اس معنی میں بیشتر نون غنہ کے ساتھ ہے یعنی ڈانٹ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نون غنہ ہی کے ساتھ لکھتے ہیں اور بولتے ہیں جیسے تم نے ایسی ڈانٹ بتائی کہ رہا کا دل بگی۔

ڈاٹ لگانا (لازم) پکی چھت بنانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آصف الدولہ کے امام باڑے میں معماروں نے اتنی بڑی ڈاٹ لگائی مگر کمال یہ ہے کہ کہیں گارا نہیں دیا۔

ڈاٹ لگانا ۲ روکنا، بند کرنا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تیل کی شیشی میں ڈاٹ ضرور لگا دیا کرو، ورنہ تیل گر جائے گا۔

ڈاٹنا ۱ (لازم، روکنا، بند کرنا، ڈاٹ سے بند کرنا۔

(فقرہ) معمار کو دیکھی ایک ساڈٹنا باقی ہے (نور اللغات)

ڈاڑھی کتروانا :- ڈاڑھی منڈوانا ۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف :- دھاناپا رنگ نے آپ کی یہ گت بنائی کہ مونچھ اور ڈاڑھی کتروائی ۔ مہندی لگائی (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب ڈاڑھی خشخشی کروانا کے معنی میں ڈاڑھی کتروانا بولتے ہیں۔

ڈاڑھی کھانا :- شرط باندھ کے آم کھانے کا ایک طریقہ ۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- دیکھو یہ ڈاڑھی کھا گیا ۔ ایک حضرت آم اتنے کھاتے اتنے کھاتے کہ ابھی خیر کچھ کھو گئے ہیں۔ ابھی اتنے کھائے کہ کھاتے ڈاڑھی اور ٹھوڑی تک اناو لگائے ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- ایک ڈاڑھی کھانا دو ڈاڑھی کھانا بولتے ہیں۔

ڈاڑھی منڈا :- جس کی ڈاڑھی منڈی ہو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈاڑھی منڈوں سے نہیں کم ڈاڑھی والے ہیں جو
حق کو ناحق کرتے ہیں ناحق کو حق یہ برملا

ڈاڑھی منڈوا ڈالوں :- اپنی صداقت کا ثبوت دینے کیلئے مشروط طریقے سے بولتے تھے ۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف :- ہمارے فرشتوں نے بھی نہیں سنا کہ مردہ بغیر از سر نو زندہ ہو جائے گا اوٹ پوٹ کے پڑے سے جا کر اٹھ بیٹھے ۔ توبہ کیجیے جو سچ ہو تو ڈاڑھی منڈوا ڈالوں ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب اس جگہ پیشاب سے مونچھیں منڈوا ڈالوں بولتے ہیں۔

ڈاڑھی منڈوانا یا منڈانا :- استرے سے

ڈاڑھی صاف کروانا ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- خدا و ذوالفقار دیکھو مرد کے ہاتھ سے ڈاڑھی منڈوالی اس سے بڑھ کر زحمت کیا ہوگی (طلسم ہوشربا)

ڈاڑھی مونچھ کا خیال رکھنا :- اپنی عزت اپنی مردانہ شرافت کا خیال رکھنا ۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ نازک کرتی، یہ مستی کی دھڑی، پان کی تحریر، دولہن کے لیے جو موزوں ہو۔ ذرا تو اس ڈاڑھی مونچھ کا خیال رکھو۔ نام خدا اب مرد ہوئے ہو (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونچھ لگا کے :- مرد ہو کے جب کوئی مرد عورتوں کی سی باتیں کرتا ہے تو عورتیں طعنۃً یا مزاح سے یا ہنسی سے کہتی ہیں۔ اردو، مصدر۔

محل صرف :- گیتی آرا :- (قہقہہ لگا کر) اے ہو تم عورت کی ہو سے ہوتے ۔ مرد کیوں ہوئے ڈاڑھی مونچھ لگا کے بیٹھے ہیں دولہن سے مقابلہ کرنے۔ واہ بندہ پرور واہ ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونچھ والا ہوکے :- مرد ہوکے ۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- عورت ذات اور پھر جورو اور آٹھ ٹکیاں دے اور ڈاڑھی مونچھ والے ہو کر چپ چاپ سنا کریں ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاڑھی مونڈنا :- (مونڈنا۔ واو معروف و نون خفیف) ڈاڑھی کا استرے سے صاف کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- عورت نے کہا ... ہم سب دربار کو لوٹ کر جائیں گے تمہاری ڈاڑھی مونڈ جائیں گے، تم ہم کو کیا سمجھے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ڈاڑھیں مار مار کے رونا :- بے حد گریہ کرنا، بہت رونا، بہت بے چینی سے رونا۔ اردو، محاورہ، فصیح، رائج۔

روتی تھی ڈاڑھیں مار مار کے وہ
کبھی کہتی تھی یوں پکار کے وہ — قلق

قول فیصل :- شعراء ڈاڑھیں مار کے رونا بھی استعمال کرتے ہیں، جو غیر فصیح ہے۔

آئی بالیں پر جو بیمار کے
خوب روئی موت ڈاڑھیں مار کے — امیر

روتے ہیں شمس سوتی چینے کی آواز پر
الفت و مہ وال میں جب ڈاڑھیں مار کر — قمر

ڈاڑھی ہو کہ خرگوش کی جھاڑی :- گھنی اور بڑی الجھی ہوئی ڈاڑھی کو مذاق سے کہتے ہیں (فرہنگ آ)

قول فیصل :- لمبی ڈاڑھی خرگوش کی جھاڑی زیادہ بولتے ہیں۔

ڈاک (۱) :- پوسٹ آفس، چٹھی کا محکمہ۔ اردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈاک خانہ کہتے ہیں اور عوام ڈاک گھر بولتے ہیں۔

ڈاک (۲) :- خط پمفلٹ وغیرہ جو ڈاک خانے کے ذریعہ سے تقسیم ہوتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

تمہارا کون ہے غیروں کی ہے ڈاک
امیر اس کو سمجھ کر بھیجنا خط — امیر

ڈاک (۳) :- گھوڑوں کی چوکی، پالکی کی چوکی، جا بجا سواری کا انتظام، سفر کے لیے گھوڑے یا پالکی وغیرہ کا سلسلہ وار انتظام۔ اردو، مؤنث، متروک۔

قول فیصل :- ڈاک پڑنا - ڈاک آنا وغیرہ محاورتاً بولتے تھے۔

قاصد! دیکھو نہایت زیست کا عرصہ ہے تنگ
دیکھ لینا ہو اگر اب بھی تو آؤ ڈاک پر — امیر

بہت جلدی کاٹے جاتے ہیں کیوں میرے جنازہ کو
مسافر ڈاک میں جاتا ہے کیوں شہر خموشاں کا — سحر

ڈاک ۲: لگاتار آنے اور جانے کا ایک سلسلہ، آدمیوں کی علی الاتصال اور پے در پے آمد و رفت جو کسی کی خبر لے جانے یا لے آنے کے لیے ہو۔
اردو، مؤنث، متروک۔

رو رہا ہے ہر جسم زیبا مشتاق اخبار اجل
اس لیے یہ آمد و رفت نفس کی ڈاک ہے — ناسخ

ڈاک ۳: قے، جو بہ یک دم بغیر قصد آتی ہو۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل: یہ ہمیشہ فعل ہے "لگنا" کے ساتھ صرف کرتے ہیں (جیسے ڈاک لگنا)

ڈاکا ۱: ڈاکوؤں کا حملہ۔ ڈکیتی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: کچھ دن پہلے انگلینڈ میں ایک زبردست ڈاکہ کہ ۲۵ لاکھ روپے کا سرکاری خزانہ لوٹا گیا۔ یہ اس بیسویں صدی کا سب سے بڑا ڈاکا تھا۔

قول فیصل: اس کا رسم الخط ڈاکہ بھی ہے۔ سحر نے ڈانکا کہا ہے لیکن اب بول چال میں ڈاکا ہی ہے۔

جلا کر خاک کر دے اشقد دل مردوں سے لیتے ہیں
سحر شہر خموشاں میں بھی اب پڑنے لگا ڈانکا — سحر
(خموشاں، شمشاں وغیرہ قوافی)

ڈاکا ۲: وہ لوگ جو غارت گری کے لیے کسی کے گھر میں گھس پڑیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاکا آنا: ڈاکوؤں کا لوٹنے کے ارادہ سے آنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

محل صرف: کرتوال۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھلا کیا تھا کیا ڈاکا آیا تھا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکا پڑنا ۱: (لازم) ڈاکوؤں کا حملہ کرنا، ڈاکوؤں کا حملہ آور ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہے ادا کی خطا سے اثر کے حسن عالمگیر پر
کیا سپاہ زنگ کا ڈاکہ پڑا کشمیر پر — امیر

قول فیصل: بصیغۂ جمع ڈاکے (بھی مستعمل) ہے جیسے ہم سمجھتے تھے کہ وہاں ایک دن بھی کوئی ٹک نہیں سکتا۔ ڈاکے پڑتے ہیں ادھر کے لوگ وہاں زندہ نہیں رہ سکتے۔ (سیر کہسار)

ڈاکا پڑنا ۲: مش چھپا، لوٹ پڑ جانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

مشتری بائع ہوئے بیکار سودا گھٹ گیا
سیر کو آئے جو تم ڈاکا پڑا بازار میں — امیر

قول فیصل: ایسے محل پر لوٹ پڑنا بولتے ہیں اور عوام مش چھپا بھی زیادہ بولتے ہیں۔

ڈاکا ڈالنا: (لازم) لوٹنا، غارت گری کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

شب کو ڈالا ہے کسی نے ڈاکا
ماہ عالم کو کسی نے تاکا — شوق قدوائی

ڈاکا زن: ڈاکو، ڈکیت، قزاق۔ اردو، صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف: چوروں نے اندھیری رات کی چوری، ڈاکازنوں نے جھٹپٹے وقت کی ڈاکازنی، جواریوں نے دیوالی کی قمار بازی اور دیہاتی برہمنوں اور چھتریوں نے شادی کے بیچنے سے بردہ فروشی وغیرہ وغیرہ کو جائز قرار دے کر ہند کی قدیم تہذیب شائستگی کو خاک میں ملا دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاکا زنی: ڈاکا مارنے کا کام۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف: سوال، باپ پر کیا فرض ہو۔ جواب: بیٹے کو ڈاکازنی سکھانے۔ اس سے زیادہ فرض آزاد مرزا کے باپ کو بھی نہیں معلوم تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل: اظہار تانیث کی مثال میں ڈاکازنی کا محل صرف ملاحظہ ہو۔

ڈاکا مارنا: ڈاکازنی کرنا، ڈاکا ڈالنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: کسی کے یہاں چوری کی ہے کہ ڈاکا مارا ہو کیا کیا ہو کہ جو آپ پولیس کے حوالے کر دیں گے۔

قول فیصل: بصیغۂ جمع ڈاکے مارنا بھی مستعمل ہے جیسے۔ آج اس کا مال مارا، کل اس کی جیب کاٹی، پرسوں کسی نواب کے گھر میں سیندھ دی۔ رفتہ رفتہ ڈاکے مارنے لگے۔ سڑکوں پر لوٹ مار شروع کر دی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک آنا ۱: (لازم) خطوط آنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: ڈاک آئے تو خیال رکھیے گا ممکن ہے ہمارا بھی خط ہو۔

ڈاک آنا ۲: کسی چیز کا مسلسل آنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

میرے اشکوں کی ڈاک سے بخبر بیتری آتی ہو
عشق میں نہ ہو دل کی خبر بیتری آتی ہو — ظفر

ڈاک بٹھانا ۱: (متعدی) قاصد پر قاصد روانہ کرنا، متواتر پیغام بھیجنا۔ اردو، مصدر، متروک۔

دم بدم کی خبر منگاؤں گی
ڈاک ہرکاروں کی بٹھاؤں گی — قلق لکھنوی

قول فیصل: اس کا ایک مفہوم ہے مسلسل کوئی

ڈاک کا گھوڑا :۱۔ (کنایتہ) تیز رفتار آدمی۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب متروک ہے۔

ڈاک کا گھوڑا :۲۔ وہ گھوڑا جو بہت دوڑنے کی وجہ سے بیکار ہو گیا ہو۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل : اب متروک ہے۔

ڈاک کا ہرکارہ :۔ وہ شخص جس کا کام چیٹھیاں خبریں لانا اور پہونچانا ہو۔ چیٹھی رساں۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

محل صرف :۔ ڈاک کا ہرکارہ چپری وردی پہنے، لال لال پگیا جمائے، خاصا میاں بنا ہوا، سامنے سے آ کر جو دہ ہوا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈاک گاڑی :۔ میل ٹرین۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ رائے بریلی جانا ہو تو ڈاک گاڑی سے جاؤ۔ وہ وقت سے پہونچ جائے گی۔

ڈاک گھر :۔ ڈاک خانہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ لکھنؤ کے محلہ منصور نگر میں ڈاک گھر کے پاس ہی ہمارا گھر ہے۔

ڈاک لگانا :۔ ڈاک بٹھانا۔ اردو مصدر، متروک۔

یعنی ساقی نے مرے ڈاک لگا رکھی ہے
قاصد دور چلا اب خط بغداد دے ! (ناسخ علیم اللہ)

ڈاک لگنا :۱۔ خبر یا ہرکاروں کا لگاتار آنا جانا، آدمی پر آدمی کا آنا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

ڈاک لگنا :۲۔ متواتر تے ہونا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ جی متلاتا ہو ڈاک لگی ہے اور جلد بند نوٹ رہا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

کیا پیوں میں بھر ساقی میں کہ لگ جاوے گی ڈاک
بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائے گا (ناسخ)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے لکھا ہے کہ ہم دست آئیں تو کہتے ہیں کہ دستوں کی ڈاک لگی ہے۔ مگر لکھنؤ کی عورتیں ایسے محل پر تل پہونچے پاخانہ آنا کہتی ہیں۔

ڈاک لگنا :۳۔ بار بار پیاس معلوم ہونا۔ اردو مصدر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب نہیں بولتے۔

ڈاک لگنا :۴۔ راستے میں گھوڑوں بگھیوں وغیرہ کا پہلی سواری بدلنے کے لیے کھڑا رہنا تاکہ وہ جب سواری جلد اپنے مقام پر پہونچ جائے۔ اردو مصدر، متروک۔

ڈاک میں آنا :۔ ڈاک کے ذریعہ سے خط، پمفلٹ، رسالہ، اخبار وغیرہ کا آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ضد سے قاصد اگر نہ لایا خط
ڈاک میں اس صنم کا آیا خط (امیر لکھنوی)

محل صرف :۔ ہمدرد مطب رسالہ لطیف کا تازہ شمارہ جو ابھی ابھی رجسٹری کی ڈاک میں آیا ہے اس میں نگار چنگیزی کے رباعیات بھی ہیں۔

ڈاک میں روانہ کرنا :۔ ڈاک کے ذریعہ سے خط روانہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دفور گریہ نے مضمون نامہ دھو ڈالا
خط اپنا آنسوؤں کی ڈاک میں روانہ کیا (جلال)

ڈاکن :۔ بہت سا کھانے والی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈاکنا :۔ استفراغ کرنا۔ عورتوں کی زبان، متروک۔

محل صرف :۔ کوئی ڈوک رہا ہے، کوئی ڈاک رہا ہے، کوئی نشے کی دھن میں گا رہا ہے۔ (طلسم ہوشربا)

ڈاکو :۔ لٹیرا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

خبر دو چکا، مشورہ ہو ڈاکو، قزاقوں، تیراہیوں اور قتیں چھوڑ گیا ہے، ناز ہو رہزن، راشنا، فتنہ اٹھا، فتنہ انگیز

ڈاکیا :۔ چیٹھی رساں، ہرکارہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ احمد لو یہ تمہارا خط جو بمبئی سے آیا ہے ابھی ابھی ڈاکیا دے کے گیا ہے۔

ڈال :۱۔ شاخ، ٹہنی۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

بن کا تھا رنج کے مارے یہ حال
ہے جیسے آندھی سے پھولوں کی ڈال (شوق)

ڈال :۲۔ آب پاشی کا ٹوکرا یا ڈول۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈال :۳۔ تلوار کا پھل، بے قبضے کی تلوار۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈال :۴۔ جب نشیب سے پانی ٹوکری کے ذریعہ بلندی پر لے جاتے ہیں اس کو ڈال کہتے ہیں۔ ہندی کاشتکاروں کی زبان۔

ڈال :۵۔ ڈالنے سے امر کا صیغہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ارے کم بخت گڑھے میں ہاتھ نہ ڈال

کے ساتھ مخاطب کی حماقت اور نادانی کا اظہار کرتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل:- صاحب نور اللغات نے اس کی جگہ ایک فقرہ بھی لکھا ہے "تم تو ایسے ہی ڈال کے ٹوٹے ہو جو تمہیں کوئی انعام ملے؟"

مذکورہ فقرے میں ڈال کے ٹوٹے کا مفہوم وہ نہیں نکلتا جو صاحب نور اللغات نے ظاہر کرنا چاہا ہو۔ تم تو ایسے ہی ڈال کے ٹوٹے ہو، کا مفہوم یہ ہوتا ہے۔ کیا تم کہیں سے ٹپک کے آئے ہو؟ اس سے حماقت کا اظہار کہاں ہوتا ہے۔ حماقت کا اظہار تو ذیل کی عبارت سے ہوگا۔

"بس ابھی نے میاں خوجی کو افیم پلوائی اور اس ڈال کے ٹوٹے نے چسکی لگائی تو غٹ غٹ کر کے پیتا ہی گیا"

مولف فرہنگ اثر نے صاحب نور اللغات کے قائم کردہ معنی پر عجیب طرح سے اعتراض کیا ہے۔ پہلے تو یہ کیا کہ ان کے فقرے کو بدل کے جان صاحب کا شعر اس کی جگہ لکھ دیا۔ جو یوں ہے۔

باغ کا میوہ آئے توڑ کے سب بھیج دیا
جان صاحب ہو بڑا ڈال کا ٹوٹا آیا

اس شعر کو مولف نور اللغات نے ڈال کا ٹوٹا، بہ معنی نازک کی مثال میں لکھا تھا۔ مگر اعتراض کے لیے فقرے کی جگہ لکھ کے فرماتے ہیں۔

"مجھے اتفاق نہیں۔ ڈال کا ٹوٹا، چالاک عیار شخص کو کہتے ہیں جان صاحب کے شعر کا بھی یہی مفہوم لیا جا سکتا ہے" میں کہتا ہوں کہ یہ مفہوم نہیں لیا جا سکتا۔ شاعر نے اس شعر میں ڈال کو اپنا مخاطب بنا کے جان صاحب کی حماقت کا اظہار کیا ہے۔ باغ کا میوہ آئے توڑ کے سب بھیج دیا، سے صاف صاف حماقت ٹپک رہا ہے نہ کہ چالاکی اور عیاری کا اظہار ہو رہا ہو۔ چالاکی اور عیاری تو ذیل کی عبارت سے ظاہر ہوتی ہے۔

"الغرض خوجی گھوڑوں میں بانس پر سے گردن کی تھاہ نہ پائی تو شروع عیاری کیا کہتی ہو حضور ہم نے اول ہی کہہ دیا تھا کہ حضور چھٹے ہوئے سب کے سب بڑے خود سر ڈال کے ٹوٹے ہیں باورچی خانہ چٹ کر جائیں اور نگوڑے ڈکار تک نہ لیں۔"
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:- اب ان معنوں میں اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈال کا چوکا بندر بانس کا چوکا نٹ

(مثل) موقع پر چوکنے سے آدمی نقصان اٹھاتا ہے
(گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل:- لکھنؤ میں چوکا کی جگہ "چھوٹا" بولتے ہیں یعنی ڈال کا چھوٹا، بندر بانس کا چوکا نٹ جیسے:- "بہت ہوشیار بنتے تھے ڈاکوؤں کے مقدمے کی گواہی دی۔ عدالت نے اُن کو بھی ماخوذ کر لیا۔ سب تیزی نکل گئی سچ ہے ڈال کا چوکا بندر ... الخ"

ڈال لینا ۱ رکھ لینا، اردو مصدر، فصیح رائج۔

محل صرف:- اجلال کو زنبیل میں ڈال لیجیے۔
(طلسم ہوش ربا)

ڈال لینا ۲ بازاری یا کسی پست طبقے کی عورت کو گھر والی بنانا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال

محل صرف:- ایسی ویسی عورت کو ڈال لینے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اولاد پر خراب اثر پڑتا ہے۔ شادی میں بڑے دھبے لگتے ہیں۔

ڈالنا ۱ (متعدی) گرانا، پھینکنا، پھیلانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہر دوش پر بجائے مرتش کے جواہرات ٹکوا ڈالے ہیں۔
(طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۲ ۔ رکھنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:- مسجد کی بنیاد ڈالنا بڑے ثواب کا کام ہے۔

ڈالنا ۳ (پاؤں، قدم وغیرہ سے مختص) آگے بڑھا کے یا اٹھا کے رکھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تصویر جادو کا یہ حال ہو کہ پیر ڈالتی کہیں ہے اور پڑتا کہیں ہے۔ فرط رنج سے جی نڈھال ہے۔
(طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۴ ڈبونا، اندر ڈالنا، داخل کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- ہم دریا کے کنارے کا ذبح مرغابی قرقرے پانی میں منقار ہیں ڈال کر پروں کو جگنو سے اور صاف کرتے، پھر بریاں لیتے۔

(ایضاً) شہزادہ نے حکم دیا کہ اس حلقے میں سب ہاتھ ڈالو، جو مجرم ہوگا اس کا ہاتھ اس میں سے نکل نہ سکے گا۔ سب نے ہاتھ حلقے میں ڈالے، مگر کسی کا ہاتھ نہ پھنسا۔
(طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۵ (روپے پیسے وغیرہ سے مختص) جمع کرنا، پس انداز کرنا، اردو، مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف:- بھائی آپا بچو کو دو دھیلے پیسا گھر کے خرچ کے لیے دیتے ہیں۔ اگر وہ اس میں سے دس دس پیسے بھی ڈالتی جائیں تو اب تک سیکڑوں روپے ہو جاتے۔

ڈالنا ۶ :- (جذبہ، حوصلہ وغیرہ سے مختص) پیدا کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تیرے ماں باپ تیری خدمت گزاری

کو مقرر کیجیے ۔ ران کے دال میں تیری محبت ڈال دی کہ انھوں نے ہمارے حکم سے تجھ کو پالا پوسا ۔

(توبۃ النصوح)

ڈالنا ۸ قے کرنا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈالنا ۹ ۔ شامل کرنا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ جتنی رقم رام دین سے وصول ہو لالہ جی میرے حساب میں ڈال دیجیے حساب صاف رہے گا

قول فیصل ۔ اس کی تکمیلی صورت میں ڈال دینا بھی رائج ہے ۔

کیوں نکر اس قدر ہو رقیبوں کے باب میں
ان کے گھر بھی ڈال دو میرے حساب میں داغ

ڈالنا ۱۰ (سوئی وغیرہ کے لیے) پرونا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ کب سے سوئی میں دھاگا ڈال رہی ہوں نہیں پڑتا ۔ بڑھاپا بھی کیا بری چیز ہے ۔

ڈالنا ۱۱ ۔ اوڑھنا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ جب رات زیادہ گئی ملکہ اپنے پلنگ پر جا لیٹی اور کنیزیں نیچے پلنگ کے سو رہیں ۔ ٹیکی جادو نے دوپٹہ منہ پر ڈال کر سونے کے بہانے جاگنا شروع کیا ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۱۲ پہننا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ برہمن کی صورت آپ بنا زنار گلے میں ڈالا قشقہ ماتھے پر دیا ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۱۳ مبتلا کرنا ، پھنسانا ، اردو ، مصدر ، قلیل الاستعمال ۔

تجھ کو اس شور و شر سے تضاد پڑا ہے پالا
مفت میں مجھ کو بھی حرے جا کے بلا میں ڈالا سودا

محل صرف :۔ رخ اب جلدی یہاں سے چلو ایسا نہ ہو کہ صورت نگار اس حال سے آگاہ ہو اور ہم دونوں کو خرابی میں ڈالے (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۱۴ :۔ محفوظ رکھنا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس معنی میں ڈال لینا اور اس سے پہلے گھر ، میں ، کا اضافہ کر کے گھر ڈال لینا یا گھر میں ڈال لینا بولتے ہیں ۔ جیسے لے ہو بھائی سن تو ۔ دو گھڑی کی حکومت ہو تو اس کو مارے غصے کے اپنے گھر میں ڈال لوں ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۱۵ :۔ انڈیلنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ لوٹے کا پانی گھڑے میں کیوں ڈال رہے ہو ۔ گھڑے کا پانی بھی خراب ہو جائے گا ۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ڈال دینا بھی رائج ہے ۔ جیسے لوٹے کا پانی پھینکو نہیں ، کسی دوسرے ظرف میں ڈال دو ۔ برتن دھونے کے کام آئے گا ۔

ڈالنا ۱۶ (پانی یا دوسری سیال چیزوں کے لیے) دھار باندھ کے گرانا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ خواص نے کشتی کے نیچے کھڑے ہو کر پانی ڈالنا آہستہ آہستہ کھیسا کرنا شروع کیا ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۱۷ (چھلکا ، پھل وغیرہ سے مختص) کرنا بچانا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ اسد نے مارے تلواروں کے چھلکا ڈال دیا ہو ۔ ہزاروں کو مارا ہو ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۱۸ (تیل سے مخصوص) لگانا ، ملنا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

قول فیصل :۔ کیا سودائیوں کی طرح گھوم رہے ہو سر میں تیل ڈال لو روکھے بالوں سے تمہیں الجھن بھی نہیں ہوتی ہے ۔

ڈالنا ۱۹ (جلن ، پردہ ، چادر وغیرہ سے مختص)

نکالنا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف : بختیارک نے تخت کے سامنے پردہ ڈال کر نقاب کو اس کے نیچے سے نکالا ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالنا ۲۰ یہ لفظ تکمیل فعل کے واسطے فعل کے آخر میں چکنا کی جگہ لگا دیتے ہیں ۔ جیسے مار ڈالنا ، کھا ڈالنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ کوہان نے کہا کیوں او نابکار ! تو نے غضب کیا تھا کہ مجھے ماری ڈالا تھا ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ ڈالنا کا فعل مجہول ڈالا جانا بھی رائج و فصیح ہے ۔ اور تانیث کے لیے ، ڈال جانا ، کہتے ہیں ۔ جیسے واہ یہاں کروروں پریاں دیکھ ڈالی ہیں جی ! ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈالنا ۲۱ (سپر اور ہتھیار وغیرہ سے مختص) ہار ان کے لڑنے سے ہاتھ روکنا ۔ اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ لڑتے لڑتے مر جاؤں گا ، مگر ہتھیار نہ ڈالوں گا ۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ، ڈال دینا بھی رائج و فصیح ہے ۔ جیسے ۔ چاہے میری بوٹیاں اڑا دی جائیں مگر تجھ جیسے ظالم و جابر کے سامنے سپر ڈال دوں یہ محال ہے ۔

ڈالنا ۲۲ (نمک ، مرچ ، مسالا وغیرہ کے لیے مخصوص) کسی زیادہ مقدار کی چیز میں کوئی کم مقدار کی چیز شریک کرنا یا ملانا ، اردو ، مصدر ، فصیح ، رائج

محل صرف :۔ آج تم دال میں نمک ڈالنا بھول گئیں دیکھو کتنی بے مزہ معلوم ہوتی ہے ۔

ڈالنا ۲۳ (قرعہ ، چٹھی وغیرہ سے مختص) کاغذ کی چھوٹی چھوٹی دو یا اس سے زیادہ چٹھیوں پر امیدواروں کے نام لکھ کے اور ان چٹھیوں کو مڑ کے ڈبے میں

رئیس نے بھی خوش کر دیا۔

ڈالی لگانا ۱: ڈالی کو میوے سے آراستہ کرنا، اردو مصدر۔ دہلی کی زبان ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اس محل پر اہل لکھنؤ ڈالی سجانا بولتے ہیں۔ مثال کے لیے ڈالی سجانا کا قول فیصل ملاحظہ ہو۔

ڈالی لگانا ۲: میوے یا پھلوں یا پھولوں سے بھری ہوئی شاخوں کی ٹوکری۔ امیروں کی نذر کرنا۔ تحفہ پیش کرنا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مالی نے دو ایک گلدستے اور گجرے بنا کر ٹوکری میں لگائے بیچ میں اس کے میوہ رکھا اور سامنے آ کر کے ڈالی لگائی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈالی لگانا ۳: جن بڑے لوگوں سے سلسلہ تجارت ہو ان کی تقریب مسرت میں اپنے پیشے اور تجارت کے حساب سے ڈالی پیش کرنا تاکہ انعام کے مستحق ہو سکیں۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شاہزادہ صاحب کی تقریب ختنہ میں عبد اللہ دودھ والے نے نہایت عمدہ بالائی کی ڈالی لگائی تھی وہ کہتا ہے کہ نواب صاحب نے مجھے دو اشرفیاں انعام میں دی تھیں۔

ڈالی میں لگا کے لانا: کسی امیر کی نذر کے لیے ٹوکری میں میوہ وغیرہ سج کے لانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

آج وہ دن ہو کہ یوں ان کے گھر دو جائے گل
لائے ڈالی میں لگا کے آفتاب و ماہتاب — داغ

قول فیصل:۔ ڈالی لگانا کی جگہ اپنے اپنے محل پہ سجانا پیش کرنا وغیرہ بھی رائج ہے۔

ڈامچا:۔ وہ مچان جو کھیتوں کی رکھوالی کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ہندی۔ مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے قرب و جوار کے دیہاتوں میں اس کو مچان کہتے ہیں۔ ڈامچا کا تعلق [illegible]

سے ہو۔ صاحب فرہنگ اثر نے بحوالہ پلیٹس اس کا مرادف ڈوبچا لکھا ہے۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ کہاں کی زبان ہے۔

ڈانٹ (وزن ختن) دھمکی، جھڑکی، وہ آواز سخت جو کسی کو کسی کام سے باز رکھے۔ اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ قاری صاحب کی ایک ڈانٹ میں بچوں کا پیشاب خطا ہو جاتا ہے۔ مگر صاحب علم تجوید میں اپنا جواب نہیں رکھتے۔

ڈانٹ بتانا ۱: گھڑکنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مرزا جی بل کھاتے پیچتے بارن کو ایک ڈانٹ بتائی اور زنان خانہ میں گئے ہیں۔ دور بادہ گلگوں چل رہا ہے اور سامنے کئی آوازے چنے ہوئے ہیں اور نواب صاحب کتنا کھل انعام دے رہے ہیں۔ قریب تھا کہ یہ ڈانٹ بتائیں کہ دفعتاً ان کی آنکھ کھل گئی۔ (دیر کہسار)

ڈانٹ بتانا ۲: بلند آواز سے کہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مسلمان فقیر یا علی کہ کر ڈانٹ بتاتا ہے تو سارا محلہ چونک پڑتا ہے۔

ڈانٹ دینا: گھڑک دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اب جو تم نے بد تمیزی کی تو ڈانٹ دوں گا۔

ڈانٹ ڈپٹ:۔ ڈانٹ بر وزن جھپٹ، دھمکی، اردو، مونث، غیر فصیح، رائج۔

مطلق اس نے نہ مانی ڈانٹ ڈپٹ
دیکھ کے گڑ میں کر گیا سب چٹ — سودا

ڈانٹ ڈپٹ کرنا:۔ گھڑکنا، جھڑکنا، فصیح

کی حالت میں چیخ چیخ کے کسی کو برا بھلا کہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خوجی نے دونوں کو گیدڑ اور بزدک خوب بنایا اور بہت کچھ ڈانٹ ڈپٹ کی کرولا پیری قرولی مگر کسی نے بھی شنوائی نہ کی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانٹ ڈپٹ میں رہنا:۔ گھڑکتا جھڑکتا رہنا، ڈانٹے ڈپٹے رہنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تاج الدین فہیدہ آدمی تھے اور متعلقہ تحقیقات کا مناسب انتظام کیا۔ مگر یہ حضرت صرف ڈانٹ ڈپٹ ہی میں رہے۔ (دیر کہسار)

ڈانٹنا ۱: (وزن ختنا) دھمکانا، ڈپٹنا، خفا ہونا، سخت آواز سے کسی کو کسی کام سے باز رکھنا، چشم نمائی کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

میں دادِ رنج سہ کر بہت داد طلب تھا
وہ ڈانٹ گئے مجھ کو برابر سے نکل کے — داغ

محل صرف:۔ بدیع الزماں نے ..... ڈانٹا کر او نابکار ادھر آ تو میرا شکار ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈانٹنا ۲: پہنچنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ باجے والے دربان ڈانٹے گھوڑوں پر اکڑے بیٹھے ہیں۔ دماغ عرش بریں پر ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانٹنا ڈپٹنا:۔ گھڑکنا، جھڑکنا، اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

میرے گھر آ کے دلاسا نہیں دینا کیسا
اور الٹا وہ مجھے ڈانٹ ڈپٹ جاتے ہیں — آغا

ڈانٹے ہوئے:۔ گھڑکتے جھڑکتے دھمکیاں دے کے کسی کو اپنے قابو میں کیے ہوئے۔ اردو صرف قریب بہ متروک۔

اب تنگ تو غضب کرتا ہو اپنا دل بے تاب
ڈرکے ہونے ڈانڈے ہوئے دھمکانے بیٹے ہیں (ظہیر دہلوی)

ڈانڈ ہ (نون غنہ) تاوان۔ اس جگہ ڈنڈ بھی کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔

ہو جو نقصان تو ڈانڈ دو اُس کا
در دکھ دو جو دل کا ہو منشا (قران السعدین)

ڈانڈ ۲ ناؤ کھینے کا بانس۔ کشتی چلانے کا چپو۔ اردو، مذکر، ملاحوں کی اصطلاح۔

ڈانڈ ناؤں میں چاندی سونے کے
یاد سب طور دل ڈبونے کے (قلق)

قول فیصل :۔ لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈانڈ ۳ بانس کی چھڑ جس میں رسی لگاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

لٹو ہوتے ہیں ترے حسن پہ اے شاہسوار
ڈانڈ بیڑے کی عجب شان سے دکھاتی ہے (اختر حسن شاہد)

پھر کے اپنے چھوٹے سے بیڑے کو دی تکان
ڈانڈ آئی ڈانڈ پر تو سنا لے سے لڑی سناں (انیس)

ڈانڈ ۴ ریڑھ کی ہڈی۔ ہندی، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۵ کھیت کی حد۔ ہندی، مؤنث، کاشتکاروں اور دیہاتیوں کی اصطلاح۔

ڈانڈ ۶ زمین خشک، ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۷ پہاڑ طولانی، ہندی، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈ ۸ : سادی نچا کھیت جس میں پانی نہ جا سکے ہندی، مؤنث، (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈانڈا ۔ (نون غنہ) ملک کی حد، سرحد، اردو، مذکر فصیح، رائج۔

ناسمجھ جوانی تھم ذرا اس بے وقت کہ کیوں کہتا ہو
مستی کا ہے عدم کے ڈانڈے تک کات بے لگا دیتا ہو (آرزو)

ڈانڈ اعتمادم کے بادشاہ کا
اک دیو تھا پاسبان بلا کا (گلزار نسیم)

ڈانڈا لوبانا :۔ سرحد پر قبضہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

پڑھائی ہو رہی ہے حسن عالمگیر کی مجھ پر
پڑا ڈالا دو جسنے میرے دل کے ڈانڈے کو (ناہید حسرت)

ڈانڈا ملانا :۔ حد ملانا، سر ملا دینا، قریب کر دینا اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

گیسوئے قرب آئینہ روئے یار سے
گویا ملا دیا ہو حلب سے تتار کا (آتش)

ڈانڈا ملنا :۔ (لازم) سرحد کا پاس پاس ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کہیں ڈانڈے حق و باطل کے ملتے ہیں تو ملتے ہوں
ادھر ہو کے اپنی راہ دیا نہیں جاتی (کلام دانا)

ڈانڈا مینڈا ۱ :۔ سرحد۔ سرحدوں کا مقام اتصال۔ (لغات النساء)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ان معنوں میں مستعمل نہیں۔

ڈانڈا مینڈا ۲ :۔ میل جول، ربط ضبط، پرانی راہ و رسم۔ (لغات النساء)

قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہو۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔

ڈانڈا مینڈا ۳ :۔ ہمسائیگی، پاس پڑوس۔ (لغات النساء)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں

ڈانڈا مینڈا ۴ :۔ دو سر زمینداروں کی دیرینہ دشمنی یا عداوت۔ ان بن۔ عداوت۔ (لغات النساء)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈانڈا مینڈا ملا ہوا ہے :۔ سرحد ملی ہوئی ہو زمین سے زمین ملی ہوئی ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ڈانڈا ملا ہوا ہو بولتے ہیں

صحن اس کو بھی گلشن عنبر سرشت کا
ڈانڈا ملا ہوا ہو جیسے بہشت کا (مومن)

ڈانڈا مینڈی :۔ (پہلا نون غنہ دوسرے اول کا معلن) عداوت، دشمنی جو دو سرحدوں میں ہوتی ہو۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ دونوں مقدمہ لڑتے لڑتے تباہ ہو گئے یہ برسوں کی ڈانڈا مینڈی کا نتیجہ ہے۔

ڈانڈ بھرنا :۔ تاوان ادا کرنا، جرمانہ دینا، اردو مصدر، عوام کی زبان

محل صرف :۔ وکٹ توڑا یا اور ڈیوڈ نے ڈانڈ بھی بھرنا پڑا۔

ڈانڈ دینا :۔ تاوان دینا یعنی کسی کی کوئی چیز جو کسی سے تلف ہو گئی ہو اس کا عوض دینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ تم نے میری سائیکل توڑی ہو، میں کچھ نہیں جانتا، تمہیں ڈانڈ دینا ہوگا۔

ڈانڈ لینا :۔ تاوان لینا یعنی کسی کی کوئی چیز جو تلف ہو گئی ہو اس کا عوض لینا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ تمہارا بھائی ہو اگر اُس سے نقصان ہو بھی گیا تھا تو تمہیں ڈانڈ نہیں لینا چاہئے تھا۔ دنیا کیا

محلِ صرف ۔ میں باؤلی دیوانی ہوشیار ۔ ڈانواں ڈول پھرو۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل :۔ اسی محل پر ڈانواں ڈول جھکنا (جھکنی) پھرنا بھی مستعمل تھا۔ جیسے "اسکی روح تعلقات دنیوی میں ڈانواں ڈول جھکنی پھر رہی تھی۔" (توبۃ النصوح)

ڈانواں ڈول کرنا :۔ (متعدی) تباہ و برباد کرنا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

اے بیابانِ نحسیت کے غول
بستیوں کو نہ کر تو ڈانواں ڈول — سودا

ڈانواں ڈول ہونا ۱ :۔ ڈگمگ ڈگمگ ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ کل تو بجرا ایسا ڈانواں ڈول ہوتا تھا کہ میں بھی اب ڈوبی اور اب ڈوبی ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈانواں ڈول ہونا ۲ :۔ (دشت کے ساتھ) کیا مر نہ ہونا، مزاج میں یکسوئی نہ ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں اور عوام کی زبان۔

سخت ڈانواں ڈول جب نیت ہماری ہوگئی — شوق
مستقل اور دل پہ شانِ تابعداری ہوگئی — قدائی

ڈانواں ڈول ہونا ۳ :۔ (دل کے ساتھ) پریشان ہونا، بیتاب ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

؎ چاہ میں یوسف مقصد کے ہو دل ڈانواں ڈول جنگ

ڈانواں ڈولی :۔ سرگشتگی اور پریشانی ۔ مؤنث، لکھنؤ کی زبان۔ (نفس اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈاہ :۔ حسد، رشک، دشمنی، خلش ۔ اردو، مؤنث۔

محلِ صرف :۔ سوتیا ڈاہ بڑی ہوتی ہے۔

قولِ فیصل :۔ بڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے "موئی کو ڈاہ پڑی رہتی ہے جب میں کچھ پکانے لگتی ہوں تو ضرور پوچھتی ہے اے بی ہمسائی کیا پکا رہی ہو۔"

ڈائجسٹ :۔ خلاصہ، قانونی نظیروں کے خلاصے کا مجموعہ۔ (مجازاً) رسالہ جو کتابی صورت میں ہر ماہ شائع کیا جاتا ہے۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ "ہما" اردو ڈائجسٹ دہلی سے نکلتا ہے۔

ڈائرکٹ :۔ براہِ راست، سیدھا۔ انگریزی صفت، رائج۔

محلِ صرف :۔ تم ڈائرکٹ ڈپٹی منسٹر سے مل لو تمہارا کام جلدی ہو جائے۔

ڈائرکٹر :۔ منتظم (انتظام کرنے والا) سربراہ کار، ہر محکمے کا اعلیٰ حاکم۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ کرنل وی آر موہن سومن میکنس کے مینیجنگ ڈائرکٹر ہیں۔

ڈائرکٹری :۔ وہ کتاب جس میں ٹیلی فون کے نمبر لکھے ہوتے ہیں۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محلِ صرف :۔ ڈائرکٹری ابھی کل تک اسی میز پر رکھی ہوئی تھی آج اس کا پتہ نہیں، معلوم نہیں کون اٹھا لے گیا۔

ڈائرکشن :۔ انتظام، حکم، ہدایت، انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ ابھی تک یہ نہ معلوم ہو سکا کہ فلم تصویر میں کس کا ڈائرکشن ہے۔

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر سنیما والے بولتے ہیں یا پھر وہ حضرات بولتے ہیں جو فلمیں دیکھتے رہتے ہیں۔ دینا کے ساتھ صرف ہے۔

ڈائری :۔ روزنامچہ، یادداشت۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محلِ صرف :۔ روزانہ کے حالات ڈائری میں لکھ لیا کرو۔

ڈائس :۔ کسی محفل، مجلس یا جلسے میں بنایا ہوا اونچا مقام جو صدر اور دیگر معززین کے لئے عام فرش سے کچھ اونچائی پر تخت وغیرہ بچھا کے بنایا گیا ہو۔ مچان۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ بار بار دیکھا گیا کہ کانفرنس کے ڈائس پر آکر قوم کے سامنے کھڑے ہو کر اور آسمان کی طرف نظر کر کے اس دردمند شاعر نے ..... استغاثہ کیا ہے۔ (مقدمہ صحیفۃ القوم)

ڈائل :۔ گھڑی کا منہ۔ گھڑی کے سامنے کا حصہ جس پر ہندسے اور سوئیاں ہوتی ہیں۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ اپنی گھڑی کا ڈائل بدلوا دو میلا ہو گیا ہے۔

ڈائلاگ :۔ مکالمہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف :۔ اوہ اس وقت تو آپ ڈائلاگ بول رہے ہیں۔

ڈائن ۱ :۔ جادوگرنی، زن بچہ خوار، وہ عورت جو اپنی تعویذی طاقت سے نظر لگا کر بچوں کا جگر کھا جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ڈائن بھی کلیجا کھاتی ہے تو محلہ چھوڑ کے۔

ڈائن ۲ :۔ بدشکل اور کریہہ المنظر عورت، وہ عورت جس کی شکل ڈراؤنی ہو۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ دولت کے لالچ میں بہو تو بیاہ لائیں، بڑے بڑے دانت کالا رنگ رات کو دیکھو ڈر جاؤ عورت ہے کہ ڈائن۔

ڈائن ۳ :۔ (کنایۃً) بے رحم عورت۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ اپنی اولاد کا فائدہ جیتے جی سہاتے اگر میں کوتاہی کروں تو ماں کاہے کو ہوئی ڈائن ہوئی۔ (توبۃ النصوح)

ڈائن ۴ :۔ بلا جو آپ اپنے بچوں کو کھا جائے۔ اردو،

مؤنث۔ عورتوں کی زبان۔

ہے بجلی پائی اسکی ماں ڈائن
اور ہو وہ خام پارہ اندرائن (وحشت کلکتوی)

کھا جانے کی ہر ایک کو ڈائن بچھڑے کی حیا نصاب

ڈائنامو:۔ بجلی پیدا کرنے کا آلہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈائن بھی دس گھر چھوڑ کے کھاتی ہو۔ ظالم کو بھی پڑوسیوں کا لحاظ ہوتا ہے۔ ہر جگہ ظلم کرنے والے کی نسبت بولتے ہیں۔ (خزینۃ الامثال، لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں یوں بھی بولتی ہیں:۔

ڈائن بھی کلیجا کھاتی ہے تو محلہ چھوڑ کے۔

ڈائن کو بچہ سونپنا:۔ بچہ دشمن کے حوالے کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عورتیں بہت کمی کے ساتھ بولتی ہیں۔

ڈائن کھائے تو منھ لال نہ کھائے تو منھ لال۔ ظالم ظلم کرے یا نہ کرے ہر حالت میں بدنام رہتا ہے۔ اردو، مشکل۔ (خزینۃ الامثال، لغات النساء)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں بہت کم بولتی ہیں۔

ڈائننگ روم۔ کھانا کھانے کا کمرہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

قول فیصل:۔ کھانا کھانے یا کھلانے کے بڑے کمرے کو ڈائننگ ہال کہتے ہیں۔ یہ بھی مذکر ہے اور انگریزی داں طبقہ بولتا ہے۔

ڈب:۱۔ جیب۔ اردو۔ مؤنث۔ بازاری زبان۔

محل صرف:۔ دس روپے اپنی ڈب میں رکھے اور سیر کو نکل گئے۔

ڈب:۲۔ گردن۔

فقرہ:۔ ڈب پکڑ کے لے لوں گا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈب:۳۔ کپڑے بنانے کا چرخا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈب:۴۔ قابو، قبضہ۔

(فقرہ) زید نے خالد کو اپنے ڈب میں لا کر نالش دائر کر دی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈبّا:۱۔ (بکسر اول و دوم مشدد) بڑی ڈبیا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ کہہ کر شہزادی اٹھی اور تھوڑی دیر میں ایک چھوٹا سا ڈبا لائی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبّا:۲۔ سینے کی بیماری، کالی کھانسی، پسلی کا عارضہ۔ (نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں ڈبا بالکل نہیں بولتیں پسلی چلنے کی بیماری کو پسلی کا عارضہ کہتی ہیں یہ عارضہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔ اس کو نمونیا بھی کہتے ہیں۔

ڈبا گول ہونا۔ کاروبار غائب ہو جانا یا ختم ہو جانا (دلی کا ایک قدیم اردو لغت)

قول فیصل:۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ لکھنؤ کے عوام ڈبا گول ہونا بولتے ہیں۔ جیسے:۔ دوکان چلی اور خوب چلی مگر بے ایمانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ عرصے میں ڈبا گول ہو گیا۔

ڈبانا۔ ڈبونا۔ اردو، صرف، متروک۔

یہ جانور جنگلی کا بے خون میں لے ڈباؤ
تلواریں مارو، خنجر کرو، برچھیاں لگاؤ — انیس

ڈباؤ:۔ (بروزن چاؤ) آدمی کے قد سے زیادہ گہرا پانی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تم لاکھ کہو میں نہیں نہاؤں گا تالاب میں ڈباؤ ہے۔

ڈباؤ:۔ (بروزن آسا کرو) ڈبو دینے کے قابل جیسے ڈباؤ پانی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈبڈبانا۔ (لازم) آنکھوں میں آنسو بھر آنا (اصلی خواہ مجازی) اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

(اصلی)
ڈبڈبائی آنکھ آنسو تھم رہے
کاسۂ نرگس میں یوں شبنم رہے — بجن بے نظیر

(مجازی)
وہ لبریز جو ہنر تھی حباب
سو آنکھوں کو وہ رہ گئی ڈبڈبا — میر حسن

ڈبڈبا آنا:۔ آنکھوں میں آنسو آ جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہمارے ہمراہ ایک عاشق تن صنم پرست رند مشرب، لامذہب، آزاد منش، بیباک دوست بھی تھے۔ عاشق تخلص کرتے تھے۔ وہ انتہا سے زیادہ رقیق القلب اور حسن پرست تھے بے اختیار آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبرا:۔ پانی جمع ہونے کی جگہ، خون جمع ہونے کی جگہ، چھوٹا گڑھا جس میں پانی بھر جاتا ہے، لہو کا گڑھا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

زرا آتا ہے غم قد شمشاد قامتاں
ڈبرے ہو گئے ہیں تھانولے کے — رشک

نالے اٹھا اٹھا کے آنسو روتے ہیں
شرم سے ڈبرے آب ہوتے ہیں — سوز

قول فیصل:۔ اس کی جمع ڈبروں بھی مستعمل تھی، جیسے:۔ پانی کہاں سے آتا ہے یہ ہماری دادی اماں تک کو معلوم تھا... باولی، تالابوں، ڈبروں، چشموں..... دریاؤں..... سمندروں... میں گھس بیٹھ کر وہ تین روز تک جب.... پانی پیتا ہے جب پی چکا تو آسمان پر اڑ گیا اور منھ کھولا تو دم جھم برسنے لگا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبرسے کے ڈبرسے :۔ خون کے بڑے بڑے لوتھڑے۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ خون کے ڈبرے کے ڈبرسے بہہ گئے۔

قول فیصل :۔ بعض عورتیں ڈگرسے کے ڈگرسے بھی کہتی ہیں اور ڈبرا کی جمع ڈبروں کے بجائے ڈگروں کہتی ہیں جیسے :۔ قے ہوئی ڈگروں خون نکل گیا۔

ڈبکا :۔ (بفتح اول) تازہ پانی جو کنویں سے نکال کر اسی وقت پئیں۔ اردو، مذکر۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ آم کھائیں ٹپکا پانی پئیں ڈبکا

ڈبکا :۔ خوف، خطرہ، اندیشہ۔ (ہ) اردو، دہلی کی زبان۔

سب راز ہو گئی وا آنکھیں جو ڈبڈبا گئیں

لو وہ ہی پیش آیا کھٹکا دل میں جو کہ ڈبکا

موجود دہلوی

ڈب کرنا :۔ تصرف میں لانا، مٹھی میں رکھ لینا۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈبکی :۔ غوطہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نہانے سے گھبراتا تھا میں نے پکڑ کے جو حوض میں ڈبکی دی تو اچھا ہو گیا۔

قول فیصل :۔ دینا، کھانا، لگانا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(کھانا) "تم چھوٹے ہو، حوض گہرا ہے اس میں نہ اترو ورنہ ڈبکی کھا جاؤ گے۔" اس کی جمع ڈبکیاں کھانا بھی مستعمل ہے۔ جیسے "کیا جانیں! ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنوئیں میں ڈھکیل دیا تھا۔ سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔" (توبۃ النصوح)

(لگانا) روزے کی حالت میں ڈبکی لگانے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

(مارنا) ایک آدمی نے ایسی مشق بڑھائی تھی کہ یہاں پر ڈبکی مارتا تھا اور میل بھر کے فاصلے پر نکلتا تھا۔ ڈبکی مارنا۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

ڈبکے کا پانی :۔ وہ پانی جو کنوئیں سے اسی وقت کھینچا جائے، تازہ پانی۔ اردو، دہلی کی زبان (دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ڈبکا پانی بولتے ہیں۔

ڈبل :۔ (بفتحتین، ڈگنا)، دوچند۔ اردو، صفت۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ لڑکی کا نکاح اور رخصتی الگ رکھے گئے تو ڈبل مصارف برداشت کرنا ہوں گے۔ نکاح اور رخصتی ایک ہی دن کر دو۔

قول فیصل :۔ ہر اردو موٹا کے معنی میں بھی بولتے ہیں جیسے :۔ واللہ آپکی وضع ہی نرالی ہے یہ ڈبل کوٹ اور کلاہ زرد پوش ماشاء اللہ تم ماشاء اللہ دن (فسانۂ آزاد) انگریزی میں بفتح اول و بضم دوم ڈبل ہے۔

ڈبل :۔ پیسہ۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ آزاد۔ ابھی اب ایک پیسے والے ٹکٹ جاری ہوئے ہیں، پوسٹ کارڈ ..... ایک طرف مطلب لکھیے۔ دوسری جانب لفافہ۔ کوئی ایسی ہی پوشیدہ بات لکھنی ہو تو مجبوری ہے ورنہ ایک پیسہ کافی ہے۔

خوجی :۔ واللہ! ارے میاں! ایک ڈبل کا خط! بھئی انگریز بڑے حکمتی ہیں، یہ ٹھکانہ ہے۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ دیہاتی، گنوار، اسی معنی میں بتشدید دوم (ڈبل) بولتے ہیں۔

ڈبل :۔ چالاک، شرارتی۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ارے وہ بہت ڈبل ہے تم ایسوں کو تو کھڑے کھڑے بیچ لے۔

قول فیصل :۔ یہ جدید صرف ہے۔ چالاکی اور شرارت کے معنی میں "ڈبل پنا" بھی بولنے لگے ہیں جیسے : تم اپنے ڈبل پنے سے باز نہیں آتے ہمیشہ شرارت کیے جا رہے ہو۔

ڈبل پیسہ :۔ تانبے کا موٹا بڑا پیسہ جو عام پیسے سے بڑا ہوتا تھا۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :۔ خوجی :۔ خوب یاد آیا، وہی مطلب خط لکھنے کو کہہ گئے ہیں، خیر دو پیسے آپ بھی دیجئے آزاد۔ ہم تو آپ کے خیر خواہ ہیں۔ دو تحریر بنانے کے عوض ایک پیسہ ہی صرف ہوگا ڈبل۔

(فسانۂ آزاد)

ڈبل چارج :۔ دوہرے مصارف، دوگنی قیمت۔ انگریزی الفاظ۔ اردو، صرف، رائج۔

محل صرف :۔ دو روپے کرسی کی قیمت کے طے پائے تھے۔ لے لئے چار روپے۔ ڈبل چارج کر لیا اور ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ واہ رے احمق۔

ڈبل چال :۔ تیز چال۔ اردو، صفت، مؤنث، متروک۔

محل صرف :۔ ایک صاحب وضع دنیا سے نرالی پتلون خاکی، بنکٹ کالی، کوٹ پیلا، ویسٹ کوٹ ڈھیلا، گھنی ڈاڑھی، ہر گرشن کی جھاڑی۔ ہاتھ بوٹ پہنے کھٹ کھٹ کرتے ڈبل چال چلے جاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈبل دھیلا :۔ آدھے ڈبل کا انگریزی سکہ۔ مذکر۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈبل روٹی :۔ نان پاؤ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ لوگ شیر مال اور باقر خانی اور پراٹھے کھاتے ہیں۔ ہم توسٹ، بسکٹ، توسٹ، ڈبل روٹی کھاتے ہیں جو زود ہضم ہوتی ہے۔ (بیر کہیاں)

ڈبل کوچ :۔ دگنی منزلیں طے کرنا، جلد جلد چلنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈبلو ڈھکیل :۔ (ڈبلو بروزن ہر سو) بہت بڑی

ششی۔ شوقی جوانی کھوڈو کی [illegible] ڈیا پیور انگیٹھی [illegible] کمرے والی [illegible] سے قریب آن کر اور دو وکھ بچھایا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈربی:۔ [illegible] کا [illegible] جو ڈوربی [illegible] ہوتا ہے۔ انگریزی، مذکر، [illegible]۔

محل استعمال:۔ انگریز والے [illegible] ڈربی ہوا کرتے تھے۔

ڈرپوک:۔ بزدل [illegible] اردو، صفت، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ [illegible] سوار ہونا [illegible] ہو جیسے [illegible] ہیں ڈرپوک [illegible] لکھنؤ کا نام [illegible] گے۔ ([illegible] کہسار)

ڈرپوکنا:۔ بزدل، بودا [illegible] مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ عوام اور عورتیں ڈرپوکنا کی تانیث کے محل پر ڈرپوکنی بھی بولتی ہیں جیسے [illegible] میاں کو [illegible] کی نوبت [illegible] وہ بڑی ڈرپوکنی ہیں۔
(فسانۂ آزاد)

ڈرتا ڈرتا:۔ ہچکچاتا ہوا، جھجکتا ہوا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ [illegible] ڈرتا ڈرتا [illegible]

[illegible]

ڈر ٹوٹ جانا:۔ جھجک جاتی رہنا۔ خوف دور ہو جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ ڈر نکل جانا بولتے ہیں۔

ڈریس:۔ لباس۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ انگریزی سے ناواقف حضرات ڈریس ایسے بھی بولتے ہیں۔ پیشواز تھیٹر وغیرہ کے ایکٹر اور دیگر قوموں کے مخصوص لباس کے لئے اردو میں خصوصیت کے ساتھ بولتے ہیں۔ جیسے بارات کے دن [illegible] آدمی پر بادشاہ کا ڈریس بہت بھلا معلوم ہوتا تھا۔

ڈریسنگ روم:۔ کپڑے پہننے کا کمرہ۔ چارخانہ انگریزی، مذکر۔ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کی زبان۔

قول فیصل:۔ وہ [illegible] حضرات ڈریسنگ روم اس کمرے کو کہتے ہیں جہاں [illegible] ہوتی ہو جیسے: [illegible] اس کے ڈریسنگ روم میں کوئی [illegible] ڈریسنگ [illegible] ہیں؟

ڈر کھو دینا:۔ دل سے خوف نکال دینا۔ اردو مصدر قلیل الاستعمال۔

ناتوانی نے عمل جانے کا ڈر کھو دیا
یار کو اب پینے رہ جانے سے وحشت ہوگئی ہیں
(تاریخ)

ڈر کے:۔ خوف زدہ ہو کے، دہشت زدہ ہو کے، خوف کھا کے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ عمرو گر گرتا [illegible] جا کر حمزہ کو اس حال کی خبر دینے لگا اور حمزہ ڈر کے ادھر آنے کا ارادہ نہ کر سکا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈر کے مارے:۔ (تابع فعل) مارے خوف کے، ڈر کی وجہ سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ غرض ڈر کے مارے پھر کسی نے یاں [illegible] کا نام نہیں لیا۔ (توبۃ النصوح)

ڈر لگنا:۔ خوف معلوم ہونا، اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ میں کیا کروں دل سے مجبور، شیر سے خوف نہیں معلوم ہوتا مگر مکڑی سے ڈر لگتا ہے۔

ڈر معلوم ہونا:۔ خوف معلوم ہونا، ڈر کا احساس ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ بھلا جب چڑھائی پر آری جاتا ہے تو بڑا ڈر معلوم ہوتا ہوگا۔ (دبیر کہسار)

ڈرنا:۔ (لازم) خوف کھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ آذر نے کہا... میں سب کو قتل کروں گا تیرے دھمکانے سے نہ ڈروں گا۔ اجلال یہ باتیں خشمناک سن کر ڈرا اور منتیں کرنے لگا۔
(طلسم ہوشربا)

ڈر نکل جانا:۔ کسی کے دل سے خوف جاتا رہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈر تھا اثر کا اسکو سو وہ بھی نکل گیا
نادم ہوا ہوں منہ سے بری بات نکال کے
(تاریخ)

ڈراونا:۔ خوفناک، بھیانک، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کی تانیث ڈراونی ہے جیسے: ایک ساحرہ اژدہے پر سوار ڈراونی صورت بنائے بلا قضا باندھے... بالوں کی چٹائیں لٹکائے نتھنوں سے [illegible] ہڈیوں کے ہار گلے میں ڈالے آ پہونچی۔
(طلسم ہوشربا)

ڈر ہونا:۔ خطرہ ہونا، اندیشہ ہونا، خوف ہونا۔

بولتے ہیں۔

ڈکار ۔ مذ۔ زور سے بولنا۔ شیر کا ہمہمہ۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

کریں کیوں نہ روباہ طینت فرار
ڈکار آئی ہے شیر نر کی ڈکار (اختر شاہ اودھ)

قول فیصل:۔ اب زیادہ تر شیر کے ہمہمے ہی کو کہتے ہیں۔ معنی نمبر ۱ میں کم بولتے ہیں۔

ڈکار ۔ معدہ کی ہوا جو منہ سے نکلتی ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ آنا اور لینا کے ساتھ اس کا صرف ہے اس کی جمع ڈکاریں بھی رائج و فصیح ہے۔

ہماری بیڑیوں کے غل سے ڈر گئی وحشت
(آنا) ہرن کو کان ہوئے شیر کو ڈکار آئی (دبیر)

ابھی یہ تیغ کی نوبت کو نوبت خانے میں
(لینا) ابھی ہو جی کھول کر کیا کیا ڈکاریں کرتا (ذوق دہلوی)

ڈکار تک نہ لینا:۔ کسی کی اچھی خاصی رقم اس طرح ہضم کر لینا کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم نے اول ہی کہہ دیا تھا کہ حضور چنٹ یہ ہوئے سب کے سب خود ہمرے ڈال کے نوٹے ہیں۔ باورچی خانہ چٹ کر جائیں اور نگوڑے ڈکار تک نہ لیں۔ (فسانۂ آزاد)

(۲) ایضاً، ایک ایک مسافر پیڑ کا پیڑ صبح چڑا اور شگنی کے چٹ کر جائے اور ڈکار تک نہ لے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈکار جانا:۔ ہضم کر جانا۔ خیانت کر لینا۔ مار لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ باپ کے مرنے کے بعد جتنا مال تھا خود ہی ڈکار گئے بھائیوں کو کچھ نہیں دیا۔

ڈکار لینا:۔ معدے کی ہوا کو منہ سے خارج کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ محفل میں ڈکار لینا صاحبان تہذیب کے نزدیک بدتہذیبی ہے۔

قول فیصل:۔ بقول مؤلف سرمایۂ زبان اردو یہ "آروغ گرفتن و آروغ زدن" کا ترجمہ ہے۔

ڈکار لینا:۔ (لازم) (کنایۃً) مال مار لینا۔ ہڑپ کر لینا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ نواب صاحب کی ساری دولت تم نے ڈکار لی اب بڑے ایماندار بنتے ہو۔

ڈکارنا:۔ (لازم) شیر کا بولنا۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کم تھا نہ ہمہمہ اسد کردگار سے
نکلا ڈکارتا ہوا ضیغم کچھار سے (انیس)

محل صرف:۔ واللہ باللہ تم باللہ دیکھتا کیا ہوں کہ ایک شیر ببر دم ہلاتا درخت کے سائے میں کھڑا ڈکار رہا ہے (فسانۂ آزاد)

ڈکارنا:۔ معدہ کی ہوا کو منہ سے نکالنا۔
(فقرہ) آج تم ڈکارتے ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس جگہ اہل لکھنؤ "ڈکار یا ڈکاریں لینا" بولتے ہیں۔ "آج تم ڈکارتے ہو" جیسا کہ صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس صورت میں بالکل مستعمل نہیں۔

ڈکار نہ لینا:۔ (لازم) (کنایۃً) خبر نہ ہونا، پتا نہ لگنے دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں کہتے ہیں سانس ڈکار نہ لینا۔

ڈکاریں آنا:۔ معدے کی ہوا بار بار منہ سے خارج ہونا۔ اردو صرف۔

ف ڈکاریں آئیں نسخہ ایسا لکھے (فسانۂ آزاد)

ڈکاریں جلی ہوئی آنا:۔ بدہضمی کی ڈکاریں آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

شاہد کو ہضم لقمۂ تر میں ہوا فتور
آتی ہیں ہر گھڑی تو ڈکاریں جلی ہوئی (اسیر)

قول فیصل:۔ "جلی ہوئی" کی جگہ "جلی جلی" بھی بولتے ہیں (یعنی ڈکاریں جلی جلی آنا)

ڈکٹیٹر:۔ (بکسر اول بسکون دوم و یائے مجہول) مطلق العنان بادشاہ، ظالم اور غیر منصف بادشاہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ جرمنی کا ہٹلر بھی ایک ایسا ڈکٹیٹر گزرا ہے کہ جس نے دوران جنگ میں کبھی کسی کی رائے پر عمل نہیں کیا۔

ڈکٹیٹرشپ:۔ تاناشاہی، انگریزی، مونث، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل کے عوام جمہوریت کے مقابلے میں ڈکٹیٹرشپ کو کسی طرح پسند نہیں کرتے۔

ڈکرا:۔ بہت بڑا جانور۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈکرانا:۔ بھینسے وغیرہ کا بولنا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

کہ اتنے میں بنا بھینسا وہ بلا
لگا ڈکرانے اور بولا بہت (الف لیلۂ منظوم)

ڈگری:۔ سرکاری حکم، شاہی فرمان، عدالت کا فیصلہ۔ انگریزی، مونث۔

عدالت سے ملی ہر چند بوم و زاغ کو ڈگری
ہوئی ہے ضبط ملک بلبل و طاؤس بستانی (منیر)

قول فیصل:۔ اب اردو میں ڈگری (بکاف فارسی سے) مستعمل ہے۔ پانا، کرنا، ملنا اور ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

لوگ کہتے ہیں فلاں صاحب کے ایک لڑکی ہوئی (غلط)
ہم یہ کہتے ہیں فلاں صاحب کے ایک ڈگری ہوئی (ناز دہلوی)

ڈکریا :۔ بہت بوڑھی عورت، ہندی۔ مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

ڈکریا پُران :۔ گھر کی بڑھیاؤں کی روایتیں یا رسمیں۔ ہندی۔ دہلی کی زبان۔

(دہلی کا ایک قدیم اردو لغت)

ڈکشنری :۔ کتاب لغت۔ انگریزی۔ مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ انگلش ڈکشنری کا اصول ترتیب بہت پسند ہے۔

ڈکوت :۔ ایک ہندو قوم کا نام جو باپ کی طرف سے برہمن اور ماں کی طرف سے گوالے ہوتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈکوری :۔ (واو مجہول) بجرا۔ ایک زرد رنگ کا پرندہ یا بگڑا۔ اردو، عوام کی زبان۔

(رسالۂ صحت الالفاظ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ والے نہیں بولتے۔

ڈکوسنا :۔ (متعدی) (تحقیر سے) پینا، نگلنا، اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ماما نے انگریزی یونانی سب طرح کی دوائیں ڈکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی (توبۃ النصوح)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھکوسنا (بہ ہائے مخلوطی) بولتے ہیں۔

ڈکیانا :۔ (متعدی) ہکے لگانا، گرنے لگانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈکیت :۔ (بفتحتین) ڈاکو۔ قزاق، اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

حا بی ڈکیت دیکھی کتا اٹھائی گیرا — مصحفی

قول فیصل :۔ انگریزی لفظ (ڈیکیٹ) سے بگڑ کے بنا ہے۔

ڈکیتی :۔ (بفتحتین) رہزنی، قزاقی، ڈاکا، ڈاکو کا پیشہ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اب ساری بات یہ ہے کہ اپنے کو مشہور کرنے کی فکر کیجیے۔ مشہور کرنے کے یہ معنی نہیں کہ آپ کسی کے گھر پہ جا پڑیے اور ڈکیتی میں نام پیدا کیجیے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ یہ انگریزی لفظ ڈکیٹی سے بگڑ کے بنا ہے۔

ڈگ :۔ قدم۔ دو قدم کے بیچ کا غیر معمولی فاصلہ جو تیز چلنے میں ہوتا ہے۔ لمبا قدم۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈگ :۔ (بضم اول) گھونسا۔ اردو، مذکر۔ بازاریوں کی زبان۔

قول فیصل :۔ لگانا اور جمانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(ڈگا) مس :۔ یہ شرابی اس وقت کہاں سے آ گیا کمبخت نے مزہ کرکرا کر دیا۔

صاحب :۔ آنے بھی دو۔

مس :۔ ناحق کچھ بکے گا۔

صاحب :۔ واہ بکے تو تماشا بھی دکھا دوں۔

مس :۔ تم کچھ پیے ہوئے تھوڑا ہی ہو۔

صاحب :۔ واہ یہاں ہر دم چڑھی رہتی ہو۔

مس :۔ ناحق لڑائی بڑھائی ہو۔

صاحب :۔ اس کی یہاں کچھ پروا نہیں وہ ڈگ لگائے ہوں کہ یاد کرے (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) (جمانا) بیگمی شاہ نے حلوائی کے لڑکے تنکو کو خوب ٹھونکا۔ اور ایک کے علاوہ دو تین دو ڈگے بھی ڈگ جمائے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگا :۔ لمبے پاؤں کا دُبلا گھوڑا۔ اردو صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ ایک سرنگ ڈگا، دوسرا سبزہ، میانہ قامت کوئی آدھ کوس تو دونوں گھوڑے تیزی کے ساتھ گئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں لمبے آدمی کو بطور مزاح کہتے ہیں۔

ڈگانا :۔ (ڈگنا کا متعدی) کسی کے پائے ثبات میں لغزش پیدا کرنا، قدم اکھاڑنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ شیطان نے ان کے قدم ڈگا دیے

ڈگ بڑھانا :۔ لمبے قدم رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اب کیسے ہوتے ہیں نہ چلتے ہیں دم دبائے ڈگ بڑھائے، آنکھیں چھپکائے گردن نیوڑھائے، چپ توڑ بھاگ رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگ بھرنا :۔ (لازم) لمبے قدم اٹھانا، لمبے قدم رکھنا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ اب لمبے لمبے ڈگ بھرتے آدمی سے پوچھتے جاتے ہیں کہ کیوں میاں اب کتنی دور مکان ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب کم کے ساتھ بولتے ہیں۔

ڈگ جانا :۔ (قدم اور پاؤں کے لیے) لغزش کر جانا۔ لڑکھڑا جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رہ وفا میں قدم ڈگ گیا رقیبوں کا
ہمارے ساتھ انہیں پائمال ہونا تھا — ہجر

ڈگڈگا کے پینا :۔ پانی وغیرہ کے گھونٹ بھرے بغیر حلق سے اتارنا، ایک دم سے بہت سا پینا،

اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈگڈگا کر اگر گری ہو ئے
تا اُٹو سے لحاف کب ہو ئے　　سودا

قول فیصل:۔ بیشتر پانی کے ساتھ مستعمل ہے بضرورت شعری پانی کی جگہ آب بھی کہا ہے۔

کلام نے ڈگڈگا کے پیا سامنے جو آب
پیالے تھے تین دن کے ہوا دل کو اضطراب　　انیس

شاد نے پیالی کی جگہ چڑھا بھی کہا ہے۔

بادہ کش وہ ہوں کہ جب تک ساغر مے آئے آئے
ڈگڈگا کر منہ لگاتے ہی گیا بوتل چڑھا　　شاد

ڈگڈگ ڈگڈگ۔ (بضم ہر دال ہندی) ڈگڈگی بجنے کی آواز۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف: معلوم ہوتا ہے کہیں بندر کا ناچ ہو رہا ہے۔ ڈگڈگ ڈگڈگ کی آواز آ رہی ہے۔ لڑکے دوڑتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔

ڈگڈگی ۱:۔ (بضم ہر دو دال ہندی) ایک خاص وضع کا چھوٹا سا باجا جس کو بندر نچانے والے اور شعبدہ گر بجاتے ہیں۔ اردو، مونث۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ کسی کو ریچھ والا اور بندر والا بنا کر ڈگڈگی ہاتھ میں دیدی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ بجانا اور بجنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے ڈگڈگی بج رہی ہے ایسا سنگھ بڑی خوشی پر سوار بندر والے کے گرد اپڑ لگاتے جا رہے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگڈگی ۲:۔ (کنایۃً) ڈھنڈورا۔ اردو، مونث متروک۔

محل صرف۔ جب ڈگڈگی بجی لوگوں نے پوچھا کیا ماجرا ہے بھئی؟ معلوم ہوا کہ پڑوس کا مکان جل رہا

شیخ نور الحسن سنتے تھے اس کی قرقی ہوئی مال اور اسباب سب بکتا جاتا ہے اور نیلام ہو رہا ہے۔
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب اس جگہ ڈگی بولتے ہیں۔

ڈگر۔ راستہ، سڑک، راہ۔ اردو، مونث، اہل ہنود کی زبان۔

انصاف کی ڈگر پہ بچو دکھاؤ چل کے
یہ دیش ہے تمہارا نیتا تمہیں ہو کل کے　　بچوں کا گیت / فلم

ڈگرا۔ بانس کی ٹوکری، ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈگر بتانا:۔ (متعدی) راستہ بتانا، ہدایت کرنا، راہ دکھانا۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ڈگر ڈگر کرنا:۔ گھبراہٹ سے کانپنے لگنا، دیکھو آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں آنکھیں ڈگر ڈگر کرنا ہی بولتے ہیں۔

ڈگری ۱:۔ درجہ، مرحلہ، منزل۔ انگریزی، مونث۔

قول فیصل:۔ پانا اور حاصل کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے: میں نے بائیس برس کے سن تک کالج میں علوم دانش کی تعلیم پائی اور ایم اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگری ۲:۔ عدالت کا فیصلہ۔ اردو، مونث، رائج۔

قول فیصل:۔ انگریزی میں ڈگری ہے۔ دیکھو ڈگری

ڈگری جاری کرانا:۔ (متعدی) تعمیل حکم کرانا، فرمان پر عمل کرانا، روپیہ یا جائداد حاصل کرنے کے واسطے حکم جاری کرانا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ زیادہ تر اجرائے ڈگری کرانا بولتے ہیں۔

ڈگری جاری کرنا:۔ (لازم) حکم دینا، فرمان جاری کرنا، فیصلہ کرنا، فیصلہ دینا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اجرائے ڈگری کرنا بولتے ہیں۔

ڈگری جاری ہونا۔ سرکاری حکم کی تعمیل ہونا۔ اردو صرف قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ وہ شخص جس پر ڈگری جاری تھی غریب تو تھا لیکن غیرت مند بھی تھا۔ (توبۃ النصوح)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں زیادہ تر اجرائے ڈگری بولتے ہیں۔

ڈگری دار:۔ وہ شخص جس نے مدیون پر ڈگری حاصل کی ہو۔ اردو، مذکر۔ کچہری والوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ تم خاموش بیٹھے ہو۔ اگر ڈگری دار نے ڈگری اجرا کرا دی اور قرقی لے کے آ گیا تو تمہاری توہین ہوگی۔

ڈگری دینا۔ کسی کے موافق فیصلہ کرنا۔ اردو صرف، عدالت کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ایک مصیر نے کہا حضرت یہ تو سب کچھ ہے مگر مولوی صاحب اس وقت نماز پڑھ رہے ہیں۔ ایک طرفہ ڈگری نہ دیجئے وہ آئیں تو استحان لیجئے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگری ہونا:۔ عدالت سے اپنے موافق فیصلہ ہونا، عدالت کا کسی کے موافق فیصلہ کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

آزاد:۔ کیوں میاں مزکوری اگر ہم نہ جائیں تو کیا ہوگا
مزکوری:۔ جی کچھ بھی نہیں۔ ایک طرفہ ڈگری ہو جائے گی
(فسانۂ آزاد)

ڈگمگانا:۔ (لازم) کانپنا، ہلنا، جنبش کرنا، لڑکھڑانا، ضعف و ناتوانی سے طاقت کھڑے رہنے کی اور زمین پر قیام کرنے کی باقی نہ رہنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بیٹھے ہی لے اڑی بیٹھے تو اٹھنا دوبھر۔ اٹھے تو چلنا دوبھر۔ چلے تو وہ لڑکھڑائے، وہ ڈگمگائے

ڈ

وہ ڈھلکے پڑتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگلگ ڈگلگ کرنا:۔ ہلکے ہلکے ہلنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ناؤ ڈگلگ ڈگلگ کر رہی ہے۔

ڈگن:۔ بانس کی پتلی اور لانبی چھڑ جس کے سرے پر ایک سرا ڈور کا اور ڈور کے دوسرے سرے پر لوہے کا کانٹا باندھتے ہیں۔ کانٹے سے کچھ دور ہٹ کر ڈور میں ایک چھوٹی سی نرکل کی (جس کو پیرا کہتے ہیں) باندھ دیتے ہیں جو پانی پر تیرتی رہتی ہے اور اس سے مچھلی کا شکار کھیلتے ہیں۔ اس مجموعے کا نام ڈگن ہے جب مچھلی کانٹے کا چارہ منہ میں لے کر بھاگ جاتی ہے پیرا حرکت کرتا ہے اور پانی میں ڈوبتا ہے جس سے شکاری مچھلی کا آنا سمجھ جاتا ہے اور جھٹکا دیتا ہے مچھلی کانٹے میں پھنس جاتی ہے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ لگانا لگنا کے ساتھ اس کا مصرف ہے۔

حسید عاشق کے لئے یوں ہو تیار رشتۂ عشق
جس طرح ڈگن لگاتے ہیں ڈگن دریا میں (لگانا) مُصحفی

دل مُرغان آ کے ہو جائیں گے شکار
جس تیغ ترے مژہ کی ڈگن پر جا لگی (لگنا) بحر

ڈگنا:۔ (لازم) جگہ سے بے جگہ ہونا۔ ہلنا، سرکنا، ہٹنا۔ لغزش کرنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

رہ وفا میں قدم کیا ڈگے رقیبوں کا
ہمارے ساتھ انھیں پائمال ہونا تھا بحر

قول فیصل:۔ پاؤں ڈگنا، قدم ڈگنا بولتے ہیں۔

ڈگی:۔ لاغر اندام گھوڑی کے لئے کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اے تیری قدرت! میاں خوجی بھی اچھے ہیں۔ سند گھوڑی ڈھائی سو روپے کی قیمت کی اور آپ ڈگی بتاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈگی ۱۔ ڈکا، پتہ، ڈھنڈورا، اعلان۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ڈگی ۲۔ منادی کا چھوٹا نقارہ۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح۔

ڈگی پیٹنا:۔ اعلان کرنا، ڈھنڈورا پیٹنا۔ اردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

کیوں نہ سب جان جائیں حال فراق
ڈگی پیٹی ہے نالۂ دل نے رضا لکھنوی

ڈل ۱۔ (بفتح اول) دستہ، گروہ

جا بولے ہیں دل اُن سے جو اس فوج کے ڈل میں نظم
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ دُنیائے اردو متفقہ طور سے دَل بولتی ہے۔ ڈل آج تک کسی کی زبان سے نہیں سُنا، نہ کہیں لکھا دیکھا۔ نفیس نے دَل کہا ہے ڈل نہیں۔ دِل (بالکسر) اور دَل (بالفتح) میں تجنیس خطی ہے شاعر نے اس میں یہی صنعت کی ہے۔

ڈل ۲۔ بہت روپیہ، دولت، سرمایہ، زبان اردو۔

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈل ۳۔ کشمیر کی ایک مشہور جھیل کا نام

آبرو قطرۂ شبنم جو گلستاں کی بڑھائے
آئے فردوس سے تسنیم تو کشمیر سے ڈل (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ڈل کشمیر کی جھیل ہے نہر نہیں۔

ع ڈل کا وہ سرِ شام اور کر دکھی لینا بہجت

ڈل ۴۔ سُست۔ کاہل۔ مضمحل۔ انگریزی۔ صفت، رائج۔

محل صرف:۔ اس وقت طبیعت کچھ ڈل ہو رہی ہے۔

ڈلا ۱۔ بڑا ٹکڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسرکاری نے عالم عالم کو چکا دیا ہر مکان چاندی سونے کا ڈلا نظر آتا تھا (شمع و شاعر)

قول فیصل:۔ چاندی کا ڈلا، سونے کا ڈلا نہیں بولتے ہیں ڈلا چاندی سونے وغیرہ کے اس ٹکڑے کو کہتے ہیں جس کی کوئی چیز بنی ہوئی نہ ہو۔

اس چک کا سنہری لپا تھا
اک ڈلا سونے کا وہ جڑا تھا (گلشن عشق)

ڈلا ۲۔ وہ مجموعہ شے جو بڑا حجم رکھتی ہو۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ منع کر دیا تھا کہ دیکھو نزلے کھانسی میں برف نہ استعمال کرنا۔ مگر ابھی ابھی وہ ایک بڑا سا برف کا ڈلا ہاتھ میں لئے ہوئے کھا رہا تھا۔

ڈلا ۳۔ گٹھری، ڈلیا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلا:۔ سنگار، عورت۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ ایک فرضی قصے کی عورت کا نام ہے جو بڑی سنگار کرتی تھی۔ مجازاً ہر سنگار کرنے والی عورت کو کہنے لگے۔

ڈلانا ۱۔ (متعدی) جنبش کرنا، ہلانا۔ جیسے پنکھا ڈلانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ہلانا، ڈُلانا کہتے ہیں۔

ڈلانا ۲۔ پھرانا۔ حیران کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلانا ۳۔ ہچکولے دینا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈلاؤ:۔ (بفتح اول) میلا پھینکنے کی جگہ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

پڑتے تھے ڈلاؤ جس زمیں پر
واں سبزہ و گل ہیں جلوہ گستر حالی

ڈلاؤ کی گاڑی:۔ وہ گاڑی جس میں کوڑا کرکٹ بھر کے شہر کے باہر پھینکتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے کوڑا یا ملبا گاڑی

کہتے ہیں۔ کھیلنے کے لئے ہو تو میلا گاڑی یا کرانچی کہتے ہیں۔

ڈلک مث۔ (بفتحتین) چمک دمک۔ بیشتر سونے اور کندن کی چمک کے لئے مستعمل ہے۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

> رنگ رخسار سے شرمندہ ہو کندن کی دمک
> آگے خبث کے محالات زردہ سونے کی ڈلک — سودا

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ دمک بولتے ہیں۔

ڈلک مث۔ ناہمواری جو صاف شفاف چیز میں ہو۔ اردو، متروک۔

> در نجف میں بال ہے الماس میں ڈلک
> تیرے صفائے ساعد و بازو کے سامنے — رشک

ڈلنا و۔ پڑنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

> دل کے ارمان سب نکلتے تھے
> جھوٹے باغوں میں جا کے ڈلتے تھے — شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ جاہل عوام بھی بول دیتے ہیں۔

ڈلوانا و۔ ڈالنا کا متعدی المتعدی۔ اردو، معروف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ طاقوں میں کا فور رکھوا دیا جابجا کر گو ڈلوا دیا۔ (توبۃ النصوح)

(ایضاً) ان کا دستور تھا کہ قصیدہ کہہ کر لے جاتے اور اپنے آقا یعنی ولی عہد بہادر کو سناتے دوسرے دن ولی عہد ممدوح اس میں اپنی جگہ بادشاہ کا نام ڈلوا کر لے جاتے اور دربار شاہی میں پڑھواتے۔

(دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ڈلو کا دسہرا:۔ قدیم زمانے میں برات کے آگے آرائش کے ڈلی میں عجیب ہیئت انسان ہوتا تھا جس کے ساتھ اور بھی ہنسانے والی چیزیں ہوتی تھیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ آزاد۔ اب واہیات نہ بکو۔ تم بڑے بدبخت ہو۔ بیکار ڈلو کا دسہرہ بنایا یہاں برات لانے کا رواج ہی نہ تھا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اب اس شخص کو طنزاً کہتے ہیں جو تقریبوں اور براتوں میں سب سے پیش پیش رہتا ہو اور ہر معاملے میں اپنی ٹانگ اڑاتا ہو۔

ڈلولا۔ (بواؤ مجہول) کانس موسج سے بنا ہوا ٹوکرا۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

ڈلی مث۔ سپاری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

> لے شوخ نے پان لگا غیر کے لئے
> پہلے عوض ڈلی کے ہمارا جگر تراش — امیر

ڈلی مث۔ ڈلا کی تانیث۔ کسی چیز کا کنکری سے بڑا ٹکڑا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

> نہ کھائے دل فریب زیست دہر
> ڈلی اس پان میں ہے سنکھیا کی — امیر

ڈلی مث۔ مٹھائی کا ٹکڑا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

> ہونٹ چٹواتی ہے اس شیریں دہن کی گفتگو
> سن لیا مصری کی ڈلیوں کا مزہ آنے لگا — آتش

قول فیصل:۔ مصری اور برفی کے لئے مخصوص ہے جیسے کہیں گے مصری کی ڈلی اور برفی کی ڈلی کہیں گے۔

ڈلیا و۔ اور ہر یا کانس موسج کے جھاڑوں کی بنی ہوئی چھوٹی ٹوکری کو کہتے ہیں۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

> تازہ تازہ وہیر ڈلیا میں بھرے — اسمٰعیل
> بے خیانت گھر کے اندر لے دھرے — میرٹھی

قول فیصل:۔ ڈلیا کی جگہ ٹوکری زیادہ ہے۔

ڈلیا ڈھونا:۔ مٹی کی بھری ٹوکری ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہمیں ڈلیا ڈھونا گوارا ہے مگر نوکری سے لئے کسی کی خوشامد نہ ہوگی۔

ڈلی کاٹنا:۔ سروتے سے ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سپہر آرا بولی باجی ڈلی ذرا کاٹ دینا ہم سے اس وقت نہیں کٹتی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈلی کترنا:۔ ڈلی کاٹنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ سپہر آرا ڈلی کترتی تھیں حسن آرا نزاکت کے ساتھ گلوریاں بناتی تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈلیوری۔ تقسیم خطوط۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ ڈاک کی پہلی ڈلیوری ۹ بجے ہوتی ہے۔

قول فیصل:۔ دفتر میں کو بھی انگریزی داں حضرات ڈلیوری کہتے ہیں۔

ڈمانڈ و۔ (بکسر اول و بفتح دوم) مانگ انگریزی، مؤنث۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اس جنس کی بازار میں بہت ڈمانڈ ہے۔

ڈمپھوکا۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو مصدر، بازاری زبان۔

قول فیصل:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی ایسی باتیں کرے جو خلاف ہوں یا خواہ مخواہ اپنی ایسی بڑائی کر رہا ہو جو یقین کرنے کے قابل نہ ہو تو سننے والا غصے کے کہتا ہے جس کا مطلب اس کے قول کی تکذیب ہوتا ہے۔

ڈمرو۔ (بواو معروف) ایک قسم کی ڈگڈگی۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف:۔ ڈمرو کی آواز سے جندوسے چیخ گھبرایا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کا صرف بجانا کے ساتھ ہے۔ جیسے، ایک رات ایک جن سحر کرتی ڈمرو بجاکر اپنی بارگاہ میں آتی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈَنٹھَل: مولی کی وہ شاخ جس میں پھول آتا ہے۔
(نور اللغات)

قول فیصل: اس کا استعمال مولی تک محدود نہیں ہے۔ مولی، گاجر، شلجم، چقندر وغیرہ کے پتے توڑنے کے بعد جو پتلی پتلی سی شاخیں سی رہ جاتی ہیں انھیں ڈنٹھل کہتے ہیں۔ جیسے، آج مولی کا سالن پکاؤ، صرف کو پلیں کو پلیں ڈالنا ڈنٹھل نہ ڈالنا۔

ڈَنٹھَل: تمباکو کا پتا سکھانے کے بعد اور پتی علیحدہ کرنے کے بعد جو چھوٹی شاخیں بچ رہتی ہیں وہ ڈنٹھل کہلاتی ہیں بڑی اور موٹی شاخ کو ڈنٹھا لا کہتے ہیں جو کہ رائج ہے۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف: تمباکو سوکھ گئی ہے پتی الگ کرکے ڈنٹھل کا قوام بنالو۔

ڈَنٹھَل: وہ ٹہنی جس کی پتیاں الگ کرلی گئی ہوں۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف: عباسی بیگم صاحب کے پاس گھن سے گئی، آداب بجا لائی اور کہا حضور بندی حاضر ہے۔ بڑی بیگم بولیں پتی پتی الگ ہے، یہ ڈنٹھل تو نہیں ہے
(فسانۂ آزاد)

ڈَنڈ: بازو۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔
ج حیث تو یہ تو نے ڈنڈ پہ جپن جال باندھا ناسخ

محل صرف: ایک نوجوان... نہایت حسین و جمیل... بھی بھویں اور بھرے بھرے ڈنڈ بھری بھری بازو کی مچھلیاں ہیں۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل: اب ڈنڈ (بروزن سر) زیادہ بولتے ہیں۔

ڈَنڈ: ایک قسم کی ورزش۔ اردو، مذکر، ثقیل، استعمال

قول فیصل: اب اس جگہ "ڈنڑ" زیادہ بولتے ہیں۔

ڈَنڈ: تاوان۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل: بھرنا، دینا، لینا کے ساتھ اس کا استعمال۔

دل لگا کر اک ستم گر سے یہی مرنا پڑا
کی خطا ایسی کہ اس کا ڈنڈ بھی بھرنا پڑا
اکبر

ڈُنڈ: درخت کا تنہ جس میں شاخیں نہ ہوں۔
(نور اللغات)

قول فیصل: صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں ڈنڈ بالضم کے یعنی میری نظر سے کہیں نہیں گزرے۔ سب لکھنؤ کے ڈنڈ سانپ چھپکلی کو کہتے ہیں۔ تلاش درپیش ہوئی۔ انشاؔ کا ایک شعر اس کے کلیات میں اس طرح درج ہے۔

بے موسم خزاں لگے آنے کو تیرے اگ
بلبل اداس بیٹھی ہے اک روکھے ڈنڈ پر

صاحب نور اللغات نے لفظ ڈنڈ اور اس کے معنی تحقیق کرنے کے بجائے بیانِ جملہ تسے فرض کرلیا کہ اس سے اور درخت کا ایسا تنہ ہے جس میں شاخیں نہ ہوں۔ دراصل ایک اور واقعہ یہ ہے کہ دیوان (انشا) کا کاتب ٹُنڈ یا ٹُنڈ (بالضم) کو ڈُنڈ لکھ گیا اور ٹنڈ یا ٹنڈ کے معنی ہیں ایسا درخت جو سوکھ کر تنہ ہی تنہ رہ گیا ہو۔ انشاؔ کا ایک دوسرا شعر کتابت کی غلطی کو واضح کر دیتا ہے۔

تھے سوکھے درخت کے جہاں ٹنڈ
بیٹھے ہیں وہاں پہ چنڈول کے جھنڈ

یعنی مولف فرہنگ آصفیہ کی تحقیق ایک ایسے لفظ سے انکار کرتی ہے جو اب تک عام بول چال میں ہے کتابت کی غلطی پر یقین کرکے نور نے بھی ڈنڈ، ٹنڈ بنالیا اور مثال میں انشا کا دوسرا شعر بھی پیش کردیا۔ میرا خیال ہے کہ انشا کے دوسرے شعر میں کتابت کی غلطی سے ٹنڈ ہوگیا ورنہ اصل وہ بھی ڈنڈ ہے۔ اچھا تھوڑی دیر کے لئے مان لیا کہ انشا کے یہاں سہو کاتب سے لفظ بدل گیا۔ تو کیا کلیات سوداؔ اور طلسم ہوش ربا میں بھی یہی صورت ہوئی۔ کیا ہر کاتب اس لفظ کو غلط ہی لکھنے پر ادھار کھائے ہوئے تھا۔

پات جھڑ شاخیں ہوگئیں کنڈ منڈ
رہ گئے ایسے ڈنڈ کے ڈنڈ سوداؔ

ایک آدھ سوکھے درخت میں ڈنڈ لگا ہے چیل جو بیٹھ جاتی ہے پاؤں جلنے لگتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈَنڈا: موٹا، ہاتھ میں لے رہنے کا سونٹا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: لونڈی نے کہا میاں ایسی نیند تو کسی بھلے آدمی کو آئے۔ آزاد ہے باہر گئے بازی ہو رہی ہے اور تم یہاں خراٹے لے رہے ہو اتنا سننا تھا کہ میاں خوجی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے۔ ادھر ادھر دیکھا تو لٹھ نہ ڈنڈا اسی وقت جھٹ سے چاندو کی لگالی اٹھائی اور چلے۔
(فسانۂ آزاد)

ڈَنڈا: سیڑھی کی کڑی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: سیڑھی کا پانچواں ڈنڈا اکھڑا ہے ذرا سنبھل کے پاؤں رکھنا۔

ڈَنڈا: گز کا (نور اللغات)

قول فیصل: اب لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈَنڈا: گربی کا بیرونی طرف کا وہ حصہ جس میں گل اور پتے لگے ہوتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: کہا تھا کہ گربی پر بنا تو ڈنڈے کے بیچ کے آثار دو بھا ضرور ڈالنا مگر تم نے نہیں ڈالا۔

ڈَنڈا: تابوت کے چاروں طرف جو لکڑی لگی ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک ڈنڈا کہلاتی ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: تابوت کا ایک ڈنڈا دیمک کھا گئی ہے

مجرم قریب ہے بنوا لو۔

ڈنڈا :- مسہری کی چوب۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- مسہری کے چاروں ڈنڈے چھوٹے ہیں بڑے ڈنڈے منگوا لو۔

ڈنڈا :- چھوٹی چھوٹی گول لکڑی جس پر روغن کیا ہوتا ہے ایک قسم کے فقیر بازار میں کھڑے ہو کر بجاتے ہیں اور کچھ پڑھتے جاتے ہیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف :- جو گروہ فقیر ڈنڈا بجا کے بھیک مانگتے ہیں

ڈنڈا :- ایک ہاتھ کے برابر گول لکڑی کا ٹکڑا جس پر دوسری لکڑی مار کے بجاتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- دیہاتوں میں اکثر جلوس کے ساتھ دیہاتیوں کو دیکھا گیا ہے کہ تال سُر سے ایک ڈنڈے کو دوسرے ڈنڈے پر مارتے ہوئے ساتھ چلتے ہیں۔

ڈنڈا :- وہ لکڑی جو حد مقرر کرنے یا احاطہ بنانے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈا جمانا :- ڈنڈے سے مارنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- اب بولے تو ہم کھوپڑی پر ایک ڈنڈا جمائیں گے۔ نامعقول ہم کو بناتا ہے (فسانۂ آزاد)

ڈنڈا چل جانا :- لڑائی ہو جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہاں کہاں سے ڈنڈا چل گیا کہ ابھی چوپال میں برقنداز سے لاٹھی پونگا ہو گیا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب ایسے محل پر "لاٹھی چل جانا" زیادہ بولتے ہیں۔

ڈنڈا ڈولی کرنا :- دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں باندھ کر ڈولی کے ڈنڈوں کی طرح باندھ کر اٹھانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اب اس کھیل کا رواج نہیں رہا۔

ڈنڈا سنبھالنا :- چلنے کے لئے تیار ہو جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- میاں آزاد کو تماشے کی دھن سمائی پھر کیا تھا ڈنڈا سنبھالا۔ ڈبل چال کھٹ کھٹ کرتے .... پھر منزل میں دم سے آن کودے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈا سیدھا کرنا :- ڈنڈے سے مارنے کے لئے تیار ہو جانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- جو بہت گرم تھے اور [illegible] آستینیں الٹ لیں اور چلو دوڑے۔ نثار کے شاگردوں نے بھی ڈنڈا سیدھا کیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈا کھینچنا :- دیوار کھینچنا، حد مقرر کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈنڈا ہلانا :- چلتے وقت ہاتھ میں ڈنڈا لیے ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- میاں آزاد ٹھوکریں کھاتے ڈنڈا ہلاتے ٹھنڈی سانسیں بھرتے گریہ و زاری کرتے مارے مارے پھرتے تھے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈ بل :- ڈنڈ بیلے۔ اردو، مذکر، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- مصاحب :- (قہقہہ لگا کر) اچھی بے تکی سنائی اس وقت جوبن اور ڈنڈ بل کا کیا ذکر تھا جی۔ (فسانۂ آزاد)

(دیکھئے) واہ پہلوان آپ کے تو ڈنڈ بل کہے دیتے ہیں کہ آپ پہلوان ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈ بھبے بھرے :- بھرے بھرے بازو، اردو دہلی کی زبان۔

بازو جو ہیں گول گول ایسے
تو ڈنڈ بھبے بھرے ہیں ایسے — نظیر

قول فیصل :- لکھنؤ میں "بھبے بھرے بازو" کہتے ہیں۔

ڈنڈ پر باندھنا :- بازو پر باندھنا۔ اردو، متروک۔

ڈنڈ پر باندھے ہے جوشن کی طرح
حرز جاں قاتل ترا چھلا کیا — زکی

قول فیصل :- اب "بازو پر باندھنا" کہتے ہیں۔

ڈنڈ پر خاک چڑھانا :- پہلوان بازو پر خاک مل لیتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کے پہلوان "خاک ملنا" کہتے ہیں۔

ڈنڈ پیل :- ڈنڈ پیلنے والا۔ اردو، متروک۔

محل صرف :- اب سنئے کہ جو ڈنڈ پیل لڑکا بانی فتنہ تھا اس سے تو مولوی صاحب نہ بولے۔ مگر دُبلے پتلے بیچارے پر خوب ہاتھ صاف کیا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- اب ڈنڈ پیل کہتے ہیں۔

ڈنڈ پیلنا، ڈنڈ کرنا، ڈنڈ نکالنا :- لازم، ڈنڈ کی ورزش کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

شیروں نے بھی خوب ڈنڈ پیلے
ہونے لگے اس ڈگر میں ریلے — انشا

مزاج میں ہی کشتی کھیلوں گا
اس اکھاڑے میں ڈنڈ پیلوں گا — سودا

قول فیصل :- اب ڈنڈ پیلنا، ڈنڈ کرنا، ڈنڈ لگانا، ڈنڈ مارنا کہتے ہیں۔

ڈنڈ ڈالنا :- (متعدی) تاوان ڈالنا، تاوان عائد کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنڈ کھلا :۔ نیلا کبوتر جس کی دُم کے پَر سفید ہوں۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈ لینا :۔ ڈانڈ لینا، تاوان میں لینا۔ اردو مصرف۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عوام ' ڈانڈ لینا ' بولتے ہیں۔

ڈنڈ مارنا :۔ اطمینان سے بیٹھنا۔ فکر و تردد سے نجات پانا۔ اردو مصرف۔ متروک۔

محلِ صرف :۔ سامیر کابل خیمے میں مزے سے ڈنڈ مار رہے ہیں (فسانۂ آزاد)

ڈنڈ مگدر :۔ ورزش سے مراد ہے۔ اُردو۔

محلِ صرف :۔ یہ دُبلے پتلے نہ ہوں تو کون ہو، اس کو بھی جانے دیجئے ورزش سے طبیعت نُفور۔ ڈنڈ مگدر سے نفرت دور۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب ' ڈنڈ مگدر ' کہتے ہیں۔

ڈنڈ مل دینا (یا) ملنا :۔ شاباشی دینا۔ اردو مصرف، پہلوانوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ تین دفعہ تال ٹھونک یاعلیؑ کہہ کر اٹھا مگر اپنی جان قسم اس وقت داد دینے والا کوئی نہیں۔ اِدھر اُدھر دیکھا سناٹا۔ رستے میں جنگل کے بھوت ریچھ نے آکر ڈنڈ مل دیے (ملنا) میاں آزاد چپکے چپکے بیٹھے سُن رہے تھے جب داستان ختم ہوئی تو ان کی گپ پر دل ہی دل میں ہنستے ہوئے چلے کہ اتنا جھوٹ یہ دیکھو کا ڈنڈ ملنا کیا معنی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈنا اچھا ہنڈنا بُرا :۔ ہر جگہ مارے مارے پھرنے سے ایک جگہ رہ کر تکلیف و نقصان اٹھانا اچھا ہے۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنڈوت :۔ سجدہ، آداب، تسلیم، ہندی ماخذ، اہل ہنود کی زبان۔

ہوئے شیو کو بیراگی کے وہ شن
کئے ڈنڈوت شیو نے تن تن (دہشت گلزار)

ڈنڈوت کرتا ہوں :۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جہاں کہنا ہوتا ہے کہ بس مجھے معاف رکھئے۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ میں ملازمت کرکے پچھتایا نواب صاحب کسی کام سے خوش ہی نہیں رہتے ایسی نوکری کو ڈنڈوت کرتا ہوں۔

ڈنڈوت کرنا :۔ ملازمت، سلام کرنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ چالاک نے کر کے اپنی میوہ بہت سا نہایت ... تر و تازہ نکالا اور جلیبیں منگا کر اس میں چُنا چلے آپ ڈنڈوت کی پھر سینہ کو دیا (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈوکا :۔ ٹوٹی ہوئی تلوار جس کا کوئی ٹکڑا کھینچنے میں لگا رہ گیا ہو۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈی :۔ ا۔ دستہ، قبضہ، اردو، مؤنث، فصیح، رائج

تف اے چرخ نے سکھنے کو تیرے
ڈنڈی کا ندھے پہ طنبورے کی دھری ۱۲۲

ڈنڈی :۔ ۲۔ ترازو کی لکڑی جس میں دونوں پلّے باندھے جاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ہماری ترازو کی ڈنڈی ٹیڑھی ہو گئی اس کے دونوں پلّے برابر نہیں رہتے۔

ڈنڈی :۔ ۳۔ مثال ہُنک (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ' ہنک ' کہتے ہیں۔

ڈنڈی :۔ ۴۔ ہارسنگھار کا سُرخی مائل زرد حصہ جس سے زرد رنگ کے کپڑے رنگتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ارسنگھار کے پھول سکھا کے رکھو اس کی ڈنڈیاں رنگنے کے کام آتی ہیں۔

ڈنڈی :۔ ۵۔ (کنایۃً) انسان کا عضو تناسل۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

ڈنڈی :۔ ۶۔ وہ ہندو فقیر جو برہمن کے سوا اور کسی سے کچھ نہیں لیتے۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈی :۔ ۷۔ (کنایۃً) دغاباز، مفتری۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنڈیا :۔ بازار کی آمدنی وصول کرنے والا۔ اردو، بنیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ اناج کے ڈھیر لگے تھے ڈنڈیے کیا نوبا کی خدمت کر رہے تھے۔ بیٹے جلیبیں پا رہے تھے کھانے وقت آواز میں ہیتے برکت ہے جی برکت۔ دو دیا یہی دو دیا۔ تینا یہی تینا (طلسم ہوش رُبا)

ڈنڈیانا :۔ چاولوں کو دم دینے کے وقت بڑی کفگیر سے کئی بار چلانا۔ یہ عمل اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ چاول پکنے لگا یا نہیں۔ اردو مصرف، باورچیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ دیگ کو اتارنے سے پہلے بڑی کفگیر سے ڈنڈیا لیا کرو۔

ڈنڈے باز :۔ مکّاری کا فن جاننے والا۔ بات بات پر ڈنڈا سیدھا کرنے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ ایک نواب صاحب تھے جو لکڑی کا فن جانتے تھے اور لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے لکڑی سیکھو۔ ان کو لوگ ڈنڈے باز کہا کرتے تھے۔

ڈنڈے بجانا ۔ دو چوبیں ہوتی ہیں کندہ جن کو ایک قسم کے فقیر بازار میں ہر دکان پر کھڑے ہو کر بجاتے ہیں (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل :۔ اب اس معنی میں نہیں بولتے ۔

ڈنڈے بجانا ۔ آوارہ پھرنا ۔ اوقات ضائع کرنا ۔ بیکار مارے مارے پھرنا ۔ اردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ شاید بی مہرت نے کسی ساحر کو لگا رکھا ہو اور وہ ساحر ہر وقت سامنے آ کے روکنے کا ارادہ کرے اس وقت کیا میں ڈنڈے بجاؤں گا ۔

(طلسم ہوش ربا)

ڈنڈے پڑنا :۔ ڈنڈوں کی مار پڑنا ۔ اردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

قول فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت ڈنڈے پڑ جانا بھی صحیح ہے ۔ جیسے ٹٹوی پر دو چار ڈنڈے بھی پڑ گئے مگر حضرت خاموش ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے سے خبر لینا :۔ ڈنڈے سے مارنا ۔ اردو مصرف عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ اتنے میں مرد آدمی نے ڈنڈے سے گدھوں کی خبر لی پھر دونوں ساتھ چلے (فسانۂ آزاد)

ڈنڈی ترازو کی :۔ مراد ترازو ۔ اردو مصرف : عوام اور عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :۔ یہاں اندھیر نگری چوپٹ راج ہے یہ دماغ کسے کہ تولنے بیٹھے میاں لکڑ لٹ بیوی ان سے بڑھ کر ڈنڈی ترازو کون لے بیٹھے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے کھلوانا :۔ ڈنڈوں کی مار کھلوانا ۔ اردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ اماں ۔ اب تم بے پٹے نہ جاؤ گے کیا خوجی :۔ (دل میں) اگر روم میں ہوتے تو ہر مرتبہ کے آدمیوں سے پٹوا آیا اور درخت میں جکڑوا کے ڈنڈے کھلواتا ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈنڈے کے زور سے :۔ زبردستی جبراً اردو مصرف عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ میں اپنے پیسے ڈنڈے کے زور سے وصول کروں گا ۔

ڈنڈے لگانا :۔ ڈنڈے مارنا ۔ اردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

محل صرف :۔ باہر گئے تو اشتہار نظر آیا ۔ پڑھا تو عرق عرق ہو گئے ، دل ہی دل میں راقم اشتہار کو گالیاں دینے لگے ۔ پاؤں تو کچا ہی کھا جاؤں ، اتنے ڈنڈے لگاؤں کہ بچہ جی چھٹی کا دودھ یاد کریں ۔

(فسانۂ آزاد)

ڈنڈی مارنا :۔ دستدی (کم تولنا ۔ چالاکی سے ترازو کی ڈنڈی جھکا دینا ۔ اردو مصرف ، عوام کی زبان ۔

میٹھی بچوں سویا بچوں اور بچوں جو لائی کنجڑوں کا نیچ بازار میں ڈنڈی ماروں تو کنجڑے کی جائی مولف

قول فیصل :۔ بازاریوں کی زبان میں برا فعل کرنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں ۔

ڈنر :۔ بڑا کھانا ۔ رات کا کھانا ۔ انگریزی ، مذکر ، رائج ۔

محل صرف :۔ اتنے میں ان کے کھانے کا وقت آیا ۔ میاں آزاد اور لفٹنٹ ایلیٹن اور وینیا اور ایک بڑی میز پر بیٹھ کر ڈنر کھانے لگے ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ دن کا کھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے ۔

ڈنڈ :۔ (۱) دونوں ہاتھوں پر ایک قسم کی کسرت ۔ اردو ، مذکر ، پہلوانوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ صبح کو ڈنڈ کیا کرو اور شام کو بیٹھکیں لگایا کرو ۔

ڈنڈ :۔ (۲) بازو ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

جا ڈنڈ بچوں پر بانکے پر بنی ہوا تو اکھڑ ۔ چھڑ

محل صرف :۔ اب اگر ڈانڈوں پر سوار ہوتے ہیں تو جو تجھکلے ہنستا ہے کہ دادا یہ بڑا اور ترن کا نے یہ بڑا ایسی مونچھ اور ڈنڈوں کی جاری ۔ (سیر کہسار)

ڈنڈ بلے :۔ بازو اور دونوں بازوؤں کے اوپر کے حصے کو کہتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ اتنے میں ایسے جوان اور یہ ڈنڈ بلے بلی سامنے سے نکل گئی اچھل پڑے ۔

ڈنڈ بیٹھکے گواہی دیتے ہیں :۔ (فقرہ) یعنی تمہارے اعضا ایسے قوی نہیں جو یہ کام تم کر سکو ۔

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈنڈ پیل :۔ کسرتی ۔ ڈنڈ کرنے والا ۔ اردو مصرف پہلوانی کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ ہمیں ایک روز خیال ہوا تھا کہ خدمت گاروں کو موقوف کر کے ۔۔۔ عورتوں کو نوکر رکھیں ۔۔۔ واللہ بڑا لطف حاصل ہو ۔ یہ کیا کہ ریش‌ آئیں اچھا کالا بیگ ، ڈنڈ پیل ، لڑ بھڑ ، خدمتگار ہر وقت موجود ان کے عوض چودہ چودہ ، پندرہ پندرہ برس کی حور وش معشوق ہوں تو روح کو بالیدگی ہو ۔

(سیر کہسار)

ڈنڈ پیلنا :۔ ورزش کرنا ۔ ڈنڈ کرنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ فلاں شخص تپ کہنہ کے عارضے میں اس قدر ضعیف اور لاغر ہو گیا تھا کہ زیست کی امید باقی نہیں رہی تھی تپ ٹال جانے کی ڈاکٹر والے نے صلاح دی پندرہ دن میں ڈنڈ پیلنے لگا ۔

(سیر کہسار)

ڈنڈلنا :- تعریف کرنا. شاباشی دینا۔ اردو، عوام کی زبان۔

محل صرف :- واللہ کیا برجستہ سوجھی ہے میاں ذرا تم بھی کے ڈنڈ تو لل دینا (فسانۂ آزاد)

ڈنک :- نیش، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ڈنک بچھو کے زبانوں میں نہ تھے   صفی لکھنوی
نیش زہریلے بیانوں میں نہ تھے   (صحیفۂ القوم)

قول فیصل :- لگنا، لگانا، مارنا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

باغ میں جاؤں جو دیوانۂ گیسو ہو کر
ڈنک کلغی بھی لگائے مجھے بچھو ہو کر   امیر

کوئے قاتل میں چھپے پاؤں جو چھپ چھپ یا رب
نقش پا ڈنک لگائے مجھے بچھو ہو کر   امیر

ڈنک :- نشان جو ڈنک کے کاٹنے سے پڑ جاتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈنکا :- نقارہ جو امرا و سلاطین کی سواری کے آگے رہتا تھا، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- یہ وہ شہزادی عالی جاہ ہے جس کے ہوا کا پایہ جھکے ستر ہزار بادشاہ زادیاں چلتی ہیں..... آج وہی بے سر و پا صحرا میں رواں دواں ہے نہ ڈنکا نہ تخت نہ چتر شاہی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈنکا بجانا :- (متعدی) نقارہ بجانا۔ ڈھول بجانا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- قدیم زمانے میں جب بادشاہوں کی سواریاں نکلتی تھیں تو ڈنکے والے آگے آگے ڈنکا بجاتے چلتے تھے۔

ڈنکا بجانا :- حکومت کرنا۔ راج کرنا، رعب جمانا، اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

بلند آواز سے کہتا ہوں مجنوں کی گئی نوبت
محبت آج ملک عشق میں ڈنکا بجاتا ہو   محبت

ڈنکا بجانا :- (کنایۃً) شہرت دینا۔ شور کرنا۔ قلیل الاستعمال

خدا جانے کب تک نا ہو چمن میں اس بھی قدر کا
بجا رکھا ہے کیوں مجنوں نے ڈنکا آمد آمد کا   امیر

کرو آتا ہے کس قدر گرم ہو
بجاؤ نہ ڈنکا ذرا نرم ہو   شوق قدوائی

ڈنکا بجنا :- نقارہ بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ نواب والی حیدر بھی لیتے چلیے گا کہ اس بھی ذوق ایسر ڈک ہو جائے اور ایک نقیب ساتھ اور آگے ڈنکا بجتا ہو۔ (سیر کہسار)

ڈنکا بجنا :- (لازم) (کنایۃً) شہرت ہونا۔ مشہور ہونا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

پڑا ہر ملک میں شہرہ ہماری سینہ کوبی سے
دبے ہر گھر میں ڈنکا بج گیا ساری خدائی میں   امیر

ڈنکا پیٹنا :- کسی بات کو بیان کرتے پھرنا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- یہ بات چھپانے کی تھی مگر تم نے ڈنکا پیٹنا شروع کر دیا۔

قول فیصل :- شہرہ ہونے کے معنوں میں بعض نے ڈنکے پٹنا بولا ہے

ڈنکا دینا :- (متعدی) نقارہ بجانا۔ کسی بات یا کسی کام کا اعلان کرنا۔ اردو صرف، متروک

بادشاہوں کی طرح پھرتے ہیں ڈنکا دیتے
خار پا چوب ہیں اور آبلے نقارے ہیں   خواجہ وزیر

شاہوں کی طرح شہر میں صحرا سے جنوں سے
دیتے ہوئے ڈنکا سر بازار ہم آئے   تلق

ڈنکا ڈالنا :- (متعدی) مرغ کے مرغ لڑانا، مرغبازی ہونا، مرغ کا چونچ مارنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

چاہیے یوں ہی ڈالنا ڈنکا
جس سے راون کی کانپ اٹھی لنکا   انشا

ڈنکارنا :- (لازم) (بروزن ڈکارنا) ہنکارنا، چیخنا۔ خفا ہونا۔

(فقرہ) میں نے کچھ نہیں کیا مجھ پر ناحق ڈنکارتے ہو

(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں ڈنکارنا بروزن سرکارنا بولتی ہیں۔ بگڑنے کے ساتھ جیسے، ان کو ہر وقت غصہ رہتا ہے ذرا ذرا سی بات پر ڈنکارنے لگتی ہیں

ڈنکا ہونا :- (لازم) بادشاہوں کی سواری کے آگے آگے ڈنکا بجنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

لو وہ آمد ہوئی ہوا ڈنکا
لو وہ ماہی مراتب آ پہونچا   تسلیم

ڈنک لگنا :- کاٹا جانا۔ ڈنک چبھ جانا۔ کیڑا لگ جانا۔ (فقرہ) اناج میں ڈنک لگ گیا۔ کسی چیز میں خرچ ہونے لگنا۔ کھایا جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ ڈنک چبھ جانا کے معنی میں بولتے ہیں۔

ڈنک مارنا :- (متعدی) بھڑ یا بچھو وغیرہ کا کاٹنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :- بچھو کسی عداوت یا دشمنی سے ڈنک نہیں مارتا بلکہ اس کی فطرت ہی یہی ہے۔

قول فیصل :- آزار پہونچانے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے، تمہاری باتوں میں زہر بھرا ہے بات بات پر ڈنک مارتے ہو۔

ڈنکنی :- ایک قسم عورت، ڈائن (دہلی) ڈکیتی کرنے والا کا عورت۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہے۔

ڈنکے بجے ہیں :- عام شہرت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مجنوں کے غُل و شور وہ اب کوہ و دکن کے بیچ
ڈنکے بجے ہوئے مرے دیوانے پن کے ہیں ـ جلال

ڈنکے پر چوب پڑنا :۔ نقارہ ۔۔ بجنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ صدا یا سامری یا جمشید کی سا زندہ بناتے تھے باجے بجاتے تھے علم ہائے لشکر بلند ہوتے تھے ڈنکے پر چوب پڑتی تھی کہ ملازم حکم شاہزادہ والا شیم بجا لائے۔ ڈنکے پر چوب پڑی، فوج جان دینے پر اڑی۔
(طلسم ہوش رُبا)

ڈنکے پر چوب لگنا :۔ (لازم) نقارہ بجنا جو جنگ چھڑنے کی علامت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ سنتے ہی لشکر کی صفیں ہو گئیں تیار
ڈنکے پہ لگی چوب علم کھل گئے یکبار — انیس

ڈنکے پر چوٹ پڑنا :۔ نقارہ بجنا جو جنگ چھڑنے کی علامت ہے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ڈنکے پہ ادھر چوٹ پڑی لشکر کیں میں
تکبیر کے نعرے ہوئے فوج شہ دیں میں — انیس

ڈنکے کی چوٹ :۔ علی الاعلان، کھلم کھلا۔ اردو صرف، متروک۔

خلق تھی کھلا ڈنکے کی چوٹ
نقارہ و چوب میں چلی چوٹ — (گلزار نسیم)

قول فیصل :۔ اب "پر" کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں (یعنی ڈنکے کی چوٹ پر)

جیسے :۔ مجھے لن ترانی آتی ہے نہ شیخی بگھارتا ہوں خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں میں زباں داں ہوں جس کا جی چاہے میرا مقابلہ کرے۔

ڈنکے کی چوٹ جانا :۔ کھلم کھلا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف :۔ میاں آزاد جب یہ داستان سُن چکے تو بولے کہ بس اب آپ اور کچھ نہ فرمائیے گا۔ رُکی جاؤں اور پھر جاؤں، دن دہاڑے جاؤں، ڈنکے کی چوٹ جاؤں۔۔۔ باقی رہا مرنا جینا یہ کسی کے اختیار کی بات تو ہے نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب ڈنکے کی چوٹ پر جانا کہتے ہیں۔

ڈنکے کی چوٹ کہنا :۔ علانیہ کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

شرمائے وہ جس کے دل میں ہو کھوٹ
کہتے ہیں یہاں تو ڈنکے کی چوٹ — عاشق

قول فیصل :۔ اب ڈنکے کی چوٹ پر کہنا بولتے ہیں۔

ڈنگرا :۔ احمق بے ہودہ ہے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈنگ لگایا :۔ بہت صدمہ پہونچایا۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ "ڈنگ لگایا" کہتے ہیں۔

ڈنگو :۔ ایک قسم کا بخار جسے اردو میں ہڈی توڑ بخار کہتے ہیں۔ انگریزی۔ مذکر۔

محلِ صرف :۔ کسی کو حسن کا غرہ ہوتا ہے، چھاپ لگی حسن، فرنچ کسی کو زور کا غرہ ہوتا ہے۔ ڈنگو بخار آیا چلتے سال بھر تک کا گو رہے ہیں اب لٹیا سکے نہ دے بھی نہیں، اٹھا جاتا دو قدم چلے اور ہانپ گئے۔ (سیر کہسار)

قول فیصل :۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈنگیا :۔ چھوٹا ڈونگا ۔ دستے دار ظرف جس سے گھڑے سے پانی نکالتے ہیں۔ اردو مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بیگمی گنج سے ایک ڈنگیا ضرور لیتے آنا گھڑے سے پانی انڈیلنے میں کئی گھڑے ٹوٹ چکے ہیں۔

ڈنگیا :۔ چھوٹی ناؤ۔ ہندی، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ چھوٹی ناؤ کو عوام لکھنؤ اب ڈنگی نہیں ڈونگی کہتے ہیں۔

ڈوآ :۔ ابتنج اول دتشدید، لکڑی کا دستہ لگا ہوا پیالہ نما لوہے یا تانبے کا بڑا چمچہ جو دیگ سے سالن نکالنے کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اردو، بزرگی، باورچیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ سُنا ہے کہ اکثر نہ مت بارہ بیٹھ تلنے کا کلی دار ڈوآ استعمال کرتا تھا لوہے کا ڈوآ کبھی کام میں نہیں لایا۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ لکھنؤ میں اسے "ڈوئی" کہتے ہیں۔ حالانکہ ڈوئی چھوٹی ہوتی تھی اور اس کا پیالہ نما حصہ بھی لکڑی ہی کا ہوتا تھا ہنڈی اور پتیلی سے دال سالن نکالنے کے کام میں لائی جاتی تھی۔ بعض دیہاتوں میں اب بھی اس کا رواج ہے۔ اس کو بھی ڈوآ کہتے ہیں جس سے کھیر یا برنی وغیرہ گھوٹتے ہیں یہ پورا لکڑی کا بنا ہوتا ہے یعنی گھوٹنے والا حصہ بھی لکڑی ہی کا ہوتا ہے۔

ڈوب [1] :۔ (مصدری) (بروزن عُجب) ایک بار قلم کو سیاہی میں تر کرنا۔ غوطہ
(فقرہ) ایک ڈوب لیا اور دو سطریں لکھیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ اسے ڈبونا کہتے ہیں۔

ڈوب [2] :۔ کپڑے کو رنگنے کے لئے رنگ ملے ہوئے پانی میں ڈبونا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ یہ ڈوب کچھ اچھا نہیں رہا۔ رنگ ابھی پھیکا نہیں ایک ڈوب اور دے دو۔

قول فیصل :۔ "دینا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

(ضمیمہ دینا) "دو" لکے ساتھ بھی رائج ہو، جیسے تمھارے بادامی دوپٹہ کا رنگ پھیکا ہو گیا ہو تو اسی رنگ میں ایک ڈوب اور دلوا لو۔

ڈوب ۲ـ پسینے پر پسینے چلا آنا لگاتار بدن سے پسینہ نکلنا۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

بڑ گئے لالے پھر تو جینے کے
ڈوب پر ڈوب تھے پسینے کے شوق لکھنوی

قول فیصل:۔ چلنا کے ساتھ صرف کرتے تھے

ق دار پر دار ہوئے ڈوب پسینے کے چلے آرزو لکھنوی

اظہار کثرت کے محل پر یوں بھی کہتے تھے۔ "پسینے کے ڈوب پر ڈوب چلے آرہے ہیں۔"

ڈوبا:۔ (واؤ معروف) نشیب کی زمین جو پانی میں ڈوبی رہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ڈوبا:۔ (واؤ مجہول) قلم کو روشنائی میں ڈبونا (جبر! لینک ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبا نام اچھالنا:۔ (متعدی) گئی ہوئی آبرو کو از سر نو حاصل کرنا۔ اردو مصرف۔

تحسین سب دیکھ کے کہتے ہیں پوست ہوگا ایسا ہی
یہ ڈوبا نام تم نے اس کا مدت میں اچھالا ہو آشنا

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبا ہونا ۱ـ (ڈوبا واؤ معروف) نشہ میں بیخود ہونا۔ اردو مصرف۔

کچھ ہوش ہو تو داغ کو سمجھائیں نیک و بد داغ
ڈوبا ہوا ہے نشۂ جام شراب میں دہلوی

قول فیصل:۔ باعتبار لکھنؤ قلیل الاستعمال

ڈوبا ہونا ۲ـ کسی خیال یا فکر میں محو ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "خیال میں ڈوبا ہونا" کی نسبتہً "خیال میں غرق ہونا" زیادہ بولتے ہیں۔ "فکر میں ڈوبا ہونا" بالکل نہیں بولتے۔

ڈوبا ہونا ۳ـ سر سے پاؤں تک کسی چیز میں پوشیدہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع ڈوبا ہوا فولاد کے دریا میں سراسر انیس

ڈوبا ہونا ۴ـ ہمہ تن کسی اچھی یا بری صفت سے متصف ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کچھ ہوئی پیدا تو یوں ڈوبی ہوئی شفق لکھنوی
پستی اخلاق میں ڈوبی ہوئی (صحیفۂ القوم)

ڈوبتی کشتی:۔ پانی میں غرق ہوتی ہوئی ناؤ۔ اردو صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔

بھنور سے ڈوبتی کشتی نکالنے والو شفق لکھنوی
جہاز قوم کا بیڑا سنبھالنے والو (صحیفۂ القوم)

قول فیصل:۔ کشتی کی جگہ "ناؤ" بھی ہے۔

ق ڈوبتی ناؤ کو تنکے کا سہارا نہ ملا لا اعلم

ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ترا لینا:۔ (کنایۃً) بگڑی ہوئی حالت کو سنبھال لینا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈوبتے اچھلتے:۔ بمشکل، کسی نہ کسی طرح۔ اردو مصرف، متروک۔

اب کیا ہے یہاں تک تو بارے
آپہونچے ہیں ڈوبتے اچھلتے عاشق

ڈوبتے کو ترانا:۔ غرق ہونے والے کو مدد دینا۔ اردو مصرف۔

وہ آفتوں کو دور کر، ہٹاتا ہوا (شگفتہ
کہیں ڈوبتوں کو ترانا ہوا محاورات اردو)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے:۔ مصیبت میں تھوڑی سی مدد بھی بہت ہوتی ہے۔ ایسے محل پر کہتے ہیں جب کوئی شخص کسی آفت میں گرفتار ہو کے نجات سے مایوس ہو چکا ہو اور اسی حالت میں اس کو تھوڑی سی مدد کسی سے پہونچے۔ اردو مثل، فصیح، رائج۔

تری مژگاں کا دم گریہ اشارہ ہے بہت (شگفتہ
ڈوبنے کے لئے تنکے کا سہارا ہے بہت محاورات اردو)

قول فیصل:۔ "بہت ہے" کی جگہ لفظ "کافی" بھی استعمال ہوتا ہے۔ بلکہ عام بول چال میں زیادہ تر یہی ہے۔ (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی) امیر نے سلیس معنوں میں بطور استفہام بھی کہا ہے۔

عشق مژگاں کو کر دنزع میں موقوف امیر
ڈوبتے آپ ہیں تنکوں کا سہارا کیا ہے امیر

شعر میں "تنکے" بصیغۂ واحد کی جگہ "تنکوں" بصیغۂ جمع کہنا شاعرانہ جدت ہے جس کا ذمہ دار خود شاعر ہے۔ اصل "تنکے" بصیغۂ واحد ہے۔ صاحب خزینۃ الامثال نے "سہارا بہت ہے" کی جگہ "آسرا بہت ہے" لکھا ہے جو اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوب جانا ۱ـ (ناؤ، کشتی، جہاز وغیرہ کے لئے) غرقاب ہو جانا، تہ نشیں ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل ظروف:۔ مرزا اس کا مشہور مرگ کی تہ کھلا سر کسی کے نام سے مشہور تھا۔ سنتے ہیں کہ جس جہاز سے امریکہ جا رہا تھا وہ جہاز ڈوب گیا۔

ڈوب جانا ۲ـ روپے کا ضائع ہو جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لالہ جی آپ اپنے دل میں یہ نہ سمجھئے گا کہ مرزا صاحب انتقال کر گئے ہیں اب میرا روپیہ ڈوب جائے گا کیونکہ کوئی قلت فرصت نہیں ہے تو ایسا نہیں ہے میں آپ کا کل قرضہ ادا کروں گا۔ مطمئن رہئے۔

ڈوب جانا ۳ـ (چاند، سورج اور ستارہ کے لئے) غروب ہو جانا، چھپ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

زیادہ تر اسی مصرعے میں ڈوبنا کا مندرجہ بالا مفہوم لیا جاتا ہے۔

ڈوبنا ۶۔ پیٹ وغیرہ میں کسی چیز کا گھس جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سینے میں گئی قلب و جگر کاٹ کے نکلی
(تلوار) ڈوبی جو بغل میں تو کمر کاٹ کے نکلی — اوج

ڈھال میں ڈوب کے جب تیغ کا آنا دل آیا
رات بھر چل کے مسافر سر منزل آیا — تعشق

ڈوبنا ۷۔ کسی گروہ میں در آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

دیکھا جو شہ نے تیر چلے ہیں کمان سے
فوج ستم میں ڈوب گئی تیغ میان سے — تعشق

ڈوبنا ۸۔ پسینے سے بھیگنا، پسینے سے تر ہو جانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈوبے ہوئے پسینے میں وہ نمازیوں کے رخت
پانی نہ منزلوں نہ کہیں سایۂ درخت — انیس

قول فیصل :- آدمی اور گھوڑے وغیرہ کے لئے بھی کہتے ہیں۔ جیسے :- دھوپ میں چل کے آ رہا ہوں پسینے میں ڈوبا ہوا ہوں ذرا پنکھا کھول دو۔

ڈوبنا ۹۔ بُری جگہ یا بُرے خاندان سے پالا پڑنا (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبنا ۱۰۔ کسی خیال میں محو ہونا۔ اردو۔ مصدر، متروک۔

جب ان کو دیکھئے یہ اپنی آرائش میں ڈوبے ہیں
بتانِ ہند کو آئینہ بھی گنگا کا تیسر تو ہو — بحر

ڈوبنا ۱۱۔ نشے میں چور ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

ڈوبنا ترنا ۔ مصیبت جھیلنا، تکلیف اٹھانا۔ اردو مصدر، متروک۔

محل صرف :- ڈوبتا ترتا یہاں نکل آیا (طلسم جنات)

ڈوبن بیڑا پڑنا یا **آ جانا** :- بیڑا ڈوبنے لگنا۔ ۱۔ تباہی کے دن آ جانا، بربادی کا زمانہ قریب آ جانا۔ ۲۔ گناہ عظیم کا سرزد ہونا، زنا کی کثرت ہونا۔

(دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈوبے گھڑا پٹے گھڑیال :- خطا کوئی کرے سزا پائے کوئی۔ اردو، مثل، متروک۔

قول فیصل :- قدیم زمانے میں جب گھڑیاں ایجاد نہیں ہوئی تھیں تو کٹورے سے گھڑی کا کام لیا جاتا تھا۔ جن ڈیوڑھیوں پر گھڑیال بجتا تھا وہاں پانی سے بھرے ہوئے ظرف میں سوراخ دار کٹورا تیرا دیتے تھے، وہ کٹورا ایک گھنٹے میں ڈوب جاتا تھا معلوم ہو جاتا تھا کہ ایک گھنٹہ ہو گیا اسی حساب سے گھڑیال بجتا تھا۔ اسی سے یہ مثل بن گئی اور مندرجہ بالا مفہوم لیا جانے لگا۔ اب چونکہ اس قسم کی گھڑی کا رواج نہیں اس لئے یہ مثل بھی نہیں بولی جاتی۔

ڈوبی ہوئی اسامی :- مدیون جب ایسا نادار ہو جائے کہ اس سے قرض وصول کرنے کی مایوسی ہو جائے۔ دیوالیہ۔ اردو، متروک۔

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی
دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی — غالب

ڈوپٹا :- (تلفظ دُپٹّا) عورتوں کے اوڑھنے کا باریک کپڑا جس سے سر و سینہ چھپایا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ہر گُل کا ہے گماں رنگ سے ملاگیری کا
رنگ لایا ہے ڈوپٹا ترا میلا ہو کر — ذوق

ڈوپٹا ڈھلکنا :- ڈوپٹے کا سر یا سینے سے سرکنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :- ڈوپٹہ سینے سے ڈھلکا جاتا ہے سنبھالتی جاتی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :- اب ڈوپٹا گرنا یا سرکنا زیادہ مستعمل ہے۔

ڈوپٹا منہ پر تاننا :- ڈوپٹے سے منہ چھپانا۔ اردو مصدر، متروک۔

اگر تم منہ چھپاتے ہو تو ہم بھی
ڈوپٹا اپنے منہ پر تانتے ہیں — اسیر

ڈوپٹیا :- اوڑھنی، چھوٹا ڈوپٹا جو نابالغ لڑکیاں اوڑھتی ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم سے ہزار مرتبہ کہا شریف لڑکیاں ڈوپٹیا ہمیشہ سر سے اوڑھتی ہیں تم بھی اوڑھا کرو مگر تم اس کا لحاظ نہیں کرتیں۔

ڈوڈا ۱۔ وہ چیز جس کے اندر پھل کے بیج ہوتے ہیں۔ جیسے پوست کا ڈوڈا، روئی کا ڈوڈا۔ ۲۔ مسلم کوکنار (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں پوست کا ڈوڈا کہتے ہیں۔ مسلم کوکنار کو پوستہ کہتے ہیں۔ عام لفظ ڈھیلی ہے۔

ڈور ۱۔ (بر وزن تنور) سوت کی باریک رسی، ستلی (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں سوت کی باریک رسی کو سوت کی ڈوری کہتے ہیں اور ستلی کے معنی میں بھی ڈور نہیں بولتے۔ ستلی ہی کہتے ہیں۔

ڈور ۲۔ بٹا ہوا تاگا جس سے کنکوا اڑاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

حرص و ہوا میں رہتا ہے برباد آدمی
اُڑتا ہے یہ پتنگ رگِ جاں کی ڈور پر — صبا

ڈور ۳۔ بٹا ہوا تاگا جس کو ڈنگی میں باندھ کے مچھلی کا شکار کھیلتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- عمرو نے زنبیل سے کانٹا اور ڈور نکال کر دریا میں شست پھینکی اور کنارے ڈور پکڑ کر آپ ٹھہرا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ وہ ڈور جو رسّی کی طرح بٹی ہوئی اور نسبتہً موٹی ہو ڈوری کہلاتی ہے جیسے کپڑا کی ڈوری۔

ڈور ۷ غالب ۔ حاوی ۔ اردو ۔ متروک ۔

قول فیصل :۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

خود نگو دول کو پہونچتی ہے خبر محبوب کی
نامہ برتی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے — بحر

ڈور ۸ نئی بات ، انوکھی بات ، نکتہ ۔ اردو ، متروک ۔

دیکھیں آنکھیں اب اس قاتل سے لڑتا ہے پتنگ
ڈوری فرمائشیں ہیں یہ بھی سب پر ڈور ہے — سحر

ڈورا ۱ (واو مجہول) دھاگا ، بٹا ہوا تاگا ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

پورا اترے یہ قیامت سے نہیں مجھ کو امید
ایک ڈورا ہی ترے قد کے برابر لے چلا — داغ

ڈورا ۲ خط ، لکیر ، وہ نشان جو سیدھا قائم کرنے کے لئے ڈورے کو گیرو وغیرہ میں ڈبو کے کسی چیز پر لگاتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، معماروں اور نجاروں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ ڈورا غلط لگ جانے کی وجہ سے لکڑی سیدھی نہ کٹ سکی ۔

ڈورا ۳ آنکھ کی رگیں ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ زیادہ تر جمع کے ساتھ آنکھوں کے ڈورے کہتے ہیں ۔ یہ آنکھوں کی باریک رگیں ہیں جو زیادہ تر سرخ ہوتی ہیں ۔

ڈورا ۴ تلوار کی باڑھ ۔

تلوار ڈھال تم کو بنا میں جو گلعذار
ڈوروں پہ تیغ تیز کے گوندھوں سپر کے پھول — رشک

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ تلوار کی باڑھ کو ڈورا نہیں کہتے ہیں ۔ ڈورا وہ ہے جو تلوار کے قبضہ میں بندھا ہوتا ہے تلوار جب نیام میں رکھتے ہیں تو نیام کو اسی ڈورے سے باندھ دیتے ہیں تاکہ علیحدہ نہ ہو ۔

ڈھونڈھ کے جبریل نے تلوار کا ڈورا کھولا — مؤلف

ڈورا ۵ پانی نکالنے یا گھی ڈالنے کا وہ کٹورا جس کی لکڑی کا دستہ لگا ہوتا ہے ۔ اردو ، مذکر ، باورچیوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ تم نے ڈورا زمین پر رکھ کے نجس کر دیا اب بتاؤ سر عنبریں گھی کیونکر ڈالیں اور دیگ سے پانی کس طرح نکالیں ۔

ڈورا ۶ گھی کو گرم کر کے پکے ہوئے چاولوں میں ڈالنا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ چاولوں میں گھی کا ڈورا دے دینا تاکہ مزے دار ہو جائیں ۔

ڈورا ۷ (کنایۃً) محبت کی نظر سے دیکھ کے کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کا فعل ۔ اردو ، متروک ۔

ثابت ہے رشک قمر ڈورا تمہارا ہو گیا
رشتۂ شمع تجلی آشکارا ہو گیا — برق لکھنوی

ڈورا ۸ سلم کے کنارے ، پوستہ ۔ اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

عدن سے پوتے کا کیت ایفو تی کی آنکھوں میں
لائی بیسوں میں ہیں خشخاش ڈوروں میں — بحر

ڈورا ۹ (کنایۃً) وہ خط جو سرمہ بھری ہوئی سلائی سے آنکھوں میں کھینچتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

خدا کے واسطے بیمار ہوں میری طرف دیکھو
تمہارے سرمے کا ڈورا مجھے گنڈا ہو ایفو کا — بحر

ڈورا ۱۰ وہ تاگا جس سے گردن ، بازو ، ران اور کمر کی ناپ لیتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، کپڑا سینے والوں کی اصطلاح ۔

یہ خوش اسلوب تیرا اس قدر انگرکھا ہو جو نا ہی تھا
برابر نکلے ڈورا اس کمر کا اور گردن کا — آتش

ڈورا ۱۱ رقص میں ناچنے والوں کی گردن کی ایک خاص انداز کی جنبش (کنایۃً) محبوب کی نازک گردن کی جنبش ۔ اردو ، رقاصوں کی اصطلاح ۔

ڈورا ہے منہ کی جو گردن میں دیکھ لیں
(ڈورا) زنار کہیں صاحب سلام دو شش پر — ناسخ
تری گردن کے ڈورے جو کہ دیکھے اے بت کافر
(ڈورے) تو پہونچے کیونکر اس کی رشتہ زنار گردن تک
(ریاضت)

قول فیصل :۔ ڈورا چلانے میں صرف گردن کو جنبش ہوتی ہے اور پورا دھڑ قائم رہتا ہے ۔

ڈورا ۱۲ جال ، دام ، فریب ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈورا ۱۳ وہ تاگا جس سے کتابوں کو باندھ دیتے ہیں ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ سنا ہے کہ ایک بیگم صاحب کتابوں کے ڈورے دھو لیتی تھیں اور لحاف وغیرہ میں اسی کے شلنگے ڈالتی تھیں ۔

ڈورا بھانجنا :۔ ڈورا مرڈنا ۔ اردو ، دہلی کی زبان ۔

شیخ جی پہروں وظیفہ بھانجتے
کام آتا جو ڈورا بھانجتے — داغ

ڈورا ڈالنا :۔ (متعدی) ڈورا پرونا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں : "یہ ڈورے ڈالنا ہے جو حضرت مؤلف نے خود بھی دوسری جگہ لکھا ہے اور پڑھنے والا اس کشمکش و پیچ میں پڑ جاتا ہے کہ صحیح محاورہ کس کو سمجھے ۔"

مؤلف مہذب اللغات کے نزدیک یہ "ڈورا ڈالنا" ہی ہے "ڈورے ڈالنا" نہیں ہے کیونکہ "ڈورے ڈالنا" کا مفہوم کسی حسین کو اپنی طرف مائل کرنا یا لبھانا

وغیرہ میں شگنگے ڈالنا ہے ۔

ڈور اُلجھنا ۔ کنکوے کی ڈور میں گتھی پڑ جانا یا آپس میں الجھ جانا ۔ اُردو مصرف ۔ کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ اتنے میں ہم نے غوطہ دے کر ایک بھپکا جو دیا تو وہ کاٹا وہ کاٹا ۔ فریق ثانی اے کرکے رہ گئے ، اب کوئی کہتا ہے کہ پیچھے سے اکھڑ گیا کوئی کہتا ہے کہ ڈور الجھ گئی ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈور پر لگانا ۔ ڈھب پر لگانا ، ہلانا ، سدھانا ۔ مطیع و فرمانبردار بنانا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے ۔

ڈور پر مانجھا دینا یا ، ڈور کو مانجھا دینا ۔ کوٹا اور کپڑ چھان کیا ہوا شیشہ پکے ہوئے چاولوں کی لُبدی میں ملا کے اور زرد یا کوئی سا پسا ہوا رنگ شامل کرکے اس سے ڈور کو سوتنا ۔ اردو مصرف ، قلیل الاستعمال ۔

نے اسی کو کوٹ کر مانجھا تو اپنی ڈور کو
شیشۂ دل میرے پہلو میں ہو چکنا چور جو — ناسخ

قول فیصل :۔ اب زیادہ تر "ڈور سوتنا" کہتے ہیں یہ ڈور سوتنے والوں کی خاص اصطلاح ہے ۔

ڈور بڑھانا ۔ کنکوے اڑاتے میں زیادہ ڈور چھوڑنا تاکہ بہت بلند ہو جائے ۔ اردو مصرف ۔ کنکوے اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ خدا جھوٹ نہ بلائے پسیریوں ڈور بڑھا دی کنکوا آسمان سے جا لگا ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈور دینا ۔ کنکوے کو بلند کرنے کے لئے زیادہ ڈور چھوڑنا ۔ اردو مصرف ۔ کنکوے اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ تمہارا کنکوا گھٹ رہا ہے ۔ کنے کٹ جائیں گے جلدی سے ڈور دو ۔

ڈور سلجھانا ۔ الجھی ہوئی ڈور کی گرہیں اور پیچ دور کرنا ۔ اردو مصرف ، فصیح ، رائج ۔

کیا پڑی تھی انگلیوں سے ڈور سلجھاتا نہیں — ناسخ

فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں
ڈور کو سلجھا رہا ہے اور سرا ملتا نہیں — اکبر الٰہ آبادی

ڈور سوتنا ۔ پکے ہوئے چاولوں کی لُبدی میں پسا ہوا شیشہ ملا کے اس سے ڈور کو مانجھنا ۔ اردو مصرف ، کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ گھنٹا بیگ کی گڑھیا پر جدھر سے گزرو ڈور سوتنے والے ڈور سوتتے نظر آتے ہیں ۔

ڈور گول کرنا ۔ کنکوے کو جھٹکے دے کے جھول سمیٹنا ۔ اردو مصرف ۔ کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ بشیر میاں کی خاص صفت تھی کہ ہمیشہ ڈور گول کرکے جب جھول سمٹ جاتا تھا تو ہاتھ مارتے تھے کہ مخالف کا کنکوا ہاتھوں اچھل جاتا تھا ۔

ڈور لگنا ۔ (لازم) لو لگنا ۔ خیال میں غرق ہونا ، کسی کے ساتھ عشق محبت ہونا ۔ (دہلی کا ایک قدیم لغت)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈور لوٹنا ۔ کسی کی کٹی ہوئی کنکیا یا کنکوے کی ڈور کو اٹھا اٹھا کے یا کھینچ کھینچ کے اپنے قبضے میں کر لینا ۔ اردو مصرف ۔ کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح ۔

محل صرف :۔ ڈور گری اور سپہر آرا نے لوٹ لی مگر بڑی بیگم نے کنکوا چھوڑا ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈورک ۔ ایک قسم کا باجا جو زیادہ تر جنگی بجاتے تھے ۔ اردو ، مذکر ، متروک ۔

تخت کے آگے بجتے تھے ڈورک
دیکھتے دو لاکھ سا حسبہ بدتر — گلشن عشق

ڈور ہونا ۔ عاشق ہونا ، مائل ہونا ، اردو مصرف ، متروک ۔

جب سے کاغذ باد کا ہے شوق اُسے
ایک عالم اس کے اوپر ڈور ہے — میر

ڈور ہونا ۔ غائب ہونا ۔ اردو مصرف ، متروک ،

تو دیکھو دل کو پہنچتی ہے خبر محبوب کی
تار برقی پر بھی یہ الفت کا رشتہ ڈور ہے — ہجر

ڈوری ۔۱ (اردو) جھول ، پتلی رسی ۔ اردو مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

ڈوریاں ڈور سے سنبھلے ہوئے
وہ زباں ایک اک نکالے ہوئے — قلق

محل صرف :۔ ہر دروازے پر چلمنیں دل صد چاک عاشق کی طرح آویزاں تھیں تیلیاں ان کی طلائی مینے کے کام کی کلابتوں کی ڈوریاں تھیں ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ پانی بھرنے کی پتلی رسی کو بھی ڈوری کہتے ہیں جیسے :۔ طہماس نے کہا سوائے اس چاہ کے باغ میں پانی نہیں ہے میرے پاس لوٹا بھی اور ڈوری موجود ہے پانی بھرتا ہوں ۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈوری ۔۲ خیمے کی رسی ، اردو ، مؤنث ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف :۔ خیمے کی ایک ڈوری ٹوٹ گئی ہے جا کے خلاصی سے دوسری لے آؤ ۔

قول فیصل :۔ خیمے کے لئے زیادہ تر لفظ "طناب" کا استعمال ہے یا پھر خیمے کی رسی ، کہتے ہیں ، بیشتر پلنگ کی رسی کو "ڈوری" کہتے ہیں جیسے پلنگ کی ڈوریاں خراب ہو گئی ہیں ۔ ان کو بدلوا دو ۔

ڈوری ۔۳ وہ بٹا ہوا ڈورا یا فیتہ یا فیتون (ریشم کی بٹی ہوئی رسی) جو عورتیں محرم وغیرہ کے سوگ میں ٹانکتی ہیں ۔ اردو ، مؤنث ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ محرم کی ڈوری جا بجا سے خراب ہو گئی ہے

سی لگواؤ۔

قول فیصل۔۔ ریشم کی بٹی ہوئی رسّی کو بھی ڈوری کہتے ہیں جو شیر دانی کے گلے کے سبب پڑا ٹانک دی جاتی ہے۔ جیسے۔ "شیروانی میں ابھی کچھ نہیں گیا ہے صرف گلے کی ڈوری جا بجا سے کٹ گئی ہے اسے بدلوا دو۔"

ڈوری ۸ ۔۔ ریشمی یا سوتی ڈوری جسے پلنگ کے چاروں پایوں میں چادر کے اوپر باندھ دیتے ہیں تاکہ چادر میں شکنیں نہ پڑیں۔ دکھینچنا، کسنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں اسے ڈوری نہیں بلکہ "بند" کہتے ہیں۔

ڈوری ۹ زمین ناپنے کی سوتی رسّی۔ اردو، مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ پہلے ڈوری سے مکان کے رقبے کی پیمائش کروا لو اس کے بعد خریداری ورنہ ممکن ہے بعد میں کوئی جھگڑا اٹھ کھڑا ہو۔

ڈوری ۱۰ ملائی اتارنے یا دودھ اتارنے کا کپڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ڈوری ۱۱ وہ فیتہ جس سے کاغذات باندھتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ فائل کی ڈوری باندھ دیا کرو ورنہ کاغذات تلف ہو جائیں گے کی کرائی محنت برباد ہو جائے گی۔

ڈوری ۱۲ جوتے کا مخصوص وضع کا سوتی یا ریشمی فیتہ۔ اردو، مؤنث، فصیح،

محل صرف۔ جوتے کی ایک ڈوری کھو گئی ہے تو نئی ڈوریاں منگوا لو بیچ کیوں رہے ہو۔

قول فیصل۔۔ باندھنا، ڈالنا، کسنا اور کھولنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈوریا ۱ ایک قسم کا دھاری دار باریک کپڑا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ لالہ جی سفید ڈوریے کا انگرکھا ڈالے بڑے ٹھسّے سے بیٹھے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈوریا ۲ شکاری کتوں کی دیکھ بھال کرنے والا یا سدھانے والا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ کلو انگ کتے پر ایک ڈوریا ملازم رکھا تھا جو بڑا ہوشیار تھا آج نہ جانے کیا ہوا کہ نوکری چھوڑ کے چلا گیا۔

ڈوریاں ڈالنا ۔۔ سوئی کے ضیے سے کپڑے کے جوڑے میں اس ترکیب سے ڈوریاں ڈالنا کہ انھیں ڈوریوں سے جوا بند بھی ہو جائے اور کھل بھی جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ اس جوڑے میں ریشمی ڈوریاں ڈالو سوتی ڈوریاں اچھی نہ معلوم ہوں گی۔

قول فیصل۔۔ اس کا متعدی ڈوریاں ڈلوانا بھی رائج و فصیح ہے۔ اس جوڑے میں ذرا مضبوط قسم کی ڈوریاں ڈلواؤ۔

ڈوری ڈھیلی چھوڑنا ۔ کسی کی طرف سے غافل ہو جانا، نگرانی چھوڑ دینا، دباؤ نہ رکھنا۔ اردو مصدر۔

محل صرف۔۔ کچھ دار لڑکی کا غیر عورتوں کی صحبت میں آزادی سے جانا اچھا نہیں۔ اتنی ڈھیلی ڈوری ہرگز نہیں چھوڑنی چاہیئے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل۔۔ اب لکھنؤ میں اس محل پر "رسّی ڈھیلی چھوڑ (رہا) کرنا" بولتے ہیں۔

ڈوری کھینچنا ۔۔ بلانا، طلب کرنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔۔ دیکھیے سرکار کس دن ڈوری کھینچتی ہیں۔ دہلی کا ایک قدیم اردو لغت

ڈورے پڑنا ۱ لحاف توشک وغیرہ میں تاگے پڑنا تاکہ روئی پھٹ نہ جائے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ بازار جا رہے ہو تو تھوڑا تاگا لیتے آنا لحاف میں ڈورے پڑیں گے۔

ڈورے پڑنا ۲ محبت کا اثر ہونا۔ اردو محاورہ متروک۔

> نشّے کے لال لال دو ڈورے
> دل پہ نرگس کے پڑتے ہیں ڈورے (فسانۂ آزاد)

ڈورے چھوٹنا ۔ آنکھوں کی رگوں کا گلابی ہونا۔ یہ کیفیت خمار کے وقت یا خواب سے بیدار ہونے کے بعد ہوتی ہے۔ اردو مصدر، متروک

> تیغیں مری چھٹ جاتی ہیں یاد آتے ہیں جب آپ
> چھوٹے وہ تری چشم غضب ناک کے ڈورے (جرأت)

ڈورے چھوڑنا ۱ لحاف وغیرہ میں تاگے ڈالنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل۔۔ زیادہ تر "ڈورے ڈالنا" کہتے ہیں۔

ڈورے چھوڑنا ۲ کاجل یا سُرمہ کی لکیر آنکھ کے کویے سے باہر تک کھینچنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈورے ڈالنا ۱ روئی دار کپڑے میں تاگے ڈالنا تاکہ روئی اپنے مقام سے نہ ہٹے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔۔ لحاف بھر کے آ گیا ہے ڈورے ڈالنا ہوں تو ڈال لو ورنہ پھر وقت نہیں ملے گا۔

قول فیصل۔۔ اس کا متعدی المتعدی "ڈورے ڈلوانا" بھی رائج ہے۔

ڈورے ڈالنا ۲ (کنایۃً) محبت آمیز باتیں کرنا یا

اشارے کرکے اپنی طرف مائل کرنا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کیا بجتی ہے اب نواب صاحب ایسے گئے گزرے ہو گئے کہ تم لوگوں پر ڈورے ڈالیں گے۔ معلوم ہوتا ہے تیری نیت میں خود فتور ہے۔

ہم دور ہوں تو ہم پر آنکھیں نکالتے ہو
اوروں پہ سرمہ دے کے ڈورے ڈالتے ہو — شاد لکھنوی

یاں نگاہیں تاک ہی میں تھیں کہ ڈورے ڈالئے
وائے قسمت رخ پہ وہ گیسو پریشاں ہو گئے — جلیل

ڈورے ڈالنا:۔ چڑیا یا مینا کا پے در پے چہچہانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں

ڈورے ڈالنا:۔ (کنایۃً) سرکو ندھنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈورے کترنا:۔ (دہلی) ڈلی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا سروتے سے۔ لکھنؤ میں اس جگہ ڈورے کاٹنا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈورے کاٹنا نہیں کہتے دہرے کترنا کہتے ہیں جس میں ڈلی کے دانے کاٹے نہیں جاتے۔ بلکہ باریک ورق اتارے جاتے ہیں۔

ڈوز:۔ (واؤ مجہول، بضم اوّل) دوا کی خوراک، انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ دو ایک ڈوز دے کے دیکھو تم تو پہلے ہی سے کہتے ہو کہ ڈاکٹری دوا فائدہ نہ کرے گی۔

ڈوک:۔ دیکھو آدھا ڈوک میں آنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈوک:۔ ایک بیماری ہے جو پھیپھڑے میں ہو جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں۔

ڈوکرہ، ڈوکرا:۔ بہت بڈھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈوکری:۔ بڑھیا۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈوکنا:۔ قے کرنا۔ بیشتر کتوں کے واسطے بول چال میں ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈوکنا:۔ چوسنا، بہت سا پینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اس محل پر ڈھکوسنا کہتی ہیں۔

ڈول:۔ کنوئیں سے پانی نکالنے کا چمڑے یا لوہے کا ظرف۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ برق ۔۔۔ ایسا سوچا کر رہے جس کی صورت ۔۔۔ بنا راہ ڈول اور رسی لے کر کنوئیں کے چبوترے پر بیٹھا۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈول:۔ جسم کی ساخت۔ اردو، متروک

ڈھالو سونے کا ہاتھی ایسا ڈول
جز ترے کیا بنائے کوئی لاحول — ہشت گلزار

قول فیصل:۔ اب ڈیل کے ساتھ ملا کے ڈیل ڈول کہتے ہیں۔

ڈول:۔ حالت، کیفیت، اردو، مذکر، متروک

کہ اب ان کے مرض کا ڈول کیا ہے
اسی صورت سے ہے یا کچھ شفا ہے — سودا

ڈول:۔ وضع، اردو، متروک۔

چلا کیا ہے ازل سے یہی ڈول
یقیں ہے کسی عارف کا یہ قول — سودا

قول فیصل:۔ انداز، طور، ڈھنگ کے معنی میں پہلا استعمال کرتے تھے

کیجیے اقرار کچھ ایسا کہ پھر انکار نہ ہو
یعنی آپس میں کسی ڈول کی تکرار نہ ہو — انشاء

ڈولا:۔ کھیت کی مینڈ، کھیت کی باڑھ۔ کھیت کی چار دیواری، ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولا:۔ خراج کا تخمینہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈولا:۔ جماع۔ جماعت۔ دہلی کی زبان۔

جب نصیر الدین کا مینا سے ڈولا ہو گیا
جو نہ پہنچے واں ہیں مشتری فضل مولا ہو گیا — سودا

ڈولا:۔ ایک قسم کی زنانی سواری جس پر بیشتر عروس کو رخصت کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال

یوں ہی باہم تھے وہ خو ملایا
کہ ناگہ واں سے وہ ڈولا اٹھایا — سودا

ڈولا اچھلنا:۔ آشنائی کی خبر مشہور ہونا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان، متروک۔

ڈولا اچھلا ہے تری ہنسوں کا بجا انکو
میں تو چپ ہوں وہ مرا کرتی ہیں شکوہ دو دو پہر — جان صاحب

ڈولا اچھلنا:۔ (تحقیر سے) ڈولی پر چڑھ کر جانا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

ڈولا جانا:۔ (اللازم) غریب لڑکی کا کسی بڑے سے بڑے گھر میں بیاہ کے جانا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

ڈولا گئی سرکار میں بیشتر تمہاری — جان صاحب

بتخانے سے نکلا ہے صنم دختر رز کیوں
زاہد کے تو گھر آج یہ ڈولا نہیں جاتا — واسع

ڈولا دینا:۔ (متعدی، کنایۃً) ہندو کے لالچ میں کسی امیر کی خدمت میں عقد کے لئے اپنی لڑکی کو پیش کرنا۔ اردو مصرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ افراسیاب کو خیال تھا کہ میں بادشاہ طلسم ہوش ربا ہوں وہ میرے ملک کے باشندے مثل

رہا یہ بستہ ہیں خود پیغام نسبت ذکر وں وہ بطور ڈولے کے دیں. (طلسم ہوش ربا)

ڈولا لینا :- ڈولے کی رسم ادا کر کے کسی غریب عورت کو زوجہ بنانا۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

وہ جیکو ڈولا اپنا تو بہار لیتے ہیں
اُسی گھوڑی کی خاطر یہ بار لیتے ہیں — جان صاحب

ڈولانا :- درست کرنا۔ موزوں کرنا۔ اردو، متروک۔

قد موزوں یار کا خاطر سے جاتا ہی نہیں
میں اسی مصرعہ کو ساری عمر ڈولاتا رہا — میر

ڈولا نکالنا :- (متعدی) دولہا کے گھر دولہن کو رخصت کرنا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال

خالی میں تو کیا نکلے گا مہتاب کا ڈولا
جب عید ہی کے چاند کے اندر نہ نکالا — جان صاحب

قول فیصل :- اس کا لازم "ڈولا نکلنا" بھی ہے جیسا کہ شعر کے مصرع اولی سے ظاہر ہے۔

ڈول پر کا دانہ :- مفت کی چیز بے محنت و مشقت ملی ہوئی چیز۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈول پر لانا :- (متعدی) راہ پر لانا۔ ڈھب پر لانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈول پھانسنا :- ڈول ڈالنا۔ اردو صرف، متروک

کنویں پہ دیکھے تو سقائے شوق زاہد کیا
ڈ پھانسے چاہِ زنخدان میں پھر ڈول — تمیز

ڈولچی :- ڈول کی تصغیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- قدیم زمانے میں بہشتیوں کے پاس ڈولچیاں ہوتی تھیں جن سے پانی بھرتے تھے اب ان کا استعمال بہت کم ہو گیا ہے۔ اب زیادہ تر اس لفظ کا اطلاق اُس بالٹی کی طرح بنے ہوئے دھات کے بھرتے

ظرف پر ہوتا ہے جس میں بازار سے دودھ گھی وغیرہ لاتے ہیں

ڈول ڈالنا :- (متعدی) بنا ڈالنا۔ عنوان اختیار کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

اشکی پلکوں سے گرے پڑتے ہیں لاکھوں آنسو
ڈول ڈالا ہے مری آنکھوں نے اب طوفان کا — میر

قول فیصل :- انتظام کرنا۔ بندوبست کرنا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ورنہ بیگم پری کا انسان نے نکالا
برسات آ گئی تو کھیتی کا ڈول ڈالا — اکبر

ڈول ڈالنا :- (کنایۃً) تعلق پیدا کرنا۔ اردو صرف، بازاری زبان۔

بچہ: کچھ تو ہے دل میں کالا
شاید اپنا بھی ڈول کچھ ڈالا — تعلق

ڈول سے لگانا :- (متعدی) ترتیب سے کرنا۔ ڈھنگ سے لگانا۔ موقع سے لگانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولنا :- (دو ڈھول) چلنا، حرکت کرنا۔ لینا۔

فقرہ: جہاز ڈولتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ دیہات کی زبان ہے لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

ڈولی :- ایک قسم کی زنانی سواری جس کو دو کہار اٹھاتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

بے ہوئی تھی سو بات بولی کہار
چلو رے چلو میری ڈولی کہار — رنگین

اس کی جمع ڈولیاں بھی مستعمل ہے اور اپنے محل پر ڈولیاں بھی بولتے ہیں۔

کو کناروں کے ہوا سے نہیں ہلتے یہ درخت
ڈولیاں ہیں یہ ترے خال کے بیماروں کی — امیر

اب یہ سواری بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ انقلاب

بھی رائج ہے۔

ڈولی اترنا :- ڈولی کی سواری اترنا (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ فقرہ لکھنؤ کا نہیں ہے۔

ڈولیانا :- (بفتح اول و کسر لام) درست کرنا۔ لکڑی کو کھراد پر چڑھنے کے قابل بنانا۔ اردو، کھرادیوں کی اصطلاح۔

محل صرف :- مستری دیکھو یہ لکڑی ذرا سی خراب تھی مگر ادھر سے اُدھر سے ڈولیا کے پلنگ کے لئے ایک پایہ بن سکتا ہے۔

ڈولیانا :- پھانسنا۔ کسی عورت سے تعلق پیدا کرنے کی تدبیریں کرنا۔ اردو، بازاری زبان۔

محل صرف :- چھٹے چار کئی دن سے کبڑیے کی لڑکی کو ڈولیا رہا ہے برابر سودا خریدتا ہے۔

ڈولی آنا :- (کنایۃً) جب لڑکی والے لڑکی کو شوہر کے گھر لا کر شادی کرتے ہیں اس کو دیہات میں ڈولی آنا کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- جب دیہات کی زبان ہے تو اردو لغت میں اس کو کیوں جگہ دی گئی۔

ڈولی لگانا :- ڈولی کو سواری آ جانے کے لئے ڈیوڑھی میں رکھنا۔ اردو صرف، کہاروں کی زبان۔

قول فیصل :- کہار جب ڈولی میں سواری لاتے تھے تو اندر اطلاع کرنے کے لئے ڈیوڑھی میں آ کر پکارتے تھے کہ "ڈولی لگاتے ہیں" اب ڈولی کا رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

ڈولی لگی ہے یا پالکی کھڑی ہے :- سواری کے لئے ڈولی ڈیوڑھی میں تیار ہے۔

فقرہ: بڑا طویل تاک سفر ہے اور جانا ضرور دادا نے گھٹن منزل کر دی، سنگ نہ ساتھی، اکیلی جان، انشاء اللہ نجات ڈولیاں لگی کھڑی ہیں اور جانے والیاں

صبح و شام چلی جھاڑ رہی ہیں (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں ایسے محل پر صرف 'ڈولی لگی ہے' بولتے ہیں۔

ڈولی میں بیٹھ کر اُپلے چھننے گئے ہیں: (مثل) کوئی کام خلاف عادت و وضع کرنے کی جگہ بولی جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈولی نہ کہار بی بی بیٹھی ہیں تیار: سامان کچھ نہیں نگوڑا ایسے بڑے بنے۔ اردو، مثل، عورتوں کی زبان۔

ڈوم (۱) میراثی۔ گانے کا پیشہ کرنے والا مرد، اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

گوشت کیوں نہ کھایا
ڈوم کیوں نہ گایا } گلا نہ تھا (دو سخنہ امیر خسرو)

محل صرف: خیال آیا کہ ابراہیم! اگر (ڈ) کی اولاد پیدا کیا تو ایک ڈوم ہوگئے اس پر بھی جو کلاونت ہوگا وہ ناک چڑھا کر یہی کہے گا کہ آتائی ہیں۔ سپاہی زادہ سے ڈوم بننا کیا ضرور ہے؟ (دیباچہ دیوان ذوق مرتبہ آزاد)

ڈوم (۲) ایک قوم کا نام جو چھاجے اور ٹوکریاں بناتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں چھاجے اور ٹوکریاں بنانے والی قوم کو 'جھنوار' کہتے ہیں (نون غنہ)

ڈوم بھاٹ چھپی ذات بتلائے اپنی: آدمی کی اصل اس کی حرکتوں سے معلوم ہوتی ہے۔ اردو، مثل، قلیل الاستعمال۔

ڈوم پنا: ڈوم کا پیشہ۔ ڈوم کی سی باتیں۔ اردو، مذکر، عوام کی زبان۔

محل صرف: دن رات نواب صاحب کی خوشامد میں لگے رہتے ہو۔ جائز ناجائز فائدہ اٹھاتے ہو ڈوم پنا تم نے بھی اختیار کیا ہے۔

ڈوم کا تیر خدا جھوٹ کرے: (کہتے ہیں ایک ڈوم کی ران میں تیر لگا اور خون جاری ہوا تو بھی وہ یہی کہتا تھا خدا جھوٹ کرے یعنی تیر کا لگنا جھوٹ ہو) کسی امر حق کے اخفا کرنے ظاہری آفت اور مصیبت چھپانے کی جگہ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈوم کا گلا عطار کا شیشہ: دونوں یکساں ہیں۔ گلے میں سے ہر قسم کا نغمہ نکلتا ہے اور شیشہ میں سے ہر قسم کے شربت اور عرق نکلتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈوم کا گھر سیخی میں گیا: مرتبہ اور طاقت سے زیادہ دکھاوٹ اچھی نہیں (محاورات ہندوستان)

قول فیصل: مثل لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈومنی (۱) (ڈوم کی تانیث) میراثن گانے کا پیشہ کرنے والی عورت۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف: یہاں کوئی ڈومنی نہیں کسی گویے سے گانا نہیں سیکھا ہاں صحبت البتہ رہی ہے (میر کمار)

قول فیصل: اس کی جمع (الف نون کے ساتھ) ڈومنیاں اور (واؤ نون کے ساتھ اپنے محل پر) ڈومنیوں بولتے ہیں۔ جیسے ڈومنیاں بھی وہی سی کی گڑیاں کسی کی کمر میں طبلہ بندھا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے گھنگھرو باندھ رہی ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ڈومنی (۲) ایک چڑیا کا نام (لغات النساء)

قول فیصل: لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

ڈومنی پنا: ناز نخرے۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

کہاں ایسی وہ گرما گرم توبہ گو گنہگاری ہیں
ستم کھاتی ہیں پریاں بھی تمہارے ڈومنی پن کی
تعلق

قول فیصل: ڈومنی پنا بھی بولتی ہیں۔

ڈونڈا: (نون غنہ) ایک سینگ کا بیل وہ بیل یا گائے جس کے سینگ ٹوٹے یا مڑے ہوں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈونڈی: ڈھنڈورا۔ منادی۔ (پیٹنا، پٹنا، پھیرنا، پھرنا کے ساتھ) ہندی، مونث۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈونڈیاتا: بیکاری کی حالت میں ادھر ادھر مارے مارے پھرنا۔ اردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: کمبخت کو کوئی کام تو ہے نہیں دن بھر ادھر اُدھر ڈونڈیاتا پھرتا ہے۔

قول فیصل: تانیث کے محل پر 'ڈونڈیاتی پھرنا' بولتی ہیں۔

ڈونگا (۱) (نون غنہ) کسی ظرف سے پانی نکالنے کا ڈنڈی دار برتن، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: ایسے ظرف کو لکھنؤ میں 'ڈوئیا' کہتے ہیں جو مونث ہے۔ ڈونگے سے چھوٹی ہوتی ہے اس سے گھڑے وغیرہ سے پانی نکالتے ہیں اور ڈونگا اس ظرف کو کہتے ہیں جو سینگ دھی کو یا لٹیا کی طرح بنا ہوتا ہے اس میں ڈنڈی نہیں ہتھا لگا ہوتا ہے اسی کو ہتھے دار ڈونگا بھی کہتے ہیں۔

ڈونگا (۲) وہ برتن جس میں شوربا وغیرہ دسترخوان پر چنتے ہیں، ایک قسم کی رکابی۔ (نور اللغات)

قول فیصل: عام طور سے نہیں بولتے۔

ڈونگا (۳) ایک قسم کی چھوٹی کشتی (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ اسے 'ڈونگی' کہتے ہیں۔

ڈونگا (۴) احمق۔ بیوقوف۔ ایک مزاحیہ کلمہ۔ اردو، جدید صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف: گھنٹہ بھر سے سمجھا رہے ہیں تمھاری

ککڑی میں نہیں آتا آدمی ہو کر ڈونگا۔

قول فیصل:۔ کبھی مزاحاً اور کبھی غصے سے کہتے ہیں۔

ڈونگر:۔ اونچی زمین۔ پہاڑ۔ پہاڑی ملک۔ ہندی، مذکر۔

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈونگرا:۔ موسم گرما کی پہلے مینہ کی بارش۔ پہلی چھلا۔ اردو، مذکر۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں برسات کی پہلی بارش کو دونگڑا کہتے ہیں۔ ڈونگرا اہل لکھنؤ کی زبان نہیں۔

ڈونگر بیل:۔ ایک نہایت تلخ گھاس کے پھل کا نام جو گھوڑوں کو دی جاتی ہے۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈونگری:۔ چھوٹی پہاڑی۔ الور کی ایک پہاڑی کا نام موتی ڈونگری ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈونگی:۔ ایک قسم کی چھوٹی ناؤ جو بڑی کشتی یا جہاز کے ساتھ بندھی رہتی ہے۔ اردو، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

محل صوت:۔ ادھر کے لوگ جو پہلے چل جاتے ہیں تو تھوڑی دیر میں ہانپ جاتے ہیں دم ٹوٹ جاتا ہے اور پہاڑی پر اس طرح جاتے ہیں جیسے ڈونگی یا بجرا پہاڑ پر جائے۔

قول فیصل:۔ الٹ جانا۔ ڈوب جانا۔ پہاڑ پر جانا کھینا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے مرزا:۔ بیلا کبھی ڈونگی کو ڈوبتے بھی دیکھا ہے۔ جلدی۔ خدا و مر ساری دنیا سے دریافت کر لیجیے کہ پلیٹ صاحب نے ایک صاحب باہر سے آئے تھے وہ اور ایک آدمی کشتی پر سوار تھے ادھر جو دفعتہ بڑی تیزی سے چلنے لگی اور ڈونگی الٹ گئی۔ ماکو تھوڑی دیر میں اُدھر ڈونگا صاحب کا پتا نہیں۔

(سیر کہسار)

ڈونگی:۔ چھوٹا ڈونگا (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں چھوٹے ڈونگے کو ڈونگی نہیں ڈونگیا کہتے ہیں۔ جو ڈونگے کی تصغیر ہے۔

ڈونگیا:۔ (واؤ غیر ملفوظ) چھوٹی ناؤ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صوت:۔ کشتی کیا ذرا سا بوٹ جو ملتا ہے ڈونگی بلکہ ڈونگیا اکثر الٹ جاتی ہے۔ (سیر کہسار)

ڈوہ کا ڈوہ:۔ (واؤ مجہول) عظیم، بہت تنومند۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محل صوت:۔ مصیبت تو یہ ہے کہ اتنا بڑا ڈوہ کا ڈوہ جب گرے گا تو جہاز تہ آب سے تہ آب کی خبر لائے گا۔

(فسانۂ آزاد)

ڈوئی:۔ لکڑی کا چمچہ جس سے پکا ہوا کھانا نکالتے ہیں۔ کفچہ چوبی۔ جیسے جس کے ہاتھ ڈوئی اس کا سب کوئی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ ڈوئی سے ہر پکا ہوا کھانا نہیں نکالتے یہ صرف دال سالن نکالنے کے کام آتی ہے۔

ڈویژن:۔ (یائے معروف) قسمت، حصہ، علاقہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈویژن:۔ فوج کا حصہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈھابا:۔ چھال۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھابا:۔ پرچھتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں پرچھتی ہی کہتے ہیں۔

ڈھابا:۔ اولتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں اولتی ہی کہتے ہیں ڈھابا نہیں۔

ڈھابا:۔ موریوں کے بند کرنے کا ٹھپا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ٹھپا رائج ہے۔ ڈھابا نہیں کہتے۔

ڈھابا:۔ بانس کی کھپچیوں سے خاص وضع کا بنا ہوا خوان پر ڈھکنے کا سرپوش، جھابا۔ اردو، مذکر، قریب بہ متروک۔

قول فیصل:۔ اب اس محل پر جھابا زیادہ مستعمل ہے۔

ڈھابلی:۔ مٹی یا لکڑی سے بنا ہوا مرغیوں یا کبوتروں کے بند کرنے کا خانہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صوت:۔ تم نے ڈھابلی کا پٹرا ٹھیک نہیں لگایا تھا بلی دو کبوتروں کو لے گئی۔

ڈھا بیٹھنا:۔ دیوار یا مکان وغیرہ کو گرا دینا یا مسمار کر دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

ویرانہ آپ نے کیا تو سمجھتے ہی ہیں
ڈھا بیٹھے کعبۂ دل بیچ کا تو ڈوبے گا — بحر

ڈھاٹا:۔ کپڑے کی پٹی جسے منہ کے گرد لا کر دو باندھ کر داڑھی چڑھاتے ہیں۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ باندھنا، بندھنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ اس کپڑے کو بھی ڈھاٹا کہتے ہیں جس سے مردے کا منہ باندھ دیتے ہیں۔ جیسے کفن دیتے وقت جب جب مردے کے ڈھاٹا باندھ دیتے ہیں تو صورت پہچاننا دشوار ہو جاتا ہے۔

ڈھاٹا باندھنا:۔ داڑھی چڑھا کے اوپر سے کپڑے کی پٹی باندھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صوت:۔ انسپکٹر نے وردی اتاری سفید کپڑے پہنے اور خلاف معمول ڈھاٹا باندھا (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کا لازم ڈھاٹا بندھنا بھی مستعمل ہے۔ جیسے بی بھٹیاری ایک سپاہی لگی ڈھاٹا بندھا اجی بس چلو میاں۔ جاؤ بھی۔ آپ بھی کہیں گے کہ ہم

آدمی ہیں جب دیکھو ڈھاٹا باندھا ہے چھپاں چھپائی جاتی ہیں، اوئی کوڑی بیو ویئں بھی اتنا سنگار نہ کرتی ہوں گی۔

(فسانۂ آزاد)

ڈھائی:۔ وہ کپڑا جو گھوڑے کے منہ میں لگام کی جگہ دیتے ہیں (چڑھانا، لگانا، دینا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'زیر بند' کہتے ہیں یہ کپڑا وہ ہے جس سے تمام تھوتھنی کو گویا باندھ دیتے ہیں۔

ڈھا جانا:۱۔ مسمار ہو جانا۔ دیوار وغیرہ کا زمین پر آرہنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مکان کی مرمت کروا دو ورنہ یہ بنی بنائی عمارت برسات میں ڈھا جائے گی۔

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے 'ڈھا گیا' اور 'ڈھا گئی' بولتے ہیں جیسے:۔ "۱۹۷۸ء کی بارش میں بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ڈھا گئیں۔"

ڈھا جانا:۲۔ (کنکوے کے لئے) کنکوے کا اتنا نیچا چلا جانا کہ جو اڑ رہا ہو اسے دکھائی نہ دے۔ اردو مصدر، کنکوا اڑانے والوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ بڑے محمد ہادی صاحب نے مانگ دار کنکوے سے ایسا قدم مارا کہ ڈھا گیا اور ڈور لوٹنے والوں نے لوٹ لیا۔

ڈھا دینا:۱۔ منہدم کر دینا۔ عمارت کو گرا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

حرمت بنائے کعبہ سے شیخ کچھ نہ پوچھ
اکثر اک اینٹ کے لئے مسجد کو ڈھا دیا — داغ

ڈھا دینا:۲۔ (آفت قیامت حشر وغیرہ کے ساتھ) برپا کر دینا، اٹھا دینا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ تمہاری کون سی عادت ہے کہ ذرا سی بات میں سارا گھر سر پر اٹھا لیتے ہو ایک حشر ڈھا دیتے ہو۔

ڈھارس:۔ (بروزن سارس) سہارا۔ ہمت۔ تسلی تسکین۔ آسرا۔ اردو، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

قلب ناموس شاہ کی ڈھارس
دل زینب کا آسرا عباس — انور رضا بلیاوی

ڈھارس باندھنا۔ ہمت باندھنا۔ اردو مصدر، متروک۔

جو آتا ہے تو آپ نے کا اُس کے کیا بھروسا ہے
کوئی دم اور بھی ڈھارس ترا بیمار باندھے ہے — جرأت

ڈھارس بندھانا:۔ (متعدی) ہمت بندھانا۔ تسلی دینا۔ دلداری کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کم رائج ہے۔

ڈھارس بندھنا:۔ (لازم) مستقل ہونا دل مضبوط ہونا۔ ہمت بندھنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

ڈھارس کی کچھ لے ہمقدمو! تم سے بندھی ہے
حالی کو کہیں راہ میں تم چھوڑ نہ جانا — حالی

ڈھارس دلانا:۔ تسلی دینا۔ اطمینان دلانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ اپنی زندگی کی طرف سے بالکل ناامید ہو چکے تھے لیکن ڈاکٹر نے انہیں ڈھارس دلائی ہے کہ آپ اطمینان رکھیں مہینہ بھر تک آپ تنگ کر علاج اور پرہیز کرتے رہیں بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔

ڈھارس دینا:۔ (متعدی) تقویت دینا۔ دلاسا دینا۔ تسلی دینا۔ دلداری کرنا ہمت بندھانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دل کو اس حالت میں بھی ڈھارس دیتے ہے کہ سائیں کے نوکھیل ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھارس ہونا:۔ تسلی ہونا۔ تسکین ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم کو ڈھارس جب ہی ہو گی جب تم اپنے قول کے پورے نکلو۔ یہ اس کے کلیجے کو ٹھنڈک اور دل کو خوشی نہ ہو گی۔ (دبیر کہسار)

ڈھارس تھی بڑی آپ کی اے سید ذیجاہ
چھوڑا مجھے جنگل میں یہ کیا قہر کیا آہ — انیس

ڈھاڑ:۔ ڈاڑھ۔ اردو، متروک۔

لازم ہے کیا مجھ ڈنا ہر ایک باڑ کا
زود آدمی بچھ کے مزہ اپنی ڈھاڑ کا — سودا

قول فیصل:۔ اب 'ڈاڑھ' کہتے ہیں۔

ڈھاڑی:۔ ڈوم، میراثی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مبتلائے بلا قفس میں تھی
ڈھاڑی کی بخت کے جو بس میں تھی — (عروج الملت)

قول فیصل:۔ اس کی جمع ڈھاڑیوں بھی مستعمل ہے جیسے حضور کو ہمارے خدا آرشہر لکھنؤ میں ڈوم ڈھاڑیوں ہی کی صحبت پسند آئی۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھاڑی بچہ:۔ ڈھاڑی کی اولاد۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈمن کسی ڈھاڑی بچے سے پوچھئے میں ڈمن ومن نہیں جانتا (فسانۂ آزاد)

ڈھاک:۱۔ ایک درخت کا نام۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک جانب ڈھاک کے جنگل جل رہے ہیں۔ چلم بھرنے والا آتش محبت کا جلا ہوا سا قن کا عاشق قدیم پہلے مال کھلایا مفلس ہو کر چلمیں بھرنے لگا اس نے پھنک کر آگ جلائی۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈھاک:۲۔ کشتی کا ایک داؤں۔ اردو، کشتی لڑنے والوں کی اصطلاح۔

مر جائے مگر بنا ستم گاڑا
لونڈے کو ڈھاک پر چڑھا مارا — سودا

ڈھاکا :- بنگال کے ایک مشہور شہر کا نام۔ جہاں کی جامدانی اور ململ مشہور ہے۔ یہ شہر اب مشرقی پاکستان کا صدر مقام ہے۔

محل صرف :- تاجر اور دستکار البتہ یہاں بکثرت موجود ہیں۔ کشمیر سے شال، ڈھاکے سے ململ، مالوہ سے افیون، متھرا سے پیڑے، لکھنؤ کی کامدانی اور چکن ..... وغیرہ وغیرہ (فسانۂ آزاد)

ڈھاکا پاٹن :- ایک قسم کا ڈھاکے کا بنا ہوا کپڑا۔ (نور اللغات)

قول فیصل، لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھاک پھولنا :- (لازم) ڈھاک کے پھول کھلنا۔ جس سے تمام جنگل سرخ نظر آتا ہے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

صحرا کو بھی نہ پایا نقش وحدت سے خالی
سا گھر جلا ہے کیا کیا پھولا جو ڈھاک بن کا — آتش

ڈھاک پھولا تھا جو رایا تھا
لالہ کوہ زنگ لایا تھا — قلق

ڈھاک کے تین پات :- ایسے مفلس اور نادار کی نسبت کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو مگر بڑھ بڑھ کے باتیں کرے۔ اردو مثل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- تربیت یافتہ حلم سے آشنا آپ تو دولت کی لیتے ہیں اور بابا یہ پھر لن ترانی وہی ڈھاک کے تین پات (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ اس مثل سے پہلے "وہی" کا اضافہ کر کے بولتے ہیں (وہی ڈھاک کے تین پات) ایک دوسری مثال سے یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

"کان سنتے سنتے تھک گئے۔ یہاں آن کے جو دیکھا تو وہی ڈھاک کے تین پات (فسانۂ آزاد)"

ڈھاک کے تین پات :- اس شخص کی نسبت بھی بولتے ہیں جو اپنی ضد اور ہٹ کا پورا، اپنی بات پہ اڑا، ہے دلیلوں سے قائل نہ ہو (نور اللغات)

قول فیصل :- ویسے کل اہل لکھنؤ "وہی" کے اضافے کے ساتھ وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ بولتے ہیں۔

ڈھاکے کی جامدانی :- ایک عمدہ قسم کی جامدانی جو ڈھاکے میں بنتی ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

ثروت امیر خانمانی ہو جائے
گاڑھا ڈھاکے کی جامدانی ہو جائے — کوثر صاحب

ڈھاکے کی ململ :- ایک عمدہ قسم کی ململ جو ڈھاکے میں بنتی ہے۔ اردو۔

جوڑ بخشے لباس گردگر اس جسم عریاں کو
نکالوں سیکڑوں شاخیں بھی ڈھاکے کی ململ میں — امیر

قول فیصل :- اب اس ململ کا رواج بہت کم ہو گیا ہے۔

ڈھال :- سپر۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

سیاہ بخت کو ہوتا نہیں فروغ نصیب
وہ چاند چاند نہیں ہے جو ڈھال رکھتی ہے — امیر

ڈھال :- نشیب۔ پستی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

چھایا کی داخل کنگناں تو جیٹ تو ہوتا ہے سر گرا ان کو سے گنگے کی طرف یہاں تجھے آپ پیچ کا ڈھال ہے (جرأت دہلوی)

جو جھکا تجھ سے فیض اُسے پہنچا
سیل دوڑی جدھر کو ڈھال ہوا — شاد لکھنوی

قول فیصل :- لکھنؤ میں اب تانیث کے ساتھ زیادہ بولتے ہیں۔ جیسے لکھنؤ بھر میں سب سے بڑی ڈھال بلرام پور ہسپتال کے پیچھے والی سڑک کی ہے۔

ڈھال :- ڈھالواں۔ اردو، متروک

تیغ عریاں ہو تو ہر سپر ہے فروتنی
پانی کا ڈھ نہیں ہے جدھر صحن ڈھال ہو — رشک

ڈھالا بگاڑنا :- کسی کے بنے بنائے کام میں خلل ڈالنا۔ اردو، عورتوں کی زبان، متروک

محل صرف :- ملکہ نے کیا ڈھالا بگاڑا تھا۔ یہی نا کہ ایک شخص بوتی آگیا (طلسم ہوش ربا)

ڈھال تلوار سرہانے اور چور بندی خانے :- یہ مثل اس شخص کی نسبت کہا کرتے ہیں جو سامان موجود ہونے پر بھی کوئی کام نہ کر سکے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- صاحب خزینۃ الامثال نے اس مثل کو یوں لکھا ہے "ڈھال تلوار سرہانے اور چور بندی خانے"۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ڈھال ڈھال جانا :- آہستہ آہستہ جانا، اردو مصدر، دہلی کی زبان (دہلی کا ایک قدیم لغت)

ڈھال کا پھول :- پیتل یا لوہے وغیرہ کا پھول جو ڈھال میں جڑا ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

نام رستم کا مٹا دو آج ہے وہ معرکہ
پھول سونگھو ڈھال کا اور کھاؤ پھل تلوار کا
(طلسم ہوش ربا)

ڈھال کا پھول سونگھنا :- (کنایۃً) مارا جانا۔ اردو مصدر، متروک

آرزو بندی کی خالق سے ہے اک میری تو
کھائے پھل تلوار کا اور پھول سونگھے ڈھال کا — جان صاحب

ڈھالنا :- کوئی چیز بنانے کے لئے دھات کو پگھلا کر سانچے میں ڈالنا، سانچے میں بنانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس شمع رو کا واہ رے جسم گداز دھات
اللہ نے بنایا ہے سانچے میں ڈھال کے — آتش

ڈھالنا :- فروخت کرنا۔ اردو مصدر

متروک۔
علاقہ نقد ہو یہ لب کچھ احتیاج درم نہیں ہے
جو دل کے گاہک ہو تو حسینوں پہ ڈھالتے ہیں شاد

ڈھالنا ۳ کسی دوسرے پر رکھ کے کسی پر طنز کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

عجب لطف ہے اس گفتگو کا کبھی کبھی
برا عدو کو کہو مجھ پہ ڈھالتے جاؤ — داغ

قول فیصل۔ 'پر' یا 'پہ' کے اضافہ کے ساتھ بولتے ہیں جیسا کہ شعر میں ہے: "مجھ پہ ڈھالتے جاؤ"۔

ڈھالنا ۴ عاید کرنا۔ بات سر ڈالنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ تکمیل نقل کے لئے ڈھال دینا بھی بولتے ہیں۔

میں نے اُن پر ڈھال دی جب ہو نا مجھ کو کہا
اک مزہ ہے اس محل پر بات دہرانے میں بھی — قلق

دل ہزاروں جلی کٹی باتیں
تیغ ابرو پر ڈھال آتا ہے — امانت

ڈھالنا ۵ بگاڑنا۔ نقصان کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

ہل کے آنکھوں سے رولانے تو مرا گھر گھالا
کیوں لئے دل! کہہ تو بھلا تیرا کیا ڈھالا — مصحفی

ڈھالو۔ ڈھالواں۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس اثنا میں روسیوں نے ایک حصۂ فوج کو سامنے کی ڈھالو پہاڑی پر بھیج دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھالواں۔ ایک طرف کو نشیب اور پستی رکھنے والا۔ اردو صفت، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ پہاڑی مقامات پر کاشتکار ڈھالواں زمینوں پر کاشتکاری کرتے ہیں اور پیداوار بھی اچھی ہوتی ہے۔

ڈھال ہونا۔ پناہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

آسماں نے مجھے محروم شہادت رکھا
تیغ قاتل کے لئے بخت یہ ڈھال ہوا — قلق

ڈھانا ۱ (متعدی) گرانا۔ منہدم کرنا۔ مسمار کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فوج کے زیغ میں پہنچی تو وہ کیونکر نکلی
ڈھا کے دیوار صف لشکر خود سر نکلی — انیس

قول فیصل۔ اس کی اصل 'ڈھاہنا' ہے جو پہلے مستعمل تھا مگر اب نہیں بولتے۔

ڈھاوے اس کو وصل جب چاہے
خاک محکم نہیں بنائے فراق — رشک

ڈھانا ۲ برباد کرنا۔ مٹانا۔ مٹی میں ملانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بنایا چرخ نے اک خانۂ گور
ہزاروں ملک لاکھوں شہر ڈھا کر — اسیر

قول فیصل۔ غرور کے لیے بھی کہتے ہیں۔ (غرور ڈھانا)

ڈھانا ۳ (آفت۔ قیامت وغیرہ کے ساتھ) برپا کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ ایک سے ایک جو وہاں تھی دُنیا سے والی فتنۂ زمانہ، آفت ڈھانے والی (فسانۂ آزاد)

ڈھانپنا۔ (متعدی) ڈھاکنا۔ چھپانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ہم صفیرو ڈھانپ دیتا ہے قفس گلدام سے
دم آجاتا ہے مجھ بلبل پہ جب صیاد کو (وزیر)

ڈھانچ ۱ بغیر بنا پلنگ۔ بے بنی کرسی۔ خاکا قالب۔ اردو، مذکر۔

تھا ہے سبھی نہ اُن کا ڈھانچ حقیقت
پانچوں القصہ تھے بڑے ہی پانچ (دہشت گزار)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے

ڈھانچا ۱ بغیر بنا پلنگ۔ بے بنی کرسی۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کھٹ بنا آگیا ہے پلنگ کے ڈھانچے کی مرمت بھی کروا لو اور جو ابھی لوکرسیوں کے ڈھانچے بھی اگر یہ درست کر دے تو اسی سے درست کروا لو۔

ڈھانچا ۲ بغیر منڈھا ہوا تعزیہ یا ضریح۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تعزیے اور ضریحیں بنانے والے ماہ محرم ہی سے ڈھانچے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

ڈھانچا ۳ لاغر، بہت دُبلا۔ وہ شخص جو اتنا دُبلا ہو گیا ہو کہ ہڈیاں نکل آئی ہوں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اب اُن میں کیا رہ گیا ہے گوشت گھل چکا ہے بس اک ڈھانچہ ہے جس پر کھال چڑھی ہے۔

قول فیصل۔ 'ہو جانا' کے ساتھ اس کا صرف ہے اور زیادہ تر سوکھ کے ڈھانچا ہو جانا کہتے ہیں۔ جیسے "یہ تم کب سے بیمار ہو کر سوکھ کے ڈھانچا ہو گئے کچھ علاج معالجہ بھی کرتے ہو؟

ڈھانڈرا۔ (نون غنہ) بڑا ڈھابیل۔ ہندی، مذکر، گنواروں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ اثر کی تحقیق ملاحظہ ہو لکھتے ہیں یہ لفظ پلیٹس میں نہیں ملا۔ فیلن میں درج ہے مگر اُس نے بھی گنوار نہیں قرار دیا۔ غیر معروف ضرور ہے۔ فسانۂ آزاد میں آزاد کی زبان سے ادا کیا گیا ہے۔ لہذا اسے گنوار کہنا

درست نہیں۔

بچے کا ہے کو ڈھانڈے نہیں کہتے (فسانۂ آزاد)

صاحب فرہنگ اثر سے عرض ہے کہ لکھنؤ میں ڈھانڈا بوڑھے بیل کو نہیں پرانے کبوتر کو کہتے ہیں فسانۂ آزاد میں بھی انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے کہ چوپایہ جانوروں کے بچے نہیں ہوتے۔ کبوتروں وغیرہ کے بچے ہوتے ہیں۔

اس بوڑھے آدمی کو بھی 'ڈھانڈا' کہتے ہیں جو بہت چالاک اور نہایت ہوشیار ہو جیسے 'ہم ان کو چوٹ نہیں دے سکتے وہ بڑے ڈھانڈے ہیں کئی برساتیں دیکھے ہوئے ہیں۔'

ڈھانڈنا:- جوان کبوتر۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل:- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھانکا:- ڈھاک جو ایک درخت ہے۔ اردو، متروک۔

آلودہ خون سے ناخن ہیں شیر کے سے ہر سو
جنگل میں چل بنے تو پھولا ہے زور ڈھانکا — میر

ڈھانک دینا:- کسی چیز کو چھپانے یا بند کرنے کے لئے کوئی چیز اوپر سے رکھ دینا۔ اردو، متعدی، فصیح، رائج۔

محل صرف:- دیگ کھلی نہ چھوڑو سالن ٹھنڈا ہو جائے گا سینی ڈھانک دو۔

ڈھانک لینا:- بند کر لینا۔ کپڑے سے چھپا لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:- تم اپنا منہ ڈھانک لو مزدور ادھر کو بیٹھے پر چلے جائیں۔

ڈھانکنا:- (متعدی) کسی چیز کے بند کرنے کے لئے اس پر کوئی دوسری چیز رکھ دینا۔ پوشش ڈالنا۔ اردو۔

(فقرہ) ہتھیلی پر سرپوش ڈھانکو (نور اللغات)

قول فیصل:- جلال سراپا زبان اردو میں لکھتے ہیں ڈھانچنا اور ڈھانکنا کسی چیز کا کسی چیز سے چھپانا اور مثال میں جرأت کے یہ دونوں شعر ہیں۔

دیکھو تو یوں وہ کرکے لگے سر کو ڈھانچنے
کمبخت پھر لگا مجھے نظروں میں بھانپنے — جرأت

ہوا ہے اب تو یہ نقشہ ترے بیمار ہجراں کا
کہ جس نے کھول کے منہ دیکھا بس منہ ڈھانکا

صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی ڈھانچنا اور ڈھانکنا کو مترادف لکھا ہے۔

کیا چھپیں میرے داغ چھپاؤں سے
ڈھانکے سے ابر آفتاب نہیں — ناسخ

کوتہ ہے اس قدر مرے تن پر ردائے عیش
ڈھانکوں جو پاؤں کو تو رہے ہو کے سر کھلا — آتش

مؤلف کے نزدیک ڈھانچنا اور ڈھانکنا دونوں مترادف تو ضرور ہیں مگر موجودہ دور میں ڈھانچنا بہت کم زبانوں پر آتا ہے ڈھانکنا ہی کا استعمال زیادہ ہے۔

ڈھانکنا:- چھپانا۔ پوشیدہ کرنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ممنوں کیا بیت کو مری رنگ اللہ نے
بے گور و کفن میں تھی مری لاش کو ڈھانکا — درد

ڈھانکنا:- راز رکھنا۔ پردہ رکھنا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:- اب حال کھل گیا عیب ڈھانکنے سے کیا فائدہ

ڈھائی:- اڑھائی ۲½ دو اور آدھا۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:- خدا کی پناہ! تو انسان کوئی سات آٹھ [illegible] ڈھائی دن چڑھائی ہے جو سنتا ہوگا (اسپ کیا)

ڈھائی:- آنکھ مچولی وغیرہ میں بچوں کی مقرر کی ہوئی وہ جگہ جس کے چھونے یا چھو سکنے پر ہار جیت کا فیصلہ منحصر ہوتا ہے۔ اردو، مؤنث، بچوں کی زبان۔

قول فیصل:- اس کا طریقہ یہ ہے کہ کھیلنے والوں میں سے ایک لڑکا اپنی آنکھیں بند کرکے کھڑا ہو جاتا ہے باقی لڑکے اس جگہ کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور جو لڑکا آنکھیں بند کئے کھڑا ہوتا ہے وہ ان کو پکڑنے کے لئے دوڑتا ہے جس لڑکے کو پکڑ لیتا ہے وہ چور ہو جاتا ہے اور اسی طرح آنکھیں بند کرکے وہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ چھونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈھائی پیڑ بکائن کے بیاں باغ میں:- ایسے شخص کی نسبت طنزاً کہتے ہیں جو معمولی حیثیت رکھتا ہو اور بلند مرتبے کی خواہش کرے۔ اردو، مثل، قلیل الاستعمال۔

ڈھائی تلے کا چمڑودھا:- ایک قسم کا چمڑودھا جوتا۔ اردو، متروک۔

محل صرف:- یہ لاکھوں کنتے ہو کسی دن کے لئے جب دیکھو گاڑھے کی لنگوٹی باندھے ہیں یہ ڈھائی تلے کا چمڑودھا جوتا کیا جانے ان کے دادا کے وقت کا ہے لنگڑے دادا نے مول لیا تھا۔

(فسانۂ آزاد)

ڈھائی چاول گلانا:- اپنی رائے ہر ایک سے الگ رکھنا الگ سے کوئی بات کہنا۔ اردو صرف۔

محل صرف:- بھلے مانس کہتے تھے کہ ان کنواری شریف زادیوں کی عفت خدا بچائے ان کی پاکدامنی پر آنچ نہ آنے پائے۔ شہدے اپنے ڈھائی چاول

گلگلے تھے ایک دوسرے کو کھاتے تھے (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اب "اپنے ڈھائی چاول الگ گلانا" بولتے ہیں۔

ڈھائی چلّو لہو پی جاؤں:۔ حالتِ غضب میں کہتی ہیں۔ اردو۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ جیسے ہماری ملکہ کو مارا ہے ہماری آنکھوں میں خون اُتر آیا ہے جی میں آتا ہے کہ چھاتی پر چڑھ کے ڈھائی چلّو لہو پی جائیں (طلسم ہوشربا)

ڈھائی چھو لینا:۔ (کنایۃً) عجلت کے ساتھ تیجے پر پہنچ جانا۔ جلدی کے بے دلی کے ساتھ کوئی کام کرنا۔ اس جگہ ڈھیّا بھی مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "ڈھائی چھو لینا" نہیں بولتیں۔ ڈھائی چھونے آیا یا ڈھائی چھو کے چلا جانا یا ڈھائی چھو کے چلا آنا وغیرہ بولتی ہیں۔ جن کا صحیح مفہوم ذیل کے لغت (ڈھائی چھونا) میں ملاحظہ ہو۔

ڈھائی چھونا۔ (کنایۃً) آتے ہی چلا جانا۔ جاتے ہی چلا آنا۔ اردو مصرف۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ کیا ڈھائی چھونے آئے تھے جو ذرا دیر بھی نہیں ٹھہر رہے ہو۔ اس سے تو بہتر تھا کہ نہ آئے ہوتے

ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا: نوشہ بننا۔ اردو مصرف، متروک۔

ڈھائی دن کی بادشاہت کرنا: چند روزہ حکومت کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی عورتیں "ڈھائی دن" کی جگہ "دو دن کی" زیادہ بولتی ہیں یعنی دو دن کی بادشاہت کرنا۔

ڈھائی دینا۔ کہیں جم کے بیٹھ جانا۔ اردو مصرف عورتوں کی زبان

مرتے مرتے بھی جنگل میں کہا مجنوں نے
ڈھائی دیئے کو مری قبر پہ لیلیٰ آئے   جان صاحب

قول فیصل۔ عام عورتیں "ڈھیّا دینا" بھی کہتی ہیں۔

ڈھائی گھڑی کی آنا:۔ ڈھائی گھڑی بیمار رہ کر مر جانا۔ دفعتہً مر جانا۔ اچانک مر جانا۔ اردو مصرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف۔ تجھے ڈھائی گھڑی کی آجائے۔

(لغات النساء اور دہلی کا ایک قدیم لغت)

ڈھائی گھڑی کی موت آئے:۔ کوسنا۔ اچانک موت آئے۔ غصے میں کہتی ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اے کمبخت تو نے مجھے عاجز کر رکھا ہے بٹوے سے روپے نکال لیتا ہے الٰہی تجھے ڈھائی گھڑی کی موت آئے۔

ڈھائیں:۔ چند لکڑیوں کا ٹھاٹھر جس پر بیل چڑھاتے ہیں۔ ہندی، مؤنث عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھب ۱ (بروزن تب) ڈھنگ۔ طور۔ طریقہ، اسلوب۔ اردو۔ مذکر۔ غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں تو تمہارے مزاج سے واقف ہو گئی ہوں تم نے تو طبیعت ہی اس ڈھب کی پائی ہے۔

(سیر کہسار)

ڈھب ۲ لپکا۔ عادت۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھب ۳ پسند۔ اردو، متروک۔

ساقی نے مجھے آنکھ دکھا کر یہ کہی بات
دو جام سب پاس ہیں یہ آپ کے ڈھب کے   امیر

ڈھب آنا، طریقہ معلوم ہونا۔ انداز جاننا۔ کسی کام کو انجام دینے کے ڈھنگ سے واقف ہونا۔ اردو مصرف۔ غیر فصیح، رائج۔

فلک ہم تو تیرا کبھی شکوہ نہ کرتے
مگر تجھ کو ڈھب ہی نہ آیا جفا کا   امیر

ڈھب بننا:۔ موقع ہاتھ آنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال

چھپکے چھپکے ہونٹوں کے بوسے کا کوئی ڈھب بنے
مہر خاموشی کا نگ تیسرا عقیق لب بنے

(تیر)

ڈھب پر آنا:۔ دام فریب میں آنا۔ کسی کے کہے کو مان لینا۔ کسی بات پر راضی ہو جانا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ میں اگر چاہوں تو نواب ڈھب پر آجائیں پھر بیگم صاحب کو کیا منہ دکھاؤں گی۔

(سیر کہسار)

ڈھب پر چڑھانا۔ ڈھب پر لگانا۔ دم میں لانا۔ قابو میں لانا۔ اردو مصرف۔ عوام کی زبان۔

محل صرف۔ میری رسائی نواب صاحب تک ہو گئی ہے اللہ نے چاہا تو دو چار روز میں اُن کو اپنے ڈھب پر لگاؤں گا۔ ایسے لوگوں کو ڈھب پر چڑھا لینا کون بڑی بات ہے۔

ڈھب پر چڑھنا:۔ قابو میں آنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

چڑھ گئی جس کے ڈھب پہ جو بھی   عالم
او اوہ آہ ہیر بلسر تک تھی بھی (بیگم فساہ اودھ)

ڈھب پر لے آنا:۔ دم میں لانا۔ اپنے قابو میں لانا۔ اردو مصرف۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ اس لونڈیا کو خوب ڈھب پر لے آئی ہو اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ (کلام ملتی از سرشار)

ڈھب ڈالنا ۱ عادت ڈالنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

ڈھب ڈالنا ۲ موقع نکالنا۔ سکھانا۔ سدھانا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھینڈ پانا:۔ پیرنے میں ہاتھ پاؤں مارنا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

ویرسے کوئی خاک بحر غم میں
آخر میں ہی ڈوبا ڈھینڈ پاکر — صبا لکھنوی

ڈھب ڈھب قلیہ (یا) شوربہ:۔ پتلا۔ رقیق۔ پتلا اور بہت شوربے کا بد مزہ سالن۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھب ڈھب شوربا کہتے ہیں۔ نہ شوربا کہتے ہیں نہ قلیہ بولتے ہیں۔

ڈھب ڈھب کی:۔ موقع کی، معقول۔ واجبی اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھبری:۔ پیچ کے اوپر کا چھید دار لوہا جسے لگا کر کس دیتے ہیں۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس ڈھبری کی چوڑیاں مر گئی ہیں یہ کام نہیں دے گی۔

ڈھبنس:۔ بدقطع جانور۔ دیوناگری میں ڈھبوس موٹا، بھدا۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔

صاحب فرہنگ اثر نے اس کا بدل پھپس لکھا ہے جو صحیح نہیں۔ اس لئے کہ پھپس بدقطع جانور کو نہیں کہتے۔ ڈھیلے جسم والے آدمی کو کہتے ہیں یا پھر ان پھلوں اور ترکاریوں کو کہتے ہیں جو دیکھنے میں موٹی ہوں مگر اندر سے خراب نکلیں۔

ڈھبے:۔ مناسب طریقے سے۔ قاعدے سے۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

مے تو حلال ہے جو پئے ڈھب سے بادہ نوش
میں توبہ کر کے اور پشیمان ہو گیا — فراغ

محل صوت:۔ تم کو اس سے کیا مطلب ہے ہمارے کہنے پر عمل تو کر دو دیکھو کیسے کیسے امیر دربار سجدہ کرتے ہیں اور ہم کس ڈھب سے وہ کان چھلاتے ہیں۔ (سیر کہسار)

ڈھب کا ڈھب:۔ جا بجا۔ اردو۔ متروک۔

ڈھب کا ڈھب اس کو لگائی تیغ ہر دم تشنگی معشوق
اس میں سر مقتول کا تن سے جدا ہو جائے جو

ڈھب کے:۔ مطلب کے۔ پسند کے موافق۔ قاعدے کے۔ ٹھکانے کے۔ مناسب۔ متروک۔

ساقی نے لے آنکھ دکھا کر کہی یہ بات
وہ جام مرے پاس ہیں یہ آپ کے ڈھب کے — آمیر

قول فیصل:۔ تانیث کے لئے 'ڈھب کی' کہتے تھے۔

ڈھب کی چیز:۔ پسند کے قابل۔ ٹھکانے کی۔ مطلب کی۔

محل صوت:۔ میں نے کہا کہ کوئی ڈھب کی چیز ہو تو کہئے لیں (آب حیات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

ڈھب لگ جانا:۔ موقع مل جانا۔ اردو۔ دہلی کی زبان۔

محل صوت:۔ اسی طرح کبھی نہ کبھی ڈھب لگ جائے گا۔ (مرآۃ العروس)

ڈھبلی:۔ (بفتح اول) لوہے کا سوراخ دار ٹکڑا جو اس غرض سے پرزے کے نیچے لگا دیتے ہیں کہ پرزہ نہ ہلے۔ اردو، مؤنث۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھپ:۔ (بفتح اول) دف۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ دف ہی بولتے ہیں۔

ڈھپالی:۔ (بفتح اول) ڈفالی۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صوت:۔ گور گنج میں جتنے ڈھپالی تھے سب کے سب چند باقی ہیں جنھوں نے اس پیشے کو ترک کر دیا ہے۔

ڈھپڈھپانا:۔ (بفتح اول و سوم) ڈھول پر ہاتھ مارنا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

محل صوت:۔ تم کوئی کام کاج نہ کرو گی بس بیٹھی ڈھول ڈھپڈھپایا کرو گی۔

ڈھپ کھانا:۔ جماع کرانا۔ اغلام کرانا۔ (بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں دوسرے معنی میں بولتے ہیں معنی اول میں 'جوڑا کھانا' رائج ہے۔

ڈھپلی:۔ ڈفلی۔ (عجائب اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'دف' کی چھوٹی قسم کو ڈھپلی کہتے ہیں اور اسی کو 'ڈفلی' بھی بولتے ہیں۔

ڈھپنا:۔ ڈھکنا۔ چھپانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال

اس لئے ہر پہ کھپ گیا وہ جبیں
تمہاری ساخت کو ڈھپ گیا وہ جبیں (عروج اللغت)

ڈھپنا:۔ ڈھکن۔ ہندی، مذکر۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'ڈھکنا' یا 'ڈھکن' کہتے ہیں۔ 'ڈھکنا' نسبتہً زیادہ بولتے ہیں۔

ڈھپو:۔ بڑا اور موٹا۔ موٹے اور بے ہنگم ہاتھ پیر والا۔ اردو، صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صوت:۔ ایک بہت موٹا آدمی ڈھپو کا ڈھپو میری دکان میں گھس آیا چاہتا تھا کہ غلہ اٹھا لے جائے میں نے چیخنا شروع کیا لوگوں نے اسے پکڑ لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔

قول فیصل:۔ چیز کے لئے 'ڈھپو شاہی' مستعمل ہے۔ جیسے:۔ میں چھوٹا گیند مانگ رہا ہوں یہ ڈھپو شاہی گیند لے کر کیا کروں گا۔ بچے کے لئے خرید رہا ہوں۔

ڈھٹا ڈھٹ:۔ موٹا اور مضبوط کپڑا۔ اردو،

ڈہڈہا :- تر و تازہ ۔ شاداب ۔ سرسبز ۔ اردو ، متروک ۔

لگے ملنے اس گلبدن کا بدن
ہوا ڈہڈہا آبِ دہ چمن — میر حسن

قول فیصل :- تازہ دم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا تھا

پھر تو حمام میں نہا دھو کر
ڈہڈہا گل کی رنگ دہ ہو کر — یقین (بہشت گلزار)

ڈہڈہا :- شوخ رنگ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں زیادہ تر ڈہڈہی بولتی ہیں ۔ سونے کے لئے بھی دہکتا ہوا کے معنی میں استعمال ہوا ہے ۔

کُندن سے رنگ کو ترے پہنچا ہے کب یہاں
جلوے میں گرچہ ہے زر خورشید ڈہڈہا — مصحفی

ڈہڈہا :- بڑا اور پھیلا ہوا برتن ۔ اردو ، صفت ، مذکر ۔ عورتوں کی زبان ۔

محل صرف :- سیر بھر آٹے کے لئے اتنا بڑا ڈہڈہا برتن لائی ہیں ۔

قول فیصل :- تانیث کے محل پر " ڈہڈہی " کہتے ہیں جیسے ڈہڈہی سینی ڈہڈہی لگن ۔

ڈہڈہانا :- ہرا ہونا ۔ سرسبز ہونا ۔ بیشتر زرد مشک کے لئے ڈہڈہانا ۔ سبزہ زار کے لئے لہلہانا اور سبزہ کے لئے پھیلنا مستعمل ہے ۔

قول فیصل :- زرد مشک کی خصوصیت نہیں ہے ۔ البتہ اس کا استعمال باغ اور چمن وغیرہ کے لئے ہوتا تھا ۔ اب متروک ہے ۔

ڈھنڈی :- (بفتح اول) معدہ کے اوپر کی ہڈی ۔ اردو ، مؤنث ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- ڈھنڈی پر پھوڑا نکل آیا ہے چیانے پھیرنے میں دشواری ہوتی ہے ۔

ڈھنڈی :- ایک قسم کا حقہ ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈہرا :- (بروزن سحرا) ساتی پانی کا تالاب ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے ڈہرا لکھا ہے اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے ۔

ڈہرا :- نشیبی زمین ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈہرا :- جہاز یا کشتی کا پیندا ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے ۔

ڈہرا :- کسم کا وہ زرد رنگ جو بیشتر شہاب نکلتا ہو ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں ہر اس رنگ کو جو تیز اور شوخ ہو ڈہرا کہتی ہیں تلفظ میں ہائے ہوز کے ساتھ یائے مجہول کی خفیف آواز معلوم ہوتی ہے جیسے کسی نے کہا تھا کہ بیکار رکھا تھا تم نے ڈہرا ایسا رنگ دیا دوپٹا خراب ہو کے رہ گیا ۔

ڈہرا :- کشتی میں وہ جگہ جہاں تختوں کی درازوں سے آکر پانی جمع ہو ۔ ہندی ، مذکر ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر نہیں ہے ۔

ڈھرّا :- شارع عام ۔ عام رہ گزر ۔ اردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

پوچھو نہ کوئے یار عدم کے مسافرو!
ڈھرّا ہے مرے گور غریباں لگا ہوا — شاد لکھنوی

ڈھرّا :- (مجازاً) روش ۔ ڈھنگ ۔ انداز ۔ اردو ، مذکر ، غیر فصیح ، رائج ۔

شب وعدہ وہ جب آتے ہیں دشمن ساتھ لاتے ہیں
ہمارا دل دکھانے کا نیا ڈھرّا نکالا ہے — رضا

قول فیصل :- اس کی جمع ڈھرّے بھی مستعمل ہے جیسے " شاید اس پند و موعظت سے اس ڈھرّے کو چھوڑ کر راہ راست ... "

پر آوے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھرّا باندھنا :- عام رواج ہونا (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بالعموم رائج نہیں ۔

ڈھرّا لگا ہونا :- عام راستہ بنا ہونا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

پوچھو نہ کوئے یار عدم کے مسافرو!
ڈھرّا ہے مرے گور غریباں لگا ہوا — شاد

ڈھرّا نکالنا :- طریقہ پیدا کرنا ۔ اردو ، غیر فصیح ، رائج ۔

شعر : ہمارا دل دکھانے کا نیا ڈھرّا نکالا ہے — رضا لکھنوی

ڈھرّے پر آنا :- راہ پر آنا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- مولوی صاحب ! خوب اکڑ اکڑ کے جیتے دیا ، اب دیکھئے اب سیدھے ڈھرّے پر آئے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھرّے پر چلانا :- (متعدی) راستے پر لگانا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- یہ تنبیہوں کی تو ڈلی کھایا کرتی ہیں تو اس ڈھرّے پر تم کو چلاتی ہوں کہ بیگم صاحب ان کی خوشامد کریں ۔ (بیبی کہیلی)

ڈھرّے پر چلنا :- (لازم) خاص روش پر چلنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :- بھائی کچھ فرض نہیں کہ عقل کی آنکھوں کو پاک میں بند کر کے پرانی رسموں کے ڈھرّے پر چلنا شروع کرے ۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھرّے پر لگانا :- (متعدی) سیدھی راہ پر لانا ۔ ٹھیک راستے پر لگا دینا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

سبیلِ عشق کا سالک ہو خضر راہ تو ڈھونڈھ
لگا گیا تجھے ڈھرّے پر رہنما دل کا — قمر

قول فیصل :- اس کا لازم " ڈھرّے پر لگنا " بھی مستعمل ہے ۔

ڈھرّہ :- کولا ۔ پٹھا ۔ ہندی ۔ مذکر ۔

(فقرہ، ڈھڑ پر اٹھا کر دے مارا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈہڑو :۔ جادوگروں کا ایک قسم کا باجا۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :۔ شکیل نے چار سو زبردست ساحر بلا کر ہجوم کیا گرد اگیار کے ڈہڑو بجنے لگا۔ (طلسم ہوشربا)

(ایضاً) اجلال کے ساحر سحر تیار کرتے تھے ڈہڑو بجا تھا جو کے شوخ ٹوک سے دبے گئے تھے (طلسم ہوشربا)

ڈھسا جانا :۔ ہمت ہار دینا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ پہلے کہا تھا کہ شہر سے ضرور جائیں گے مگر جب معلوم ہوا کہ سواری کا انتظام نہیں ہو سکا پیدل جانا ہوگا تو ڈھسا گئے۔

ڈھس مس ہونا :۔ بُری طرح ختم ہو جانا۔ اردو صرف عوام کی زبان۔

ع ڈھس مس ہوا مقدمہ گھر کو میں چلا — منیر لکھنوی

ڈھسنی :۔ (بضم اوّل) بھس، بیہودہ، سفلہ شخص (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں غصّے اور حقارت سے کمینی عورت کو 'ڈھسنی' کہتی ہیں جیسے "وہ اگر مجھ سے بگڑ گئی تو مجھے کوئی پروا نہیں وہ ڈھسنی میرا کیا کرے گی۔" کبھی کبھی کمینے مرد کو "ڈھسنا" کہہ دیتی ہیں۔

ڈھکا چھپا :۔ پوشیدہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ وہ سمجھتی ہیں کہ میں اُن سے کچھ چھپا رہا ہوں حالانکہ اُن سے میرا کوئی راز ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

قول فیصل :۔ اس کی تانیث ڈھکی چھپی، بھی مستعمل ہے جیسے "یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں سبھی جانتے ہیں۔"

ڈہکار :۔ ہمہمۂ شیر۔ اردو، مذکر، متروک۔

محل صرف :۔ کہیں شیر و پلنگ بن کے دونوں مقابلہ کرتے ڈہکاروں سے اسد جنگ اور فوج ملک دونوں ڈرتے۔ (طلسم ہوشربا)

ڈہکارنا :۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو مصدر، متروک۔

ڈھکا رہنا :۔ چھپا رہنا۔ اڑ رہنا۔ لوگوں کے علم میں نہ آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جس بات کو تم ظاہر کرنا چاہتے ہو اُسے ڈھکا رہنا چاہیئے۔

ڈہکانا :۔ ترسانا۔ کوئی چیز کسی کے سامنے کر کے ہٹا دینے کا قصد کر کے کسی چیز کو دکھانا پھر جب وہ لینے پر آمادہ ہو نہ دینا۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کیا غضب ہے جب سے میخواری کا چسکا پڑ گیا
جام دکھلا دور سے سب مجھ کو ڈہکانے لگے

(جرأت دہلوی)

چلائی گر نہ ساقی نے مجھے مے شعور
دکھا کر جام ڈہکایا تو ہوتا — لکھنوی

ڈھکا ہونا :۔ چھپا ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نعمت خانے میں سالن کا پیالہ بھرے سے ڈھکا ہوا ہے تم نکال کے کھالو۔

قول فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم ہے عیب کا چھپا ہونا جس میں لفظ عیب کی شمولیت ضروری ہے۔ جیسے عیب کا ڈھکا ہونا انسانی زندگی کے لئے نعمت ہے۔

ڈھک جانا :۔ (لازم) چھا جانا۔ محیط ہو جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دھواں اس آگ سے نکل کر لشکر پر شکل سرپوش کے ڈھک گیا (طلسم ہوشربا)

ڈھکن :۔ (بفتح اول و سوم شد دستور ع)۔

ڈھکنا۔ سرپوش۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

ڈھکن :۔ (بفتح اول و بہم) کسی شے کے مقدار سے زائد ہونے پر بولتے ہیں۔ اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ ہم نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ اکرام کے یہاں سے گھی منگایا کرو دیکھو کیسا ڈھکن ایسا آیا ہے۔

قول فیصل :۔ ہمیشہ 'سا' اور 'ایسا' کے اضافہ سے بولتی ہیں۔

ڈھکنا :۔ چھپانا۔ ڈھانکنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بیگم صاحب نے سیل کا کوزا منگوایا اور اس میں سے سوتیاں نکالیں اور کوزے کو بالائی سے بالکل ڈھک دیا اور اس پر قند کا بورا چھڑکا۔

(سیر کہسار)

راہ میں ایک نوعروس پری پیکر برہنہ سر لب بام کھڑی تھی شیخ نے کہا لے سرمایۂ ناز! سر کو ڈھک لے

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب ڈھانک دینا اور ڈھانک لینا بولتے ہیں۔

ڈھکنا :۔ سرپوش۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ اس نے پٹاری لے کر ڈھکنا اٹھایا غبار بے ہوشی کا اڑا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈہکنا :۔ شیر کا بولنا۔ شیر کا ہمہمہ کرنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کبھی اس سمت سے ہو کر جو صدا آتی ہے
صاف شیروں کے ڈہکنے کی صدا آتی ہے — محب

(سر مہاراجہ علی محمد خاں آف محمود آباد)

ڈھکن ڈھک جانا :۔ پردہ پوشی ہو جانا۔ عیب چھپ جانا۔ راز فاش نہ ہونا۔

جیسے دیسی نالائق مر جاتی تو ڈھکن ڈھک جاتا۔ اس کی بیوقوفی نے سارا بھید کھول دیا۔

(لغات النساء)

ڈھکنی:۔ تانبے، پیتل یا دھات کا خاص وضع کا بنا ہوا چھوٹا ڈھکنا۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ چھوٹی پتیلی کی ڈھکنی تم نے زمین پر رکھ کے نجس کر دی۔ اس کو غوطہ دے کرلو۔

قول فیصل:۔ چھوٹی پتیلی یا بٹلوئی کے لئے کہتے ہیں۔

ڈھکوس:۔ تشنگی۔ اردو، مونث۔ لکھنؤ کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے کوئی نہیں بولتا۔

ڈھکوسلا:۔ بے قرینے بات۔ چوچلا۔ مہمل بات۔ لغو کام۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

جب سنتا اک ڈھکوسلا ہے نیا
ایسے نخروں سے مجھ کو نفرت ہے — ذوقی

محل صرف:۔ دل آنا اور دل جانا سب کو ہم ڈھکوسلا سمجھتے ہیں۔ اب ادھر کا رخ نہ کیجئے گا۔ ہیری کو جب بھید نہ سمجھئے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مرد کم عورتیں زیادہ بولتی ہیں۔

ڈھکوسلا تبلانا:۔ بے قرینے بات کہنا۔ لغو اور مہمل بات کہنا۔ اردو، مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

محل صرف:۔ ہیرا نے انگوٹھی سحر کر کے پھینک دی اور کہا کہ لے عذرا جادو یہ انگشتری اٹھا لاؤ اور ہار جیت اگر تم اصل میں عذرا جادو ہو گی تو سے اٹھا لوگی ورنہ ہاتھ جلے گا۔۔ عذرا نے کہا۔ جب میں لشکر میں آئی بے عزت ہو گئی۔۔۔ اب تم یہ ڈھکوسلا بتاتے ہو

(طلسم ہوش ربا)

ڈھکوسنا:۔ (ٹھنسنا) بہت کھانا۔ اردو مصدر۔ عورتوں کی زبان۔

ہم سے کہتے ہیں غیر کی کھائیں
تم تو خود آپنے ڈھکوس لیا — رعنا لکھنوی

قول فیصل:۔ عورتیں ٹھنسنے میں پانی اور شربت وغیرہ پینے کو بھی کہتی ہیں۔ جیسے:۔ کمبخت پنڈی بھری ڈھکوس گئی قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (ایضاً)

ملنے لگی اب تہ انگریزی یونانی سب طرح کی دوائیں ڈھکوسیں مگر اس کی عمر ہو چکی تھی (توبۃ النصوح)

ڈھکی:۔ ٹکا یا کسی اور کام کے لئے خیمہ بیٹھنا تاکہ کوئی نہ دیکھ سکے۔ اردو، مونث۔ لکھنؤ کی زبان

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم ٹکی لگا کے ادا کرتے ہیں۔

ڈھکیلا ڈھکیل:۔ کسی وزنی چیز کو ڈھکیلنا۔ اردو، عوام کی زبان۔

انجن بگڑ گیا ہے بریلی کی ریل کا
ہے شور ہر طرف سے ڈھکیلا ڈھکیل کا — لاعلم

ڈھکیلنا:۔ پیچھے سے ریلنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بہ مشکل بکرا دھکرا کوٹھڑی کے اندر ڈھکیل اوپر سے کنڈی (توبۃ النصوح)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے ایک مسخرے نے اپنے توپ کے مینار کو ڈھکیل دیا تو منہ کے بل زمین پر۔ آئیے:

(فسانۂ آزاد)

ڈھکیلنا:۔ سختی کے ساتھ کسی چیز کو اس کی جگہ سے ہٹانا۔ اردو مصدر۔ قلیل الاستعمال۔

میرے ساغر کو وہ سختی سے ڈھکیلے ہے فروش
شیشۂ دل ٹوٹ جاتا ہے فدا کی مجلس میں — تاریخ

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی قلیل الاستعمال ہے جیسے۔ "تم نے دوات ڈھکیل دی سارا فرش روشنائی سے خراب ہو گیا۔"

ڈھکیلنا:۔ دھکا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اتنے میں فیلبان ہاتھی کو نکال لایا اور

میں نے مارے غصے کے آزاد کو دھتا بتایا۔ ڈھکیلا تو نہ سہتے یہاں آپ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "ڈھکیل دینا" بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے ہم کو تو آنکھیں میچ کر کنویں میں ڈھکیل دیا تھا، سو پڑے ڈبکیاں کھا رہے ہیں۔

(توبۃ النصوح)

ڈھگ:۔ نزدیک۔ قریب۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلان:۔ ڈھال۔ میلان خاطر طبیعت کا جھکاؤ۔ اردو، مذکر۔ دہلی کی زبان۔

ڈھلانا:۔ ڈھلوانا۔ اردو، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ فصحا "ڈھلوانا" بولتے ہیں جیسے موٹر کا پرزہ خراب ہو گیا ہے اس کو کسی گنج میں ڈھلوالو۔

ڈھلاوٹ:۔ ڈھلنے کا انداز۔ اردو، مونث۔ دہلی کی زبان۔

پاؤں میں کفش مشجر کا وہ مترق سادی
سرو قد اور بکلا او کی ڈھلاوٹ خاصی — رنگین

ڈھلاو کھچاؤ:۔ آمادہ یا چڑھاو دستار یا کمان کا

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھلا ہوا:۔ اس مضمون لطیف یا شعر کی صفت میں کہتے ہیں جو بیساختہ ہو جائے اور اس میں آورد نہ ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

کمال شہرۂ حسن حبیب سنتا ہوں
ڈھلا ہوا کوئی مضمون آبدار نہ ہو — آتش

ڈھلا ہوا:۔ بہت عمدہ۔ نہایت خوشنما۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نواب صاحب کے یہاں میز پر جو گلدان

رکھا ہوا تھا بہت عمدہ تھا بالکل ڈھلا ہوا۔

قول فیصل :۔ اصلی معنوں میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے حکم ہوا جاو ضبط ملک فوج کو اپنی دیا اور دور قلعہ بند کیا توپیں آہنی دیر بھی ڈھلی ہوئی لگائیں۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھلا ہوا : بیلا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مجھے ڈھلا ہوا آم پسند نہیں ہے۔

ڈھلائی (یا) ڈھلوائی :۔ (بفتح اول) ڈھلانے کی اُجرت۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دو روپے کے برتن اور چار روپے ڈھلوائی وہی مثل ہے کہ سونے سے مہنگی گڑھائی۔

ڈھلائی، ڈھلوائی :۔ (بضم اول) ڈھلانے کی مزدوری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بجری کی ڈھلائی پانچ روپے طے پائی تھی اب مزدور جھگڑا کر رہے ہیں کہ سات روپے لیں گے۔

ڈھل پڑنا :۔ ٹپک پڑنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

فرطِ غم سے نکل پڑے آنسو
پیاری آنکھوں سے ڈھل پڑے آنسو — انجم

آنکھ سے وہ مرہم زخم دل حسین
مجلس میں جتنے اشک ان آنکھوں سے ڈھل پڑے
(انور ملے برلی)

ڈھلت :۔ اُس چیز کی ساخت جس کو سانچے میں ڈھالا ہو۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تم نے ڈال کی کٹوری ڈھلوائی تو مگر اس کی ڈھلت اچھی نہیں ہے۔

ڈھلتیا :۔ ڈھلائی کا کام کرنے والا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ قدیم زمانے میں بجنی گنج میں ایک سے ایک ڈھلتیا تھا اب کوئی ویسا نہیں ہے۔

قول فیصل :۔ ڈھلائی کے کام کو ڈھلت کا کام کہتے ہیں جیسے :۔ ان کے یہاں بجنی گنج میں ڈھلت کا کام کرتے ہیں سب سے پہلے جے پور میں کوئی کاروبار کرتے ہیں

ڈھلتی پھرتی چھاؤں :۔ اس حالت کی نسبت کہتے ہیں جو یکساں نہ رہے یا ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتی رہے۔ اردو مقولہ۔ متروک۔

قدر کر بیگما تو اس سین کی
ڈھلتی پھرتی ہے چھاؤں دو دن کی — جان صاحب

قول فیصل :۔ اب ڈھلتی پھرتی چھاؤں مستعمل ہے۔ صاحب گنجینۂ اقوال و امثال نے اس مثل کو یوں لکھا ہے " ڈھلتی پھرتی چھاؤں کبھی ادھر کبھی ادھر"

ڈھلتی چھاؤں :۔ (کنایۃً) ہر لحظہ زائل ہونے والی چیز۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دنیا کی زندگانی ڈھلتی چھاؤں ہے اس پر اعتبار کرنا نادانی ہے۔

ڈِھلڈھلا :۔ (بکسر اول) ارادے کا کرزور۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں۔

ڈِھلڈھلا : جو ٹھیک سے نہ جما ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ دودھ میں جامن کم تھا اس لئے دہی ٹھیک سے نہیں جما۔ ڈھلڈھلا رہ گیا۔

قول فیصل :۔ تانیث کے لئے ڈھلڈھلی کہتے ہیں جیسے :۔ " تمہاری بالائی کی پرت اچھی نہیں ڈھلڈھلی ہے" کبھی کبھی بفتح اول بھی بول دیتے ہیں۔ (ڈھلڈھلا)

ڈھلر :۔ (بروزن کر) ڈھیلا ڈھالا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلکا :۔ (بفتح اول) آنکھوں سے پانی بہنے کی بیماری۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

شبنم سے لازوال ہے مجھے روگ سنبل کا
اے چشم تر اک پل نہ تھمے اشک کا ڈھلکا — شاد لکھنوی

قول فیصل :۔ لگنا کے ساتھ اس کا مصرف ہے۔ مرنے کے قریب بھی آنکھوں سے پانی جاری ہوتا ہے وہ بھی ڈھلکا ہے۔

موت کا ڈھلکا لگا مجھ کو وہ سمجھا گریہ ناک
ابر مژہ پر گمان ابر تر ہونے لگا — رشک

ڈھلکا پانا :۔ (نون غنہ) سقائی کا جھگڑا، وہ شخص جو مستقل مزاج نہ ہو۔ اردو، عوام کی زبان، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ خداوند ڈھلکا پانا ہیں تقدیر پلٹ دیتے ہیں۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھلکانا :۔ (بفتح اول) بہانا۔ چلانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

ڈھلکا تم سے کہیں خدارا
سوکھے گھاؤں نہ ہو اتارا — عاشق

ساقیا وہ برانڈی اب ڈھلکا
کاگ اڑتا ہو جس کی بوتل کا — (طلسم ہوشربا)

ڈھلکانا :۔ (بضم اول) لڑھکانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ عمرو نے زنبیل سے پتھر نکال کر بلندی سے اس طرح اس کے سر پر ڈھلکایا کہ سر کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھلک جانا :۔ مر جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ او ہو ہو ہا ہا ہا اب تو دودھ کی کھلاؤ" مجھے بڑی بھوک لگی ہے، پہلے تو چاول نہ تھے خیر پھر ڈھیا ڈھلک گئی، فاقہ! اب لڑکا ہوا ہے، اسی بات پر کھانا کھلوا دو۔

(فسانۂ آزاد)

وہ ہوں بیکس عشق میں اے ستم گر
جہاں پڑ رہا خوب ڈھلتی رہی (فرہنگ آصفیہ)

ڈھلنا :- نیچے کی طرف سرک جانا۔ فصیح و رائج۔

ڈھل کے شانے سے ڈوپٹا جو زکا سینے پر
بولے وہ مجھ سے کہ گرنے کو سنبھلتے دیکھا — جلال لکھنوی

ڈھلواں :- (نون غنہ) پھیلنے والا (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھلواں :- (نون غنہ) سلامی، ترچھا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈھلواں سے نسبتاً ڈھالواں زیادہ رائج ہے۔

ڈھلوانا :- (بضم اول) اسباب اٹھوانا۔ بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کروانا۔ اردو متعدی، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتنا سامان تھا بلیٹ فارم سے یہاں تک قلیوں سے ڈھلوانے میں دو گھنٹے صرف ہو گئے۔

ڈھلوانا :- (بفتح اول۔ متعدی) سانچے میں بنوانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جس وضع کی ہم نے بتائی تھی اس وضع کی ڈال اس نے ڈھال کے نہیں دی اس کو پھر سے ڈھلوا کے بھیجا میں یہ ڈال بری معلوم ہو گی۔

ڈھلوانسی :- فلاخن۔ ہندی۔ مؤنث۔ لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عوام لکھنؤ گوپھن کہتے ہیں۔

ڈھلوائی :- (بضم اول) بوجھ اٹھوانے یا ڈھلوانے کی مزدوری۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اتنے سے سامان کی ڈھلوائی پانچ روپے اور تم نے دے بھی دیے۔

ڈھلیا :- ڈھالنے والا۔ ہندی۔ عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈھلیا کہتے ہیں۔

ڈھلیت :- (بفتح دال ہندی و تشدید مع فتح لام) ڈھال باندھنے والا، وہ شخص جو سلاح بند ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے مستعمل نہیں۔

ڈھلیت :- سانچے میں ڈھالنے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈھلیا کہتے ہیں۔

ڈھلیت :- گاؤں کا چوکیدار (نور اللغات)

قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھلی ہوئی :- سانچے میں ڈھالی ہوئی۔ اردو مؤنث فصیح، رائج۔

محل صرف :- وہ قلعہ بند کیا، توپیں برجی وا آہنی ڈھلی ہوئی لگائیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ڈھنڈھمی :- کھنجری۔ ڈفلی۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- صاحب ہندی اردو لغت نے ڈھنڈی بھی لکھا ہے جس کے معنی "ایک ساز کا نام" لکھتے ہیں۔ بہت ممکن ہے یہی ڈھنڈی بدل کے ڈھنڈھمی ہو گئی ہو۔ مؤلف مذکور نے ڈھنڈھمی (بکسر ہر دو دال ہندی) بھی لکھا جس کے معنی وہی لکھے ہیں جو صاحب نور اللغات نے تحریر کیے ہیں۔

میر حسن کی مثنوی کے ایک شعر سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈھنڈھمی دہلی کی زبان میں رائج تھا۔

کوئی دائرے میں بجا کر پرن
کوئی ڈھنڈھمی میں بجا اپنا فن — میر حسن دہلوی

لکھنؤ میں بجائے ڈھنڈھمی کے ڈھمڈھمی مستعمل تھا مگر اب عام طور سے رائج نہیں ہے۔ مثال ملاحظہ ہو۔

"ایک طرف عیاروں کے غول ڈھمڈھمیاں بجاتے خنجریں بجاتے (طلسم ہوش ربا)

ڈھنک :- اٹنک کا تابع مہمل۔ اٹنک ڈھنک ملا کے ایرا غیرا کے معنی میں بولتے ہیں۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- یاد رکھو اٹنک کا لفظ کبھی تنہا نہ بولی جائے گی ہمیشہ ڈھنک کے ساتھ اس کا استعمال ہو گا یعنی جب بھی کہیں گے اٹنک ڈھنک کہیں گے۔

ڈھنکا :- اٹکا کا تابع مہمل۔ ایرا غیرا۔ ایسا ویسا شخص۔ اٹکا ڈھنکا ملا کے حقارت سے کہتے ہیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- تانیث کے لیے اٹکی ڈھنکی کہتے ہیں۔ جیسے :- ماں :- (بیٹی سے) تم اردو کی قواعد بھی پڑھتی ہو یا صرف اردو ہی اردو؟

بیٹی :- جی ہاں امی جان پڑھتی ہوں استانی جی نے آج لفظوں کی تذکیر و تانیث بتائی ہے۔

ماں :- اچھا بتاؤ اٹکا ڈھنکا کی تانیث کیا ہے؟

بیٹی :- اٹکن ڈھنکن۔

ماں :- اری بیٹی اٹکن ڈھنکن نہیں اٹکی ڈھنکی کہتے ہیں۔

ڈھنڈار - ڈھنڈھار :- بہت بڑا اور ڈراونا گھر، غیر آباد مکان۔ ویران مقام۔ وہ جگہ جو کشادہ ہونے کے باوجود سنسان اور بے رونق ہو۔ اردو۔ عوام کی زبان۔

سخت دل چاہیے فرقت کا الم سہنے کو
(گھر) لے چلے ہو بے ڈھنڈار مکاں رہنے کو — نفیس

(دیگر) محل صرف :- یہ ڈھنڈھار ملک جلنے اور ہم۔ (راوی عبرت)

ڈھنڈس :- جستجو۔ تلاش۔ اردو، مؤنث، متروک۔

قول فیصل :- اس کا صرف ڈھونڈنا کے ساتھ (ڈھنڈس بھی ہونا) تھا جیسے "ذوق صاحب کے یہاں سے تو ہم ابھی آ رہے ہیں۔ وہاں ڈھنڈس بھی

ہوگئی ہے۔ یہ چل کہاں دیے؟ (فسانۂ آزاد)

اب عورتیں اور عوام 'ڈھنڈیا' بولتے ہیں۔

ڈھنڈنا:۔ تلاش ہونا۔ ہندی۔ عوام کی زبان۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ڈھونڈھا جانا کہتے ہیں۔ ڈھنڈنا (بصورت لازم) کوئی نہیں بولتا۔

ڈھنڈوانا:۔ (متعدی المتعدی) تلاش کرانا۔ اردو مصدر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ عمرو نے کہا ہمارے آبا کا نام ایرج جادو اور ہمارا نام گلرنگ جادو باجی ہمارے گھر چلو۔ ہمارے بھائیں گھر اچھی طرح یاد نہیں ہے تم ہمارے ساتھ چلو ہیں گھر تمہارا گر دے ڈھنڈواکر تمہارے باپ کو بلوا بھیجوں گی۔ (طلسم ہوش رُبا)

ڈھنڈورا:۔ (بکسر اول و واؤ مجہول) منادی کا ڈھول جو حاکم کے حکم سے کسی امر کے اعلان کے واسطے بجاتے ہیں تاکہ ہر شخص آگاہ ہو جائے۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

پاؤں سے ساز کھلا یاد یہ پیمائی کا
جو پھیرا لاتھا ڈھنڈورا ہو رسوائی کا — بحر

قول فیصل:۔ دہلی میں بفتح اول (ڈھنڈورا) کہتے ہیں۔

ڈھنڈورا:۔ منادی۔ اعلان۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

مثل: ڈھنڈورا شہر میں بچہ بغل میں۔ لااعلم

ڈھنڈورا پٹنا:۔ (لازم) منادی کا ڈھول بجنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اسی وقت شب کو ڈھنڈورا پٹا جو ہمزہ ورزیر نے یہ سب خبریں لاکر ملکہ مہ رخ کو سنائیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ کمیل کے لئے 'ڈھنڈورا پٹ جانا' بولتے ہیں۔ جیسے "اب سرکار کے حکم سے ڈھنڈورا پٹ گیا ہے کہ خبردار خیرات اندر ہو کوئی نہ کے۔" (سیر کہسار)

ڈھنڈورا پٹوانا:۔ ڈھول بجوا کے کسی امر کا اعلان کرانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دس دن پہلے ڈھنڈورا پٹوا دیجئے کہ فلاں تاریخ کو سرِ شام سے بڑے بڑے کھیل اور بڑے بڑے تماشے ہوں گے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مطلق اعلان کروانے کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے "سو برس کا بوڑھا آدمی ہے جھکے سے لے آئیں گے بات کیوں کر چھوٹے گی بھلا کیا ڈھنڈورا پٹوا دیجئے گا۔" (سیر کہسار)

ڈھنڈورا ابھرنا:۔ رسوائی ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

دشمن کے دل میں جان صاحب کو نہیں رسوا ہوئی
گھر محبت کا ہوا اگر ڈھنڈورا ابھر گیا

(جان صاحب)

ڈھنڈورا پھرنا:۔ منادی ہونا۔ اعلان ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

ڈھنڈورا شہر میں اُس دن پھرا تھا
رواں یہ حکم عام پادشا تھا — میر حسن

ڈھنڈورا پھرنا:۔ شادی ہونا۔

سلامی کی توپیں چلیں چار سو
ڈھنڈورا پھرا شہر میں کو بکو — فرہنگ آصفیہ (بحوالہ نور اللغات)

قول فیصل:۔ مؤلف نور اللغات نے 'ڈھنڈورا پھرنا' بمعنی 'شادی ہونا' نہیں بلکہ 'منادی ہونا' لکھا ہے اور یہی درست بھی ہے شعر میں 'ڈھنڈورا پھرنا' کا مفہوم 'خوشی کا غلغلہ ہونا' لیا بھی جا سکتا ہے۔

ڈھنڈورا پیٹنا:۔ کسی امر کے اعلان کے لئے منادی کا ڈھول بجانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھنڈورے سے کہتا کر کل ڈھنڈورا پیٹنا بہت ضروری ہے ورنہ تاریخ نکل جائے گی۔

ڈھنڈورا پیٹنا:۔ (کنایتہً) جا بجا کہتے پھرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ارے کوئی یہ ہو منت کیو نکر سہے
ڈھنڈورا دانہ پیٹے خدا کے لئے — شوق قدوائی

ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں:۔ ایسے محل پر بولتے ہیں جب کوئی چیز اندر دور تلاش کرنے کے بعد کہیں قریب ہی نکلے۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ شاہ زمانی بیگم بولی اری بوا تمہاری بھی وہی کہاوت ہوئی ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ خود تمہارے محلے میں مولوی محمد فاضل کی بہو بی بہو لاکھ اُستانیوں کی ایک استانی ہے۔ (تہبات النعش)

قول فیصل:۔ عورتیں اور عوام لکھنؤ اس محل پر "بغل میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" بولتے ہیں۔

ڈھنڈوریا:۔ منادی کرنے والا۔ اردو، صفت مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ڈھنڈوریا تھیسے بھر میں کہتا پھرا کہ خلق خدا کا، ملک سرکار کا۔ حکم پریسیڈنٹ بہادر کا کہ عنقریب ٹورے میں ایک کمیٹی ہوگی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ صاحب نور اللغات نے ڈھنڈورچی بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھنڈیا:۔ بضم اول و نون غنہ، تلاش، جستجو، اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ 'پڑی ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈیا پڑی ہونا) اور 'پڑنا' کے ساتھ (ڈھنڈیا پڑنا) بولتے ہیں اور 'ہونا' کے ساتھ (ڈھنڈیا ہونا) بھی مستعمل ہے جیسے "صبح کو چور کی ڈھنڈیا ہوئی وہ کہاں ملتا ہے۔" (امراؤ جان ادا)

ڈھنکنا:۔ بند ہونا۔

(فقرہ) سب برتن ڈھنکے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ موجودہ دور میں بغیر نون غنہ ڈھکنا

بولتے اور لکھتے ہیں۔

ڈھنگ ۱؎ انداز، قرینہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جس پر گری وہ خاک سیہ وقت جنگ تھا
اس شعلہ رو کے سایے میں بجلی کا ڈھنگ تھا مونس

ڈھنگ ۲؎ رویہ، چال چلن۔ اردو، مذکر۔

محل صرف:۔ تمہارے سر کی قسم کئی بار منہ تک بات آئی مگر تمہارا ڈھنگ دیکھ کر جرأت نہ ہوئی کہ پوچھوں۔
(توبۃ النصوح)

قول فیصل:۔ اب اس معنی میں 'رنگ' کے ساتھ ملا کر (رنگ ڈھنگ) بصیغۂ جمع بولتے ہیں جیسے تم جن صاحب کی بات چیت کر رہے ہو سنا ہے اُن کے رنگ ڈھنگ کچھ اچھے نہیں ہیں (لڑکی کا معاملہ ہے یوں اندھے کنوئیں میں کیسے دھکیل دوں)۔

ڈھنگ ۳؎ آثار، علامت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

بولا وہ ڈر ہے اس کے آنے کا ملکہ بیگم شاہ
ڈھنگ ہے سب جان جانے کا اودھ

ڈھنگ ۴؎ ہنر، سلیقہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب کہی بے تکی۔ کبھی کوئی ڈھنگ کی بات نہ کی۔

ڈھنگ اُڑانا:۔ انداز کی نقل کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

ع اُڑائے تم نے ہیں کیوں شعلوں کے چیائے ڈھنگ
جان صاحب

ڈھنگ برتنا:۔ (لازم) ۱؎ کسی وضع کا برتاؤ کرنا وضعداری نباہنا ۲؎ چال چلنا، خلاف مرضی برتاؤ کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھنگ بگڑا ہوا ہے:۔ حالت بگڑی ہوئی ہے معاملہ نازک ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھنگ بندھنا:۔ آثار ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

بندھ گیا اب کیسے یار مری موت کا ڈھنگ
تو بھی لے برق چمک خنجر قاتل ہو کر امیر

ڈھنگ پر چلنا:۔ کسی انداز پر چلنا، کوئی روش اختیار کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اُدھر ہی ڈھنگ پہ چلتی ہے یہ
نظم دنیا ترتیب بدلتی ہے یہ مرزا رسوا

ڈھنگ پر لانا:۔ ڈھب پر لانا، کسی رستے پر لانا، موافق بنانا۔ اردو صرف۔ دہلی کی زبان (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ اس جگہ 'ڈھب پر لانا' بولتے ہیں۔

ڈھنگ ڈالنا:۔ کسی کام کی بنا کرنا، کوئی کام شروع کرنا، طرح ڈالنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

ڈھنگڑا:۔ جوان، قوی بازو۔ اردو، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں 'ڈھینگڑا' کہتی تھیں اور غصے کے محل پر بولتی تھیں جیسے:۔ اسی لیے شعلہ نے پال کر تجھے اتنا بڑا ڈھینگڑا کیا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھنگ سے:۔ قرینے سے، قاعدے سے۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس سے بدتر حالت اور کیا ہوگی کہ ۳ برس بیاہ کو ہوئے اور ڈھنگ سے ایک دن اپنے گھر میں رہنا نصیب نہیں ہوا۔ (توبۃ النصوح)

ڈھنگ سیکھنا:۔ کسی کی روش اختیار کرنا۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈھنگ کرنا:۔ ترکیب کرنا، تدبیر کرنا، صورت نکالنا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ میلدار نکلے اور جنگل کی جھاڑیاں کاٹ کر میدان صاف کرنے لگے۔۔۔ کہیں نقب لگائی کسی جا سرنگ کا ڈھنگ کیا (طلسم ہوشربا)

ڈھنگ نکالنا:۔ طرز نکالنا، نیا طریقہ ایجاد کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

تم چھپر کھٹ میں ہم جنازے پر
کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا ناسخ

ڈھَنّو ۱؎ (بفتح اول و واؤ معروف، بروزن منّو) بڑے قد کا، بڑے تن و توش کا، لمبا تڑنگا۔ اردو۔

محل صرف:۔ اتنا بڑا ڈھنو ہو گیا مگر عقل نہ آئی۔
(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ پیش کردہ مفہوم میں 'ڈھنو' کا جو مفہوم ہے وہ دہلی سے مخصوص ہے عوام لکھنؤ ایسے محل پر غصے کے ساتھ لونبڑ کہتے ہیں۔

تن و توش والے کے معنی میں ہیبت ظاہر کرنے کے لئے ڈر دینے کے محل پر ڈھب کا 'ڈھنو' کہتے ہیں جیسے:۔ "آنکھ بند ہوتے ہی دیکھتا کیا ہوں کہ ڈھب کا ڈھنو ایک آدمی میرے سرہانے کھڑا ہے" مگر اب یہ لفظ ان معنوں میں قلیل الاستعمال ہو گیا ہے۔

ڈھنو ۲؎ لڑکوں کا ایک کھیل جس کو کبڈی کہتے ہیں۔
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں 'کبڈی' ہی کہتے ہیں۔

ڈھنو ۳؎ تاؤ بھر کا یا پون تاوا یا بچی کم تاؤ کا کنکوا اردو، کنکوے بازوں کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ ابھی میرے کوٹھے پر یہ ڈھنو کنکوا گرا تھا۔

ڈھوا:۔ ڈھیا۔ لکھنؤ کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ "ڈھیا" ہی بولتے تھے جو

متروک ہو گیا ہے۔ اب اسی معنی میں ڈالی مستعمل ہے۔

ڈھِوّا:۔ (بکسرِ اول و تشدیدِ واو) تاؤ بھر کا کنکوا۔ اردو، مذکر۔ پتنگ بازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ ارے تعجب کی بات ہے کہ تمھارے اتنے بڑے ڈھوّے لڑکے نے باچھی سے کاٹ دیا۔

ڈھوانا:۔ ڈھانا کا متعدی المتعدی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھوائی:۔ ڈھونے کی اجرت۔ اردو، مونث، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ فصحا ڈھلائی کہتے ہیں۔

ڈھوبرا:۱۔ مٹی کا پرانا برتن۔ ٹھیکرا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھوبرا:۲۔ (کنایۃً) پرانا کچا گھر (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا:۱۔ قالب۔ ڈھانچہ۔ گنوان تعزیہ کا گھر، جو نہرا (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ کسی معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا:۲۔ کارخانہ۔ کاروبار۔ جیسے ڈھوڈا چل نکلا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھوڈا:۳۔ ظاہری شان و شوکت۔ دکھاوے کی ٹیپ ٹاپ۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ نہیں معلوم کس وقت بلاوا آجائے اور یہ سارا ڈھوڈا دھرا کا دھرا رہ جائے۔ (رویائے صادقہ)

ڈھوڈا بنائے رکھنا:۔ قدیمی حالت یا وضع قائم رکھنا، ظاہری حیثیت درست رکھنا۔ اردو، مصدر، دہلی کی زبان۔

ڈھور:۔ مویشی۔ چارپایہ۔ مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔

ڈھورا:۱۔ مویشی، ڈانگر، گائے بھینس۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھورا:۲۔ مال و دولت، دھن۔ ہندی۔ مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ڈھورا:۳۔ غریب، مسکین۔ نیک، سیدھا سادھا۔ ہندی، مذکر۔ دہلی کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ڈھوروں کے گھر کوتے مہمان (فرہنگِ آصفیہ)

ڈھوروں کے گھر کوتے مہمان:۔ نیکوں میں بد شامل۔ اردو، مثل، دہلی کی زبان۔

ڈھوسر:۔ (واو مجہول) بنیوں کی ایک قوم، برہمنوں کی ایک قوم۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگِ آصفیہ، نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈھوکا:۔ (واو مجہول) پانچ پانچ کر کے کنڈوں کی گنتی کی جاتی ہے ان میں ہر پانچ کا مجموعہ ڈھوکا کہلاتا ہے۔ اردو، مذکر۔ اپلے اور کنڈے وغیرہ بیچنے والوں کی اصطلاح۔

ڈھوکا کا ڈھوکا:۔ قد میں بڑا اور وزنی۔ اردو، صفت، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ذرا سی کوئی ڈھوکے، ڈھوکا کو گرا دیتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ عوام اور نیچے بڑے کنکوے کو کہتے ہیں۔

ڈھوک ڈھاک بتانا:۔ ٹالنا۔ آج کل کرنا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

ڈھوکنا:۔ اس طرح چھپ کر شکار کرنا کہ شکار کا جی نہ دیکھے۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھول:۔ (واو مجہول) ایک مشہور باجا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ایسے کبھی نہ ہوں گے فرشتے بھی نیک کے
جو دن کے شور ڈھول بجتے ہیں دور کے — برق

محلِ صرف:۔ بھلا یہاں کیسا بیاہ ہے۔ ڈھول نہ بجائی، ہماری شامت آئی (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ بجنا بجانا کے ساتھ صرف ہے۔

بجرا الجھا بن گلے ڈال ڈھول
بجاتے تھے اس جا کرنٹ باڑھ ڈھول — میر حسن

ڈھولا:۱۔ (واو مجہول) وہ پکا یا کچا مخروطی اونچا نشان جو کھیتوں اور زمین کی حد قائم کرنے کے لیے بنا دیا جاتا ہے۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

ڈھولا:۲۔ طاق اور گنبد کا قالب۔ اردو، مذکر۔ (معماروں کی اصطلاح)

ڈھولا:۳۔ پیارا، معشوق۔ اردو، صفت۔ دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

ڈھولا:۴۔ بیوقوف، احمق۔ عورتوں کی زبان۔

قولِ فیصل:۔ اب متروک ہے۔

ڈھولا باندھنا:۔ پاڑ کے اوپری حصے پر بیچ لکڑے کی مٹی بچھا دیتے ہیں تاکہ کچی چھت یا ڈاٹ بن سکے اسی کو ڈھولا باندھنا کہتے ہیں۔ اردو، مصدر، معماروں کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ پہلے ڈھولا باندھتے ہیں اس کے اوپر سے لپ لگتی ہے۔

ڈھولا بندی:۔ مینڈبندی۔ کھیت یا زمین کی حد پہچاننے کے لیے مخصوص قسم کا مخروطی نشان بنانا۔ اردو، مونث، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

ڈھول بجانا :۔ (کنایۃً) شہرت دینا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'ڈھول پیٹنا' کہتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔

ڈھول دھرانا :۔ ڈھول بجوانا۔ اردو مصدر۔ متروک۔

ضاحک کی اہلیہ نے ڈھول اپنے گھر دھرایا
بے وجہ رات ساری ہمسایوں کو جگایا — سودا

ڈھول ڈھمکا : (دو مسرا دال فارسی) بہت سامان۔ بہت اسباب۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھول ڈھمکا : دھوم دھڑکا۔ دھوم دھام، باجا گاجا۔ اردو، دہلی کی زبان۔

محل صرف :۔ نہ باجا نہ گاجا نہ ڈھول نہ ڈھمکا رایل

ڈھول سے کھال بھی گئی :۔ جو کچھ باقی تھا وہ بھی جاتا رہا۔ اردو مثل، دہلی کی زبان۔

قول فیصل :۔ محبت دہلوی نے اس کہاوت میں ذرا سا تصرف کیا ہے یعنی لفظ 'بھی' جو 'کھال' سے پہلے ہونا چاہیئے 'کھال' کے بعد لائے ہیں۔ 'بھی' کی جگہ بدل جانے کی وجہ سے اس مثل کا مفہوم کچھ سے کچھ ہو گیا۔ شاعر مذکور نے 'ڈھول سے بھی کھال گئی' کہا ہے۔ "ڈھول سے بھی کھال گئی" کا تو مطلب یہ ہوتا ہو کہ کسی اور چیز سے بھی کھال جا سکتی ہے۔

دل نالاں کا آبلہ پھوٹا
ہے مثل ڈھول سے بھی کھال گئی — محبت دہلوی

ڈھولک :۔ (واؤ مجہول وفتح لام) چھوٹا ڈھول، اردو، مؤنث۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

ڈھولک جو لگی بجنے تو واں سب کو ہوا وجد
کوئی کودے کوئی رقص کرے کوئی نعرہ زنان ہے — سودا

ڈھولکی :۔ (بضم اول وسکون لام) چھوٹا ڈھول۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ ایک حضرت ڈھولکی تھپتھپاتے ہیں اور شادی کی دھن میں گاتے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس معنی میں عوام لکھنؤ بولتے ہیں۔

ڈھولکیا :۔ (واؤ غیر ملفوظ وفتح لام وسکون کاف) ڈھول بجانے والا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ڈھول بجانے والے کو 'ڈھالی' کہتے ہیں۔ بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں 'ڈھولکیا' (بواؤ مجہول وکسر لام وسکون کاف) ہے۔

ڈھول کے اندر پول :۔ ظاہری نمائش بہت اندر سے کچھ نہیں۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں 'پول' کی جگہ 'خول' زیادہ کہتے ہیں۔ جیسے "نواب صاحب ظاہری شان و شوکت پر مرے جاتے ہیں بے جانے کچھ نہیں ڈھول میں خول ہے"۔

ڈھولکی کا :۔ ایک قسم کی گالی، چڑھانے کے طور پر کہتے ہیں۔ اردو، بازاری زبان۔

محل صرف :۔ بڑا بے تمیز لڑکا ہے کل میں نے ڈھولک والے کو آواز دی تو کہتا ہے ڈھولکی کا میں نے پیچھے دوڑایا تو بھاگ کے ایک گھر میں گھس گیا۔

ڈھولکی والا :۔ ایک قسم کی گالی۔ اردو، بازاری زبان۔

محل صرف :۔ کون ڈھولکی والا کہتا ہے کہ میں نے تمہیں گالی دی تھی۔

ڈھولنا :۔ (بواؤ مجہول وسکون لام) گول اور لمبا سونے چاندی کا زیور جس کی صورت ڈھول سے مشابہ ہوتی ہے۔ عورتیں ریشم کے تاروں سے گندھوا کر گلے میں پہنتی ہیں۔ اردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ گلے میں چاندی کا ڈھولنا ہاتھوں میں چاندی کے کڑے شیر دہان قبلہ و کعبہ کی ڈیوڑھی پر آئے (فسانۂ آزاد)

ڈھولنا :۔ بچوں کے گلے میں ڈالنے کا وہ بڑا نقرئی یا طلائی گول یا چوکور یا ہشت پہل تعویذ جس میں چھوٹی تقطیع کا قرآن یا کوئی دعا رکھی ہوئی ہو۔

ہفت ہیکل میں ڈھولنے کی وہ شان
حافظ جاں ہے جس میں خود قرآن — عروج

قول فیصل :۔ مطلق قرآن پر بھی اس کا اطلاق ہوتا تھا جو عورتوں کی زبان تک محدود رہا۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی اسی معنی میں لکھا۔

ڈھولنا ہاتھوں پر ہونا :۔ قرآن کی قسم کھانا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

دیوے ہو پھر نگے ایسی باتوں پر
ہر گھڑی ڈھولنا ہے ہاتھوں پر — شوق لکھنوی

ڈھولی :۔ دو سو پانوں کا مجموعہ۔ اردو، مؤنث، فصیح و رائج۔

منہ جب چڑھتے ہو تنبولی کے
کھلنے والے ہو پیسے ڈھولی کے — تسخیر (گلشن عشق)

قول فیصل :۔ اس کی جمع الف نون کے ساتھ 'ڈھولیاں' اور واؤ نون کے ساتھ اپنے محل پر 'ڈھولیوں' ہے۔

خوبان سبزہ رنگ کی پورب میں کیا ہو قدر
جب دو دو پیسے بکتی ہوں پانوں کی ڈھولیاں — مصحفی

ڈھونا :۔ بوجھ اٹھانا۔ سر پر یا چوپائے پر یا گاڑی پر لاد کے بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لیجانا۔ اردو، فصیح، رائج۔

نہیں مجال اٹھائے جو ہجر کی سختی
اگر پہاڑ کے پتھر بھی کوئی ڈھوتا ہو — داغ

قول فیصل :۔ اظہار کثرت کے محل پر بھی بولتے ہیں۔

پھر تو صدقے آنکھ کے ہونے لگے
زر دو انعام لوگ ڈھونے لگے — تلق

ڈھونا :۔ اٹھا لے جانا، چوری سے لے جانا، چور ڈھو

کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :- اس معنی میں "ڈھوے جانا" زبانوں پر ہے۔ جیسے "رات کو محلے میں ایک زبردست چوری ہو گئی چور سب سامان ڈھوے لے گئے ایک تار کا چھلا بھی نہیں چھوڑا۔"

صاحب فرہنگ آصفیہ نے انہیں معنوں میں "ڈھونا" لکھ کے اس کی یہ مثال دی ہے: "سب مال ڈھو کر لے گئی" لکھنؤ میں "ڈھو کر لے گئی" کی جگہ "ڈھوے گئی" کہیں گے۔ یہ عورتوں کی خاص زبان ہے۔

ڈھونسچا :- ساڑھے چار کا پہاڑہ۔ اردو، مذکر، علم حساب کی اصطلاح۔

محل صرف :- چھ ماہی میں رٹیا کے ٹکے گن لیتا تھا اب بھی آٹھ آٹھ آنے دو دو دھڑ میں گن سکتا ہوں مگر پہاڑہ کسی حلوائی کے لونڈے سے پوچھئے ڈھونسچے پونچے سے یہاں نفرت ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھونڈ (واو مجہول) بفتح سوم، حیثیت کرو، دور، جیسے بوڑھا ڈھونڈ (نور اللغات)

قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھونڈ (واو معروف) تلاش، جستجو، اردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھونڈ :- ہانک، پکار۔ اردو، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

ڈھونڈ پھرنا :- تلاش کرکے ناکام پھرنا۔

> چمن دہر کو ہم ڈھونڈ پھرے مثل نسیم
> غیر جام مے گلگوں کہیں ملے شاد نہیں ناسخ

(نور اللغات)

قول فیصل :- "ڈھونڈ پھرے" کا مفہوم ہوا "ڈھونڈ کر پھرے مگر ناکام رہے" ذکر جو مؤلف نور اللغات نے لکھا ہے۔ ڈھونڈ پھرنا اب نہیں بولتے

ڈھونڈ ڈھانڈ :- سراغ، تلاش، کھوج، ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- اس معنی میں مستعمل نہیں۔

ڈھونڈ ڈھانڈ کے :- تلاش کرکے، ڈھونڈ کے۔ اردو صرف، متروک

> محبوب انہیں کہا تو مرنے سے ڈھونڈ ڈھانڈ
> دی آپ نے بھلا میاں محبوب کی شبیہ انشاء

قول فیصل :- اب اس محل پر "ڈھونڈ ڈھانڈ کے" کا محل ہے۔ یعنی "کے" کو حذف کرکے نہیں بولتے۔ "کے" کی جگہ "کر" بھی ہے یہ فصیح نہیں۔ فرہنگ آصفیہ میں "ڈھونڈ ڈھانڈ کر" درج ہے۔ جیسے "صاحب ہم تو ڈھونڈ ڈھانڈ کر خبریں لائیں آپ دن بھر پلنگ میں اونگھا اور مٹھائی اڑایا کریں۔" (فسانۂ آزاد)

ڈھونڈ لاؤ تو بتا دیں :- عورتیں ٹالنے کے موقع پر ظرافت سے کہتی ہیں۔ اردو فقرہ، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :- ہماری چھوٹی بھابی بڑی خوش مزاج اور ہنس مکھ ہیں جب بھی پوچھتا ہوں کہ بھابی جان بھائی صاحب کہاں ہیں ہنس کے کہتی ہیں ڈھونڈ لاؤ تو بتا دیں۔

قول فیصل :- اب قلیل الاستعمال ہے۔

ڈھونڈھا ڈھانڈی :- تلاش، جستجو، اردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔

قول فیصل :- "بھی ہونا" کے ساتھ "ڈھونڈھا ڈھانڈی بھی ہونا" بولتے ہیں جیسے "کل سے گھڑی کھو گئی ہے ڈھونڈھا ڈھانڈی بھی ہوئی ہے۔ ابھی تک نہیں ملی۔"

ڈھونڈھتا پھرنا :- تلاش کرتا پھرنا، جستجو کرتا پھرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- قزاق نے جب برق کو روپوش کیا تھا اس وقت سے شیر عالم پریشان حال ہو رہا تھا۔ اور ہر جگہ ڈھونڈھتا پھرتا تھا۔ (طلسم ہوشربا)

ایضاً :- اب وہ زمانہ نہیں ہے کہ چند روپیوں کے لئے ڈھونڈھتے پھریں۔ (سیر کہسار)

ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پریشان ہو جانا :- بہت ڈھونڈھنا۔ دیر تک ڈھونڈھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- تم نے گھڑی کہاں رکھ دی ہم ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے پریشان ہو گئے نہیں مل رہی ہے۔

قول فیصل :- "پریشان ہو جانا" کی جگہ "عاجز ہو جانا" یا "تھک جانا" بھی کہتے ہیں۔

ڈھونڈھ کر :- تلاش کرکے، جستجو کرکے، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- اس حقیرہ سے ممکن نہیں کہ مہ جبین کو ڈھونڈھ کر گرفتار کرے (طلسم ہوشربا)

ڈھونڈھ لانا :- تلاش کرکے لے آنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :- ملکہ نے کہا دل آرام آئے تو میں چلوں۔ انہوں نے کہا میں آپکو پہونچا کر اسے بھی ڈھونڈ لاؤں گی۔ (طلسم ہوشربا)

ڈھونڈ مارنا :- بہت ڈھونڈھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف :- مغلانی۔ جو حضور بتا دیں تو اور تو لونڈی کی حیثیت نہیں مگر ایک سیر مٹھائی نذر کرتی ہوں حضور سارے میں ڈھونڈ مارا کہیں پتا ہی نہیں ملتا۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :- مذکر کے لئے "ڈھونڈ مارا" مستعمل ہے جیسا کہ اوپر کی مثال سے واضح ہے اور تانیث کے لئے "ڈھونڈ ماری" بولتے ہیں جیسے "سارے گھر کی ڈھونڈ ماری کمبخت کا کہیں پتا نہ چلا معلوم زمین کھا گئی کہ آسمان۔"

ڈھونڈھنا :۔ سراغ لگانا۔ تلاش کرنا۔ پتا لگانا۔ اردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ملازمانِ سلیمان واسطے اسباب جلنے کے اس باغ میں، جو اجلال کے لئے خالی ہوا تھا، فرود ڈھونڈھتے تھے (طلسم ہوش ربا)

ہو اگر منزلِ راحت کی تلاش اے اکبر
وہ جگہ ڈھونڈ و ستمگر کی جہاں راہ نہ ہو — اکبر (الٰہ آبادی)

قول فیصل :۔ اب اس کا رسم خط 'ڈھونڈنا' ہے۔

ڈھونڈھ نکالنا :۔ سراغ لگا لینا۔ بڑی تلاش و جستجو کے بعد مطلوب کو حاصل کر لینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یار کو ڈھونڈھ نکالا کہیں لشکر اترا
جب میں اترا کسی خیمے کے برابر اترا — اسیر

ڈھنڈھوں پوں پوں :۔ (بواو مجہول) عمل جبار جنتر منتر۔ جس میں باجا گاجا بھی شامل ہے۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف :۔ شادی کرو تو قاعدے سے کرو، یہ ڈھنڈھوں پوں پوں سے کیا فائدہ۔

ڈھونڈھے نہ پانا :۔ انتہائی تلاش کے باوجود بھی نہ حاصل کر سکنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

گم ہوں گے ایسے ڈھونڈھے بھی پائے نہ جائیں گے
کھو دے گی ہم کو جستجو تمہارے سراغ کی — (آتش)

قول فیصل :۔ انہیں معنوں میں صاحب فرہنگ آصفیہ نے 'ڈھونڈا نہ پانا' بھی لکھا ہے جو دہلی کی زبان ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔ مولف فرہنگ نے یہ شعر مثال میں پیش کیا ہے :۔

تن لاغر مرا ہے تار نفس جوں سوزن — شاہ نصیر
تو دھونا تو یہ ڈھونڈا بھی نہ پایا ہوتا — دہلوی

ڈھونڈھے نہ رہنا :۔ ناپید ہونا، کمیاب ہونا۔ نام کو نہ رہنا۔ اردو مصدر، دہلی کی زبان

بل بے وحشت ترے مجنونِ محبت کی کہ بس
وحشی طیاب کوئی ڈھونڈھے نہ بیاباں میں رہا — جرأت

ڈھونڈھے نہ ملنا :۔ بڑی جستجو کے بعد بھی دستیاب نہ ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

بلائے وصل ہے یہ جسم کو غلبت تھا فکر کا
کہ اب ڈھونڈھے نہیں ملتا ہے اک ٹکڑا — اسیر

ڈھونگ :۔ (واو مجہول نون غنہ) فریب، بہانا، مصنوعی باتیں، دھوکا دینے کا ظاہری سامان۔ اردو مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ کیسا جن اور کیسا آسیب یہ سب مکاروں کے ڈھونگ ہیں۔

ڈھونگ باندھنا :۔ ظاہری عزت یا ٹیپ ٹاپ بنانا۔ اردو، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے یہ مصرت نہیں لکھا۔ نہ ڈھونگ کی لفظ لکھی ہے۔ تلاش کے بعد دہلی کے ایک قدیم اردو لغت میں ڈھونگ باندھنا مل گیا۔ ڈھونگ باندھنا کے جو معنی صاحب نور اللغات نے لکھے ہیں لفظ بلفظ وہی معنی اس لغت میں درج ہیں۔ یہ مطبوعہ لغت میرے کتب خانہ میں موجود ہے مگر سرورق غائب ہونے کی وجہ سے نام کا سراغ نہیں مل سکا۔

ڈھونگ رچانا :۔ بہانا کرنا، جھوٹا الزام لگانا، چالبازی کرنا۔ اردو مصرف۔

رنگ میں ڈوبی کو بل بھولی بڑھاپا جھوم گیا — اثر
بادصبا نے ڈھونگ رچایا جونہ جو بوزا گھر گیا لکھنؤ
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ ڈھونگ رچانا کا مفہوم وہ کام کرنا ہے جس سے لوگ فریب میں مبتلا ہوں۔ اس کا مفہوم جھوٹا الزام لگانا ہرگز نہیں۔

ڈھوہ کا ڈھوہ :۔ (واو مجہول) بہت موٹا، جسیم شحیم، بڑے تن و توش والا۔ اردو، متروک۔

محل صرف :۔ ایک فنس پر ایک جوان رعنا ڈھوہ کا ڈھوہ پچیس برس کا سن چلنے پھرنے کے دن لدا چلا جا رہا ہے۔ (فسانہ آزاد)

قول فیصل :۔ اب اس جگہ 'ڈھو' کا ڈھو' بولتے ہیں۔

ڈھوئی :۔ اینٹوں کا بوجھ جو ایک بار لے جا سکیں۔ بیشتر ان اینٹوں کے بوجھ کو کہتے ہیں جو گدھوں پر لے جاتے ہیں۔ اردو، مونث (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔

ڈھوئی والا :۔ وہ شخص جو اینٹیں گدھوں پر لاد کر کہیں پہنچاتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم نہیں بولتے۔

ڈھویا :۔ (واو مجہول) پھل پھول، ترکاری، یا کسی فصلی میوے کی ڈالی جو مالن یا باغبان امیروں کے حضور میں نذر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اردو، مذکر، دیہات کی زبان۔

قول فیصل :۔ ہندی میں اس کی اصل 'ڈھوا' ہے۔ اہل لکھنؤ اس جگہ 'ڈالی' ہی بولتے ہیں۔

ڈھویا ڈھائی لگانا :۔ ادھر کا سامان اٹھا کے ادھر رکھنا اور ادھر کا ادھر رکھنا۔ اردو مصرف، عورتوں کی زبان۔

محل صرف :۔ کیا ڈھویا ڈھائی لگا رکھی ہے میری سب چیزیں ادھر کی ادھر پڑ گئیں۔

قول فیصل :۔ 'کرنا' کے ساتھ 'ڈھویا ڈھائی کرنا' بھی کہتے ہیں۔ جیسے ڈھویا ڈھائی ہی کرتی رہو گی کہ کھانا بھی پکے گا۔

ڈھہنا :۔ منہدم ہونا۔ دیوار و مکان کا گرنا۔

اُردو متروک

؎ ہزاروں قصر حق ٹیلے ہوئے ٹیکوں پہ ڈھہ ڈھہ کر شاں

قول فیصل :۔ اب "ڈھہنا" کے بجائے "ڈھینا" یا "ڈھے جانا" رائج ہے۔

ڈھہنا :۔ غرور جاتا رہنا۔ دعویٰ باطل ہو جانا۔

ترا آسماں ناز قوت نہ کر شاد لکھنوی
یہاں سام کا زور بل ڈھہ گیا (نور اللغات)

قول فیصل :۔ شاعر نے زور بل ڈھہ جانا کہا ہے نہ کہ صرف ڈھہنا تنہا ڈھہنا مندرجہ بالا معنی میں ہرگز نہیں بولا جاتا تھا غرور ڈھہ جانا (ڈھے جانا) نخوت ڈھہ جانا (ڈھے جانا) زور ڈھہ جانا (ڈھے جانا) بولتے تھے۔ اب غرور ڈھے جانا یا نخوت ڈھے جانا یعنی نخوت جاتا رہنا مستعمل ہے جو زیادہ تر عورتیں بولتی ہیں۔ زور ڈھے جانا قریب بہ متروک ہے۔

ڈھئی :۔ ایک جگہ جم کے بیٹھ جانا، کسی جگہ بیٹھ کر جب وہاں سے نہ اٹھنا۔ اردو صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل :۔ بعض کے نزدیک اس لفظ میں ہمزہ (ء) کے بجائے ہائے ہوز (ہ) ہے یعنی ڈھہی مگر لکھنؤ میں ہمیشہ ڈھئی استعمال کیا گیا۔

ڈھئی دینا :۔ کسی جگہ اڑ کے بیٹھ جانا۔ جم کے بیٹھ جانا۔ اردو صرف غیر فصیح، رائج۔

گئی ہے دیدے اب تک نہیں ابھری شاید
در قبول پہ جا کر ڈھئی دھرا دی آتش

قول فیصل :۔ اس کے مندرجہ ذیل مفہوم اور ہیں جو صاحب فرہنگ آصفیہ نے بھی لکھے ہیں کہ کھانا کھانے کو اڑ بیٹھنا، مفت کھانے کے واسطے رہ پڑنا۔ میزبان کی مرضی سے زیادہ ٹھہرنا، زبردستی رہنا۔ بوجھ ڈالنا، سر ہونا جیسے "اے باجی تو پیچھے ہو لوں گی پہلے آپ اس بات کا جواب دیجئے کہ آپ کھانے والے سے تو فراغت کر کے آئے ہیں نہ! یا یہاں بھی ڈھئی دیجے گا۔ آج ۱۱ طفیل ہو گئی ہے اور گھر میں کوئی طبیعت نا ساز ہے بندے نے روزہ کی نیت کی ہے آپ بھی روزہ رکھ لیں۔ (فسانۂ آزاد)

ڈھی :۔ دریا کا اونچا کنارہ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے اسکو گنواروں اور جاٹوں کی زبان لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈھی :۔ ڈھیر جو پرانے مکانات گرنے سے ہو جاتا ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھیا :۔ ڈھائی سیر کا باٹ۔ اردو مذکر، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل استعمال :۔ اے بہن ڈھیا بھر آٹا تول کے بھیج دے دیکھو یہاں جب پیسے آ جائے گا تو فوراً دے جائیں گے۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے ڈھائی سیر کے وزن کے معنی میں بھی لکھا ہے جو لکھنؤ میں مستعمل نہیں ڈھائی سیر کے پیمانے کے معنی میں بھی تحریر کیا ہے وہ بھی لکھنؤ میں نہیں بولتے۔ گاؤں، قریہ اور پاس کے گاؤں کے معنی میں بھی درج کیا ہے۔ وہ بھی اہل لکھنؤ استعمال نہیں کرتے۔

ڈھیا :۔ ایک قسم کا لڑکوں کا کھیل۔ اردو مذکر، اطفال کی زبان۔

ڈھیا جانا :۔ گر پڑنا۔ نڈھال ہو جانا۔ بیٹھ جانا۔ دل کے ساتھ یہ محاورہ آتا ہے۔

؏ دل ڈھیا جائے ہے جوں جوں رات ڈھلتی جائے ہے (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ یہ دہلی کی زبان ہے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

میر نے لفظ "بی" کے ساتھ بھی نظم کیا ہے۔

؎ بی ڈھیا اور جیبائی کبھی ڈھلکی میر

ڈھیا ڈھکیل :۔ (کنایۃً) بہت زیادہ کھانے والا آدمی۔ پیٹو۔ عورتوں کی زبان، قلیل الاستعمال۔

ڈھے پڑنا :۔ گر پڑنا۔ دیوار وغیرہ کا آ رہنا۔ مکان وغیرہ کا منہدم ہو جانا۔ اردو صرف، غیر فصیح لازم۔

محل استعمال :۔ دیوار جھک گئی ہے اس کے نیچے برتن نہ رکھو ایسا نہ ہو ڈھے پڑے۔

ڈھے پڑنا :۔ زبردستی اتر پڑنا۔ رہ پڑنا۔ جا ٹکنا۔ (فرہنگ آصفیہ و نور اللغات)

قول فیصل :۔ دہلی کی زبان ہے۔

ڈھے پڑو :۔ بےغیرتی سے کسی کے یہاں پڑ رہنے والا۔ بےحیا۔ بےغیرت۔ اردو صفت، عوام کی زبان متروک۔

مرد کو نہیں ہو رنج تو ہم کو بھی نہیں
وہ ڈھے پڑو ہیں اور کوئی انکی جگہ نہیں سحر

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے کہ مؤلف نور اللغات نے (ڈھے پڑو) اپنے یہاں درج نہیں کیا حالانکہ یہ مثال درج ہے۔

بسند فرہنگ آصفیہ دہلی میں ڈھے پڑوں (نون غنہ) ہے۔

ڈھیٹ :۔ دیکھئے معروف، ہے اک بسرکش، شوخ جو کسی کا کہا نہ مانے۔ بےغیرت، بےشرم، گستاخ اور ضدی۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

دیکھو کیا ڈھیٹ ہوا ہے یہ دل زار خراب
پو چھتا تم سے ہے رستے میں تمہارے گھر کو آمیر
بات سنتی ہی نہیں کمبخت نہیں ڈھیٹ ہو
اتو چھلا نہ چھانے سے چڑ ھاری جوڑیاں رنگین

قول فیصل :۔ کرنا اور ہونا کے ساتھ بولتے ہیں۔

ڈھیٹ کرتی تھی بے قراری دل
(کرنا) تشنیں دیتی تھی خواستگاری دل تسلیم

محل استعمال :۔ (ہونا) یہ نوکرانی کمبخت بڑی ڈھیٹ ہے

ڈھیلی (۱) (بیائے معروف) فراخ، کشادہ، تنگ کی ضد۔ اردو، صفت، مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف :- تم نے بالکل خراب میز بنائی اس کی سب چولیں ڈھیلی ہیں۔ برابر ہلتی ہی ہیں۔
ڈھیلی (۲) سست کاہل۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ میں رائج نہیں۔
ڈھیلی (۳) نازک۔ کمزور۔ ناتواں (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔
ڈھیلی (۴) ڈھیل۔ مہلت۔ آزادی۔ کم توجہی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
ڈھیلے پتھرانا :- (بیائے مجہول) آنکھوں کے دیدوں کا بے حس و حرکت ہو جانا۔ روشنی جاتی رہنا۔ اردو مصرف، متروک۔

پتلیاں آنکھوں کی جب جائیں گی پتلے حق ہیں
ایک دن ڈھیلے نظر آئیں گے پتھرائے ہوئے
سحر

قول فیصل :- اب آنکھیں پتھرانا، رائج و فصیح ہے۔
ڈھیلی دینا، یا ڈالنا، یا چھوڑنا :- (ڈھیلی بیائے اول و دوم معروف) آزادی دینا۔ توجہ نہ کرنا۔ مہلت دینا۔ خبر نہ لینا۔ تاخیر کرنا۔ بے پروائی کرنا۔ مرضی پر چھوڑنا۔ اس جگہ ڈھیلی ڈوری چھوڑنا بھی مستعمل ہے۔
(نور اللغات، فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ میں ڈھیل دینا کہتے ہیں۔
ڈھیلی ڈوری چھوڑنا :- بے پروائی کرنا۔ کم توجہی کرنا (۲) کسی کو آزاد کر دینا۔ کسی شخص کو اس کی خوشی پر چھوڑ دینا (۳) باگیں چھوڑنا۔ مہلت دینا۔ تامل کرنا۔ عورتوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ کی عورتیں ارتی ڈھیل چھوڑنا

کہتی ہیں۔ (ڈوری کی بجائے رسی)
ڈھیلی ڈھالی :- ڈھیلا ڈھالا کی تانیث۔ چست اور تنگ کی ضد۔ فراخ۔ کشادہ۔ اردو، فصیح، رائج۔
محل صرف :- شیخ جی سر پر پگڑ باندھے، ڈھیلی ڈھالی اچکن پہنے آج نخاس میں دکھائی دیے تھے۔
قول فیصل :- سست اور مضمحل عورت کو بھی کہتے ہیں جیسے آج سینا کرنے نہیں گئی تھیں۔ ڈھیلی ڈھالی کیوں ہو رہی ہو؟ طبیعت کیسی ہے؟
ڈھیلی زنانخ :- سست و کاہل عورت۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ میں رائج نہیں۔
ڈھیلے زناخ :- زنانہ مزاج آدمی۔ کاہل و سست آدمی۔ اردو، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔
ڈھیلے لگانا :- (بیائے مجہول) ڈھیلے مارنا۔ قریب بہ متروک۔

سودائی جان کر تری چشم سیاہ کا
ڈھیلے لگاتے ہیں دیدے غزال کے
آتش

قول فیصل :- بصورت لازم "ڈھیلا لگنا" اب بھی رائج و فصیح ہے جیسے "میرے سر پر اس زور سے ڈھیلا آ کے لگا کہ میرا سر گھوم گیا"۔ "لگنا" کی جگہ "پڑنا"، (ڈھیلا پڑنا) بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔
ڈھیلے مارنا :- ڈھیلوں سے کسی کو مارنا۔ اردو مصرف۔ فصیح، رائج۔

چشم جاناں کی اگر دشت میں ہم بھولے ہیں یاد
ڈھیلے آنکھوں کے ہرن جو ڈرے مارے ہیں
(خواجہ وزیر)

ڈھیلے ہاتھوں سے مارنا :- (ڈھیلے بیائے اول معروف) ہلکے ہلکے مارنا کہ چوٹ نہ لگے۔ اردو

مصرف، عورتوں کی زبان۔

چپکے چپکے پکارتی تھی کبھی
ڈھیلے ہاتھوں سے مارتی تھی کبھی
شوق

ڈھیم :- (بیائے مجہول) پنجاب کے ڈھیلوں کو (؟) میں ڈھیم کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)
قول فیصل :- لکھنؤ میں نہیں بولتے۔
ڈھیما :- کلوخ۔ ڈھیم۔ ڈھیلا۔ ہندی۔ گنواروں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- دبستان لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
ڈھیم بندھنا :- (لازم) پشتہ بندھنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ڈھینا (۱) (لازم۔ بفتح اول) ڈھہنا۔ گرنا۔ منہدم ہونا۔ مکان کا بیٹھ جانا۔ ٹوٹنا۔ مسمار ہونا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- لکھنؤ میں اس کی تکمیلی صورت ڈھے جانا، زیادہ رائج ہے۔ جیسے ۱۹۴۵ء کی بارش میں بڑے بڑے مکان ڈھے گئے۔
ڈھینا (۲) مضمحل ہونا۔ تھکنا۔ دل بیٹھنا۔ جیسے طبیعت ڈھینا (۳) جاتا رہنا۔ منہدم رہنا۔ جیسے غرور ڈھینا (۴) دبلا لاغر اور بے سکت ہونا۔ طاقت نہ رہنا۔ تناوٹ کا جاتا رہنا۔ جیسے جسم ڈھینا۔ مستی ڈھینا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل :- اہل لکھنؤ معنی نمبر ۳ میں بولتے ہیں وہ بھی تکمیلی صورت (ڈھے جانا) جیسے "ہائی کورٹ سے مقدمہ ہارنے کے بعد خاں صاحب کا سارا زور بل جاتا رہا، غرور ڈھے گیا"۔ اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔
ڈھینڈ :- (بیائے مجہول نون غنہ) توند۔ بڑا پیٹ۔

ہندی، مذکر۔ گنواروں کی زبان (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ سے اس کا تعلق نہیں۔
ڈھینڈا ۔ (بیائے مجہول و نون غنہ) توند۔ بڑا پیٹ
اردو، مذکر۔ عورتوں کی زبان۔
قول فیصل ۔ یہ لفظ عورت کے ایسے پیٹ کے معنی
میں زیادہ مستعمل ہے جو کسی جینے کا بچہ ہونے کی وجہ سے
پھولا ہوا ہو۔ عورتیں طنز اور حقارت سے کہتی ہیں۔
پھولنا اور پھیلانے کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے ابھی
بیگم صاحب بہت خوش ہیں ڈھینڈا پھیلائے گھر میں
پھرا کرتی ہیں۔ "حمل حرام کے معنی میں زیادہ رائج ہو۔

ڈھینڈا ہوا تو کہا سندری نے پھلایا حرام کا
(پھلانا) ہر باندی کچی پیٹ بھی ہو تو غسل حرام کا

(جان صاحب)

ملتی ہو باغبانوں سے ہو شوق یار کا
(پھولنا) گلزار پھول جائے نہ ڈھینڈا بہار کا (جان صاحب)

ڈھینڈس مذ (بیائے مجہول) ترکاری کی ایک قسم
جو ٹنڈے کی طرح گول ہوتی ہے اور پکنے پر تری کا مزہ
ہوتا ہے۔ اردو، مذکر، رائج۔

بیچ کر دو ڈھینڈس اور چقندر یہ آپس میں تھی ایک

(سودا)

ڈھینڈس مذ (مجازاً) جسیم۔ موٹا۔ اردو،
عوام کی زبان۔

تابان یہ غزل اہل خردوں کے لیے ہو تاباں
احمق کو کبھی تو جانے پیر ڈھینڈس کا (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام ڈھینڈس کی جگہ گدا
کہتے ہیں۔
ڈھینک مذ (بیائے مجہول و نون غنہ) بڑا گدھ
سارس۔ لم ڈھینگو، ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈھینک مذ (کنایتاً) طویل القامت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ڈھینکا ! (نون غنہ) کوئیں کی لکڑی۔ ہندی، پورب
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ پورب کی اس زبان سے مستثنیٰ ہو۔
ڈھینکا مذ سارس۔ لم ڈھینگو۔ گھونگ۔ ایک بڑی لمبی
ٹانگوں کا مردار خور جانور مذ دم کلا۔ ڈھیکلی۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔
ڈھینکا ڈھینکی ۔ (یائے اول و دوم مجہول)
کسی کی ضد میں کوئی کام کرنا۔ اردو، مؤنث، عورتوں
کی زبان، قریب بہ متروک۔
قول فیصل ۔ اب عورتیں "ڈھیکا ڈھیکی" (یائے
اول و دوم مجہول) یا ڈھینگا ڈھینگی (بہر سہ یائے
معروف) کہتی ہیں۔
ڈھینکلی مذ (یائے مجہول و نون غنہ) پانی نکالنے کی
لکڑی جس کے ایک طرف بھاری پتھر اور دوسری طرف
ڈول کی رسی باندھی جاتی ہے۔ آبکش۔ ہندی، مؤنث،
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اب بغیر نون غنہ لکھتے اور بولتے ہیں۔
یعنی ڈھیکلی۔
ڈھینکلی مذ آڑی سیون۔ ایک کپڑا سینے کا طریقہ۔ وہ
سیون جو ترچھا ہو۔ (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
ڈھینکلی مذ دھان کوٹنے کا آلہ۔ دھن کٹی۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں بغیر نون غنہ لکھتے اور بولتے
ہیں۔ ڈھیکلی۔
ڈھینکلی مذ قلابازی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل ۔ لکھنؤ میں بلا نون رائج ہو (ڈھیکلی)
ڈھینکلی کھانا (یا) لگانا : ۔ (متعدی) قلابازی
کھانا۔ معلق زدن کا ترجمہ۔ ہندی۔ گنواروں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کے پہلوان بلا نون غنہ بولتے
ہیں (ڈھیکلی کھانا)
ڈھینکلی مذ (نون غنہ یائے اول مجہول) دھن کٹی۔
دھان کوٹنے کا آلہ۔ ہندی، مؤنث۔ پورب۔
(فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ پورب سے مراد اگر لکھنؤ ہے تو اہل لکھنؤ
نہیں بولتے۔
ڈھینکلی مذ آڑی سیون۔ (نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔
ڈھینگ مذ (یائے مجہول و نون غنہ) بڑا گدھ۔
سارس مذ (کنایتہً) طویل القامت (فرہنگ آصفیہ)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔
ڈھینگر ۔ ضعیف۔ لاغر۔ ہندی، صفت۔
(نور اللغات)
قول فیصل ۔ لکھنؤ کے عوام یہ مفہوم جھینگر (بیائے
معروف و نون غنہ) سے ادا کرتے ہیں۔
ڈے ۔ دن۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج
قول فیصل ۔ ترکیب کے ساتھ بولتے ہیں تنہا مستعمل نہیں
جیسے امین ڈے، حسین ڈے۔
ڈی۔ ایس۔ پی ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس
انگریزی، مذکر، رائج۔
ڈیپو ڈل ۔ سب سے بڑا تیز (رسالہ ... زبان)
قول فیصل ۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔
ڈیٹ ۔ (بیائے مجہول) تاریخ۔ انگریزی، مؤنث
انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل :۔ آنا، پڑنا، لینا، مقرر ہونا، نکل جانا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ڈیٹھ :۔ (یائے معروف) نظر۔ نگاہ۔ بینائی۔ بصارت۔ قوت بصارت۔ ہندی، مؤنث۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈیٹھ بند :۔ جادوگر۔ کچھ کا کچھ کر دکھانے والا۔ اس جگہ بیشتر ڈٹھ بند بول چال میں ہے۔ مداری، شعبدہ باز۔ شعبدہ۔ ساحر۔ اردو، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ' ڈسٹ بند ' کہتے ہیں۔ ' ڈیٹھ (ڈٹھ) بند ' بالکل نہیں بولتے۔

ڈیٹھ بندی :۔ جادوگری، نظر بندی۔ سحر بازی۔ اس جگہ بیشتر ڈٹھ بندی بول چال میں ہے۔ اردو، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں ' ڈسٹ بندی ' کہتے ہیں۔ (ڈیٹھ بندی ہے نہ ڈٹھ بندی۔

ڈیڈی :۔ ابا۔ بابا۔ باپ۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیٹیکٹیو پولیس :۔ خفیہ پولیس۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف :۔ اس کے بعد بیالوں قمر نے وہ خط دکھایا۔ اور کل مطلب سمجھایا۔ صاحب نے کہا ہم ڈیٹیکٹیو پولیس کے ذریعے اس کا پتا چلائے گا۔ (چلائیں گے) (فسانۂ آزاد)

ڈیڈیکیشن :۔ کوئی تالیف کسی کے نام کرنا۔ انگریزی، مذکر، انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیر :۔ پیارا۔ انگریزی۔ صفت۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ ڈیر رضوان پرسوں تمہارا خط ملا۔ خیریت سے آگاہی ہوئی۔

ڈیرا :۔ (یائے مجہول) خیمہ۔ اردو، مذکر۔

قول فیصل :۔ تنہا بہت کم رائج ہے زیادہ تر ' خیمہ ڈیرا ' یا ' ڈیرا خیمہ ' ملا کے بولتے ہیں جو فصیح ہے جیسے اسی وقت خیمہ ڈیرا اکھڑا۔ کوس سفر پر جو بب بڑی مشکل سے کوچ کیا۔ (طلسم ہوش ربا)

ادھر کے پہلوان بہ فتح و نصرت، ادھر برگشتہ بخت بصد خفت و ذلت اپنے ڈیرے خیمے کی طرف چلے۔

(طلسم ہوش ربا)

ڈیرا :۔ عارضی مکان۔ عارضی قیام گاہ۔ اردو، مذکر۔ دہلی کی زبان۔

گئے گھر سے جو ہم اپنے سویرے
سلام اللہ خاں صاحب کے ڈیرے
وہاں دیکھے کئی طفل پری رو
اسے شستے لیے ادھ سٹے اٹکنے
میر تقی دہلی

ڈیرا :۔ گھر۔ مکان۔ وہ مختصر مکان جو بڑی حویلیوں سے علیحدہ بناتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب لکھنؤ میں رواج نہیں۔

ڈیرا :۔ زمیندار کا مکان جو گاؤں میں ہوتا ہے۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیرا :۔ قیام۔ اردو، مذکر۔ متروک

دل وہ مرا خانۂ ماتم ہے شاد
جس میں غم و درد نے ڈیرا کیا
شاد لکھنوی

ڈیرا :۔ رنڈیوں کا طائفہ۔ ہندی، دیہات کی زبان۔

ڈیرا ڈالنا :۔ (متعدی) خیمہ گاڑنا۔ قیام اختیار کرنا۔ رہ پڑنا۔ چھاؤنی چھانا۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں کلمہ کے ساتھ اس کی تکمیل ہے ' ڈیرا ڈال دیا ' رائج ہے جیسے ہم نے کہا تھا وہ روز یہیں چلے آتا تم نے تو وہاں ڈیرا ڈال دیا۔

ڈیرا کرنا :۔ (متعدی) اترنا۔ ٹھہرنا۔ قیام کرنا۔ فروکش ہونا۔ اردو مصرف، متروک۔

ڈیرا ہونا :۔ (لازم) ٹھہرنا۔ قیام ہونا۔ اردو مصرف۔ متروک۔

صحن خزاں کا آگے جو ڈیرا ہو اگلوں کے پڑے ہیں آہ صبح

ڈیرا ہونا :۔ خیمہ گڑنا۔ چھاؤنی پڑنا۔ ہندی۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں متروک ہے۔

ڈیرسر :۔ ایسے شخص کو بطور القاب لکھتے ہیں جس سے برابر کا برتاؤ ہو۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

ڈیری :۔ وہ جگہ جہاں دودھ نکالنے کے لئے گایوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ گئوشالہ۔ انگریزی، مذکر۔

(اسٹینڈرڈ جونیئر ڈکشنری)

قول فیصل :۔ ڈیری میں صرف گائیں نہیں بلکہ بھینسیں بھی دودھ نکالنے کے لئے جمع کی جاتی ہیں اور وہ جگہ جہاں ڈیری کا دودھ فروخت ہوتا ہے ڈیری فارم کہلاتی ہے۔ ڈیری فارم مذکر ہے۔

ڈیرے پڑنا :۔ ڈیرے کھڑے ہونا۔ عارضی قیام کا ہی ہونا۔ اردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

گردش خانہ فقیروں کے پڑے ہیں ڈیرے
در دولت پہ ترے کرتے ہیں ہیرا پھیرے
عشقی لکھنوی

(صحیفۃ القوم)

ڈیرے دار (یا) **ڈیرے والی** :۔ خوشحال کسبی

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں اب نہیں بولتے۔

ڈیرے ڈیرے پھرنا :۔ جگہ جگہ تلاش کرتے پھرنا۔

اردو صرف، دہلی کی زبان۔

دل شکن میں ایک چاہی نے آنہ نے ہم سے چھین لیا
ہم دہ درویش طلب ہیں نہ کسی ٹھیہ سے ڈیرے پکڑتے ہیں جیز

ڈیرے ڈالنا: کسی جگہ قیام کرنا۔ ٹھہر جانا۔ کسی جگہ اس ارادے سے ٹھہر جانا کہ اب یہاں سے نہ اٹھیں گے۔

اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اس نے جینے کی ہے بجھ دی
ڈیرے ڈالیں گے کہ جاناں میں — رضا

ڈیڑھ: ایک اور آدھا کا مجموعی عدد۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی کہتا تھا ڈیڑھ دو کوئی پون
لے پہ یوسف کو بن زلیخا کون — (رشک گلزار)

محاورہ صرف: ہر ایک جگہ ہر سال میں چھ مہینے پہاڑ پر رہتا ہے رہتے ہیں اور اگر دو دن کا فرق ہوتا ہے تو وہاں رہنے سے ڈیڑھ ہی دن رہتا ہے (سیر کہسار)

ڈیڑھ انگھر: مجازاً جادو کے بول۔ اردو، صرف دہلی کی زبان۔

مال غم کے لیے اس کی بھی شہادت ہے ضرور
ڈیڑھ انگھر دل غمزدہ کو پڑھا لوں تو کہوں — داغ

ڈیڑھ آنکھا: (ذوق عامۃ) وہ شخص جس کی دونوں آنکھیں چھوٹی بڑی ہوں۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محاورہ صرف: اے ہنو۔ نوج۔ اس کم بخت کی نہ کوئی صورت نہ شکل۔ رنگ کالا، ہونٹ موٹے، ڈیڑھ آنکھا اور تم چلی ہو لڑکی بیاہنے۔

متول فیصل: اس کی تانیث "ڈیڑھ آنکھی" بھی مستعمل غیر فصیح ہے۔ جیسے حاول صاحب خود تو ڈیڑھ آنکھے تھے ہی بیوی بھی ڈیڑھ آنکھی ملی ہے۔ چلو خوب گزرے گی مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ڈیڑھ اینٹ کی جُدی مسجد بنانا یا چننا: (ہندی) سب سے جُدی سی الگ مسجد بنانا یعنی اکل کھرے پن اور اکھڑ مزاجی کے سبب سب سے علیحدہ رہنا، شرکت پسند نہ کرنا یا کسی کو اپنے سے متفق نہ ہونا۔ یہ محاورہ پٹھانوں سے لیا گیا ہے جو اپنی بد مزاجی اور غرور کے باعث کسی کا احسان مند ہونا یا کسی غیر کی مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہایت شرم کی بات خیال کرتے تھے چنانچہ پٹھانوں ہی کے زمانے کی مسجدیں جو دہلی کی اطراف میں پائی اور بکثرت پائی جاتی ہیں اس کا سبب یہی ہے۔ (۲) تھوڑا سا کام کرکے دل کا حوصلہ نکالنا۔ (یہ معنی صرف صاحب گلشن فیض نے لکھے ہیں) اردو۔ محاورہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

متول فیصل: لکھنؤ میں "ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا" کہتے ہیں۔

ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانا: الگ رہنا، سب سے الگ کام کرنا، متفق الرائے نہ ہونا، سب لوگوں سے الگ چھوٹا سا کام کرکے دل کی ہوس نکالنا۔ اکھڑ پن کی وجہ سے علیحدہ رہنا اور کسی کی شرکت پسند نہ کرنا۔ اردو، مثل، فصیح، رائج۔

امیر دیر و حرم سے الگ ہو جاتے ہیں
وہ ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہیں — امیر

متول فیصل: "الگ بنانا" کی جگہ "جدا بنانا" یا "جدا چننا" بھی ہے جو اب قلیل الاستعمال ہے۔

قوم میں جو ہوتا ہے چھوٹا بڑا
چُنتا ہے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا
(گلدستۂ محاورات اردو)

"جدا بنانا" کی جگہ صاحب خزینۃ الامثال نے جدی بھی بناتے ہیں لکھا ہے (یعنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جُدی جو بناتے ہیں) جو اب نہیں بولتے۔ "الگ" کی جگہ علیحدہ بھی مستعمل ہے۔

جو اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ
بستر تمام شہر سے باہر لگا ہے — امیر

ڈیڑھ بکائن میاں باغ میں: تھوڑی سی پونجی پر اترانا۔ اردو کہاوت۔ کم ظرف اور کم حوصلہ کی نسبت بولتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

متول فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ڈیڑھ پا (پا)، ڈیڑھ پاؤ: ایک پاؤ اور آدھا پاؤ = ۲/۱ سیر۔ آدھ پاؤ اوپر پاؤ سیر۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

متول فیصل: لکھنؤ میں "ڈیڑھ پاؤ" ہی کہتے ہیں "ڈیڑھ پا" دہلی کی زبان ہے۔

ڈیڑھ پا چون چو بارے دسوائی: ذرا سا کام اور بہت بڑا اہتمام۔ ہندی کہاوت۔ (فرہنگ آصفیہ)

متول فیصل: یہ کہاوت لکھنؤ میں رائج نہیں۔

ڈیڑھ پاؤ آٹا اور پُل پر رسوئی: کھانا کم اور کھانے والے زیادہ۔ (خزینۃ الامثال)

متول فیصل: اب یہ مثل رائج نہیں۔

ڈیڑھ پہر کی توپ چلنا: شاہی زمانے میں ڈیڑھ پہر کے بعد شب کو ایک توپ سر ہوتی تھی۔ اردو صرف متروک۔

وعدہ کیا تھا شام کا مجھ سے شوق جنوں نے کل ڈکو
آئے وہ آئے پاس جب ڈیڑھ پہر کی توپ چلی
(حافظ غلام رسول شوق)

ڈیڑھ پی: ڈیڑھ پاؤ کا وزن۔ ڈیڑھ پاؤ کی مقدار۔ اردو، فصیح، رائج۔

محاورہ صرف: ڈیڑھ پی گھی کا قورمہ بہت زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔

ڈیڑھ چاول اپنے جدا ہی پکاتے ہیں: وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ ہی بناتے ہیں۔ (خزینۃ الامثال)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اس جگہ بولتے ہیں۔ "وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بناتے ہیں۔"

ڈیڑھ چلّو:۔ تھوڑی سی۔ کوئی رقیق پینے والی چیز۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا — غالب

قول فیصل:۔ شراب اور پانی کے لئے خصوصیت سے کہتے ہیں۔ جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔ اس جگہ چلو بھر نسبتہً زیادہ رائج ہے۔

ڈیڑھ چلو لہو پینا:۔ بہت غضبناک ہونا۔ مار ڈالنے پر آمادہ ہو جانا۔ مار ڈالنا۔ اردو محاورہ۔ عورتوں کی زبان۔

قول فیصل۔ ڈیڑھ چلو۔۔ لہو کی جگہ نسبتاً ڈھائی چلو۔ لہو زیادہ کہتی ہیں۔

ڈیڑھ حاشیے کی جوتی:۔ وہ جوتی جس کے پنے کا ڈیڑھ حاشیہ کامدار ہوتا ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈیڑھ خمہ:۔ ایک قسم کا حقہ۔ اردو۔ مذکر۔ فصیح۔ رائج۔

محل صرف:۔ آپ تو مزے سے بیٹھے ڈیڑھ خمہ لگائے گڑگڑا رہے ہیں۔ (سیر کہسار)

ڈیڑھ گرہ:۔ ڈیڑھ گرہ۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بیشتر کپڑے کے ساتھ مستعمل ہے یعنی ڈیڑھ گرہ کپڑا کہتے ہیں۔

ڈیڑھ گرہ:۔ وہ گرہ جو آسانی سے کھل جائے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسی گرہ کو ڈیڑھ گرہ نہیں ڈھیلی گرہ کہتے ہیں۔

ڈیڑھ گز کی زبان:۔ کنایۃً بالا دراز۔ زبان درازی کا کنایہ۔

(فقرہ) تربیت اچھی نہ ہونے سے لڑکی ہاتھ سے جاتی رہی ڈیڑھ گز کی زبان ساتویں آسمان پر "حرافہ" لڑکی کیا فرعون بے سامان ہے (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں گز بھر کی زبان۔ ہاتھ بھر کی زبان۔ چار ہاتھ کی زبان۔ اور بارہ ہاتھ کی زبان کہتی ہیں۔ "ڈیڑھ گز کی زبان" نہیں بولتیں۔

ڈیزل:۔ (بکسر اول و یائے معروف و بفتح سوم) ایک قسم کا روغن۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

ڈیسنٹ:۔ (بکسر اول و یائے معروف و کسر سین و سکون نون و تائے ہندی موقوف) عمدہ۔ خوبصورت۔ انگریزی۔ صفت۔ انگریزی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ پینٹ کے لئے آج ایک بہت ہی ڈیسنٹ کپڑا لائے ہیں چل کر تمہیں دکھائیں جی خوش ہو جائے گا۔

ڈی۔ سی:۔ ۱ ڈپٹی کلکٹر کا مخفف۔ انگریزی۔ مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ اردو داں حضرات "ڈپٹی کلکٹر" ہی بولتے ہیں۔

ڈی۔ سی:۔ ۲ بجلی کے ایک کرنٹ کا نام۔ انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

ڈیش:۔ (بفتح اول) چھوٹی لکیر یا نشان جو جملے کے اختتام پر لگاتے ہیں۔ اختتامیہ نشان جو یوں ہوتا ہے (—) انگریزی۔ مذکر۔ رائج۔

محل صرف:۔ جملے کے خاتمے پر ڈیش لگا دینے سے ہٹا کر سمجھ لینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔

ڈیک:۔ (یائے معروف) آگ کا بڑا اونچا شعلہ۔ ہندی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں مستعمل نہیں۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم کسی قدر لفظ "لپکا" سے ادا کرتے ہیں۔ جو اٹھنا کے ساتھ بہ صیغۂ جمع (لپکے اٹھنا) زیادہ مستعمل ہے۔

ڈیک آنہ:۔ چھ آنے۔ ہندی۔ مذکر۔ دلالوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

ڈیک روپیہ:۔ چھ روپے۔ ہندی۔ مذکر۔ دلالوں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ بالعموم اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیل:۔ ۱ (یائے معروف) جسم۔ جثہ۔ عام قد و قامت۔ اردو۔ مذکر۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

کون سے خوش رو نے پائی ہے یہ ترکیب بدن
حسن کے سانچے میں ڈھالا ہے تمہارے ڈیل کو — عاشق

قول فیصل:۔ بیشتر بڑھانا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

یہ فیل سا جو ڈیل بڑھایا تو کیا کیا
تم کو خدا نے احمقوں کا بادشاہ کیا — جان صاحب

ڈیل:۔ ۲ جسامت۔ قد و قامت (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ حیوانوں میں زیادہ تر ہاتھی کے لئے کہتے ہیں اور چیز کے لئے بھی استعمال کیا ہے۔ مگر ہر صورت سے غیر فصیح ہے۔

وہ اس کا بازو یہ قد اور وہ چھریرا ڈیل
وہ آب و تاب کہ تیغ جو ہر کی دلیل — (تلوار) آتش

انہیں معنوں میں "ڈیل ڈول" ملا کے بھی بولتے ہیں وہ بھی غیر فصیح ہے۔ "جسیم" کے معنی میں "گراں ڈیل" ملا کے بولتے ہیں وہ بھی فصیح نہیں ہے۔

ڈیل:۔ ۳ وہ سختی جو پاؤں کے انگوٹھے میں جوتے کی رگڑ سے ہو جاتی ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیلاریا، ڈیلیا:۔ ایک پہاڑی درخت کا نام

جس کا زرد یا سرخ اور بڑا پھول ہوتا ہے۔ ہندی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ نام بالعموم زبانوں پر نہیں آتا۔

ڈول بڑھانا:۔ تدبیر کرنا۔ تدبیر ڈھانا۔ تو بیڑا ہونے کی جگہ بولتے ہیں۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

یہ نہیں سا جو ڈیل بڑھایا تو کیا کیا
تم کو خدا نے احمقوں کا بادشا کیا ‏ جان صاحب

ڈیلٹا:۔ (بیائے مجہول) وہ زمین جس کے بیچ بیچ بہت سے چھوٹے چھوٹے دریا بہتے ہوں جنہیں سمندر کے پانی نے کاٹ کر بنایا ہو۔ انگریزی، مذکر۔ علم جغرافیہ کی اصطلاح۔

ڈیل در گنبد آواز ندہ پشش:۔ اس قدر و قامت پر نامرد یا بزدل (فرہنگ ترجمہ الدیبائے لطافت)

قول فیصل:۔ بالعموم زبانوں پر نہیں ہے۔ صاحب خواجہ اشال نے 'ڈیل' کے ساتھ 'ڈول' بھی لکھا ہے یعنی یوں "ڈیل ڈول در گنبد..... الخ"

ڈیل ڈول:۔ تن و توش۔ جاندار کے قد و قامت کا اندازہ۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں آدمی کے لیے مخصوص ہے۔ ہر جاندار کے قد و قامت کی نسبت نہیں کہتے۔

جس نے دیکھا ہو ڈیل ڈول اس کا
سرو و شمشاد کو وہ کیا دیکھے ‏ رضا

محل صرف:۔ ڈیل ڈول کتنا بابا پایا ہو اللہ کو شکر سے کہتے رہتے ہیں۔ آپ کے ماشاء اللہ تری خوش ہوگیا۔ (فسانۂ آزاد)

ڈیل ڈول:۔ شکل و صورت۔ ہیئت۔ روپ۔ تراش۔ قطع۔ اندازہ وضع۔ ہندی، مذکر۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں بہت کم کے ساتھ ہیئت کے معنی میں بول دیتے ہیں۔ اسی ہیئت میں شکل قطع اور شکل و صورت بھی شامل ہیں۔ یعنی ڈیل ڈول کہہ کر صرف شکل و صورت یا قطع نہ جسم وغیرہ تنہا مراد نہیں لیتے۔ بلکہ پورے انسانی ہیرے کو مراد لیتے ہیں۔

ڈیلی:۔ (بیائے مجہول) روزانہ۔ روز۔ ہر دن۔ بلاناغہ۔ انگریزی، صفت۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

شہر سے اپنے نکلتا ہے جو ڈیلی اخبار ‏ قومی آواز
اسی اخبار کا ہوں سب سے اہم نامہ نگار ‏ ۱۱ جولائی ۱۹۷۰ء

ڈیلی گیٹ:۔ سفیر۔ ایلچی۔ مختار۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

ڈیم:۔ (بہ فتح اول) باندھ۔ بند۔ بندھا۔ جو دریا پر پانی روکنے کے لیے باندھا جاتا ہے۔ جیسے بھاکرا ننگل ڈیم۔ انگریزی، مذکر۔ انگریزی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ بھاکرا ننگل ڈیم ہندوستان کا سب سے بڑا ڈیم ہے۔

قول فیصل:۔ عوام ڈیم۔ بہ کسرا بھی کہتے ہیں۔

ڈیمیج:۔ نقصان کا ہرجانہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ میرا جتنا نقصان ہوگیا ہے ریلوے کو اس کا ڈیمیج دینا پڑے گا۔

ڈیمرج:۔ ریل یا جہاز کے حدود کے اندر سے وقت مقررہ سے دیر میں مال لے جانے کا محصول۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ جلدی سے مال چھڑوا لیجیے ورنہ ڈیمرج دینا پڑے گا۔

ڈیمرا:۔ اندھوں کا پھوڑا۔ اردو، مذکر۔ عورات لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں اندھا پھوڑا کہتی ہیں۔ صاحب فرہنگ اثر نے اس کا بدل 'دروٹا' بھی لکھا ہے جو میں نے نہیں سنا۔

ڈیم فول:۔ پاجی۔ گدھا۔ نالائق۔ احمق۔ انگریزی، صفت، رائج۔

جب اتنی شفقتیں موجود ہیں یہاں اکبر
تو حرج کیا ہو جو ساتھ اس کے ڈیم فول بھی ہو ‏ اکبر الٰہ آبادی

(نظم ابر نقش رائج)

ڈین:۔ (بہ کسر اول و یائے معروف) یونیورسٹی میں کسی علم کے کل شعبوں کا افسر اعلیٰ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محل صرف:۔ آج کل لکھنؤ یونیورسٹی کے ڈین فیکلٹی آف آرٹس مسٹر اے۔ بی۔ سنگھ ہیں۔

ڈینا:۔ وہ ڈنڈا جو مرکھنے بیل کی گردن میں باندھ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ گنواروں کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ڈینجر:۔ ڈر۔ خوف۔ خطرہ۔ مصیبت۔ انگریزی، مذکر۔

ڈینجرس:۔ (بہ کسر اول و نون ظاہر) خوفناک۔ خطرناک۔ انگریزی، صفت، رائج۔

ڈینگ:۔ (یائے معروف، نون غنہ) شیخی۔ تعلی۔ لاف و گزاف۔ لن ترانی۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

ڈینگ آپ کی سب فضول ہے یہ
وہ گل یہ نہیں وہ پھول ہے یہ ‏ گلزار نسیم

ڈینگ اڑانا:۔ دون کی ہانکنا۔ اردو، مصدر، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ خوجی کے احباب اور محلے کے لوگ اور دربار کے آدمی جوق جوق جمع ہوئے اور خوجی بیٹھے بدل بدل کر ڈینگ اڑانے لگے (فسانۂ آزاد)

ڈینگ کی اڑانا:۔ حذر کرنا۔ شیخی بگھارنا۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام ڈینگ اڑانا کہتے ہیں "ڈینگ کی اڑانا" کوئی نہیں بولتا۔

ڈینگ کی لینا:۔ دون کی ہانکنا۔ شیخی بگھارنا۔

اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم ڈینگ کی بھی تو نہیں لیتے (میر کہار)

ڈینگ مارنا:۔ دون کی ہانکنا۔ تعلّی کرنا۔ شیخی بگھارنا

اردو، صرف، عوام کی زبان۔

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ "ڈینگیں مارنا" نسبتہً زیادہ ہے۔

شیخ بھول جائیں نہ ڈینگیں مار کر رفتہ

ڈینگ ہانکنا:۔ دون کی لینا۔ شیخی بگھارنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ جمع کے ساتھ "ڈینگیں ہانکنا" نسبتہً زیادہ ہے

خوبی کی اپنی جنت کیسی ہی ڈینگیں ہانکے
اس کی گلی کا ساکن ہرگز ادھر نہ جھانکے میر

ڈینگیا:۔ شیخی مارنے والا۔ دون کی ہانکنے والا۔ اردو، مذکر۔ عوام کی زبان۔

محل صرف:۔ ابھی جاؤ بھی دیکھ لیا۔ بس زبانی داخلہ۔ ڈینگئے ہو خاصے۔ کہیں کسی معرکہ میں قرولی نہ بھونک دوں۔

(فسانۂ آزاد)

ڈیو:۔ قرض۔ واجب الادا۔ انگریزی، رائج۔

محل صرف:۔ ابھی پچاس روپے مجھ پر ڈیو ہیں، ادا کر دوں گا۔

ڈیوٹ:۔ بکسر اول و یائے معروف و واو مفتوح؛ لکڑی کا خاص وضع کا بنا ہوا ابھرا ہوا قدان جس پر دیا وہ ترکُٹ تیل کا چراغ روشن کر کے رکھا جاتا ہے۔ اردو، مؤنث۔

محل صرف:۔ یاراں سرچ نے کہا حضور یہ پرانے فیشن کی ڈیوٹ تو ہٹائیے۔ لیمپ منگوایئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ قدیم زمانے میں اس کا گھر گھر رواج تھا اور تانیث کے ساتھ اس کا استعمال تھا۔ اب مذکر ہے۔ عوام احمق اور بیوقوف کی جگہ بھی یہ لفظ استعمال کرتے ہیں جیسے اماں تم آدمی ہو کہ ڈیوٹ۔

ڈیوٹی:۔ فرض منصبی۔ نوکری۔ کام۔ خدمت۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

محل صرف:۔ آج میری ڈیوٹی پر نہیں جاؤں گا بخار ہے آج

قول فیصل:۔ انجام دینا۔ بجا لانا۔ ادا کرنا۔ لگنی اور لگانا وغیرہ کے ساتھ بھی اس کا صرف ہے۔

ڈیوڑھا:۔ ایک اور آدھا۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ہم جتنا سمجھتے تھے اس سے ڈیوڑھا صرف میں خرچ ہو گیا۔

ڈیوڑھا:۔ ڈیڑھ کا پہاڑہ۔ اردو، مذکر۔ علم حساب کی اصطلاح۔

ڈیوڑھا:۔ ریل کا انٹر کلاس جس کو ڈیوڑھا درجہ بھی کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ ۱۹۴۷ء کے بعد سے یہ درجہ توڑ دیا گیا ہے۔

ڈیوڑھا:۔ ڈیڑھ حصّہ زیادہ کی جگہ۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ مروت سے ایک مرغ کی ڈیڑھ ٹانگ ہو۔ تنا ہوا چہرہ (اپھا) گھٹنہ جھکنے تو حریف کو چھوڑ دیکھا بلکہ خون نکلنے لگے۔ چہرے نے سایا مارے ڈیوڑھا مارے (فسانۂ آزاد)

ڈیوڑھا:۔ ایک قسم کا سودہ پچاس فیصدی لیا جاتا ہے یعنی وہ غلہ جو غیر فصل میں ایک من دے کر فصل پر ڈیڑھ من لیں۔ ہندی، مذکر (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ یہ طریقہ دیہاتوں میں رائج ہے۔

ڈیوڑھا مارنا:۔ ٹکڑی کے کاٹتے ہوئے کبوتروں کو جیبی دکھا کے پلانا جب پلٹنے لگیں تو دانہ پھینک کے بلا لینا۔ اردو، صرف، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

ڈیوڑھ لگانا:۔ روپیہ پیسہ یا کسی چیز کو اس طرح سے خرچ کرنا کہ جب تھوڑی سی رہ جائے تو اور بڑھائے اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم ڈیوڑھ لگنا بھی رائج ہے اور ڈیوڑھ کا لفظ بھی کہتے ہیں۔

ڈیوڑھی:۔ پھاٹک، دروازہ۔ وہ حصّہ مکان کا جو بیرونی دروازے سے متعلق ہو۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ ڈیوڑھی بڑے آدمی کے محل کو بھی کہتے تھے جیسے دیکھتے دیکھتے سیکڑوں ڈیوڑھیاں کھنڈر کے تباہ و برباد ہو گئیں۔

صبح بیٹھا ہے رقیب شام کو آتا ہے پیچھے
یار کی ڈیوڑھی تجھے کیا نامہ بر ملتی نہیں بحر

ڈیوڑھی:۔ باریابی۔ رئیسوں یا امیروں کے یہاں کی آمد و رفت (کھلنا، بند ہونا کے ساتھ) (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی:۔ ڈیوڑھا نمبر ۱ کا مؤنث جیسے ڈیوڑھی تنخواہ۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمھیں جس تنخواہ پر رکھا تھا اس سے ڈیوڑھی تنخواہ دے رہا ہوں مگر تمھارا دماغ نہیں ملتا۔

ڈیوڑھی بند ہونا:۔ امراء کے دروازے پر باریابی بند ہونا۔ باریابی سے روکا جانا۔ ہندی (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی دار:۔ دربان۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ڈیوڑھی دارنی:۔ ڈیوڑھی دار کا مؤنث۔ اردو، مؤنث۔ قریب بہ متروک۔

سچ ہے ڈیوڑھی دارنی کا جو مہاں آشنا تھا تنخواہ

ڈیوڑھی کھلنا:۔ باریاب ہونا۔ بار یا اہل اجازت ملنا۔ ہندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ اب نہیں بولتے۔

ڈیہہ:۔ بلند جگہ جو مکانات منہدم ہو جانے سے ٹیلہ یا برابر میدان ہو گئی ہو۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذ عربی زبان کا نواں، فارسی کا گیارھواں اور اردو کا تیرھواں حرف اس کو ذال معجمہ اور ذال منقوطہ بھی کہتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ ذال معجمہ فارسی میں نہیں ہے۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ قاعدہ اہل فارسی کا یہ ہے کہ جب اس حرف کے پہلے حرف صحیح ساکن ہو تو مہملہ ہے ورنہ معجمہ، چنانچہ اس قاعدے کو خواجہ نصیر الدین محمد طوسی نے نظم کیا ہے۔ (رباعی)

آناں کہ بپارسی سخن میراشند در معرض دال ذال را بنشانند۔ ماقبل وے ار ساکن وجز وای بود حرف علت) بود، دال ست وگرنہ ذال معجم خوانند۔

تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ ماوراء النہر میں ذال معجمہ نہیں ہے ذال مہملہ ہی ہے۔ ابجد کے حساب سے اس حرف کے ۷۰۰ عدد فرض کئے گئے ہیں عربی فصیح رائج۔

ذابح:۔ ذبح کرنے والا، حلال کرنے والا۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عربی داں طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے

ذات:۱ کسی چیز کی حقیقت و ماہیت، نفس شے عربی، مونث، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اصل میں ذا، اسم اشارہ تھا جس کے آخر میں قاعدے کے موافق ۃ بوقت وقف پڑھا کے ذاہ کیا، اور ہائے مدورہ کو ت سے بدل کے ذات کر لیا، ذات کے لفظی معنی مشار الیہ تھے اسی وجہ سے یعنی خود ذات ہستی و ہر چیز مستقل ہوا۔

ذات:۲ وجود، شخصیت، ہستی۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

کاذب ہو جو ہوے کی بھی رکھتا ہو توقع
کچھ فیض ہو جس سے وہ نہیں ذات تمہاری ـ صبا

قول فیصل:۔ بعض مقامات پر یہ لفظ صفات کا مقابل بن جاتا ہے۔ جیسے آپ کی ذات والا صفات علمی دنیا میں محتاج تعارف نہیں

ذات:۳ جسم، تن۔ اردو متروک۔

محل صرف:۔ اسباب سحر ذات پہ آراستہ کیجئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذات:۴ قوم۔ اردو، مونث، فصیح، رائج۔

اس نے اُسے خراب کیا جس کے منہ لگی
بدذات تھی بو دختر رز ذات پر گئی ـ شعور

محل صرف:۔ آذر جادو نے گلے لگایا اور بوسہ لینے کو منہ بڑھایا اس نے ہاتھ سے منہ ہٹا دیا کہا بس مجھ سے ایسی باتیں نہ کرو یہ منہ دیکھے کی محبت ہے اُون کی ذات بے مروت ہے (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس معنی میں یہ لفظ جات (ہندی) کا بدلا ہوا صورت ہے۔

ذات:۵ حیثیت، بساط و قوت ... متروک

چار دن زیست کے جو جیا ... رند
جیسے ... کوئی ذات تھی ـ رند

ذات:۶ عزت، آبرو۔ اردو، مونث۔

محل صرف:۔ میں آپ کا ملازم ہوں تو اس کے معنی نہیں کہ آپ گالیوں سے بات کریں (اتنا) بیچا ہے ذات نہیں بیچی ہے۔

قول فیصل:۔ اردو میں اس لفظ کا یہی ایک محل استعمال ملتا ہے (ہاتھ بیچا ہے ذات نہیں بیچی)

ذات الجنب:۔ پھیپھڑے کا ورم، پلورسی۔ عربی، مذکر اطبا کی اصطلاح۔

محل صرف:۔ حکما کا اجماع ہے کہ ذات الجنب سے اچھے ہونے کے بعد پھیپھڑوں کی حفاظت کا خاص طور سے خیال رکھنا چاہیئے اس لئے کہ کمزور ہو جاتے ہیں۔

ذات الذنب:۔ دمدار ستارہ، جھاڑو تارہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

محل صرف:۔ ذات الذنب کے حالات سے علمائے ہیئت واقف ہیں۔ ان کا مقولہ ہے کہ ستارہ مذکور کرہ شمس کے گرد اگرد اور ستاروں کی طرح دورہ کرتا ہے اور یہ ستارہ ایک جسم صمت ہے، جوف اس میں نہیں ہے۔ (افسانہ آزاد)

ذات الرقاع (رقاع بکسراول، یعنی رقعہ کی جمع) ایک قسم کا استخارہ۔ چھ پرزوں پر کا غذ کے جس پر افعل اور بعض پر لا تفعل لکھ کر جانماز کے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ اور بعد نماز اور وظیفہ کے ان پرزوں

میں سے ایک کو اٹھاتے ہیں اگر فعل نکلتا ہے تو سمجھتے ہیں کہ ستخارے سے اس کام کی اجازت ہے اگر نفعل نکلتا ہے تو ممانعت سمجھتے ہیں۔ عربی، مذکر۔

خونِ جگر کے آنسوؤں میں ہیں تو رقعے ہیں
دیکھو یہ استخارۂ ذات الرقاع دل — رشک

قول فیصل:۔ عام طور سے زبان پر فاع بضم اوّل ہے۔

ذاتُ الرّیہ:۔ پسلی کا درد، نمونیہ۔ عربی مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ ذات الریہ میں آلو بخارے کا استعمال اطبا کے نزدیک مضر ہے اور تجربہ بھی اسی کا شاہد ہے۔

ذاتُ الصّدر:۔ سینے کا درد، ورم سینہ۔ عربی، اطبا کی اصطلاح۔

ذاتِ بابرکات:۔ برکتوں والا جسم۔ فارسی ترکیب، مؤنث، متروک۔

محلِ صرف:۔ امیر نے تمام تبرکات جو از انبیاء علیہم السلام پر سے ملے ہیں۔ ان سب کو ذاتِ بابرکات پر اپنے آراستہ کیا۔ — طلسم ہوشربا

قولِ فیصل:۔ اب کسی بزرگ اور مقدس شخصیت سے مراد لیتے ہیں جیسے مولانا کی ذاتِ بابرکات سے جو فیض ہم کو پہنچا رہتا تھا اس کا حصر نا ممکن ہے۔ ایسی ہستی صدیوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

ذات باہر:۔ ذات سے نکلا ہوا، برادری سے اٹھایا ہوا۔ اردو صفت

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر کرنا کے ساتھ اس کا استعمال ہے جیسے چتروں کا قاعدہ ہے کہ جسے ذات باہر کر دیتے ہیں جب تک اس سے پوری برادری کا کھانا نہیں لے لیتے برادری میں شامل نہیں کرتے۔

ذاتِ بنیاد:۔ حسب نسب، قومیت۔ مخفف سے

محل پر۔ اردو، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ سینکڑوں باتیں سنائیں کہنے لگی تیرے ماں باپ پر آخر ہر زہ دوز تیری ذاتِ بنیاد پر زہ دوز تیرے کنبے پر زہ دوز۔ (فسانۂ آزاد)

ذات پات:۔ (پات تابع مہمل) ذات یا قومیت۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ انسان وہی ہے جو کسی شخص کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے۔ نہ ذات پات کا خیال کرے۔

قولِ فیصل:۔ اہلِ دہلی اس جگہ ذات جماعت بولتے ہیں۔

ذات پات نہ پوچھے کوئی جیسے ہیں باطن ہوئے:۔ لوگ ظاہر پر نظر کرتے ہیں حقیقت کی کچھ بھی کسی کو کم ہی خبر ہوتی ہے۔ — انجمیہ، تواعد بنگلہ

قولِ فیصل:۔ یہ ہندی کی کہاوت ہے اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

ذات پات نہ پوچھے کوئے ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئے:۔ (بات کی جگہ جات بھی بول چال میں ہے) جو شخص محنت اور ریاضت کرتا ہے مقبول ہوتا ہے اور اس کی ذات کوئی پوچھتا ہے۔ یعنی مقبولیت شرافت پر منحصر نہیں ہے کیونکہ فلاں ابن فلاں کوئی چیز نہیں ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اردو میں اس کا استعمال بہت کم ہے۔

ذاتِ پاک:۔ مقدس ہستی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے تیری ذاتِ پاک ہر اک عیب سے بری
بخشی ہے تجھ کو حق نے دو عالم کی سروری — ناظم

ذات پر جانا:۔ بد قوم پن کرنا، کمینہ پن دکھانا، نازیبا فعل کا مرتکب ہونا۔ جب کسی بد اصل اور کم ظرف آدمی سے کوئی بیہودہ حرکت سرزد ہوتی ہے تو غصے اور حقارت سے اس کی نسبت کہتے ہیں "ذات پر گیا"

یعنی بد اصل اور کم ظرف ہونے کی وجہ سے اس سے یہ حرکت سرزد ہوئی۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

اس نے اُسے خراب کیا جس کے منہ لگی
بدذات تھی جو دختر رز ذات پر گئی — شعور

ذات رات:۔ حسب نسب۔ اردو، مؤنث عورتوں کی زبان۔

گیسو کو مشک اذفر اگر کہیے کیا بعید
دونوں جدا نہیں ہیں سر مو ذات رات میں — رشک

ذات سے:۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) وجہ سے، سبب سے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ افراسیاب نے کہا اسے حیرت یہ تمہاری جبیں سائی ہمارا کا سحر تھا اگر شدید آپ میں نہ تھا یہ تمہاری ذات سے اتنا بڑا لشکر میرا ہلاک ہوا۔ (طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر ایسے شخص کی نسبت استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی کام بگڑا ہو۔

ذات سے اٹھا دینا:۔ برادری سے خارج کر دینا، ذات باہر کر دینا۔ اردو مصدر، پست طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ کچھ ایسی ہی باتیں تھیں جس نے کہیں کو چودھری نے ذات سے اٹھا دیا۔

ذات سے گرا ہوا:۔ ذات سے نکلا ہوا، برادری سے نکالا ہوا، بے دین، ناخلف۔ اردو۔ صفت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذات سے نکالنا یا باہر کرنا:۔ (متعدی) قوم سے خارج کرنا۔ اردو، قلیل الاستعمال۔

ذاتِ شریف:۔ (کنایۃً) چالاک، شریر، عیار، مفسد۔ اردو، غیر فصیح، رائج۔

کی ہے جن کی کہ آپ نے تعریف
وہ کوئی اور ہوں گے ذاتِ شریف — شوق (زہرِ عشق)

محلِ صرف:۔ خدا کے لئے، تنا تو فرما دیجئے کہ

اس نگری میں کون کون ذات شریف جمع تھے۔

(فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے اس طرح کر بڑے، یا بڑے ہی، اس کے پہلے لاکے جیسے ذات شریف ہیں، یا بڑے ہی ذات شریف ہیں، بولتے ہیں۔ جیسے شاہ جی کی باتوں سے ان کے (آزاد کے) دل پر نقش ہو گیا کہ بڑے ہی ذات شریف ہیں۔　(فسانۂ آزاد)

ذات غنیمت ہونا :۔ تعریف کے محل پر ایسے شخص کے لئے کہتے ہیں جو صاحب اخلاق اور ...... خوبیوں کا مالک ہو۔ اردو صرف فصیح، رائج

میری مثنوی سن کے استاد بولے
بہت ذات ہے اب غنیمت تمہاری　　اسیر

ذات کی مینڈکی ذات ہی میں جاتی ہے۔ شریف کا پیوند شریف ہی میں ہوتا ہے۔ (اردو مخاورات ہندستان)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں عام طور سے رائج نہیں۔

ذات مدد پیچے معلوم ہوسکے۔ شروع کا شادی کا کچا چٹھا کھول دیتا ہے۔　(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ "محاورات ہندوستان" میں یہ مثل لفظ معلوم پر ختم ہو جاتی ہے (یعنی۔ ذات مدد پیچے معلوم) لکھنؤ میں کسی صورت سے نہیں بولتے۔

ذات میں بٹا (دھبا) لگانا :۔ (متعدی) کوئی ایسا فعل کرنا یا ہونا جو خاندان کی بدنامی کا باعث ہو۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

ذات میں دھبا لگانے گر برا ہو مد ہو
جو بیٹے کو ڈسے ہے جو اس شعار کی ہی خراب　　شعور

ذات میں بٹا لگنا :۔ نسل پر عیب لگنا، ایسی برائی پیدا ہونا جس سے خاندان پر اثر پڑے۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

مرزا جی چشم فریں تو بیٹھے ہیں آپ
بنا کسی طرح سے نہ لگ جائے ذات میں　　اسیر

ذات میں ملانا :۔ برادری میں شامل کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہے بعد مرگ حال شریف و رذیل ایک
مٹی نے کھا کے سب کو ملایا ہو ذات میں　　شعور

ذات نہ پوچھے کوئی۔ جیسا جس کا من ہوئی۔ لوگ ظاہر پہ نظر کرتے ہیں حقیقت پر غور نہیں فرماتے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل :۔ بالعموم رائج نہیں ہے۔

ذات ونتا :۔ اچھی نسل کا، اچھی ذات والا خاندانی۔ اردو صفت دہلی کی زبان۔

قول فیصل :۔ دہلی میں عورت کے بجائے ذات ونتی بولتے ہیں۔

ذاتونیا (واؤ معروف) :۔ نجیب۔ اردو عورتوں کی زبان۔　(نور اللغات)

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ اثر نے نور اللغات کی اس لفظ کے رو میں لکھا ہے "معلوم کس محلے کی یہ زبان ہے ہم واقف نہیں۔ عورتیں ایسے شخص کو جو اپنے شریف ہونے کی شیخی بگھارے ذات منگتا (عورت کو ذات منگتی) کہتی ہیں۔ نور اللغات میں یہ لفظ درج بھی نہیں۔" مولف مہذب اللغات عرض رساہے کہ لکھنؤ کی عورتیں "ذاتونیا" بولتی ہیں "ذات منگا (ذات منگتی)" بولتی ہیں۔

ذاتی : اصلی، حقیقی۔ فارسی فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خاندانی شرافت پر ناز نہیں کرنا چاہیے۔ انسان میں ذاتی جوہر کا ہونا ضروری ہے۔

ذاتی : اپنا، نجی کا۔ اردو فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ گو وہ بڑے آدمی ہیں مگر چونکہ میرے آج کل ذاتی تعلقات ہیں اسی بنا پر بہت زیادہ خیال کرتے ہیں۔

ذاتیات : شخصیت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج

قول فیصل :۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں (۱) ذاتیات پر اتر آنا (۲) ذاتیات پر حملہ کرنا۔ دونوں کا مفہوم ہے کسی کی ذات یا خاندان میں عیب نکالنا عام اس سے کہ وہ عیب اس کی ذات یا خاندان میں ہو یا نہ ہو۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میرے آپ کے کس قدر سنجیدہ گفتگو ہو رہی تھی باتیں کرتے کرتے آپ ذاتیات پر اتر آئے۔

ذاتی تجربہ :۔ اپنی آزمائی ہوئی بات۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ذاتی تجربہ جو کچھ ہو میں نے ایک شاعرانہ مضمون کہا ہے۔　(ادا جوان ادا)

ذاتی تعلق :۔ خاص تعلق، خانگی معاملہ۔ نجی کا لگاؤ۔ نجی کا فائدہ۔ عربی الفاظ۔ مذکر۔ فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مجھے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں ہے ذاتی تعلق کی بنا پر خود ان سے کہہ سکتا ہوں۔

ذاتی جوہر :۔ وہ خوبی جو کسی شخص کی ذات میں خود موجود ہو اور کسی رشتے یا تعلق کی بنا پر نہ ہو عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف :۔ گو وہ خاندانی حکما سے تعلق رکھتے ہیں مگر شاعری حضرت آفتاب کا ذاتی جوہر ہے

قول فیصل :۔ اضافت کے ساتھ جوہر ذاتی کہتے ہیں۔

رُباعی

پرساں کوئی کب جوہر ذاتی کا ہے
ہر گل کو گلہ کم التفاتی کا ہے
شبنم سے جو وجہ گریہ پوچھی تو کہا یہی
رونا فقط اپنی بے ثباتی کا ہے

ذاتی حیثیت :۔ اصلی پونجی، خاص سرمایہ، وسعت خاص، قابلیت خاص، عربی۔ مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :۔ لکھنؤ میں بہت کم بولتے ہیں۔

ذاتی رائے :۔ خاص اپنی رائے جس میں دوسرے کا خیال شامل نہ ہو۔ عربی الفاظ، اردو ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مگر یہ میری ذاتی رائے ہے ناظرین کو اختیار ہے جو چاہیں قیاس کریں۔ (امراؤ جان ادا)

ذاتی فعل :۔ وہ کام جس کا تعلق صرف کام کرنے والے کی ذات سے ہو دوسروں سے کوئی لگاؤ نہ ہو۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ ان کا ذاتی فعل ہے، انجمن سے اس کا کیا تعلق؟

ذاتی لیاقت :۔ خاص اپنی لیاقت یا جوہر اصلی۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ خاندانی وقار و شہرت پر انسان کو غرور نہ کرنا چاہیے ذاتی لیاقت کی بات ہی اور ہے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ ان کی ذاتی لیاقت کیا ہے اخلاق و عادات کیسے ہیں اور آپ ان کا حسب نسب بیان فرما رہے ہیں۔

ذاتی معاملات :۔ اپنے معاملات۔ نجی امور۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے بہت دنیا دیکھی ہے میں اپنے ذاتی معاملات میں کسی سے رائے نہیں لیتا۔

ذاکر :۔ (مادہ ذکر) ۱۔ ذکر کرنے والا ۲۔ ذکر جلی یا خفی کرنے والا۔ عربی، مذکر۔

قول فیصل :۔ اب یہ لفظ مخصوص ہے اس شخص سے جو منبر پر بیٹھ کے نظم یا نثر میں فضائل و مصائب اہل بیت بالخصوص ذکر شہیدان کربلا کرے یہ خاص اہل تشیع کی اصطلاح ہے

نہیں کسی کو غم شاہ دیں کا ہوش نفیس
بکا کا ذاکر و سامع کو اک ہجوم نفیس

لفظ حسین کے ساتھ ذاکر حسین زیادہ کہتے ہیں۔

ذال :۔ حرف کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ :۔ یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے کہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ عربی، آیت کلام پاک، تعلیم یافتہ طبقہ کی زبان۔

قول فیصل :۔ جب کسی کو اچھی حالت میں یا کسی ترقی کی منزل پر دیکھتے ہیں جب یہ آیت پڑھتے ہیں۔

ذائقہ :۔ ۱۔ ایک حس کا نام زبان میں ہوتا ہے چکھنے کی قوت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل :۔ ان معنی میں زیادہ تر قوت ذائقہ بولتے ہیں عربی میں تاے مدوّرہ کے ساتھ ذائقہ ہے۔

ذائقہ :۔ ۲۔ لذت، مزہ۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

ذائقہ شیرۂ جاں سے ہے سوا بوسے کا
آب گوہر نہ بھرے گا مزا بوسے کا — ناسخ

ذائقہ :۔ ۳۔ لطف، چسکا۔ (پڑنا کے ساتھ)۔ اردو۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اہل لکھنؤ ان معنی میں چسکا پڑنا یا مزہ پڑنا بولتے ہیں۔

ذائقہ بدلنا :۔ لذت دور ہونا، مزہ دوسرا ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ذائقہ ہونٹوں کا بدلے گا نہ مستی لیجے
پھلنے لگے یہ قند سیہ اب تو شکر پارے ہیں — وزیر

ذائقہ پانا :۔ مزہ پانا، لذت پانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

خضر کو جو نہ ہوا چشمۂ حیواں میں نصیب
ہم نے وہ ذائقہ قاتل ترے خنجر پایا — اسیر

ذائقہ چکھانا :۔ ذرا سی کوئی چیز کھانے کے لیے دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل :۔ مؤلف نور اللغات نے اس کا ایک مفہوم "مزہ دینا" لکھا ہے۔ مگر لکھنؤ میں "مزا دینا" کا مفہوم "چکھانے" سے ادا کیا جاتا ہے۔ البتہ تلخی کے ساتھ موت کا "ذائقہ چکھانا" بولتے ہیں جیسے "ایک زنگی نے ...... میرے شوہر کو کہ ہنوز اس نے شربت وصل نہ پیا تھا کہ ذائقہ تلخی موت کا چکھایا" (طلسم ہوش ربا)

پیش کردہ مثال میں ذائقہ تلخی موت کا چکھایا استعمال ہوا ہے۔ اب لفظ تلخی کے ساتھ یہ صرف زبانوں پر بالکل نہیں آتا۔

ذائقہ چکھنا :۔ مزہ معلوم کرنا، لذت سے آشنا ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک شرط ہے کہ اگر تو جرأت کا رلاکر ملکہ مہرخ کا سر دے تو ذائقہ شربت وصل کا میرے چکھے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذائقہ حاصل ہونا :۔ لذت ملنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

جب لب شیریں سے گالی دی ہو۔ ہم کو پانی ذائقہ حاصل ہوا ہے۔ شہد زہر آمیز کا — آتش

ذائقہ دار :۔ لذیذ، خوش مزہ۔ فارسی صفت۔

محل صرف :۔ آہا ہا! کیا ذائقہ دار حلوا ہے۔

قول فیصل :۔ عام طور سے اس کا تلفظ "ذائقے دار" کیا جاتا ہے جو اردو ہے۔

ذائقہ کھو دینا :۔ مزہ نہ باقی رکھنا، لذت مٹا دینا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال

بوسہ ہے اس کے لب کا خط آنے سے ناگوار
شربت کا ذائقہ اثر سم نے کھو دیا — اکبر

ذائقہ لینا :۔ (متعدی) لذت حاصل کرنا۔ کوئی

چیز چکھنے سے کر کھانا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ جلدی سے کھاؤ تم تو ذائقہ لے رہے ہو وہاں وقت سے پہنچنا ہے۔

ذائقہ ملنا:۔ لذت حاصل ہونا، مزہ ملنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

چٹے نہیں ہیں قبر سے میری سگ وہما
کچھ تو ہے ان کو ذائقہ استخواں ملا — اسیر

ذَبح:۔ ۱ (بفتح اول وسکون دوم) گلا کاٹنا، گردن پر چھری پھیرنا۔ عربی مصدر، فصیح، رائج۔

ع وقت ذبح شاہ دیتے تھے صدا المدد رسول اللہ علیہ

قول فیصل:۔ اس کا صرف کرنا اور ہونا کے ساتھ ہے۔

ذبح:۔ ۲ حکم شریعت کے موافق حلال جانور کی قربانی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذبح کے بعد جانور جب تک ٹھنڈا نہ ہو جائے کھال نہ اتارنا چاہیئے۔

قول فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذبح عظیم:۔ (ذِبح، بکسر اول وسکون دوم) قرآن کی آیۃ وَفَدَینٰہُ بِذِبحٍ عَظِیمٍ۔ اس آیت سے مراد امام حسین علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ذی نفس مطمئن ہے، تو ذبح عظیم ہے
دفتر ہے تیری مدح کا قرآن اے حسینؑ — انور نامے بریلوی

ذبح کرنا:۔ ۱ جس جانور کا گوشت کھانا شرعاً جائز ہے اس کو چھری چاقو وغیرہ سے حلال کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

یہ عجیب ماجرا ہے کہ بروز عید قرباں
وہی ذبح بھی کرے ہے وہی لے ثواب الٹا — انشاء

قول فیصل:۔ مگر اسلامی شریعت کی پابندی کے بغیر بھی کوئی جانور ذبح ہو تو اس کے لئے بھی یہی بولیں گے۔ جیسے وہ ہرن زمین پر گرا۔ صاحب بہادر نے فوراً مرکب سے کود کر اسے ذبح کیا۔

ذبح کرنا:۔ ۲ قتل کرنا، گلے پر چھری پھیرنا، گردن کاٹ دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ چالاک نے کہا اے والد ماجد ساحر کا قاعدہ ہے کہ جب مرتا ہے بیر اس کے غل مچاتے ہیں۔ اگر اس کو آپ ذبح کرتے اور شور و غل ہوتا پیچھے کو تھے کے نظام اور ضیغم جو پلنگ بچھائے ہیں موجود تھے فوراً صدا سن کر دوڑے آتے۔ اور گرفتار کر لیتے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذبح کرنا:۔ ۳ گلوکاری کا کمال دکھلاکے یا کسی ادا سے دیکھنے اور سننے والے کو تڑپا دینا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شرارہ حالت ذوق میں آکر رونے لگی۔ عمرو بشکل عورت رونے لگا توقف کیا۔ شرارہ نے کہا اری بسمل کیوں چھوڑتی ہے ذبح کیا ہے تو دم نکل جانے دے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذبیح اللہ:۔ حضرت اسمٰعیل پیغمبرؑ کا لقب، خلف نبی خدا جناب ابراہیمؑ خلیل اللہ۔ عربی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قول فیصل:۔ ایک بار جناب ابراہیمؑ نے متواتر تین شب خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ہاتھ سے اپنے فرزند اسمٰعیلؑ کو ذبح کر رہا ہوں۔ نبی تھے اشارہ قدرت سمجھے اور ذبح کرنے کے لئے اسمٰعیلؑ کو مقام منا میں لائے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کے بیٹے کی گردن پر چھری پھیری۔ ادھر بحکم خدا جنت سے دنبہ آکے ذبح ہو گیا اور حضرت اسمٰعیلؑ بچا لیے گئے اس روز سے جناب اسمٰعیلؑ کا لقب ذبیح اللہ ہو گیا۔ یہ واقعہ ۱۰ ذی الحجہ کا ہے۔ مسلمان اس خوشی میں ہر سال اسی تاریخ کو عید مناتے ہیں عید گاہوں اور مسجدوں میں جمع ہو کے نماز پڑھتے ہیں آپس میں گلے ملتے ہیں اور بکرے دنبے وغیرہ کی قربانی کرتے ہیں۔ ذبیح خدا بھی کہتے ہیں اور شعرا فقط ذبیح بھی نظم کرتے ہیں اس طرح کہ ساتھ ہی خلیل (ابراہیم) کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

ذبیحہ:۔ (بفتح اول و یائے معروف) قربانی کا جانور جو عنقریب ذبح کیا جانے والا ہو، شرع کے موافق حلال کیا جانے والا جانور۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذبح کرنے سے پہلے ذبیحے کو سیر و سیراب کر لینا چاہیئے حکم ہے کہ بھوکا پیاسا نہ ذبح کرو۔

قول فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے "ذبح ہونے کی صورت" جیسے:۔ مچھلی پانی سے زندہ نکال لی جائے تو حلال ہو جاتی ہے۔ گویا یہی اس کا ذبیحہ ہے۔

ذبیحین:۔ (بفتح اول و چہارم) ذبیح کا تثنیہ۔ رسول اسلام کے والد ماجد جناب عبد اللہ اور حضرت اسمٰعیلؑ سے مراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، تثنیہ، مستعمل۔

کعبے کا سواد سطر مبین
شکر فی نسخۂ ذبیحین — (بیر مرغ کعبہ)

ذخّار:۔ (بفتح اول وتشدید دوم) موجیں مارتا ہوا، موجزن، خوب پانی سے بھرا ہوا۔ بحر (دریا) کی صفت۔

محل صرف:۔ دلارام جادو پہاڑ بنی ہوئی پانچسو کوس نکل گئی اسی طرح کوہستان اور دریائے ذخار سب مقام طے کیے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس کا صحیح املا زخّار ہے ذ کی جگہ (ز) ہو زخر سے مشتق ہے۔ عربی میں زخر کے معنی ہیں دریا کا چڑھنا یعنی پانی سے پُر ہونا اور موجیں مارنا۔

ذخائر:۔ ذخیرہ کی جمع۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ یہ کون سی انسانیت ہے کہ عوام بھوکوں مرتے رہیں اور گیہوں کے ذخائر سڑتے رہیں۔

ذخیرہ:۔ ۱۔ خزانہ ۲۔ گودام ۳۔ جمع، پونجی۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قول فیصل:۔ اردو میں جمع، پونجی، سرمایہ کے معنی میں بولتے ہیں۔

طاعت خدا کی قرب شہ کائنات کا
توشہ تھا مغفرت کا ذخیرہ نجات کا (انیس)

موجودہ دور میں زیادہ تر جمع کئے ہوئے غلّے کو ذخیرہ کہتے ہیں۔

ہوں وہ لاغر میں کہ میرے واسطے
ایک دانہ بھی ذخیرہ ہو گیا (ناظم)

عربی میں تائے مدوّر کے ساتھ "ذخیرۃ" ہے جس کے لغوی معنی ہیں "وہ چیز جو وقت ضرورت کے لئے چھپا کے رکھ چھوڑی جائے" اس کا مادہ "ذخر" ہے جس کے معنی ہیں "وقت ضرورت کے لئے چھپا رکھنا"۔

ذخیرہ اندوز۔ قانون کے خلاف بہت سا غلّہ جمع کر کے رکھ لینے والا۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، اخباری زبان۔

محل صرف:۔ ذخیرہ اندوز کا دل انسانی ہمدردی سے خالی ہوتا ہے۔

ذخیرہ اندوزی۔ خلاف قانون غلّہ جمع کرنے کی صورت حال۔ فارسی ترکیب، اردو صرف، مؤنث، اخباری زبان۔

محل صرف:۔ بڑھتی ہوئی گرانی کی روک تھام اس طرح ہو سکتی ہے کہ ذخیرہ اندوزی ختم کر دی جائے۔

ذخیرہ کرنا:۔ (متعدی) جمع کرنا، وقت ضرورت کام آنے کے لئے رکھ چھوڑنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جوانی میں جو کچھ کمائے اس میں سے تھوڑا بہت بڑھاپے کے لئے بھی ذخیرہ کر لے تو بہتر ہے۔

ذخیرہ ہونا:۔ (لازم) وقت ضرورت کے لئے کسی چیز کا چھپا کے رکھ لیا جانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مومنین کے اعمال اللہ کے یہاں ذخیرہ ہیں۔

ذَرّا:۔ قلیل، کم، تھوڑا۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کہہ دیا تھا کہ ابھی اختر نے بھی کھانا نہیں کھایا ہے۔ مگر تم نے اس کے لئے ذرا بھی نہیں چھوڑا سب کھا گئے۔

قول فیصل:۔ عربی میں ذرّہ کا (بالفتح و تشدید دوم) یہ مندرجہ ذیل معنی ہیں: ۱۔ چھوٹی چیونٹی ۲۔ سورج کی کرن کے چھوٹے چھوٹے اجزا جو روشن دانوں میں تیرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں ۳۔ وزن میں جو کا سواں حصہ ریت میں ابرک کے وہ ریزے جو دھوپ میں چمکتے رہتے ہیں۔ فارسیوں نے ذرّہ کر لیا ان کی تقلید میں اردو شعرا نے بھی ذرّہ کہا۔

ذرّہ و رہتی نہیں حرارت عشق
حسن پر جب زوال آتا ہے (امانت)

پھر تشدید اڑا کے "ہ" کو الف سے بدل لیا۔ موجودہ دور میں ذَرّا کا املا "ذرا" ہو گیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

ذرا:۔ ۱۔ تھوڑا وقت، کچھ دیر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ کی شکایت سر آنکھوں پر کیا کروں بھائی ذرا بھی وقت نہیں ملتا کس وقت خط لکھیں دفتر کا کام اتنا زیادہ ہو گیا ہے کہ دم لینے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب کچھ سوچ کر بولے اچھا ذرا ٹھہر جائیے۔ میں دو چار شعر کہہ لوں تو چلوں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۔ ۲۔ کچھ، کسی قدر۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ دوپہر ڈھلے (آزاد) ایک قصبے میں پہنچے۔ بیل کے پیڑ کے سائے میں بستر جمایا..... تھکے ماندے چلے آتے تھے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے ذرا دل کو ڈھارس ہوئی۔ پاؤں پھیلا کر لمبی تانی تو دنیا و مافیہا کی خبر نہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۔ ۳۔ بالکل۔ اردو، فصیح، رائج۔

رنج و راحت ذرا نہیں ہوتا
اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (مومن)

مجھ کو گھر کا پتا نہ تھا معلوم
تم کہاں ہو ذرا نہ تھا معلوم (نالۂ رسوا)

کہاں تک مرثیہ ہندوستان کا اب لکھے شاعر
کہ قبضے میں طبیعت ہے نہ قابو میں ذرا دل ہے (فسانۂ آزاد)

ذرا:۔ ۴۔ حسن کلام کے لئے زائد بھی آتا ہے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بھائی یہ تم نے نایاب چیز پائی ہے ذرا مجھے دو تو اچھی طرح دیکھوں یہ تم کہاں سے لائے۔ (طلسم ہوش ربا) ایضاً۔ شاہ جی نے شراب کی ترنگ میں مارے ڈر کے اپنی بیتی صاف صاف کہہ سنائی جس کو ہم اپنی زبان میں ادا کرتے ہیں۔ ذرا کان دھر کر سنئے۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا:۔ ۵۔ تھوڑی دیر کے لئے، کچھ دیکھنے کے لئے۔ اردو، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا ادھر آؤ تم تو جیسے ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو جلدی کیا ہے چلے جانا۔

ذرا:۔ ۶۔ یونہی سا بھی، آہستہ سے بھی۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ وہ گلفام، سیم اندام ٹھہر گئی ظرف سیمیں کو دوسرے ہاتھ میں لیا اور پیڑ کے سائے میں

بیٹھ کر ستانے لگی۔

آزاد۔ ہم بھی ہمراہ رکاب ہیں۔ ہم تو ڈر گئے کہ نزاکت کے مارے ہلکا پھلکا برتن نہ پہاڑ ہو گیا۔ شادی کی دیر ہے۔ ذرا لب ہلاؤ تو ہاتھو بنا لوں۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا بھی:۔ کچھ بھی، تھوڑا سا بھی۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کرو تیز یارو مجھ سے سچے خیر خواہوں میں
اگر تم کو ذرا بھی امتیاز حق و باطل ہے (افسانۂ آزاد)

ذرات:۔ چمک دار اجزا، ذرہ کی جمع۔ عربی مذکر، فصیح، رائج

نبی کے جو زیر قدم آ گئے
وہ ذرات روشن ستارے بنے (ذرہ بلے بریلوی)

ہر ذرہ شگفتہ ہے اک اجڑی ہوئی بہار
عبرت سے دیکھ باغ کے ذرات سوگوار (جوش ملیح آبادی)

ذرات دل پہ اپنے نظر کر تو عندلیب
کتنے دبے پڑے ہیں خزانے بہار کے (جگر مراد آبادی)

ذرا دانت تلے زبان دے:۔ تامل کر۔ دم لے، ٹھہر جا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں ہے۔ لکھنؤ کی عورتیں جلدی جلدی باتیں کرنے والے کی نسبت کہتی ہیں اشتلا رے اس قدر تیز بولتا ہے کہ تالو سے زبان نہیں لگتی۔

ذرا ذرا:۔ کچھ کچھ، ڈھیر سے ڈھیرے، اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بچہ جب ذرا ذرا چلنے لگتا ہے تو ماں خوشی سے پھولے نہیں سماتی۔

ذرا ذرا:۔ تھوڑا تھوڑا۔ رتی رتی۔ اردو صرف فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نذر کی مٹھائی ہے کل آدھ پاؤ ملی گی، سبھی میں ذرا ذرا سب کو پہنچانا ہے اور تم یہاں ضد کیے جا رہے ہو کہ ہمیں اور دیجئے

ذرا ذرا سے:۔ چھوٹے چھوٹے ننھے سے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ طوطوں کو ذرا ذرا سے پنجروں میں بند کر کے بی جی بھیجو اور سخت گردت بڑھانے بجا یہ کچھ اس خیال سے نہیں کہ طوطے بہشت یا مرگ کی ہوا کھاتے ہیں بلکہ صرف اپنا دل بہلانے کے لئے (فسانۂ آزاد)

حشر بنچے ذرا ذرا سے پیا ہی ہے ہوئے (خوشتر)

ذرا ذرا کر:۔ تھوڑا تھوڑا کر کے۔ عورتیں ذرا ذرا کر کے کی جگہ بولتی ہیں۔ نور اللغات میں اس طرح درج ہیں۔

جوڑے کی جستجو سے لت پڑی اس کو کیا کہوں حال تجھے نظر
بر چاندی سونا تھی وہی بیچ کے لے گئے وہ ذرا ذرا کر (رنگین دہلوی)

قول فیصل:۔ اب عورتیں "ذرا ذرا کر کے" ہی بولتی ہیں۔ "ذرا ذرا کر" متروک ہے۔

ذرا سا:۔ چھوٹا، بالکل ننھا سا۔ اردو فصیح، رائج

قدر کیسی آج وہ مردوں سے ہیں کرتے جاتے
کل کی ہے بات ہوئے تھے جو ذرا سے پیدا (آتش)

ذرا سا:۔ تھوڑا سا۔ اردو صرف، فصیح، رائج

محل صرف:۔ آزاد۔ ایک حسین عورت سے جو پانی بھر رہی ہے کیوں نیک بخت ہمیں ذرا سا پانی نہیں پلاتیں۔ بھر نا دو بھر ہو تو لاؤ ہم بھر دیں۔ تم بھی پیو، ہم بھی پئیں۔ احسان ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سا:۔ تھوڑی دیر کا، کچھ دیر کا، اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ نقل ہے کہ ایک صاحب نے اپنے غلام کو۔۔۔ حکم دیا کر جا کر بازار میں تاک لگائے اگر انگور رہا تھ آئیں تو ذرا خرید لائے۔ غلام نے ایک دلبر میوہ فروش۔۔۔ کی دکان کی خوشے خریدے اور دھر گشت کرتے ہوئے خراماں آقا کے پاس لے گیا۔ وہ نہایت ہی بد دماغ ہوئے۔ فرمایا ذرا سا کام اور یہ تاخیر اتنی دیر میں تو میں لندن ہو آتا۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سا منھ نکل آیا:۔ خوف یا رنج کے سبب چہرہ اتر گیا۔ اردو محاورہ، عورتوں کی زبان۔

مر گئے نام شفا سن کے زہے خواہش مرگ
منھ ذرا سا نکل آیا ترے بیماروں کا (داغ)

تو بہ جو میں نے کی نکل آیا ذرا سا منھ
وہ رنگ روپ ہی نہیں صبح بہار کا (داغ)

ذرا سی آبرو ہے:۔ یہ جملہ وہاں بولا جاتا ہے جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ تم ان کے مقابل کے نہیں ہو تم کو ایسا نہ چاہیے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ کی زبان پر یہ جملہ نہیں آتا۔

ذرا سی بات:۔ تھوڑی سی بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یا حضرت اک ذرا سی بات کو آپ نے کتنا طول دیا۔ قسم لیجئے جو میں نے آپ کو چور بنایا ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ذرا سی بات:۔ تھوڑی سی مصیبت، معمولی صدمے کی بات۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ تمہیں چاہیئے کہ دل کو مضبوط کرو، ذرا سی بات میں نہ گھبرا جایا کرو۔ دیکھو تو وہ قادر مطلق کیا کرتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذرا سی بات کا افسانہ بنا دینا:۔ (سندی) معمولی سی بات کو بڑھا دینا۔ اردو صرف فصیح رائج۔

شعر ذرا سی بات کا دنیا دیتی ہے افسانہ (ظلم)

ذراسی بات کو طول دینا:۔ معمولی بات کو بڑھا کے تکرار کرنے کو کہتے ہیں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔ (دیکھو ذراسی بات میں)

ذراسی بات ہے:۔ آسان کام ہے۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ مشکل سے مشکل کام ان کے آگے ذراسی بات ہے۔

ذراسی جان:۔ چھوٹا سا ننھا سا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ذراسی جان ہے پر دل جگر پروانے کا دیکھو
کہ جلتی آگ میں کس شوق سے گر گر کے جلتا ہو تیر

ذراسی جان اور یہ عزم ہمدردی کے قابل ہو بے جان
کوئی بڑھ کے شریک محبت پروانہ ہو جائے محشوق

ذراسے میں:۔ ۱ معمولی بات پر۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ بات تو سنو تم تو ذراسے میں بگڑ جاتے ہو۔

ذراسے میں:۔ ۲ معمولی حرکت پر تھوڑا سا چلنے میں۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ کٹارو پہول بنا ذراسے میں تو ہانپنے لگے ہو۔

ذرا سینک کر بجھایئے گا:۔ جلدی نہ کیجئے یہ کام کرنے سے پہلے کچھ سوچ سمجھ لیجے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اردو محاورہ عورتوں کی زبان۔

بولی چپ رہیئے منہ کی کھایئے گا شوق
اک ذرا سینک کر بجھایئے گا (زہر عشق)

ذرا ظہور (دیا)، **ذری ظہور**:۔ ظہور بفتح اول واو معروف، کچھ کچھ، کسی قدر، تھوڑا بہت۔ اردو غیر فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ پہلی صورتوں میں مستعمل نہیں۔ صرف انہی معنوں میں بولتے ہیں جیسا کہ ان اشعار سے ظاہر ہے۔

وہی ہے مہر میں ذرہ میں ہے وہ رنگ نمود رتنج
کسی میں تیز کسی میں ذرا ظہور آیا

جو حلال کر رہا ہے نہ اٹھا چھری گلے سے
کہ ذرا ظہور تسمہ ابھی تو لگا ہوا ہے شاد

ذرا عقل کے ناخن لو:۔ ہوش کی باتیں کرو، بیوقوفی کی باتیں نہ کرو۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا عقل کے ناخن لو میاں کس چکر میں پڑے ہو بھلا نواب صاحب اپنی لڑکی کی شادی تم سے کر دیں گے اپنی حیثیت تو دیکھو۔

ذرا کی ذرا۔ ذری کی ذری:۔ تھوڑی دیر کے واسطے، لمحہ بھر کے واسطے (فقرہ) ذرا کی ذرا جھجھو جاؤ بات سن لو (ایضاً) مجھ کو اپنی نظر سے اوجھل نہیں ہونے دیتیں ذری کی ذری ہمسائے میں جا کر بیٹھی ہوں تو تڑاہ تراہ مچ جاتی ہے۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ صرف دہلی کی عورتوں سے مخصوص ہے لکھنؤ کی بوڑھی عورتیں کبھی کبھی بول دیتی ہیں۔

ذرا منہ سنبھال کے:۔ اس شخص سے بطور دھمکی کہتے ہیں جو سخت کلامی کرتا ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب منہ کی جگہ زبان کہتے ہیں (ذرا زبان سنبھال کے)

ذرا میں:۔ ذرا سی دیر میں۔ ذرا سی بات میں، لمحہ بھر میں۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ کیسا ہی سخت آدمی ہو ان کی باتوں سے ذرا میں موم ہو جاتا ہے۔

ذرا نہ ہونا:۔ رتی بھر نہ ہونا، شمہ برابر نہ ہونا، بالکل نہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی
اس بلا کی ادا نہیں ہوتی (نالۂ رسا)

ذرا ہوش میں آؤ:۔ ذرا سمجھو، ہوش کی باتیں کرو یہ کیا حماقت ہے۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ میں پوچھ کچھ رہا ہوں تم جواب کچھ دے رہے ہو ذرا ہوش میں آؤ کیا نشہ میں ہو۔

ذرائع:۔ وسیلے، واسطے، ذریعہ کی جمع۔ مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ سرحد پر پھر جنگ چھڑنے والی ہے۔ (ایضاً) جن کی آمدنی کے ذرائع محدود ہوں ان کو سنبھال کے پیسہ اٹھانا چاہئے۔

ذرّوں:۔ (واو مجہول) ذرّہ کی جمع۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

اختر مجلی ہیں زین جواہر نگار سے
ذرّوں نے چن لئے ہیں ستارے فلک سے انیس

ذرّوں کی روشنی پہ ستاروں کا تھا گماں
ہر فرات بیچ میں تھی مثل کہکشاں انیس

ذرّہ:۔ ۱ (عربی۔ ذرۃ۔ فارسیوں نے ذرّہ کر لیا) وہ چھوٹے چھوٹے اجزا جو شعاع آفتاب کے ساتھ روشندان میں یکساں نکلتے اور لہراتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ روشن دان میں شعاع آفتاب سے یہ ہمیں ہمیں ذرّے اس طرح چمک رہے ہیں معلوم ہوتا ہے افشاں اُڑ رہی ہے۔

ذرّہ:۔ ۲ بالکل وہ ریزہ جو تیز روشنی میں چمکا رہتا ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

دور کیوں جایئے زمیں کیا کم ہے
بلکہ ہر ذرّہ نیا عالم ہے مرزا رسوا

قول فیصل:۔ کنایۃً حقیر اور ناچیز کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔ جیسے میں تو ایک ذرّہ تھا نالی میں پڑا ہوا کیڑا جسے آپ نے آدمی بنا دیا۔

نارِ سے نور کی جانب اُسے لائی تقدیر
ابھی ذرہ تھا ابھی ہوگیا خورشید منیر　　انیسؔ

ذرہ :۔ ذرّے کے برابر، قلیل، تھوڑا سا۔ اردو متروک۔

کرے طلوع اگر چہ سر فکر کا میرے
نہ آفتاب میں ذرہ رہے درخشانی　　سوداؔ

ذرہ بھی نہیں ہے زرداروں کی یہاں قدر
دنیا کو سمجھتے ہیں ترے در کے گدا خاک　　صباؔ

قول فیصل :۔ اس کا استعمال ہمیشہ نفی کے ساتھ ہوا جیسا کہ شعروں میں ذرہ نہ رہے، اور ذرہ بھی نہیں ہے، سے ظاہر ہے۔ ایک شعر اور ملاحظہ ہو

ذرہ رہتی نہیں حرارت عشق
حسن پر جب زوال آتا ہے　　داغؔ

اب ان معنی میں اسے ذرا بہ تخفیف ہی بولتے ہیں مندرجۂ بالا اشعار سے یہ بھی ظاہر ہے کہ نہ رہنا اور نہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف تھا۔

ذرہ :۔ وہ چیز جو قابل تقسیم نہ ہو۔ اردو، مذکر۔
محل صرف :۔ ایٹم بم کے ذرات انتہائے زیادہ باریک ہوتے ہیں۔ کوئی ذرہ جزوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔

ذرہ :۔ ٹکڑا، ریزہ۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال
محل صرف :۔ کل پاؤ بھر شکر آئی تھی جو مہمانوں میں ختم ہوگئی آج ایک ذرہ نہیں ہے چائے کیونکر بنے۔

ذرہ برابر :۔ رتی بھر، شمہ برابر۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جا نہیں سکتا جناں میں یہ عقیدہ ہے مرا
دشمنی رکھتا ہے جو ذرہ برابر آپ سے　　اعجازؔ

ذرہ بھر :۔ ذرا سا۔
(فقرہ) اس بات میں ذرہ بھر جھوٹ نہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اس جگہ لکھنؤ میں ذرہ برابر زیادہ بولتے ہیں۔

ذرہ بے مقدار :۔ بے وقعت، بے حیثیت، حقیر، ناچیز، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جو آج با وقعت و با اعتبار ہے کل ذرۂ بے مقدار۔　　(ایضاً)

قول فیصل :۔ اپنے لئے بھی انکسار سے کہتے ہیں جیسے :۔ حضرت جناب تو آپ جو کچھ فرماتے ہیں ایک ذرہ بے مقدار ناچیز آدمی شاہی اور شہزادگی اور سلطانی اور خسروی کس کی (انشاء اللہ خاں) بے وقعت، کے معنی میں کمی کے ساتھ ذرۂ بے قدر بھی استعمال کرتے ہیں۔

ہے جہاں اک ذرۂ بے قدر حاتم کی سخا
وہ سخی سرکار ہے سرکار زین العابدین　　دور (رشید)

ذرہ پرور :۔ (بے اضافت) ناچیز کی قدر کرنے والا حقیر کو نوازنے والا۔ فارسی صفت قلیل الاستعمال

قول فیصل :۔ اب اس محل پر زیادہ تر ذرہ نواز بولتے ہیں۔ البتہ شعرا کبھی کبھی آفتاب کی صفت قرار دیتے ہوئے نظم کر دیتے ہیں (آفتاب ذرہ پرور)

حال پر اپنے توجہ کی نظر تھی جن دنوں
آفتاب ذرہ پرور جلوۂ جانانہ تھا　　آتشؔ

ذرہ پروری :۔ (بے اضافت) حقیر نوازی، فارسی ترکیب، مؤنث، قلیل الاستعمال۔
محل صرف :۔ میرے اشعار اس قابل کہاں کہ آپ ایسے استاد تعریف کریں یہ آپ کی عزت افزائی و ذرہ پروری ہے۔

ذرہ ذرہ :۔ تفصیل کے ساتھ، بے کم و کاست، اردو فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اور آئندہ ہوگا خدا کو ذرہ ذرہ معلوم ہے۔

ذرہ ذرہ :۔ ایک ایک ذرہ، ہر ذرہ۔ اردو، فصیح، رائج۔

پڑ نہ سے پرزے جو جہان آباد
ذرہ ذرہ ہو فضا میں برباد　　(مرزا رسوا)

ذرہ نواز :۔ ناچیز کو نوازنے والا، غریب پرور، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ میں آپ کا دامن دولت چھوڑ دوں یہ ہو ہی نہیں سکتا ایسا ذرہ نواز آقا مجھے کہاں ملے گا۔

ذرہ نوازی :۔ بڑی شخصیت کا کسی ناچیز شخص کی قدردانی کرنا۔ جب کوئی بڑی شخصیت والا اپنے سے کم حیثیت والے کے کمال کی تعریف کرتا ہے تو وہ کم حیثیت والا انکسار سے کہتا ہے۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ آزاد (انجن چیر ہوکر) حضرت یہ آپکی ذرہ نوازی ہے کہ آپ ایسا فرماتے ہیں ورنہ من آنم کہ من دانم۔　　(فسانۂ آزاد)

ذری :۔ بعض زبان والوں نے مؤنث کے لئے ذرا کی جگہ ذری کہا ہے۔ لیکن اب لکھنؤ میں اس جگہ ذرا ہی مستعمل ہے۔

سوکھ کر خار ہو سو بھی نہ ذری آنکھوں سے شاد
نرگس اے گل تجھے دیکھے جو بری آنکھوں سے　　(اوج لکھنوی)

قول فیصل :۔ اب بھی کبھی کبھی ذری ای بگڑی ہوئی شکل ذرئی سا، کی ترکیب سے بول دیتے ہیں۔ جیسے ذرئی سا پانی مجھے بھی دیدیجئے یہ لفظ بالکل متروک ہے۔
صاحب نور اللغات نے یہ جو لکھا ہے کہ بعض زبان دانوں نے مؤنث کے لئے ذرا کی جگہ ذری کہا ہے یہ مجھ [illegible] کا یہ قول شاد کے مندرجہ شعر میں ذری آنکھوں کے بگڑنے کی وجہ سے ہے۔ حالانکہ شعر میں ذری بمعنی

قافیہ استعمال کیا گیا ہے یعنی تذکیر و تانیث کا اس میں کوئی سوال ہی نہیں یہ لفظ تذکیر و تانیث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوا۔ اپنے قول کی تائید میں نثر کی ایک مثال پیش کرتا ہوں ملاحظہ ہو: "میں لاکھوں روپوں کی باتیں بتاتی ہوں۔ ذری خیال کر کے سنو... دھیان نہ بٹاؤ۔ آگے تم جانو، تمہارا کام جانے" (سیر کہسار)

دراصل یہ عورتوں کی زبان ہے۔ دوسری مثال فسانۂ آزاد کی ملاحظہ ہو: "میاں جانے والے! او میاں جانے والے!! اے ذری ادھر تو دیکھو یا الٰہی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہیں" مثال نمبر۱ میں ذری بمعنی تھوڑا سا کچھ اور مثال نمبر۲ میں ذرا دیر کے لئے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

ذرّے بھر کی چیز: چھوٹی سی چیز جیسے انسان کے بدن میں ایک اور ذرّے بھر کی چیز لگی ہو۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذرّیّت: (ذرّیات، جمع) انسان یا جن کی نسل، بال بچے، آل اولاد۔ عربی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیار شام میں ذریت شکل کشا گذری — حقی

قول فیصل: بروزن فاعلن بھی کہتے ہیں۔

ذرّے سے آفتاب کرنا: حقیر کو بلند مرتبہ کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

نگاہ لطف و عنایت سے فیض یاب کیا
مجھے حضور نے ذرّے سے آفتاب کیا — بیتل

ذری سے میں اُبل پڑنا: کسی نازیبا حرکت کی معمولی سی ترغیب و تحریص پر بے قابو ہو جانا اور نازیبا حرکت کرنے پر آمادہ ہو جانا یا کہنے لگنا۔ اردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف: آج تو نہیں کل بھاؤں گی کرنجے یہ کیا ہو گیا ہے ذری سے میں اُبل پڑتی ہاتھ پکڑ کے نکال باہر کر دوں گی۔ (کامنی از سرشار)

ذریعہ: (بفتح اول و یائے معروف) عربی، مؤنث، وسیلہ، طفیل۔

بت ہی روٹھے ہوئے خدا ناخوش
اپنی بخشش کا کیا ذریعہ ہے — منیر شکوہ آبادی

(نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ طفیل کی جگہ ذریعہ نہیں بولتے شعر میں بھی وسیلہ کی جگہ ذریعہ کہا گیا ہے۔ طفیل کا مفہوم نہیں پیدا ہوتا۔

ذریعۂ آمدنی: پیسہ پیدا ہونے کی صورت۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف: ہم علم ہی کی روٹی کھاتے ہیں۔ یہی ہمارا ذریعۂ آمدنی ہے۔

ذریعہ پیدا کرنا: لازم، رسائی کی صورت نکالنا، کسی تک پہونچنے کی سبیل نکالنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: تم نے ان تک پہونچنے کے لئے کیا اچھا ذریعہ پیدا کیا ہے۔ تعریف نہیں ہو سکتی۔

قول فیصل: اس کا متعدی ذریعہ پیدا ہونا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے کسی سے کہو سنو جب کوئی ذریعہ پیدا ہو ورنہ تم سمجھتے ہو کہ آج کل نوکری یونہی مل جائے گی۔ اس زمانے میں نوکری ملنا خالہ جی کا گھر نہیں۔ بڑے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

ذریعہ تلاش کرنا: سبیل ڈھونڈھنا، کسی تک پہنچنے کا راستہ ڈھونڈھنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: حاکم تک رسائی کے لئے پہلے کوئی ذریعہ تلاش کرو تو کامیابی ہو سکتی ہے۔

ذریعہ ڈھونڈھنا: وسیلہ تلاش کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خلیفہ کچھ ذریعہ ڈھونڈھتا تھا
نصیب اس کے سبب ہو چلا — (الف لیلہ نو منظوم)

ذریعۂ معاش: آمدنی کی صورت۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: غریب زردوزی کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا ہے یہی اس کا ذریعۂ معاش ہے۔

قول فیصل: اختیار کرنا، ڈھونڈھنا، ہونا اور نہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذریعۂ نجات: مصیبت سے چھٹکارا ہونے کی صورت، بخشش کی سبیل۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف: عشق الٰہی کی سچی تڑپ انسان کے لئے ذریعۂ نجات ہے۔

ذریعہ نکالنا: راہ نکالنا، سبیل نکالنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: خدا کے فضل سے آپ کا تو بڑا رسوخ ہے۔ کوئی ذریعہ نکالئے کہیں باکار ہو جاؤں۔ بیکاری اب کھل رہی ہے۔

ذریعہ نکلنا: وسیلہ پیدا ہونا، راہ ممکن ہونا، سبیل نکلنا، رسائی کی صورت پیدا ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف: تکمیل فعل کے لئے ذریعہ نکل آنا کہتے ہیں۔ جیسے ایک ذریعہ نکل آیا ہے امید ہے کہ اب میرا تبادلہ ہو جائے گا۔

ذریعہ ہونا: سبیل ہونا، صورت ہونا، وسیلہ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محل صرف: بھوک اور قحط سے نجات پانے کا یہی ایک ذریعہ ہے کہ ملک کا ایک ایک بچہ آپس میں ایک دوسرے سے ایثار و ہمدردی کا برتاؤ کرے۔

قول فیصل:۔ سلیس معنی میں بھی بولتے ہیں۔ ذریعہ جیسے:۔ ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جو ہم کو نواب صاحب تک پہنچا دے۔

ذریعے سے:۔ وسیلے سے، راہ سے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ایک مقام پر القازہ اور چوب پہاڑ پر رکھی رہتی ہے اور سلیمان اس کے ذریعہ سے نامہ و پیام افراسیاب سے کرتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اسی محل پر صرف ذریعے (بحذف لفظ سے) بھی بولتے ہیں۔ جیسے: ایک خط ڈاک کے ذریعے روانہ کیا اور ایک خط دستی بھیجا دونوں کے جواب سے ابھی تک محروم ہوں۔

ذرے کو آفتاب بنانا:۔ ناچیز کو اعلیٰ مرتبے پر پہونچانا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

حر کو فلک جناب بنایا حسینؑ نے (انور)
ذرے کو آفتاب بنایا حسینؑ نے (رائے بریلی)

ذقن:۔ تھوڑی۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال ہے صفائی کے سبب عکس ہوں کا اس پر (خواجہ)
خط سے یہ بہتر نہیں ہے ذقن سرخ ترا (وزیر)
ذقن، زنخدان۔ لب، دہان، ورخ و جبین و نمک، تبسم نمکانے ہیں اس پری کو کا فرہل کے سبب قتل عام آتھیں

ذقن:۔ زقند کا مخفف، جست۔ اردو، مونث، متروک

محل صرف:۔ صحن سے جو طرارہ بھرا تو کوٹھے بام پر ..... وہاں سے ایک ذقن میں جنالی پر ہو رہیں اور وہاں سے پھلانگ ماری تو پھر دن سے صحن میں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اصولاً اس کا املا 'ز' سے ہونا چاہیے (زقن) اس لئے کہ اردو ہے۔ اب اس جگہ زقند ہی بولتے ہیں۔

ذقند بھرنا:۔ جست کرنا، اچھل کے ایک جگہ سے دوسری جگہ ہو رہنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پھر دم دبائے ہوئے ذقند بھری تو دو چار آدمیوں کو گرا دیا کسی کی کلائی توڑ دی، کسی کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیئے۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ ذقند کا املا 'ز' سے (زقند) ہونا چاہیے مگر فسانۂ آزاد میں 'ذ' ہی سے درج ہے۔

ذکا:۔ ذہانت، تیزیٔ طبع، زود فہمی۔ عربی، مونث، قلیل یا ذوقیہ طبقے کی زبان۔

حرف ہر یاسے لگا دریائے سخن
ہے ذکا سے طبع میری موج زن (منیر شکوہ آبادی)

قول فیصل:۔ ذکا ایک خاص قوت ہے جو ہر شخص کی طبیعت میں نہیں ہوتی۔ برخلاف فہم کے کہ وہ ایک عام قوت ہے جس میں صرف طبیعتوں کے اعتبار سے خصوصیت اور عمومیت ہوتی ہے۔

ذکاء:۔ آفتاب کا اسم علم۔ عربی، غیر منصرف۔

قول فیصل:۔ یہ لفظ اردو کے لئے بالکل غیر مانوس ہے

ذکاوت:۔ (بفتح اول و چہارم) ذہن کی تیزی، پیچیدہ بات کو جلد سمجھ لینے کی قوت۔ عربی، مونث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ حسن آرا:۔ آپ کی ذکاوت اور رسائی سے عیاں ہے آپ بڑے ذی لیاقت آدمی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذِکر:۔ شہرت، آوازہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قول فیصل:۔ کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذکر:۔ تعریف، ثنا، مدح۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

یہ کس کا ذکر ہے، کس کی ثنا ہے، کس کا بیان (رپ کماری)
کہ خم ہے خود بخود تسلیم خامہ دوزباں (صاحبہ)

قول فیصل:۔ کرنا اور کے ہونا ساتھ اس کا صرف ہے۔

ذکر:۔ شرف، بزرگی۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں ان معنی میں بالکل رائج نہیں۔

ذکر:۔ نماز، دعا۔ عربی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اردو میں نہ تو نماز ہی کو ذکر کہتے ہیں اور نہ دعا ہی کی جگہ بولتے ہیں۔

ذکر:۔ دل کی زبان سے خدا کا نام لینا، یاد الٰہی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ذکر معبود حقیقی سے ہے تر خشک زباں (ظہیر)

ذکر:۔ محمد اور آل محمد کی سیرت کا تذکرہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ارشاد ختمی مرتبتؐ ہے زینت دو اپنی مجلسوں کو ذکر علیؑ سے، اس لئے کہ ان کا ذکر میرا ذکر ہے اور میرا ذکر خدا کا ذکر ہے اور خدا کا ذکر عبادت ہے:

ذکر:۔ چرچا، تذکرہ۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہو گئیں
میرا تیرا ذکر چل کر انجمن میں رہ گیا (تجر)

قول فیصل:۔ آنا، چلنا، نکلنا، نکالنا، نیز ہونا اور نہ ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

علم و حکمت کی انھیں فکر نہیں
ایسی باتوں کا کہیں ذکر نہیں (مرزا آزمان)

ذکر:۔ بیان، کسی ایک امر کا بیان۔ عربی لفظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اصحاب لیاقت و ارباب ذکاوت لے بہ تقدم گہر ریزی سلک عبارت آرائی و ذکر صنائع و بدائع، اشعار نازک خیالی اصل مضمون کی جانب توجہ نہیں فرمائی۔ (فسانۂ آزاد)

ذکر:۔ (بفتحتین) (ذکور۔ جمع نر، عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ لفظ سنا اور بطور واحد اردو کے لئے غیر مانوس ہے۔ عربی داں طبقہ اس کی جمع ذکور بولتا ہے۔

ذکر:۔ آلۂ مردمی، عضو مخصوص۔ عربی، مذکر،

فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذکر کی ڈبی کو فصحا سرِ حشفہ کہتے ہیں۔

قول فیصل:۔ اگر گالی کے طور پر استعمال ہو تو بازاری زبان ہے۔

ذکر اٹھانا:۔ بات نکالنا، تذکرہ کرنا، اردو صرف فصیح، رائج۔

بٹھلا کے جو سے کا ذکر اٹھا کر
چوسر میں وہ لوٹتی سراسر (گلزار نسیم)

ذکر اذکار:۔ تذکرہ، کسی کے متعلق بات چیت۔ عربی الفاظ، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اس صحبت میں ہر قسم کے ذکر اذکار رہتے تھے کبھی شاہی زمانے کے قصے چھڑ گئے کبھی شاعری پر بحث ہونے لگی، کبھی لغوی تحقیقات ہونے لگی اور کبھی شعر خوانی۔ (حیات رشید)

ذکر ارّہ:۔ ایک قسم کا صوفیوں کا ذکر جس سے قلب کی صفائی بہت جلد ہوتی ہے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و بہار عجم)

قول فیصل:۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

ذکر العیش نصف العیش:۔ عیش کا ذکر آدھا عیش ہے یعنی عیش و عشرت کی بات چیت سے بھی طبیعت خوش ہوتی ہے۔ اور عیش کا سا لطف حاصل ہوتا ہے۔ عربی مقولہ، عربی دانوں کی زبان۔

قول فیصل:۔ یوں بھی استعمال ہوا ہے۔

ذکر کو عیش کے کہتے ہیں کہ ہے نصف عیش
ہجر میں وصل کی تقریر بہت اچھی ہے (سودا)

ذکر آنا:۔ اچھی یا بری صفت یا عمل یا شخص یا چیز کے لیے، تذکرہ ہونا، بیان ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ذکر ہر مصرعے میں آیا ہے خدا کی شان کا
لوگو! بیت اللہ مطلع ہے مرے دیوان کا (جلال لکھنوی، مصنف)

ذکر آیا جب بجوڑوں کا گر پڑے ہم سر کے بل
(ذکر) استی سجدے کی شکر فرض سجدہ ہو گیا (خواجہ وزیر)

ذکر بیان ہونا:۔ قصہ سنایا جانا، سلسلے کے ساتھ کسی کا تذکرہ کیا جانا۔ اردو صرف، متروک۔

محل صرف:۔ افراسیاب ہر جگہ سیر کرتا پھرتا ہے اور ہر مقام میں باغ اور عمارتیں اور سبزہ لگا ہے اور مکانات افراسیاب کے تعمیر ہیں کہ ذکر ان کا بروقت داخلہ عمرو اور طلسم کشا شاہزادہ اسد کے بیان ہوگا۔ (طلسم ہوش ربا)

ذکر جمیل:۔ تذکرہ جو نیکی کے ساتھ کیا جائے۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

رسولِ پاک کا ذکر جمیل ہوتا ہے (اعلم)

ذکر چلانا:۔ تذکرہ چھیڑنا، کسی کے متعلق کچھ کہنا۔ اردو صرف، متروک۔

تب کہا میں یار یہ کیا ہے بلا
کہنے لاگا ذکر اس کا مت چلا (سودا)

ذکر چلنا:۔ کسی کا تذکرہ ہونا۔ کسی کے متعلق بات ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کوئی آئے اس بزم سے کیا نکل کر
کرو رہ گیا ہے مرا ذکر چل کر (داغ)

ذکر چھڑنا:۔ (لازم) کسی بات کے بیان کی ابتدا ہونا، بات چیت شروع ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ یہ سامان پریل کی ٹھنک ہے۔ جام اور بادۂ گلفام کا ذکر چھڑے یہ حقانی باتیں مزہ کرکرا کیے دیتی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذکر چھڑ جانا بھی رائج و فصیح ہے۔

سہم کے رہ گئی دل میں تو بہ
ذکر جب چھڑ گیا مے کشی کا (انور دہلوی)

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہونچی تری جوانی تک (لا اعلم)

ذکر چھیڑنا:۔ کسی بات کے بیان کی ابتدا کرنا، بات چیت شروع کرنا، کسی کے متعلق گفتگو کا آغاز کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کہتے ہیں ذکر لیلیٰ و مجنوں نہ چھیڑیے
چپ رہیے بس نہ گور کے مردے اکھیڑیے (آتش)

محل صرف:۔ یاروں نے دیکھا کہ پھر سیلاب جنوں کا جوش ہے۔ پھر رخصت عقل و ہوش ہے۔ ناچار بلبل نے ایک اور ذکر چھیڑا۔ (فسانۂ آزاد)

ذکر خیر:۔[1] وہ تذکرہ جو خدا و دو عالم کو پسند ہو۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

خضر یہ بزم ذکر خیر کی ہے ذکر شر نہ ہو (لا اعلم)

ذکر خیر:۔[2] وہ گفتگو جو کسی غائب شخص کی اچھائی کا پہلو لیے ہوئے ہو۔ (مجازاً) کسی کا تذکرہ۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ مختلف افعال کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ مثلاً (چھڑنا) "کھانے کے بعد آپ کا ذکر خیر چھڑا، بڑی دیر تک آپ ہی کی باتیں ہوتی رہیں۔" (رہنا) "ہر وقت آپ ہی کا ذکر خیر رہتا ہے۔" (سننا) "دوسرے صاحب گلا پھاڑ پھاڑ کر غل مچاتے ہیں کہ الحمد للہ اچھا ہوں بفضل خدا سے۔ دعائے خیر عرض کرتا ہوں گو آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہوا، مگر آپ کا ذکر خیر اور نام نیک سن کر بے اختیار جی چاہا کہ ملوں۔" (فسانۂ آزاد) (ہونا) "حضور خدا کی قسم اس وقت آپ ہی کا ذکر خیر تھا۔" (فسانۂ آزاد)

طنزاً بھی مستعمل ہے، جس کا مفہوم ہے کسی کے

متعلق وہ گفتگو جو مذمت کا پہلو لیے ہوئے ہو جیسے اچھا یہ عیش صاحب کا ذکر خیر تھا، ارے وہ بڑے ذات شریف ہیں۔

ذکر عیش بہ از عیش:۔ عیش کا ذکر عیش سے اچھا ہوتا ہے یعنی عیش و عشرت کا بار بار ذکر عیش سے زیادہ لطف ہوتا ہے۔ فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ اس روز جو کچھ برابر والیاں بن ٹھن کے آئی تھیں ان کا حال سنیے۔ ذکر عیش بہ از عیش
(کامنی از سرشار)

ذکر کرنا:۔ تذکرہ کرنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج
محل صرف:۔ خداوند تعالیٰ نے تختیار کے کہا ارے حرامزادے شیطان میری لڑکیوں کا کیوں ذکر کرتا ہے
(طلسم ہوش ربا)

ذکر کرنا:۔ (کنایۃً) یاد الٰہی کرنا۔ اردو متروک، قلیل الاستعمال۔

ذکر مذکور:۔ تذکرہ، بات چیت، گفتگو۔
ابھی بہو سے کچھ ذکر مذکور مت کرو (مراۃ العروس)
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں عورتیں زیادہ تر ذِکَر (ذکا ذکر) کہتی ہیں (ذکر بکسر اول و فتح دوم)

ذکر مکان از ادب مکیں:۔ مکان کا ذکر کسی یعنی مکان میں رہنے والے کے ادب سے ہوتا ہے۔ یہ فقرہ اس وقت بولتے ہیں جب کسی ایسی چیز کا ذکر کیا جاتا ہے جو خود قابل ذکر نہیں ہوتی بلکہ اس کا تعلق کسی دوسرا قابل ذکر ذات سے ہوتا ہے فارسی مقولہ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ہم کعبے کا ذکر اس لئے کرتے ہیں کہ وہ خدا کا گھر ہے۔ ذکر مکان از ادب مکیں۔

ذکر ہونا:۔ (اچھی یا بُری صفت یا فعل یا شخص یا چیز سے) کسی جہان ہونا، تذکرہ ہونا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج

درج میں بارہ اماموں کی کہوں بارہ جو غزل جیتہ
(صفت) عرش پر ہو ذکر اس بارہ دری کی شان کا

گرچہ ہے کس کس خرابی سے ولے باایں ہمہ
(شخص) ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے غالب

ذکور:۔ (بضم اول واؤ معروف) اناث (مادہ) کا مقابل، ذکر (نر) کی جمع۔ عربی، مذکر، عربی داں اردو داں کی زبان۔

محل صرف:۔ اگر کسی جوان لیڈی کو ذکور سے کم ملتے جلتے دیکھا کہا کہ فلاں لیڈی گو کم سن ہے مگر مردوں کی صورت سے اس کی طبیعت نفور ہے
(فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ لفظ ذکور کے ساتھ ہی عورت یا لیڈی جیسا کہ اوپر ہے کم اور لفظ اناث زیادہ واسطے ہیں جیسے ذکور و اناث ذیل کی مثالوں سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا۔

"ایک مقام پر پہونچے چپہ چپہ رشک بہشت جنت شد، ذکور چست و چالاک اناث مست و فربہ تمک:"
(فسانۂ آزاد)

دل سے لگی ہے کہ ہندی (ہندوستانی) آدمی بن جائیں ذکور علم شائستگی سے مستفید ہوں، اناث زیور تعلیم سے مزین ہوں: (فسانۂ آزاد)

ذکی:۔ ذہین، ہوشیار، تیز فہم، بات کی تہ تک جلد پہنچ جانے والا۔ عربی، صفت، مذکر، عربی دانوں کی زبان۔

محل صرف:۔ میاں میں تو لڑکپن ہی سے ذکی تھا۔ والد مرحوم بالکل بے وقوف تھے مگر والدہ جان بلا کی عورت تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذکی الحس:۔ حساس آدمی، وہ شخص جس کا حس تیز ہو جائے۔ عربی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ آپ ان کو بے وقوف سمجھتے ہیں ارے وہ بڑے ذکی الحس انسان ہیں تمہاری باتوں سے فوراً بھانپ گئے۔ "تجربات کا مرض آدمی کو ذکی الحس بنا دیتا ہے"

قول فیصل:۔ معنی نمبر ۲ میں اطبا کی اصطلاح ہے۔

ذکی الطبع:۔ تیز طبیعت، سریع الفہم، پیچیدہ سے پیچیدہ بات کو حل کرنے والا، عربی ترکیب، عربی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ نہایت تربیت یافتہ لیڈی ہیں۔ ذکی الطبع، حلیم المزاج، خوش فکر، ہنس مکھ، کشادہ پیشانی۔ (فسانۂ آزاد)

سبحان اللہ۔ آپ تو واقعی بڑے ذکی الطبع آدمی ہیں کیا چٹکیوں میں نقشہ حل کیا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ذلالت:۔ بضم اول صحیح بفتح اول غلط، خوار کرنا ذلیل کرنا۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ عوام لکھنؤ کہتے ہیں (تہذیب سے گرا ہوا فعل) کے معنی میں بفتح اول (ذَلالت) بولتے ہیں۔ جو اردو ہے جیسے: "آج آپ نے ان لوگوں کی ذلالت دیکھ لی پورا سلام پڑھ گئے۔ مگر آپ کا مقطع نہیں پڑھا اور آپ ہیں کہ انھیں کا دم بھرتے ہیں!"

ذِلّت:۔ (بکسر اول و فتح دوم مشدد) بے عزتی، خواری، رسوائی، ننگ، تحقیر، بے وقعتی، توہین، عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

تم جو ذکی کہہ کے پکارو سر محفل مجھ کو
فخر ہو جائے مرے واسطے ذلت کیسی رند

یہ نفس ناداں فریق غفلت ہوا ہے ذلت جس کا لحہ ہیں
کچھ نہیں ہے نظر نہیں ہے بنائے جاتے ہیں بن رہے ہیں
سید اکبر حسین، اکبر الٰہ آبادی

قول فیصل :۔ رسوائی، خواری کے ساتھ بصورت مترادف بھی بولتے ہیں۔

اٹھائے وہ ذلت و خواری کے سبب (مرزا رسوا)

ذلت اٹھانا :۔ رسوا ہونا، شرمندہ ہونا، ذلیل ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کیا مزہ انجمن یار میں دل پاتا ہے
ذلتیں روز اٹھاتا ہے وہیں جاتا ہے (امیر)

محل صرف :۔ بولو اب کیا ارادے ہے جئیں رہو گے بے غم کھاؤ گے یا ذلت اٹھاؤ گے۔ (فسانۂ آزاد)

ذلت اٹھنا :۔ ذلت کی برداشت ہونا۔ اردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ بغیر بلائے آپ کے ساتھ دعوت میں کیونکر چلا چلوں، مجھ سے یہ ذلت نہ اٹھے گی۔

ذلت پانا :۔ ذلیل ہونا، رسوا ہونا، خوار ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ لقا جھوٹا ہے اگر وہ خدا ہوتا اس حال کو نہ پہنچتا اور عمرو کے ہاتھ سے ذلت اس کا کوئی روست نہ پاتا۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلت چھانا :۔ نکبت برسنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ یہ صرف لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا نیز استعمال ہوتا ہے نہ لکھا۔

ذلت حاصل ہونا :۔ رسوائی ہونا، خواری ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

محل صرف :۔ افراسیاب نے اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھا تھا اس میں معلوم ہوا تھا کہ وہ میرا اس وقت کے نجومی بخت میں ذلت حاصل ہوگی۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلت دینا :۔ شرمندہ کرنا، خفیف کرنا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ سچ ہے محبوب نے ہر بے غرض آکے مجھے بڑی ذلت دی۔

ذلت سہنا :۔ اپنی بے عزتی کو برداشت کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ مالی دار ہو جانے سے کیا ہوتا ہے وہ ہیں تو میرے عزیز، میں ان کے یہاں ملازمت کروں یہ ذلت مجھ سے نہیں سہی جائے گی۔

ذلت کا سامنا ہونا :۔ بے عزتی ہونا اور رسوائی ہونا، خواری ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

غصہ رو دو جو وہ دن کا اسے ہوا خوش کر کا پانا آج جب
بدی جس سے کرے گا سامنا پھٹے گا ذلت کا (حافظ)

ذلت کھینچنا :۔ بے عزتی اٹھانا، رسوائی کو برداشت کرنا، خواری و ذلت سہنا، بے وقعت ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

جاتا ہم نے کیا کیا تھا پر اپنا چاہا کچھ نہ ہوا
عزت کھوئی ذلت کھینچی، آتش نے خوار و زار کیا جگر

ذلت گوارا کرنا :۔ ذلت سہنا، بے عزتی اٹھانا، بے وقعتی کی تاب لانا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

کس طرح کرتا ہے وہ ذلت گوارا آدمی
فی الحقیقت کچھ نہیں غیر خیال خام قیس (آتش)

ذلت نصیب ہونا :۔ بدنامی اور رسوائی ہاتھ آنا، عورتوں کی زبان میں تھکا فضیحتی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ نجو بدبخت نے عمر بھر میں ایک ہی کام کیا اس میں بھی ذلت ہی نصیب ہوئی وائے ناکامی۔ (فسانۂ آزاد)

ذلت ہونا :۔ رسوائی ہونا، تحقیر ہونا، شرمندگی ہونا، خفت ہونا، سبکی ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ جیران نے کہا خالہ جان اس عیار کے ہاتھ سے مجھے ذلت ہوئی ہے، اس کو میرے حوالے کیجئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلیل :۔ ۱۔ بفتح اول یائے معروف، بے عزت، خوار، رسوا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

احمد کے تھے احد میں فقط ار لفظی کفیل
تم جانتے ہو خوف سے پنہاں جو تھے ذلیل (نفس)

قول فیصل :۔ عربی میں اس کی جمع اَذِلّاء ہے، جو اردو میں رائج نہیں۔

ذلیل :۔ ۲۔ کمینہ، سفلہ، عربی لفظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ بات بکتے ہو اور مکر جاتے ہو بڑے ذلیل اور نہایت کمینے آدمی ہو۔

قول فیصل :۔ معنی کے اعتبار سے اردو ہے۔

ذلیل :۔ ۳۔ لوگوں میں برا مشہور ہو جانے والا عام طور سے کر وہ برا نہ ہو، رسوا، بدنام، وہ شخص جس کی برائی لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ عربی لفظ، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آدمی کو شرافت کے ساتھ زندگی گزارنا چاہئے۔ ذلیل ہو کے جیا تو کیا جیا۔

قول فیصل :۔ معنا اردو ہے۔

ذلیل :۔ ۴۔ سبک، خفیف، نظر سے گر جانے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم مجھے ہر طرف ذلیل کرتے پھرتے ہو۔

ذلیل کرانا :۔ ذلیل کرنا کا متعدی المتعدی، رسوا کرانا، بدنام کرانا، شرمندہ کرانا، لوگوں کے سامنے کسی کی بری گت بنوانا اس طرح کہ اس کی بے عزتی ہو۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ افراسیاب نے سحر زد کر کے برق خاطف کو ہوشیار کیا اور کتاب سامری دیکھی حال معلوم ہوا کہ تیرے ہی سحر نے اسے ذلیل کرایا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اس جگہ ذلیل کروانا بجائے کرانا کے فصیح ہے۔

ذلیل کرنا:۔ شرمندہ کرنا، بدنام کرنا، رسوا کرنا، لتاڑنا، لوگوں کے سامنے کسی کی بُری گت بنانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں ابھی افراسیاب کو نامہ لکھتا ہوں کہ بندی کو تجھے وہ ذلیل کر کے طلسم سے نکال دے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذلیل ہونا:۔ خفیف ہونا، رسوا ہونا، لوگوں کی نظروں سے ذلیل ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

خراب خستہ ذلیل و رسوا تم سے ملنے ایسے ہوتے (طلسم ہوش ربا)

ذمّ: بُرائی، ہجو، مذمت، عربی، مونث۔

ہر کسی کے نہیں ہوں در خورِ ذم
کریں جو چاہیں مدح و ذم میری (تنیر)

قول فیصل:۔ اب اہلِ لکھنؤ مذکر بھی بولتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں بالتشدید مستعمل ہے جیسے تمہارے شعر میں جو ذم تھا وہ میں نے نکال دیا اب دیکھو شعر کہاں پہنچ گیا۔ لیکن فارسی ترکیب میں جیسے آتا ہے تو مشدد رہے گا۔

ذم کا پہلو نکلنا: تعریف کی بات سے مذمت پیدا ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کسی کی شان میں ایسی بات نہ کہو جس میں ذم کا پہلو نکلے۔ پہلے بات کو تولو پھر منہ سے بولو۔

قول فیصل:۔ انہیں معنوں میں ذم کا پہلو ہونا بھی مستعمل ہے جیسے: تمہارے اس شعر میں ذم کا پہلو ہے۔

ذم نکالنا:۔ شعر و سخن سے مختص، شعر وغیرہ کو اصلاح دے کے برائی سے پاک کرنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس مصرعے میں ذم کا پہلو ہے مصرع بدلو اور یہ ذم نکالو ورنہ شاعرے میں ہنسے جاؤ گے۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذم نکال دینا بھی رائج و فصیح ہے۔ جیسے تمہارے شعر میں جو ذم تھا وہ میں نے نکال دیا۔ اب دیکھو شعر کہاں سے کیا ہو گیا یعنی کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔

ذم نکلنا:۔ شعر وغیرہ کا وہ عیب دور ہونا جس میں برائی کا پہلو ہو۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ ذم جو تمہارے شعر میں ہے کسی صورت سے نکلنا چاہیئے کسی اور رُخ سے مصرع لگاؤ۔ میں بھی کوشش کرتا ہوں۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذم نکل جانا زیادہ رائج اور نسبتاً فصیح ہے۔ جیسے:۔ ذم نکل جائے تو اس شعر میں جو تخیل تم نے نظم کی ہے وہ بُری نہیں ہے اچھا دیکھو میں اس پر غور کر دیکھوں گا۔ اس کا ایک مفہوم ہے، تعریف میں برائی کا پہلو ہونا جیسے اس غریب نے تو آپ کی تعریف میں یہ جملہ کہا ہے اور آپ فرماتے ہیں اس میں ذم نکل رہا ہے۔ یہ تو کہئے کہ آپ اس کے محسن ہیں اور ہمارا اس کا خیال کرتے رہتے ہیں بھلا وہ آپ کو بُرا کہہ کے اپنا نقصان کریگا۔

ذِمّہ ملفوظ بالکسر عربی، ہتہ، عہد امان، ضمانت، کفالت، ذمّہ داری۔ عربی لفظ ہے۔ مذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ اس کے ماقبل میرا (یا) ہمارا (ضمیریں) لگے میرا ذمّہ (یا) ہمارا ذمّہ بولتے ہیں مفہوم یہ ہوتا ہے تم فلاں کام کرو میں ضمانت لیتا ہوں تم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔

لگا دو تو ذرا اے حضرتِ ناصح کہیں دل کو
مرا ذمّہ محبت سے نہ ڈرنا بے خطر رہنا (داغ)
تم آج روک کے اشکوں کو مسکرا دو تو
بہار جھینپ نہ جائے تو پھر مرا ذمّہ (اعلم)

قول فیصل:۔ ذمّہ کی جمع عربی میں ذمم ہے جو اردو میں رائج نہیں۔ اس کو صرف لینا کے ساتھ ذمّہ لینا ہی رائج و فصیح ہے۔ جس کے معنی ہیں ذمّہ دار بن جانا، اور ضامن ہو جانا۔ جیسے آپ ذمّہ لیں تو میں پانچ روپے ان کو دے دوں یوں تو نہیں دوں گا۔ کیونکہ پہلے کے دینے کا نام نہیں لیتے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ اب تو میں صرف اسی صورت میں ان کو روپیہ دے سکتا ہوں کہ آپ اس بات کا ذمّہ لیں کہ یہ اپنے وعدے کے مطابق روپیہ واپس کر دیں گے۔

ذمّہ:۲ امانت، سپردگی۔ مذکر۔ (فرہنگ اللغات)

قول فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذمّہ:۳ جواب دہی، مؤاخذہ (فرہنگ اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ذمّہ دار:۔ جواب دہ، ضامن، کفیل۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ نواب صاحب کو بھی کہتے ہی بن پڑی کہ اچھا اگر آستانی جی اس بات کی ذمّہ دار ہیں تو بسم اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کا تلفظ ذمّے دار بھی ہے اور ذمّہ دار بھی۔ اس کا صرف بنانا، بن جانا، بننا اور ہونا سے ساقط ہے۔ جیسے (بنانا) آپ کسی کو ان کا ذمّہ دار بنا دیجئے تو ٹھیک رہے گا (بن جانا) کسی کام کا ذمّہ دار بن جانا تو آسان ہے لیکن میدانِ عمل میں کارکردگی دکھانا بہت مشکل ہے (بننا) اگر آپ اس کام کے ذمّہ دار بنتے ہیں تو پورا بھی کیجئے۔ (ہونا) جب ان پر سے ہر شخص کا اعتماد اٹھ چکا ہے تو بھلا ان کا ذمّہ دار کون ہوگا۔

ذمّہ داری:۔ ضمانت، کفالت، جواب دہی۔ فارسی ترکیب، اردو مصرف، مونث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب تم نے خود معاملہ طے کر لیا تو

اب میری ذمّہ داری ختم ہوگئی۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔

قولِ فیصل:۔ تلفظ ذمّہ داری اور ذمّے داری دونوں طرح سے ہے۔ اس کی جمع ذمّے داریاں بھی مستعمل ہے۔

داورِ حشر ہے فاعل ذی ہوش کا بیاں
مقدور بھر ہیں جس کی بڑی ذمّے داریاں — آل رضا

ذمّہ داری سنبھالنا:۔ کام کو بخوبی انجام دینے کی ضمانت لینا، کوئی کام اپنے سر لینا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں بڑھاپے کے سبب بہت کمزور ہوگیا ہوں اب گھر کی ذمّہ داری تم سنبھالو۔

ذمّہ داری سونپنا:۔ اپنا اہم کام کسی دوسرے کو سپرد کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں اب بوڑھا ہوگیا ہوں زیادہ کام مجھ سے نہیں ہوتا ہے؛ اسی وجہ سے میں نے اپنے سب کاموں کی ذمّہ داری اپنے بڑے بیٹے کو سونپ دی ہے۔

ذمّہ داری کا کام:۔ اہم معاملہ سوچ سمجھ کے کرنے کا کام۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں انجمن کا سکریٹری نہیں بن سکتا اس لیے کہ بہت مصروف آدمی ہوں اور یہ بڑی ذمّہ داری کا کام ہے۔

قولِ فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے: میں جانتا ہوں کہ وہ کوئی ذمّہ داری کا کام بخوبی نہیں کرسکتے اس لیے کہ ہمیشہ سے لاابالی انسان ہیں اور اب تو یوں بھی نہیں ہوسکتا کیونکہ آئے دن بیمار رہتے ہیں۔

ذمّہ داری کو ذمّہ داری سمجھنا:۔ ذمّہ داری کے کام کو اسی طرح انجام دینا جس طرح ہونا چاہیے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم نے وعدہ تو کیا ہے کہ میں آپ کا یہ کام ضرور کروں گا۔ مگر مجھے امید کم ہے اس لیے کہ تم کبھی ذمّہ داری کو ذمّہ داری نہیں سمجھتے ہو۔ لاابالی آدمی ہو۔

ذمّہ داری لینا:۔ کسی کام کو انجام دینے کا عہد کرنا، ذمّہ داری کا کام اپنے سر لینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جب تم سے یہ کام ہو نہیں سکتا تھا تو ذمّہ داری کیوں لی تھی پہلے ہی انکار کر دیتے۔

ذمّہ ڈالنا (یا) ذمّہ کرنا:۔ (متعدی) سر کرنا، سونپنا، سپرد کرنا، تفویض کرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ ذمّہ کا تلفظ ذمّے، اہلِ لکھنؤ ذمّے کرنا، بولتے ہیں۔ ذمّے ڈالنا، زبانوں پر نہیں آیا۔

ذمّہ کرنا یا لینا:۔ (متعدی) ضامن ہونا۔ جوابدہ بننا۔ اقرار کرنا۔ ہامی بھرنا۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ ذمّہ کرنا، نہیں بولتے صرف ذمّہ لینا بولتے ہیں جس کی مثال ذمّہ نمبر میں لکھ دی ہے۔

ذمّہ وار:۔ ذمّہ دار۔ اردو، دہلی کی زبان (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام ذمّے وار بھی کہتے ہیں۔

ذمّہ ہونا:۔ ضمانت ہونا، عہد ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس بارے میں ہرگز ہرگز دخل نہ دو۔ خورشید دولھا کو میں سمجھا لوں گی۔ میرا ذمّہ۔ (فسانۂ آزاد)

ذمّی:۔ وہ غیر مذہب کا آدمی جو اسلامی حکومت کے ماتحت ہو اور معیّن کیا ہوا خراج ادا کرتا ہو یا مسلمان حکومت کا غیر مسلم خراج گزار۔ عربی، مذکر، اصطلاحِ فقہ۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر کافر ذمّی کہتے ہیں۔ جیسے اسلامی حکومت کافرِ ذمّی کے تحفظ کی ضامن ہوتی ہے۔

ذمّے:۔ (اسم یا ضمیر کے ساتھ) سر پہ، ذات پہ۔ اردو فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہارے ذمّے یہ الزام ہے کہ تم نے نواب صاحب کے گھر میں چوری کروائی۔

جو بیٹے صبر شہید کرتے ہو تم
مرے ذمّے بہتان دھرتے ہو تم — داغ

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم نکلتا ہے "سپردگی میں"

اپنے ذمّے یہ کام لو مجھ سے
اختیاراتِ عام لو مجھ سے — (ناز رسوا)

ذمّے کرنا:۔ سپردگی میں دینا، سونپنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دفتر کا سب کام اس وجہ سے تمہارے ذمّے کر دیا کہ تم ذمّہ داری سمجھتے ہو۔

ذمّے سے پاک ہونا:۔ عہد کو پورا کرکے فراغت پانا۔ اردو صرف، متروک۔

سر دھر پاؤں پہ قاتل کے کٹائے گردن
اپنے ذمّے سے تو صد شکر کہ ہم پاک ہوئے — میر

قولِ فیصل:۔ لفظ 'اپنے' اس محاورے کا خاص جزو ہے جو علیحدہ نہیں ہوسکتا۔ جیسا کہ شعر میں "اپنے ذمّے سے" ظاہر ہے۔

ذمّے لینا:۔ اپنی سپردگی میں کوئی کام لینا، ضامن ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جو کام ہم سے نہ ہوسکے وہ کام ہم اپنے ذمّے کیوں لیں۔

قولِ فیصل:۔ اس کے پہلے 'اپنے' (ضمیر) آتا ہے جو اس کا خاص جزو ہے۔ جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے۔

ذمیمہ:۔ (بفتح اول و یائے معروف) بُری، خراب، نازیبا، عربی، صفت، مؤنث، عربی داں طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ انسان کو لازم ہے کہ اخلاقِ ذمیمہ

سے پرہیز کرے اور افعال ناشائستہ سے گریز کرے۔ انسانیت اسی کی متقاضی ہے اور خدا بھی اسی سے راضی ہے۔ (ایضاً) جیسے جوہر، شاہ جوہر، یا دھو جوہر، اوجوہر جوہر الہی خیر اور لطف یہ کہ بنگارنے کو موجود کر ہم شریف ہیں۔ تربیت یا تنگی کو دم بھرتے ہیں، ہیچ من دیگرے نیست اور افعال ایسے قبیحہ و ذمیمہ (فسانۂ آزاد)

ذَنْب :- (ذ سب) گناہ۔ ذنوب جمع عربی، مذکر (نوراللغات)

قول فیصل :- عربی داں طبقہ ذنب و گناہ، یا ذنب و معصیت یا جائے ذنب، کی ترکیب کبھی کبھی تحریراً استعمال میں لاتا ہے جو کسی حد تک غنیمت ہے۔ تنہا ذنب کا اردو جیسی نرم و نازک زبان پر ایک طرح کا ظلم ہے جیسا کہ اس شعر میں ہے۔

> خدا معاف کرے ذنب اپنا اے سالم (قران)
> ذرہ دیا ہو اٹھیں روز حشر و رندے (مستعد)

ذنوب جو اس کی جمع ہے وہ بھی تنہا مستعمل نہیں۔ غفران ذنوب (گناہوں کی بخشش) کی ترکیب کبھی کبھی عربی داں طبقہ تحریراً استعمال کر لیتا ہے۔

ذَنَب :- (بفتحتین) آسمان پر ایک شکل ہے جو بڑے سانپ سے مشابہ ہے اس کی ایک طرف کو ذنب اور دوسری طرف کو راس کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، ہیئت دانوں کی اصطلاح۔

> ذنب تھا سنبلہ میں وقت میں راس (انتخاب)
> اسی سے ہو بخیر انجام تھی آس (منظوم)

قول فیصل :- ایک ستارے کو بھی کہتے ہیں جو گھوڑے کی دم سے مشابہ ہوتا ہے۔

ذُو :- (مرکبات میں) خداوند، صاحب۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- اس مصرعے میں لفظ جواد، ذو جنیبین ہے (تینی سد شبیر) کہا گئی ہیں فرس بھی جواد ہے، جواد بھی

تخی بھی ہے اور تیز رفتار گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

ذَوَاتُ الاَذْنَاب :- دُم دار ستارے۔ عربی، مذکر، عربی داں طبقے کی زبان۔

> دیکھے اجرام ذوات الاذناب
> ان کے میقات اور ان کے حساب (مرزا رسوا)

قول فیصل :- صاحب فرہنگ آصفیہ نے ذواذناب اور صاحب لغات کشوری نے ذوذوابہ، اور ذوذنابہ لکھا ہے۔ لیکن ان تینوں صورتوں سے اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

ذَوَاتُ الاَعْلَام :- زنان بازاری، پیشہ ور عورتیں۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :- اس عورت کے چال چلن اچھے نہیں اس کا شمار ذوات الاعلام میں کرنا چاہیے۔

قول فیصل :- ذوات ذات کی جمع، اعلام علم کی جمع ہے۔ عرب میں پیشہ ور عورتیں اپنے کو پہچنوانے کے لیے اپنے کوٹھوں پر جھنڈے لگا دیتی تھیں۔

ذُو اضْعَافِ اَقَل :- جو عدد کئی عددوں پر پورا پورا تقسیم ہو اور اس سے چھوٹا کوئی عدد نہ ہو کہ ان عددوں پر پورا پورا تقسیم ہوتا ہو تو اس عدد کو ان عددوں کا ذواضعاف اقل کہتے ہیں۔ جیسے بارہ جو ۴۔۳۔۲ و ۶ کا ذواضعاف اقل ہے۔ عربی، مذکر، ریاضی کی اصطلاح۔ (نوراللغات)

قول فیصل :- اس کو بااضافہ لفظ مشترک، ذواضعاف اقل مشترک بھی کہتے ہیں۔

ذُوالاِحْتِرَام :- محترم، مرتبے والا، قابل احترام۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

> کہتے ہیں یہ بخدا ہے امام ذوالاحترام (نفیس)

ذوالجلال :- صاحب جلال۔ عزت والا، دبدبے والا۔ یہ نام اسمائے الٰہی میں سے ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :- جناب زینبؑ نے جب دیکھی کہ وہ سوار بڑھا چلا آ رہا ہے منع کرنے کے باوجود نہیں مانتا، بی بی تھیں شیر ذوالجلال کی، خفا آ گئی، بڑھ کے لجام فرس پر ہاتھ ڈال دیا اور فرمایا اے سوار میں کب سے منع کر رہی ہوں کہ ادھر نہ آ، اس طرف رسولؐ کے ناموس ہیں، مگر تو نہیں مانتا۔ یہ سنتے ہی سوار نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دی۔ اور فرمایا بیٹی تو نے نہیں پہچانا، میں تیرا باپ علی ابن ابی طالب ہوں۔

ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام :- خدائے تعالیٰ، بزرگی اور عزت والا ہے۔ عربی فقرہ، قلیل الاستعمال۔

> قبلۂ چشم و دل بہادر شاہ
> مظہر ذوالجلال والاکرام (غالب)

قول فیصل :- شعر میں انتہائی غلو سے کام لیا گیا ہے جس کا ذمہ دار خود شاعر ہے۔

ذوالجناح :- حضرت امام حسین علیہ السلام کے گھوڑے کا نام، جو کربلا میں آپ کے ساتھ تھا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

> یہ ذوالجناح شہنشاہ خوش خصال کا ہے (مونس)

ذُوالْفِقَار :- (ذو، صاحب۔ الف لام وصلی، فقار، پیٹھ کی ہڈیاں) اس تلوار کی پشت مہرہ ہائے پشت کی طرح سیدھی نہ تھی اس وجہ سے یہ نام ہوا۔ خان آرزو نے خیابان میں لکھا ہے کہ مگر یہ غلط ہے یہ تلوار جنگ بدر میں رسولؐ مقبول کے ہاتھ آئی اور آپ نے حضرت علیؑ کو عطا فرمائی۔ بعض لوگوں نے غلطی سے سمجھ رکھا ہے کہ اس تلوار کی دو زبانیں تھیں۔ فارسی شعرا نے اسی خیال سے ذوالفقار کو دو سر لکھا ہے۔ عربی، مؤنث (نوراللغات)

قول فیصل :- مستند روایت یہ ہے کہ ذوالفقار جنگ احد میں نازل ہوئی اور اس پر یہ فقرے تحریر تھے۔

لاسیف الا ذوالفقار و لا فتیٰ الا علیؑ

داور کی زرہ شہ والا کے بر میں تھی
اور ذوالفقار حیدرؑ صفدر کمر میں تھی (انیس)

ذُوالقَرنَین :۔ قرنین، تثنیہ قرن بمعنی گیسو و شاخ کا۔ سکندرؔ کا لقب۔ جو مشرق سے مغرب تک گیا تھا بعض کہتے ہیں اس کے سر پر دو گیسو تھے۔ بعض کہتے ہیں کہ ذوالقرنین جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ اور تھا نہ یہ سکندر جو مقدونیہ کا بادشاہ تھا عربی مذکر، رائج۔

قول فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ لکھتے ہیں یہ لقب تواریخ میں (سکندر) نام ..... کے دو مشہور بادشاہ جن کے زمانے میں باہم بہت سا تفاوت ہے پائے جاتے ہیں۔ .... اول کو ذوالقرنین اکبر کہتے ہیں اور اسی کے وقت میں حضرت خضرؑ کا ہونا ثابت کرتے ہیں۔ ذوالقرنین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کی پیشانی یعنی ماتھے کے دونوں گوشے نہایت ابھرے ہوئے تھے لیکن جو لوگ اس میں رائے لگاتے ہیں ان میں سے کسی نے ز لفظی معنی کی رعایت سے یہ بیان کیا کہ اس کے دو گیسو تھے۔ یوں کہ قرن گیسو کو بھی کہتے ہیں اس وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ چونکہ وہ مشرق سے مغرب تک گیا جو دنیا کی دو مجازی سمتیں ہیں اس سبب سے یہ لقب پڑا۔ یا ایسا کہو کہ نور و ظلمت میں داخل ہونے کے باعث اس خطاب سے مخاطب ہوا۔ قرآن شریف میں اسی ذوالقرنین کی طرف اشارہ ہے۔ تاریخ جہاں والے اسد یا جوج اس کی بنائی ہوئی لکھی ہے۔ دوسرے کا نام سکندر رومی یا سکندر اعظم ہے جو ..... مغرب سے مشرق تک کا فاتح ہوا ہے۔ شاید اسی وجہ سے اس کو بھی ذوالقرنین کہنے لگے۔

ذُوالاِکرَام :۔ زندگی والا پروردگار عالم۔ عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

ذوالکرام :۔ وہ شخص جس کے اعضا نہایت متناسب ہوں اکوئی عضو بدنما نہ ہو، حسین چہرے اور خوبصورت ہاتھ پاؤں والا۔ رسولؐ اور دیگر معصومینؑ کی صفت۔ عربی، صفت، رائج۔

یہ جبریلؑ بولے نبیؐ سے کلام
بڑے ہو تمہیں اے نبیؐ ذوالکرام (روزنامہ مشرق)

قول فیصل :۔ شاہ ذوالکرام، شہنشاہ ذوالکرام کی ترکیب سے زیادہ مستعمل ہے۔ اور نبی ذوالکرام ایسے اضافت، جیسا کہ شعر میں ہے اب بالکل نہیں بولتے اس جگہ نبیؐ ذوالکرام بااضافت زیادہ فصیح و مستعمل ہے۔ رسولؐ ذوالکرام و امام ذوالکرام کی ترکیبیں بھی رائج و فصیح ہیں۔

ذوالکَرَم :۔ بخشش والا، درگزر کرنے والا۔ جیسے رب ذوالکرم۔ عربی ترکیب، فصیح، رائج۔

یکساں کسی کا حال جہاں میں رہا ہے کم
پھیرے گا دن کبھی نہ کبھی رب ذوالکرم (نقش)

ذوالمِنَن :۔ صاحب احسانات، احسان اور بخشش کرنے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شہ نے کہا کہ ہم ہیں نہیں جانے دم زدن
بیٹا یہی ہے معاملت رب ذوالمنن (انیس)

قول فیصل :۔ عربی میں انہیں معنوں میں ذوالمن بھی ہے جو اردو میں استعمال نہیں ہوتا۔

ذوالنُّورَین :۔ (نورین، نور کا تثنیہ) حضرت عثمان کا لقب، ان کے نکاح میں آنحضرتؐ کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے رہیں۔ عربی۔ مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ یہ اصطلاح حضرات اہل سنت کی ہے اور انہیں کا یہ قول بھی ہے۔ شیعوں کے نزدیک جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے علاوہ رسولؐ مقبول کی کوئی بیٹی ہی نہیں تھی۔ یہ دونوں بیٹیاں جن کا اوپر ذکر ہے ام المومنین جناب خدیجہ کی بھانجیاں تھیں جو جناب خدیجہ کی کفالت میں ہونے کے سبب سے بنات رسولؐ کہلاتی تھیں۔

ذوالنُّون :۔ (نون، مچھلی) حضرت یونسؑ کا لقب جو چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے، عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ جناب یونس علیہ السلام کا یہ لقب عربی تک محدود ہے اردو میں بالکل مستعمل نہیں البتہ مصر کے ایک صوفی بزرگ کا لقب ہے، جو ذوالنون مصری کہلاتے ہیں۔

ذو بحرین :۔ وہ مصرع یا وہ شعر یا وہ نظم جو دو بحروں میں پڑھی جائے۔ عربی، صفت، اصطلاح شعرا۔

محل صرف :۔ سہ روضہ شاہ شہیداں کوئی دیکھے
ذو بحرین یہ مصرعہ ذو بحرین ہیں ہے۔ اس کا ایک وزن ہے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن اور دوسرا وزن ہے فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن۔

ذو جَسَدَین :۔ ستارہ عطارد۔ کیونکہ اس کا گھر جوزا ہے جسے جسدین اور دو پیکر کہتے ہیں۔ عربی۔ مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ذُو ذَنَب :۔ دمدار ستارہ جسے عوام جھاڑو تارہ کہتے ہیں۔

لہرائے تھے سانپ یوں سڑک پر
جس طرح کہ ذو ذنب فلک پر (طلسم ہوش ربا)

ذُو ذَوائب :۔ دمدار ستارہ۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال

سنبل میں تھا طرز ذو ذوائب
شبنم میں تھا جلوہ کواکب (طلسم ہوش ربا)

ذُو رَدیفَین :۔ وہ غزل یا قصیدہ یا سلام وغیرہ

جو دو ردیفوں میں ہو۔ عربی، صفت، اصطلاح شعرا۔

محلِ صرف :۔ آپ کی وہ غزل جو ذو ردیفین میں ہے اس کی کیا تعریف ہو، اس قید و بند کے ساتھ کیا کیا شعر نکالے ہیں۔

ذوق :۱ چکھنے کی قوت۔ چاشنی۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

ذوق :۲ مزہ، نشاط، خوشی، حظ، لطف۔ فارسی۔ مذکر۔ (نور اللغات و بہار عجم)

ذوق :۳ ادبیت، سخن فہمی، سمجھنے کا سلیقہ، طبیعت داری۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ سخن فہمی میں تو مرحوم کا جواب نہ تھا نہایت عمدہ ذوق رکھتے تھے۔

ذوق :۴ دلچسپی، کسی بات کا نہایت شوق، شوق کا مقابل۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ لاحول ولا قوۃ۔ لکھنا پڑھنا چھوڑا، احباب سے ملنا ترک کیا، خط کتابت سے ہاتھ دھویا جو پیدا کیا وہ سب کھویا۔ مطالعۂ کتب کا شوق، دو چھالیہ بنی کا ذوق، صبح چوسر، شام چوسر، ادھر چوسر، ادھر چوسر، الٰہی خیر۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ رکھنا اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے "مولانا محمد حسین آزاد مرحوم صرف ایک اچھے نثر نگار ہی نہ تھے شعر و سخن سے بھی ذوق رکھتے تھے۔

شوق لقمان کو علم و حکمت سے
(رجوناں) ذوق تھا نکتۂ اسے فطرت سے (نا آزموا)

ذوق :۵ شیخ محمد ابراہیم دہلوی کا تخلص۔

محلِ صرف :۔ ذوق دہلوی کا استادوں میں شمار ہے۔

قولِ فیصل :۔ آپ غالب کے ہم عصر اور بہادر شاہ ظفر شہنشاہ ہندوستان کے استاد تھے۔

ذوق افزا۔ ذوق فزا :۔ ذوق بڑھانے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عام طور سے رائج نہیں۔

ذوقِ تماشا :۔ دیدار کی تمنا، دیکھنے کو، انسان کی ملاقات کی بے اختیار خواہش۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

امید نہیں ان سے ملاقات کی ہر چند
آنکھوں سے مگر ذوقِ تماشا نہیں جاتا (جرأت)

ذوق چش :۔ حظ اٹھانے والا، مزہ حاصل کرنے والا۔ فارسی، صفت۔ قلیل الاستعمال۔

کہیں تھا ذوق چش تیغ کا ہی فرہاد (سید فضا جلالی)
کہیں تھا ناز کش دلربائی شیریں (جلال لکھنوی)

قولِ فیصل :۔ یہ ترکیب عام نہیں ہے۔

ذوقِ چمن بخاطرِ صیادی رود :۔ صیاد کے دل سے چمن کا لطف جاتا رہتا ہے یعنی جو کام اپنے شوق سے کیا جاتا ہے اس میں بہت لطف آتا ہے اور جو کام ضرورت کے ماتحت مجبوری سے کرنا پڑتا ہے اس میں کوئی مزہ نہیں باقی رہتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذوقِ سخن :۔ شعر و ادب سے دلچسپی۔ فارسی، ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

چار دن سے نہیں یہ شوقِ سخن
بچپنے سے مجھے ہے ذوقِ سخن (مرزا اسرار الحق)

ذوق سے :۔ شوق سے، مزے سے، دلچسپی کے ساتھ۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مرحوم کو خدا وند عالم غریق رحمت کرے میرے شعروں کو بہت پسند فرماتے تھے۔ نہایت ذوق سے سنتے تھے اور دل کھول کے داد دیتے تھے۔

ذوقِ گل چیدن اگر داری بہ گلزار سے برو :۔ اگر تجھے پھول چننے کا شوق ہے تو کسی چمن میں جا۔ یعنی اگر تم کسی مقصد میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو گھر سے نکلو اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مناسب تدبیر یں اختیار کرو۔ بغیر تھوڑی سی دوڑ دھوپ کیے گھر بیٹھے رہنے سے کوئی مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ذوق میں شوق لفع میں لڑکا۔ ذوق میں شوق دستوری میں بچہ :۔ مفت کی آمدنی کی نسبت کہتے ہیں۔ اردو مثل۔
(نور اللغات و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ محاورات ہندوستان میں صرف صورت اول درج ہے۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

ذوق و شوق سے :۔ گہری دلچسپی کے ساتھ، بڑی چونپ سے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آپ کے رسالے کا ہر مضمون دلچسپ ہوتا ہے۔ میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھتا ہوں۔

قولِ فیصل :۔ پڑھنا، کی طرح سننا، کے ساتھ بھی اس کا صرف زیادہ ہے۔ جیسے "میر انیس کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ ان کے مرثیے میں بڑے ذوق و شوق سے پڑھتا بھی ہوں اور سنتا بھی ہوں۔ وہ قطعاً جواب نہیں ہے۔

ذو معنی :۔ با معنی، مفرد ہیں۔ کا عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اردو والوں نے اس کے معنی بدل لیے ہیں۔ اس بات کو یا اس لفظ کو کہتے ہیں جو دو معنی رکھتا ہو۔ جیسے "تم تو ایسی ذو معنی بات کہتے ہو کہ دماغ پریشان ہو جاتا ہے صاف صاف کیوں نہیں کہتے"۔ (یا) "میر انیس کے اس شعر میں لفظ

جواز ذو معنی سے یعنی دو معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

؎ شبیر تو کبھی سخی ہیں فرس کبھی جواد ہے۔

یہ ذو معنی اردو ہے۔

ذو معنیین صاحب دو معانی۔ پہلو دار بات۔ عربی، صفت، قلیل الاستعمال۔

کبھی ہر بات لطیفہ کبھی ذو معنیین
بات چیت آپ کی حضرت کبھی ایسی تو نہ تھی — آجر

قول فیصل:۔ صحیح از روئے لغت یونہی ہے مگر عوام ذو معنی کہتے ہیں جو اردو ہے۔

ذوی الاحترام:۔ عزت و حرمت والا، صاحب اعزاز، جس کا احترام کیا جائے۔ عربی صیغہ جمع، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ خیام ذوی الاحترام نصب ہونے لگے ... بیچ لشکر میں چشمۂ آب کے قریب بارگاہ فلک فرسا نصب ہوئی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ اردو میں بہ صیغۂ واحد بھی استعمال ہوا ہے۔

یہ وہ ہے آصف الدولہ جس کا ہے نام
سلیماں شکوہ و ذوی الاحترام — میر حسن

ذوی الارحام:۔ وہ کل افراد جو ذوی الفرائض اور عصبہ نہ ہوں۔ ان کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ جو میت کی طرف منسوب ہوں یعنی لڑکیوں کی پوتیوں کی اولاد۔ ۲۔ جن کی طرف میت منسوب ہو۔ ۳۔ جو میت کے ماں باپ کی طرف منسوب ہوں جیسے بھتیجا اور بہن کی اولاد۔ ۴۔ جو دادا نانا یا دادی نانی کی طرف منسوب ہوں۔ عربی ترکیب، صیغہ جمع مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ترکیب اردو کے لئے غیر مانوس ہے

ذوی الاقتدار:۔ صاحب زور و توانائی، سکت والا (مجازاً) صاحب مقدور، معزز، مرتبے اور درجے والا۔ عربی ترکیب، صیغۂ جمع، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ جب لڑکی کچھ سیانی ہوئی تو اس کی شادی کی فکر پیدا ہوئی۔ بڑے بڑے نام آور و خاندانی ذوی الاقتدار کے یہاں سے پیغام آنے لگے۔ (فسانۂ [illegible])

ذوی الفرائض:۔ وہ وارثان شرعی جن کے حصے قرآن شریف میں مقرر ہیں۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ ترکیب عربی ادب تک محدود ہے۔

ذوی القدر:۔ قدرت والے، عزت والے، بڑے لوگ۔ عربی ترکیب، صیغۂ جمع، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں رہبر دیں سالک منہاج محمد
شاہان ذوی القدر ہیں محتاج محمد — ضمیر [illegible]

ذوی القربیٰ:۔ عزیزان قریب، ایک خاندان کے، ایک جد کی اولاد، وہ لوگ جو آپس میں ایک دوسرے کے قرابت دار ہوں۔ عربی، صفت، مذکر، عربی ترکیب، صیغۂ جمع، عربی داں طبقے کی زبان۔

محل صرف:۔ ذوی القربیٰ کی اعانت کرنا اہل دول کا اولین فریضہ ہے۔

ذہانت:۔ ذہن کی تیزی، جلد سمجھ لینے کی قوت۔ اسم مؤنث، فصیح، رائج۔

؎ امتحاں ہے مری ذہانت کا — منیر

قول فیصل:۔ عربی میں نہیں آیا ہے بقول صاحب قاموس الاغلاط شام و مصر کے مقالات و مجلات میں پایا جاتا ہے۔ بہر صورت واو عطفی و ترکیب اضافی کے ساتھ اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

ذہب:۔ سونا۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ یہ تو خالص عربی لغت ہے۔ اردو کو اس سے کیا سروکار۔

ذہن:۔ (بکسر اول و سکون دوم) قوت فہم، سمجھنے کی قوت، زیرکی، دانائی، ادراک کی قوت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

؎ ذہن پایا ہے کس قیامت کا — منیر

ایسا ہے ذہن جسے کہتے ہیں شعور
جس سے ہے ذہن میں ہر شے کا ظہور — مرزا رسوا

ذہن پر چڑھنا:۔ یاد آنا، بھولی ہوئی بات یاد آنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

چڑھے ذہن پہ جو زباں پہ مرے چار حرف وصال اب
تو پھر آگے کہنے کا لطف کیا تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو — آغا

ذہن پہنچنا:۔ خیال جانا، سمجھ میں آنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سوچ کر کہنے لگا خیر میں سمجھا مطلب
دیر سے فکر میں تھا ذہن مرا پہنچا اب — رشید

ذہن رجوع ہونا:۔ دماغ متوجہ ہونا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مختلف گو کہ ہوں اوقات رجوع
ایک ہی سمت ہو جب ذہن رجوع — مرزا رسوا

ذہن رسا:۔ ایسا ذہن جو ہر بات کو بہت جلد سمجھ لے، بات کی تہ کو جلد سے جلد پہنچ جانے والا ذہن۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ انسان اگر ذہن رسا رکھتا ہے تو مشکل سے مشکل گتھیاں بات کی بات میں سلجھا سکتا ہے۔

واں ذہن رسا کا حوصلہ پست رہے
رفعت پہ سعر کے مناروں کی ہے (فسانۂ آزاد)

ذہن سے اترنا:۔ دھیان سے اترنا، یادداشت سے خارج ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذہن سے اتری ہوئی بات ذرا مشکل سے یاد آتی ہے۔

قول فیصل:۔ تکمیل فعل کے لئے ذہن سے اتر جانا

کہتے ہیں۔ جیسے آپ نے غزل کے لئے کہا فرد لکھا مجھے بھی یاد آرہا ہے مگر گیا کہیں مصرع نہیں، ایسی ہی کہ ذہن سے اتر گیا۔"

ذہن قاصر ہونا:۔ کسی بات کے سمجھنے میں دماغ کا کام نہ دینا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

کس زباں سے ہو توصیف انصار شہ
ذہن قاصر ہے اور عقل حیران ہو (آزور مہ بریلوی)

قول فیصل:۔ ہونا کو حذف کرکے بھی استعمال کرتے ہیں۔

آنکھوں کی صفت میں ذہن قاصر
اعجاز نما کہوں کہ ساحر (طلسم ہوش ربا)

ذہن کا بغارہ کھلا ہونا:۔ ذہن کا جلد جلد کام کرنا، مشکلات کا حل جلد جلد سمجھ میں آنا۔ اردو صرف۔

محل صرف:۔ واللہ ذہن کا بغارہ کھلا ہوا ہے فقرا؟ نے استاد کے کیا وہ مکی کوڑی لاتا ہوں، ہم نے سب پاپڑ بیلے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ مرزا کا استعمال ہو ا ہے اب نہیں بولتے۔

ذہن کا پکا ہونا:۔ تیز طبیعت ہونا، ہوشیار ہونا چالاک ہونا۔ اردو محاورہ قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ میاں آزاد نے دیکھا کہ نواب کا ہزار ہا روپیہ بٹیروں کے پھیر میں ناحق گھوما جاتا ہے۔ ذہن کے پکے تو تھے ہی سوچے کہ آؤ آج ان سب کو اڑادیں تو اچھی دل لگی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن کند کرنا:۔ سمجھنے کی قوت کو سلب کرنا، ذہن کو اس قابل نہ رکھنا کہ وہ سمجھ کے کام کرسکے۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لڑکے کو ابتدا ہی سے فارسی پڑھانا اس کا ذہن کند کرنا ہے پہلے اردو پڑھائیے جب اس میں عبور ہو تو بسم اللہ فارسی بھی۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن کند ہونا:۔ فہم وادراک (سمجھنے) کی قوت سلب ہونا، دماغ میں صلاحیت نہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لڑکے کو پہلے مادری زبان کی تعلیم دینا چاہیئے اس کے بعد انگریزی کی۔ ابتدا ہی سے انگریزی پر لگا دینے سے ذہن کند ہوتا ہے۔

قول فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت (ذہن کند ہوجانا) البتہ زیادہ رائج ہے۔ جیسے لڑکے کو سمجھا سمجھا کے بہت اور نرمی کے ساتھ پڑھانا چاہیئے۔ ہر وقت زدوکوب کرنے سے ذہن کند ہوجاتا ہے۔

ذہن کند ہونا:۲ اس جگہ کہتے ہیں جب کوئی مرتفع کی بات خیال میں آئے اور اس کو کہنا چاہیں۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

بتا مجھ کو دارو کوئی تیز و تند
کہ ہوتا چلا ہے مرا ذہن کند (میر حسن)

قول فیصل:۔ میر حسن نے ذہن کند ہوتا چلا ہے استعمال کیا ہے لیکن اب اس صورت سے نہیں بولتے اب اہل لکھنؤ ذہن کند ہوجاتا ہے کہتے ہیں۔ تکمیل فعل کے لئے ذہن کند ہوجانا، بولتے ہیں۔ جیسے، رئیس کے مصاحبین سب حاضر جواب تیز طبیعت، زباں دراز، فقرہ باز، شغول، ضلع جگت میں طاق، پھبتی کہنے میں مشاق آزاد کہنے ہیں شہرۂ آفاق تھے۔ پھبتی نہ کہیں تو ذہن کند ہوجائے۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن کو کُندی ہونا:۔ ذہن کند ہونا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔

محل صرف:۔ ان کی طبیعتوں کو انقباض، ان کے ذہن کو کندی ہوتی ہے۔ (مرأۃ العروس)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں ایسے محل پر کہیں گے ذہن کند ہوتے ہیں۔

ذہن کھلنا:۔ عقل کا تیز ہوجانا، ہر بات کو سوچ سمجھ لینے کی صلاحیت پیدا ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ روزانہ لڑکے جایا کرتے تھے جب میرا ذہن کھلا تو وہ روز کی محفل ہی برخاست ہوگئی۔

ذہن کی تیزی:۔ سوجھ بوجھ، چالاکی، ہوشیاری، طراری۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ شمیم نے کہا کیا خوب اب جو فتنہ پردازی سے بس نہ چلا تو تہمت ہم پر رکھی۔۔۔۔ ماشاء اللہ کیا ذہن کی تیزی ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذہن کی رسائی:۔ فکر کی بلند پروازی، تخیل کی پہنچ۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ اے سبحان اللہ واہ کیا فکر ہے۔ ذہن کی رسائی اس کے معنی ہیں۔ سبحان اللہ۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن نہ گڑنا:۔ فہم میں نہ آنا، ذہن کا بات کی تہ کو نہ پہنچ سکنا۔ اردو صرف، متروک۔

یہ سن کر عرض کی اس نے دوبارا
نہیں گڑتا ہے ذہن اس میں ہمارا (بہشت گلزار)

ذہن لڑانا:۔ غور کرنا، سوچنا سمجھنا، بھولی ہوئی بات کو یاد کرنے کی کوشش کرنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ ذرا دیر غور کرو اور ذہن لڑاؤ تو ممکن ہے کہ سو روپیہ کا حساب یاد آجائے۔

قول فیصل:۔ اس کا لازم ذہن لڑنا بھی ہے۔ جیسے "الٰہی یہ آواز تو سنی ہے مگر اس وقت ذہن نہیں لڑتا" (فسانۂ آزاد)

ذہن لڑنا:۔ خیال کی رسائی ہونا، فہم سمجھ میں آنا۔ اردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ لالہ۔ جادو برحق ہے سب ساحری کا

تکمیل ہے مُل (لیکن) میاں کا ذہن خوب [illegible]

ذہن میں آنا:۔ کوئی تدبیر یکایک سمجھ میں آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ برق کے ذہن میں آیا کہ اگر طلسم ظاہر میں رہوں گا تو استاد چادر چھین لیں گے۔ لہٰذا چادر جمشید اپنے پاس رکھوں جمشید کو نہ دوں۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ نازک سے فرق کے ساتھ اس کا ایک مفہوم ہے "اچانک کسی بات کا خیال آنا" جیسے "عمرو بارگاہ میں بیٹھا تھا کہ یکایک ذہن میں آیا کہ اے عمرو اتنی بڑی ذلت تیری ذات سے شاہِ طلسم کو ہوئی یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی تیری تلاش میں آتا ہوگا۔"

(طلسم ہوش ربا)

ذہن میں بات آجانا:۔ کسی کے سمجھانے سے اس بات کا عقل میں آجانا جس کی طرف سے غفلت رہی ہو۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میاں نے لجاجت اور منت سماجت سے کہا کہ میں غریب الوطن آدمی ہوں۔ مجھے دولت ثروت سے.. سروکار نہیں۔ خدا نے مجھ کو بہت کچھ دولت عطا کی ہے اور میری شادی بھی ہو گئی ہے میں حسن آرا بیگم سے اقرار کرکے آیا ہوں کہ بعد واپسی شادی کروں گا ...... الغرض اس بت سیم بدن کے ذہن میں بات آگئی اور مجھے رہا کر دیا۔ (فسانۂ آزاد)

ذہن میں بات آنا:۔ غور کرنے پر کوئی بات سمجھ میں آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ کی گفتگو سن کے میرے ذہن میں اک بات آئی ہے۔ کہیے تو کہہ دوں؟ معاف کیجئے گا آپ کسی کو کھاتا پیتا نہیں دیکھ سکتے۔ حامد نے پکا مکان بنوایا ہے تو آپ کو کیوں کھل رہا ہے۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت ذہن میں بات آجانا "نسبتہً زیادہ رائج ہے جیسے "بس ہمارے ذہن میں بات آگئی کہ یہ سب جادوگر ہیں۔" (فسانۂ آزاد)

ذہن میں بیٹھنا:۔ کسی بات کا سمجھ میں آنا۔ اردو، مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آپ کی بات اچھی طرح میرے ذہن میں نہیں بیٹھی۔

ذہن میں رہنا:۔ ہر وقت خیال میں رہنا، ہمہ وقت یاد رہنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم کو تو بس ایک چال سوجھتی ہے اور یہاں دس بیس چالیں ذہن میں رہتی ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

ذہن میں ہونا:۔ دماغ کے اندر محفوظ ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

گو کہ خارج میں نہ ہو ایسی شئے
اس کا مفہوم مگر ذہن میں ہو (مرزا رسوا)

ذہن نشین کرا دینا:۔ (متعدی) سبق وغیرہ یاد کرا دینا، بات کو اس طرح سمجھا دینا کہ یاد رہ سکے۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میں امین آباد جا رہا ہوں اچھے صاحب کا لڑکا آئے تو اسے سبق دے دینا، مشکل الفاظ کے معنی لکھوا دینا اور محاورات کا مفہوم اچھی طرح سے ذہن نشین کرا دینا۔ لڑکا ذہین ہے تمہیں زیادہ محنت نہیں پڑے گی۔

قولِ فیصل:۔ اسی محل پر ذہن نشین کر دینا، بھی رائج ہے۔

ذہن نشین کر لینا:۔ (متعدی) یاد کر لینا، اچھے سے محفوظ کر لینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ غالب کے ان اشعار کا مطلب اچھی طرح سے ذہن نشین کر لو بہت ممکن ہے ان کا امتحان میں بھی آ جائیں۔

ذہن نشین کرنا:۔ سمجھانا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ ذہن نشین کرنا، نہیں بلکہ ذہن نشین کرا دینا یا کر دینا ہے۔ جس کا مفہوم ہوا کسی کے دل نشین کرا دینا یا حافظے میں محفوظ کر دینا اور ذہن نشین کرنا کا مفہوم سمجھانا نہیں بلکہ سمجھنا ہے جیسے "ہم مطلب بتاتے جاتے ہیں تم ذہن نشین کرتے جاؤ" مؤلف نور اللغات نے اس کا ایک مفہوم منقش کر دینا، بھی لکھا ہے وہ بھی لکھنؤ میں رائج نہیں۔ اس کا لازم ذہن نشین ہونا بھی مستعمل ہے۔

ذہن نشین ہو جانا:۔ حافظے میں محفوظ ہو جانا، سبق وغیرہ یاد ہو جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تمہیں چھٹی کی بہت فکر رہتی ہے پہلے سبق یاد کر لو جب خوب ذہن نشین ہو جائے تو جانا۔

ذہن و ذکاوت:۔ ذہن اور ذہن کی تیزی، عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مترادف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تجربے سے ثابت ہوا ہے کہ عورتیں مردوں سے ذہن و ذکاوت میں کسی طرح کم نہیں ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

ذہنی:۔ ذہن سے منسوب۔ عربی، فصیح، عربی

ایک رشتہ ہے لزوم ذہنی
جس کے تابع ہیں رسوم ذہنی (مرزا رسوا)

ذہنیت:۔ افتادِ طبیعت، قماش، اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ تم بھی عجیب ذہنیت کے آدمی ہو۔

قولِ فیصل:۔ عام بول چال میں بر وزن فاعلن ہے۔ شعرا دونوں طرح سے نظم کرتے ہیں۔ یعنی بر وزن مفعولن بھی لاتے ہیں

الیسی مے سے کروں پرہیز شیادا باللہ
واعظا پست ہے کس درجہ تری ذہنیت — امیر لکھنوی

ذُہُول :۔ بھول جانا، غفلت۔ عربی، مذکر، [illegible]
قول فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ذہین :۔ وہ شخص جس کا ذہن تیز ہو۔ عربی، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ وہ بہت ذہین آدمی ہے۔ آپ کا کام بخوبی انجام دے سکتا ہے۔

ذی :۔ حیثیت، مثلاً اس نے اپنی ذی سے بڑھ کر کام کیا۔

دیتے ہو گالیاں مجھے انصاف تو کرو
لائق تو ایسی باتوں کے بندے کی ذی نہیں — انشا
(فرہنگ اثر)

قول فیصل :۔ کلیات انشا میں ذی ز سے (زی) لکھا ہوا ہے۔ اہل لکھنؤ ذ سے لکھتے اور بولتے ہیں۔ زیادہ تر اہل لکھنؤ شان کے معنوں میں بولتے ہیں جیسے یہ میری ذی کے خلاف ہے۔ میں دوکان نہیں رکھوں گا۔

ذی :۔ (مرکبات میں) صاحب، خداوند۔ عربی، فصیح، رائج۔
قول فیصل :۔ عربی لفظ ذو (صاحب۔ والا) ہمیشہ اسم کے ساتھ مل کر استعمال ہوتا ہے اس کی تصریف اس طرح ہے۔

ذو حالت رفع میں۔ ذا حالت نصب میں۔ ذی حالت جر میں۔ مذکر کے لئے (ذو کی ذو ذوا اور ذوو اور ذوی) کی جمع ذوی اور اولی ہے مؤنث کے لئے ذات۔ ذات اور ذات کی جمع ذوات اور اولات کی اولات آتی ہے اردو میں عربی نحو کی طرح مختلف حالتیں مستعمل نہیں ہیں۔ البتہ بلا امتیاز حالت و جنس ذو۔ ذی اور ذات واحد کے لئے اور جمع کیلئے۔ ذوی اولو اولی مستعمل ہیں جیسے ذوالقدر۔ ذی علم۔ ذات الجنب ذوی الاحترام، اولوالعزم۔ اولی اجنحہ وغیرہ۔ اس تصریح کے بعد جمع کو واحد کی جگہ استعمال کرنا صحیح نہ ہوگا جیسے میر حسن نے کہا ہے۔ بہ ہر آصف الدولہ جس کا ہے نام۔ سلیمان شکوہ و ذوی الاحترام۔ اسی طرح اولوالعزم کا اطلاق واحد پر صحیح نہ ہوگا۔ جیسے زید اولوالعزم ہے کہنا غلط اور یا ذوالجلال بھی کہنا درست نہ ہوگا۔ بلکہ یا ذا الجلال کہنا چاہیے کیونکہ یہ حالت نصبی ہے۔

ذیابیطس :۔ پیشاب میں شکر آنے کا مرض۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ ذیابیطس کے مریض کو میٹھی چیزوں کا استعمال مضر ہوتا ہے۔

ذی اختیار :۔ صاحب حکومت، حکومت والا، صاحب اختیار۔ با اختیار۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ اس وقت ماشاءاللہ وہ ذی اختیار ہیں جسے چاہیں ملازمت دے دیں۔

ذی استعداد :۔ لائق، قابل، بہت زیادہ پڑھا لکھا۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ بتاؤ ہمارے مدرسہ میں سب سے زیادہ ذی استعداد کون سا مدرس ہے؟

ذی الحجہ :۔ (بکسر حائے حطی) مسلمانوں کا بارھواں قمری مہینہ جس میں مسلمان حج کرتے ہیں۔ عربی، مذکر۔

گلے کٹتے ہیں لاکھوں عید قرباں میں بھی یہ غم ہے
دہم ذی الحجہ کی بھی عشرۂ ماہ محرم ہے — شہیر

قول فیصل :۔ حجہ عربی میں ایک بار حج کرنے کو کہتے ہیں، عربی قاعدہ سے ذوالحجہ ہونا چاہیے تھا لیکن بالعموم زبانوں پر ذی الحجہ ہی ہے۔ فارسیوں نے الف لام حذف کر کے ذی حجہ کر لیا۔ ع اسی ذی حجہ تک طلب سے دل کے عنایت ہوں خیر
اردو والوں نے ہ کو حذف کر کے ذی الحج کر لیا۔

ذی آبرو :۔ آبرو والا، معزز شخصیت۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

کہ ہر ذرہ گردی جو ذی آبرو ہے
نکلتا نہیں آئینہ گھر سے باہر — ذوق

ذی پایہ :۔ عزت دار، رتبے والا، ذی شرف۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شہر محبوب میں وہ ذی پایا
ساتھ ابن وزیر کے آیا — قلق

ذی تبار :۔ عالی خاندان، اچھے خاندان والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جب رخ و بہار مع سرداران ذی تبار لشکر اختر پاس آئیں۔ (طلسم ہوش ربا)

ذی جاہ :۔ صاحب جاہ۔ فارسی، فصیح، رائج۔

ذی مرتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم
کیوں ہجر زدہ عالم کا شہنشاہ کہیں ہم — وحید

ذی حرمت :۔ عزت دار، صاحب اعزاز۔ عربی الفاظ، قلیل الاستعمال۔

ذی حق :۔ حقدار، مستحق۔ عربی، قلیل الاستعمال۔

ذی حس :۔ جاندار جو حس رکھتا ہو۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔
محل صرف :۔ جانور سہی مگر ذی حس تو ہے اندر باندھو ورنہ سردی میں اینٹھ جائے گا۔

ذی حشم :۔ صاحب حشمت۔ عربی الفاظ، فصیح، رائج۔

اگر سپر وتر عباس کے علم ہوتا
خلاف حکم ید اللہ ذی حشم ہوتا — میر نفیس

ذی حیات :۔ جاندار، زندہ، بقید حیات۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

ع سیراب اس کے فیض سے ہیں جملہ ذی حیات — مرزا
ع جو ذی حیات تھے وہ سب خدا کی یاد میں تھے — نفیس

ذی رُتبہ :۔ صاحب منصب، عہدہ دار، رتبے والا عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شعر ذی رتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم وحید

ذی رُوح :۔ جان دار۔ عربی، صفت، فصیح، رائج

شعر ذی روح ہیں قائل کہ یہاں جان جہاں ہے وحید

ذی شان :۔ صاحب شوکت، شان والا، عربی، صفت، فصیح، رائج۔

اس طرح وہ ہوئے شہ ذی شان کے مقابل
جس طرح قمر ہو درخشاں کے مقابل وحید

ذی شعور :۔ سمجھ دار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ساحران مذکور حسب الحکم شاہ ذی شعور لاش لے کر روانہ ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذی شوکت :۔ صاحب شکوہ، شان والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

شعر ذی رتبہ و ذی شوکت و ذی جاہ کہیں ہم وحید

ذی عزّت :۔ عزت دار، معزز۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک ذی عزت انسان پر چوری کا الزام لگانا انتہائی کمینہ پن ہے۔

ذی عقل :۔ سمجھ دار، عقلمند۔ عربی، صفت، فصیح، رائج

محل صرف :۔ اکثر تربیت یافتہ ثقاہت حسن ان کے پاکی دامنی پر گنگا اور قرآن اٹھاتے ہیں۔ کوئی ذی عقل سمجھائے تو الٹی آنتیں گلے پڑیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذیقعدہ :۔ مسلمانوں کا گیارھواں قمری مہینہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے بارہ مہینوں میں عجب ذیقعدہ
ہے گیارھویں تاریخ ولادت ان کی عشق

قول فیصل :۔ عربی میں ذی القعدہ تھا فارسیوں نے الف لام اور آخر کی ت حذف کر کے ذی قعدہ کر لیا۔

عربی میں قعدہ بیٹھنا۔ چونکہ اہل عرب اس مہینے میں لڑائی نہیں لڑتے تھے اس وجہ سے یہ نام ہوا۔

ذی کمال :۔ صاحب کمال، باکمال۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ کوئی کلیہ نہیں ہے کہ ذی کمال سے لوگ محبت ہی کرتے ہیں۔

ذیل :۱ دامن۔ اور ہر چیز کا نیچے کا حصہ۔ عربی، مذکر۔

قول فیصل :۔ اس کی جمع اَذیال اور ذُیول ہے۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

ذیل :۲ نیچے درج کیے گئے، عربی، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ یہ روپیہ حسب تفصیل ذیل تقسیم کر دینا۔

ذیل :۳ علاقہ، حلقہ۔ مذکر

(فقرہ) تمہارے ذیل کے سب پٹواری برخاست ہو گئے۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

ذیل :۴ گروہ، زمرہ، واسطہ، آڑ۔ عربی، قلیل الاستعمال

ذیل دار :۔ وہ سرکاری عہدیدار جس کے ماتحت چند گاؤں یا قصبے ہوں۔ اردو، مذکر، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

ذیل ذیل :۔ گروہ گروہ، ایک دوسرے کے ساتھ۔ عربی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل صرف :۔ دونوں لشکر خیل خیل و ذیل ذیل وارد دشت قتال ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

ذیل میں :۱ نیچے، تحت میں۔ اردو، فصیح، رائج۔

دل کی حالت میں نے لکھی ہے جہاں
حال اپنا بھی ہے اس کے ذیل میں نشتر

ذیل میں :۲ زمرے میں، شمار قطار میں۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

ہم تو ہیں کس ذیل میں دیکھو اس کی آنکھ
ہوش اہل قدس کا زائل ہوا میر

ذیل میں :۳ طفیل میں، وسیلے سے، سبب۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ تمہاری خوش قسمتی تھی کہ تم مقدمہ جیت گئے اور تمہارے ذیل میں دیگر مجرم بھی صاف بری ہو گئے۔

ذی لیاقت :۔ صاحب لیاقت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ آپ بڑے ذی لیاقت آدمی ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

ذی مرتبہ :۔ رتبے والا۔ صاحب عزت۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

کیا کیا نہ محمدؐ کے مدارج ہوئے اعلیٰ
ذی مرتبہ ایسے نہ سلیمانؑ تھے نہ یحییٰؑ وحید

ذی مروّت :۔ مروت والا، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ہنس مکھ خندہ پیشانی، خوبرو، ذی مروت..... شہزادوں میں فرد ہیں (فسانۂ آزاد)

ذی مقدرت :۔ صاحب حیثیت، صاحب مقدور فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ ایک دن..... ایک اب صاحب ذی مقدرت کے یہاں چوری کرنے کا شوق چرایا (فسانۂ آزاد)

ذی وجاہت :۔ وجاہت والا، صاحب جاہت فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف :۔ افسوس بڑی ذی وجاہت ہستی اٹھ گئی۔

ذی وقار :۔ معزز، ذی وجاہت، فارسی، فصیح، رائج

شعر فتح کر و فتح جہاں میں سلطان ذی وقار وحید

ذی ہوش :۔ صاحب ہوش، سمجھ دار، فارسی، فصیح، رائج۔

شعر دام میں ہے قائل ذی ہوش کا یہاں آل رضا

ر ۔ عربی کا دسواں، فارسی کا بارھواں، اُردو کا چودھواں حرف۔ اس کو رائے مہملہ، رائے غیر منقوطہ اور رائے قرشت بھی کہتے ہیں۔ حساب جمل میں اس کے دو سو عدد رکھے گئے ہیں۔ بعض کلمات فارسی میں یہ حرف مصدریت کے معنی دیتا ہے۔ جیسے جگر، پھیر، پسار۔

را ۔ کو، کے لیے، کے واسطے۔ فارسی، فصیح، رائج۔

محل استعمال ۔ مہر پہ ظلم نہ کرو مختار میرے جتنے روپے تم پر باقی ہیں مجھے دے دو میں آج کل سخت پریشان ہوں۔

راب ۔ چپلا گڑ جو ایک خاص طریقے سے گنے کے رس کو پکا کے بنایا جاتا ہے۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

جان صاحب نرمی زبان کی قدر
قند بجتا ہے راب کی مانند — جان صاحب

رابڑی ۔ شکر ملا ہوا گاڑھا دودھ۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل استعمال ۔ کسی زمانے میں فیض آباد کی رابڑی بہت عمدہ ہوتی تھی اب وہ بات نہیں رہی۔

قول فیصل ۔ دہلی میں 'ربڑی' کہتے ہیں۔

رابطہ ۔ میل جول، تعلق۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

زن و شو میں اخلاص باہم ہوا
اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا — میر

قول فیصل ۔ عربی میں 'رابطت' ہے۔ صاحب بہار عجم لکھتے ہیں۔

چیزے را کہ چیزے بہ بندند یعنی چادر از اسپ کرکجائے بستہ باشند و تنگ پابر جا کہ از پیش و پس تنگ نہ دو زیر آرد۔

رابطہ ۔ قرابت، رشتہ۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

رابطہ بڑھانا ۔ (متعدی) تعلق پیدا کرنا، ربط ضبط پیدا کرنا، رسم و راہ بڑھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہر ایک سے رابطہ اس نے بڑھایا — تسلیم لکھنوی
کمال خلق سے سب کو لبھایا — (نظم خنداں)

رابع ۔ چوتھا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محل استعمال ۔ سنا ہے کہ شہید رابع کے مزار کی تعمیر از سر نو ہونے والی ہے۔

رابعاً ۔ چوتھی دفعہ۔ عربی۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں نہیں بولتے۔

رابعہ ۔ چوتھی۔ عربی، صفت، مؤنث۔ (نور اللغات)

قول فیصل ۔ اردو میں معناً مستعمل نہیں صرف لڑکیوں کا نام رکھا جاتا ہے۔

رابعہ البصری ۔ بصرے کی ایک زاہدہ عورت کا نام جو پاکدامنی میں مشہور تھیں۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، مؤنث۔

قول فیصل ۔ مؤلف فسانۂ آزاد لکھتے ہیں "علمائے بصرہ میں سے چار بزرگوار جن میں سے ہر ایک بزرگی میں طاق اور لطیفہ گوئی میں مشاق تھا، حضرت رابعہ بصری کے پاس گئے۔ ایک نے کہا اے رابعہ ذکور کامل العقل ہیں اور اناث ناقص العقل۔

رابعہ نے پوچھا وجہ۔ بزرگوار نے فرمایا کہ ان کے نقصان عقل کی یہی دلیل کافی ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر سمجھی جاتی ہے دوسرے صاحب نے فرمایا کہ آج تک کسی عورت نے پیغمبری کا درجہ نہیں حاصل کیا۔ تیسرے بزرگوار بولے کہ عورتیں مہینے میں تین دن روزہ و نماز سے باز رہتی ہیں چوتھے بزرگ نے فرمایا کہ پس دلائل متذکرہ بالا سے ثابت ہے کہ عورتوں پر مردوں کو فضیلت ہے۔

رابعہ نے کہا کہ آپ کی دلیلیں اور اعتراض بجائے سر آنکھوں پر لیکن مجھ کو بھی تھوڑا سا کہنا ہے۔ اگر کسی عورت سے پوچھیے تو وہ بھی عورتوں کی تین فضیلتیں بیان کر سکتی ہے اوّلاً عورتوں میں کوئی ایسی نہیں سنی گئی

کر ڈرو ہو نہ عورت۔ ثانیاً آج تک کوئی ایسی عورت نہیں سُنی گئی جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو یہ بے ادبی صرف مردوں سے سرزد ہوئی۔ ثالثاً انبیاء اور اولیاء اللہ صلحا اور متقیوں نے عورتوں ہی کے بطن میں پرورش پائی۔

جب سب پر ظاہر ہے کہ اناث کو ذکور پر جس قدر فضیلت ہے اسے ذکور اپنے غرور کے سبب سے تسلیم نہیں کرتے ہیں۔

یہ برجستہ جواب سُن کر چاروں کے حواس گم فقل ہو گئے۔

رائیلی :۔ ایک بیل کا نام۔ اُردو، متروک۔

گل بہار و بنفشہ و سوسن
گیندا رائیلی کوئی غنچہ ذہن
ہشت گلزار

قولِ فیصل :۔ اب اس کا نام 'رائے بیل' ہے۔

راپٹا :۔ زوردار طمانچہ۔ اُردو، مذکر، عوام کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ دینا، رسید کرنا، مارنا کے ساتھ اس کا صرف ہے جیسے :۔ چھوٹے چودھری نے جیسے ہی راپٹا دیا، غلام پہلوان نے بھی راپٹا رسید کیا۔

راپر :۔ بجز۔ ہندی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راپی :۔ لوہے کا ایک خاص وضع کا اوزار جس سے چمڑا کاٹتے اور چھیل کے صاف کرتے ہیں۔ اُردو، مؤنث، جوتا بنانے والوں کی اصطلاح۔

؎ راپی سے ناک کاٹ کے دستہ گھسیڑ دوں
(نامعلوم)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر زبانوں پر رانپی ہے۔

رات :۔ شب۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

نورِ مہتاب ہے دھوپ کی مثال
اُسے کیا آج رات کالی ہے
ناسخ

قولِ فیصل :۔ بعض فصحا 'رات کو' کی جگہ صرف 'رات' کہتے ہیں۔

کس بات پہ رات اس نے دلوار نکالی
سو مرتبہ کی میان میں سو بار نکالی
جلال

لیکن اب 'رات کو' ہی فصیح ہے۔

رات کو آنکھ اگر کھل گئی سوتے سوتے
صبح کر دی دلِ ناشاد پہ روتے روتے
مؤلف

رات اپنی ہے :۔ وقت کافی ہے۔ اُردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ چلتے ہیں، جلدی کیا ہے۔ رات اپنی ہے اور پھر اتوار بھی ہے۔ فرصت ہی فرصت ہے۔

راتا رات :۔ رات بھر۔ اُردو، عورتوں کی زبان (فقرہ) راتا رات چل کر منزل تمام کر دی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل :۔ عورات لکھنؤ نہیں بولتیں۔ بقول صاحب فرہنگ اثر لکھنؤ میں عورتیں 'راتوں رات' یا 'راتی رات' (رات ہی رات کا مخفف) بولتی ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر کو اتنا اور اضافہ فرمانا چاہئے تھا کہ 'راتی رات' عورتوں سے خاص ہے اور 'راتوں رات' مرد بھی بول دیتے ہیں جیسا کہ ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے۔ "اندھیرے کے بعد میاں آزاد گھوڑے پر سوار ہوئے اور راتوں رات دریا کے کنارے کنارے چلے۔" (فسانۂ آزاد)

راتا راتی :۔ رات ہی رات میں، اندرونِ شب میں۔ اُردو، صرف، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف :۔ سارا کو جیسے ہی معلوم ہوا کہ خالہ کا انتقال ہو گیا روتی پیٹتی شوہر کے ساتھ راتا راتی خالہ کے یہاں پہونچ گئی۔

رات اندھیری ہونا :۔ گھٹا وغیرہ چھا جانے کی وجہ سے رات کا تاریک ہونا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ گھٹا بھی گھری ہوئی ہے اور رات بھی اندھیری ہے۔ اس وقت نہ جاؤ، کہنا مانو کل چلے جانا۔

قولِ فیصل :۔ جمع کے ساتھ 'راتیں اندھیری ہونا' بھی رائج و فصیح ہے۔

کیا خوب جو برسات کی راتیں ہیں اندھیری
داغوں سے چراغاں ہیں چمن میں پر طاؤس
امیر

'ہونا' کو حذف کر کے بھی فصحا استعمال کرتے ہیں۔

؎ وہ رات اندھیری وہ ڈراتا جنگل
تعشق

رات آنا :۔ رات کی ابتدا ہونا، رات کا وقت آنا۔ اُردو، صرف، فصیح، رائج۔

قسمت سے جو ترے وصل کی رات آئی ہے
میں سمجھتا ہوں ستاروں کی برات آئی ہے
انور علی جبری(؟)

رات آنکھوں میں کاٹنا :۔ (متعدی) رات بھر جاگ کے گزارنا، تمام رات بالکل نہ سونا۔ اُردو، صرف، متروک۔

محلِ صرف :۔ قاسم کی بیوی نے تمام رات آنکھوں میں کاٹ دی۔ لیکن قاسم نہ آنا تھا نہ آیا۔
(داستان الف لیلہ)

قولِ فیصل :۔ اصل محاورہ "آنکھوں میں رات کاٹنا" تھا جو اب متروک ہے۔ جیسے :۔

"نواب صاحب نے سرہانے بیٹھے بیٹھے تڑکا کر دیا، مغلانیاں ایکیلوں نے آنکھوں میں رات کاٹی۔"
(فسانۂ آزاد)

اب تکرار کے ساتھ "آنکھوں آنکھوں میں رات کٹنا" رائج و فصیح ہے۔

آنکھوں آنکھوں میں کٹی رات الٰہی توبہ
سُننے والوں میں مصیبت کی ہماری باتیں
حبیب

رات آنکھوں میں کٹنا۔ (لازم) رات بھر نیند نہ آنا۔ اُردو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اصل محاورہ آنکھوں میں رات کٹنا تھا جو اب متروک ہے۔

گیا جس روز سے وہ راحتِ جان
نہ آیا خواب آنکھوں میں کٹی رات — شاد

اب تکرار کے ساتھ آنکھوں آنکھوں میں رات کٹنا رائج و فصیح ہے۔

راتِب۔ (بکسرِ سوم) ثابت۔ ایک جگہ ٹھہرا ہوا۔ عربی صفت۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ سُنا ہے کہ شہر کے مسجد کے امام راتب کا آج انتقال ہو گیا۔

قولِ فیصل۔ تنہا مستعمل نہیں ترکیب کے ساتھ کہتے ہیں۔

راتِب۔ مذکر۔ کتے بلی کی خوراک جو روزانہ مقررہ مقدار میں دی جائے۔ اُردو۔ فصیح و رائج۔

نہ شور چارے کا راتب کا نہ ٹھکانا ہے
ہر ایک بھوک سے سوتے وقت روتا ہے — سودا

قولِ فیصل۔ فارسی میں روزینہ، روزانہ، روزیانہ عربی میں وظیفہ و مشاہرہ۔ انگریزی میں — "DAILY ALLOWNSE OF FOOD." کہتے ہیں۔ عوام اس کا تلفظ راتَب (بفتح سوم) کرتے ہیں۔

راتِب۔ مذکر۔ معمول کے علاوہ گھوڑے کا دانہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راتب۔ (بفتح سوم) معمول کے مطابق روزانہ کسی جگہ دودھ یا گوشت بھیجنا یا دینا۔ اُردو۔ دودھ والوں اور قصائیوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف۔ میر صاحب کے یہاں ایک سیر دودھ کا راتب لگا ہوا ہے۔

قولِ فیصل۔ لگانا، لگا ہونا کے ساتھ صرف ہے۔ فصحائے لکھنؤ راتِب (بکسر سوم) بولتے ہیں۔

راتب باندھنا۔ مقرر کر لینا، وظیفہ قرار دے لینا۔ اُردو مصدر، متروک۔

محلِ صرف۔ اور تم نے اپنا راتب باندھ لیا ہے کہ جھٹلاتے ہی رہو گے۔ (ترجمۃ القرآن)

راتب خور۔ وظیفہ خوار۔ اُردو صفت، عوام کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بہار عجم میں "راتبہ خوار" و "راتب خوار" ہے۔ مگر اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رات بڑھنا۔ دن کے بہ نسبت رات بڑی ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح و رائج۔

غم سے پنہاں چاند رشک قمر ہونے لگا
رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا — وزیر

قولِ فیصل۔ اس کی تکمیلی صورت (رات بڑھ جانا) بھی رائج و فصیح ہے جیسے، جب سے سردیاں شروع ہوئی ہیں رات کافی بڑھ گئی ہے۔ سر شام سے سو رہو تو دو بجے آنکھ کھل جاتی ہے پھر نیند نہیں آتی۔

رات بستے بستے۔ رات ختم ہوتے ہوتے، سویرا ہونے تک۔

شمع کے مانند سرگرمِ طلب رہنا ہے شرط
رات بستے بستے منزل زیرِ پا ہو جائے گی — (رونق کاظم)

قولِ فیصل۔ اب قریب بہ متروک ہے۔

رات بسنا۔ رات کو کسی جگہ قیام کرنا، شب باش ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

رات بس کر نہیں آتی ہو زمانے میں صبح
تیر امروز کی خاطر جمع ہے فردا ہے کل — مستمر

رات بسے کا رستہ۔ وہ رستہ جس کے طے کرنے میں ایک رات بیچ میں رہنا پڑے یعنی چار پہر کا رستہ۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ رستہ یہاں سے رات بسے کا تھا کوچا اذیں

راتب لگانا۔ (متعدی) کتے بلی کا راتب مقرر کرنا، دودھ اور گوشت کا مقررہ وزن کے ساتھ روزانہ لینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم روزانہ دودھ استعمال کرتے ہو تو راتب کیوں نہیں لگا لیتے۔ دودھ والا گھر دے جایا کرے گا۔

رات بولنا۔ رات کا سناٹا ہونا، رات کا سائیں سائیں کرنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

کچھ شبِ وصل میں بھی چین نہ پایا ہم نے
رات بولے ہے پڑی مرغِ سحر کے بدلے — عارف

رات بھاری ہونا۔ تکلیف اور مصیبت کی رات کا کاٹے نہ کٹنا۔ اُردو مصدر، فصیح و رائج۔

یوں نزاکت سے گراں سرمہ ہے چشمِ یار کو
جس طرح ہو رات بھاری مردِ بیمار کو — ناسخ

رنجِ عشق سے اُمید نہیں بچنے کی
کل یہ بھاری ہے مجھے اے دل آج کی رات — امیر

رات بہت آنا۔ رات زیادہ گزرنا، آدھی رات سے زیادہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کھول کر زلف کو کہتے ہیں وہ مجھ سے شب کیا
رات آئی ہے بہت آپ اب آرام کریں — امیر

رات بھر۔ تمام شب، ساری رات۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا
پو پھٹنے کی جگہ انھوں کا ٹوٹا — (گلزارِ نسیم)

محلِ صرف۔ میرا پلنگ اٹھا لے جائیں رات بھر

میں تمھارے پاس رہوں اور صبح ہوتے پھر پیر پلنگ
اسی جگہ پہونچا دیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات بھر پیسا اور چھپنی بھر اٹھایا۔ محنت بہت۔ حاصل کم۔ (گنجینۂ اقوال و امثال)

رات بھر کا جاگا:۔ وہ جو رات بھر نہ سویا ہو۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلیٰ مصرف:۔ حاصل کلام اجلال بالائے بام آکر رات بھر کا جاگا تھا پلنگ پر سو رہا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات بھر گایا بجایا سویرے بھیا کے لو کو نہیں:۔ کسی کام کا قریب الاختتام ہونے پر بے نتیجہ ثابت ہونا۔ اُردو مثل، بازاری زبان۔

رات بھر ممیائی اور ایک بچہ بیائی:۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں محنت بہت اور فائدہ کم ہو۔ اُردو مثل، عورتوں کی زبان۔
(نوراللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

رات بھر میں:۔ ایک رات کے اندر، شام سے لے کے صبح تک۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلیٰ مصرف:۔ رات بھر میں وہ پلاؤ پکتا تھا صبح کو وہ خانہ ساز پلاؤ اپنا تصنیف کیا ہوا اور اپنے ہاتھ کا پکایا ہوا سب کو کھلاتی تھیں۔ (سیر کہسار)

رات بھر کو:۔ ایک رات کے لیے۔ اُردو صرف، متروک۔

صبح کو اُڑ جائیں گے ہم اے صیاد
چمن میں رات بھر کو لیا بسیرا ہے — شاد

قولِ فیصل:۔ اب اس جگہ "رات بھر کو" رائج اور فصیح ہے۔

رات بھیگنا:۔ رات کا سرد ہونا، شب کا ابتدائی حصہ گزرنا جس کے بعد خنکی ہو جاتی ہے۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

عرق آیا جو زلفوں پر شب وصل
کہا اس بُت نے اب بھیگی ذرا رات — شاد لکھنوی

بھیگی ہوئی رات آبرو سے
داخل ہو کعبے میں وضو سے — محسن کاکوروی

قولِ فیصل:۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔
"رات بھیگنا رات کا کافی حصہ گزر جانا ہے۔ سردیا خنک ہو کہ نہ ہو مگر نصف شب تک۔ اس کے بعد رات ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے۔"
مؤلف فرہنگ اثر نے نصف شب کی جو قید لگائی ہے اس سے مجھے اختلاف ہے۔ رات جو جو گزرتی ہے وہ وہ بھیگتی جاتی ہے اور یہ بھیگنا شب کا ابتدائی حصہ گزر جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اپنی تائید میں ایک مثال پیش کر رہا ہوں جس سے یہ امر بخوبی واضح ہو جائے گا۔
"جب رات خوب بھیگی اور پچھلا پہر ہوا۔ گھڑیال نے چار کا گجر بجایا!" (سیر کہسار)

رات بھیگی بھیگی ہونا:۔ رات خنک ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا تری زلفِ سیہ کو دیکھ کر شرما گئی!
بھیگی بھیگی رات ہے اے ابر برسا گئی — امیر

رات بیتنا:۔ رات کا گزرنا۔ اُردو صرف، عوام کی زبان۔

پرا ز بس کہ ہر گیا تھا ہم شام
یونہیں واں رات بیتی کام و ناکام — سودا

رات پڑی ہے:۔ بہت رات باقی ہے۔ اُردو فقرہ۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

جب کہیے شب وصل چلو سو رہیں اے جان
جھنجھلا کے وہ کہتے ہیں ابھی رات پڑی ہے — امیر

رات پچھڑنا:۔ رات پاٹنا۔ عورتوں کی زبان۔
(فقرہ) دو پہنا گھڑی ساعت کا ٹھکانا ہے رات بچھڑنے کی کیا اُمید ہے۔ (نوراللغات)
قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات پہاڑ ہونا:۔ رات بڑی ہونا کاٹے نہ کٹنے، رات بہت ہی طول و طویل معلوم ہونا، رات کاٹے نہ کٹنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

معلیٰ مصرف:۔ سنو برآگے بڑھی شب تیرہ و تار میں اسی سمت کا رُخ کیا کوہستان دخارستان کا راستہ لیا رات پہاڑ ہو گئی۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ "رات" کی جگہ "شب" بھی بولا ہے۔

ہو گئی ہجر کو شب فرقت پہاڑ
چپ رہی کیونکر لپٹ کہسار صبح — ناسخ

رات پھٹ پڑے:۔ رات کسی پر ٹوٹ پڑے۔ اُردو۔

چھپنے افشاں جو خیر اس کے کسی رات
الٰہی پھٹ پڑے تاروں بھری رات — شاد

قولِ فیصل:۔ "رات پھٹ پڑے" کوئی محاورہ نہیں۔ نہ معلوم شاد نے اس کا کیا مفہوم لیا ہے۔ محاورہ تو یہ آسمان پھٹ پڑے نہ کہ رات پھٹ پڑے۔ خیر اگر استعمال بھی ہوتا تھا تو اب نہیں بولتے۔

رات تمام ہونا:۔ رات ختم ہونا، رات گزر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

معلیٰ مصرف:۔ اس عرصے میں رات تمام ہوئی۔ ساحر مشرق جھنڈی زرتار شعاع کی لیے چرخ شعبدہ باز پر آیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رات تھوڑی سوانگ بہت:۔ رات تھوڑی کہانی بہت۔ وقت تھوڑا ہے اور کام بہت۔ اُردو صرف، دہلی کی زبان۔

بنا جو کچھ بن سکے جوانی میں
رات تھوڑی ہی اور بہت ہے سوانگ — مسیحہ

رات تیر کرنا۔ (یائے مجہول) تکلیف سے رات بسر کرنا۔ اردو، عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ آج رات یہیں نہ تیر کیجیے، تو پھر کیا اپنے چلا دیجیے گا۔ ہم تمھارے ہی بھلے کے لیے کہتے ہیں۔

(فسانۂ آزاد)

رات تیر ہونا۔ (یائے مجہول) تکلیف سے رات کٹنا، شب بہ مشکل گزرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

الغرض ان باتوں میں کچھ رات ہوئی تیر
اول سے سوا آخرِ شب نے کیا اندھیر — اوج

قولِ فیصل:۔ محاورۂ فصحائے لکھنؤ بالکل استعمال نہیں کرتے۔

رات جانا۔ رات گزرنا۔ اردو، صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ میاں آزاد نے کہا حضرت اب رات جاتی ہے چلیے، اب انتظار کس کا ہے۔

(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ اب 'رات گزرنا' ہی فصیح ہے۔

رات چلنا۔ رات کا رخصت ہونے لگنا، رات کا گزرنے لگنا۔ اردو، صرف، دہلی کی زبان۔

جب شبِ وصل ان سے بات چلی
بات کی بات ہی میں رات چلی — داغ

رات دن۔ آٹھوں پہر، شب و روز، ہر وقت۔ اردو، فصیح، رائج۔

رات دن چہلیں رہا کرتی تھیں سرداروں میں
عیش و عشرت کا وہاں گرم تھا ہر سو بازار
(طلسمِ ہوش رُبا)

رات دن ایک کر دینا۔ کمال محنت کرنا، کسی کام میں بڑی دوڑ دھوپ کرنا، بے آرام سعی و کوشش کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہم نے تعزیے کی تیاری میں رات دن ایک کر دیے۔

قولِ فیصل:۔ 'رات دن ایک کر دیا' بطور واحد بھی بولتے ہیں، لیکن 'رات دن ایک کیے' زیادہ مستعمل ہے۔

رات دن کا فرق ہونا۔ بہت بڑا فرق حائل ہے۔ اردو، صرف۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ یہ دلی کی زبان ہے۔ دن کو مقدم کر کے بھی کہا ہے—

دن رات کا ہے فرق تمھارے مزاج میں
دن کو [illegible] شب کو [illegible] — داغ دہلوی

رات ڈھلنا۔ رات گزرنا، نصف شب گزر جانا، آدھی رات کے بعد رات ڈھلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیا آدھی رات ڈھل گئی؟ باتوں باتوں میں یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ رات کدھر گئی۔

(فسانۂ آزاد)

رات رات بھر۔ ساری ساری رات، پوری پوری شب۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ باہر والیوں کے ساتھ رات رات بھر بیٹھے رہو تو نیند کا نام نہ ہو۔ (سیرِ کہسار)

رات رہے۔ جب کچھ کچھ رات باقی ہو، ایسے وقت جب تھوڑی رات باقی ہو۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

عاشور کی شب ہو چکی سحر میدان کربل میں رات رہے
انصار شہِ دیں آپس میں کرتے تھے یہ باتیں رات رہے
(قرار لکھنوی)

قولِ فیصل:۔ 'کچھ' اور 'تھوڑی' کے اضافے کے ساتھ 'کچھ رات رہے' 'تھوڑی رات رہے' زیادہ بولتے ہیں۔

ہم نے جانا نہ شبِ وصل کا آنا جانا
آئے وہ رات گئے چل دیے کچھ رات رہے — جلیل

رات رہے سے۔ ایسے وقت سے جب تھوڑی رات باقی ہو۔ اردو، صرف، عوام کی زبان۔

محلِ صرف:۔ وہ رات رہے سے اٹھ کے چلے گئے کسی سے ملے بھی نہیں۔

رات زیادہ آنا۔ رات کا بڑا حصہ گزر جانا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب رات زیادہ آگئی ہے سو رہو، سویرے اسکول بھی جانا ہے۔

رات سولی پر کاٹنا۔ بڑی مصیبت میں رات بسر کرنا۔ اردو، صرف، قلیل الاستعمال۔

شمع نے رو رو کے کاٹی رات سولی پر تمام
شب کو جو محفل سے تو اے زیبِ محفل اٹھ گیا — ظفر

قولِ فیصل:۔ اب 'رات کانٹوں پر بسر کرنا' زیادہ بولتے ہیں، جو فصیح بھی ہے۔

رات قیامت کی پڑنا۔ قہر کی رات ہونا، مصیبت کی رات ہونا۔ اردو، صرف، متروک۔

کیا قیامت کی پڑ گئی تھی رات
روزِ محشر سے بڑھ گئی تھی رات — عروج

قولِ فیصل:۔ اصل محاورہ قیامت کی رات پڑنا تھا، جیسا کہ شعر سے ظاہر ہے۔

رات کا پیٹ بھاری ہے۔ رات سب کی عیب پوش ہے، رات سب کی رازدار ہے۔ [illegible] (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات کاٹنا۔ تکلیف سے رات بسر کرنا۔ اردو، صرف، فصیح، رائج۔

دل سے چلیے ہزار بار کر کے
رات کاٹی خدا خدا کر کے — ([illegible] رسوا)

قولِ فیصل :۔ یوں بھی کہا ہے۔

ضبط کب تک ہو محبت کے گرفتاروں سے
بس ہو تو کاٹیے اس رات کو تلواروں سے — تعشق

رات کانٹوں پہ بسر کرنا :۔ بے چینی سے رات گزارنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

یاد مژگاں میں تحرکی ہم نے
رات کانٹوں پہ بسر کی ہم نے — لااعلم

رات کٹنا :۔ رات گزرنا۔ رات بسر ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

دو شالوں میں سحر گزری کسی روز
کسی شب اپنی کملی میں کٹی رات — شاد

رات کڑی ہونا :۔ رات تکلیف دہ ہونا۔ اُردو صرف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

لب پان خوردہ پر مسی کی دھڑی
دل بچا پر تھی رات کڑی — داغ دہلوی

رات کو :۔ رات کے وقت۔ اس وقت جب کہ رات ہو۔ اُردو۔ فصیح۔ رائج۔

ان کی آرائش بھی ہوتی ہے موافق وقت کے
دن کو مسند ہو گیا گیسو سنوارے رات کو — رشید

رات کو جاگی آئے دن کو منہ پھیلائے :۔ کام میں عجلت کرنے والا۔

(محاورات ہندوستان و گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات کو صبح کرنا، رات صبح کرنا :۔ رات گزارنا، رات تمام کرنا۔ اُردو صرف۔ دلی کی زبان۔

ع رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جوں توں شام کیا — میر

ع عاشق گریاں نے رات اپنی تڑپ کر صبح کی
آتش (ریختِ ابدی)

رات کھایا یاد نہیں رہتا :۔ بزرگ بولا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رات کی رات :۔ صرف ایک رات۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

آج گویا کہ ہے برات کی رات
اور ہے انتظار رات کی رات — (ناظر رسوا)

رات کی رات کا مہمان ہونا :۔ ایک رات کا مہمان ہونا۔ اُردو صرف۔ دلی کی زبان۔

رات کی رات کا مہماں ہے مریض ہجراں
صبح تم آئے تو کیا آئے سحر کچھ بھی نہیں — داغ

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ ایک رات کا مہمان ہونا بولتے ہیں۔ ایک شب کا مہمان ہونا بھی ہے۔

ع آ گیا میرے اک شب کے میں مہمان محبوب — لااعلم

رات کی نیت حرام :۔ عورتوں کے خیال میں رات کو کوئی تجویز کرنا منحوس ہوتا ہے۔ جب رات کے وقت کوئی تجویز کرتے ہیں تو یہ فقرہ "رات کی نیت حرام" زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو مخصوص عورتوں کی زبان۔

رات گزارنا :۔ رات تمام کرنا۔ صبح کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف :۔ آخر کار انھیں باتوں میں تڑپ تڑپ کے رات گزار دی۔ (طلسم ہوش ربا)

رات گزرنا :۔ لازم۔ رات کٹنا، شب تمام ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف :۔ برق نے فرمان سے کہا کسی طرح سے ہلاک کرو۔ یہ رات گزرنے نہ دو اگر صبح ہو گئی تو سحر ہمارا رُخ ہلاک ہو گا۔ (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل :۔ اس کی تکمیلی صورت (رات گزر جانا) بھی رائج و فصیح ہے۔

فلک کو جانے دیجیے آرام کیجیے
محبت میں رات تین پہر تو گزر گئی — شعور

رات گئے :۔ ایسے وقت جب رات زیادہ گزر چکی ہو۔ اُردو صرف۔ فصیح۔ رائج۔

ہم نے جانا شب وصل کا آنا جانا
آئے وہ رات گئے چل دیے کچھ رات رہے — جلیل

قولِ فیصل :۔ زور دینے کے محل پر بڑی رات گئے بھی بولتے ہیں۔

نیند آئی ہے بڑی رات گئے آئے ہو
سرخ آنکھوں میں مبتلا نشہ سا چھا گیا — داغ

رات گئی بات گئی :۔ موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔ اُردو مثل۔ فصیح۔ رائج۔

پیری نے فصاحت زباں بھی کھو دی
لو صبح ہوئی رات گئی بات گئی — رشید لکھنوی

رات ماں کا پیٹ (ہے) :۔ رات کے عیب مخفی رہتے ہیں یا رات کو سب آرام پاتے ہیں۔ (نوراللغات و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کسی صورت سے رائج نہیں۔

رات والا :۔ (کنایۃً) اُلو۔ اُردو۔ عورتوں کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ اس نیم پر ابھی رات والا بول رہا تھا۔ میرے تو حواس باختہ ہو گئے۔

رات والا :۔ مذ۔ جیبند۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رات والا :۔ مذ۔ چاند۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ کی عورتیں داو پر والا کہتی ہیں۔

رات و دن :۔ روز و شب، دن رات۔ فارسی ترکیب۔ اُردو صرف۔ جہلا کی زبان۔

قول فیصل، صاحب نفائس اللغات نے غلطی کے ساتھ رات دن لکھا ہے اور مثال میں ایک فارسی کا شعر بھی پیش کیا ہے مگر اصولاً غلط ہے اس لیے کہ واو عاطفہ دو اُردو لفظوں کے درمیان نہیں آتا فصحائے لکھنؤ 'رات دن' یا 'دن رات' بولتے ہیں اس جہلا اور عوام 'رات و دن' بولتے ہیں۔

راتوں رات، ہ۔ رات ہی رات میں، رات ہی میں۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ راتوں رات نواب صاحب اپنے گھر پہونچے۔ (فسانۂ آزاد)

راتوں رات بھر، ہ۔ رات بھر، تمام شب، ساری رات۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

محل صرف۔ دو گھنٹے کے بعد میاں آزاد گھوڑے پر سوار ہوئے اور راتوں رات دریا کے کنارے کنارے چلے سحر کاذب کے وقت انھوں نے ذرا دم لیا۔ (فسانۂ آزاد)

راتوں روئی ایک ہی مرا
رات دن پیا اور چھینی بھر اٹھایا۔

بڑی مشقت کے بعد تھوڑا کام یا فائدہ۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل، لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رات ہو جانا، دن ختم ہو کر رات کا وقت آ جانا، سورج غروب ہو جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ عمرو نعلو غنی چلا اس طرح میں رات ہو گئی کہ مسافر چرخ سرائے مغرب میں جا کر خوش ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رات ہی رات، رات کے پردے میں، شب کے اندھیرے میں، دن نکلنے سے پہلے۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس شیر سے مقابلہ کرنا تمھاری عقل کا قصور ہے۔ کوئی تدبیر کرو، یا رات ہی رات اپنے شہر کو چلے جاؤ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل، عورتیں 'راتی رات' کہتی ہیں۔

رات ہی راتا، پردۂ شب میں۔ اُردو صرف، متروک۔

محل صرف۔ رات ہی راتا اس نے لشکر تیار کیا، طرف کوہ بیتق کے گیا۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل، اب عورتیں 'راتی راتا' بولتی ہیں۔

راتی راتا، پردۂ شب میں، اُردو صرف، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ چور کا دل ہی کتنا، آیا تو مگر پولیس کے ڈر سے راتی راتا چلا گیا۔

قول فیصل، اس محل پر 'راتا راتی' بھی بول دیتے ہیں۔

راٹھور، (ع، مضبوط) ایک قسم کے راجپوت۔ (نور اللغات)

قول فیصل، لکھنؤ میں صرف ایک مشہور راجپوت کے نام کا جزو بن کے یہ لفظ آتا ہے 'امر سنگھ راٹھور' اس کے علاوہ نہیں سنا گیا۔

راج، ہ۔ بادشاہت، فرمانروائی۔ اُردو، ذکر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ بن بن، جنگل جنگل، کوہ و دامن میں گھومتا ہوا مہارانی کے راج میں پہونچا۔ (فسانۂ آزاد)

راج، ع۔ ریاست، خوش حالی، خاندانی اقبال۔ اُردو، ذکر، عورتوں کی زبان۔

مر جاؤں گی میں ساتھ جو وارث کا چھٹ گیا
آگے قدم بڑھا تو مرا راج لٹ گیا (انجم)

راج، ہ۔ معمار، مکان بنانے والا، تعمیر کرنے والا۔ اُردو، ذکر، قلیل الاستعمال۔

قضا کے راج کی صنعت گری دیکھ
بنی کی آن کی بارہ دری دیکھ (شاہ حاتم) (استاد سودا)

قول فیصل، عربی میں 'راز' بمعنی معمار تھا اب عام طور سے کاریگر یا معمار کہتے ہیں۔ عوام کی زبانوں پر 'مستری' بھی ہے۔

راج، ہ۔ دورِ دورہ، اثر و اقتدار، اُردو، ذکر، غیر فصیح، رائج۔

اک جہاں ہے بندۂ زلف بتاں
پھر رہا کالوں کا راج اچھا ہوا (راسخ)

راجا، ہ۔ والیِ حکومت، بادشاہ، فرمانروا۔ اُردو، ذکر، فصیح، رائج۔

قول فیصل، والیِ حکومت خواہ ہندو ہو یا مسلم دونوں کے لیے مستعمل ہے اور اس کی جمع 'راجاؤں' اور 'راجگان' ہے۔

راجا، ہ۔ سخی، فیاض۔ (نور اللغات)

قول فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا، ہ۔ بھولا بھالا۔ (نور اللغات)

قول فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا، ہ۔ (کنایۃً) امیر، دولت مند۔ (نور اللغات)

قول فیصل، ہر امیر دولت مند کو راجا نہیں کہتے۔

راج استھان، ہ۔ (ہندی، ذکر) شاہی محل، دار السلطنت۔ ہ۔ دربار عام، دیوان عام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل، حضرات اہل ہنود کی زبان ہے اُردو میں مستعمل نہیں۔

راجا اِندَر: پریوں کا بادشاہ، فرضی قصوں تک محدود ہے۔ مجازاً اس شخص کو کہتے ہیں جس کی صحبت میں بہت سی حسین عورتیں رہتی ہوں۔
اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

سعلِ مسرقہ: "جب وہ گھڑی گزری وعوالے بجوشی کا اچھی طرح سے سب کے دماغوں میں سرایت کر گیا اور اس کے نشے میں غنودگی نے ... پریاں ناچ رہی ہیں دیکھو وہ راجہ اندر سامنے بیٹھے ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راجا اندر کا اکھاڑا: (کنایۃً) پریوں کے فرضی بادشاہ کا دربار، (مجازاً) خوبصورت عورتوں کا مجمع، عیش و عشرت کا مقام، رقص و سرود کی محفل۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

کوچے کوچے وہ جلسہ ہوتا ہے
راجہ اندر کا کیسا اکھاڑا ہے (قلق)

قولِ فیصل: اس کا صرف مختلف صورتوں سے ہے، مثلاً راجا اندر کا اکھاڑا نظر آنا، راجا اندر کے اکھاڑے کی سیر دکھانا وغیرہ۔ جیسے:
"لالہ رخوں کا مجمع، ہر سمت گل لالہ کھلا، صحرا نہ تھا راجا اندر کا اکھاڑا نظر آتا تھا۔ (طلسم ہوش رُبا)
(ایضاً) عمرو نے کہا حضور میں ایک بتی ایسی روشن کرتا ہوں کہ اس کی روشنی میں یہاں ناچتی ہوئی نظر آتی ہیں اور راجا اندر کے اکھاڑے کی سیر دکھاتی ہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راجا بلاوے ٹھاڑا آوے: حاکم کے سب لوگ مطیع فوراً حاضر ہوتے ہیں۔
(محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا جوگی کس کے میت: بادشاہ اور بھکاری کسی کے دوست نہیں ہوتے۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں عام طور سے نہیں بولتے۔

راجا چھوٹے نگری جو بھاوے سو لے: جب آدمی اپنے مرتبے سے گر گیا پھر جو جی چاہے وہ کرے۔ (محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا دھراج: راجاؤں کا راجا، بڑا راجا۔
(فرہنگ اثر)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں بالعموم مستعمل نہیں۔

راجا راج پرجا سکھی: جہاں کا حاکم اچھا ہوگا وہاں کی رعایا آرام سے ہے۔
(نور اللغات و رسالہ بازاری زبان)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا رکھے رانی کھاٹے: کما آ کوئی ہے اڑا آ کوئی ہے۔ (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)
قولِ فیصل: بالعموم مستعمل نہیں۔

راجا روٹھے گا اپنی ریاست سے نکال دے گا اس کے سوا اور کیا کر لے گا: اس موقع پر بولتے ہیں جہاں یہ کہنا ہو کہ کوئی ناراض ہو کر ہم کو کیا نقصان پہنچائے گا۔
(نور اللغات)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ بالعموم نہیں بولتے۔

راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا: یعنے آقا بہت کرے گا موقوف کر دے گا۔ اس جگہ بولتے ہیں جہاں یہ کہنا مقصود ہوتا ہے کہ کسی کے روٹھ جانے کی پروا نہیں۔ (نور اللغات)
قولِ فیصل: بازاری زبان مؤلف حقیر لکھنؤی میں ایک ٹکڑے کا اس کے بعد اضافہ ہے یعنی پوری مثل یوں تحریر ہے۔ "راجا روٹھے گا اپنی نگری لے گا۔ رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لیں گی۔" یعنی بادشاہ ناراض ہوگا شہر بدر کر دے گا۔ رانی روٹھیں گی تو اپنے خاوند کی ہو رہیں گی۔ لکھنؤ کی عورتیں یہ مثل بغیر "اپنا" "اپنی" کے یوں بھی بولتی ہیں۔ "راجا روٹھیں گے راج لیں گے رانی روٹھیں گی سہاگ لیں گی"۔
جیسے: "جنو نے جب دیکھا کہ نجبن نے پھر لاڈو کا جنبہ کیا تو اٹھ کے چل گئی لاڈو نے اشارے سے کہا ارے روٹھ کے جاتی ہیں۔ نجبن بولی جانے دو۔ روٹھ کے میرا کیا کر لیں گی۔ راجا روٹھیں گے راج لیں گے، رانی روٹھیں گی سہاگ لیں گی۔" (سیر کہسار)
جس صورت سے صاحب نور اللغات نے لکھا ہے اس صورت سے لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کا پرچانا اور سانپ کا کھلانا برابر ہے: بادشاہوں کی صحبت میں بڑا خطرہ ہے۔ (نور اللغات و محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا کا دان پرجا کا اشنان: دولت مند کی سخاوت رعایا یا محکوم کی ریاضت برابر ہے۔ (محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کا دوجا بجری کا تیجا خراب ہے: راجا کی دوسری اولاد (بیٹا) اور بجری کا تیسرا پیدا ہونا خراب ہے۔ (محاورات ہندوستان)
قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کرے سو نیاؤ پانسہ پڑے سو داؤ: حاکم کا فیصلہ انصاف۔ بازی جیتے داؤ پائے۔
(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا کس کے یار جوگی کس کے میت:۔ ان کی دوستی قابلِ اعتبار نہیں۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ بالعموم رائج نہیں۔

راجا کیا جانے بھوکے کی سار:۔ بھوک کی قدر عافیت یا مال دولت مند کیا جان سکتا ہے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راجا کی بیٹی کرم کی ہیٹی:۔ دولت مند کی اولاد اکثر بدنصیب۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

راجا کی سبھا ترگت کہ جائے:۔ خوشامدیوں کو حق و باطل سے کیا سروکار۔ ان کو ہاں میں ہاں ملانے سے کام۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجا کے گھر آئی رانی کہلائی:۔ جب کسی غریب آدمی کی بیٹی کسی امیر کے گھر بیاہی جائے تو اس کی نسبت بولتے ہیں۔

(نوراللغات)

قول فیصل:۔ محاورات ہندوستان میں لفظ "ترت" کا اضافہ ہے یعنی یوں "راجا کے گھر آئی ترت رانی کہلائی"۔ مطلب یہ ہوا کہ "امیر کی ذرا سی توجہ ترقی کا باعث ہوتی ہے"۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ مثل بولتے ہیں۔

راجا کے گھر موتیوں کا کال:۔ جس لیاقت کا آدمی ہو اس کے پاس ویسا سامان نہ ہو۔ عوام اور عورتوں کی زبان۔

محروم وصل گوہر دنداں سے ہے [illegible]
راجا کے گھر میں موتیوں کا کال ہو گیا — منیر

قولِ فیصل:۔ منیر نے ضرورتِ شعری کے تحت "میں" کا اضافہ کرکے "راجہ کے گھر میں" کہا ہے ورنہ حقیقۃً "راجا کے گھر موتیوں کا کال" ہی بولتے ہیں۔

راجا گھاٹ کا سوانگ بھرا:۔ خزانہ خون ہوگیا۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجا نل پر بپتا پڑی بھونی مچھلی جل میں گری:۔ بنے بنے کام کا بدقسمتی سے بگڑ جانا۔ (ارسال از بازاری زبان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کے عوام کمی کے ساتھ بولتے ہیں۔

راجا مہرا:۔ کہاروں کا چودھری۔ اردو، کہاروں کی زبان، مرکب، متروک۔

محل مصرف:۔ ایک مقام پر دیکھتے کیا ہیں کہ پاس ساٹھ کہار اڈے پر ڈٹے ہیں۔ ایک کہار مردنگ بجاتا ہے، چار پانچ جوڑی چھوٹی جھانجھ بجانے میں مصروف ہیں۔ دس پندرہ گردن ہلا ہلا کر بھجن اور گیت گاتے ہیں... چند کہار ڈولیوں کے اندر بدمست پڑے ہیں۔ کچھ ادھر کچھ ادھر نشے میں چور کھڑے ہیں..... جنوبے میں وارد بھری ہے کنوارا چل رہا ہے.... راجا مہرا اڈے کے چودھری بانشید نفس چین سے بیٹھے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

راجا ہو کر چوری کرے نیاؤ کون کرے:۔ حاکم ظالم ہو تو عدل کون کرے۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ حضرات اہل ہنود کی زبان ہے۔

اُردو میں مستعمل نہیں۔

راجا ہوئے تو کیا ہوئے وہ ہی جاٹ کے جاٹ:۔ مال و دولت ذات اور اصل کو نہیں بدلتی۔

(محاورات ہندوستان)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجائی (ہندی):۔ مؤنث۔ بادشاہی، حکومت، حاکمی۔ ۲۔ امیری، دولت مندی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بنس:۔ شاہی خاندان۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

راج بنسی:۔ ۱۔ شاہی خاندان کا آدمی۔ ۲۔ [illegible] سانپ۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بنسی:۔ ایک راجپوت قوم کا نام۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

راج بہا، رج بہا:۔ چھوٹی نہر جو بڑی نہر سے نکالی جائے۔ ہندی، مذکر۔ (نوراللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راج بھنڈار:۔ ہندی۔ مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔ ۱۔ شاہی خزانہ، بیت المال۔ ۲۔ سرکاری مال خانہ، سرکاری گودام گھر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راج بھنگ ہونا:۔ سلطنت پر زوال آنا۔ راج گدی جاتی رہنا۔ (نوراللغات و لغت دہلی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج بھینٹ:۔ وہ نذرانہ جو بادشاہ کے حضور میں پیش کیا جائے۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج پاٹ:۔ حکومت، سلطنت۔ اُردو،

مذکر، غیر فصیح، رائج۔

مثال مسرف: بادشاہ نے کہا جو میرے سوالوں کا جواب دے دے گا اس کو اپنا آدھا راج پاٹ دے دوں گا اور لڑکی کی شادی اس سے کردوں گا۔

راج پاٹ: ۔ عورت کا سہاگ۔ اُردو، مذکر۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راج پتنی: ۔ ملکہ، رانی۔ ہندی، مؤنث۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج پتی: ۔ ہندو شاہزادوں کا لقب، ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راجپوت: ۔ شاہزادہ۔ ہندی، مذکر۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں اس جگہ 'راجکمار' کہتے ہیں۔

راجپوت: ۔ چھتری، ہندوؤں کی ایک مشہور قوم جو بڑی جنگجو ہوتی ہے۔ اُردو، مذکر، رائج۔

مثال مسرف: سارے بھی چھتری آدمی ... ایک دفعہ ہی آؤ دیکھا نہ تاؤ بڑھ کر جو ایک چانٹا دیتا ہے تو ایک گنوار ... دھم سے زمین پر۔ دوسرے نے جو یہ کیفیت دیکھی تو لٹھ تانا۔ لٹھ کا تاننا تھا کہ وہ راجپوت اچھلی ڈوب کر جا پہونچا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اس کی تانیث 'راجپوتنی' ہے۔

راج پھوڑا: ۔ وہ بڑا پھوڑا جو اکثر پیٹھ پر ہوتا ہے۔ اور اس سے آدمی جانبر نہیں ہوتا ہے، سرطان۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج تلک: ۔ گدی نشینی کی رسم۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ خالص ہندی لغت ہے اُردو میں مستعمل نہیں۔

راج تلک دینا یا راج گدی دینا: (متعدی) گدی نشین کرنا، تخت پر بٹھانا۔ (لغت دہلی)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راجح: ۔ فائق، غالب۔ عربی، صفت۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں مستعمل نہیں۔

راج دربار: ۔ دربارِ شاہی۔ اُردو، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج درشن: ۔ راجا کی زیارت، دربارِ شاہی کی زیارت۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

راج دُلار: ۔ راج کمار، شہزادہ۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دُلارا: ۔ ناز پروردہ، نہایت پیارا، اُردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

گردونِ منقبت کا ستارا حسینؑ ہے
جنتِ نبیؐ کا راج دُلارا حسینؑ ہے
محشر لکھنوی

قولِ فیصل: اس کی تانیث 'راج دُلاری' ہے جو بہت کم مستعمل ہے۔

راج دُوار: ۔ شاہی محل کا دروازہ، راجہ کی ڈیوڑھی۔ ہندی، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

راج دھانی: ۔ دارالسلطنت، سلطنت کا صدر مقام۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

مثال مسرف: دہلی ہندوستان کی راجدھانی ہے۔

راج دُہائی: ۔ داد خواہی، انصاف چاہنا، بادشاہ یا سرکار سے فریاد کرنا۔ ہندی، مؤنث، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم: ۔ سرکاری فرض۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم: ۔ شاہی کام۔
(فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم: ۔ جنگی قوم کے فرائض۔
(فرہنگ آصفیہ)

راج دھرم: ۔ شاہی مذہب، سرکاری مذہب
(فرہنگ آصفیہ)

راج ڈنڈ: ۔ کر، ٹیکس، محصول، سرکاری جرم کی سزا، سرکاری جرمانہ۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج رانی: ۔ ہر دیوتا کی استری کا لقب، ہندی، مؤنث، ہندوؤں کی زبان۔
(فرہنگ آصفیہ)

راج رچانا: ۔ (متعدی) سکھ دینا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

مثال مسرف: تیری میں بھیک منگائے، تیرا بیٹا راج رچائے۔

راج رچنا: ۔ (لازم) حکومت کرنا، عیش سے امیرانہ زندگی بسر کرنا۔ اُردو مسرف، عورتوں کی زبان۔

سونی مدت کی آج سیج سجیں
اپنے من مانے دل کا راج رچیں
عروج

قولِ فیصل: اسی محل پر لکھنؤ کی عورتیں 'راج راجنا' بھی بولتی ہیں۔ جیسے: "تم بغیر کسی تحقیق کے لڑکی کی شادی وہاں کرو تو دیکھنا انشاءاللہ راج راجے گی"۔

راج رُوگ: ۔ مہلک بیماری، کوڑھ۔ ہندی، مذکر۔ ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لغت دہلی میں کوڑھ کے بجائے

(تب دق) لکھا ہے۔ اہلِ لکھنؤ کسی معنی میں نہیں بولتے۔

راج رُوگ مذ۔ (کنایۃً) طول طویل مقدمہ۔ (نور اللغات و لغت دہلی)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راجس :۔ ایک نہایت مضبوط قسم کا لوہا جس کے ہتھیار بنائے جاتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

معنیِ مصرفہ :۔ ... اور تیغیں بھی راجس کے ہاتھ کی۔ اصل ولایتی اور باڑھ بھی وہ جو میاں گھسیٹے نے رکھی ہو۔ (فسانۂ آزاد)

راج سبھا مؤ۔ دربارِ شاہی۔ ہندی، مؤنث۔ ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج سبھا مؤ۔ اسمبلی۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

قولِ فیصل :۔ زیادہ تر 'اسمبلی' بولتے ہیں۔

راجستھان ، جمہوریہ ہندوستان کے ایک صوبہ کا نام جس کا صدر مقام جے پور ہے۔

راج سُہاگ قائم رہے :۔ (دُعا) جوانی اور شوہردار عورت کو دُعا دیتی ہیں۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

تم سے بیاہا تو اُس کے جاگے بھاگ
رہے قائم ہمیشہ راج سُہاگ ۔ منیر

قولِ فیصل :۔ رکھنا کے ساتھ (راج سہاگ قائم رکھنا) بھی رائج ہے۔

وارث کو میسر کوئی ہو غم
رکھ راج سہاگ میرا قائم (طلسم ہوش رُبا)

رَاجِع :۔ پھرنے والا، رجوع کرنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہیں کس سے مضاف یہ عجائب
راجع ہے کدھر ضمیرِ غائب ۔ محسن کاکوروی

راج کاج :۔ سلطنت کا کاروبار۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کا راج میں ناج کا ناج میں بیاج کا بیاج میں سماج کا سماج میں :

اپنے اپنے محل پر ہر ایک بات۔ (رسالۂ بازاری زبان)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کرنا :۔ (حکمرانی) بادشاہی کرنا، حکومت کرنا، سلطنت کرنا۔ اُردو، مصدر، غیر فصیح، رائج۔

معنیِ مصرفہ :۔ تمہارے ہاتھ کی لکیریں بتا رہی ہیں کہ تم کسی وقت میں راج کرو گے۔

راج کرنا ، مذ۔ (کنایۃً) خوش ہونا، عیش سے زندگی بسر کرنا، چین کرنا۔ اُردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

معنیِ مصرفہ :۔ بنانے والی کو میں کچھ کہتی ہوں، تمہارے بنانے سے مجھے کیا مل جائے گا۔ راج کرو گی تم اور چین کرو گی تم یا تمہاری بہنیں۔ مجھے تم کیا دے دو گی۔ (سیرِ کہسار)

راج کرے :۔ برباد ہو، تباہ ہو، بھاڑ میں جائے۔ اُردو، صرف، عوراتِ دہلی کی زبان۔

کردیا تو نے خفا مجھ سے مرے انشا کو
یہ تری راج کرے شوخ مزاجی باجی ۔ انشا

راج کرے یہ الفت :۔ آگ لگے اس چاہت کو۔ (فرہنگِ اثر بحوالہ دریائے لطافت)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راج کُل :۔ شاہی خاندان۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج کمار :۔ ولی عہد۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل :۔ راجہ کا بیٹا اور شاہزادہ، یہ دو معنی اور بڑھانا چاہیئے۔ اس لیے کہ ولی عہد راجہ کے بڑے بیٹے کو کہتے ہیں۔ تینوں معنی "اُردو ہندی لغت" میں درج ہیں۔ اس کی تانیث 'راج کماری' ہے۔

راج کوی یا راج کبی ، ملک الشعراء۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج گدی :۔ شاہی تخت۔ اُردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

معنیِ مصرفہ :۔ بڑا ظالم آدمی تھا۔ چاہتا تھا کہ بیٹا کسی صورت سے مریں تو راج گدی لے۔ مگر راجہ کے مرتے ہی ایسا انقلاب آیا کہ عوام نے راجہ کے چھوٹے بیٹے کو راجہ مان لیا۔

راج گرو :۔ راجہ کا استاد۔ ہندی، مذکر، ہندوؤں کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج گھاٹ مذ۔ دریا کا وہ کنارہ یا گھاٹ جہاں راجہ یا بادشاہ نہاتا ہو۔ اُردو، مذکر۔

راج گھاٹ :۔ مہاتما گاندھی کی سمادھی (یادگار) کا نام۔

راج گیر :۔ معمار، کاریگر۔ اُردو، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل :۔ معماری کے پیشے کو 'راج گیری' کہتے تھے۔ 'راج گیر' کی جگہ اب کاریگر، معمار کہتے ہیں اور عوام 'مستری' کہتے ہیں۔

راج لُٹ جانا :۔ (کنایۃً) شوہر کا مر جانا۔ اُردو، مصدر، عورتوں کی زبان۔

مر جاؤں گی میں ساتھ جو وارث کا چھٹ گیا
آگے قدم بڑھا کہ مرا راج لُٹ گیا ۔ انیس

راج مارگ :۔ شاہراہ، بڑی اور چوڑی سڑک۔

شارعِ عام۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راج مزدور: معمار اور قُلی۔ اردو، مذکر۔ (نور اللغات)

راج نیت: (راء بے حروف) ریاست، ملکی سیاست، شاہی سیاست۔ ہندی، مؤنث۔ حضرات اہلِ ہند کی زبان۔

قولِ فیصل: اس صورت سے ملا کے نہیں بولتے۔

راجواڑا: راجاؤں کا ملک، راجہ کی عمل داری۔ اُردو، مذکر۔

ہے جو حسن و شباب کا ہنگام
راجواڑوں سے آرہے ہیں پیام — عروج

قولِ فیصل: اب عام طور سے 'رجواڑا' کہتے ہیں۔

راج شیر: ذاتی حکومت، ریاست کا مالک۔ اُردو، مذکر۔

مثالِ مصرعہ: راجہ بھوج کے عہد میں دریا دھری کچھا مارے لنواں کی طرح تھیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اس کا املا الف سے ہونا چاہیے مگر رسمِ خط یہی ہو گیا ہے۔

راج ہٹ بالک ہٹ تریا ہٹ جوگی ہٹ: یہ سب لوگ بجز ضد کے اور کسی کی نہیں سنتے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں راج ہٹ، بالک ہٹ، تریا ہٹ یہی تینوں فقرے زبانوں پر ہیں۔ جوگی ہٹ نہیں بولتے۔

راج ہنس: قاز۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں نہیں بولتے۔

راجی: اُمیدوار۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں مستعمل نہیں۔

راچھ: جلاہوں کی دندانے دار کنگھی جس سے ایک ایک تار کپڑے کا نکال لیتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

راچھ: بڑھئی اور راج وغیرہ کے اوزار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں رائج نہیں۔

راچھ: گڑھی یا شہر کے اندر کا پکا حصہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راچھس بیاہ: بے قاعدہ شادی، وحشیانہ شادی۔ ہندی، مذکر۔ اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راچھس بیلا: بھُت پُجے کا وقت۔ ہنود عقیدے کے مطابق راکشش اسی وقت اپنے گھروں سے باہر نکلتے ہیں۔ ہندی، مذکر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راح: شراب۔ عربی، مؤنث۔

محلِ مصرف: ان کے سر پالیس ایک جُھلی بزاز داستان، نشۂ راحِ ریحان نسیم میں سرخوش و مخمور چہک چہک کر کہہ رہا ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: یہ لفظ تعلیم یافتہ طبقہ بھی کم بولتا ہے۔

راحت: آسائش، آرام۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

لحد کوئی اپنی بناتا نہیں
جگر جو کہ عقبیٰ میں راحت کا ہے (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: اس کا مادہ 'روح' ہے جس کی جمع 'راحات' ہے۔

راحت اٹھانا: چین کرنا، آرام اٹھانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

کنجِ تربت میں اٹھائی ہے جو راحت اے شاد
جی اٹھیں بھی ... — شاد

راحت افزا: آرام بڑھانے والا۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: بڑی تعریف سنی ہے مجھا سبزہ بہت رہتا ہے اور عجب راحت افزا مقام ہے۔ (سیر کہسار)

راحت پانا: چین پانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہم نے دِلّی سے سوا پائی دکن میں راحت
کون کہتا ہے کہ پردیس بُرا ہوتا ہے — داغ

راحت پرست: خوشی اور آرام چاہنے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات و بہارِ عجم)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس جگہ "راحت پسند" بولتے ہیں۔

حامیِ اہلِ بیت کی محنت کا کام ہے
راحت پسند، یہ بڑی زحمت کا کام ہے — مجذوب

راحت پذیر: آرام کرنے والا۔ فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

محلِ مصرف: لشکر نے کمر کھولی، سرداروں نے بھی زرہ اُتاری، راحت پذیر ہوئے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راحتِ جاں: دل خوش کرنے والا۔ بیشتر بیوی، اولاد اور معشوق کے لیے مستعمل۔ فارسی، صفت، مذکر۔

اپنے نزدیک تو ایسا نہیں وہ راحتِ جاں
نہیں آتا ہے کسی طرح یقیں سن کے ہاں — امیر

قولِ فیصل: لکھنؤ میں راحتِ جان زیادہ تر رائج ہے بلکہ زیادہ تر جو ہوا اس کو کہتے ہیں ... زیادہ تر ... ہیں۔

لکھتے ہیں جیسے ، نورِ چشم راحتِ جان طول عمرہ اور کبھی کبھی راحتِ جان ودل بھی بول دیتے ہیں۔

اے راحتِ جان ودل ہمارے
تنہا ہیں تمہیں ترس جائے — طلسم ہوش ربا

راحتِ جان ، بغیر اضافت ، بگھیروں کو حیل کر سکر ملاتے ہیں اور اس کو راحتِ جان کہتے ہیں۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل : لکھنؤ میں نہیں کہتے۔

راحت طلب : آرام طلب ۔ فارسی، صفت فصیح، رائج

قاتل خندہ ہے تیغ کے سایے سے اس لیے
ایسا نہ ہو کہے کوئی راحت طلب مجھے — امیر

قولِ فیصل : آرام طلبی کے معنی میں راحت طلبی بھی رائج و فصیح و مؤنث ہے۔

راحت طلب ہونا : آرام کا طالب ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

اچھی طرح دبا تا لحد کو فشارِ تربت
راحت طلب بہت تھا ہر استخوان بدن کا — جلال

راحت رساں : راحت پہونچانے والا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہے راحت رساں ایلچی خوش ادا — انیس

راحت کدہ۔ راحت گاہ : اول مذکر دوم مؤنث) تعظیم یا محبت سے دوسرے کے گھر کو کہتے ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : ہمارے علم میں راحت گاہ ہے، راحت کدہ نہیں ہے۔

درد بے سود شادی بلا برا ثر وغم در پیش
تا ب راحت گر تسلیم پریشاں رقم — عرفی

اہلِ لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

راحت ہونا : آرام ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

لاکھ راحت ہو تو دمِ زیست سے گھبراتا ہے
نزع میں زانوئے محبوب پہ چین آتا ہے — تعشق

راحتی : وضو کا طشت۔ فارسی، مؤنث۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل : اردو میں مستعمل نہیں۔

راحل : کوچ کرنے والا۔ عربی، صفت۔
(نور اللغات)

قولِ فیصل : اردو کے لیے غیر مانوس ہے۔

راحلہ : (عربی ، راحلۃ آخر کی 'ت' مبالغے کے لیے) سواری کا جانور نر ہو یا مادہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

وا فرتھے راحلے متعدد ہر ایک تھے
رستان کی راہ بھولتی تھی ایک ایک دن میں جو — مونس

قولِ فیصل : اس کا مادہ 'رحل' اور جمع 'رواحل' ہے جو اردو میں مستعمل نہیں۔

راحم : رحم کرنے والا۔ عربی، صفت، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تو راحم و غفار ہے تو ملک و مختار — اوج لکھنوی

راد : پیپ۔ ہندی، مؤنث۔

راد بہتی ہے زخم سے اس کے
سخت زحمت میں ہو گئی دل سے — (قرانُ السعدین)

قولِ فیصل : لکھنؤ میں بالکل مستعمل نہیں

رادھا : کرشن جی کی ایک گوپی کا نام جو ان کی محبوبہ تھیں۔ ہندی، مؤنث، اہلِ ہنود کی زبان

آزادی کی رادھا پیاری
بیٹھی ہیں پہنے جوڑ بھاری — اکبر الہ آبادی

رادھا نگری : رادھا نگر کا بنا ہوا ایک قسم کا ریشمی کپڑا۔ اردو۔

رادھا کو اپنی یاد کرے کیا وہ مال ہے
کون اس سے رادھا نگری کا کرتا سوال ہے — جان صاحب

قولِ فیصل : اب اس کپڑے کا رواج نہیں رہا لہٰذا کوئی بولتا بھی نہیں۔

رادھا کو یاد کرو : جاؤ ہوا کھاؤ۔ اردو صرف، عورتوں کی زبان۔

گر نہ لکا نہ اس کا دیجے آپ
اپنی رادھا کو یاد کیجے آپ — شوق
(نور اللغات)

قولِ فیصل : لفظ 'اپنی' اس مثل کا خاص جز ہے یعنی 'اپنی رادھا کو یاد کرو' شعر میں بھی اسی طرح استعمال ہوا ہے۔

راڈ : ڈنڈے کی طرح کا گول شیشے کا بنا ہوا آلہ جو بجلی کی تیز روشنی دیتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

معلی سرف : کرو بڑا ہے بجائے بلب کے راڈ لگاؤ تو روشنی دنی ہو جائے گی۔

راڑ : راڑ جھگڑا ، فساد ، بچوں کا کسی چیز کے لیے ضد کرنا، مچلنا۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل : لکھنؤ میں اس کا رسم الخط بے تکلفی کے ساتھ (راڑھ) بھی ہے اور بولنے میں بھی اکثر ایسے تحمل کی آواز نکلتی ہے۔

راڑ بڑھانا : تنتہ بڑھانا۔ ہندی، دہلی کے ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

راڑ کرنا : جھگڑا کرنا، ضد کرنا۔ اردو صرف، دہلی کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

راڑ مچانا : جھگڑا کرنا، ضد کرنا۔ ہندی شعری کا بول ہے۔

"تو رے کنور نے راڑ مچائی" (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ یہ صرف ہندی ٹھمریوں اور گیتوں تک محدود ہے۔ اُردو میں عام طور سے رائج نہیں۔

راڑھ کی لینا:۔ بے جا بات منوانے کے لیے ضد کرنا، غلط بات پر اَڑ جانا۔ اُردو مصدر، عوام کی زبان۔

مثالِ مصرف:۔ "تمہیں سو روپے گواہی کے مل رہے ہیں تم راڑھ کی لے رہے ہو۔ راضی نہیں ہو رہے ہو یہ کون سی حماقت ہے۔"

راڑھ لانا:۔ بے جا ضد کرنا، خیل مچانا، جھگڑا کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

مثالِ مصرف:۔ "وہ خبیثہ ہنستی ہوئی اس کے پاس آئی اور گویا ہوئی:۔ اے واہ! تم تو خوب راڑھ لائے، مچل کر پاؤں پھیلائے۔" (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر زیادہ تر "راڑھ کی لینا" برتتے ہیں۔

راڑھ لگانا:۔ کسی کام میں اُلجھاوا پیدا کرنا، رکاوٹ ڈالنا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔ (فرہنگِ آصفیہ)

راڑیا:۔ راڑ ھی کا بچہ، راڑ ھی فقیر۔ اُردو، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں اسے مخلوطی کے ساتھ (راڑھیا) بولتے ہیں۔ عوام کی زبان ہے، معنی اس میں بالکل نہیں بدلتے۔ معنی نمبر ۱ میں کمی کے ساتھ بولتے ہیں مگر بچے کی خصوصیت نہیں، بڑے کو بھی کہہ دیتے ہیں جیسے "تم گھڑی گھڑی روپے کا تقاضا کرتے ہو وہ دیتا نہیں۔ اب نہ مانگنا۔ وہ بڑا راڑھیا ہے"۔

رازْ:۔ پوشیدہ بات، بھید۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

نالے اب کرتا ہوں جب دل کا پتا ملتا نہیں،
چھپ رہوں کیوں، خود نقاب اپنی اٹھی راز نے
ثاقب لکھنوی

راز افشا کرنا:۔ بھید کھولنا، پوشیدہ بات کو ظاہر کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ "کیا مجال ہے میں اور کسی کے راز کو افشا کردوں۔ مگر آپ کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ کسی جوانِ رعنا پر دل آیا ہے۔" (فسانۂ آزاد)

راز پر اطلاع پانا:۔ راز سے باخبر ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

مثالِ مصرف:۔ "افراسیاب نے کہا۔ سچ ہے راز خداوند پر کون اطلاع پاتا ہے۔" (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل:۔ اب اس محل پر تعلیم یافتہ طبقہ کی کے ساتھ "راز سے مطلع ہونا" بولتا ہے۔

رازِ نِہاں:۔ پوشیدہ بات۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

آپ نے اس ناز سے مارا خدنگ
دل میں آکے رازِ نہاں ہو گیا مؤلف

راز تہ کرنا:۔ دل کی بات دل میں رکھنا، راز چھپانا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

گل اگر منہ کھول بیٹھے بھید کچھ کہہ کر گئے
بلبلو! کتنے ہی غنچے رازِ دل تہ کر گئے ذوق

راز جاننا:۔ پوشیدہ بات سے خبردار ہونا، بھید سے آگاہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ "جو رازِ طلسم جانتی ہے اور مگر طلسم آخر پہنچی ہے۔ مگر وہ کسی کے ہاتھ مارا نہ جائے گا۔" (طلسم ہوش رُبا)

راز جلی ہونا:۔ راز ظاہر ہونا۔ اُردو مصدر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

دیکھو اعجازِ حسینؑ ابنِ علیؑ
تاکہ ہو رازِ خفی تجھ پہ جلی مرزا رسوا

راز چھپانا:۔ راز پوشیدہ کرنا، بھید نہ کہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

میں تو رازِ دل چھپاؤں پر چھپا رہنے بھی دے
جان کی دشمن ہے ظالم آنکھ للچائی ہوئی امیر

رازِ خفی:۔ پوشیدہ راز۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

شبیر چراغِ حرمِ لم یزلی ہے
اللہ کا ہر رازِ خفی اس پہ جلی ہے سلام

رازِ خود با یارِ خود چنداں کہ بتوانی مگو:
جہاں تک ہو اپنا راز اپنے دوست سے بھی نہ کہو۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رازدار۔ رازداں:۔ کسی کے راز کو پوشیدہ رکھنے والا، کسی کے راز کو جاننے والا، محرمِ راز۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ "وہ دن آزاد اور فرانسیسی مل جل کر رہتے کہ فرانسیسی نے کہا حضرت اب ہم اور آپ رازداں ہو جائیں۔" (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ رازدار وہ ہے کہ جو راز کو جانتا ہو اور چھپائے رکھے لیکن رازداں کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ راز کو چھپائے رکھے۔

رازداری:۔ بھید چھپانا، راز کو راز رکھنے کی صورت۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مثالِ مصرف:۔ "یہ بات ہر ایک سے بتانے کی نہیں ہے رازداری سے کام لینا۔"

رازِ دل:۔ دل کا بھید۔ فارسی ترکیب،

مذکر، فصیح، رائج۔

غیروں کو تو راستہ بتایا
یاروں سے بھی رازِ دل چھپایا (فسانۂ آزاد)

رازِ دل جز بیار نتواں گفت۔ دل کا بھید دوست کے سوا کسی سے نہیں کہا جا سکتا۔ فارسی مقولہ، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ (فرہنگ امثال)

راز رکھنا۔ بات کو چھپانا، راز کو پوشیدہ رکھنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ بات تو ہم تم سے کہے دیتے ہیں مگر اسے راز رکھنا۔

راز روشن کرنا۔ راز فاش کرنا، راز کھولنا۔ اردو صرف، متروک۔

ذکر کرتے ہیں روئے روشن کا
راز کر دیں نہ میرے لب روشن (جلیل)

رازِ سربستہ۔ ایسا راز جو ظاہر نہ ہو۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

کوئی دل اُن کے ٹٹولے تو سہی
رازِ سربستہ کو کھولے تو سہی (مرزا رسوا)

رازِ سربستہ ہونا۔ راز پوشیدہ ہونا۔ اردو صرف، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کیا ہوا داغِ محبت سے ہوا دل سربمہر
یہ نہیں ممکن کہ میرا رازِ دل سربستہ ہو (ذوق)

راز سے آگاہ ہونا۔ چھپی ہوئی بات سے باخبر ہونا، بھید سے واقف ہونا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دل جو کوئی راز طلسم سے آگاہ ہے وہ شاید اس کو پہونچا دے۔ (طلسم ہوش ربا)

راز سے ماہر ہونا۔ کسی کی پوشیدہ بات سے واقف ہونا، کسی کا رازدار ہونا۔ اردو صرف، متروک۔

اس قرینے سے یہ ہوا ظاہر
راز سے اُن کے ہے یہی ماہر (دولت رائے شوقی)

راز سے محرم ہونا۔ کسی کی پوشیدہ بات سے آگاہ ہونا۔ اردو صرف، قلیل الاستعمال۔

اے صاحب یار دو ہم نہیں
کوئی راز سے [illegible] محرم نہیں (تسلیم، صبح خنداں)

راز فاش کرنا۔ (متعدی) پوشیدہ بات ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی کہ تم میرا راز فاش کر دو گے۔

راز فاش ہونا۔ (لازم) راز کھلنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ہستی میں کوئی راز جو آگہی سے فاش ہو
منظور ہے جگ کو دنیا وہ خوار ہے (جعفر بیری)

رازِق۔ رزق دینے والا، پروردگار۔ صفت، خدا کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اللہ بڑا رازق ہے۔ پتھر کے کیڑے کو بھی رزق دیتا ہے۔

رازقہ۔ رزق، روزی۔ اردو، مذکر۔

(فقرہ) ٹیکس کا قانون بنا کر رازقہ بند کیا گیا۔ (اردو لغات)

تواردِ تفصیل۔ عورتیں بولتی تھیں، اب متروک ہے۔

راز کھلنا۔ (لازم) راز ظاہر ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دبا کے نالوں کو دل میں رکھا کرو ہی آئینۂ شیشہ لگا کر
مگر نہ جانا کہ رازِ الفت کھلے گا چہرے کا رنگ ہو کر (اختر بہاری)

راز کہنا۔ راز ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اپنا راز ہر ایک سے کہنا عقلمندی کی دلیل نہیں۔

راز کھولنا۔ (متعدی) راز ظاہر کرنا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی آنکھوں پہ بے جوانی حیا کرے گی نہ پاسبانی
شبِ وصال ان کے راز پنہاں حجاب کھولے گا کھل کے ہم پر (اختر بہاری)

راز معلوم ہونا۔ راز سے آگاہی ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

معلوم ہے چھپا ہے دنیا کا راز پھر بھی
ہم بھی ہیں مست غفلت دل ہو گئے ہیں غیر (آرزو لکھنوی)

راز و نیاز۔ خلوت میں عاشق و معشوق کے رمز و کنایات، خلوت و محبت کی باتیں۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہنگامۂ راز و نیاز گرم ہے ادھر شوق اُدھر شرم ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

تواردِ تفصیل۔ ذکرِ الٰہی سے بھی کنایہ ہے۔

اللہ اکبر وقتِ نماز دیتا ہے
وقتِ راز و نیاز جاتا ہے (ملا مسلم)

متعدی معنی میں اس کا صرف 'ہونا' کے ساتھ (راز و نیاز ہونا) ہے۔

آج روزِ وصال ہے فانی
موت سے ہو رہے ہیں راز و نیاز (فانی بدایونی)

بعید لازم 'کرنا' کے ساتھ (راز و نیاز کرنا) بھی استعمال کرتے تھے جو اب متروک ہے۔

کھڑا پھر کیا یوں وہ راز و نیاز
کہ پڑھتا کمر ہو کوئی جیوں نماز (نور نامہ)

راز و نیاز کی باتیں۔ پیار اخلاص کی

باتیں، عاشق و معشوق کے رمز و کنایہ۔ اُردو۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ باعتبار لکھنؤ قلیل الاستعمال ہے۔

رَاس ع، سر، سردار۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

شعر راس طاعت تھی عبادت حیدر کرار کی رشک

قول فیصل:۔ اب ان معنی میں 'راس' اور 'رئیس' نسبتہً زیادہ مستعمل ہے۔

رَاسُ ع، اصل۔ عربی، مذکر، متروک۔

راس مطلب ہے کہ سر کبر سے رکھنا خالی
نہ ہوں سر تا بہ وہ سودائے جہاں بھر دینا رشک

قول فیصل:۔ فارسی میں راہ و جادہ کو بھی 'راس' کہتے ہیں۔

رَاس ع، خشکی کا وہ قطعہ جو دور تک پانی میں چلا گیا ہو۔ اُردو۔ علم جغرافیہ کی اصطلاح۔

مصنف معروض:۔ ہندوستان کے نقشے میں راس کماری کے پاس جزیرہ لنکا بالکل ناریل کی صورت سے نظر آتا ہے۔

رَاس ع، زاویے کا سر، زاویے کی نوک۔ اصطلاح اقلیدس۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَاسُ ع، بوجھ اٹھانے اور دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے جیسے، "ایک راس گائے"۔ فارسی، متروک۔

قول فیصل:۔ چونکہ عربی میں 'راس' سر کو کہتے ہیں اس لیے قدیم زمانے میں بوجھ اٹھانے اور دودھ دینے والے جانوروں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ اب یہ اصطلاح صرف قصابوں تک محدود رہ گئی ہے اور وہ ذبح کیے جانے والے جانور کو 'راس' کہتے ہیں۔ جیسے، "آج کیسے میں عبدالرحیم نے دس راسیں کیں"۔ کاٹنا، کٹنا اور کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رَاس ف، (راست کا مخفف) سازگار، موافق، مبارک، ٹھیک۔ فارسی، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ آنا، لانا، اور ہونا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رَاس ف، چپ کی ضد، داہنا۔ فارسی، فصیح، رائج۔

رہت کے لباس میں چپ و راس
شیث وادریس دختر و الیاس محسن کاکوروی

قول فیصل:۔ یہ لفظ 'راست' کا مخفف ہے۔ تنہا استعمال نہیں ہوتا۔ 'چپ و راس' یا 'راس و چپ' کہتے ہیں۔

رَاس س، آسمان کے بارہ برجوں میں سے ہر ایک کو راس کہتے ہیں۔ سنسکرت۔ نجومیوں کی اصطلاح۔

رَاس س، طالع، قسمت کا ستارہ۔ اُردو، مؤنث۔ اہل نجوم کی اصطلاح۔

کتنا بھی غرض کہ راس اس کی
پوری یہ ہوئی نہ آس اس کی (گلزار نسیم)

رَاس س، رشی۔ سنسکرت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رَاس س، انبار۔ سنسکرت۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ دیہاتی زبان میں غلّے کے صاف کیے ہوئے ڈھیر کو راس کہتے ہیں۔

رَاس ف، لگام، رسی، گھوڑے کی لگام۔ اُردو، مؤنث، سلوتریوں کی اصطلاح۔

قول فیصل:۔ تھامنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ جیسے:۔ "گو جیبی راس تھامے رنج رنج کرتا جاتا تھا"۔ (فسانۂ آزاد)

رَاس س، کھیل، ناچ، تماشہ جس کو راس لیلا بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَاس س، گیت، آہنگ، خوشی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَاس اُٹھانا: کھیت میں سے اناج کے صاف کیے ہوئے ڈھیر کو لے جانا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَاس اُٹھانا: بیلوں کی رسی جو ہاتھ میں بندھی ہوئی ہو اس کو تاننا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں گھوڑے کی باگ اٹھانے کو 'راس اٹھانا' کہتے ہیں جو سلوتریوں کی اصطلاح ہے۔

رَاس اُٹھانا: کرشن میلے کا سوانگ اٹھانا۔ (لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رَاسُ البِضَاعَت ع، اصل سرمایہ، پونجی۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رہا آسودہ حالوں کا راس البضاعت
وہ دولت کہ ہے وقت جس سے عبارت حالی

رَاسُ الجَدْی ع، وہ نقطہ جہاں سورج کے پہونچنے سے سردی شروع ہو جاتی ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَاسُ الرَّئِیس ع، رئیسوں کا سردار۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَاسُ السَّرَطَان ع، وہ نقطہ جس پر سورج کے پہونچنے سے گرمی شروع ہو جاتی ہے۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَاسُ المَال ع، سرمایۂ تجارت، سرمایہ، مول، اصل

پنجابی. عربی. تُرکی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان

کس قدر تھوڑا سا راس المال تھا
رفتہ رفتہ کس قدر اب بڑھ گیا (ترانۃ السعدین)

راس آنا ۱ لازم. سزاوار ہونا، موافق آنا. اُردو مصدر، فصیح، رائج.

دیا ہے زہر مرے چارہ گر نے تنگ آ کر
دوا تو خوب ملی ہے جو آئے راس مجھے — داغ

قولِ فیصل :۔ نفی اور اثبات دونوں موقعوں سے اس کا استعمال ہے. جیسے، "اس شہر کی آب و ہوا اب خستہ حالوں کو راس آتی نہیں معلوم ہوتی".

(یادگارِ غالب)

"کیوں صاحب! پیٹ سے پاؤں نکالے. معلوم ہوتا ہے روم کی آب و ہوا بہت راس آئی".

(فسانۂ آزاد)

راس آنا ۲ لازم. سازگار ہونا، مبارک ہونا. اُردو مصدر، فصیح، رائج.

قولِ فیصل :۔ اس کا استعمال سلبی معنوں میں ہے.

آفت جاں ہوئی اس روئے کتابی کی یاد
راس آیا نہ مجھے حافظِ قرآں ہونا — آتش

راس بٹھانا :۔ گود لینا، متبنّیٰ کرنا. اُردو مصدر.

(گلشنِ فیض)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ اس معنی میں "گود بٹھانا" بولتے ہیں.

راست :۔ علاوہ بر وزنِ کاشت. درست، سچ، برحق، واقعے کے مطابق. فارسی، فصیح، رائج.

نہیں اس میں کچھ جھوٹ میں نے لکھا
لکھا اس میں سب راست ہے اور بجا (نورنامہ)

راست ۲ :۔ سیدھا، ٹیڑھا کا مقابل، سیدھا، صفت، قلیل الاستعمال.

راست ۳ :۔ چپ کا مقابل. فارسی، قلیل الاستعمال.

جس وقت دستِ راست کٹا ہو گیا قلم — مؤلف

راست آنا :۔ (فارسی راست آمدن کا ترجمہ) :۔ سازگار ہونا، ٹھیک بننا. اُردو مصدر، متروک.

بنا ڈالیں بنا رحمت میں آؤ ہم سے تاشی
تب بارات لڑکے لگ، تدبیر تیری تقدیر کا — محسن کاکوروی

راست باز :۔ صادق، دیانت دار، حق بات کہنے والا. فارسی، صفت، فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ میں راست باز آدمی ہوں کبھی اپنی خواہش اور اصل بات کے خلاف کوئی لفظ زبان پر نہ لاؤں گا. اس میں چاہے جو ہو. (فسانۂ آزاد)

راست بازی :۔ ایمان داری، دیانت داری، سچائی. فارسی، مؤنث، فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ وہ جب ملتے ہیں اپنی تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں. آج کہنے لگے "میں راست باز آدمی ہوں. کبھی کوئی بات خلافِ واقعہ نہیں کہتا". میں نے کہا "جی کیوں نہیں. جیسے سچے ہوتے ہیں آپ کی راست بازی سے".

راست دروغ بر گردنِ راوی :۔ کسی بیان سے اپنی ذمہ داری برطرف کرنے کے لیے مستعمل ہے. فارسی فقرہ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں قصہ گو حضرات کہانی شروع کرنے سے پہلے یوں کہتے تھے :۔ "راست دروغ بر گردنِ راوی" لکھوں کی کچی کہتے نہیں کالوں کی کچھ کہتے ہیں".

اب لفظ "راست" اس کا جز نہیں رہا. تعلیم یافتہ حضرات "دروغ بر گردنِ راوی" کہتے ہیں.

راست راست بے کم و کاست :۔ ٹھیک ٹھیک بغیر کسی کمی کے. فارسی. قلیل الاستعمال.

محلِ صرف :۔ حضور بندہ تو راست راست بے کم و کاست عرض کرتا ہے. (دبیر کبھار)

قولِ فیصل :۔ اب زیادہ تر "بے کم و کاست" کہتے ہیں.

راست کردار :۔ سچ بولنے والا. فارسی، ترکیب، قلیل الاستعمال.

بولا عبس کردہ راست کردار
یہ جھوٹ نہیں ہے اے دل افگار — اختر (رشتۂ اودھ)

راست گفتار :۔ سچ بولنے والا. فارسی ترکیب (دُرِ نیرنگِ اختر)

قولِ فیصل :۔ اب یہ ترکیب بہت کم زبانوں پر آتی ہے.

راست گو :۔ صاف گو، سچا. فارسی، صفت. فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ حقیقی سکون چاہتے ہو تو راست گو بنو. راست گو کو مجلس میں جھوٹا شخص کی سچی بات کا بھی کوئی اعتبار نہیں کرتا.

(اربابِ اختر)

قولِ فیصل :۔ صاحبِ محاوراتِ ہندوستان نے بھی یہ مقولہ لکھا ہے. اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے.

راست گوئی :۔ صداقت، حق پسندی. فارسی، مؤنث، فصیح، رائج.

محلِ صرف :۔ راست گوئی دل کو قوی رکھتی ہے.

اے راست گوئی کیا تیرا سحر تو
اے حق پرستی کیا زہے سحر تو — حالی

راست لانا :۔ سازگار کرنا، مبارک کرنا. جیسے خدا راس لائے کہنا. (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ اہلِ لکھنؤ "راس لانا" بولتے ہیں، جیسے. "کتابوں کی تجارت کے سلسلے میں یہ میرا پہلا سفر ہے. دعا کیجیے خدا راس لائے".

راست مزاج :۔ ٹھیک مزاج ، معتدل مزاج ، فارسی ، صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اردو میں بالکل مستعمل نہیں ۔

راست معاملہ :۔ وہ شخص جس کی معاملت صاف اور سچی ہو ، فارسی ، صفت ۔ (نور اللغات)

قول فیصل :۔ اب بالکل نہیں بولتے ۔

راستہ :۔ راہ ، سڑک ۔ فارسی ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ رات کے دو بجے ہیں ۔ سناٹے کا راستہ ہے ۔ اس وقت نہ جاؤ ، یہیں آرام کرو ۔

قول فیصل :۔ فارسی میں حسب ذیل معنی میں اس کا استعمال ہے ۔ (۱) بازار کی دکانوں کی صف ۔ (۲) سیدھی اور ہموار راہ ۔ (۳) وہ شخص جو سب کام اپنے اقدام سے کرے ۔

اس کا مخفف رستہ ہے ۔ صاحب بہار نے اس کا املا راستا ، لکھا ہے اور بہار عجم میں " راستہ " درج ہے ۔ اردو میں یہ لفظ اس کثرت سے مستعمل ہے کہ اردو سمجھا جانے لگا ہے ۔ اس کا استعمال اردو میں ترکیب سے نہیں ملتا ۔

راستہ :۔ ڈھنگ ، انداز ، وضع ، طریقہ ۔ اردو ، مذکر ، قلیل الاستعمال ۔

محل صرف :۔ تم نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہ اچھا نہیں ہے ۔

راستہ :۔ تدبیر ، صورت ۔ اردو ، مذکر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ تمہیں کوئی راستہ نکالو ۔ میری عقل کام نہیں کرتی ۔

راستہ بتانا :۔ جب کسی صفت یا کمال میں کسی کو کسی سے بڑھا چڑھا کے ظاہر کرنا ہوتا ہے تو کہتے ہیں ۔ اردو محاورہ ، غیر فصیح ، رائج ۔

یہ حسن خط نے انہیں رہنما بنایا ہے
جناب خضر کو بھی راستہ بتاتے ہیں — داغ دہلوی

محل صرف :۔ مانگ موتیوں سے بھری عجب عالم دکھاتی تھی ۔ جادۂ کہکشاں کو راستہ بتاتی تھی ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ ٹال دینا ، دم دینا ، فریب دینا کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہے ۔

توبہ کرو اس کے دم میں آؤں
ایسوں کو تو راستہ بتاؤں — عاشق

راستہ بچانا :۔ راستہ کترانا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

ہمارے گھر کی طرف بھول کے جو آ نکلے
وہ سر جھکا کے چلے راستہ بچا کے چلے — شعور

راستہ بھولنا :۔ راہ بھٹکنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ ایک نے پوچھا بھلا بن ماس یہاں کیونکر آیا ۔ کسی نے کہا ہزن مار لایا ہے ۔ کسی نے کہا راستہ بھول کے بستی کی طرف نکل آیا ہے ۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل :۔ جب کوئی عزیز یا دوست بہت دنوں کے بعد آتا ہے تو محبت آمیز طنز سے کہتے ہیں ۔ " آج کہاں راستہ بھول گئے " ۔

راستہ پانا :۔ منزل پر پہونچنے کے لیے راہ پانا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

تھک گئے پاؤں چلوں گا کب تک
راستہ کوئی نہ پایا اب تک — مرزا رسوا

راستہ چلا جانا :۔ راہ طے ہونا ۔ اردو مصدر ، غیر فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ شاہزادے نے کہا کوئی مرکب ہوتا تو راستہ جلدی چلا جاتا ۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل :۔ نفی کے ساتھ اس کا استعمال زیادہ ہے ۔ جیسے : " پاؤں من من بھر کے ہو رہے ہیں ۔ راستہ نہیں چلا جا رہا ہے ۔ "

راستہ چلنا :۔ راہ میں چلنا ۔ اردو مصدر ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ طاؤس نے ایک ساحر مقتول کو دیکھا قریب آکر پوچھا تو کون ہے یوں بے غیرت راستہ چلتا ہے ۔ (طلسم ہوش ربا)

راستہ دکھانا :۔ انتظار کرانا ۔ اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

محل صرف :۔ تم نے آج بہت راستہ دکھایا ۔ کہاں بیٹھ رہے تھے ۔

راستہ دکھانا :۔ راہ بتانا ۔

ہم ایک رستہ گلی کا اس کی دکھا کے دل کو ہوئے پشیماں
یہ حضرت خضر کو جتا دو کسی کی تم رہبری نہ کرنا — داغ

(نور اللغات)

قول فیصل :۔ لغت قائم کیا ہے راستہ دکھانا ، اور مثال میں جو شعر لکھا ہے اس میں " رستہ " نظم ہوا ہے ۔ خیر ۔ اس صورت سے لکھنؤ میں قلیل الاستعمال ہے ۔

راستہ دیکھنا :۔ (کنایۃً) انتظار کرنا ۔ اردو محاورہ ، فصیح ، رائج ۔

ناز معشوق سے غمزے میں زیادہ نکلی
آئی جب راستہ برسوں ہی قضا کا دیکھا — آتش

راستہ دینا :۔ راستہ چھوڑ دینا ۔ رستے سے ہٹ جانا ۔ اردو ، فصیح ، رائج ۔

۵ راستہ دو مجھے خاتون قیامت کے لیے — تعشق

قواعدِ تفصیل۔ ایسے محل پر بھی بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنی زمین پر دوسرے کو ہمیشہ کے لیے راستہ چلنے کی اجازت دے دیتا ہے" ہمارے محلّے کی تو ہمت نہیں کہ اس نے زمین گھیر لی اور دیوار اٹھا کر راستہ بند کر دیا۔

راستہ روکنا۔ آگے بڑھنے میں مزاحم ہونا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

راستہ روک کے کہہ دوں گا جو کہنا ہے مجھے
کیا ملو گے نہ کہیں راہ میں آتے جاتے ‏(ذوق)

راستہ سیدھا لینا۔ کسی طرف اور نہ مڑ کر سیدھے جانا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

[illegible] راستہ دل سیدھا تری گلی کا (ذوق)

راستہ سیدھا ہونا۔ راستے میں پھیر نہ ہونا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

خضر دل بھی ہے بھٹکتا آئے میری راہ میں
دیکھنے میں راستہ سیدھا ہے ظلمات کا ‏(جانِ صاحب)

راستہ کاٹ کے چلنا۔ چلتے ہوئے راستے کو چھوڑ کے دوسرا راستہ اختیار کرنا، کترا کے چلنا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ میرے روپے ان پر باقی تھے مجھے سامنے سے ہو آتے دیکھ کر راستہ کاٹ کے گلی میں چلے گئے۔

قواعدِ تفصیل۔ راستہ چلتے اتفاقاً [illegible] سے ادھر بھی جاتی ہے تو کہتے ہیں بلی راستہ کاٹ گئی۔ [illegible]

راستہ کاٹنا۔ کسی کی روانگی کے وقت ٹوک دینا یا کوئی ایسا امر پیش آنا جس کو بدشگونی مانا جاتا ہے۔ مثلاً بلی کا سامنے سے گزر جانا یا کسی کا چھینک دینا۔ ‏(فرہنگ اثر)

قواعدِ تفصیل۔ بلی کے سامنے سے چلے جانے کو راستہ کاٹنا کہتے ہیں۔ اور کسی معنی میں نہیں بولتے۔

راستہ کٹنا۔ راستہ طے ہونا، سفر تمام ہونا، قطعِ مسافت ہونا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ شغل تو یہ ہو تو ہمارا آپ کا ساتھ ہو۔ ایک کہانی ہے سنا بیٹھیں۔ خوب گپیں اڑیں کسی طرح راستہ تو کٹے۔ ‏(فسانۂ آزاد)

راستہ کرنا۔ نئی راہ پیدا کر لینا۔ اُردو معروف۔ غیر فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ ہماری زمین پر انھوں نے اپنا راستہ کر لیا ہے۔ یہ زبردستی کیا۔

راستہ کھلنا۔ راہ ظاہر ہونا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ دختر کوکب بتاں نے دریائے خون رواں خشک کیا پل پر پڑاؤ تو راستہ کھلا۔ ‏(طلسم ہوشربا)

راستہ لینا۔ کسی طرف روانہ ہونا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

بے خودی جائے یہ دم بھر مجھے منظور نہیں
ہوش آیا کہ لیا راستہ مے خانے کا ‏(مبتلا)

قواعدِ تفصیل۔ ایسے محل پر کہ جب کسی کو اپنے پاس سے ہٹانا مقصود ہوتا ہے تو عوام لفظ اپنا کا اضافہ کر کے اپنا راستہ لو کہتے ہیں۔

راستہ ملنا۔ راہ دریافت ہونا، راستہ پانا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ وہ پیر پکارا کہ ہاں ہاں نوجوان کیا غضب کرتا ہے۔ دانستہ دہنِ اژدر میں قدم دھرتا ہے۔ اس پہاڑ کے اُدھر طلسمات ہے۔ بلا کی جگہ ہے۔ وہاں کا گیا ہوا پھر نہیں کسی آدم کے سوار راستہ ملا نہیں۔ ‏(طلسم ہوشربا)

راستہ ناپنا۔ جب کوئی تھوڑی دیر کے لیے آئے اور آ کر چلا جائے اس کی نسبت کہتے ہیں کہ راستہ ناپنے آیا تھا۔ اُردو محاورہ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ تم بھی آئے اور ابھی جاتے ہو کیا ناوقت ہوا کیا راستہ ناپنے آئے تھے۔

راستہ ناپنا۔ راستہ چلنا، راستہ طے کرنا۔ اُردو محاورہ عوام کی زبان۔

یار تک یار کہاں پاتے ہیں
راستہ ناپ کے رہ جاتے ہیں ‏(فسانۂ آزاد)

راستہ ناپنا۔ ادھر سے اُدھر مارا مارا پھرنا۔ اُردو محاورہ۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ ہم یہاں گھر سے ناپتے تھے اور راستہ ناپتے تھے۔ راستہ دیکھتے دیکھتے طبیعت گھبرا گئی۔ ‏(فسانۂ آزاد)

راستہ ناپو۔ جاؤ چلے جاؤ۔ اُردو معروف۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ جاؤ راستہ ناپو۔ آج سے یہاں قدم نہ رکھنا۔

راستہ نکالنا۔ تدبیر نکالنا، تلاش کرنا، سراغ لگانا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

مرے تلاش کے ہر کام سے وہیں جا ہو جا
تمہارے گھر کا ہی راستہ نکالیں گے ‏(رشک)

راستہ نہ پانا۔ راستہ نہ ملنا۔ اُردو معروف۔ فصیح۔ رائج۔

محلِ صرف۔ ہم سب اپنے اپنے ملک کے تاجدار ہیں۔ بہر شکار نکلے تھے اس صحرا میں آ کر بہک گئے۔ ایسے بھرے کہ نہ جانے کس لیے کہ جب جاتے ہیں راستہ نہیں پاتے۔ آخر بہ ناچاری یہ جگہ بودوباش اختیار کی ہے۔ ‏(طلسم ہوشربا)

راستہ ہو جانا یا ہونا: راستہ ظاہر ہونا، راہ پیدا ہو جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: ملکہ نے اپنی وزیر زادی سے کہا کہ... اس وقت تو کوئی ایسا سحر کر کہ راستہ ہو جائے اور میں آسد کو مکان کے اندر لے جاؤں۔ (طلسم ہوش رُبا)

راستی: سچائی، دیانت داری۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ع راستی موجب رضائے خدا است (لا اعلم)

راستی: کجی کا مقابل۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

راستی کی خلعت اسنوبر کو
کج سنبل کو تب گوہر کو (شوق لکھنوی)

راستی پر ہونا: سیدھا ہونا، موافق ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

زلف پیچاں ہے کجی پر تو نظر ٹیڑھی ہے
راستی پر ہے مگر ہم سے رستہ یار بہت (سحر)

راستی را زوال کے باشد: سانچ کو آنچ نہیں، سچائی کو زوال کہاں۔ (فرہنگ، امثال)

قولِ فیصل: پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

راستے گلی کی ملاقات: سرسری ملاقات، کبھی کبھی کی ملاقات۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: میں ان سے تمہاری سفارش نہیں کروں گا۔ میرے ان کے کوئی خاص تعلقات نہیں ہیں، راستے گلی کی ملاقات ہے۔

راستی موجب رضائے خدا است: سچائی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔ سچ بولنے سے خدا خوش ہوتا ہے۔ (فرہنگ، امثال)

قولِ فیصل: پڑھا لکھا طبقہ کبھی کبھی بول دیتا ہے۔

راستے میں ٹوکنا: دورانِ چلتے میں روک کے کسی سے کوئی بات کہنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: میں بھی شریف آدمی ہوں آپ بھی شریف ہیں اگر آپ نے راستے میں ٹوکا تو اچھا نہ ہوگا۔

قولِ فیصل: اس محل پر "راستے گلی میں ٹوکنا" بھی کہتے ہیں۔

راس چکر: منطقۃ البروج۔ وہ دائرہ جس پر آسمان کے بارہ برج واقع ہوتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: علم نجوم و ہیئت کی اصطلاح ہے۔

راسخ: (بکسرِ سوم) مضبوط، پکا، پائدار۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

دل میں راسخ ہو گئی اسلام کی حقانیت
کفر اک آوازۂ باطل بنا عاشور کو (اثر بریلوی)

قولِ فیصل: اس کا مادہ "رسخ" ہے۔ اس کی جمع ذوی العقول کے لیے "راسخین" اور غیر ذوی العقل کے لیے "راسخات" ہے۔ یہ دونوں جمعیں اُردو کے لیے غیر مانوس ہیں۔

راسخ: شیخ غلام علی راسخ شاگرد میر تقی میر ۱۱۶۲ھ میں بمقام عظیم آباد پیدا ہوئے۔ شروع میں مرزا فدوی اور مرزا شرر کو کلام دکھاتے تھے لیکن آخر میں بانی محمد علی پر میر تقی میر کے شاگرد ہو گئے۔ ۱۲۲۱ھ تک کلکتہ، غازی پور، دہلی اور لکھنؤ کی سیاحت میں مصروف رہے۔ اس کے بعد اپنے وطن مالوف واپس آئے اور شعر و شاعری کا مشغلہ وہاں بہت زور و شور سے شروع ہو گیا۔ پچہتر برس کی عمر پا کر ۱۲۳۸ھ یا ۱۲۴۰ھ میں وفات پائی۔ زبان پاکیزہ، اور طرزِ بیان صاف اور سادہ ہے۔ سادہ اشعار کے ساتھ رنگین اشعار بھی بہت اچھے ہیں۔ جب لکھنؤ میں تھے تو نواب آصف الدولہ اور غازی الدین حیدر کی خدمت میں قصیدے بھی کہے تھے۔

راسخ العقیدہ: پختہ عقیدے والا۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: مرحوم بڑے راسخ العقیدہ مسلمان تھے۔

راس دھاری: وہ ناچنے والے لڑکے جو کرشن جی اور اُن کی گوپیوں کی نقل کرتے ہیں۔ ہندی، اہلِ ہنود کی اصطلاح۔

راس سنبھالنا: گھوڑے کی باگ اٹھانا۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: سوار نے فوراً گھوڑے کی جلدی سے راس سنبھالی اور ایڑ دے کر روانہ ہو گیا۔

قولِ فیصل: اس معنی میں "راس تھامنا" اور "راس اٹھانا" زیادہ بولتے ہیں۔

راس لانا: مبارک کرنا، پیدا کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: تم کو خداوندِ عالم یہ شادی راس لائے۔

راس لیلا: کرشن جی اور ان کی گوپیوں کا کھیل۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

راس ملنا: دو شخصوں کے طالع کا یکساں ہونا، موافقت ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ مصرف: ہمارا اور تمہارے چچا زاد بھائی کا نام ایک ہی ہے دونوں کی راس ملتی ہوئی ہے۔

راس نشین: گود لیا ہوا لڑکا۔ اُردو، صفت، لکھنؤ کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس محل پر "لے پالک"، "متبنّیٰ" بولتے ہیں۔

راس نہ آنا: موافق نہ آنا، مبارک نہ ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع راس آیا نہیں چاک گریباں ہونا (لا اعلم)

راس نہ ہونا۔ سزاوار نہ ہونا۔ اُردو مصدر۔ فصیح، رائج۔

جور و جفا میں یار بہت ہو گیا دلیر
کرنے کو کی یہ راس نہیں ہر وفا ہمیں (یقین دہلوی)

راسُو۔ نیولا۔ فارسی، مذکر۔ تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ہم نے بھی راسو ایک پالا ہے
جیتے کا یہ ذہیب نکالا ہے (قران السعدین)

راس و ذَنَب۔ راہو اور کیتو۔ ان دو ستاروں کا نام جن کے سبب سے سورج گہن اور چاند گہن ہوتا ہے۔ فارسی ترکیب، نجومیوں کی اصطلاح۔

رَاسِی۔ ایک قسم کی شراب۔ اُردو، مؤنث۔ قلیل الاستعمال۔

خالص اگر ہو تو راسی ملے
صحبت کا مزہ گر ملے تو راسی ملے (طلسم ہوش رُبا)

رَاشِد۔ ہدایت پانے والا۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ لفظ اُردو میں زیادہ تر نام رکھنے کے کام آتا ہے جیسے، راشد حسین، محمد راشد۔

راشَن۔ فوجی خوراک، رسد۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

راشن اب کم اس کا کرنا چاہیے
تنگ آیا ہوں میں اس کی طرز سے (قران السعدین)

راشَن کارڈ۔ وہ کارڈ جس کی مدد سے کنٹرول کی دکان سے غلہ وغیرہ ملتا ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ استعمال: تمہارا راشن کارڈ بھر گیا چار بانع میں دفتر سے کسی دن جاکے بدلوا لو۔

راشننگ آفیسر۔ راشن کے محکمے کا افسر۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

راشِی۔ رشوت دینے والا۔ عربی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں رشوت لینے والے کو "راشی" کہتے ہیں جیسے: "افسر ابھی تک دونوں طرف خراب ہیں۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ ترکی افسر راشی ہیں اور روسی افسر راشی نہیں ہیں۔" (فسانۂ آزاد)

ان معنوں میں خوبی نہیں ہے۔ عربی میں رشوت لینے والے کو "مرتشی" کہتے ہیں جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

راضی۔ (بر وزنِ قاضی) خوش، شاد۔ عربی، فصیح، رائج۔

انکار آسماں کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغر تمہارے خوں کا مزہ کہیں نہیں (انیس)

قولِ فیصل: کرنا اور ہونا کے ساتھ اس کا عطف ہے۔

راضی اس پر کرو کہاری کو
گر اُتر وادے وہ کواری کو (زٹل، شوق)

راضی ہو گئی ہے نہ ہو بالغ سے
الجھا ہی رہے سوزش داغ سے (تسلیم) (مرغ تصویر)

راضی۔ (مرادف) مطمئن۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: تو دل راضی تو کیا کرے گا قاضی۔

راضی برضا۔ خدا کے حکم پر رضامند۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

ع: ہر خیر سے دعا ہو کہ میں راضی برضا ہوں (انیس)

راضی بنانا۔ رستوری؛ ٹھیک بنانا، مارنا، پیٹنا، درست کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ اہلِ لکھنؤ کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

راضی خوشی۔ (مرابع نعل) صحیح سالم، بھلا چنگا، تندرست، چین چان سے، امن و امان سے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل: ان معنوں میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راضی رَاضی۔ رضامندی سے، خوشی سے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے "اس جگہ راضی خوشی بھی بولتے ہیں۔ جس کا مطلب ہوا کہ راضی راضی بھی لکھنؤ کی زبان ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اور راضی خوشی بھی اب قریب بہ متروک ہے۔

راضی کرنا۔ (رستوری) آمادہ کرنا، رضامند کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: میں سامنے جو کرہ ہے اس میں جاکر ٹھہرتی ہوں تو اس جوان کو میری صحبت کے لیے راضی کرکے وہاں بھیج دے۔ میں خطا تیری معاف کروں گی۔ (طلسم ہوش رُبا)

راضی نامہ۔ باہمی فیصلے کا نوشتہ، وہ دستاویز جو مدعی اپنے دعوے سے باز آنے کی نسبت عدالت میں پیش کرتے ہیں، باہمی فیصلے کی وہ تحریر جو سرکار میں داخل کی جائے۔ فارسی، مذکر۔ (نور اللغات و اعظم اللغات)

راضی ہونا۔ (لازم) مطمئن ہونا، رضامند ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

عمر بے کار نہ ہرگز کھو تو
اپنی تقدیر پہ راضی ہو تو (آزاد رسا)

راضی ہونا۔ (مرادف) آمادہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال: آذر جادو نے دیکھا کہ یہ ہنس ہنس کر باتیں کرتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ راضی ہے یہ سمجھ کر ہاتھ پکڑ لیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل: جنسی معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے۔ "رقاص نے سمجھا کہ یہ عاشق طلسم کشا کی ہے مجھ سے راضی نہ ہو گی۔" (طلسم ہوش رُبا)

راعِی۔ (مذکر) نگہبان، رکھوالا؛ بادشاہ۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: یہ عربی لغت ہے اہلِ لکھنؤ صرف معنی اول میں استعمال کرتے ہیں۔ مؤلف فرہنگ اثر نے لکھا ہے۔ بعض ہندو مسلموں کو بھی "رائی" کہتے ہیں کیونکہ

جب دستاویز ہندو سے رائے اختیار تھا۔ رائے کثرتِ استعمال سے رائی ہو گیا۔ فرہنگِ آصفیہ کی تحقیق گو صحیح ہو مگر اب ان معنوں میں رائج نہیں۔

راغ:۔ سبزہ زار، پہاڑ کے نیچے کا میدان۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

اے جنوں تیرے واسطے سب ہیں
باغ کس کا ہے راغ کس کا ہے
(صبا)

راغب:۔ رغبت کرنے والا، خواہش مند، مائل۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ اس کا استعمال ہے۔

رأفت:۔ (بر وزنِ آفت) رحمت کی شدت، مہربانی۔ عربی، مؤنث، عربی داں طبقے کی زبان۔

ناز و نیاز اس کا ہے خصم سے زیادہ
یکم پر نہیں ہے رأفت اس ترک جاں ستاں کی
(حسن)

رافضی:۔ (روافض جمع، مذکر، مستعمل ہے) رافضہ کی طرف منسوب۔ رافضہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے سردار کو چھوڑ دے۔ شیعوں کے ایک فرقے کا نام جس نے زید بن علی کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر ان کو چھوڑ دیا۔ عربی۔ مذکر، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ حضرات اہلِ سنت کی اصطلاح ہے اور وہ بالعموم شیعہ کو کہتے ہیں۔

رافع:۔ (خفض ضد ہے رفع کی۔ خفض پست کرنا، رفع بلند کرنا) خدا کے خافض اور رافع ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے فرمانبردار کو قرب کی دولت عطا فرما کر انھیں بلند کرتا اور نافرمانوں کو بارگاہِ عالی سے دور کر کے پستی میں ڈالتا ہے) بلند کرنے والا۔ عزت کو پیش دینے والا۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بہت عربی تعلیم یافتہ طبقہ بولتا ہے۔

راقم:۔ لکھنے والا۔ عربی، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اب تک پرانے زمانے کے حضرات عبارت ختم ہونے کے بعد لکھا کرتے تھے راقم الحروف لکھ دیتے ہیں۔

راقم الحروف:۔ اس تحریر کا لکھنے والا، اس مضمون کا لکھنے والا۔ عربی، ترکیب، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راکب:۔ سبر اونٹ کے سوار کو اور فارسی گھوڑے کے سوار کو کہتے ہیں۔ عربی، فصیح، رائج۔

دیکھا تو وہ تھے راکب و مرکب پڑے ہوئے
تلوار کو یہ بوجھ رہے تھے کٹرے جڑے ہوئے
(تعشق)

راکٹ:۔ (ROCKET) (بفتحِ اول و بکسرِ سوم) ہوائی چرخی، بانِ آتش بازی، زمانۂ حال کا وہ خود کار آلہ جس کے ذریعے سے مصنوعی سیارے خلا میں چھوڑے جاتے ہیں اور ہوائی فوجی کارروائی کی جاتی ہے۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف:۔ روس والے بہت کوشاں ہیں کہ راکٹ کے ذریعے سے چاند پر پہونچ جائیں۔

راکش:۔ وہ شخص جو نہایت محنت کش اور جفاکش ہو۔ (سرمایۂ زبانِ اردو)

"راکس کے معنی دیو یا بھوت پریت کے ہیں، مجازاً جو بڑا ہٹیلا ہو۔ ممکن ہے کہ عوام جفاکش آدمی کو راکس کہتے ہوں۔ عام طور پر محنتی اور جفاکش آدمی کی نسبت کہتے ہیں کہ کام کرنے میں بھوت ہے، مذکر راکس ہے۔ راکس ہندی "راکشس" کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔" (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل:۔ تنہا اس کا استعمال نہیں ہے۔ مزاحیہ عنوان سے کہتے ہیں مثلاً آدمی ہو کر ہو راکس۔

راکع:۔ رکوع کرنے والا۔ عربی، صفت، عربی داں طبقے کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی ساتھ بولتا ہے۔

راکھ:۔ مٹی، خاک، بھبھوت، کسی جلی ہوئی چیز کی خاک۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

مرتی کی وہ راکھ جب کہ پہ تھی
اگر دیکھی تو گمبھیر تھی!
(اختر و شاہ اودھ)

راکھ:۔ پتھر کے کوئلوں کا ہلکا چورا جو تیور کے کام میں لایا جاتا ہے۔ اردو، مؤنث، معماروں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ اسے "کلی راکھ" زیادہ کہتے ہیں۔ عوام اور دیہاتی ہر راکھ کو "راکھی" کہتے ہیں۔

راکھ کا ڈھیر ہو کر رہ جانا:۔ جل کے خاکستر ہو جانا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

دیکھ لینا جور ناسوز دروں یوں چند سے
رہ گئے راکھ کا ہم ڈھیر سراپا ہو کر
(زند)

قولِ فیصل:۔ اب "خاک کا ڈھیر ہو کے رہ جانا" زیادہ مستعمل ہے۔

راکھ کرنا:۔ جلا کے خاک کرنا۔ اردو، مصرف، قلیل الاستعمال۔

دمنے موتیوں کو راکھ کیا
اور بھبھوت اس کا اپنے منھ پہ ملا
(طلسمِ ہوشربا)

راکھ ہو جانا یا ہونا:۔ (لازم) جل کر خاکستر ہو جانا، خاک میں مل جانا۔ اردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر کی بتی میں یہ خاص صفت ہے کہ اگر جلا دو تو پوری جل جاتی ہے اور بجھتی نہیں، یہاں تک کہ راکھ ہو جاتی ہے۔

راکھی:۔ رنگین ڈورا جو ہندو سلونو میں کلائی پر باندھتے ہیں۔ ہندی، مؤنث۔

راکھیاں لے کے سلونو کی برہمن نکلیں
تار بارش کا تو ٹوٹے کوئی ساعت کوئی پل
(محسن کاکوروی) (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ یہ اہلِ ہنود کی زبان ہے۔

راگ:۔ گانے کا طریقہ، گیت، نغمہ، وہ آواز

جو کئی سُر ملنے سے مرکب ہو کر نکلے۔ اُردو، مذکر، موسیقی کی اصطلاح۔

؎ عجب راگ تو بھی لاتا ہے اثر (طلسم ہوش ربا)

قولِ فیصل:۔ ہندوستان میں چھ راگ ہیں (۱) بھیروں (۲) مالکوس (۳) سری راگ (۴) میگھ راگ (۵) ہنڈول راگ (۶) دیپک راگ۔

راگ الاپنا۔ کسی راگ کو دیر تک گائے جانا۔ اُردو، گویّوں کی اصطلاح۔

قولِ فیصل:۔ جب کوئی ایک ہی بات گھڑی گھڑی کہے جاتا ہے تو کہتے ہیں۔ تم اپنا ہی راگ الاپے جاؤ گے یا میری بھی سنو گے؟

راگ بجانا۔ باجے میں دُھن بجانا۔ اُردو مصدر، گویّوں کی اصطلاح۔

جینا ہے تو دکھ بھی ہیں سکھ بھی، رونا بھی ہے جینا بھی ہے
بین ایک ہی ہوتی ہے جس پر سب راگ بجائے جاتے ہیں
آرزو لکھنوی (سُریلی بانسری)

راگ پورنا۔ لمبی چوڑی کہانی چھیڑنا۔ دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

لکھنؤ میں راگ چھیڑنا یا چرخانا دھنا سے ادا کرتے ہیں۔ رام کہانی چھیڑنا بھی کہتے ہیں۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں نہ راگ پورنا بولتے ہیں اور نہ چرخانا دھنا سے مطلب ادا کرتے ہیں۔

راگ چھیڑنا۔ راگ شروع کرنا۔ اُردو موسیقی والوں کی اصطلاح۔

کہنا ہو درد دل اگر شرح شکست ناز سے
بھیرویں کا راگ چھیڑ سوز اور گداز سے (زمزمۂ سخن) امجد

راگ دینا۔ جنون اور آسیب کو راگ سُنانا، جب راگ سُنایا جاتا ہے آسیب زدہ کھیلنے لگتا ہے۔

زیرکی شیخ کو پھر کیجیے شیخ سدو آج
دیا جو راگ کسی نے وہیں مرا دیا   جرأت
(نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اب یہ بیشتر قریب بہ متروک ہے۔

راگ دینا۔ دم دینا، فریب دینا، جھانسا دینا۔ اُردو، بازاری زبان۔

محلِ صرف:۔ مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمھارے روپے کل دے دوں گا جب میں آج پہنچا تو قسمیں کھا کے کہنے لگا۔ بہو مر گیا۔ سالے نے مجھے راگ دے دیا۔

راگ راگنی۔ موسیقی۔ اُردو، مؤنث، موسیقی دانوں کی اصطلاح۔

بوڑھی جوگن بنے بنی کی
سنگت ہوئی راگ راگنی کی (گلزار نسیم)

راگ راگنی ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ خود گانے والے کی تعریف میں یہ کلمہ زبان پر لاتے ہیں۔ اُردو، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ پہلے بھی معلوم ہوتا تھا کہ راگ راگنی ہاتھ باندھے کھڑی ہیں جسے دیکھو گردن ہلاتا ہے الغنا اس وقت سب پریاں مل کر مبارک باد گا رہی ہیں اس وقت تو یہی معلوم ہوتا تھا راگ راگنی ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ بطور محاورہ جیسا کہ مثال نمبر میں استعمال ہوا ہے یا یوں ہی بولتے ہیں جیسے اکثر مستعمل نہیں۔

راگ رنگ۔ (کنایۃً) عیش و عشرت، کھیل تماشا۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

؎ سحر وقت راگ رنگ میں تھے سارے بادہ کش   مشتاق

قولِ فیصل:۔ راگ اُردو، رنگ فارسی، صاحب نفائس اللغات نے راگ و رنگ لکھا ہے جو غلط ہے۔ لیکن ایک ایرانی شاعر محسن تاثیر کا ایک شعر بھی پیش کیا ہے ؎

دگر از شیوہ ہائے راگ و رنگش
برقص آرد فلک را ساز چنگش

اس کے باوجود محتاط فصحائے لکھنؤ ایسی ترکیبوں سے احتیاط کرتے ہیں۔

راگ سب بھول گئے۔ اوسان خطا ہو گئے۔ چوکڑی سب بھول گئے۔ (نکات ہندوستانی)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راگ گانا۔ (لازم) گیت گانا، نغمہ سرائی کرنا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

؎ سوز دل سنائے جا، غم کا راگ گائے جا   امجد

راگ گانا۔ (کنایۃً) رام کہانی کہنا، ایک ہی بات کو برابر کہے جانا۔ اُردو، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ جب سے آئے ہیں دوسرے کو بات نہیں کرنے دیتے اپنا ہی راگ گائے جاتے ہیں۔

راگ گانا۔ بچوں کا رونا، برابر روئے جانا۔ (لغتِ دہلی)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راگ لانا۔ (لازم) تیل کرنا، بگڑنا، لڑنے کو تیار ہونا، بے موقع بے محل آزردہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خوجی نے کہا، لائے ہیں ہم کو التجا کر کے۔ کفر توڑا خدا خدا کر کے۔ اب راستے میں راگ نہ لائیے گا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ مجازاً وعدہ خلافی کرنے کے معنی میں بھی بولتے ہیں۔

وہاں جل کے وہ اس کو سمجھے بے لاگ
لے چلیے تو راستے لائے گا راگ (گلزار نسیم)

راگ مالا ہ۔ وہ کتاب جس میں راگ کے اصول درج ہوں۔ ہندی، مونث۔ (نوراللغات)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے۔

راگ مالا ہ۔ (مجازاً) طول و طویل داستان، ایسا لایعنی قصہ چھیڑ دینا کہ جو ختم ہونے کو نہ آئے۔ اُردو صرف: قلیل الاستعمال۔

بولا کر نہ چھیڑ راگ مالا
غم چھیڑ کے اور ہو دوبالا
شوق قدوائی

قول فیصل: چھیڑنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

راگ مالا ہ۔ (کنایتاً) جال، فریب، دھوکا۔ اُردو صرف: قلیل الاستعمال۔

مگر میں نے نہ اس پر ہاتھ ڈالا
کہ تھا وہ اور ہی کچھ راگ مالا
(الف لیلہ نو منظوم)

راگ میں آنا: فریب کھانا، دھوکا کھانا۔ اُردو صرف: عوام کی زبان۔

محل صرف: وہ مجھ سے یہ کہہ کے روپے لے گیا کہ میری ماں کی حالت خراب ہے۔ میں راگ میں آ گیا اور روپے دے دیے۔ تجربہ یہ ہے کہ آج تک نہ ملے۔

راگ نکالنا: نئیں لانا، چھیڑ چھاڑ کی باتیں کرنا۔ اُردو صرف: قریب بہ متروک۔

محل صرف: نبض دیکھی تو اور راگ نکالا۔ کہنے لگے باتیں کرو مجھ سے۔ تب تو میں نے دولہا بھائی کو بلایا اور کہا کہ صاحب آپ تو اچھے ڈاکٹر (ڈاکٹر) کو لائے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

راگنی: ہر راگ کے مختلف شعبے قرار دیے ہیں۔ ہر شعبے کو راگنی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں چھتیس راگنیاں قرار دی گئی ہیں۔ اُردو، مونث، گویوں کی اصطلاح۔

اپنی دھن میں وہ اس طرح گائی
راگنی زمزمہ باندھ کر آئی
تعلق

راگنی آ کے کھڑی ہونا: اچھا گانے کی تعریف میں کہتے ہیں۔

حسن آواز گلو کے صدقے
راگنی آ کے کھڑی ہوتی ہے
شعور

قول فیصل: صاحب فرہنگ اثر کہتے ہیں کہ شعر کی بات اور ہے۔ نثر میں اس موقع پر کہتے ہیں کہ راگ راگنی زمزمہ باندھے کھڑے ہیں۔ بہر حال یہ موسیقی داں کی اصطلاح ہے۔

راگ و رنگ: رقص و سرود۔ فارسی ترکیب، اُردو صرف: عوام کی زبان۔

محل صرف: دارالامارہ میں سامان دعوت مہیا کیا۔ ناچ راگ و رنگ کا جلسہ ہوا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راگے: ایک قسم کا سلاح جنگ۔ اُردو صرف: متروک۔

محل صرف: اور وہ خود بھی اور زرہ داؤد اور کمان صالح اور نیزۂ سام بن نوح اور موزے، راگے، چار آئینے وغیرہ ہیں۔ ان سب تبرکات کو ذات بابرکات پر اپنی آراستہ کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

راگیا: دھوکا دینے والا، نیل کرنے والا۔ اُردو بازاری زبان۔

محل صرف: سیکڑوں وعدے کیے مگر آج تک ایک پیسہ نہیں ادا کیا۔ جب کہو ایک نہ ایک عذر کر دیتا ہے۔ بڑا راگیا آدمی ہے۔

رال ہ۔ چیڑ کا گوند۔ اُردو، مونث، صحیح، رائج۔

محل صرف: عمرو نے کہا۔ پانچ سیر چربی اور اسی قدر رال اور گھی وغیرہ منگائیے۔ حسب حکم اسی وقت جو اشیا طلب کیں حاضر ہو گئیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

رال ہ۔ وہ لعاب دہن جو بچوں اور بوڑھوں کے منھ سے بلا ارادہ نکلتا ہے۔ اُردو، مونث، فصیح، رائج۔

کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے
اے پری، تجھ پر ٹپکتی رال بیچے حور کی
رند

قول فیصل: کبھی کبھی دوا یا منجن لگانے کے بعد جو لعاب منھ سے نکالا جاتا ہے اسے بھی رال کہتے ہیں۔

رال اڑانا: (متعدی) رال (گوند) کو آگ پر شعلے بھڑکانے کے لیے پھینکنا۔ اُردو صرف: فصیح، رائج۔

محل صرف: اکثر تھیٹر والے بجلی کی آڑ سے رال اڑا کر جہنم کا سماں دکھاتے ہیں۔

رال بند ہ۔ وہ مخصوص وضع کا موٹا تہہ دار سا کپڑا جو بچوں کے گلے میں اس لیے ڈال دیتے ہیں کہ رال بہنے سے کپڑے خراب نہ ہوں۔ اُردو صرف: قلیل الاستعمال۔

رال بہنا: (لازم) لعاب دہن کا منھ سے جاری ہونا۔ اُردو صرف: فصیح، رائج۔

کیا اس آتش باز کے لونڈے سے اتنا شوق میر
بہ چلی ہے دیکھ کر اس کو تمھاری رال کچھ
میر

رال ٹپک پڑنا: فریفتہ ہونا، رغبت ہونا۔ اُردو صرف: فصیح، رائج۔

محل صرف: افراسیاب کی، ملکہ شبنم کو دیکھ کر رال ٹپک پڑی۔ (طلسم ہوش رُبا)

زاہد خشک کی بھی رال ٹپک پڑتی ہے
تر و تازہ اگر انگور نظر آتے ہیں
داغ

رال ٹپکنا :- (لازم) منھ سے رطوبت کا نکلنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، رائج۔

بجا ہے اشک اگر یاد لب شیریں میں گرتے ہیں
ٹپکتی ہے ہمیشہ رال لڑکوں کی مٹھائی پر — امیر

رال ٹپکنا :- (کنایۃً) منھ میں پانی بھر آنا، جی چاہنا، کمال رغبت ہونا، کسی چیز کا بہت زیادہ خواہش مند ہونا۔ اُردو صرف۔ غیر فصیح، رائج۔

شیریں لبوں کے اوپر رال اپنی ہے ٹپکتی — آتش
بوسے کا نام سن کر ہم منھ پسارتے ہیں

رال ٹپکی پڑتی ہے :- کمال رغبت ہے، شوق کے مارے بیتاب ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

آنکھ اپنے سے سب کی لڑتی ہے
تیری تو رال ٹپکی پڑتی ہے — شوق

رال گرنا :- (لازم) رال ٹپکنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

کیا شوق بوسۂ لب شیریں کروں بیاں
اس پر تو میری رال ہی اے یار گر پڑی — رشک

رام :- سطح، فرمانبردار۔ فارسی، صفت، غیر فصیح، رائج۔

ہتھکنڈوں سے غلام کرتا ہے
کن فریبوں سے رام کرتا ہے — (للّٰہ اعلم)

قول فیصل :- تنہا مستعمل نہیں۔ زیادہ تر کرنا، ہونا ہی کے ساتھ صرف ہے۔

رام :- پروردگار، خدا۔ ہندی، مذکر حضرات اہل ہنود کی زبان۔

رام :- رام چندر جی کا خطاب۔ ہندی، مذکر حضرات اہل ہنود کی زبان۔

رامائن :- وہ نرہبی کتاب جو بالمیک نے سنسکرت میں اور تلسی داس نے ہندی بھاشا میں رام چندر جی کے حالات میں لکھی ہے۔ یہ حضرات اہل ہنود کی مقدس کتابوں میں سے ہے۔ ہندی، مؤنث، رائج۔

رام چھوڑے اجودھیا من بھاوے سو لے :- (مثل) نگراں یا حاکم کی غیر موجودگی میں ریاست کا انتظام درست نہیں رہتا، ابتری پھیلتی ہے۔ (فرہنگ اثر)

قول فیصل :- بالعموم مستعمل نہیں۔

رام بھجن :- رام کی تعریف کے اشعار۔ ہندی، مذکر، حضرات اہل ہنود کی زبان۔

رام بھجو :- پرائی گنگے میں جب بھرا ہوا پر اوپر آتا ہے تو بیل ہنکانے والے کو خبردار کرنے کے لیے یہ فقرہ زبان پر لاتے ہیں۔ ہندی جملہ، ہنود کسانوں کی اصطلاح۔

رام پھل :- ایک قسم کا میٹھا پھل، شریفہ۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

قول فیصل :- بالعموم زبانوں پر "شریفہ" ہی مستعمل ہے۔

رام ترئی :- ایک قسم کا کدو۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

رام جانے :- خدا جانے، خدا معلوم، اللہ جانے، خدا کو خبر ہے۔ ہندی جملہ، اہل ہنود اور دیہاتیوں کی زبان۔

رام جانے :- خدا جانتا ہے، خدا شاہد ہے، خدا کی قسم، واللہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل :- بہت کمی کے ساتھ مستعمل ہے۔

رام جنی :- ہندو قوم کی کسبی۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے زبانوں پر کسبی ہے۔

رام جی نے بیٹا دیا وہ بھی مسلمان کا، پوری کچوری کھاتا نہیں مانگے ٹکڑا نان کا :- بڑی آرزوؤں سے ایک چیز حاصل ہوئی وہ بھی ناکارہ۔ (محاورات ہندوستان)

قول فیصل :- عام طور سے مثل کا پہلا جزو (رام جی نے بیٹا دیا وہ بھی مسلمان کا) زبانوں پر ہے جو عورتوں اور عوام کی زبان ہے۔

رام دانہ :- ایک بیج کا نام جس کی مالا بناتے ہیں۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- عام طور سے اہل لکھنؤ اس ایک قسم کے اناج کو کہتے ہیں جس میں گڑ یا شکر ملا کر لیا بنائی جاتی ہے اور رام دانے کی لیا، کہلاتی ہے۔

پیوست وہ ہیں کہ سدا جیسے جی خدائی کی
قبر سے تو خاک سے رُوئیدہ رام دانہ ہوا — شاد لکھنوی

رام دہائی :- خدا کی قسم، خدا کی پناہ۔ ہندی، ہندوؤں کی زبان۔ (نور اللغات)

رام ڈول :- رام جی کا ڈول۔ ہندی، مذکر، اہل ہنود کی زبان۔

محل صرف :- آج چھ بجیوں سے رام ڈول اُٹھے گا دیکھنے چلو گے؟

رام رام :- ہندوؤں کا باہمی سلام۔ (نور اللغات)

قول فیصل :- یہ دیہاتیوں کی زبان ہے۔ پڑھا لکھا طبقہ نمسکار، نمستے اور کبھی کبھی "جے ہند" برتتا ہے۔

رام رام :- توبہ توبہ، غضب خدا کا۔ ہندی، اہل ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ ٹھاکر کاشی سنگھ اور لالہ ہری چند۔۔ باہم گفتگو کرنے لگے کہ گوشت کھانا بُری بات ہے۔ لالہ نے کہا۔ رام رام! کوئی جانور بچنے نہیں پاتا۔
(فسانۂ آزاد)

رَام رَام:۔ صاحب سلامت، جان پہچان، واقفیت۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

یہ سُنا ہے کہ برہمن سے بھی
شیخ کی رام رام ہوتی ہے
داغ

رَام رَام بھیجو (کیا کرو) توبہ توبہ کرو، خدا خدا کرو۔
(لغت دہلی)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے لکھنؤ کے ہنود حضرات (رام رام کرو) بولتے ہیں۔

رَام رَام جَپنا:۔ رام رام کا ورد کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ عقیدت مند ہندو عورتیں رام رام جپتی ہوئی کسی قریب کے مندر میں جا رہی ہیں۔
(میرا بھولا گناہ۔ عزیز الرحمن)

رَام رَام جپنا پرایا مال اپنا:۔ اس شخص کی نسبت بولتے ہیں جو بظاہر نیک ہو لیکن دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کی کوشش کرتا ہو۔ اُردو صرف عوام اور عورتوں کی زبان۔

رَام رَام سَت:۔ اہلِ ہنود مُردے کو لے جاتے وقت کہتے ہیں۔

محلِ صرف:۔ اس اثنا میں دور سے رام رام ست کی آواز آئی۔
(طلسم ہوشربا)

قولِ فیصل:۔ اب عام طور سے ہنود حضرات ہے کے اضافے کے ساتھ (رام رام ست ہے) اور (رام نام ست ہے) کہتے ہیں۔

رام رام۔ رام رام شام شام:۔ سلام

ہندگی۔ جان پہچان، واقفیت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَام رَام سَب ہی کہیں جَپ جَپَت کہے نہ کوئے
ایک بار جو جپ جپت کہے تو سب دلدر پار ہوئے

پیروں فقیروں کی آس چھوڑ کر خدا سے جو لو لگائے تو لوٹ مقصد حاصل ہو۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَام رَام کارَن سَب دَھن ڈالا کھو
مُورَکھ جانے گِر پَڑا وہ دِن دُونا ہو۔

احمق لوگ خرچ فی سبیل اللہ کو پھینک جانا خیال کرتے ہیں لیکن اس کا اجر روز بروز بڑھتا ہے۔
(محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام رام کرنا:۔ بطور متعدی، سلام کرنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

محلِ صرف:۔ تمہیں چاہیے کہ صبح کو اٹھ کے سب بڑوں کو رام رام کیا کرو۔

رَام رَام کرنا:۔ توبہ توبہ کرنا، پناہ خدا مانگنا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

گڑھ گیا دل بیان پر میرے
برہمن رام رام کرنے لگا
ذوق

رَام رَام کو اَسکتی بھوجن کو تیار:۔ کھانا کھانے کو تیار، عبادت کے لیے بیمار۔
(محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَام رَام کَہنا:۔ (متعدی) توبہ کرنا، پناہ خدا مانگنا۔ ہندی، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔

دیکھ کر ان کے تئیں کہتے تمام
ہندو بچوں کو کہتے رام رام
سودا

رَام رَس:۔ رام نمک۔ ہندی، مذکر، حضرات اہلِ ہنود کی زبان۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَام رَس:۔ خدا کی محبت، پرمیشور کی بھگتی۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔

جگاں، شراباں، بوتاں بھر بھر پیالہ پیوتے
جن رام رس چاکھا نہیں عمل ہوا تو کیا ہوا
(بھجن کبیر داس)

رَام رَنگی:۔ شراب۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

زاہد مگو کہ صہبا ویک بی گو مخمد
کو رام رنگی ماتستہ رنگ دارد
(طالب عالی)

قولِ فیصل:۔ یہ نام جہانگیر نے رکھا تھا جو رائج نہ ہو سکا۔

رَام رَولا:۔ مذہبی ذوق شوق، دینی ولولہ، بھجن گانا، مناجات خوانی۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رام سَر:۔ بانسری۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

اللہ سے کچھ کو کہہ دیا جان صاحب وہ لائے
پاؤں بھی ان کے پڑی ہیں رام سر کے واسطے

رامشگر:۔ (بر وزن دانشور) مطرب، گویا۔ فارسی صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ وہ باغ نہایت آراستہ و پیراستہ ہوا ساقیانِ خوش ادا و مغنیانِ زہرہ لقا لولیان قمر چہرہ رامشگران بسم بر حاضر ہوئے۔ (طلسم ہوشربا)

رامشگری:۔ گانا۔ فارسی، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔ قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف:۔ سیوان میں ایک ایوان سپہر لوا ہے۔

جو بے لگام بھی پھیر دو تو ران سے پھر جائے
غریب ایسا کہ بچہ بھی اس پہ ہولے سوار — قدر بلگرامی

رَان سے رَان باندھنا، (کنایۃً) دور دور بڑے رہنا. (نور اللغات)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں "ٹانگ سے ٹانگ باندھنا" بولتے ہیں.

رَانگ ہُ (بروزنِ مانگ) رانگا. مذکر، دہلی کی زبان. (نور اللغات)

قولِ فیصل، عوام اور عورات لکھنؤ بھی کبھی کے ساتھ "رانگ" بول دیتے ہیں لیکن زیادہ تر لکھنؤ میں "رانگا" ہی مستعمل ہے.

رَانگ ہُ سبز پتے کا ورق. اردو، لکھنؤ کی زبان. (نور اللغات)

لکھنوی معنی: نہ معلوم کہاں سے حاصل کیے گئے ہیں میرے کان آشنا نہیں. لکھنؤ میں بھی رانگ بمعنی رانگا مستعمل ہے. عورتیں جا بجا بولتی ہیں کہ دل رانگ رانگ ہوا جاتا ہے یعنی ڈوبا جاتا ہے، بیٹھا جاتا ہے.

دل رانگ رانگ سود ہوئیں کچھ اپنے حال کی
تصویر اک کھچے ہوئے حزن و ملال کی — اختر
(فرہنگ اثر)

قولِ فیصل، اب لکھنؤ کی عورتیں "دل رانگ رانگ ہونا" کی جگہ "دل یا طبیعت رانگا رانگا ہونا" زیادہ بولتی ہیں.

رانگا، قلعی. اردو، مذکر، لکھنؤ کی زبان. (نور اللغات)

قولِ فیصل، اللہ رحم کرے لکھنؤ کی زبان پر. رانگا صرف قلعی کے لیے مستعمل [illegible] قلعی کوئی نہیں کہتا. مرنے پر بھی [illegible] کوئی [illegible]

کبھی نہ کہے گا کوئی ٹوٹا رانگا ہو گیا

رانگ بھرا یا رانگ بھریا، وہ شخص جو رانگ کا زیور اور کھلونے بنا کر بیچتا ہے. بیشتر "رنگ بھریا" مستعمل ہے. ہندی، مذکر، دہلی کی زبان. (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

رانگ کی طرح پگھلنا، (لازم) بدن کا دبلا اور لاغر ہونا، خوشی سے پھٹک جانا. اردو. (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل، اہل لکھنؤ اس طرح نہیں بولتے.

رانگ ہو جانا، (لازم) مضطرب ہونا، رانی ہو جانا، کم ہمت ہو جانا. (نور اللغات)

قولِ فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے.

رانگ ہو جانا، رانگ ہونا، (کنایۃً) نرم ہو جانا، پگھل جانا. (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں مستعمل نہیں.

رانگ ہیرے کو کاٹتا ہے، کبھی ناتواں تندرست پر غالب آجاتا ہے. (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل، لکھنؤ میں مستعمل نہیں.

رانگے کا تعزیہ، ایک قسم کا تعزیہ. اردو، مذکر، فصیح، رائج.

محلِ صرف، عاشورے کے دن جو پہنچنے کے وقت تعزیے نکلے. رانگے کا تعزیہ، جو کا تعزیہ، موم کا تعزیہ، کھلونوں کا تعزیہ. (فسانۂ آزاد)

رانوں پر ہاتھ دے مارنا، (لازم) افسوس کرنا، ہاتھ ملنا.

یاد میں اس کی [illegible] ساقی کسی کی
[illegible] ہاتھ رانوں پر — میر
(فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل، اب ان معنوں میں "رانوں پر ہاتھ مارنا" بولتے ہیں.

رانی ہُ ہندو عورتوں کا معزز خطاب. ہندی، مؤنث. (نور اللغات)

رانی ہُ راجہ کی بیوی. اردو، مؤنث. فصیح، رائج.

محلِ صرف، بن بن جنگل جنگل، کوہ و بیابان ڈھونڈتا ہوا موہنا رانی کے پاس پہنچا. (فسانۂ آزاد)

رانی خاں کا سالا، (کنایۃً) بے حقیقت شخص. سالا، افغانوں کا [illegible] مذکر، اردو. (نور اللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل، اہل لکھنؤ نہیں بولتے.

رانی روٹھے گی اپنا سہاگ لے گی، کیا کسی کا بھاگ لے گی، اس موقع پر بولتے ہیں جب یہ کہنا ہو کہ کسی کے روٹھ جانے کی کچھ پروا نہیں ہے. عورت کی نسبت مستعمل ہے. اردو، مؤنث. (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل، عورات لکھنؤ اس مثل کو یوں بولتی ہیں. "راجا روٹھیں گے راج لیں گے، رانی روٹھیں گی سہاگ لیں گی."

رانی کو رانا پیارا، کانی کو کانا پیارا، یعنی ہر شخص کو اپنا ہم جنس پیارا ہوتا ہے، ہر ایک کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے اگرچہ وہ بدصورت ہو. اردو، مثل. (نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل، عام طور سے نہیں بولتے.

رانی گھمن، وہ خانگی لڑائی جو مدت تک گھر میں رہے. ہندی، مؤنث.

زر دولت پہ آپ جاؤں گی
میں رانی گھمن اب مچاؤں گی — نسیم
(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب متروک ہے۔

رَاؤ:۔ راجہ کا بیٹا۔ ہندی، مذکر۔

بابل بسا طیوں کے نگر کا تو راؤ ہے
نوشہ ہے کوآری مصحف کا چاؤ ہے (سوداؔ دہلوی)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راؤ:۔ ایک سرکاری خطاب۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ بہت کمی کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

راؤ بہادر۔ رائے بہادر:۔ ایک خطاب جو سرکار کی طرف سے ہندوؤں کو عطا ہوتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب بہت کمی کے ساتھ زبانوں پر ہیں۔

راؤت:۔ بہادر، سورما۔ ہندی، مذکر متروک۔

مجھ کمر میں رکھتے ہیں تلوار راؤت بیشتر سیدھی انگشت

راؤت:۔ بھنگیوں کی ایک قوم جو دوسرے کا جھوٹا کھانا نہیں کھاتی۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

راؤٹی:۔ جھروکہ، کھڑکی۔ (رہنمائے اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راؤٹی:۔ ایک قسم کا چھوٹا خیمہ، چھولداری۔ اردو، مؤنث، متروک۔

محل صرف:۔ اس دلبر سیم تن، گل رخ، غنچہ دہن نے ایسی زنقند بھری کہ تڑ سے راؤٹی کے اوٹ میں جا رہی۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل:۔ اس کی جمع 'راؤٹیاں' بھی مستعمل تھی جیسے:۔ اُردوئے معلّی کا طور مقرر ہوا ہے جو بے کھڑکیاں راؤٹیاں استادہ ہوئیں لشکر اترا۔

(طلسم ہوش ربا)

رَاؤٹی:۔ چھپر پڑا ہوا بالاخانے پر بنا کوٹھا۔

اُردو، مؤنث، متروک۔

محل صرف:۔ سپہر آرا بھیت کے کمرے میں ہو رہی۔ روح افزا تڑسے دریا بیٹھ گئی۔ حسن آرا نے زقند بھری تو راؤٹی میں۔ نگر بہار النسا نے بیڑھب آنکھیں لڑائیں مرزا ہمایوں فر نے بہت ہی جھک کر دور ہی سے آداب عرض کیا۔ (فسانۂ آزاد)

راؤ چاؤ:۔ اخلاص، لاڈ پیار، ناز نخرا، خوشی، دل لگی، چاؤ۔ ہندی، مذکر۔

(فقرہ) اپنے خاوند سے سب راؤ چاؤ کرتے ہیں۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَاوَل:۔ راجہ، بادشاہ۔ ہندی۔

(ہندی اُردو لغت)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَاوَل:۔ سردار، سپاہی (پنجاب)، جوگی

(نور اللغات و ہندی اُردو لغت)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَاوَل:۔ بہادر، سورما۔ ہندی، مذکر۔

(فرہنگ اثر)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رَاوُلا۔ رَولا:۔ جھگڑا، بے اصل فساد، شور غوغا۔ (نور اللغات و ہندی اُردو لغت)

قول فیصل:۔ خواتین لکھنؤ صرف 'رولا' بولتی ہیں۔ جیسے:۔ میری کوئی خطا نہیں تھی دولھا بھائی نے بلا وجہ میرے اوپر رولا کیا۔

رَاوُلا ڈالنا:۔ تازہ فساد کھڑا کرنا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَاوَلیا:۔ راول کی تصغیر۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس کی صحت بہت مشتبہ ہے۔ 'راول' اسم ہے بمعنی بہادر، سورما۔ 'راولیا' صفت ہے ایسا شخص جس میں سورما کی شان ہو نہ کہ راول کی تصغیر۔ ملاحظہ ہو پلیٹس بھی یہی کہتا ہے۔

(فرہنگ اثر)

لیکن اہل لکھنؤ کسی بھی معنی میں نہیں بولتے۔

راوَن:۔ لنکا کے ایک راجہ کا نام جو سیتا جی کو اٹھا لے گیا تھا۔ اُردو، مذکر، رائج۔

آتش عشق نے راون کو جلا کر مارا
گرچہ لنکا سا تھا اس دیو کا گھر پانی میں (میر)

رَاوَن کی سینا:۔ راجہ راون کی سیاہ فام اور سیاہ پوش فوج۔ کالے کلوٹے لڑکوں کی جماعت۔

(لغت دہلی)

قول فیصل:۔ لکھنؤ سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔

رَاوِی:۔ روایت کرنے والا، بیان کرنے والا۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ راوی لکھتا ہے کہ عجب تھا ہزار شکل سے بھاگا تھا۔ زرزر تاف، تانی سلیمان، حمزہ صاحب قرآن۔۔۔۔۔ نے لشکر ظفر پیکر۔۔۔ تھا ئے بے بھاگے ہمراہ روانہ فرمائے تھے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل:۔ 'راوی' علم حدیث کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں جو کسی معصوم سے نسبت دیتے ہوئے کوئی بات بیان کرے۔

رَاوِی:۔ پنجاب کے پانچ دریاؤں میں سے ایک دریا کا نام۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

رَاوِی چین لکھتا ہے۔ رَاوِی چین ہی چین لکھتا ہے:۔ بہت آرام سے گزر رہی ہے۔ مزے مزے میں زندگی کٹ رہی ہے، کوئی تکلیف، پریشانی نہیں ہے۔ (اُردو فقرہ)

غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: پہلی صورت زیادہ مستعمل ہے۔

رَاہ ۱۲: تالون ۱۳۔ پردہ موسیقی کا مقام۔

۱۳۔ نوبت۔ ۱۴۔ مرتبہ۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: کسی بھی معنی میں اُردو میں مستعمل نہیں۔

رَاہ ۱۵ (استعارۃً) فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

للّٰہ قدم شرم کے کوچے سے نکالو
بازار میں ہم دیکھتے ہیں راہ تمھاری — امانت

رَاہ ۱۶: روش، راستہ، سڑک، مسلک۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

ہے یہاں مسلکِ تسلیم و رضا
ہیں اسی راہ پہ سب اہلِ صفا — عزیز لکھنوی

محلِ صرف: تیرو کے کہنے سے عیار متفرق ہوئے۔ بہتر تو ان کسی طرف، برق زنگی ایک جانب، ضرغام کسی طرف، جانسوز کسی راہ، سب الگ الگ چلے۔

(طلسمِ ہوش ربا)

رَاہ ۱۷: ڈھب، غرض، مطلب، سبیل۔ فارسی، قلیل الاستعمال۔

اس راہ سے ہے یہ دل مجروں کا کھانا
ہاں مگر میں کہیں چھپ ہوں پلنے سے مری گیا — اوج لکھنوی

رَاہ ۱۸: ربط، رسائی، میل جول، دوستی، آشنائی۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل کو چاہ ذقن کی چاہ نہ تھی
کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی — شوق

رَاہ ۱۹: خبر، آگاہی، واقفیت۔

یہ حکایت جو کچھ ہم نے تو وہ خیرت ماہ
ایک ہشیار تھا سمجھا کہ یہ کچھ اور ہے راہ — جبر

(نور اللغات)

قولِ فیصل: بہت کی کے ساتھ بولتے ہیں۔

رَاہ ۲۰: طریقہ، ڈھنگ، انداز۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پیش آئے کبھی تو محبت کی راہ سے
شکوے کرے لگاوٹ بھی انھیں نگاہ سے — جلال

قولِ فیصل: اس کی جمع "راہیں" بھی مستعمل ہے جیسے۔ "بیوی بُرا ان کا بھلا تھیں وہ راہیں ہی نہیں معلوم کہ میاں قابو میں آجائیں۔" (فسانۂ آزاد)

رَاہ ۲۱: تدبیر۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل میں گزر کرو مری آنکھوں میں گھر کرو
دو ایک راہیں اور بھی ہیں رسم و راہ کی — جلال

رَاہ ۲۲: لے، جیسے گیت کی۔ دہلی کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

رَاہ ۲۳: سلسلہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

پھر ملاقات کا بھی تو کوئی ٹھہرے گا طریق
راہ تو نکلے کہیں اس سے شناسائی کی — زکی

رَاہ ۲۴: (کنایۃً) حیلہ، بہانہ۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دیکھ لیا تجھ کو اسی راہ سے
ہم ہوں کا تو بھلا ہو گیا — رشک

رَاہ ۲۵: ('سے' کے ساتھ) راستہ، ذریعہ، وسیلہ۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ترّان نے غبارِ بے ہوشی کا شیشہ پر ذبل کے بیر ان کے منہ پر لگا دی اس نے اپنا منہ ہٹایا مگر دھواں ناک کی راہ سے دماغ میں پہنچ گیا۔

(طلسمِ ہوش ربا)

راہ اُلٹی ہونا: سیدھا راستہ چلتے چلتے پیچھے کی طرف مُڑ جانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ع رکی آوائی سے ہے اُلٹی ترے رخسار کی راہ — آتش

راہِ آہن: ریلوے، ریل کی پٹری۔

(فرہنگِ فارسی جدید)

رَاہِب ۱: نصاریٰ کا پادری، قوم نصاریٰ کا پارسا اور پرہیزگار۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

راہِب ۲: تارکُ الدُّنیا۔ عربی۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو والوں میں ان معنی میں نہیں بولتا۔

رَاہ بَاٹ: رستہ۔ اُردو، مؤنث، متروک۔

جو اور بوم ہو کر بارہ ہیں گے وہ خر
جو ماہ باٹ میں آتا ہے صبح و شام نظر — سودا

رَاہ بَاریک ہونا: راہ تنگ ہونا، گلی تنگ ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

مرے باؤں تک نظر کیونکر کرے پڑ کے جائے
راہ ہے باریک آخر یہ کو ٹھوکر نہ کھا جائے — شوق قدوائی

رَاہ بَتانا ۱: (متعدی) راستے کا پتا دینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: چشمِ غزالیں سرِ آگیں سرِ ستان مخانہ عشق کے پینے خانہ تھیں دیا ہے خودی کی راہ بتاتی تھیں۔

(طلسمِ ہوش ربا)

رَاہ بَتانا ۲: ہدایت کرنا، رہنمائی کرنا، تدبیر بتانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

نجات کی ہمیں راہیں بتا کے دم نکلا — شوق

رَاہ بَتانا ۳: رخصت کرنا، ٹالنا، اپنے سامنے سے ہٹانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: اس کی تکمیلی صورت "راہ بتا دینا" زیادہ رائج ہے۔

کون سنتا ہے تری جوشِ جنوں میں ناصح
مختصر یہ بھی آئیں تو ہم راہ بتا دیتے ہیں — صبا

رَاہ بَتانا ۴: نکال دینا، برطرف

رکتا نہیں طریقِ وفا میں کبھی قدم
ہم کچھ نہ سیکھے راہ روش اپنے یار کی — تیمر

راہ روکنا۔ (لازم) راستہ بند کرنا، مزاحم ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کسی مسافر کی راہ روکنا قزاقوں کا کام ہے۔

رَاہ رَوِیّہ۔ انداز، طریقہ۔ اُردو مصرف، متروک۔

محلِ صرف۔ لوگوں کا راہ رویّہ بول چال پسندیدہ تھی۔

(راہِ زبان ادا)

رَاہ رِیت۔ مؤ۔ (رائے حروف) انداز۔ اُردو، مؤنث، عورتوں کی زبان۔ متروک۔

صورت اچھی تھی بات چیت اچھی
چلنے پھلنے کی راہ ریت اچھی — تیمر

رَاہ رِیت۔ مؤ۔ رسم و رواج، میل جول۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے

رَاہزَن۔ قزاق، لٹیرا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

کچھ نہیں غم ہے بہت بھاری جو اسبابِ سفر
کوئی تو رستے میں ہم کو راہزن مل جائے گا — اسیر

رَاہزَنی۔ لوٹنا، گمراہ کرنا، ڈاکا۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اِن معنی میں ’رہزنی‘ (بحذفِ الف) زیادہ بولتے ہیں جیسے بازار۔ ... کے راستے میں رہزنی کے واقعات اکثر پیش آتے رہتے ہیں۔

راہ سُجھانا۔ (متعدی) تدبیر بتانا، راہ دکھانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کنودِ خطا نے سُجھائی ہے راہ روپوشی
وفورِ حسن اُسے بے حجاب رکھتا تھا — رشک

رَاہ سُوجھنا۔ (لازم) تدبیر سمجھ میں آنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ع کیا سوجھے اندھیرے میں ترقی کی راہ — راسخ

رَاہ سے۔ متعلق۔ رسم و رواج کے مطابق، سیدھی طرح، قاعدے سے۔ اُردو مصرف، متروک۔

ڈھونڈھ اس کو لیکن اے دل راہ سے
بے طریقہ جستجو اچھی نہیں — صبا

رَاہ سے۔ متعلق۔ راستے سے، ذریعے سے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ خوجی ... کسی بہانے اُٹھے اور اُٹھ کر کھپریل کے پچھواڑے ایک موکھے کی راہ سے سب گُنا کیے۔ (فسانۂ آزاد)

رَاہ سے۔ متعلق۔ خیال سے۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ منوبر جب قریب کمند کے پہونچی دل اس کا دھڑکنے لگا اور حفظِ ماتقدم کی راہ سے پکار کر اس نے کہا اے عیار میں نے تجھے پہچانا۔ (طلسمِ ہوشربا)

رَاہ سے بے راہ ہونا۔ (لازم) نیکی کا راستہ چھوڑ کے بُرائی کا راستہ اختیار کرنا، اپنی اچھی وضع کو بُری وضع سے بدل لینا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کھتریوں کا بستیوں میں ابھی بارہ برس کی کنواری بیٹی ہیں کیا مجال کہ ذرا راہ سے بے راہ ہو جا۔ (کامنی از سرشار)

رَاہ سے جا لگنا۔ ٹھکانے سے جا لگنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ سے چلنا۔ وضع داری کی زندگی بسر کرنا، مناسب برتاؤ کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَاہ سیدھی لگی ہے۔ راستے میں پھیر نہیں ہے بالکل سیدھا چلا گیا ہے۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

جانا اگر حرم کو ہے منظور اے امیرؔ
تو مے کدے سے راہ ہے سیدھی لگی ہوئی — امیر مینائی

راہ سیدھی لینا۔ ایسے راستے کو اختیار کرنا جس میں پھیر نہ ہو بالکل سیدھا منزل پر پہونچاتا ہو۔ اُردو مصرف، غیر فصیح، رائج۔

ابھی راہ سیدھی اک تری اُلفت کی لیتا ہے
کوئی دوزخ کی لیتا ہے کوئی جنّت کی لیتا ہے — داغ

قولِ فیصل۔ اصل محاورہ ’سیدھی راہ لینا‘ ہے۔

راہ سے گزرنا۔ کسی طرف سے آنا یا جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

گزرتی ہے شمیمِ زلفِ یار اس راہ سے اکثر
نہ ہوگی روزنِ دیوار کی بو تاک آنکھوں میں — ناسخ

راہ صاف کرنا۔ (متعدی) راستے کو خس و خاشاک سے پاک کرنا، راستہ صاف کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

ملک ستارہ صاف کرتے چلو آگے راہ کو
مجھے نہ تاڑ یا کسی برگ کاہ کو — عشق

قولِ فیصل۔ اس کا لازم ’راہ صاف ہونا‘ بھی ہے۔ وہ بھی فصیح ہے۔

راہ طے کرنا۔ راستے پر چل کے مسافت طے کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تین شبانہ روز راہ طے کی اور کوئی جائے سکونت و آسائش نظر نہ آئی۔ تیسرے روز ایک سوادِ شہر دکھائی دیا۔ شہزادہ اکتاں و خیزاں وہاں پہونچا۔ (طلسمِ ہوشربا)

راہِ عَدَم دِکھانا۔ مار ڈالنا، ملکِ عدم میں پہونچانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ... (از اسباب ترکی) گلے میں ... نہیں ڈال کر ناز و تبختر کہا کہ اب دیر نہ فرمائیے

اس موذی کو راہ عدم دکھائیے۔ (طلسم ہوش رُبا)

راہ غلط کرنا۔ بھٹک کے غلط راستے پر چلے جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کی غلط راہ عدم کیا باعث — شعور

راہ فرار لینا۔ بھاگ کھڑے ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

قباۓ تنگ ہوں پر ستوار لی سب نے
قرار چھوڑ کے راہ فرار لی سب نے — اوج

راہ قطع کرنا۔ (متعدی) راستے کو طے کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ایک مسافر کٹھن منزلوں کو طے کرتا ہوا، دُشوار گزار راہوں کو قطع کرتا ہوا پیادہ چلا جاتا تھا۔

راہ قطع ہونا۔ (لازم) راستہ تمام ہونا، مسافت ختم ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

راہ کا پھیر۔ راہ کی کجی، راستے کا پھیر۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دیر میں کعبے گیا میں خانقہ سے اب کی بار
راہ سے مے خانے کی اس راہ میں کچھ پھیر تھا — میر

قول فیصل:۔ اس معنی میں "راہ کا پیچ" بھی بولتے ہیں جو قلیل الاستعمال ہے۔

راہ کا پیچ:۔ راہ کی کجی، راہ کا چکر۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

آئے گا پیچ میں سے خواہش رفعت سب کو
دیتے ہیں شعلہ اذیت رہِ کہسار کے پیچ — ناسخ

راہ کاٹ جانا۔ عورت کا سامنے سے گزر جانا جو منحوس سمجھا جاتا ہے۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ابھی خیر ہو ہم رہ روؤں کی
زلیخا دُنیا گئی راہ سفر کاٹ — شاد لکھنوی

قول فیصل:۔ اس کا فاعل عورت ہے۔ یہ فعل ہمیشہ اپنے فاعل کے ساتھ آتا ہے جیسا کہ شعر میں عورت کی جگہ زن استعمال کیا گیا ہے۔

راہ کاٹنا[۱] (متعدی) راستہ کترا کے چلنا، راستہ بدلنا، ایک راستے کو چھوڑ کے دوسرے راستے پر ہو لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ عمرو بھی پھرتا ہوا لشکر میں عیاری کرنے کے قریب اس کے لشکر کے آیا اور سقّوں کو پانی چھڑکتا دیکھ کر راہ کاٹ کر اور طرف چلا۔ (طلسم ہوش رُبا)

قول فیصل:۔ مجازی معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

کوئے قاتل میں لا جادۂ شمشیر مجھے
کاٹ کر راہ کدھر لے گئی تقدیر مجھے — اسیر

راہ کاٹنا[۲] راستہ چلتے ہوئے آدمی کے سامنے سے بلّی یا سانپ وغیرہ کا اِدھر سے اُدھر نکل جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

زُلف حائل ہے نگر رخسار جاناں پہ نہ ڈال
ہے شگون بد برا جب سانپ کاٹے راہ کو — آتش

قول فیصل:۔ سانپ یا بلّی کے اس فعل کو لوگ شگونِ بد خیال کرتے ہیں اور پھر اس وقت تک راستہ نہیں چلتے ہیں جب تک کوئی رہرو اس راستے سے گزر نہ جائے۔

راہ کاٹنا[۳] راہ چلنے کے آگے سے نکل جانا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ کاٹنا[۴] مسافت طے کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سفر دور دراز ہے۔ سوتے جاگتے ٹھہرتے بھاگتے راہ کاٹ رہے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

راہ کترانا۔ جس راستے پر چل رہے ہوں اس راستے کو چھوڑ کے دوسری راہ پر چلنے لگنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قول فیصل:۔ مختلف صورتوں سے مستعمل ہے۔ مثلاً: "راہ کترا کے آنا" جیسے:۔ "برق راہ کترا کر باورچی خانے کی طرف آیا۔" (طلسم ہوش رُبا)

"راہ کترا کے چلنا" جیسے: "قزاں... دُور سے سقّوں کو پانی چھڑکتے دیکھ کر... راہ کترا کر چلا۔" (طلسم ہوش رُبا)

"راہ کترا کے نکلنا یا (تکمیل فعل کے لیے) نکل جانا":

(نکلنا) میرے گھر کی راہ کترا کر نکلتا ہے وہ ماہ
رہتی ہر روز تنک کی خبر باہر چاندنی — ناسخ

(نکل جانا) "برق راہ کترا کر لشکر سے نکل گیا۔" (طلسم ہوش رُبا)

راہ کٹنا۔ (لازم) رستے کی مسافت طے ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

کیا راہ بری موت نے کی خضر کی صورت
جب آنکھ ہوئی تھی کہ کٹی راہ عدم کی — اسیر

قول فیصل:۔ اس محل پر "راستہ کٹنا" یا "کٹ جانا" زیادہ مستعمل ہے۔

کہ راستہ کٹ گیا باتوں میں وہ تنہا ہو گیا — مؤلف

راہ کرنا[۱] (متعدی) ربط ضبط پیدا کرنا، موافقت پیدا کرنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

تھی رنج زدی ضرور مگر ہائے بے بسی
تیری تلاش کے لیے دشمن سے راہ کی — احسن

قول فیصل:۔ "عقیدت رکھنا" کے معنوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

خدا کا سجدہ جو رکھتا ہے سنگ پر جائز
یہ اہلِ شرع صنموں سے بھی راہ کرتے ہیں — اسیر

راہ کرنا ۔ رسائی پیدا کرنا، جگہ کرنا، گھر کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

اُٹھا اُٹھا کے جو پردہ نگاہ کرتے ہیں
ہمارے دل میں وہ در پردہ راہ کرتے ہیں — اسیرؔ

راہ کرنا ۔ ادائے قرض کی صورت نکالنا۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ کرنا ۔ تدبیر کرنا، کوئی صورت نکالنا۔ اُردو مصرف، متروک۔

رستے ہی بند بیڑی نے پیش ہر طرف
محشر میں اس کے ڈھونڈنے کی راہ کیا کروں — شرفؔ

قولِ فیصل ۔ اب اس جگہ "راہ (یا) راستہ نکالنا" بولتے ہیں۔

راہ کڑی ہونا ۔ راستے کا دشوار گزار ہونا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

پہنچتے ہیں سب اس منزل پہ پر کر
عدم کی راہ بھی کتنی کڑی ہے — اسیرؔ

راہ کو جانا ۔ (متعدی) کسی طرف کو جانا۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

راہِ عدم کو جاتے ہیں خاموش قافلے
بیہودہ جرس ہے سرِ غبار اس سبیل کا — آتشؔ

قولِ فیصل ۔ اب "کو" کی جگہ "کی طرف" زیادہ بولتے ہیں جو فصیح بھی ہے۔

راہ کو کاٹنا ۔ (متعدی) ایک راستے کو چھوڑ کے دوسرے راستے کو اختیار کرنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

بند و شمشیر کی اچھی نہیں چالیں چلتیں
راہ کو کاٹے جارے کو جلاتے نہ چلو — آتشؔ

راہ کھلنا ۔ بندش موقوف ہونا، یا بندش اُٹھ جانا، حاکم کی ہوئی قید کا ختم کر دیا جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

نرگسِ پرفن سے اے دل کیا ہوا حاصل
کر اور راہ کھلی پھر لاکے آنے کی — داغؔ

راہ کھلنا ۔ راستے کی بندش اُٹھ جانا، وہ راستہ جو کسی وجہ سے بند کر دیا گیا ہو اس کا کھول دیا جانا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف ۔ دل آرام نے افسوں پڑھ کر دستک دی، راہ کھل گئی۔ (طلسم ہوش ربا)

راہ کھوٹی کرنا ۔ (متعدی) چلنے میں دیر کرنا، راستے میں رُکنا۔

راہ کھوٹی کیے عاشق کی چلے جاتے ہیں
سُن تو لیتے وہ عدم کے سفری کا شکوہ — جلالؔ

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ اس کا مفہوم ہے "جانے یا چلنے میں دیر کرا دینا" نہ کہ جو مؤلف نور اللغات نے تحریر کیا ہے۔

راہ کھوٹی کرنا ۔ ہوتے ہوئے کام کو روکنا، خلل انداز ہونا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

(فقرہ) پرائی بیٹی کی کیوں راہ کھوٹی کرتے ہو۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں اس صورت سے نہیں بولتے۔

راہ کھوٹی ہونا ۔ (لازم) منزل طے ہونے میں دیر لگنا۔ اُردو مصرف، فصیح، رائج۔

کھینچ لی ہے تو لگانے میں تامل نہ کرو
کھوٹی ہوتی ہے میاں آپ کی تلوار کی راہ — آتشؔ

راہ کی بات ۔ (کنایۃً) قاعدے کی بات، ٹھکانے کی بات۔ اُردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل ۔ اب زیادہ تر "قاعدے کی بات" بولتے ہیں یا "اچھی بات" کہتے ہیں۔ عورتیں اور عوام "ٹھکانے کی بات" بولتے ہیں۔

راہ کی روٹی ۔ وہ کھانا جو مسافر ساتھ لیتا ہے۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "راستے کا کھانا" سے ادا کیا جاتا ہے۔

راہگر (یا) رہگرا ۔ راہرو۔ فارسی، صفت۔ اُردو میں بیشتر رہگرا مستعمل ہے۔ (نور اللغات)

مجھے ان الفاظ کی تحقیق نہ ہو سکی، راہگر کا شبہ ہوا وہ علیحدہ درج ہے نہ معلوم ہوا کہ رہگرا کیسی رائج کیا گیا ہے۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل ۔ اہلِ لکھنؤ "راہ گیر" یا "رہ گیر" بولتے ہیں۔

کوئی شامت زدہ رہ گیر ادھر آ نکلا
گرچہ بستی تھی میں ہر جا طرف قدغن — شبلی نعمانی

صاحب بہارِ عجم نے "رہگرائی" انھیں معنوں میں درج کیا ہے جو اُردو میں مستعمل نہیں۔

راہ گزار ۔ راستہ، سڑک۔ فارسی، مؤنث۔

(نور اللغات)

قولِ فیصل ۔ شعراء ضرورتِ شعری کے ماتحت استعمال کرتے تھے اب بالکل رائج نہیں۔

راہ گزر ۔ راستہ، گلی، سڑک۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

اے ہمدم دل آپ گزرتے ہیں جو ادھر سے
مدت سے میں وہ راہ گزر ڈھونڈھ رہا ہوں — دلاورؔ

قولِ فیصل ۔ پہلے مذکر بھی استعمال ہوتا تھا مگر اب بالاتفاق مؤنث بولتے ہیں۔ چنانچہ زیدؔ نے اس کے مخفف "رہ گزر" کو مذکر کہا ہے۔

رونق افزا بام پر وہ بیشتر ہونے لگا
بند مارے بھیڑ کے اب رہ گزر رہنے لگا — زیدؔ لکھنوی

راہ گلی میں (راستے گلی میں)، راستے میں۔
اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کہیں ہو راہ گلی میں سلام ہو جائے
ملازمت کو نہ دیکھے مکان پر موقوف — سحر

قولِ فیصل:۔ اب "راہ گلی" کی جگہ "راستے گلی" بولتے ہیں جو غیر فصیح ہے۔

راہ گم کرنا:۔ راستہ بھول جانا، رستہ بھٹک جانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

کسی کے گھر کی کبوتر نے راہ گم کی ہے
اِدھر اُدھر کئی دن سے تباہ دیکھتے ہیں — جلال

راہ گیر (یا) رہ گیر:۔ رہرو، راستہ چلنے والا مسافر۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

سب امیر و فقیر رُوتے تھے
(راہ گیر) دیکھ کر راہ گیر روتے تھے — شوق (زہرِ عشق)

کوئی شامت زدہ رہ گیر ادھر آنکلا
(رہ گیر) اگرچہ تھی تعزیر بس ہر چار طرف سے قدغن — شبلی نعمانی

قولِ فیصل:۔ راہگیری اُردو جمع اور ان کے ساتھ اپنے محل پر راہ گیروں بھی مستعمل ہے۔ جیسے:۔ "وہ زور سے کھلکھلا کر ہنسی اور کہا۔ ملاقات اپنے گھر والوں سے کرو۔ کیا میں سگھڑ خاندان سے نہیں ایسے راہ گیروں سے بات نہیں کرتی۔" (طلسم ہوش رُبا)

راہ لگانا:۔ (متعدی) رہنمائی کرنا، کسی روش پہ کسی کو ڈالنا۔ اُردو صرف، متروک۔

دل نے جس راہ لگایا میں اسی راہ چلا
وادیِ عشق میں گمراہ کو رہبر سمجھا — ناسخ

قولِ فیصل:۔ ان معنی میں اب اہلِ لکھنؤ "پر" کے اضافے کے ساتھ "راہ پر لگانا" (لگا دینا) کم اور "راستے پر لگانا" (لگا دینا) زیادہ بولتے ہیں۔

راہ لگنا:۔ (لازم) راستہ لینا۔ اُردو صرف، متروک۔

زنجیر اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں — انشاء

راہ لینا:۔ (لازم) راستہ پکڑنا، رخصت ہونا، دفع ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دشت بھی بڑھ کے لی اور نہ منزل کی لی
نکل شہر سے راہ جنگل کی لی — میر حسن (سحر البیان)

راہ لینا:۔ "اپنا" کے ساتھ: اپنا کام کرنا۔ صرف امر کے صیغے میں مستعمل ہے۔ "دیکھو اپنی اپنی راہ لو"۔ (فقرہ) چلو تم اپنی راہ لو کیوں اس معاملے میں دخل دیتے ہو۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ جب امر کے صیغے میں مستعمل ہے تو "لانے" "راہ لینا" کے "راہ لو" قائم کرنا چاہیے تھا۔ اور "اپنا" کے ساتھ نہیں "اپنی" کے ساتھ بولتے ہیں۔ اس لیے کہ "راہ" مؤنث ہے۔

راہ مار:۔ راہزن۔ اُردو، صفت، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ مارنا:۔ (متعدی) چلتے ہوئے کام میں رکاوٹ ڈالنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ مارنا:۔ رہزنی کرنا، راستے میں لوٹنا۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

لیلیٰ سے اپنے گھر اتارتا ہے
دن دہاڑے تو راہ مارتا ہے — شوق

راہ مارنا:۔ تباہ کرنا، برباد کرنا۔ (فقرہ) جاہل رکھ کر تم نے بچوں کی راہ ماری۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ ماری:۔ رہزنی کرنا۔ اُردو، مؤنث۔ (سرمایۂ زبانِ اُردو)

قولِ فیصل:۔ اب نہیں بولتے۔

راہ مشکل ہونا:۔ راستہ دشوار گزار ہونا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

انسان رکھے سوچ سمجھ کر قدم جلال
مشکل بہت ہے کوچۂ شرع متین کی راہ — جلال

راہِ ملکِ عدم لینا:۔ مرجانا۔

اے جنوں ہم تو رہِ ملکِ عدم لیتے ہیں
سرِ تربت پہ نہ دستار ہماری رکھنا — شعور (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لغت قائم کیا ہے "راہ... الخ" اور مثال دی ہے "رہ... الخ"۔ بہرحال اب اس صورت یعنی یہ ترکیب صرف نظماً ہی استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ تر تنہا ترکیب "ملکِ عدم کی راہ لینا" بولتے ہیں۔

راہ ملنا:۔ (متعدی) منزلِ مقصود نظر آنا، منزل ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ع راہ ملتی ہی نہیں دشت کے آواروں کو — سید زوار حسین

راہ ملنا:۔ راستہ ملنا۔ اُردو صرف، فصیح و رائج۔
محلِ صرف:۔ دریا کا اتنا زور ٹوٹتے ہی پانی کو بہہ نکلنے کی راہ مل گئی۔

قولِ فیصل:۔ بیشتر نفی کے ساتھ مستعمل ہے جیسے: "مرہم ستاشی گھر و حشی۔ دریائے خون رواں سے تلاش کیا جب پار اترنے، ایک مقام پر دیکھتا کر عمروِ دریا سے "چاہتا ہے کہ پار اتروں لیکن راہ نہیں ملتی، بھٹکتا پھرتا ہے۔" (طلسم ہوش رُبا)
ان معنی میں "راستہ ملنا" بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔

راہ میں آنکھیں بچھانا:۔ (کنایۃً) کمال

تواضع کرنا، بڑی عقیدت سے پیش آنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

آنکھیں بچھائیں ہم تو عدو کی بھی راہ میں
پر کیا کریں کہ تم ہو ہماری نگاہ میں — داغ

راہ میں بچھ جانا:۔ (کنایتہً) کمال عاجزی کرنا، خاکساری برتنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

کام آیا ضعف ہی کوئے بت دلخواہ میں
سایے کے ہمراہ گر کر بچھ گیا میں راہ میں — امیر

راہ میں پھیر ہونا:۔ راہ میں کجی ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اب قلیل الاستعمال ہے۔

راہ میں رہ جانا:۔ راستے میں چھوٹ جانا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

ساتھ تیرا چھوڑ دے گا راہ میں رہ جائے گا
اے مسافر جسم تیرا نقش پا سے کم نہیں — ناسخ

راہ میں قدم مارنا:۔ راستہ چلنا۔ اردو مصرف، بہتر کہ

مشکل وادیٔ دشوار ہوا آسان شعور
بانگ گھر کے جو اس راہ میں تو مارا قدم — شعور لکھنوی

راہ میں کانٹے بچھانا:۔ (کنایتہً) راستہ دشوار گزار کر دینا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

جا سکے گا کیا کوئی قاتل کی جولاں گاہ میں
سایۂ مژگاں بچھا دیتا ہے کانٹے راہ میں — ناسخ

راہ میں لینا:۔ منزل مقصود پر پہونچنے سے پہلے کسی کو جا لینا، کسی سے ملاقات کرنا، پیشوائی کرنا۔ اردو مصرف، عوام کی زبان۔

راہ میں لیتا ہے جیسے تیر کو تیر نگہ
پیشوائی نام اس کا ہے یہ استقبال کر — داغ

راہ میں ہونا:۔ دوران سفر میں ہونا، راستے میں ہونا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

شباب تک نہیں پہنچا ہے عالم طفلی
ہنوز حسن جوانی یار راہ میں ہے — آتش

راہن:۔ رہن رکھنے والا۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

راہ ناپنا:۔ (متعدی۔ کنایتہً) کھڑے کھڑے آنا اور آتے ہی چلے جانا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

محل صرف:۔ ابھی ابھی تو آئے ہو بیٹھو۔ کیا راہ ناپنے آئے تھے۔

قول فیصل:۔ اب عوام اس محل پر راستہ ناپنا، اور رستہ ناپنا، زیادہ بولتے ہیں۔

راہِ نجات:۔ بخشش کا ذریعہ، وسیلۂ نجات۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

کیا بتائیں گے ہمیں راہِ نجات
ہیں یہ خود گم کردۂ ظلمات — مرزا رسوا

راہ نکالنا:۔ (متعدی) راستہ نکالنا، سڑک نکالنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

راہ نکالنا:۔ وسیلہ پیدا کرنا، حصول مقصد کا ذریعہ پیدا کرنا، تجویز سوچنا، صورت نکالنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

طریق اہل جہاں سے رکے ہوئے ہیں ہم
نکالی ہے الگ راہ کارواں سے ہمیں — صبا

محل صرف:۔ راہ تو وہ نکالی ہے کہ ہم آپ کے لیے خضر ہو گئے۔ (فسانۂ آزاد)

راہ نکالنا:۔ رسائی حاصل کرنا۔ اردو مصرف، قلیل الاستعمال۔

رہتے نہیں ہو بن کے تیر اس گلی میں رات
کچھ راہ بھی نکالو سگ و پاسباں سے تم — تیر

راہ نکلنا:۔ (لازم) وسیلہ پیدا ہونا، صورت نکلنا، سبیل نکلنا۔ اردو مصرف، فصیح، رائج۔

پھر ملاقات کا بھی کوئی تو ٹھہرے گا طریق
راہ تو نکلے کہیں اس سے شناسائی کی — زند

راہ نما۔ رہنما:۔ ہادی، رہبر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

(راہ نما) ؎

دنیا کو ایک راہ نما کی تلاش ہے — آل رضا

(رہنما) ؎

خانۂ کعبہ میں دیں کا رہنما پیدا ہوا — لا مسلم

راہ نمائی۔ رہنمائی:۔ ہدایت، رہبری، راستہ دکھانا۔ فارسی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ پروردگار عالم نے رسول ختمی مرتبت کو قیامت تک کے لیے عالم کی رہنمائی کے واسطے بھیجا تھا۔

راہ نورد۔ رہ نورد:۔ تیز رفتار گھوڑا۔ تا مصدر۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہ نورد۔ رہ نورد:۔ پیدل چلنے والا مسافر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

محل صرف:۔ راستے کی تکلیفیں، مسافرت کی اذیتیں اس رہ نورد سے پوچھیے جو حق پرستی کی راہ میں گامزن ہو۔

قول فیصل:۔ 'راہ نورد' صرف نثر میں مستعمل ہے۔ ورنہ 'رہ نورد' زبانوں پر زیادہ ہے۔

راہ نورد۔ رہ نورد:۔ تیز چلنے والا۔

؎ سیارہ مثل کی طرح سے ہیں قطبین راہ نورد — اوج

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

راہ نہ ہونا:۔ گزر نہ ہونا، پہونچ نہ ہونا، رسائی

نہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

سے اگر منزلِ راحت کی تلاش اے اکبر
وہ جگہ ڈھونڈھو تمنا کی جہاں راہ نہ ہو　　اکبر الہ آبادی

راہ نہ ہونا مذ چارہ نہ ہونا، تدبیر نہ ہونا۔ اُردو صرف فصیح، رائج۔

کہاں اب وقت اس گمراہی طریقے میں کیا
کہا کر راہ نہیں کوئی بھاگنے کے سوا　　اوج

قولِ فیصل۔ ان معنی میں "راستہ نہ ہونا" بھی ہے۔

راہو مذ دیو، بھوت، جن، عفریت۔ ہندی، ذکر۔　　(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

راہو مذ ایک ستارے کا نام جسے عربی میں ذنب کہتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔　　(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہو مذ وہ منحوس ستارہ جو چاند یا سورج کو نگل جاتا ہے جسے گرہن کہتے ہیں، آٹھویں گرہ یعنی سات سیاروں کے علاوہ ایک اور ستارہ ہندی، مذکر۔　　(فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

راہ وکیت مذ راہو کیتو، راس و ذنب، سر و دُم، آٹھویں نواں گرہ۔ اُردو، مذکر، علمِ نجوم جاننے والوں کی اصطلاح۔

راہوار، رہوار مذ قدم باز گھوڑا، خوش رفتار گھوڑا، تیز رفتار گھوڑا۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

پھرتا ہے بجلیوں کے اشاروں پہ راہوار
راہوار اہل صف کے بیچ میں آکر کبھی اک پرے کے پار　　انیس

گھٹ سے اب تھے نہ تھے جیسے ملا دیتے راہوار　　انیس

ہاتھوں سے چھوڑ دی تھی جو رہوار کی لگام
رہ جانا آنکھیں تھیں بند دینا تھا اسپ تیز گام　　انیس

راہوار، رہوار مذ گھوڑا، فرس۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

(راہوار) ع

یہ سن کے راہوار پہ چڑھ کر وہ چل چلا　　انیس

(رہوار) ع

رہوار کو بڑھا کے شقی نے کیا جو وار　　انیس

راہوار اٹھانا، رہوار اٹھانا گھوڑے کو تیز چلانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

یہ جان تو جب اٹھائیں رہوار
اس پار سے فوج کے ہیں اس پار　　(اختر زناہ اودھ)

راہ وا کرنا رستہ، سبیل نکالنا، راہ نکالنا، صورت نکالنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی
مشکل کہ تجھ سے راہِ سخن وا کرے کوئی　　غالب

قولِ فیصل۔ اس طرح سے شعرا ہی کبھی کبھی استعمال کرتے ہیں ورنہ اس محل پر "راہ کھولنا" کم اور "راہ نکالنا" اور "راستہ نکالنا" زیادہ مستعمل ہے۔

راہ وا ہونا (دوم) راہ کھلنا، راہ نکلنا، صورت پیدا ہونا، سبیل نکلنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

چاک جگر سے جب رہِ پرسش نہ وا ہوئی
کیا فائدہ کہ جیب کو رسوا کرے کوئی　　غالب

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر "راہ کھلنا" کم اور "راہ نکلنا" اور "راستہ نکلنا" زیادہ بولتے ہیں۔

راہ ورسم میل جول، تعلقات، ربط و ضبط، صاحب سلامت۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ہماری ان سے بڑی اچھی راہ و رسم ہے تم جو کام کہو گے ہم کرا دیں گے۔

قولِ فیصل۔ اسی محل پر "رسم و راہ" بھی بولتے ہیں وہ بھی فصیح ہے۔ صاحبِ نور اللغات نے ان معنی میں "راہ ورسم" کے ساتھ "راہ و ربط" بھی لکھا ہے اور اوّل کو مؤنث دوم کو مذکر بتایا ہے۔ لیکن یہ بھی تحریر کیا ہے کہ عورتیں دونوں کو مذکر بولتی ہیں۔ غرض مؤلف ہے کہ "راہ و ربط" تو لکھنؤ میں کوئی بولتا ہی نہیں۔ اور "راہ و رسم" کو خواہ عورت خواہ مرد دونوں ہی مؤنث بولتے ہیں۔

راہ ورسم مذ طور طریقہ، رسم و رواج۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ یہ بے چارے دیہات میں رہتی ہیں۔ قصباتی بولی، قصباتی راہ و رسم جانیں، ان کو یہاں کی چہل سے کیا لگاؤ۔　　(فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ راہ و عاطفہ کے ساتھ ترکیب غلط ہے اس لیے لکھنؤ کے حضرات ان معنی میں صرف "راہ رسم" بولتے ہیں۔

راہ ورسم اٹھنا (۱) تعلقات ختم ہو جانا، میل جول نہ ہونا، ربط و ضبط باقی نہ رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ جب دونوں بھائیوں میں مقدمہ بازی کی نوبت آگئی تو راہ و رسم اٹھنا بھی کوئی تعجب کی بات نہیں۔

راہ ورسم اٹھنا (۲) رسم اٹھ جانا، رواج ختم ہو جانا، چلن نہ رہنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل۔ اس کی ٹکسالی صورت "راہ رسم اٹھ جانا" زیادہ بولتے ہیں۔

ع دنیا سے راہ و رسم محبت کی اٹھ گئی　　[illegible]

راہ ورسم بڑھانا تعلقات بڑھانا، میل جول بڑھانا، ربط ضبط زیادہ کرنا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ تم نے اگر ان سے پہلے ہی راہ و رسم بڑھا لی ہوتی تو آج وہ تمہاری سفارش سے انکار نہ کرتے۔

راہ و رسم پیدا کرنا۔ میل جول کرنا، صاحب سلامت کرنا، تعلقات پیدا کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ ان سے راہ و رسم پیدا کیجیے۔ وہ بڑے کام کے آدمی ہیں۔ کہیں نہ کہیں تمھیں ضرور نوکر رکھا دیں گے۔

راہ و رسم کرنا۔ تعلقات پیدا کرنا، میل جول کرنا۔ اُردو، مصدر، متروک۔

قولِ فیصل۔ بعض شعرا نے رہ و رسم کرنا لکھا ہے۔ یہ بھی اب متروک ہے۔

کی جس نے رہ و رسمِ محبت اسے مارا
پیغام قضا ہے ترا پیغامِ محبت — ذوق

راہ و رسم ہونا۔ میل جول ہونا، ربط ضبط ہونا، تعلقات ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ ہماری وکیل صاحب سے بڑی اچھی راہ و رسم ہے۔ اگر ہم ان سے کہہ دیں گے تو وہ تمھارا کام کچھ لیے دیے بغیر ہی کر دیں گے۔

راہِ ہدایت۔ ہدایت کا راستہ۔ فارسی، ترکیب، فصیح، رائج۔

حسنِ عمل کے کتنے سرتیے دکھا دیے
کیا کیا چراغ راہِ ہدایت جلا دیے — آل رضا

راہ ہموار کرنا۔ رستہ دی، راستہ برابر کرنا، سبیل نکالنا، کامیابی کی صورت نکالنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ نااتفاقی ہونے کے بعد پہلے راہ ہموار کر لیتے تب میل کی صورت نکلتی تو شادی کا پیغام دیتے۔

راہ ہموار ہونا۔ (لازم) راستہ برابر ہونا، سبیل نکل آنا، کامیابی کی صورت نکلنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ اگر دونوں ہماری راہ ہموار ہو گئی تو ہم تم کو بھی فوراً اپنے پاس بلا لیں گے۔ کوئی نہ کوئی جگہ تمھارے لیے بھی نکل ہی آئے گی۔

راہ ہونا۔ (لازم) محبت ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

دل کو چاہِ ذقن کی چاہ نہ تھی
کسی یوسف لقا سے راہ نہ تھی — شوق

راہ ہونا۔ میل ہونا، موافقت ہونا، میل جول ہونا، سازش ہونا۔ اُردو، مصدر، قلیل الاستعمال۔

حافظ خدا ہے بلبلِ ناشاد کام کا
صیاد و باغباں میں تو اب راہ ہو گئی — اسیر

راہی۔ رہرو، راہ چلنے والا، مسافر۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

ابھی ادھر تھکا تو مرا دل ادھر تھکا
دو ہاتھ چل کے رہزن و راہی میں رہ گئی — اسیر

راہیِ مُلکِ عدم ہونا۔ مر جانا، ہو گئے عدم روانہ ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ سشدید اور کل لشکر بیتاب شعر عاشقانہ پڑھتے روانہ ہوئے اور ہزاروں نشتر کھا کر راہیِ ملکِ عدم ہوئے۔ (طلسم ہوش ربا)

راہیں بتانا۔ تدبیروں سے آگاہ کرنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

راہیں وہ تو سب بتا گئے ہیں
پہلے ہی سکھا پڑھا گئے ہیں — عاشق

راہیں معلوم ہونا۔ طریقے معلوم ہونا، رسائی کے راستے معلوم ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ ماشاء اللہ سے جوان جہان ہو۔ نک سک سے درست۔۔۔۔ جب ہم عورتوں کی آنکھ پڑتی ہے تو پھر مردوں کو کون کہے۔ اور تو جوان ہے اگر راہیں معلوم ہوتیں تو اب تک کیا جانیں کہاں کی کہاں پہونچ گئی ہوتی۔ (ریسر کہار)

راہی ہو۔ اپنی راہ لو، چلتے رہو۔

(فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل۔ اب لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ اس محل پر عوام اپنا راستہ لو، بولتے ہیں۔

راہی ہونا۔ روانہ ہونا، رخصت ہونا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ شمیمہ نے جست کر کے پھر ایک رعب لگائی اور نعرہ کیا نرق برق اور تیسرا تاج، جو ہر بار اڑایا سنگا کر پہنتا ہے لے کر راہی ہوا۔ (طلسم ہوش ربا)

رائتا۔ ایک قسم کی خوراک کا نام جو دہی میں ابلے ہوئے کدو یا ککڑی، لوکی اور بینگن وغیرہ ڈال کے بناتے ہیں۔ اُردو، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ استعمال۔ میرے ایک دوست وکیل صاحب کی بیوی بہت عمدہ رائتا بناتی ہیں۔ پلاؤ کے ساتھ کھانے سے لطف آ جاتا ہے۔

رائتا بنانا، رائتا کرنا۔ رستہ دی، اکھڑتا کرنا، مار مار کر برا حال کرنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائٹ۔ (Right) صحیح، درست، ٹھیک، حق بجانب۔ انگریزی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رائٹر۔ (Writer) لکھنے والا، تصنیف کرنے والا، کسی کہانی، افسانے یا ناول کا مصنف۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ استعمال۔ آغا جانی کشمیری (مصنف کتاب "سحر ہونے تک") فلمی دنیا کے مشہور و معروف اسٹوری رائٹر ہیں۔

رائج پلے روپیہ جو کسی سال میں بنایا گیا ہو۔ عربی، صفت۔ (نوراللغات و بہارِ عجم)

قولِ فیصل۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رائج ۱۔ مروج، رسم، دستور کے موافق۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کم سے کم سات پشتوں سے میں ہی دیکھ رہا ہوں کہ ریاستوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ باپ کے بعد بڑے بیٹے ہی کو جانشینی ملتی ہے۔

رائج ۲۔ رواں، جاری، عام، جو شے پھیلی ہوئی ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کسی محاورے یا لفظ کو رائج اسی وقت کہیں گے جب عوام و خواص بھی اسے کثرت سے استعمال کرنے لگیں۔

رائج الوقت (سکّے کے لیے) مروجہ حال، جو فی زمانہ جاری ہو۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ شاہزادے نے کہا پھر خرید و فروخت کی یہاں کیا صورت ہے؟ کہا سکّۂ رائج الوقت ہیں (طلسمِ ہوش رُبا)

رائج کرنا۔ (متعدی) رواج دینا، جاری کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ کوئی طریقہ یا ایجاد کردہ شے رائج کرنے کے لیے اس کو عام شہرت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

رائج ہونا۔ (لازم) جاری ہونا، رواج پانا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ ننگے سر گھومنے کا فیشن کچھ اس طرح رائج ہو گیا ہے کہ اب ٹوپی پہن کے نکلنا معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔

رائحہ۔ خوشبو۔ عربی، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف۔ ڈاکٹر نے کل کیفیت ملاحظہ کر کے کہا کہ مفصل حال بتاؤ اور رائحۂ روح افزا بہار سے سونگھائے جاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

(ایضاً) فسانۂ آزاد کا اصل یہ ہے کہ اس کے گلہائے مضامین سے۔۔۔ قسمِ رائحۂ اخلاق ہو اور ناظرین کے دماغ کو معطّر کرے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ اصل میں اس کی املا رائحہ، (جمع روائح) ہے۔ اور لغوی معنی مطلق بو کے ہیں لیکن مستعمل خوشبو ہی کے معنی میں مستعمل ہے۔

رائیگاں بے قیمت، لاحاصل، صفت، ضائع، بے کار۔ فارسی، صفت، فصیح، رائج۔

نیست سرِ رشتہ ہے یہ وقت عزیز
میر اس کو رائیگاں کھوتا ہے کیا — میر

قولِ فیصل۔ جانا، کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہے۔

(جانا) ضعیفہ نے نواب سے کہا، قرآن کی کوئی بات رائیگاں نہ جائے۔ (سیرِ کہسار)

(کرنا) لے گر عمر یہ ہم گزاریں بادہ خواری میں
خضر کی طرح کیوں پھر پھر کے رکھی رائیگاں ہم ساری

(ہو جانا) "تمہاری ذرا سی لاپروائی سے میری ساری محنت رائیگاں ہو گئی"

صاحبِ نوراللغات نے لکھا ہے کہ "اصل میں (راہ گاں) تھا۔ گاں بخاطرہ معنی لیاقت کا دیتا ہے۔ یعنی ایسی بے وقعت چیز جو اس قابل ہے کہ سرِ راہ پڑی رہے"

رائفل۔ (Rifle) (بفتحِ اوّل و چہارم) ایک قسم کی بندوق۔ انگریزی، مونث، مذکر

نکالی گھر سے جو نہی رائفل
گیا دیکھتے ہی دل اس کا دہل (قرآن السعدین)

قولِ فیصل۔ مذکر بھی زبانوں پر ہے۔

رائل۔ (Royal) شاہی، بہت عمدہ۔ انگریزی، صفت، رائج۔

رائل فیملی۔ (Royal Family) شاہی خاندان، دولت مند خاندان۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

رائی، ایک قسم کی سرسوں۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ رائی، جو لے، سرسوں کے دانے نظر ہائے آتشیں پر جلنے لگے۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

رائی اُتارنا۔ رائی جلانا۔ رسمِ بدی نظر اُتارنے کے لیے رائی کو سر سے اُتار کر جلانا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

رائی بھر۔ رائی برابر۔ بہت تھوڑا سا، بہت ذرا سا۔ اُردو مستعمل، عوام اور عورتوں کی زبان۔

نہ باقی رہا ایک بھی مبتلا
جو رائی برابر بھی ایمان تھا — محسن

رائی بھر ناتہ اور گاڑی بھر آشنائی۔ تھوڑا سا رشتہ بھی بہت سی ملاقات پر فوق رکھتا ہے۔ اُردو مثل۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائی سے پربت ہو جانا۔ مد پربت، پہاڑ۔ نہایت چھوٹے سے بہت بڑا ہو جانا۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائی کا پربت بن جانا۔ بات کا بتنگڑ ہو جانا۔ (محاوراتِ ہندوستان)

قولِ فیصل۔ عوام مخففہ 'پربت' کی جگہ 'پہاڑ' بولتے ہیں۔

رائی کا پربت بنانا۔ معمولی بات کو اہمیت

دینا۔ بات کا جھگڑ بنانا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ اب عوام لکھنؤ پربت کی جگہ پہاڑ بولتے ہیں۔

رَائی کائی۔ نہایت گلا ہوا، ٹکڑے ٹکڑے، ریزہ ریزہ، چورا چورا۔ اُردو، صفت۔ دہلی کی زبان۔

نہ چھوڑ بخیہ زخم گلاں تو دستِ طفل سرشک
ابھی زمیں پہ گرے گی تو رائی کائی ہے (سودا دہلوی)

قولِ فیصل۔ عوراتِ لکھنؤ کسی چیز کے نہایت گل جانے کو "رائی سے کائی ہونا" بولتی ہیں۔ جیسے۔ "تم کبھی نہیں کرتیں مٹر کی دال اچھی نہیں ہے گلے گی نہیں۔ دیکھو میں نے ایسی گلائی کر رائی سے کائی ہو گئی۔"

رائی کائی کرنا۔ (متعدی) ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ریزہ ریزہ کرنا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

رنجیں کی طبیعت جو ادھر کو آئی
تو کر دیا معروف کو رائی کائی (معروف دہلوی)

قولِ فیصل۔ عوراتِ لکھنؤ "رائی سے کائی کرنا" بولتی ہیں۔

رائی کائی ہو جانا یا ہونا۔ نیست و نابود ہو جانا۔ اُردو مصدر، دہلی کی زبان۔

گئے ہی اس سنگ دل سے رہ گیا دل ٹوٹ کر
رائی کائی ہو گیا پتھر سے شیشہ پھوٹ کر (مجروح دہلوی)

رائی کائی ہو جانا یا ہونا۔ تتر بتر ہو جانا۔ (فقرہ) ایک ہی حملے میں دشمن کی فوج رائی کائی ہو گئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائی لون تیرے دیدوں (آنکھوں) میں۔ جب کوئی شخص کسی کی تعریف کرتا ہے تو نظر بد سے بچانے کے لیے عورتیں کہتی ہیں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ عوراتِ لکھنؤ اس محل پر "دیدوں (یا آنکھوں) میں خاک" بولتی ہیں۔ جیسے۔ "میری آنکھوں میں خاک حسینہ بیگم نے بڑی اچھی جوانی نکالی۔"

رائی لون چولھے میں ڈالنا۔ نظر بد کے دفعیہ کے لیے عورتیں چولھے میں رائی لون ڈال دیتی ہیں۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

جو دست کرتا ہوں محفل میں ان کی سج دھج کا
تو رائی لون وہ چولھے میں ڈال دیتے ہیں (محمود)

قولِ فیصل۔ اب عورتیں "لون" کی جگہ "نون" بھی بولتی ہیں۔

رائی لون کرنا۔ نظر بد کے خوف سے رائی لون اُتارنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

کالا دانہ ذرا اُتروا لو
رائی لون اس بچہ پر کرڈالو (زہر عشق، شوق)

قولِ فیصل۔ عورتیں "لون" کی جگہ "نون" بھی بولتی ہیں۔

رَائے۔ (مؤنث) اعتقاد، بینائی دل۔ اس کی جمع آراء ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رَائے۔ (مؤنث) تدبیر، تجویز، قیاس، مشورہ، خیال۔ عربی، مؤنث۔ فصیح، رائج۔

رائے انساں کی بدلتی ہی نہیں
بحث اس باب میں چلتی ہی نہیں (مرزا داغ)

محلِ صرف۔ نواب صاحب کو اس بات کی بڑی فکر تھی کہ ایسا نہ ہو کوئی امر صاحب وزیر لاٹ کی رائے کے خلاف ہو۔ (سیر کہسار)

رَائے۔ (مذکر) ہندو راجا، سردار۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَائے۔ (مذکر) خطاب جو انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے ہندو راجاؤں کو دیا جاتا تھا جیسے رائے بہادر۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ انگریزی حکومت کے ساتھ اس کا رواج بھی ختم ہو گیا۔

رَائے آیان۔ صوبے کے دیوان کا ماتحت افسر جس کے سپرد شاہی آراضی ہوتی ہے۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائے بیل۔ ایک قسم کے چنبیلی کے پھول اور اس کے درخت کا نام۔ ہندی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

کہیں موتیا اور کہیں رائے بیل
انیل بیرٹی (?)

رائے پتھورا کی کیلی۔ شے مس نہ ہونے والا، اپنی جگہ سے نہ ہلنے والا، کاہل۔ اُردو، اسم۔ روز وہ اپنی جگہ سے نہ کھسکا جہاں بیٹھا تھا وہیں رائے پتھورا کی کیلی ہو گیا۔ (فرہنگِ اثر)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے پر چلنا۔ کہے پر چلنا، مشورے پر عمل کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اب یہ بتاؤ کہ دو چار روز ہماری رائے پر چلو گی یا نہیں۔ اگر ہمارا کہنا مانو تو خیر ورنہ بیکار ہے۔ (فسانۂ آزاد)

رائے پر چھوڑنا۔ کسی دوسرے کے مشورے یا خیال کا اپنے کو پابند کر لینا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اب تو میں نے شادی تمھاری ہی رائے پر چھوڑ دی۔ (فسانۂ آزاد)

رائے پلٹ دینا۔ (متعدی) رائے بدل دینا، خیال بدل دینا۔ اُردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ پہلے انھوں نے آج ہی چلنے کو کہا تھا لیکن بعد میں رائے پلٹ دی۔

قولِ فیصل۔ اس محل پر رائے بدل دینا، راجح و فصیح تر ہے۔

رائے پلٹنا۔ (لازم) رائے بدل جانا، خیال بدلنا۔ اُردو صرف۔ عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ صنعت کی رائے پلٹی اور اس نے حیرت سے کہا کر اے ملکہ! افسوس ایسے ایسے ساحر مارے جائیں اور ہم شاہ سے پیچھے پڑ بیٹھے رہیں۔ (طلسم ہوش رُبا)

قولِ فیصل۔ اب اس محل پر رائے بدلنا (بدل جانا) راجح و فصیح ہے۔

رائے جامن۔ ایک قسم کی بڑی جامن، جھلیندا۔ ہندی۔ مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رائے دینا۔ (متعدی) صلاح دینا، مشورہ دینا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ نواب صاحب کو ذرا ہوش تو آنے دو اور سب کو تھوڑا تھوڑا سمجھاؤں گا۔ ذرا انصاف سے رائے دینا۔ (سیر کہسار)

رائے زن۔ وہ شخص جس سے مشورہ لیں۔ فارسی۔ صفت۔ (نور اللغات و بہارِ عجم)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے زنی۔ کسی امر کی نسبت خیال ظاہر کرنا۔ فارسی۔ مؤنث۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ آپ مفصل حال بتایئے تو کچھ رائے زنی کا موقع ہو۔ (فسانۂ آزاد)

رائے سے اتفاق کرنا۔ کسی خیال یا صلاح و مشورہ کی تائید کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ لاڈو نے بھی ان کی رائے سے اتفاق کیا اور کہا سرکار! میرے تو ہوش اُڑ گئے۔ (سیر کہسار)

رائے سے اختلاف کرنا۔ کسی خیال یا صلاح و مشورہ کی مخالفت کرنا، کسی رائے سے اتفاق نہ کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ بعض کی رائے تھی کہ دو تین جانب سے حملہ کیا جائے جس طرف روس کی کم طاقت پائے جائیں اسی طرف کل فوج حملہ کر دے مگر آزاد پاشا نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے قائم کرنا۔ سوچنا، طے کرنا، خیال کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ اب ان بزرگوار کو یہ فکر نہیں کہ دن تھوڑا ہے کوئی دو چار گھڑی اور شب کو سفر کرنا ہوگا اور مسٹر زیزر صاحب سے وعدہ قسمی ہو گیا ہے۔ مہاراج ہی ہوسے پھندے تیار ہیں۔ جو کچھ رائے قائم کرنا ہو قائم کر لیں۔ (سیر کہسار)

رائے قائم نہ کر سکنا۔ سمجھ میں نہ آنا، کوئی خیال یا صلاح و مشورہ نہ دے سکنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ ہم نے ایک معبّر سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے۔ اس نے دو دن تک غور کیا مگر کوئی رائے قائم نہ کر سکا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے قرار پانا۔ تجویز طے پانا، صلاح ہونا، مشورہ ہونا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ تو اب یہ رائے قرار پائی کہ دو دو تیر پاس پاس ہوں ایک پر آپ کھائیں اور ایک پر ہم لوگ۔ (سیر کہسار)

رائے لگانا۔ (متعدی) عقل دوڑانا، قیاس کرنا، خیال کرنا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رائے لینا۔ (لازم) صلاح لینا، مشورہ لینا، خیال معلوم کرنا۔ اُردو صرف۔ فصیح، راجح۔

محلِ صرف۔ چلو پہلے بیگم صاحب سے کہیں ان کی رائے لیں ان کو سمجھائیں۔ صلاح و مشورہ ہو رہا تھا نہ ہوا ہنسی ٹھٹھا ہو گیا۔ (فسانۂ آزاد)

رائے ملانا۔ (متعدی) ہم رائے اور ہم مشورہ ہونا، شریک الرائے ہونا، اپنی اپنی تدبیروں کو باہم ملانا، رائے کا مطابق ہونا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رائے مینا کی چوڑیاں۔ ایک قسم کی عمدہ چوڑیاں۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رائے میں آنا۔ سمجھ میں آنا۔ اُردو صرف۔ متروک۔

رخصت ہی کے ملنے کو سمجھے ہو عنایت
کیا رائے میں آیا ہے یہ اے حاملِ رایت (انیس)

محلِ صرف۔ ہم میں کوئی مقابلہ فولاد سے نہیں کر سکتا اگر تمھاری رائے میں آئے تو آج رات کو بھاگ کر کہیں چھپ رہیں ورنہ سب مارے جائیں گے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رایات۔ جمع رایت۔ عربی۔ مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل۔ صرف عربی تعلیم یافتہ طبقہ کبھی کبھی استعمال کرتا ہے۔

رایت ۱۔ نیزہ۔ (بہار عجم)
قولِ فیصل :۔ اردو میں مستعمل نہیں۔

رایت ۲۔ لشکر کا علم۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

ہو مبارک تا صد کی سال چتر سلطنت
سایہ افگن سر پہ ہو رایت علم بردار کا — ناسخ

رائض ۱۔ (بفتح سوم) چابک سوار۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

جب حُر کو ملا خلعت پر خون شہادت
جنت میں گیا رائض گلگون شہادت — انیس

رَبّ ۔ (بالفتح) پالنے والا، پروردگار، صاحب، آقا، خدا کا اسم صفت۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

رب ہمارا حبیب داں ہے یہ کرانا کاتبیں
رات دن تحریر کیا کرتے ہیں مہمل دو شیر — داغ

قولِ فیصل :۔ بالعموم تنہا مستعمل نہیں۔ ترکیب کے ساتھ یارب، ربّ العالمین، ربّ العزت، ربّ جلیل وغیرہ بولتے ہیں۔

رُبّ ۔ (بالضم) آم، انار، بہا اور انگور وغیرہ کا عرق جو پکاکے شکر ملا کے گاڑھا کر لیتے ہیں اور اس کو رُب کہتے ہیں۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلول مصروف۔ مختلف قسم کے مُربّے اور رُب ... اس کی خاص مرغوبات سے تھیں۔
(میرا پہلا گناہ، عزیز الرحمن)

رُبّا ۔ ایک قسم کا جھوٹا۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)
قولِ فیصل :۔ دیہاتیوں کی زبان ہے۔

رِباع ۔ (بالکسر) (الٹی سیدھی بیٹھی افزونی) سود۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَباب ۱۔ (بالفتح) ایک قسم کی سارنگی۔ عربی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

لحن تیرے سن کے کرتے ہیں سلام
لے رباب و چنگ سے تا کنگری — سودا

قولِ فیصل :۔ بہار عجم میں بالفتح اور برہان قاطع میں بالضم اول (بر وزن غُراب) ہے لیکن اب عام طور سے بالفتح ہی بولتے ہیں۔ اب زیادہ تر چنگ و رباب کی ترکیب سے صرف نظم ہی استعمال ہوتا ہے جیسے :۔ مثال

نو بج میں بجنے گے چنگ و رباب نے وقت — تعشق

رَباب ۲۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کی ازواج میں سے ایک زوجہ کا نام، مادرِ جناب علی اصغر۔ عربی، مؤنث، رائج۔

رِباط ۔ (بالکسر) مسافر خانہ، وہ مکان جو غرباء کے لیے وقف کر دیا جائے۔ عربی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

دیکھ کر ایک رباط اچھا سا
اپنا اسباب لے کے جب اُترا (قران السعدین)

قولِ فیصل :۔ بعض مذکر کہتے ہیں۔ آج کل مصر و شام میں رُباط (بالضم) کہتے ہیں۔ (قاموس الالفاظ)

رُباعی ۔ وہ چار مصرعوں کی نظم جس کے پہلے دوسرے اور چوتھے مصرعوں کا ہم قافیہ ہونا لازمی ہے۔ رُباعی کا وزن بحر ہزج مثمن سالم سے بنایا گیا ہے۔ اور اس کے چوبیس اوزان ہیں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

مصرعے ہیں رُباعی کے جو معدود چار
ہر بیت پہ جنت کا طلبگار ہوں میں — محبوب

قولِ فیصل :۔ رُباعی کا نام رُباعی اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کا وزن بحر ہزج کی ایک شاخ ہے اور بحر ہزج اشعار عرب میں مربع الاجزا ہے یعنی ایک شعر میں چار رکن ہوتے ہیں اور ہر رکن سالم ہوتا ہے اسی لیے عربوں کے خیال میں رُباعی کا ہر مصرعہ ایک بیت ہے اسی وجہ سے اس کو رُباعی اور چہار بیتی کہنے لگے لیکن متاخرین نے چار مصرعوں کو دو بیت فرض کیا اور رُباعی کو دو بیتی کہنے لگے۔

بعض کا خیال ہے کہ رُباعی، رُباع یعنی چار چار سے مشتق ہے چونکہ ہر رُباعی میں چار مصرعے ہوتے ہیں اسی لیے اس کو چہار مصرعی اور دو بیتی کہا گیا۔ رُباعی کو ترانہ بھی کہتے ہیں۔ قواعد العروض میں غیاث و عامرہ و میزان الافکار کے حوالے سے یہ لکھا ہے کہ سنہ ۲۰۰ھ میں سلطان یعقوب بن لیث صفاری کا لڑکا عید کے دن غزنین میں جوز کو گوئیوں کی طرح کھیل رہا تھا۔ جوز کے لڑھکنے سے لڑکے کی زبان پر خوشی میں یہ مصرع آگیا : "غلطاں غلطاں ہمی رود تا لب گو" یعقوب نے یہ مصرع فضلائے عہد کے سامنے پیش کیا انھوں نے بہت غور کے بعد اس مصرع کو بحر ہزج میں پایا۔ اور ابوالحسن رودکی نے اسی وقت اس پر تین مصرعے لگائے اور اس کا نام دو بیتی رکھا۔ رودکی کی یہ پہلی رُباعی مشہور اور مقبول خاص و عام ہوئی۔ زبان ترکا اسی پر اتفاق ہے لیکن بعض کہتے ہیں کہ رودکی کے معاصر ابو دلف عجلی اور بنت کعب نے یعقوب کے لڑکے کے مصرع پر مصرعے لگائے اور اس کا نام دو بیتی رکھا۔ واللہ اعلم۔

وحش کیفی اور صاحب قرآن العروض نے لکھا ہے رُباعی کے دس ہزار وزن نکل سکتے ہیں اور منشی سید احمد نے رسالہ میزان الافکار شرح معیار الاشعار میں بیاسی ہزار دو سو چھتیس وزن نکالے ہیں مگر جمہور کے نزدیک چوبیس ہی ہیں۔ جو صرف بحر ہزج سے نکالے گئے ہیں۔ خواجہ حسن قطان خراسانی نے ان کے دو شجرے بنائے ہیں ایک ہزج اخرم اور دوسرا ہزج اخرب۔ شجرۂ اخرم کے بارہ اوزان حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مفعولن فاعلن مفاعیلن فعول

۲. مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۳. مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۴. مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۵. مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶. مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
۷. مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸. مفعولن مفعولن مفعول فعول
۹. مفعولن مفعولن مفعول فعل
۱۰. مفعولن مفعولن مفعولن فاع
۱۱. مفعولن مفعولن مفعولن فع
۱۲. مفعولن مفعول مفاعیل فعول

شجرۂ اخرب کے بارہ اوزان مندرجہ ذیل ہیں۔

۱. مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
۲. مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
۳. مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
۴. مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
۵. مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
۶. مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
۷. مفعول مفاعیلن مفعول فعول
۸. مفعول مفاعیلن مفعول فعل
۹. مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
۱۰. مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
۱۱. مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
۱۲. مفعول مفاعیلن مفعولن فع

اگر رُباعی ان چوبیس اوزان میں سے کسی وزن میں ہے تو صحیح ورنہ اُس کو قطعہ کہنا چاہیے۔ رُباعی کے چاروں مصرعوں کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک ہی وزن میں ہوں بلکہ چوبیس اوزان میں سے ہر مصرع الگ وزن میں ہو جب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

ماہرین فن شعر کہتے ہیں کہ رُباعی کی دوسری بیت میں کوئی نکتہ، لطیفہ یا ضرب المثل وغیرہ کا ذکر کرنا چاہیے، اور اس کے علاوہ کچھ نہ کہا جائے اور دوسرا شعر پہلے شعر سے بلند تر ہو۔ چنانچہ جو رُباعیاں ان اوصاف سے متصف ہوتی ہیں، مقبول خاص و عام ہو جاتی ہیں۔ رُباعیوں کو شاعر کی نکتہ رسی، بذلہ سنجی، شوخیٔ طبع، معانی آفرینی، حُسنِ کلام اور سلیقۂ انتظام کا آئینہ ہونا چاہیے۔

رُباعیات:۔ رُباعی کی جمع۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رَبُّ الاَرباب:۔ تمام پرورش کرنے والوں کا پروردگار، خدا۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَبُّ الاَکبر:۔ بہت بڑا پالنے والا، خدا، پروردگار۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ امیر باتوقیر... دستِ دُعا اُٹھا کر دُعائے فتح و ظفر درگاہِ ربّ الاکبر میں کرتے تھے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُبُّ السُّوس:۔ (بالضم) ملیٹھی سے بنی ہوئی ایک دوا، جو کھانسی وغیرہ میں مفید ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، اطبا کی اصطلاح۔

محلِ صرف:۔ جب کھانسی زیادہ آئے تو رب السوس منہ میں رکھ کے چوسو فوراً رک جائے گی۔

قولِ فیصل:۔ زیادہ تر زبانوں پر بالفتح ہے یعنی رَبّ سوس

رَبُّ العَالَمِین:۔ تمام عالموں کا پالنے والا، خدا۔ عربی، صفت، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع۔ السّلام اے سایہ ات خورشید رب العالمین (ملا کاشی)

رَبُّ العِزَّت:۔ پروردگار عالم کی صفت، خدا۔ عربی، صفت، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف:۔ شاہزادہ اسد بیدار ہوا، وضو کر کے اطاعت ربّ العزت بجا لایا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَبُّ العُلا:۔ خدائے تعالیٰ کی صفت، خدا۔ عربی، صفت، مذکر، قلیل الاستعمال۔

قلم پھر شہادت کی اُنگلی اُٹھا
ہوا حرف زن یوں کہ رب العلا (میر حسن۔ سحر البیان)

رَبُّ النَّوع:۔ مخلوقات کی پرورش اور حفاظت کے واسطے جو فرشتے مقرر ہیں اُن میں سے ہر ایک کو ربّ النوع کہتے ہیں۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رَبانا:۔ ایک قسم کی دف جس کو دفالی بجاتے ہیں۔ ہندی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ عام طور سے ربانا کا رواج تو اب نہیں رہا، لیکن عورات لکھنؤ کی زبانوں پر اس لفظ کا صرف باقی ہے۔ جب کوئی بدگو مرد یا عورت بکنے لگتی یا بڑھتی ہے تو عورتیں طنزاً کہتی ہیں کہ "یہ ٹوٹا ربانا کہاں سے آگیا"۔

رَبّانی:۔ (بتشدید با) ربّ کی طرف منسوب۔ عربی، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بادشاہ نے ارشاد فرمایا کہ یا امیر آپ بھی بفضل ایزدی و تائید ربانی حکم دیجئے کہ ہمارے لشکر میں بھی... طبل جنگ بجے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رَبِّ جلیل:۔ (با لفتح و بتشدید با) خدائے بزرگ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، صفت، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

کاش آگے تو واسطے ربّ جلیل کا
پانی پلا دو ہم کو پیالہ سلسبیل کا (وحید)

رَبدا:۔ وہ کیچڑ جو پانی کے بہاؤ سے ہو جاتی ہے۔

ہندی، ذکر۔ (نور اللغات)

قول فیصل: یہ عوام کی زبان ہے۔ زیادہ تر اسے دَلدَل یا کیچڑ کہتے ہیں۔

رَبَر: (Rubber) ربڑ۔ انگریزی، مذکر، رائج

محل صرف: انگلی دانت کے دستے والے برش بھی ایک طرف جمے ہوئے ہیں۔ جن میں سے بعضوں میں بال ہیں اور بعض میں دندانے دار ربر کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں۔ (سیر اہل لگتا، عزیز الرحمن)

قول فیصل: عام طور سے زبانوں پر "ربڑ" ہے۔

رَبَڑ: کسی راستے یا مسافت کا بے فائدہ و بے ثمر طے کرنا، بے کار کی محنت۔ اردو، عوام کی زبان۔

تو بھی دانا ہے اور صاحب رائے
تیری ہی رائے اس ربڑ سے بچائے (ریختہ گلزار)

رَبَڑ: (انگریزی ربر کا بگڑا ہوا) ایک درخت کا رس جسے پکا کر نکالتے ہیں۔ حروف مٹانے اور دیگر کاموں میں کام آتا ہے۔ اردو، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رَبَڑ: (مرتشہ دیربا) تقاب۔ ہندی، مذکر (نور اللغات)

قول فیصل: اردو سے اس کا واسطہ نہیں۔

رَبَڑ پڑنا: بے فائدہ تھکن، چکر کھانا، بے کار کی دوڑ ہونا۔ اردو صفت، عوام کی زبان۔

محل صرف: پہلے میں نکاس گیا پھر لاہور آباد جانا پڑا۔ وہاں سے کچہری گیا اور پھر گھر واپس آگیا لیکن کام کوئی نہ بن سکا۔ بلا وجہ کی ربڑ پڑ گئی۔

قول فیصل: اس محل پر "ربڑ ہونا" زیادہ بولتے ہیں۔

ربڑ مارنا: بے حصول مطلب کسی جگہ جا کر چھڑانا۔ اردو، لکھنؤ کی زبان۔ (سرمایۂ زبان اردو)

قول فیصل: صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے:
"یہ حضرت جلالی کا فیض ہے۔ عام طور پر کہتے ہیں 'مفت کی ربڑ ہوئی'۔ چونکہ حضرت جلال نے لکھا ہے اس لیے بہت ممکن ہے کہ اس وقت کی زبان رہی ہو۔ لیکن اب موجودہ دور میں جیسا کہ صاحب فرہنگ اثر نے لکھا ہے وہی صحیح ہے لیکن بہرحال عوام کی زبان ہے۔

رَبَڑ ہونا: بے فائدہ کوئی راستہ طے کر کے تھکنا، بلا وجہ کی دوڑ ہونا۔ اردو صفت۔ عوام کی زبان۔

محل صرف: مرمر نے کہا میاں گیدان صاحب خوب جتایا مجھے ناحق ربڑ ہوتی، مکان پر سے جا کر پہنچا پڑتا۔ (طلسم ہوش ربا)

رَبَڑی: رابڑی۔ اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل: اہل لکھنؤ رابڑی بولتے ہیں جو فصیح بھی ہے۔

رَبْط: تعلق، بندش، لگاؤ، علاقہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

جھ میں کوئی زیادہ کوئی کم
ایک سے ایک کو ہے ربط بہم (مرزا رسوا)

قول فیصل: صاحب نور اللغات نے لکھا ہے کہ "گھٹنا، بڑھنا" کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ لیکن اہل لکھنؤ اس طرح صرف نہیں کرتے۔

رَبْط: میل ملاپ، دوستی۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

بس کہ یہ ربط جانبین سے تھا
گل اسے تھی نزہری یہیں سے تھا (نالۂ رسوا)

قول فیصل: بڑھانا اور پیدا کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

بڑھا کر ربط کم کم نہ منھ کھلائے وہ چہرہ
ہوا جب ماہ کامل دن پر اس کو گرہن (بڑھانا) ذوق

پیدا کرنا:
موج وصل سم ہے قریب اے عشق
کیجیے ربط کسی پیر لقا سے پیدا (آتش)

رَبْط: تناسب، نسبت۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج

محل صرف: دولت کے لیے غیر خاندان کی لڑکی بیاہ لائے یہ بھی نہ سوچا کہ ہم دونوں میں کسی بھی قسم کا ربط نہیں ہے۔

رَبْط: مشق، مہارت۔ اردو، متروک۔

محل صرف: گو رسالداری اور کیدانی کی حالت میں برسوں گھوڑے پر سوار ہوئے ہیں مگر اب ربط نہیں ہے۔ (فسانۂ آزاد)

ربط توڑنا: تعلق باہمی ختم کرنا۔ اردو صفت، قلیل الاستعمال۔

چار خط میں ہے کے ربط جاز منہ تو ڑیے
نی الاصل جدا ہے پر سا جیے کی امنگ توڑیے (شاد)

ربط ضبط: آمد و رفت، میل ملاپ، راہ و رسم۔ عربی الفاظ، اردو ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

ع ہاں ہاں ترے رقیب سے بیشک ہے ربط ضبط (داغ)

قول فیصل: واو عاطفہ کے ساتھ "ربط و ضبط" بھی مستعمل ہے جو قاعدے کی رو سے صحیح نہیں ہے۔

جیسے: غرض کہ یہ ہر روز جانے لگے اور رفتہ رفتہ ربط و ضبط بڑھ جانے لگے۔ (فسانۂ آزاد)

رُبْع: (بالضم) چوتھائی، ۱/۴۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رَبِّ عُلا: (بالفتح وضم اول) بہ معنی بلندی و بزرگی، خدائے تعالیٰ کی صفت، خدا۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، قلیل الاستعمال۔

کیا گل خشادو کرتے تھے رب علا کی مدح
ہر خار کو بھی نوک زباں تھی خدا کی مدح (انیس)

رُبْعِ مَسکُوں: چوتھائی حصۂ دنیا کا جو آباد ہے۔

بقیہ حصہ غیر آباد ہے (مجازاً) دُنیا، عالم۔ عربی الفاظ۔ فارسی ترکیب، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

مثلاً: ربع مسکوں چار دن اپنا بھی مسکن ہو گیا — جگر

محلِ صرف: رئیس نے ساری غوانی میں چکر لگائے اور ربع مسکوں کو تماشے دکھائے (ہیں)۔ (فسانۂ آزاد)

رِبَن :۔ (Ribbon) (بکسرِ اوّل و فتح دوم) فیتہ، لڑکیوں کے سر میں باندھنے کا فیتہ۔ انگریزی، مذکر، رائج۔

محلِ صرف: اگر بازار جا رہے ہو تو بے بی کے لیے سُرخ ربن بھی لیتے آنا۔

رُبُوب :۔ جمع رُب کی۔ عربی، مذکر۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں مستعمل نہیں۔

رُبُوبِیَّت :۔ پروردگاری، خدائی۔ عربی، صفت، مؤنث، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

زمانے کی پھر ربوبیت سے شان بے نیازی لی
ملک سے عاجزی، افتادگی تقدیرِ شبنم ہے — اقبال

رُبُودَگی :۔ غفلت جو بیمار کو ہوتی ہے۔ فارسی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: بالعموم مستعمل نہیں۔

رَبِیب :۔ (یائے معروف) سوتیلا بیٹا جو پہلے خاوند سے ہو۔ عربی، مذکر، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

قولِ فیصل: اس کی تانیث 'رَبِیبَہ' (یائے معروف) ہے۔

رَبِّ یَسِّر وَتَمِّم بِالخَیر :۔ اے رب آسان کر اور اچھی طرح ختم کو پہنچا۔ کتاب شروع کرتے وقت یہ دُعا بچوں کو پڑھاتے ہیں۔ عربی۔

ہر گام مری زباں پہ جاری انشا
سب یسّر ہے اور تمم بالخیر — انشا (نور اللغات)

قولِ فیصل: صرف رب یسّر بھی کہتے تھے۔ جیسے:
آغا: اپنی بسم اللہ ہی اس سے ہوتی ہے۔
نواب: بسم اللہ ہوا چاہے۔ رب یسّر۔ (ریر تحصیلدار)

لیکن اب اس محل پر عام طور سے اس طرح کہتے ہیں۔
رَبِّ یَسِّر وَلَا تُعَسِّر وَتَمِّم بِالخَیر۔

رَبِیع :۔ (بروزنِ وسیع) موسم بہار، ہندوستان میں چیت اور بیساکھ دیگر ملکوں میں بیساکھ اور جیٹھ موسم بہار ہے۔ عربی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اُردو میں تنہا 'ربیع' بول کے فصل بہار مُراد نہیں لیتے۔

رَبِیع :۔ خریف کی ضد، وہ فصل جو اکتوبر، نومبر میں بوئی اور مارچ، اپریل اور مئی میں کاٹی جائے۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: اولے پڑنے سے اس سال ربیع کی فصل خراب ہو گئی۔

رَبِیعُ الاوّل :۔ ہجری سال کا تیسرا مہینہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: صاحب نفائس اللغات کہتے ہیں کہ جس زمانے میں اہلِ عرب نے اس مہینے کا نام ربیع الاوّل رکھا ہے اس زمانے میں فصل بہار کی ابتدا تھی اور درختوں میں کلیاں اور پھول آ رہے تھے چونکہ دوسرے مہینے میں ان کلیوں نے پھلوں کی شکل اختیار کر لی تھی اس لیے اس کا نام ربیع الثانی پڑ گیا۔

رَبِیعُ الآخِر :۔ (عربی میں ربیع الآخر مہینے کے نام کے واسطے اور ربیع الثانی فصل کے واسطے مخصوص ہے استعمال ایک کا دوسری جگہ لغت عرب میں پایا نہیں جاتا) ہجری سال کا چوتھا مہینہ۔ ہندوستان میں اس مہینے کا دوسرا نام 'ربیع الثانی' ہے۔

اس کے نالوں سے کب نور دھیا
کرے ماہ ربیع ثانی اگر — منیر (نور اللغات)

قولِ فیصل: .... اکثر کتب میں ثانی کا لفظ پایا گیا لیکن بعض نے آخر لکھا ہے اور اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ ثانی کا اطلاق اس جگہ ہوتا ہے کہ اس کے بعد ثالث و رابع وغیرہ بھی ہو اور ربیع الثانی کے بعد ربیع الثالث نہیں ہے اس لیے ربیع الثانی کی جگہ ربیع الآخر کہنا چاہیے۔ (قاموس الاغلاط)

رِپ :۔ تیز چلنے میں پاؤں کی رفتار کی آواز۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: تیز چلنے کی متواتر آواز کو تکرار کے ساتھ "رپ رپ" کہتے ہیں جو عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رِپ :۔ وہ آواز جو قینچی سے کسی شے کے جلد جلد کاٹنے سے نکلتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: قینچی سے کپڑا کٹنے کی متواتر آواز کو بھی بہت کمی کے ساتھ رپ رپ کہتے ہیں لیکن اس محل پر کچ کچ زیادہ بولتے ہیں یہ بھی عوام اور عورتوں کی زبان ہے۔

رپاٹا :۔ تیز راستہ چلنا، تیز مسافت طے کرنا۔ اُردو، بازاری زبان، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ان کے پاؤں میں تو بیکاری کی گردش تھی، چلنے پھرنے کی عادت لائے تھے۔ سیر ہو تپا ہو جو رپاٹا ہو تو چین آئے۔ (فسانۂ آزاد)

رپاٹا :۔ طمانچہ۔ اُردو، مذکر، بازاری زبان۔ متروک۔

قولِ فیصل: اس کا صرف 'پڑنا' اور 'مارنا' کے ساتھ تھا۔

رِیپبلک ڈے: یومِ جمہوریہ، ۲۶ جنوری، ہندوستان کی مکمل آزادی کا دن۔ انگریزی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

محلِ صرف: دہلی میں ۲۶ جنوری کو ریپبلک ڈے کی تقریبات بڑی شان و شوکت اور تزک و احتشام سے منائی جاتی ہیں اور خصوصاً پریڈ تو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

رِپَٹ پھسلن۔ ہندی، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اردو میں تنہا رپٹ، بول کے پھسلن مُراد نہیں لیتے۔ صرف پھسل جانے کے معنی میں "رپٹ جانا" بولتے ہیں جو عوام کی زبان ہے۔ صاحبِ نور اللغات نے 'ریز، ریت' نالہ و رود بجاگ، کے معنی میں بھی 'رپٹ' لکھا ہے جو اب عوام لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَپَٹ: انگریزی رپورٹ کا بگڑا ہوا، واقعے یا جرم کی خبر جو پولیس میں دی جائے۔ اردو، مؤنث، عوام کی زبان۔

رقیبوں نے رپٹ لکھائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں (اکبر الٰہ آبادی)

رپٹ پڑے کی ہر گنگا: ہر گنگا ایک کلمہ ہے جو نہاتے وقت ہندو متبرک سمجھ کر زبان پر لاتے ہیں۔ یہاں اس شخص سے مُراد ہے جو پیر پھسل جانے اور دریا میں گر پڑنے کی وجہ سے خواہ مخواہ ہر گنگا کہے۔ یعنی اتفاقی حصولِ مدعا کے لیے بولتے ہیں۔

(نور اللغات و گنجینۂ اقوال و امثال)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رپٹانا پھسلانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رپٹانا: بلا وجہ دوڑانا، بے فائدہ تھکانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: میں کہتا تھا کہ یہ وقت کلب چلنے کا ہے آپ نے خواہ مخواہ مجھے وہاں تک رپٹا دیا۔ یہی ہوا کہ ملاقات نہ ہو سکی۔

رپٹ بولنا: رپٹ لکھانا۔ اردو مصدر، متروک۔

محلِ صرف: چپ، بے چپ کسی ٹکٹ دیتے ہو یا میں اسٹیشن ماسٹر سے رپٹ بولوں پھر۔ (فسانۂ آزاد)

رپٹ جانا: پھسل جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: میں اپنی دھن میں چلا جا رہا تھا کہ یک پاؤں رپٹ گیا، سخت چوٹ آئی۔

رپٹ لکھانا: (متعدی) کسی واقعے یا جرم کی کی اطلاع پولیس کو دینا۔ تھانے کے رجسٹر میں جرم کے جرم کی خبر درج کرانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: لوگوں نے صلاح دی کہ جاؤ تھانے پر رپٹ لکھاؤ۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: تکمیلِ عمل کے لیے لکھانا کی جگہ 'لکھا دینا' کہتے ہیں جیسے:

خوجی: (خطاب جلدے) کیوں بھئی لڑکو ہمن کو کس عجائب خانے سے نکال لائے ہو، میاں سچ کہنا لکھا دوں رپٹ تھانے میں کہ رولی صاحب کو لندن کے عجائب خانے سے چرا لائے ہیں۔ (فسانۂ آزاد)

'لکھانا' کا متعدی المتعدی 'لکھوانا' بھی رائج ہے جو عوام کی زبان ہے۔ جیسے:

آخر شش سانڈنی کی رپٹ لکھوائی ہے کر (فسانۂ آزاد)

رپٹن: پھسلن۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ اس محل پر پھسلن ہی بولتے ہیں۔

رپٹنا: (لازم) پھسلنا، پھسل جانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف: نمبر ۱۵ اخترالنساء کو اٹھانے گئی مگر اس کا پاؤں بھی رپٹا اور دھم سے گری۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اس کی تکمیل صورت 'رپٹ جانا' زیادہ مستعمل ہے۔

رپ رپ: چلنے میں جوتوں کی آواز۔ اردو، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: خالی پلٹن کے چار سو تلنگے رپ رپ کرتے جا رہے دیکھا۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل: اس محل پر مدھم رپاپ زیادہ بولی جاتی ہے۔

رُپّی: روپے کی تصغیر و تحقیر۔ اردو، مؤنث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف: جو رُپّی تو یہاں کے نواب نامدے ایک ایک بورے کے دیں گے۔ (میر کمال)

رَپوٹ انگریزی میں رپورٹ، اطلاع، خبر، وہ تحریر جس میں کارروائی درج ہو۔ پڑھنا، کرنا، لکھنا کے ساتھ

لکھتا رہیں وہ کھیر مجھیں جو سبط تجر
صاحب کو روز اپنا مزید رپوٹ ہے لاوٹ پوٹ توتی (نور اللغات)

قولِ فیصل: اب اہلِ لکھنؤ اس معنی میں نہیں بولتے۔

رَپوٹ بضمہ یا بفتح، کسی واقعے یا جرم کی خبر جو پولیس میں دی جائے۔ اردو، مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف: کل ہی میں نے تمہاری رپوٹ تھانے میں کر دی ہے داروغہ جی آج تمہیں بلائیں گے، دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

رپورٹ ۔ (بالکسر) خبر، اطلاع، آگاہی، وہ خبر جو کسی جرم یا وقوعہ کی بابت پولیس میں دی جائے۔ انگریزی مؤنث، انگریزی، اس لفظ کی زبان۔

رپورٹ بھیجنا ۔ تحریری کارروائی بھیجنا، تحریری اطلاع بھیجنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اچھا آج رپورٹ بھیجنے پرسوں کمیٹی میں ہم سفارش کریں گے کہ مقام پاٹ دیا جائے۔
(سیر کہسار)

رپورٹر ۔ (بالکسر) (Reporter) اطلاع کرنے والا، نامہ نگار، انگریزی، مذکر، انگریزی اس لفظ کی زبان۔

محل صرف۔ اخباروں کے رپورٹر جس وقت ایک لے کے پہونچے تو کل خبر ہی ملی۔ (فسانۂ آزاد)

رپورٹ ضمنی ۔ شاملِ رپورٹ، ایسی رپورٹ جس کے پیچھے وہ کارروائی شروع ہو چکی ہو، وہ رپورٹ جس کے پہلے اور رپورٹ بھی گزر چکی ہو۔
(اُردو قانونی لغت)

قول فیصل۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رپورٹ کرنا ۔ (متعدی) اطلاع کرنا، خبر کرنا، کسی واقعے یا جرم کی پولیس کو اطلاع دینا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ اس مقام پر جو کچھ ہے اس کی نسبت داروغۂ صفائی کو رپورٹ کرنی چاہیے تھی۔
(سیر کہسار)

(ایضاً) ایک جونیئر افسر اور بیس سوار جا کر موقع دیکھ آویں اور فوراً رپورٹ کریں۔ (فسانۂ آزاد)

قول فیصل۔ اس کا لازم "رپورٹ ہونا" بھی رائج و غیر فصیح ہے۔ جیسے۔

• چوری کی رپورٹ بھی تھانے میں ہوئی یا ابھی تک آپ لوگ رائے زنی ہی کر رہے ہیں۔

رپورٹ لکھانا ۔ (متعدی) کسی واقعے یا جرم کی اطلاع پولیس کو دینا، تھانے کے رجسٹر میں مجرم کے جرم کی خبر درج کرانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم جلدی سے جا کے تھانے میں رپورٹ لکھاؤ میں ابھی آتا ہوں۔

قول فیصل۔ اس کی تمثیلی صورت "رپورٹ لکھا دینا" بھی بولتے ہیں۔ "لکھانا" کا متعدی المتعدی "لکھوانا" بھی رائج و غیر فصیح ہے۔ جیسے۔

• اچھا پھر آپ روزنامچے میں رپورٹ لکھوائیے۔
(فسانۂ آزاد)

رُپہلا ۔ چاندی کے رنگ کا، سفید، سُنہرا کی ضد۔ اُردو صفت، فصیح، رائج۔

قول فیصل۔ اس کا املا واؤ غیر ملفوظ کے ساتھ "روپہلا" بھی ہے "رپہلی" اس کی تانیث ہے۔

رَپٹ ہو جانا ۔ (بالفتح) (لازم) دشمن کی طرح سر ہو جانا، پیچھے پڑ جانا، درپے ہونا۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے بکسر اول یعنی "رِپٹ ہو جانا" لکھا ہے۔ بہرحال اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رُت ۔ موسم، فصل، ہر چیز کا زمانہ۔ اُردو مؤنث، غیر فصیح، رائج۔

اے برسات کی رُت میں وہ سدھائے گھر کو
پھونک دے پھونک دے اے برق جلائے گھر کو　　امیر

قول فیصل۔ حکمائے ہند نے چھ موسم قرار دیے ہیں۔ ۱۔ موسم بہار، مارچ اپریل (چیت بیساکھ) ۲۔ گرمی، مئی جون (جیٹھ اساڑھ) ۳۔ برسات جولائی اگست (ساون بھادوں) ۴۔ خزاں ستمبر اکتوبر (کنوار کاتک) ۵۔ جاڑا نومبر دسمبر (اگہن پوس) ۶۔ کُہرے کا موسم۔ جنوری فروری (ماگھ پھاگن)۔

رَتّ ۔ (ترکیبات میں) رات کا مخفف۔ جیسے رتجگا۔ اُردو، مؤنث۔

رَتّا ۔ کیڑا جو گیہوں اور جو کے پودوں کو لگ جاتا ہے۔ ہندی، مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ کی زبان سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

رَتالو ۔ اروی کے مانند ایک بڑا شکرقند۔ ہندی، مذکر۔　(نور اللغات)

قول فیصل۔ بالعموم زبانوں پر "دستکوقند" ہے۔

رَتائی ۔ ۱۔ ریتنے کی مزدوری۔ ۲۔ ریتنا۔ اُردو، مؤنث۔

قول فیصل۔ معنی نمبر ۱ میں کم، معنی نمبر ۲ میں نسبتاً زیادہ مستعمل ہے۔

رُت آنا ۔ فصل آنا، موسم آنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی بدل گئی، آئی ہیں اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہت مشک تتار ہو چکی
(اکبر الہ آبادی)

رُت بدلنا ۔ موسم کا تبدیل ہونا، فصل بدلنا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی، بدل گئی، آئی ہیں اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہت مشک تتار ہو چکی
(اکبر الہ آبادی)

رُت بسنت ۔ بسنت یا بہار کا موسم۔
(فرہنگ اثر)

قول فیصل۔ اُردو میں کوئی نہیں بولتا۔

رُتبہ : درجہ، مرتبہ، عہدہ، عزّت، حُرمت، پایہ، منزلت۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بادشاہ عشق کی بارگاہ رفیع میں رتبۂ شاہ و گدا یکساں ہے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُتبہ بڑھانا : (متعدی)، منزلت زیادہ کرنا، عزّت بخشنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آیئے آپ بھی تشریف لایئے، باغ میں قدم رنجہ فرمایئے، عزّت بخشیئے، رتبہ بڑھایئے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "رتبہ بڑھنا" بھی رائج و فصیح ہے۔

کسی کی ٹھوکریں کھا کر بڑھا ہے کس قدر رتبہ
کہ جو آتا ہے وہ مٹی مری تربت کی لیتا ہے — داغ

بصیغۂ جمع "رُتبے بڑھنا" بھی مستعمل ہے۔

بڑھیں رتبے نہ جس سر سری کے — تسلیم لکھنوی
دفعتاً ان تا ز قحط مشتری کے رتنوں کی شامِ ہجراں،

رُتبہ بلند ہونا : مرتبہ عالی ہونا، عزّت و وقار زیادہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

جاں بخش لب کا یار کے رتبہ بلند ہے
پیتی ہوا تی مقام مسیحا بلند ہے — آتش

رُتبہ پانا : مرتبہ پانا، عزّت حاصل ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ مرزا اکبر حیدری نے جب دربارِ نظام میں رتبۂ تقرب پایا تو دُنیا انگشت بدنداں رہ گئی۔

رُتبہ پہونچنا : نوبت آنا۔ اُردو صرف، متروک۔

رتبہ پہونچا ہے خوشی سے یہ لحدِ قبر کا
جو کوئی دیکھے اُسے رشک ہو گی تعمیر کا — آتش

رُتبہ حاصل کرنا : (متعدی) عزّت حاصل کرنا، مرتبہ حاصل کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ بارگاہ ایزدی میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے جو رتبہ حاصل کیا وہ کسی دوسرے نبی کو حاصل نہیں ہوا۔

قولِ فیصل :۔ اس کا لازم "رُتبہ حاصل ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

رُتبہ داں : مرتبہ پہچاننے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

؎ در حقیقت تھے بہر رتبہ داں فاطمہ — ادیب

قولِ فیصل :۔ مرتبہ پہچاننا کے معنی میں "رتبہ دانی" بھی رائج و فصیح و مؤنث ہے۔

رُتبہ دو بالا ہونا : مرتبہ زیادہ ہونا، منزلت میں دونا اضافہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

؎ ہوا رتبہ امامت کا دوبالا شاہ عالم — داستان حقانی

رُتبہ دینا : عزّت دینا، منزلت بخشنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ عمرو کو مشیرانِ سلطنت میں داخل کیا اور یہ رتبہ دیا کہ بغیر صلاح و مشورہ اس کے بادشاہ لشکر منعقد نہ کرے۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُتبہ زیادہ ہونا : قدر و منزلت بڑھنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ جس نے جیسی اطاعت و عبادت کی اس کا بارگاہ ایزدی میں ویسا ہی رتبہ بھی زیادہ ہوا۔

قولِ فیصل :۔ اس کا متعدی "رُتبہ زیادہ ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

رُتبہ سمجھنا : قدر جاننا، منزلت پہچاننا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

خاک ہوں پر تو تیا ہوں چشم مہر و ماہ کا
آنکھ والا رتبہ سمجھے بوترابِ راہ کا — راسخ

قولِ فیصل :۔ پہلی صورتوں میں یہ زیادہ مستعمل ہے۔

؎ رتبہ کسی نے اے ذبیحا تیں کا — ناظم

رُتبہ سوا ہونا : مرتبہ چند ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ بصیغۂ جمع "رتبے سوا ہونا" بھی رائج و فصیح ہے۔

؎ جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے — ایتی

رُتبہ شناس : قدر جاننے والا، منزلت سمجھنے والا۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ آپ ناراض نہ ہوں رتبہ شناسی ہر شخص میں نہیں ہوتی۔ اگر وہ رتبہ شناس ہوتا تو آپ کی شان میں گستاخی نہ کرتا۔

قولِ فیصل :۔ قدر جاننا کے معنی میں "رتبہ شناسی" بھی مستعمل و فصیح ہے جو مؤنث ہے۔

رُتبہ کرنا : عزّت بخشنا، اعزاز بڑھانا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف :۔ حضور کا خدا نے بہت بڑا رتبہ کیا ہے۔ (میر کھیارا)

رُتبہ کم کرنا : عزّت گھٹا دینا، مرتبہ پست کر دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

دل کے پستی رتبہ دانتوں کا بہت کم کر دیا
کیا غضب تم نے کیا ہیرے کو نیلم کر دیا — ناسخ

رُتبہ کھلنا : عزّت آشکار ہونا، مرتبہ سمجھ میں آنا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

مدح سے ممدوح کی دیکھی شکوہ
یاں عرض سے رتبۂ جوہر کھلا — غالب

رُتبہ گھٹانا : منزلت کم کرنا، وقار گھٹانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

یہ بڑھا جاہت پہ پہنچے تو خاک پہ پہنچے
تاثیر نے گھٹایا رتبہ مری دُعا کا — داغ

رُتبہ ملنا ۔ عزت حاصل ہونا، مرتبہ ہاتھ آنا۔ اُردو، مصدر، فصیح، رائج۔

ہوں میں غلام ایسے فلک بارگاہ کا
بن کے گدا کو رُتبہ ملا بادشاہ کا — سالک دہلوی

رُتبہ ہونا ۔ قدر ہونا، منزلت سمجھی جانا، عہدہ ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محل صرف۔ تم پری جن ہو انشاء اللہ دیکھنا کہ اس طلسم میں کیا تمہارا رُتبہ ہوتا ہے۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ پہلے معنوں میں "رُتبہ ہونا" بھی بولتے تھے جس کا مفہوم مقابل "ہونا اور مناسبت نہ ہونا" لیا جاتا تھا۔

رُتبہ نہیں ہے طاعت بیکس کو دیکھیے
سینے پہ ہاتھ رکھ کے مرے دل کو دیکھیے — نشتر

رُتبے سے گرنا ۔ بے وقار ہو جانا، پہلی سی عزت نہ رہنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

گر کے رُتبے سے بڑی نظروں سے کسی کی گروں
نہیں سلطاں ہوں اگر خاک برابر ہوں میں — اختر

رُتبے میں سوا ہونا ۔ رتبے میں زیادہ ہونا، معزز ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

ہیں فرشتوں سے بھی رُتبے میں سوا
ہیں وہی اشرف مخلوق خدا — آزاد

رُت پلٹنا ۔ موسم کا تبدیل ہونا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

ہر شجر کیاریاں ہری جب سے کہ رُت پلٹ چلی
کون مسکرا دیا ہنسنے لگی کلی کلی — آرزو لکھنوی

رُت پھرنا ۔ لازم، موسم بدل جانا، پلٹ جانا۔ اُردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

رُت پھری موسم شباب آیا
اوج گردوں پہ آفتاب آیا — عروج

قول فیصل۔ تکمیل فعل کے لیے "رُت پھر جانا" بھی کسی کے ساتھ ہے۔

رُت پھر گئی عالم میں چلی باد بہاری
مے خواروں کو سمجھاتے ہیں خوار تقی — امانت

اب اس محل پر "رُت بدلنا" ہی مستعمل ہے۔

رَت جگا ۔ خدائی رات، ایک قسم کی خوشی کی نیاز جو عورتیں مُراد پوری ہونے کی منت مان کر یا کسی خوشی کے موقع پر رات بھر گلگلے وغیرہ پکا کے جناب سیّدہ کی نذر دلواتی ہیں، مسجد کا طاق بھرتی ہیں اور تمام رات جاگتی ہیں۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

رَت جگا کرنا ۔ (متعدی)، خدائی رات کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان۔

محل صرف۔ خداوند تعالیٰ بچی کو صحت دے رت جگا کروں گی، ملاحی گاؤں گی، شہر کی سب ڈومنیاں بلاؤں گی۔ (طلسم ہوش ربا)

قول فیصل۔ اس کا لازم "رت جگا ہونا" بھی رائج ہے۔ جیسے۔ حضور مرا اجابوں فرا زندگی پائیں اور ہم رت جگا کریں آج تو گھر گھر رت جگا ہوگا۔ (فسانۂ آزاد)

رَت جگا کرنا ۔ (متعدی)، شب بیداری کرنا، رات بھر جاگنا۔ اُردو مصدر، متروک۔

ہے شب وصل خوشی میں ہو بسر آج کی رات
رت جگا کیجیے اے رشک قمر آج کی رات — بحر

قول فیصل۔ اس کا لازم اب بھی کسی کے متعلق کہتے ہیں، بعض جگہ بھی بول دیتے ہیں۔

کیا دن تھے وہ کہ ہوتے تھے ہر روز رت جگے
سر پا بوں اترتے تھے بت نازک بدن کے پاس — ناسخ

تکمیل فعل کے لیے "رت جگا ہو جانا" بولتے ہیں، جیسے۔ "آج تو اچھا خاصا رت جگا ہوگیا، دیکھو چڑیاں بولنے لگیں۔" (سیر کہسار)

رُتق و فتق ۔ انتظام، بندوبست۔ فارسی، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

رُت کڑی ہونا ۔ موسم کا صحت پر ضرر رساں ہونا۔ اُردو مصدر، متروک۔

رو بیٹھے سقف بام کے لیے بجر منھ کے ساتھ
اب کی یہ رُت کڑی تھی ہمارے مکان پر — بحر

رُت لانا ۔ فصل لانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

اسے کے منظور ہے ہم زردوں کو سُرخ کانٹی سے
رُت بھی خیر سے لائے تو خدا ساون کی — لب

قول فیصل۔ بطور دعا مستعمل ہے جیسا کہ شعر میں استعمال ہوا ہے۔

رُتن ۔ جواہر۔ اُردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

خدا کے نور کا مظہر گہر سمندر
رتن یا جوہر رتن کا گہنے بیچا ہے — شاد عظیم آبادی (ارشاد سُورا)

رُتنا ۔ رستے سے رِستا جانا۔ ہندی۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں "رِستا جانا" یا "رِیت رہا جانا" کہتے ہیں۔ ہر دو صورت سے اُردو ہے۔

رُتنا ۔ (تار ساز کے لیے) یکساں بجے جانا۔ اُردو مصدر، سازنوازوں کی اصطلاح۔

محل صرف۔ دن رات ارباب نشاط جمع رہتے ہیں، کہیں ساز رتنا رہا ہے، کہیں طبلے پر تھاپ پڑ رہی ہے پایل گنگ رہا ہے۔

رَتناری آنکھیں ۔ رسیلی آنکھیں، دلکش آنکھیں۔ اُردو، مؤنث، قریب بہ متروک۔

اے رے پیاری پیاری آنکھیں
تم ہاں رتناری آنکھیں — اثر لکھنوی

رُت نکل جانا ۔ فصل گزر جانا، موسم کا ختم ہو جانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

رُت وہ جو تھی بدل گئی، آئی نہیں اور نکل گئی
تھی جو ہوا میں نکہت مشکِ تتار ہو چکی
(اکبر الٰہ آبادی)

رَتُوا۔ سُرخ ایک سُرخ پتھر کا نام جو اکثر بچوں کے گنگار یا دیگر امراض میں گلے میں باندھ دیتے ہیں۔ ہندی، مذکّر۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس کا رواج نہیں

رَتُوا۔ ایک سُرخ کیڑا جو گیہوں یا جَو کے پیڑوں میں لگ جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رَتوانا۔ (متعدی المتعدی) سونے سے صاف کرانا۔ اُردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ چاندی کی ڈبیا کسی سُنار کے پاس لے جایئے وہ تین سوت رتوا لاؤ تا کر اس پر نقش ہو سکے۔

رَتوندھا۔ (رتاندھ) آنکھ کی ایک بیماری کا نام جس سے رات کو نہیں دکھائی دیتا۔ سنسکرت، مذکّر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ اہلِ لکھنؤ 'رتوندی' کہتے ہیں جو اُردو ہے۔

رَتوندھیا۔ جس کو رتوندی آتی ہو۔ صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رَتوندی۔ رات کو نہ دکھائی دینے کا مرض، آنکھ کا ایسا مرض جس میں صرف دن کو دکھائی دیتا ہے۔ اُردو، مؤنّث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ اینٹ کی عینک لگاؤ، اتنی بڑی پنکی نہیں سوجھتی۔ کیا رتوندی آتی ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ پہلے رتوندی بولتے تھے جیسا کہ مثال میں ہے لیکن اب اہلِ لکھنؤ بالعموم 'رتوندی' کو بکثرت ہائے مخلوط 'رتوندھی' لکھتے اور بولتے ہیں۔ اس کا صرف آنا کے ساتھ ہے۔

رَتھ۔ ایک قسم کی چار پہیے کی گاڑی جس کے اوپر برجی سی بنی ہوتی ہے۔ اُردو، دہلی میں مذکّر، لکھنؤ میں مؤنّث۔

لگا کہنے کوئی ادھر آئیو
اے رتھ شتابی ادھر لائیو
میر حسن

قولِ فیصل۔ اب اس کا رواج کم ہو گیا لہٰذا لفظ بھی بہت کم زبانوں پر آتی ہے۔

رتھ بان۔ رتھ وان۔ رتھ ہانکنے والا۔ اُردو، مذکّر، متروک۔

رتھ یاترا۔ ہندوؤں کے ایک میلے کا نام جو دوسری اساڑھ کو جگن ناتھ جی کے نام سے ہوا کرتا ہے۔ ہندی، مذکّر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رتھ یاترا۔ ٹھاکروں کی دھوم دھام جو کسی رتھ کی سواری میں ہو۔ ہندی، مذکّر، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رَتّی۔ سُرخ ماشے کا آٹھواں حصّہ۔ آٹھ چاول کا وزن۔ اُردو، مؤنّث، فصیح، رائج۔

رَتّی۔ سُرخ گھنگچی۔ ایک سُرخ، سیاہ بیج کا نام جو گھنگچی کے درخت میں سے نکلتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ و نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں اس گھنگچی کو سُرخ کہتے ہیں جس سے تولنے کا کام لیتے ہیں۔ رتّی نہیں کہتے

رَتّی۔ سُرخ قسمت، التقدیر۔ اُردو، مؤنّث، عوام اور عورتوں کی زبان۔

خجر ستارہ جان میری آجکل ہے زہد پر رتی
(جان صاحب)

قولِ فیصل۔ اس معنی میں یہ لفظ سنسکرت 'رَتی' بمعنی قسمت ہے (بہ تشدید تائے فوقانی) 'رَتّی' کر لیا ہے۔ اب ان معنی میں قریب بہ متروک ہے۔

رَتّی بلند ہونا۔ بہت قدر و منزلت ہونا۔ اُردو مصدر، عوام اور عورتوں کی زبان۔ قریب بہ متروک۔

محلِ صرف۔ یہ وہی مکان ہیں جنھوں نے سپاہیہ کو زیرِ نگیں کیا تھا۔ تاتاریوں نے تمام دنیا کی قسمت کا ناراج کر دیا تھا۔ اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی۔ (میر کمانڈ)

قولِ فیصل۔ تکمیلی صورت سے 'رتی بلند ہو جانا' کہتے تھے جیسے۔

"لوگوں نے جا کے اس کو خوش خبری دی لو کیا چلو تمھاری رتی بلند ہو گئی"۔ (کامنی اور سنگار)

رَتّی بھر۔ ذرا سا، تھوڑا سا۔ اُردو، مستعمل، عورتوں اور عوام کی زبان۔

محلِ صرف۔ اگر سات پردوں میں بھی چھپے گے تو اپنے ہتھکنڈوں سے باز نہ آؤ گے۔ لیجے اس میں تمھارا رتی بھر بھی بھروسا نہیں ہے۔ (میر کمپار)

رتی بھر ناتہ کاڑی بھر آشنائی۔ قرابت دور دراز کی بہت سی دوستی سے اچھی ہے۔ (نوراللغات و محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں رائج نہیں۔

رتی تیز ہونا۔ کسی رئیس کی سرکار میں رسوخ ہونا۔ (فرہنگ اثر)

قولِ فیصل۔ اب نہیں بولتے۔

رتی جاگنا۔ لازم نصیبا جاگنا، اقبال کا یاور ہونا۔ اُردو، عورتوں کی زبان۔

آپ سے آتی جلد تیرے پاس میں بھاگی ہوئی
ان دنوں قسمت لگاتا ہے مری جب گی ہوئی
رنگین

(نوراللغات و فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ یہ صرف دہلی سے مخصوص ہے۔

رتی جاگنا۔ لازم مالا مال ہونا، سرسبز ہونا، پھلنا

کی زبان۔ مذکر۔

(فقرہ) تمھیں تو ایک نہ ایک کا رُٹنا روز لگا رہتا ہے۔

(نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس صورت سے لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رُٹھ کھاوا کم ہمت، صرف روٹی پر گزر کرنے والا۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَٹ ہونا ضد ہونا، اصرار ہونا۔ اُردو صرف، غیر فصیح، رائج۔

کہتے ہیں بوسہ دے کے میں آفت پڑ گیا
رٹ ہے اک اور بھی ترے قربان جائیے — امیر

رَٹُّو اس شخص کو کہتے ہیں جس کا حافظہ کمزور ہو اور رٹ کے یاد کرتا ہو۔ اُردو، غیر فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ اس کے دماغ تو ہے نہیں رٹو ہے ہر دم رٹا ہی کرتا ہے۔ سمجھ کے پڑھنے کی کوشش کبھی کرتا ہی نہیں۔

قول فیصل:۔ اس معنی میں "رٹو طوطا" زیادہ بولتے ہیں۔

رَج بالفتح (ریت، بالو، ریگ رواں۔ ہندی، مؤنث، اہل ہنود کی زبان۔

(فرہنگ آصفیہ)

رَج گرد یا کا ریتا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج حیض، ایام۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ حیض، ایام یا ماہواری کہتے ہیں۔

رَج دلدل، چہلا۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج پھولوں کا زیرہ۔ (فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَج شہوت۔ مؤنث۔ (قران السعدین)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رَجَا سیر، سیر شکم، پیٹ بھرا۔ ہندی، صفت۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ لکھنؤ کی اُردو سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

رَجَا مستغنی، بے پروا، دولت مند، مالدار۔

(فرہنگ آصفیہ)

قول فیصل:۔ اہل لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَجا (بالفتح) امید و بیم، توقع و خوف، آس۔ عربی، مؤنث۔

قول فیصل۔ فارسی نیز اُردو میں بجبر اوّل (رِجا بغیر ہمزہ) بولتے ہیں۔

رکھ نظر اس کی عطا پر تو خطا سے پہلے
خوف کو دخل نہ دے دل میں رجا سے پہلے — رند

تنہا کم مستعمل ہے۔ بیم و رجا زیادہ زبانوں پر ہے۔

اس کے کوچے میں کہاں کشمکش بیم و رجا
خوف دوزخ بھی نہیں خواہش جنت بھی نہیں — آتی جو ہری

رَجا پچا آباد، بھرا پُرا۔ صفت، مذکر، لکھنؤ کی عورتوں کی زبان۔ (نور اللغات)

قول فیصل۔ صاحب سرمایۂ زبان اُردو نے بھی تحریر کیا ہے اور دہلی کے ایک لغت میں بھی درج ہے مگر اب لکھنؤ کی عورتیں یہ مفہوم "بھرا پُرا" سے ادا کرتی ہیں۔

رِجَال رَجُل کی جمع، لوگ۔ عربی، مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں علم رجال کی ترکیب سے مستعمل ہے جو علم حدیث کی ایک شاخ ہے۔

رِجَالَہ کمینے۔ (رذالا کا بگڑا ہوا)۔ مذکر۔

(نور اللغات)

قول فیصل۔ لکھنؤ میں کوئی نہیں بولتا۔

رِجَالُ الغَیب مردان غیب، جوگی، درساسول۔ عربی، ترکیب۔ (نور اللغات)

قول فیصل:۔ اس نام کو بھی کہتے ہیں جس کے ذریعے سے غیب کی باتیں بتاتے ہیں، یہ علم نجوم کی اصطلاح ہے لیکن بالعموم کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

رَجَب چاند کے حساب سے ہجری سال کا ساتواں مہینہ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

وصل میں گر مجھ کو ہو شب برات ماہ رجب
روئے جاناں ہی کو دیکھوں میں تو قرآں چھوڑ کر — فدوی

قول فیصل:۔ عربی دان طبقہ "رجب المرجب" لکھتا اور بولتا ہے۔

رَجَب کی نوچندی ماہ رجب کی پہلی جمعرات۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل استعمال:۔ وکیل:۔ "آج تو کوئی بڑا میلا ہے آپ کے شہر میں"۔

مجھن:۔ "جی میلا نہیں۔ رجب کی نوچندی ہے!"

وکیل:۔ "رجب کی نوچندی کیا معنی؟"

مجھن:۔ "یہ رجب کی نوچندی جمعرات ہے جس کے مقابل میں شب قدر بے قدر اور ماند ہے۔ سفید پوشوں کا جماؤ دیکھیے، پریوں اور خوب رویوں کا جماؤ چناؤ دیکھیے۔ جم غفیر ہے، مجمع کثیر ہے۔ زن و مرد کا ہجوم ہے۔ نوچندی کی دھوم ہے"۔

(سیر کہسار)

رُجحَان (بالضم اول) میلان، توجہ، طبیعت کا جھکاؤ۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محل استعمال۔ ان کا رجحان انگریزی تعلیم کی طرف

انگل ہے۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رجمنٹ۔ (بجز اوّل و دوم دوم) آٹھ سو یا ہزار سواروں کا دستہ، پلٹن۔ انگریزی، مؤنث، رائج۔

قولِ فیصل۔ اردو میں بفتح اوّل و بسکون دوم بولتے ہیں

رجابھر۔ ستمبر۔ ذرا سا۔ ہندی، اہلِ ہنود کی زبان۔ (فرہنگ آصفیہ)

رجنا۔ سیر ہونا۔ ہندی۔

(فقرہ) "رَج کے کھاؤ۔" (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ یہ اَنیسٹھ دیہاتی زبان ہے۔ عام لکھنؤ اس محل پر کہیں گے۔ "ڈٹ کے کھاؤ۔"

رجنی۔ رات، شب۔ ہندی، مؤنث۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل۔ ہندی کے گیتوں کی زبان ہے۔

رجواڑا۔ ہندو راجاؤں کا ملک، راجا کی عمل داری۔ سنسکرت، مذکر، غیر فصیح، رائج۔

رجوع (صفت) مائل، متوجہ، ملتفت۔ عربی صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ آپ کی طرف کچھ زیادہ رجوع معلوم ہوتی ہیں۔ (سیرِ کہسار)

رجوع (مذکر) اعادہ، اپیل، نظرِ ثانی، مرافعہ۔ (اعظم اللغات)

قولِ فیصل۔ عام طور سے زبانوں پر نہیں ہے

رجوع (مؤنث) پلٹنا، جھکنا، مائل ہونا۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

دل اس صنم سے دمِ نزع پھر گیا تو کیا
رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا برقؔ

قولِ فیصل۔ مذکر بھی استعمال ہوا ہے لیکن ترجیح مؤنث کو ہے۔

ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بار بار
تجھ سے رجوع نرگسِ بیمار نے کیا ناسخؔ

رجوع (مذکر) عورت کو طلاق کے بعد دوبارہ زوجیت میں لانا۔ عربی، مؤنث، اصطلاحِ فقہ شیعہ۔

قولِ فیصل۔ یہ اصطلاح خاص حضرات اہلِ شیعہ کی ہے۔ حضرات اہلِ سنت رجعت کرنا بولتے ہیں

رجوعِ قلب۔ دل توجہ۔ عربی الفاظ، فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

محلِ صرف۔ دعا کی قبولیت کے لیے رجوعِ قلب کی شرط ہے۔

قولِ فیصل۔ اس کا استعمال زیادہ تر "سے" کے اضافے کے ساتھ ہے یعنی "رجوعِ قلب سے"۔ جیسے:

• برقؔ نے رجوعِ قلب سے درگاہِ خدا میں استغاثہ کیا۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

• رجوعِ قلب سے استغاثہ کرنا، جیسا کہ طلسمِ ہوش رُبا کی پیش کردہ عبارت میں ہے اب نہیں بولتے۔ اب • رجوعِ قلب سے دعا کرنا ہی بولتے ہیں جو فصیح ہے کیونکہ اس کی بجز دیگر شرف دامن مُراد دل سے رجوعِ قلب سے جو بندۂ عاجز دعا کرتا شرف اور دینے کے لیے رجوعِ قلب سے بلبلا کے دعا کرنا مستعمل ہے جیسے:

• اسد نے رجوعِ قلب سے درگاہِ دادرس فریاد میں بلبلا کر دعا کی۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

رجوع کرنا (فعل) علاج معالجے کے لیے اپنے آپ کو کسی طبیب کو دکھانا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

دل اس صنم سے دمِ نزع پھر گیا تو کیا
رجوع اور سے کی جب مرض کو طول ہوا برقؔ

قولِ فیصل۔ کسی عالم سے کوئی فقہی مسئلہ پوچھنے کو بھی کسی کے ساتھ رجوع کرنا کہتے ہیں۔ جیسے:

• "اس مسئلے میں آپ مفتی صاحب سے رجوع کیجیے وہ آپ کو مطمئن کر دیں گے۔"

رجوع کرنا (فعل) مخاطب ہونا کسی طرف، پلٹ جانا کسی طرف۔

(فقرے) "زوج نے اپنے مرجع کی طرف رجوع کی۔"

• "انھوں نے اپنے پہلے عقیدے سے رجوع کی۔" (نوراللغات)

قولِ فیصل۔ لکھنؤ میں ان معنی میں قلیل الاستعمال ہے۔

رجوع کرنا۔ (فعل) دائر کرنا، پیش کرنا، عدالت میں لانا۔ اردو صرف، عدالت کی اصطلاح، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل۔ اس کا لازم "رجوع ہونا" بھی اب قلیل الاستعمال ہے۔

رجوع لانا۔ معالجے کے لیے کسی طبیب کو دکھانا۔ اردو صرف، متروک۔

محلِ صرف۔ ترکے بستر سے جو اُٹھے تو میٹھا میٹھا درد ہونے لگا۔ سوچے کہ ڈاکٹر سے رجوع لائیں اور دوا کھائیں۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل۔ دعا تعویذ کی غرض سے کسی نقیہ کے پاس جانے کو بھی رجوع لانا کہتے تھے جیسے:

"یہ بیچارے طاقت و توانائی اور کس بل کس کے گھر سے لائیں؟ ... دعا نہیں کہ کسی شاہ جی سے رجوع لائیں۔" (فسانۂ آزاد)

رجوع ہونا (فعل) متوجہ ہونا۔ اردو صرف، فصیح، رائج۔

مختلف گو کہ ہوں اوقات و ترجیع
ایک کی سمت ہو جب ذہن کو رجوع (گلزارِ نسیم)

قولِ فیصل۔ اس کا ایک مفہوم "گرویدہ ہونا" بھی ہے۔

کر یہ نکھرنہ ہوں رجوع امیر و وزیر ؛ بر
رشک گرسیں غلام ہے شاہ حجاز کا رشک لکھنوی

رُجولت۔ رُجولِیّت :۔ (بیائے معروف)، مردمی، قوت باہ۔ عربی، مؤنث، اصطلاحی، صحیح۔

قولِ فیصل :۔ رجولیت، زبانوں پر زیادہ ہے۔

رُجُوم :۔ وہ ستارے جن سے شیطان بھگائے جاتے ہیں۔ عربی، مذکر۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ رجم کی جمع ہے اور اردو میں مستعمل نہیں۔

رِجھانا :۔ فریفتہ کرنا، خوش کرنا، لبھانا۔ اردو مصدر، عوام کی زبان۔

محلِ صرف :۔ ایک ساحر جیب ... گھنٹی بجا رہا ہے۔ ٹھاکر جی کو بھجن گا کے رجھا رہا ہے۔

(طلسم ہوش ربا)

مقدم ہمارا رجھایا کرو
ہمیں اپنا مشتاق بنایا کرو میر حسن

قولِ فیصل :۔ تکمیلِ فعل کے لیے "رجھا لینا" بھی بولتے سنا ہے۔

"آزاد نے گا تو گُڑ دانے کا روہان کس روز کو اپنی طرف مخاطب کر لیا۔ یہاں اس معشوقۂ زریں کمر کو رجھا لیا۔" (فسانۂ آزاد)

رُچ :۔ خواہش، رغبت۔ ہندی، مؤنث، لکھنؤ کی زبان۔

(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ یہ لکھنؤ کی زبان نہیں۔

رچانا :۔ (بالفتح) مقرر کرنا، پھیلانا، برپا کرنا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

قولِ فیصل :۔ شادی رچانا یا بیاہ رچانا بولتے ہیں۔

منہ مانگی مراد جب یہ پائی
شادی بڑی دھوم سے رچائی عاشق

"بوڑھی دادی کو پالکی پر بٹھایا اور آپ بیاہ رچایا۔" (فسانۂ آزاد)

رچانا :۔ ہاتھ یا پاؤں کو مہندی سے رنگین کرنا، مہندی لگانا۔ اردو مصدر، قریب بہ متروک۔

قولِ فیصل :۔ اس کا ایک مفہوم "کام پر مقرر" تھا جو اب نہیں بولتے۔

لے تو ہم نقش رنگِ حسرت کچھ دکھاؤں میں
انگ بیٹھا حنا بندوں کو آنکھوں میں رچاؤں میں میر

(مطلب یہ ہے: اس حنا بند معشوقوں کو ان کی ٹھوکروں کو آنکھوں میں بساؤں۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی ہونے کے سبب سے نہ تو ہاتھوں سے منہ چھپا سکتے ہیں نہ فرار ہو سکتے ہیں، بالکل بے بس ہیں)

رچاوٹ :۔ رچنا، اردو، مؤنث، دہلی کی زبان۔

اس کا انگوٹھا دیکھوں تجھ سے میں کیا کیا رنگین
دست و پا تیرے ہیں مہندی کی رچاوٹ خالی رنگین

رَچتا پچتا :۔ خوش گوار اور ہضم ہونے والی چیز۔ مؤنث کے لیے "رچتی پچتی"۔ ہندی، صفت۔ (نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے "رچنا پچنا" لکھا ہے۔ اہل لکھنؤ کسی صورت سے نہیں بولتے۔

رُچ رُچ کر :۔ رغبت سے، شوق سے، حسب دلخواہ، با مزا۔ ہندی، تابع فعل۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں کسی معنی میں مستعمل نہیں۔

رُچ کر کھانا :۔ رغبت سے کھانا۔

(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ لکھنؤ میں نہیں بولتے۔

رُچنا :۔ (بالضم) (دل کے ساتھ) خواہش مند ہونا، رغبت ہونا، لذت پانا، مانوس ہونا۔ اردو مصدر، متروک۔

کہیں تیر نظر نہیں چُٹتا
دل کسی کی طرف نہیں رچتا فروغ لکھنوی

قولِ فیصل :۔ صاحب نوراللغات نے اسے لکھنؤ سے مخصوص لکھا ہے جب کہ دہلی میں اس کا استعمال تھا۔

دل کسی سے نہیں رچتا تمکین
خوئے بدائی سے ناراض ہوں میں تمکین دہلوی

رُچنا :۔ شادیانہ، انعام جو شادی کے گیت گانے پر ڈومنیوں کو دیا جاتا ہے۔ (فرہنگ آصفیہ)

قولِ فیصل :۔ اہل لکھنؤ اس محل پر نیگ پڑنا بولتے ہیں۔

رَچنا :۔ (بفتح اوّل) کھانا ہضم ہونا۔ سنسکرت۔

(نوراللغات)

قولِ فیصل :۔ تنہا مستعمل نہیں، اردو میں عوام پچنا کے ساتھ "رچنا پچنا" ملا کے بولتے ہیں۔

رَچنا :۔ کسی خوشبودار چیز کی بو کسی دوسری چیز میں بسنا۔ اردو مصدر، قلیل الاستعمال۔

کوئی سر رکھ کے اس پر سو گیا تھا خواب میں اک دن
رچی ہے نکہتِ زلفِ معنبر میرے زانو میں ناسخ

رَچنا :۔ کبوتر کا خانے میں جانا، کسی نئے کبوتر کا گھر کے کبوتروں میں مل جانا، وحشت جاتی رہنا۔ اردو مصدر، کبوتر بازوں کی اصطلاح۔

محلِ صرف :۔ صیدی کا کبوتر جب زیارکرے تو فوراً اڑانے کی کوشش نہ کرو۔ جب کبوتروں میں رچ جائے تو دانہ ڈال کے پکڑ لیا کرو۔

رَچنا :۔ ہاتھ پاؤں میں مہندی کا خوب سرخ رنگ چڑھنا، مہندی کا ہاتھ پاؤں میں رنگ لانا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف :۔ جب کسی حسین و جمیل دوشیزہ کے ہاتھوں میں مہندی لگائی جاتی ہے تو بہت رچتی ہے۔

رَچنا :۔ شادی کا پھیلنا یا پھیلنا، بیاہ کا سامان مہیا ہونا۔ اردو مصدر، غیر فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سپہر آرا سوچ کر بولیں کہ نازاہی کے ساتھ بیاہ رچے تو کیا بات ہے۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ شادی یا بیاہ کے ساتھ لاکے بولتے ہیں جیسا کہ مثال میں ہے۔

رَچنا ۳ جزو بدن ہونا۔ اُردو معلیٰ متروک۔

رچ گیا سودا بُتوں میں سے اب رواہے کار ہے ـــ
روزِ محشر تک رہیں گے داغ میرے تن کے ساتھ — عاشق

رَچنا پَچنا نصیب ہو۔ کھانا پینا انگ لگے یعنی جزو بدن ہو۔ فقرۂ دعائیہ۔ عورتوں کی زبان، اُردو۔ (فرہنگِ آصفیہ)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ کی عورتیں نہیں بولتیں۔

رَچی مہندی:۔ وہ حنا جو اچھا رنگ دے، بہت رنگ دار مہندی، شوخ مہندی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔ بسند فرہنگ آصفیہ؛ دہلی کی زبان ہے۔

رَخ:۔ رحمۃ اللہ اور رحمۃ اللہ علیہ کا مخفف ہے جو بطور اشارہ کسی متوفی مسلمان بزرگ کے نام کے اوپر بلا لحاظ اختصار لکھ دیا جاتا ہے۔

رَحال:۔ بہ رحل۔ اُردو، مذکر، دکن کی زبان۔

رَحل:۔ ۱ (بفتح اوّل و سکون دوم) وہ لکڑی کی چیز جس پر قرآن رکھ کر پڑھتے ہیں۔ عربی، مؤنث۔

سلطین محو تھے اگر مصحف ناطق
قرآن کی تھی رحل دو زانوئے محمدؐ — انیس

قولِ فیصل:۔ اُردو میں عام طور سے بکسرِ اوّل بولتے ہیں۔ باعتبار اُردو یہی فصیح ہے۔

رَحل ۲ پالان شتر، ۲ منزلی، ڈولی، ۳ رخت و اسباب، ۴ سفری اسباب۔ عربی، مؤنث۔ (قاموس الاغلاط)

قولِ فیصل:۔ اُردو میں مستعمل نہیں۔

رِحلت:۔ دُنیا سے کوچ، موت، انتقال۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ کرنا، ہونا کے ساتھ صرف ہے۔

پھر حجی صاحب نے رحلت کی
اُن کو بھی موت نے نہ مہلت دی (نالۂ رسا)

ہوا رنج و غم کا عدم قافلہ
ہماری بھی دُنیا سے رحلت ہوئی — صبا

رَحم ۱ (بفتح اوّل و سکون دوم) مہربانی، ترس، خدا، ہمدردی۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

رحم نے ان کو کیا ہے گمراہ
رحم و ایثار کو سمجھے ہیں گناہ — فرزانہ رسوا

قولِ فیصل:۔ صاحب منتخب نے بالضم بھی لکھا ہے مگر اُردو میں بالفتح ہی رائج و فصیح ہے۔

رَحم ۲ ر بالکسر نیز بفتح اوّل و کسرِ دوم نیز بفتح اوّل و سکون دوم، بچہ دانی۔ عربی، مذکر۔

اختر:۔ بیگم کے رحم سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم تعلیم یافتہ طبقہ رحم (بالکسر) ہی بولتا ہے۔ عوام دونوں صورتوں سے بولتے ہیں۔

رَحم ۳ (بفتح اوّل و سکون دوم) پیسے ہوئے چاول کا کچا حلوا جو چالے کے واسطے عورتیں کسی خوشی کی تقریب میں بناتی ہیں۔ اُردو، مذکر، عورتوں کی زبان۔

محلِ صرف:۔ دارو غہ کو حکم دیا کہ سینی میں گنگلے لگاؤ اور پلیٹ میں چاول اور بالائی کے رحم رکھو۔ (فسانۂ آزاد)

قولِ فیصل:۔ کچے چاولوں کو اچھی طرح بھگا کے پیس کے شکر ملا کے زیادہ تر لڈو اور پیڑے کی شکل میں بنا لیتے ہیں۔ اسی کو رحم کہتے ہیں۔

رَحمان:۔ ہر ایک پر مہربان، سب پر رحم کرنے والا۔ خدا کا نام۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ خدا بڑا رحمٰن و رحیم ہے۔

قولِ فیصل:۔ رحمٰن و رحیم دونوں مبالغے کے صیغے ہیں اور رحمت سے مشتق ہیں۔ خدا کو رحمٰن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سب کو روزی دیتا ہے اور سب کو پالتا ہے کافر و مومن میں کوئی امتیاز نہیں برتتا اور رحیم اس لیے کہتے ہیں کہ آخرت میں اس کی رحمت مخصوص مومنوں کے لیے ہے۔

صاحب غیاث اللغات لکھتے ہیں کہ "اس لفظ کو سوائے ذات پروردگار کے دوسرے کے لیے استعمال جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ پروردگار کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ رسم الخط میں بغیر الف لکھنا چاہیے۔ اس واسطے کہ الف کے ساتھ مسیلمہ کذاب کے ناموں سے ایک نام ہے اور وہ ایک ایسا کافر تھا کہ جس نے دعوئ نبوت کیا تھا۔ الف نہ لکھنے سے مسیلمہ کذاب کے نام سے خدا کے نام میں تمیز ہو جاتی ہے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بدون الف قرآنی رسم الخط کا اتباع ہے۔"

ہندوستان میں عام طور سے رحمان، الف کے ساتھ ہی لکھتے ہیں، لیکن قرآنی رسم الخط میں ہمیشہ بغیر الف (رحمٰن) ہی لکھتے ہیں۔

رحمان جوڑے پلی پلی شیطان لنڈھا دے کپّے:۔ کفایت شعار تھوڑا تھوڑا جمع کرتا ہے اور فضول خرچ سب کھا اڑا دیتا ہے۔ (محاورات ہندوستان)

قولِ فیصل:۔ عوام لکھنؤ یوں بولتے ہیں: "رحمان جوڑے پلی پلی شیطان بہائے (لنڈھائے) کپّا"۔

رَحم آنا:۔ ترس آنا، ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو جانا۔

اُردو مستند، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رحم آجانا" زیادہ رائج ہے۔

رحم آ گیا رحیم کو رحمت ہی دیکھ کر
حاجت بھی اس غریب کی عارِ رحمت ہو گئی — امیر

سلبی معنوں میں "رحم نہ آنا" بھی بکثرت مستعمل ہے۔

وہ عیادت کو مری آنے تو کہو کیا آئے
مر بھی جاؤں تو ذرا رحم نہ آئے اس کو — ذوق

رَحْمَت (اسمِ مؤنث) خدا کی مہربانی، اللہ کا رحم۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اگر تم ہماری شریک ہوئی ہو تو خدا کی رحمت پہ تکیہ کرو۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

رَحْمَت (اسمِ مؤنث) بارش۔ اُردو۔

جتنی خورشید سے اتنی ہی بارش ہو سوا
ہونے کو بحرِ تپش عشق نہ رحمت کی دلیل — ذوق

قولِ فیصل:۔ بارش سے چونکہ درختوں اور کھیتوں وغیرہ میں سرسبزی اور شادابی آتی ہے اس لیے اُسے رحمتِ الٰہی سے تعبیر کرتے ہوئے کبھی بارانِ رحمت اور کبھی صرف رحمت کہتے ہیں۔ مگر صرف رحمت کہتے ہیں تو بارش کا ذکر ضرور کرتے ہیں جیسا کہ ذوق نے کہا ہے۔

رَحْمَت (اسمِ مؤنث) دُرود و سلام۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ آج کل اس معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَحْمَت (کلمۂ تحسین) آفریں۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ ہزار ہزار رحمت اُن شہدائے راہِ خدا کو جنھوں نے اپنے خون سے سینچ کر اسلام کی کھیتی کو سرسبزی و شادابی بخشی۔

رَحْمَت بَرَسنا:۔ کثرت سے رحمتِ الٰہی کا نزول ہونا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

تری مسجد میں واعظ خاص ہیں اوقات رحمت کے
ہمارے مے کدے میں رات دن رحمت برستی ہے — امیر

رَحْمَتِ حَق بَہانہ می خواہد
رَحْمَتِ حَق بَہا نمی خواہد:۔ خدا کی رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے، خدا کی رحمت قیمت نہیں چاہتی۔ (فرہنگِ امثال)

قولِ فیصل:۔ تعلیم یافتہ طبقہ "خواہد" کی جگہ "جوید" بھی بولتا ہے۔

رَحْمَت خُدا کی:۔ آفریں، شاباش، آپ کا کیا کہنا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اس کی نشست الفاظ یوں ہونا چاہیے "خدا کی رحمت" اس لیے کہ نثر میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔ اس کا ایک مفہوم ہوا "خدا اچھا رحم کرے"۔

رگِ جاں عشق پہ رحمت خدا کی
بڑھیں زور عاشق جوں جوں ہوا کی — میر

رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِین:۔ تمام عالموں کے لیے رحمت، رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے مراد ہوتی ہے۔ عربی، مذکر، فصیح، رائج۔

غم گُنا ہوں کا نہ کھا شادِ حزیں
رحمۃ للعالمین پر دھیان کر — شاد لکھنوی

رَحْمَت ہے:۔ ایک کلمہ ہے کہ تحسین درحما کی جگہ اس کو بولتے ہیں اور اکثر طنز و شکایت کا پہلو نکلتا ہے۔ اُردو مصدر، قریب بہ متروک۔

ع ہماری خاک یوں اڑتی پھرے اے ابرِ رحمت ہے — میر

رَحْم دِل:۔ مہربان، رقیق القلب، نرم دل۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ بیگم صاحب بڑی ملنسار اور خلیق تھیں اور رحم دل، رقیق القلب بہو کو آب دیدہ دیکھ کر بڑا افسوس ہوا۔ (رہبرِ کہسار)

رَحْم دِلی:۔ مہربانی، دل سوزی، نرم دلی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اور یہ خداوندی رحم دلی ہے کہ ان کے جنوں سے انھیں عاجز کر رہے ہیں۔ اور خداوند اُن کو ہلاک نہیں کرتے۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

رَحْم کَرنا (مصدر لازم) ہمدردی کرنا، ترس کھانا، اللہ کا خیال کر کے کسی کی حالت پر درگزر کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اپنی جوانی پر رحم کر پھر جا، ورنہ تو گیا اور زندگی گئی۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

رَحْم کَرنا (مصدر) خوشی کی تقریب میں یا منت پوری ہونے کے بعد رحم پر اللہ کی نیاز دلا کے تقسیم کرنا۔ اُردو مصدر، عورتوں کی زبان، متروک۔

والی کریا رحم کروں بے نیاز کا
رہ جائے پیٹ مجھ کو جو مقصود ہو رحیم کا — جان صاحب

رَحْم کھانا:۔ (دستعدی) ترس کھانا، خدا سے ڈرنا، ہمدردی کا برتاؤ کرنا۔ اُردو مصدر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ قاور نے کہا، اے پھوپھی یہ مقید طلسم بھوکا پیاسا یہاں آنکلا تھا میں نے رحم کھا کر بلایا اور کھانا کھلایا اب یہ چلا جائے گا۔ (طلسمِ ہوش رُبا)

ع یا ناطقہ کہاں ایسے غریبوں پہ رحم کھاؤ — تعشق

قولِ فیصل:۔ سلبی معنوں میں بھی بکثرت مستعمل ہے۔

غصے کے بدلے رحم نہ کھایا
کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا — مومن

رَحِیق:۔ شرابِ خالص۔ عربی، مؤنث، عربی تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

ع رحیق ساغرِ توحید کا ہے نام شراب — رشک

رحیق شجاعت کا بادہ نشہ ہو
جو ان عیاروں میں مختیب ہوئے ہو (طلسم ہوش ربا)

رحیل: (بفتح اول و کسرِ دوم، یائے معروف) کوچ کرنا، ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا، کوچ۔ عربی، مذکر، تعلیم یافتہ طبقے کی زبان۔

تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے دردناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں — اقبال

رحیم: بہت مہربان، خدا کا نام۔ عربی، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے
گناہ گار کو بخشے یہ کام تیرا ہے — عشق

قول فیصل: رحیم کی تشدید غلط، تلفظ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

رُخ: (بضم اول) چہرہ۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

جامِ مے میں رخِ ساقی جو نظر آ ہی گیا
گھر میں خورشید کے گویا کہ قمر آ ہی گیا — ظفر

قول فیصل: مشعل، شمع، گل، لالہ اور ماہ وغیرہ اسموں کے ساتھ آخر میں آکے توصیفی نام کا مفاد دیتا ہے۔ یعنی اس طرح، مثلاً رخِ شعلہ (جس کے چہرے کا رنگ شعلے کی طرح دمکتا ہوا ہو)، شمع رخ (جس کا چہرہ شمع کی طرح روشن ہو)، لالہ رخ (جس کا چہرہ لالہ کی طرح سرخ ہو)، گل رخ (جس کے چہرے کی رنگت گلاب کے پھول کی سی ہو)، ماہ رخ (جس کا چہرہ چاند کی طرح چمکتا ہو)۔

رُخ: شطرنج کے ایک مہرے کا نام۔ فارسی، مذکر، شطرنج کھیلنے والوں کی اصطلاح۔

رُخ: عنقا کی طرح ایک بڑا پردار جانور۔ فارسی، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ایک رات دن کی مسافت کے بعد میں نے ایک گنبد جیسی سفید چیز دیکھی .... دفعتہً سر پر اور آس پاس سایہ چھا گیا۔ جب میں نے اوپر نظر اٹھائی تو ایک دیو پیکر پرندہ آتا ہوا نظر آیا .... وہ پرندہ اترا اور اس سفید گنبد پر بیٹھ گیا۔ اس وقت مجھے خیال آیا کہ یقیناً یہ رخ جانور ہے اور وہ سفید گنبد اس کا انڈا ہے۔ میں نے سوچا کہ .... یہ رخ اڑے تو اس کے پنجوں سے لپٹ جاؤں۔ (داستان الف لیلیٰ)

رُخ: طرف، جانب۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

بکلی وہ ہے جو بیٹھے بے رخ
دیکھا تاج الملوک نے رخ — گلزار نسیم

محلِ صرف: شمال کے رخ جو برآمدہ ہے اس میں آہنی چیزوں کی جنگلہ لگی ہوئی ہے جیسی کہ ریلوے افسروں کے بنگلوں میں اکثر دیکھنے میں آتی ہے۔ (میرا دیہاتی گاؤں: عزیز الرحمن)

رُخ: (دریا اور مکان وغیرہ کے لیے) طرف، جانب، سمت۔ اردو، مذکر، فصیح، رائج۔

جو عدو ہوتے تھے ان کا دل اے یار ظفر
وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا — ظفر

رُخ: میل، رجحان، توجہ۔ اردو۔

محلِ صرف: میں نے کئی مرتبہ ان سے کہا کہ میں اپنا مکان بیچ رہا ہوں، مگر ذرا بھی ان کا رخ پاتا تو میں کہتا کہ آپ ہی خرید لیجیے۔

قول فیصل: پانا، دیکھنا، کرنا اور ہونا کے ساتھ مستعمل ہے۔

رُخ: سامنے، منہ پر، مقابل میں۔ اردو، مذکر، قلیل الاستعمال۔

محلِ صرف: ہم لوگ اپنے سحر کرنے پر بہت نازاں ہو، اگر تلوار کے رخ آؤ تو معلوم ہو۔ (طلسم ہوش ربا)

رُخ اتارنا: (متعدی) چہرہ بے رونق کرنا۔

چڑھتا نہیں کسی کی نظر پر تو عاشق
کیا حسن تو نے رخِ بیمار اتارا — اسیر
(نور اللغات)

قول فیصل: اصل صورت لازم رخ اترنا اور چہرہ اترنا ہے۔ اسیر نے ضرورت شعری کی بنا پر رخ کے ساتھ اتارنا (متعدی) نظم کر دیا ہے۔ اس قسم کے استعمالات اکثر اساتذہ کے کلام میں ملتے ہیں جیسے اسیر نے بصورت لازم رخ اتر جانا نظم کیا ہے۔ لیکن یہ استعمالات قبل فصاحت ہیں۔

تیوریاں ایسی چڑھیں اترے رخِ شمس و قمر
بھی آنکھیں بھویں تنیں تو اشارے تحسیں — اسیر

رُخ افروز: دمکتا ہوا چہرہ، بہت روشن چہرہ۔ فارسی ترکیب، صفت، مذکر، فصیح، رائج۔

شمع سے چاند ہوا، چاند سے خورشید ہوا
اور ان سب سے سوا ہے رخِ افروز ترا — جلیل

رُخ بدلنا: (متعدی) بے مروتی کرنا، بے رخی برتنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

پھیریں جو رخ میں آنکھیں وہ بدگماں بولا
کہ آپ ہم سے کہاں رخ بدل کے جاتے ہیں — جلیل

رُخ بدلنا: بیان کا انداز بدلنا، بات کا انداز بدلنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: مجھے دیکھتے ہی مرزا صاحب نے گفتگو کا رخ بدل دیا اور دوسری باتیں کرنے لگے۔

رُخ بدلنا: کم التفاتی کرنا، کج ادائی اختیار کرنا۔ اردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: آج کل وہ میری طرف سے رخ بدلے

لکھنؤ کے بازوں کی اصطلاح۔

رُخ دینا ۔ف۔ زیب دینا۔ (فرہنگ)

قولِ فیصل: اب اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُخِ روشن ۔ا۔ تابندہ چہرہ، چمک دار چہرہ۔ فارسی ترکیب، فصیح، رائج۔

دفعتاً ابر سے نکلا مہتاب
یا اُٹھا اُس رخِ روشن سے نقاب — مرزا رسوا

رُخسار، رُخسارہ ۔ا۔ گال۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

(رُخسار) میں باغ میں ہوں طالبِ دیدار کسی کا
گل پر ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا — آتش

(رُخسارہ) جب شبِ مہ میں گزرتا ہے برجلتے ہیں ہم
چشمکیں کا اپنی بھی تارہ کوئی رخسارہ تھا — آتش

قولِ فیصل: رُخسارہ نسبتاً کم مستعمل ہے۔ لیکن اس کی جمع 'رُخسارے' زیادہ رائج و فصیح ہے۔

رُخسارِ تاباں ۔ا۔ بہت گورا گال۔ فارسی ترکیب، مذکر، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: دونوں رخسارِ تاباں بوسہ زیب ہوں جو دیکھے بے اختیار جی چاہے کہ چوم لے۔ (رفتارِ زمانہ)

رُخ سُجھانا ۔ا۔ چہرہ دکھانا، پہلو دکھانا، کوئی گوشہ ذہن میں پیدا کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

سُجھایا انھوں نے وہ رخ کاوشِ سخن میں
خیالِ یار مرا شعر کا خیال ہوا — آتش

رَخش ۔ا۔ (بفتح اول و سکون دوم) گھوڑا۔ فارسی، مذکر، فصیح، رائج۔

پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا
آنکھوں کو انتظار رہا اُس غبار کا — رقم

قولِ فیصل: لغوی معنی ہیں سپید اور سرخ ملا ہوا رنگ۔ رستم کے گھوڑے کا رنگ ایسا ہی تھا اس وجہ سے اس کو رخش کہتے تھے۔ پھر ہر گھوڑے کو رخش کہنے لگے۔

رَخش ۔ا۔ روشنی۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: ان معنی میں اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رَخشاں ۔ا۔ (را بالضم) چمکنے والا۔ فارسی، صفت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اردو میں بالفتح زبانوں پر ہے جو زیادہ تر لڑکیوں کے نام رکھنے میں استعمال کیا جاتا ہے۔

رَخشندگی ۔ا۔ (را بالضم) چمک۔ فارسی، مؤنث، قلیل الاستعمال۔

قولِ فیصل: اردو میں بفتح اول زبانوں پر ہے۔

رُخصت ۔ا۔ اجازت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

رخصت اے باغباں کہ رنگ دیکھ لیں چمن
جاتے ہیں واں جہاں سے پھر آیا نہ جائے گا — سودا

قولِ فیصل: پانا، چاہنا، دینا، لینا، ملنا اور ہونا وغیرہ کے ساتھ اس کا صرف ہے۔ مرثیہ گویوں کی اصطلاح میں رخصت کے معنی ہیں "فوجِ یزیدی سے لڑنے کے لیے کسی مجاہد کا سید الشہداء سے اجازت لینا۔"

رُخصت ۔ا۔ چھٹی، مہلت۔ عربی، مؤنث، فصیح، رائج۔

قدم سے سب آتے ہیں یاں چاروں کو
نہیں ہوتی منظور رخصت زیادہ — داغ

رُخصت ۔ا۔ روانہ ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: لکھنؤ میں مستعمل نہیں۔

رُخصت ۔ا۔ (بطور طنز) برطرف۔ اردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

قولِ فیصل: اس معنی میں بہت کرنا کے ساتھ اس کا صرف ہے۔

رُخصت ۔ا۔ (رخصے کے محل پر) جاؤ، روانہ ہو کی جگہ۔

وہ شریف لاتے ہی بولے کہ رخصت
نہیں ہم کو ملنے کی فرصت زیادہ — داغ

(نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُخصت ۔ا۔ خدا کی طرف سے بندے کو کسی کام میں تخفیف کی اجازت ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: الیوم مستعمل نہیں۔

رُخصتِ اتفاقی ۔ا۔ وہ چھٹی جو سرکاری ملازمین کو ناگہانی وقت یا ضرورت کے وقت ملتی ہے اور تنخواہ نہیں وضع کی جاتی۔ فارسی ترکیب، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف: ہم نے رخصتِ اتفاقی کی درخواست دے دی ہے۔ اگر منظور ہو گئی تو آگرے آپ کے ساتھ چلیں گے۔

قولِ فیصل: یہ رخصت سال میں صرف پندرہ دن کی ملتی ہے۔

رُخصتانہ ۔ا۔ وہ نقدی جو چلتے وقت کسی رئیس کے دربار سے عطا ہو۔ انعامِ رخصت، خلعتِ رخصت۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل: اہلِ لکھنؤ نہیں بولتے۔

رُخصت پانا ۔ا۔ اجازت حاصل کرنا۔ اردو مصدر، فصیح، رائج۔

جب تک چاہے مرنے کی رخصت نہ پائیں گے
اس وقت تک قدم سے نہ ہم سر اٹھائیں گے — [illegible]

رُخصت پر ہونا ۔ا۔ ملازم کا کچھ روز کے لیے ملازمت

سے چھٹی لیے ہوئے ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ آج بڑے صاحب رخصت پر ہیں اور کل چھوٹے صاحب گئے اور پرسوں جرنیل (جنرل) صاحب کا اسباب لد رہا ہے۔ گرمیوں بھر یہی تانتا بندھا رہتا ہے۔ (سیر کہسار)

قولِ فیصل:۔ اپنے محل پر رُخصت پر جانا، اور رخصت پر گیا ہوا بھی بولتے ہیں۔

رُخصتِ خاص:۔ رخصتِ استحقاق۔ جو ایک سرکاری ملازم کو سال بھر میں ایک ماہ کی مل سکتی ہے اور تین ماہ سے زیادہ اکٹھی نہیں مل سکتی۔ (اعظم اللغات)

رُخصت دینا:۔ چھٹی دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہجر میں صبر و تحمّل کا تقاضا ہے یہی
جلد رخصت ہمیں دو کام تم اپنا کے کر — جلال

رُخصت دینا:۔ اجازت دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رُخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم
تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا — غالب

قولِ فیصل:۔ اس کا ایک مفہوم ہے "جانے کی اجازت دینا"۔ جیسے:۔ "ملکہ نے شاہزادے کی سفارش کی اسے بنا چاری رخصت دی۔" (طلسم ہوش رُبا)

رُخصتِ رعایتی:۔ وہ رخصت جو ہر ایک سرکاری ملازم کو سال بھر میں ایک ماہ کی مل سکتی ہے۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ لکھنؤ میں یہ مفہوم "رعایتی چھٹی" سے ادا کرتے ہیں۔

رُخصت طلب:۔ جانے کی اجازت چاہنے والا۔ فارسی ترکیب، صفت، فصیح، رائج۔

کہ مرنے کے لیے شب سے ہیں رخصت طلب اکبر — اعلم

رُخصت کا پان:۔ وہ پان جو گھر سے رخصت ہوتے ہوئے مہمان کو دیتے ہیں۔ اُردو صرف، قریب بہ متروک۔

پھر گلوری پہ چھپر ہے شبِ وصل
ہم یہ رخصت کا پان لیتے ہیں — امیر

رُخصت کرنا:۔ (متعدی) مسافر کو روانہ کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سب امیر الامراء صاحبقراں خیمے میں استقبال کو آئے اور سب نے گلے لگا کر رخصت کیا۔ (طلسم ہوش رُبا)

رُخصت کرنا:۔ عقد کے بعد لڑکی کو شوہر کے گھر بھیجنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ دُلہن کو رخصت کرتے وقت ایک کہرام بپا تھا، اندر سے باہر تک سبھی رو رہے تھے۔

رُخصت کرنا:۔ برطرف کرنا، ملازمت سے ہٹا دینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ اس مہینے میں انھیں ستے جتنے دن کام کیا ہو اتنے دن کی تنخواہ دے کے رخصت کرو۔

قولِ فیصل:۔ غصے کے محل پر بطور طنز بولتے ہیں۔

رُخصت کرنا:۔ [illegible]، بہانے سے ٹالنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سائل کو اس وقت کچھ تھوڑا سا دے کے رخصت کرو۔ کہنا نواب صاحب گھر پر نہیں، پھر آیئے گا۔

رُخصت لینا:۔ اجازت لینا، منظوری لینا۔ اُردو صرف، قلیل الاستعمال۔

در پر دو کس منہ سے رخصت کون لیتا ہے
کہتا ہوں میں گل اک بہانا دیوارِ گلشن کا — آتش

رُخصت لینا:۔ چھٹی لینا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ کیوں صاحب یہ گرمیوں میں صاحب لوگ رخصت کیوں زیادہ لیتے ہیں اس کا کوئی سبب ضرور ہے کیوں کہ یہ لوگ اپنے وقت کے قدردان ہیں۔ (سیر کہسار)

رُخصت مانگنا:۔ اجازت چاہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

نوجواں بیٹا اگر مرنے کی رخصت مانگتا
صبر کی شدت سے دل ایوب طاقت مانگتا — تعشق

رُخصت مانگنا:۔ چھٹی مانگنا، ایک یا چند روز تک اپنی ملازمت پر نہ آنے کے لیے ملازم کا اپنے افسر سے اجازت طلب کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ جو خدمت گار چار یوم کی رخصت مانگ رہا ہے۔ اپنے گھر جائے گا۔ اس کی بہن کی شادی ہے۔

رُخصت ملنا:۔ (لازم) اجازت ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

بیٹوں کی طرح آپ نے پالا ہے بشفقت
آفت ہے چھٹتوں میں جو ملے مرنے کی رخصت — [illegible]

رُخصت ملنا:۔ چھٹی ملنا، ایک روز یا چند یوم تک اپنی ملازمت پر نہ آنے کے لیے ملازم کو افسر سے اجازت ملنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ سفر لمبا ہے، رخصت صرف ایک ماہ کی ملی ہے۔ خیر، اللہ مالک ہے دیکھا جائے گا۔

رُخصت ملنا:۔ موقوف ہونا۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ بالعموم مستعمل نہیں۔

رُخصت ہونا ۱؎ (لازم) وداع ہونا، چلتے وقت اپنے عزیزوں یا دوستوں یا اور کسی سے مل کے روانہ ہونا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

رُخصت ہو وہ اب سے کہ خدا کا نام
راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام ۔ چکبست

رُخصت ہونا ۲؎ سدھارنا، آئی نہ رہنا، جاتا رہنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

ہوش جاتا رہا نگاہ کے ساتھ
صبر رُخصت ہوا اک آہ کے ساتھ ۔ میر

رُخصت ہونا ۳؎ (کنایۃً) دُنیا سے سدھارنا، انتقال کرنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

للہ چلے آؤ کہ ہم ہوتے ہیں رُخصت
تقصیر ہوئی کیا پسرِ شاہِ ولایت ۔ عشق

رُخصت ہونا ۴؎ روانہ ہونا، دُلہن کا میکے سے رُخصت ہو کے دُولھا کے گھر جانا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محل ِ صرف:۔ رات بھر بڑا جشن رہا، صبح ہوتے دُلہن رُخصت ہوئی۔

قولِ فیصل:۔ اس کی تکمیلی صورت "رُخصت ہو جانا" بھی مستعمل ہے۔

رُخصتی ۱؎ دُولھا کے یہاں جانے کے لیے دُلہن کی روانگی۔ اُردو، مؤنث، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہم لڑکی کا عقد تو رجب ہی میں کریں گے مگر رُخصتی بقرعید کے مہینے میں ہوگی۔

رُخصتی ۲؎ وہ زرِ نقد جو وداع ہوتے وقت دیا جائے، سلامی۔ اُردو، مؤنث۔ (نور اللغات)

قولِ فیصل:۔ اہلِ لکھنؤ "سلام کرائی" بولتے ہیں۔

رُخ کر جانا (متعدی) خم کھا جانا۔ اُردو محاورہ، متروک۔

کرے گی بات چیت ان ابروؤں کی گری صہبا
کماں رُخ کر گئی جب چلّہ وہ ہو گی آگ پر سیدھی ۔ آتش

قولِ فیصل:۔ اب کمان کے لیے بل کھا جانا یا خم کھا جانا بولتے ہیں۔

رُخ کرنا ۱؎ (متعدی) مُنھ کرنا، دیکھنا، نظر کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ جس طرف رُخ کیجیے وہ کمال نظر آتا ہے کرو واہ واہ۔ (میر گھاسی)

رُخ کرنا ۲؎ توجہ کرنا، ایک طرف سے دوسری طرف مُڑنا۔ اُردو صرف، فصیح، رائج۔

محلِ صرف:۔ یہ ایسے تلوریئے ہیں کہ فوج میں جس طرف رُخ کریں پرے کے پرے صاف کردیں۔

قولِ فیصل:۔ نسبتاً پہلی معنوں میں اس کا استعمال زیادہ ہے۔

ہٹ گیا ہے یہ کسی گیسوئے رخسار سے دل
کر بھی رُخ اے دل گبر و مسلماں کی طرف ۔ ناسخ

رُخ کرنا ۳؎ ارادہ کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

جو نے کرے کا بھی رُخ کا تو زدوں نے
قدم قدم پہ قدم بڑھ کے شیخ جی کے لیے ۔ قرار

قولِ فیصل:۔ نفی کے ساتھ زیادہ مستعمل ہے جیسے، "ناصاحب: ہم تو اب اُدھر کا رُخ بھی نہ کریں گے"۔ (میر گھاسی)

رُخ کرنا ۴؎ حملہ کرنے کی ہمت کرنا۔ اُردو محاورہ، فصیح، رائج۔

رُخ کرتی اُدھر تھا نہ مُنھ فوجِ دغا کا
دشوار ہوئے ضمہ کو رُکنا تھا ہوا کا ۔ اوج